کے پینے کی باری ہے۔ پس جھٹلایا اس کو۔ پس پاؤں کاٹے
ان کے رب اُن کے۔ منزل ۷۔ پارہ ۳۰۔ سورۃ ۹۱۔ آیت ۱۳۔ ۱۴ (۱۵)
خدا کیسے کرتا ہے؟ نہیں تو کس واسطے رکھی ہے اور بلا قیامت
یوں ڈالی؟ اگر ڈالی تو اُن کو سزا دی۔ پھر قیامت کی بات
ات کا ہونا جھوٹ سمجھا جائیگا۔ اس اونٹنی کے ذکر سے یہ قیاس
ت اونٹنی کے سوائے دوسری سواری کم ہوتی ہے اس
عرب کے رہنے والے نے قرآن بنایا ہے (۱۵۷)
آیا۔ البتہ گھسیٹیں گے ہم اس کو ساتھ پیشانی کے بالوں
ہے خطاکار۔۔ ہم بلا دیں گے فرشتے دوزخ کے کو۔
۹۔ آیت ۱۳ (۱۴-۱۶) ۲ھ
ل کے گھسیٹنے کے کام سے بھی خدا نہ بچا۔ بھلا پیشانی بھی
ہے؟ سوائے کسی روح کے۔ یہ بھی خدا ہو سکتا ہے۔
لب کرے؟ (۱۵۸)
ن نازل کیا ہم نے قرآن کو بیچ رات قدر کے اور کیا جانے
ہیں فرشتے اور روح اس میں ساتھ حکم پروردگار
منزل ۷۔ پارہ ۳۰۔ سورۃ ۹۷۔ آیت ۱-۲-۴) ۳ھ
قرآن نازل کیا۔ تو یہ بات کہ فلاں آیت فلاں وقت
؟ اور رات اندھیری ہوتی ہے اس کے متعلق کیا پوچھنا ہے
بھی نہیں ہو سکتا۔ اور یہاں لکھتے ہیں کہ فرشتے اور روح
نظام کرنے کے واسطے آتے ہیں۔ تو اس سے

ھ ناقۃ اللہ وسقیٰہا ہ فکذبوہ فعقروہا فدمدم
ہا ہ ٢ھ کلا لئن لم ینتہ لنسفعًا بالناصیۃ ہ
۳ھ انا انزلنہ فی لیلۃ القدر ہ وما ادراک ما
الملٰئکۃ والروح فیہا باذن ربہم من کل امر ہ
دہرایا (مترجم)

पु परिग्रहण

اور قبریں کیا مردے ہیں جو زندہ کریگا؟ یہ سب باتیں لڑکوں
مانند ہیں (۱۵۳) +

سورۃ البروج - (۱۵۴) قسم ہے آسمان برجوں والے کی۔ بلکہ وہ
بیچ لوح محفوظ کے (منزل ۷۔ پارہ ۳۰۔ سورۃ ۸۵۔ آیت ۱۔ ۲۱۔ ۲۲) ؎۱

محقق - اس مصنف قرآن نے جغرافیہ اور علم ہیئت کچھ بھی نہیں پڑھا تھا۔ نہیں تو آسمان کو قلعہ کی مانند برجوں والا کیوں کہتا - اگر حمل وغیرہ برجوں کو برج کہتا ہے۔ تو اور برج کیوں نہیں ہیں؟ اس لئے یہ برج نہیں ہیں۔ بلکہ سب تارہ لوک یعنی کرّہ ہیں۔ کیا وہ قرآن خدا کے پاس ہے اگر یہ قرآن اس کا تصنیف شدہ ہے تو خدا بھی علم و دلیل سے خلاف عقل والا ہوگا (۱۵۴)

سورۃ طارق (۱۵۵) تحقیق وہ مکر کرتے ہیں ایک مکر۔ اور میں بھی مکر کرتا ہوں ایک مکر (منزل ۷۔ پارہ ۳۰۔ سورۃ ۸۶۔ آیت ۱۵۔ ۱۶) ؎۲

محقق - مکر۔ کہتے ہیں ٹھگ پنے کو۔ کیا خدا بھی ٹھگ ہے؟ اور کیا چوری کا جواب چوری اور جھوٹ کا جواب جھوٹ ہے؟ کیا کوئی چور کسی آدمی کے گھر میں چوری کرے تو بھلے آدمی کو بھی چاہئے۔ کہ اس کے گھر میں جا کر چوری کرے؟ واہ واہ قرآن کے مصنف (۱۵۵)

سورۃ فجر - (۱۵۶) اور آوےگا پروردگار تیرا۔ اور فرشتے صف باندھ کر اور لایا جائیگا اس دن دوزخ (منزل ۷۔ پارہ ۳۰۔ سورۃ ۸۹۔ آیت ۲۱۔ ۲۲) ؎۳

محقق - کہو جی! جیسے کہ کوتوال اور سپہ سالار اپنی فوج کو لے کر صف باندھ کر پھرا کرتے ہیں۔ ویسا ہی ان کا خدا کرتا ہے؟ کیا دوزخ کو گڑھے کی مانند سمجھا ہے۔ کہ جس کو اٹھا کر جہاں چاہیں وہاں لے جائیں۔ اگر دوزخ اتنا چھوٹا ہے۔ تو بیشمار قیدی اس میں کیسے سما سکیں گے؟ (۱۵۶)

سورہ الشمس - (۱۵۷) پس کہا تھا واسطے اُن کے پیغمبر خدا کے لئے محافظت کرو

؎۱ والسماء ذات البروج ۔۔۔ بل ھو قران مجید ۝ فی لوح محفوظ ؎۲ انھم یکیدون کیدا ۝ واکید کیدا ۝ ؎۳ وجاء ربك والملئكة صفا صفا ۝ وجائ یومئذ بجھنم ۝

(۱۵۱) بدلے دیئے جائیں گے۔ موافق اعمال کے۔۔ اور پیالے
۔ اس دن کھڑی ہونگی رُوحیں اور فرشتے صف باندھ کر
۳۰۔ سورۃ ۷۸۔ آیت ۲۵۔ ۳۲۔ ۳۶) لہ

حق ... کے مطابق ثمرہ دیا جاتا۔ تو ہمیشہ بہشت میں رہنے والی حُوروں فرشتے ... مانند لڑکوں کو کس عمل کے بدلے ہمیشہ کے لئے بہشت ملا۔ جب پیالے بھر بھر کر شراب پیویں گے۔ تو مست ہو کر کیوں نہ لڑینگے۔ یہاں روح ایک فرشتے کا نام ہے ... وسب فرشتوں سے بڑا ہے۔ کیا خدا روح یا فرشتوں کو صف باندھ کر کھڑ... ے کرکے پلٹن باندھیگا؟ کیا پلٹن سے سب روحوں کو سزا دلائیگا اور خدا اُس د... کھڑا ہوگا یا بیٹھا؟ اگر قیامت تک خدا اپنی سب پلٹن جمع کرکے شیطان کو... ۔ تو اس کی سلطنت بے خوف وخطر ہو جائے کیا اس کا نام خدائی ہے (۱۵۱)

سورۃ تکویر ...) جس وقت کہ سورج لپیٹا جائے اور جس وقت کہ تارے گدلے ہو جائیں۔ او... ت کہ پہاڑ چلائے جائیں اور جس وقت کہ آسمان کی کھال اُتاری جائے (منزل ۷۔ پا) رہ ۳۰۔ سورۃ ۸۱ آیت ۲۔ ۳۔ ۱۱) لہ

محقق۔ یہ بڑ... انی کی بات ہے۔ کہ گول سورج کا کرہ لپیٹا جائیگا اور تارے گدلے کیونکر ہو... گے۔ اور پہاڑ بیجان ہونے سے کیونکر چلیں گے؟ اور آسمان کو کیا حیوان سمجھا کہ ا... کی کھال نکالی جائیگی۔ یہ بڑی نادانی اور بے علمی کی بات ہے (۱۵۲)

سورۃ انفطار۔ (۱۵۲) جس وقت کہ آسمان پھٹ جائے۔ اور جس وقت کہ تارے جھڑ جائیں۔ اور جس وقت کہ دریا چیرے جائیں۔ اور جس وقت کہ قبریں زندہ کرکے اُٹھائی جائیں (منزل ۷۔ پارہ ۳۰۔ سورۃ ۸۲۔ آیت ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴) لہ

محقق۔ وا... ی! قرآن کے مصنف فلاسفر! آکاش (آسمان) کو کیونکر کوئی پھاڑ سکیگا اور تاروں کو کیونکر جھاڑ سکیگا؟ اور دریا کیا لکڑی ہے جو چیر ڈالیگا؟

لہ جزاءً وفاقا ۔۔ وکاسًا دھاقا ۔۔ یوم یقوم الروح والملٰئکۃ صفا لہ اذا الشمس کوّرت ٥ واذا النجوم انکدرت ٥ واذا الجبال سیرت ۔۔ واذا السماء کشطت لہ اذا السماء انفطرت ٥ واذا الکواکب انتثرت واذا البحار فجرت ٥ واذا القبور بعثرت ٥

سورۃ قیامت

۲۹ - سورۃ ۵

محقق - ؛

کی بات ہے او

فلکی کو اکٹھے نہ کہ

ہو سکتی ہیں ؟ سو

سورۃ دہر - ۱

دیکھیگا تو ان کو

کنگن چاندی کے

۲۹ - سورۃ ۷۶ -

محقق - کیوں

لوگ ان کی خدمت

سے بافعل لڑکو

اور بہشت میں

محنت ہونے سے

پلائیگا - تو وہ بھی ا

سکیگی ؟ اور وہاں

لڑکے پاسلے بھی ہو

ہوا - اور اگر ہوتے

کے بہشت میں کیوا

خدا کی عبادت کرنے سے بہشت یوں نعمت میں ؟ بعض بیچارے تو ایمان لا کے اور بعضوں کو بلا دھرم کئے سکھ مل جائے - اس سے بڑھ کر بے انصافی اور کون سی ہوگی ؟ (۱۵۰)

ؔ وجمع الشمس والقمر ؔ ویطوف علیھم ولدان مخلدون اذا رأیتھم حسبتھم لؤلؤا منثورا ۔ ۔ وحلوا اساور من فضۃ وسقٰھم

کچہری بند ہوگی اور خدا اور فرشتے نکمے بیٹھے ہونگے - یا کچھ کام کرتے ہونگے؟
ہیں اِدھر اُدھر بیٹھے گھومتے - سوتے - ناچ تماشہ دیکھتے اور عیش
رنگے - ایسا اندھیر کسی سلطنت میں نہ ہوگا - ایسی ایسی باتوں کو سوا ئے
کے دوسرا کون مانیگا؟ (۱۴۶)
(۱۴۷) اور تحقیق پیدا کیا تم کو طرح طرح سے - کیا نہیں دیکھا تم نے
نے سات آسمانوں کو اوپر تلے - اور کیا چاند کو بیچ اس کے روشن اور
ع (منزل ۷، پارہ ۲۹ - سورۃ ۷۱ آیت ۱۴-۱۵-۱۶) ؎۱
وں کو خدا نے پیدا کیا ہے - تو وہ ازلی غیر فانی نہیں ہوسکتیں پھر بہشت
سکیگی؟ جو چیز پیدا ہوتی ہے - وہ ضرور فنا ہونے والی ہے - آسمان (آکاش)
نیا سکتا ہے - کیونکہ وہ بے شکل اور محیط شے ہے - اگر دوسری چیز
) آکاش رکھتے - تو بھی اس کا آسمان نام رکھنا بمعنی ہے - اگر
کو بنایا ہے تو ان سب کے بیچ میں چاند سورج کبھی نہیں رہ سکتے
- تو ایک اوپر اور ایک نیچے کی چیز ہی روشن رہیگی دوسرے
میں تاریکی رہنی چاہیئے - ایسا نہیں معلوم ہوتا - اس واسطے
ہے (۱۴۷)
ا) اور یہ کہ مسجدیں واسطے اللہ کے ہیں - پس مت پکارو ساتھ اللہ
پارہ ۲۹ - سورۃ ۷۲ - آیت ۱۸) ؎۲
درست ہے تو مسلمان لوگ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ -
ھ محمد صاحب کو کیوں پکارتے ہیں؟ یہ بات قرآن کے برخلاف
کرتے - تو اس قرآن کی بات کو جھوٹ ٹھہراتے ہیں؟ جب
تو مسلمان بڑے بُت پرست ہوئے - کیونکہ جیسے پورانی جینی
گھر ماننے سے بُت پرست ٹھہرتے ہیں - تو یہ لوگ کیوں نہیں (۱۴۸)

؎۱ ا ا ٥ الم تروا کیف خلق اللہ سبع سمٰوٰت طباقا ٥
ا بورا وجعل الشمس سراجا ٥ ؎۲ وان المسٰجد للہ

محقق - واہ کیا فلسفہ اور انصاف کی بات ہے - بھلا آکاش [illegible]
سکتا ہے؟ کیا وہ پارچہ کے موافق ہے - کہ پھٹ جائے - اگر اجزا
ہیں - تو یہ بات علم کے خلاف ہے اب قرآن کے خدا کے مجسم ہو
را - کیونکہ عرش پر بیٹھنا آٹھ کہاروں سے اٹھوانا بغیر مجسم کے
سامنے یا پیچھے آنا جانا بھی مجسم ہی کا ہو سکتا ہے جب وہ مجسم ہے
ہونے سے ہمہ دان محیط کل قادر مطلق نہیں ہو سکتا - ملوبہ سب
کبھی نہیں جان سکتا - یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ شریف لوگوں
میں اعمال نامہ دینا - پڑھوانا بہشت میں بھیجنا اور بدکا
ہاتھ میں اعمال نامہ کا دینا - دوزخ میں بھیجنا اور اعمال
کرنا - بھلا یہ کام ہمہ دان کا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں - یہ
کی ہے + (۱۴۵)

سورۃ معارج - (۱۴۶) چڑھتے ہیں فرشتے اور روح طرف اس
کہ جس کا مقدار ہے پچاس ہزار برس جس دن نکلیں گے قبروں میں -
جیسے کسی نشانی پر دوڑتے ہیں (منزل ۷ - پارہ ۲۹ - سورۃ ۷۰ - آیۃ

محقق - اگر پچاس ہزار برس کے دن کا اندازہ ہے - تو پچاس ہزار
نہیں؟ اگر اتنی بڑی رات نہیں ہے - تو اتنا بڑا دن نہیں ہو سکتا
برسوں تک خدا فرشتے اور اعمالنامے والے کھڑے یا بیٹھے یا
اگر ایسا ہے تو بیمار ہو کر مر بھی جائیں گے - [illegible] وں سے نکل کر
دوڑیں گے؟ ان کے پاس سمن قبروں [illegible] نکر پہنچا
کو جو نیک کردار یا بدکردار ہیں - اتنی مدت تک [illegible] ان میں

(بقیہ صفحہ گزشتہ) ويحمل عرش ربك فوقهم يومئذ ثمانية ٥ يومئذ تعرضون لا تخفى
منكم خافية ٥ فاما من اوتي كتبه بيمينه فيقول هاؤم
من اوتي كتبه بشماله فيقول يليتني لم اوت كتبيه
الروح اليه في يوم كان مقداره خمسين الف سنة ..
الاجداث سراعا كانهم الى نصب يوفضون ٥

کریں۔ [illegible] کا بنایا ہوا ہے۔ یا کسی بے علم مطلبی کا اور دوسری آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] صاحب سے اس کی بیوی ناراض ہو گئی ہوگی۔ اس پر خدا نے یہ آیت اتار کر [illegible] دھمکایا ہوگا۔ کہ اگر تو گڑبڑ کرے گی۔ تو محمد صاحب تجھے طلاق دے دیں گے۔ [illegible] کو ان کا خدا تجھ سے اچھی بیویاں دے گا۔ کہ جو تجھ سے نرملی ہوں جس آدمی کو ذرا سی عقل [illegible] غور کر سکتا ہے کہ یہ خدا کے کام ہیں۔ یا اپنی مطلب براری [illegible] ایسی ایسی باتوں سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ خدا کچھ نہیں کہتا تھا۔ صرف موقعہ محل دیکھ کر اپنی مطلب براری کے واسطے خدا کی طرف سے محمد صاحب کہہ دیتے تھے۔ جو لوگ خدا ہی کی طرف سے لگاتے ہیں ان کو ہم تو کیا سب عقلمند آدمی یہی کہیں گے کہ خدا کیا ٹھہرا۔ گویا محمد صاحب کے واسطے بیویاں لانے والا نائی ٹھہرا۔ (۱۴۳)

(۱۴۴) اے نبی جہاد کر کافروں اور منافقوں سے اور سختی کر اوپر ان کے (منزل ۷۔ پارہ ۲۸۔ سورۃ التحریم آیت ۹) [1]

محقق۔ دیکھیے مسلمانوں کے خدا کی کارسازی۔ دوسرے مذاہب والوں سے لڑنے کے لئے پیغمبر مسلمانوں کو بھڑکاتا ہے۔ اسی وجہ سے مسلمان لوگ فساد کرنے میں کمربستہ رہتے ہیں۔ پرماتما مسلمانوں پر رحم کی نظر کرے۔ کہ جس سے یہ لوگ فساد کرنا چھوڑ کر سب سے رفاقت سے برتاؤ کریں۔ (۱۴۴)

سورۃ حاقہ۔ (۱۴۵) پھٹ جائیگا آسمان۔ پس وہ اس دن سست ہوگا۔ اور فرشتے ہونگے اوپر کناروں اس کے کے اور اٹھائیں گے عرش رب تیرے کا اوپر اپنے۔ اس دن آٹھ شخص روبرو لائے جاؤگے تم۔ نہ چھپا رہیگا تم میں سے کوئی چھپنے والا۔ پس جس کے دیا گیا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں۔ پس کہیگا۔ لیجئے پڑھو۔ اعمال نامہ میرا۔ اور جس کو ملا عمل نامہ بائیں ہاتھ میں۔ پس کہیگا۔ اے کاش کہ نہ ملتا میرا عمل نامہ میرے ہاتھ میں (منزل ہفتم۔ پارہ ۲۹۔ سورۃ حاقہ (۶۹) آیت ۱۶۔۱۷۔۱۸۔۱۹۔۲۵) [2]

---

[1] یا ایھا النبی جاھد الکفار والمنفقین واغلظ علیھم [2] وانشقت السماء فھی یومئذ واھیۃ والملک علی ارجائھا (دیکھو صفحہ آئندہ)

ہے پروردگار۔ اگر طلاق دے تمکو پیغمبر۔ یہ کر بدلے ہیں دے اس کو بیبیاں بہتر تم سے مسلمان عورتیں ایمان والیاں۔ فرمانبرداری کرنے والیاں۔ عبادت کرنے والیاں۔ روزہ رکھنے والیاں خاوند دیکھی ہوئیں اور بن دیکھی ہوئیں۔ (منزل ۷۔ پارہ ۲۸۔ سورۃ تحریم آیت ۱۔۵) [1]

محقق۔ غور سے سوچنا چاہیئے۔ کہ خدا کیا ہوا۔ محمد صاحب کے گھر کا اندرونی اور بیرونی انتظام کرنے والا ملازم ٹھیرا۔ پہلی آیت پر دو کہانیاں ہیں۔ ایک تو یہ کہ محمد صاحب کو شہد کا شربت پسند تھا۔ اور ان کی کئی بیبیاں تھیں۔ ان میں سے ایک کے گھر پینے میں دیر لگی۔ تو یہ بات دوسری بیویوں کو ناگوار گزری۔ ان کے کہنے سننے کے بعد محمد صاحب قسم کھا گئے کہ ہم نہ پیویں گے۔ دوسری یہ کہ ان کی بیویوں میں سے ایک کی باری تھی اس کے یہاں رات کو گئے۔ تو وہ وہاں نہ تھی۔ اپنے باپ کے یہاں گئی تھی۔ محمد صاحب نے ایک لونڈی یعنی کنیز کو بلا کر پاک کیا۔ جب بیوی کو اس کی خبر ملی۔ تو وہ ناراض ہو گئی۔ تب محمد صاحب نے قسم کھائی۔ کہ میں ایسا نہ کرونگا۔ اور بیوی سے بھی کہہ دیا۔ کہ تم کسی سے یہ بات مت کہنا۔ بیوی نے منظور کیا۔ کہ نہ کہونگی۔ پھر انہوں نے دوسری بیوی سے جا کر کہا۔ اس پر یہ آیت خدا نے اتاری۔ کہ جس چیز کو ہم نے تیرے اوپر حلال کیا۔ اس کو حرام تو کیوں کرتا ہے۔ عقلمند آدمی غور کریں۔ کہ بھلا کہیں خدا بھی کسی کے گھر کا فیصلہ کرتا پھرتا ہے اور محمد صاحب کا چال چلن ان باتوں سے ظاہر ہی ہے کیونکہ جو کئی عورتوں کو رکھے۔ وہ خدا کا عابد یا پیغمبر کیونکر ہو سکتا ہے؟ اور جو ایک عورت کی طرفداری سے بے آبروئی کرے اور دوسری کی عزت کرے تو وہ طرفدار ہو کر گنہگار کیوں نہیں ہوگا۔ اور جو کئی عورتوں سے بھی سیری نہ پا کر کنیزوں کے ساتھ پھنسے اس کے نزدیک شرم۔ خوف اور دھرم کیونکر پھٹک سکتا ہے؟ کسی نے کہا ہے کہ

कामातुराणां न भयं न लज्जा ॥ یعنی جو زانی آدمی ہیں ان کو گناہ سے ڈر یا شرم نہیں ہوتی۔ ان کا خدا بھی محمد صاحب کی بیویوں اور پیغمبر کے جھگڑے کا فیصلہ کرنے میں گویا سرپنچ (ثالث) بنا ہے۔ اب صاحبان عقل غور

---

[1] یا ایھا النبیّ لم تحرّم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک واللہ غفورٌ الرحیم۔۔۔ عسٰی ربہٗ ان طلقکن ان یبدلہٗ ازواجًا خیرًا منکن مسلمٰت مؤمنٰت قٰنتٰت تٰئبٰت عٰبدٰت سٰئحٰت ثیبٰت وّ ابکارا ۝

ہی ہوتی ہونگی۔ اور ہڈیاں جہاں تہاں بکھری پڑی ہونگی اور قصابوں کی دکانیں بھی ہونگی۔ واہ کیا کہنا۔ ان کے بہشت کی تعریف۔ ملک عرب سے بھی بڑھ کر نظر آتی ہے اور اگر شراب کباب کھا کر مست ہوتے ہیں تو حور و غلمان بھی وہاں ضرور رہنے چاہئیں نہیں تو ایسے نشہ باز سر میں گرمی چڑھ جانے سے پاگل ہو جائیں گے۔ بہت مرد عورتوں کے بیٹھنے سونے کیلئے ضروری بچھونے بڑے بڑے چاہئیں۔ خدا باکرہ عورتوں کو بہشت میں پیدا کرتا ہے۔ تب ہی تو کنوارے لڑکوں کو بھی پیدا کرتا ہے۔ بھلا باکرہ عورتوں کا بیاہ جو یہاں سے امیدوار ہو کر گئے ہیں۔ ان کے ساتھ خدا نے لکھا ہے لیکن ہمیشہ رہنے والے لڑکوں کا کسی بھی باکرہ عورت کے ساتھ بیاہ ہونا نہ لکھا۔ تو کیا وے بھی انہیں امیدواروں کے ساتھ مثل باکرہ عورتوں کے دیئے جائیں گے اس کا قاعدہ کچھ بھی نہ لکھا۔ یہ خدا کی بڑی بھول کیوں ہو گئی؟ اگر ہم عمر والی سہاگن عورتیں خاوندوں کو پاکر بہشت میں رہتی ہیں تو ٹھیک نہیں ہے کیونکہ عورت سے مرد کی عمر دگنی اڈھائی گنی چاہیئے۔ یہ تو مسلمانوں کے بہشت کی کہانی ہے اور دوزخ والے تھوہر کے درختوں کو کھا کر پیٹ بھریں گے۔ تو خاردار درخت بھی دوزخ میں ہونگے۔ اور خار بھی لگتے ہونگے۔ اور گرم پانی کا پینا وغیرہ تکلیف دوزخ میں پائیں گے۔ قسم کا کھانا اکثر جھوٹوں کا کام ہے سچوں کا نہیں۔ اگر خدا ہی قسم کھاتا ہے۔ تو وہ بھی جھوٹ سے بری نہیں ہو سکتا (۱۴۱)

سورۃ الصف (۱۴۲) تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے ان لوگوں کو جو کہ لڑتے ہیں بیچ راہ اس کی کے (منزل ۷۔ پارہ ۲۸۔ سورۃ ۶۱۔ آیت ۴) [۱]

محقق۔ واہ! ٹھیک ہے۔ ایسی ایسی باتوں کی ہدایت کر کے ملک عرب کے باشندوں کو سب سے لڑکے دشمن بنا کر باہم تکلیف دلائی۔ اور مذہب کا جھنڈا بلند کر کے لڑائی پھیلائی۔ ایسے کو کوئی عقلمند خدا نہیں مان سکتا۔ جو قوم میں فساد بڑھائے وہی سب کو تکلیف دہ ہوتا ہے (۱۴۲)

سورۃ تحریم۔ (۱۴۳) اے نبی کیوں حرام کرتا ہے۔ اس چیز کو کہ حلال کی خدا نے واسطے تیرے چاہتا ہے تو رضامندی بیبیوں اپنی کی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے نزدیک

[۱] ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ ط

۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۵۳-۷۵) ۵[1] +

محقق - اب دیکھیے مصنف قرآن کی کارسازی۔ بھلا زمین تو ہلتی ہی رہتی ہے اس وقت بھی ہلتی ہی رہیگی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مصنف قرآن زمین کو ساکن جانتا تھا۔ بھلا پہاڑوں کو کیا مثل پرند کے اڑا دیگا؟ اگر بھنگے ہو جائیں گے تو بھی لطیف جسم والے رہیں گے تو پھر ان کا دوسرا جسم کیوں نہیں؟ واہ جی! اگر خدا مجسم نہ ہوتا تو اس کے داہنے طرف اور بائیں طرف کیونکر کھڑے ہو سکتے؟ جب وہاں پلنگ سونے کے تاروں سے بنے ہوئے ہیں۔ تو بڑھئی سنار بھی وہاں رہتے ہونگے۔ اور کھٹمل کاٹتے ہونگے اور ان کو رات میں سونے بھی نہیں دیتے ہونگے۔ کیا وے تکئے لگا کر نکمے بہشت میں بیٹھے رہتے ہیں۔ کچھ کام کیا کرتے ہیں؟ اگر بیٹھے ہی رہتے ہونگے تو ان کو غذا ہضم نہ ہونے سے وے بیمار ہو کر مر بھی جاتے ہونگے؟ اور اگر کام کرتے ہونگے۔ تو جیسے محنت مزدوری یہاں کرتے ہیں۔ ویسے ہی وہاں محنت کر کے گزر کرتے ہونگے۔ پھر یہاں سے وہاں بہشت میں زیادہ کیا ہے کچھ بھی نہیں۔ اگر وہاں لڑکے ہمیشہ رہتے ہیں۔ تو ان کے ماں باپ بھی رہتے ہونگے اور ساس سسر بھی ہونگے۔ تب تو بڑا بھاری شہر بستا ہوگا۔ اور بول و براز کی بدبو کے باعث بیماریاں بھی بہت سی ہوتی ہونگی۔ کیونکہ میوے جب کھائیں گے گلاسوں میں پانی پیئنگے اور پیالوں سے شراب پیئنگے۔ تو کیا ان کا سر نہ دکھیگا اور کیا کوئی بیجا نہ بولے گا، خوب میوے اور جانوروں اور پرندوں کے گوشت بھی کھاتے ہونگے تب تو طرح طرح کی تکلیفات ہونگی۔ اور جب وہاں پرند اور چرند ہونگے تو خونریزی

[1] اذا رجت الارض رجاًّ ۝ وبست الجبال بسًّا ۝ فکانت ھباء منبثا ۝ فاصحٰب المیمنة ۝ ما اصحٰب المیمنة ۝ واصحٰب المشئمة ما اصحٰب المشئمة ۝ علیٰ سُرُرٍ موضونة ۝ متکئین علیھا متقابلین ۝ یطوف علیھم ولدانٌ مخلدون ۝ باکوابٍ وّاباریق ۝ وکاس من معین ۝ لا یصدّعون عنھا ولا یُنزفون ۝ وفاکھة ممّا یتخیرون ۝ ولحم طیر ممّا یشتھون ۝ وحورٌ عین ۝ کامثال اللؤلؤ المکنون ۝ ۔۔۔ وفرشٍ مرفوعة ۝ انا انشانھنّ انشاء ۝ فجعلنٰھن ابکارا ۝ عُرُبًا اترابا ۝ ۔۔۔ منھا البطون ۝ فلا اقسم بمواقع النجوم ۝

کے اور نہریں ہیں شہد صاف کئے ہوئے کی واسطے ان کے ہیں وہاں ہر طرح کے میوے
اور معافی ہے پروردگار ان کے کی (منزل ۶ پارہ ۲۶ - آیت ۴-۱۴-۱۵ - سورۃ ۴۷)

محقق - اسی لئے یہ قرآن - خدا اور مسلمان غدر مچانے سب کو تکلیف دینے اور اپنا مطلب نکالنے والے بے رحم ہیں جیسا یہاں لکھا ہے ویسا ہی اگر دوسرا کوئی غیر مذہب والا مسلمانوں پر کرے - تو مسلمانوں کو ویسا ہی دُکھ جیسا کہ اوروں کو دیتے ہیں - ہو یا نہیں - اور خدا کی طرفداری دیکھئے - کہ جنہوں نے محمد صاحب کو نکال دیا اور ان کو خدا نے ہلاک کر ڈالا - بھلا جس میں پاک پانی دودھ شراب اور شہد کی نہریں ہیں وہ دُنیا سے کیا زیادہ ہو سکتا ہے - اور دودھ کی نہریں کبھی ہو سکتی ہیں؟ کیونکہ وہ تھوڑے ہی عرصہ میں بگڑ جاتا ہے - ان سب باتوں کے سبب سے عقلمند لوگ قرآن کے مذہب کو نہیں مانتے - (۱۴۰)

سورۃ واقعہ - (۱۴۱) جس وقت ہلائی جائیگی زمین خوب اور ٹکڑے ٹکڑے ہوں پہاڑ ٹوٹ کر اور پھر ہو جاویں گے پھریں مثل غبار کے پس داہنی طرف کے کیسے ہیں صاحب داہنی طرف کے اور بائیں طرف کے کیسے ہیں صاحب بائیں طرف کے اوپر جڑاؤ تختوں کے بیٹھے ہیں تکیہ لگائے ہمیشہ رہنے والے ساتھ آب خوروں کے اور آفتابوں کے - اور ایسی صاف شراب کے پیالوں کے اور نہ دُکھے سر اور نہ لگے بکنا ان کو .. - اور میوے اس قسم کے کہ پسند کریں اور گوشت پرندوں کا اس قسم سے کہ چاہیں گے اور واسطے ان کے عورتیں ہیں گوری بڑی آنکھوں والیاں مانند موتیوں چھپائے ہوؤں کے اور بچھونے بلند تحقیق ہم نے پیدا کیا ہے ان عورتوں کو ایک کو ایک قسم پر پس کیا ہے ہم نے ان کو باکرہ خاوند والیاں ہم عمر واسطے داہنے طرف والوں کے پس بھر دوگے اس سے پیٹوں کو پس قسم کھاتا ہوں میں ساتھ کرنے والے تاروں کے (منزل ۷ - پارہ ۲۷ - سورۃ ۵۶ - آیت ۴-۵-۶-۸-۹-۱۵-۱۶-۱۷-۵-۷۵ع)

---

[1] فاذا لقیتم الذین کفروا فضرب الرقاب حتی اذا اثخنتموهم فشدوا الوثاق ... وکاین من قریة هی اشد قوة من قریتك التی اخرجتك اهلکنهم فلا ناصر لهم مثل الجنة التی وعد المتقون ؕ فیها انهٰر من ماء غیر اٰسن وانهٰر من لبن لم یتغیر طعمه وانهٰر من خمر لذة للشٰربین وانهٰر من عسل مصفی ولهم فیها من کل الثمرٰت ومغفرة من ربهم ؕ

پردہ ڈال کر بات کرسکتا ہے۔ اور فرشتے خدا سے بات کرسکتے ہیں یا پیغمبر۔ اگر ایسی بات ہے تو فرشتے اور پیغمبر خوب اپنا مطلب نکالتے ہونگے اگر کوئی کہے کہ خدا ہمہ دان۔ محیط کل ہے تو پردہ ڈال کر بات کرنا یا ڈاک کی مانند خبر منگا کر جاننا فضول ٹھہرتا ہے اور اگر ایسا ہے تو خدا ہی نہیں بلکہ کوئی چالاک آدمی ہوگا۔ اس واسطے یہ قرآن خدا کا بنایا ہوا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ (۱۳۷)

سورۃ زخرف۔ (۱۳۸) اور جب آیا عیسیٰ ساتھ دلیلوں ظاہر کے (منزل ۶۔ پارہ ۲۵۔ سورۃ ۴۳۔ آیت ۵۹) ؎ ۱

محقق۔ اگر عیسیٰ بھی خدا کا بھیجا ہوا ہے۔ اس کی تعلیم کے برخلاف خدا نے قرآن کیوں بنایا؟ اور قرآن کے برخلاف انجیل ہے۔ اسلئے یہ کتابیں خدا کی بنائی ہوئی نہیں ہیں۔

سورۃ دخان (۱۳۹) پکڑو اس کو پس گھسیٹو اس کو بیچوں بیچ دوزخ کے۔ یہی ہوگا۔ اور بیاہ دیویں گے ہم ان کو ساتھ حوروں اچھی آنکھوں والیوں کے (منزل ششم۔ پارہ ۲۵۔ سورۃ ۴۴۔ آیت ۴۳۔ ۵۰) ؎ ۲

محقق۔ واہ! کیا خدا عادل ہو کر انسانوں کو پکڑواتا اور گھسیٹواتا ہے۔ جب مسلمانوں کا خدا ہی ایسا ہے تو اس کے عابد مسلمان یتیم کمزوروں کو پکڑیں گھسیٹیں تو اس میں کیا تعجب ہے اور وہ دنیوی آدمیوں کی مانند شادی بھی کراتا ہے۔ گویا کہ مسلمانوں کا پروہت یعنی قاضی نکاح کرانے والا ہے (۱۳۹)

سورۃ محمد (۱۴۰) پس جب مقابل ہو تم کافروں کے پس مارو گردنیں ان کی۔ یہاں تک کہ جب چور کر دو ان کو۔ پس مضبوط کرو قید کرنا۔ اور بہت بستیاں تھیں۔ کہ وہ سخت تھیں قوت میں بستی تیری سے جس نے نکال دیا تجھ کو۔ ہلاک کیا۔ ہم نے اُن کو پس نہ ہوا کوئی مدد دینے والا واسطے اُن کے صفت اس بہشت کی۔ کہ جس کا وعدہ کیا گیا ہے پرہیزگاروں سے یہ ہے کہ بیچ اس کے نہریں ہیں پانی کی کہ نہیں ہے بگڑا ہوا اور نہریں ہیں دودھ کی کہ نہ بدلا ہوا ہے۔ کہ مزا اس کا اور نہریں ہیں شراب کی مزا دینے والی واسطے پینے والوں

؎ ۱ ولما جاء عیسیٰ بالبینٰت ؎ ۲ خذوہ فاعتلوہ الیٰ سواء الجحیم کذٰلک بحورٍ عین ٥

سورۃ الشوریٰ (۲۷)(۱) واسطے اس کے ہیں کنجیاں آسمانوں کی اور زمین کی کشادہ
کرتا ہے رزق واسطے جس کے چاہتا ہے اور تنگ کرتا ہے۔ پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے
دیتا ہے جس کو چاہے بیٹیاں اور جس کو چاہے بیٹے اکٹھے دیتا ہے ان کو بیٹے اور بیٹیاں
اور کر دیتا ہے جس کو چاہے بانجھ (۱)۔ اور نہیں ہے کسی آدمی کو کہ بات کرے اس سے
اللہ اشارے سے یا پردے کے پیچھے سے یا فرشتہ بھیجے پیغام لانے والا (منزل ۶۔ پارہ ۲۵۔
سورۃ ۴۲۔ آیت ۱۱۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹)

محقق۔ خدا کے پاس کنجیوں کا خزانہ بھرا ہوا ہوگا۔ کیونکہ سب جگہوں کے قفل کھولنے پڑتے ہونگے۔ بیرکلین کی بات ہے کہ جس کے لئے چاہتا ہے اس کے لئے نیک و بد اعمال کے رزق کو وہ یا تنگ کر دیتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو وہ غیر منصف ہے۔ اور دیکھئے مصنف قرآن کی چالاکی۔ کہ جس سے عورتیں بھی فریفتہ ہو کر پھنسیں۔ اگر جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ تو دوسرے خدا کو بھی پیدا کر سکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں کر سکتا تو کامل طاقت کیا یہاں پر اٹک گئی؟ بھلا آدمیوں کو تو جس کو چاہے خدا بیٹے بیٹیاں دیتا ہے لیکن مرغ مچھلی سؤر وغیرہ جن کے بہت بیٹے بیٹیاں ہوتے ہیں۔ ان کو کون دیتا ہے؟ اور مرد و عورت کے ہمبستر ہوئے بغیر کیوں نہیں دیتا؟ کسی کو اپنی مرضی سے بانجھ رکھ کر دکھ کیوں دیتا ہے؟ واہ خدا کیسے جلال والا ہے کہ اس کے سامنے کوئی بات بھی نہیں کر سکتا لیکن اس نے پہلے کہا کہ

لہ لہٗ مقالید السمٰوٰت والارض یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر ۔ یخلق ما یشاء یھب لمن یشاء اناثا ویھب لمن یشاء الذکور او یزوجھم ذکرانا و اناثا ج ویجعل من یشاء عقیما۔ وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من ورای حجاب او یرسل رسولا۔ نوٹ:۔ اس آیت کے متعلق تفسیر حسینی میں لکھا ہے کہ محمد صاحب دو پردوں کے درمیان تھے اور خدا کی آواز سنی۔ ایک پردہ زری تھا اور دوسرا سفید موتیوں کا اور دونوں پردوں کے درمیان اس قدر فاصلہ تھا کہ جو ستر برس میں طے ہو سکے۔ عقلمند آدمی اس بات پر غور کریں کہ یہ خدا ہے یا پردہ میں بات کرنیوالی عورت؟ ان لوگوں نے تو خدا کی ہی کُٹی پلید کر دی کہاں وید اور اپنشد وغیرہ سچی کتابوں میں بیان کیا گیا پاک خدا اور کہاں قرآن کا خدا پردہ کی آڑ میں بات کرنے والا۔ سچ تو یہ ہے کہ عرب کے لوگ جاہل تھے۔ عمدہ باتیں کس کے گھر سے لاتے

بھی جھوٹ کے ساتھ مل کر خراب ہو رہی ہے۔ اس لئے قرآن اور قرآن کا خدا اور اس کو ماننے والے گناہ بڑھانے والے اور گناہ کرنے کرانے والے ہیں۔ کیونکہ گناہ بخشنا بھاری ادھرم ہے اسی واسطے مسلمان لوگ گناہ اور فساد کرنے سے کم ڈرتے ہیں۔ (۱۳۵)

سورۃ حم السجدہ۔ (۱۳۶) پھر بنائے سات آسمان دو دن میں اور ڈال دیا بیچ ہر آسمان کے کام ان کا۔ یہاں تک کہ جب جائینگے اس کے پاس گواہی دینگے۔ ان پر کان ان کے اور آنکھیں ان کی اور چمڑے ان کے بسبب اس کے کہ جو کچھ وہ کرتے تھے۔ اور کہیں گے وے اپنے چمڑوں سے۔ کہ کیوں گواہی دی تم نے اوپر ہمارے کہیں گے وہ کہ بلایا ہم کو اللہ نے جس نے بلایا ہر چیز کو۔ البتہ زندہ کرنے والا ہے مردوں کا (منزل ۶۔ پارہ ۲۴۔ سورۃ ۴۱ آیت ۱۲۔ ۱۹۔ ۳۸) [1]

محقق۔ واہ جی واہ! مسلمانو! تمہارا خدا جس کو تم قادر مطلق مانتے ہو۔ وہ سات آسمانوں کو دو دن میں بنا سکا اور جو قادر مطلق ہے وہ تو لمحہ بھر میں سب کو بنا سکتا ہے۔ بھلا کان آنکھ اور چمڑے کو خدا نے بیجان بنایا ہے تو وے گواہی کیونکر دے سکیں گے؟ اگر گواہی دلائیگا تو اس سے پہلے بیجان کیوں بنائے؟ اگر کوئی کہے کہ وہ اس وقت طاقت عطا کریگا۔ تو کیا خدا اپنا قانون آپ توڑیگا؟ ایک اس سے بڑھ کر بھی جھوٹی بات یہ ہے جب روحوں پر گواہی دی۔ تو وے روحیں اپنے اپنے چمڑے سے پوچھنے لگیں۔ کہ تو نے ہمارے اوپر گواہی کیوں دی؟ جیسے کوئی کہے کہ بانجھ کے بیٹے کا منہ میں نے دیکھا۔ اگر بیٹا ہے۔ تو بانجھ کیونکر ہوئی؟ اگر بانجھ ہے۔ تو اس کے ہاں بیٹا ہونا ہی غیر ممکن ہے۔ اس قسم کی یہ بھی جھوٹی بات ہے۔ اگر وہ مُردوں کو زندہ کرتا ہے۔ تو پہلے مارا ہی کیوں۔ کیا آپ بھی مردہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہو سکتا۔ تو مُردے پن کو کیوں بُرا سمجھتا ہے اور قیامت تک کی رات تک مردہ روحیں کس مسلمان کے گھر میں رہینگی اور ان کو خدا نے دورہ سپرد بلا قصور کیوں کر رکھا ہے؟ فوراً انصاف کیوں نہیں کیا۔ ایسی ایسی باتوں سے خدائی میں بٹہ لگتا ہے۔

---

[1] وقضٰھن سبع السمٰوٰت فی یومین واوحی فی کل سماء امرھا۔ حتی اذا ماجاءوھا شھد علیھم سمعھم وابصارھم وجلودھم بما کانوا یعملون ٥ وقالوا لجلودھم لم شھدتم علینا قالوا انطقنا اللہ الذی انطق کل شیء۔ لمحی الموتیٰ

کی تحریب کرے اسلیے خدا ہی سزا دے تو ایسی صورت میں اس سے بڑھ کر غیر منصف کون ہو سکتا ہے؟ (۱۳۳)

سورۃ زمر۔ (۱۳۴) تحقیق اللہ بخشتا ہے سب گناہ وہی ہے بخشنے والا مہربان اور زمین ساری قبضہ میں ہے۔ اس کے دن قیامت کے اور آسمان لپیٹے جائیں گے بیچ داہنے ہاتھ اس کے۔ اور چمک جائیگی زمین اپنے پروردگار کے نور سے اور رکھے جائینگے اعمال نامے اور لایا جائیگا پیغمبروں کو اور گواہوں کو اور فیصلہ کیا جائیگا۔ ان میں انصاف سے (منزل ۶۔ پارہ ۲۴۔ سورہ ۳۹۔ آیت ۵۳-۶۵-۶۹)[1]

محقق۔ اگر سب گناہوں کو خدا بخشتا ہے۔ تو سمجھ کر تمام دنیا کو گنہگار رہنا آتا ہے اور بے رحم ہے۔ کیونکہ ایک گنہگار پر رحم اور بخشش کی جائے تو وہ زیادہ گناہ کریگا۔ اور بہت شریفوں کو تکلیف پہنچا دیگا۔ اگر ذرا بھی گناہ بخشا جائے تو گناہ ہی گناہ جہان میں پھیل جائے۔ کیا خدا آگ کی مانند نور والا ہے؟ اعمالنامے کہاں جمع رہتے ہیں؟ اور کون لکھتا ہے۔ اگر پیغمبروں اور گواہوں کے بھروسے سے خدا انصاف کرتا ہے۔ تو وہ نہ ہمہ دان اور نہ قدرت والا ہے۔ اگر وہ بے انصافی نہیں کرتا اور انصاف ہی کرتا ہے۔ تو اعمال کے مطابق کرتا ہوگا۔ وہ اعمال اگلے پچھلے اور موجودہ جنموں کے ہی ہو سکتے ہیں۔ تو پھر بخشنا۔ دلوں پر مہر لگانا۔ ہدایت نہ کرنا۔ شیطان کے ذریعہ بہکانا۔ دورہ سپرد کرنا یہ سب باتیں اس کے انصاف سے بعید ہیں (۱۳۴)

سورۃ مومن۔ (۱۳۵) اُتارنا کتاب کا اللہ غالب جاننے والے کی طرف سے ہے۔ بخشنے والا گناہ کا اور قبول کرنیوالا توبہ کا ہے (منزل ۶۔ پارہ ۲۴۔ سورۃ ۴۰۔ آیت ۱-۲)[2]

محقق۔ یہ بات اس واسطے کی ہے کہ سادہ لوح آدمی اللہ کے نام سے اس کتاب کو قبول کرلیں کہ جس میں تھوڑی سی سچائی کے علاوہ باقی سب جھوٹ بھرا ہے اور وہ سچائی

---

[1] ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم ۔ والارض جمیعا قبضتہ یوم القیمۃ والسمٰوٰت مطویٰت بیمینہ ۔ واشرقت الارض بنور ربھا ووضع الکتاب وجایٓء بالنبین والشھدآء وقضی بینھم بالحق

[2] حمٓ ۔ تنزیل الکتاب من اللہ العزیز الحکیم ۔ غافر الذنب وقابل التوب

محقق ۔ اگر وہاں جیسا کہ قرآن میں باغ باغیچے نہریں مکان وغیرہ لکھے ہیں۔ ویسے ہی ہیں تو وے نہ ہمیشہ تھے۔ اور نہ ہمیشہ رہ سکتے ہیں کیونکہ جو اتصال سے چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ مرکب ہونے کے پہلے نہ تھیں۔ انفصال کے بعد ضرور نہ رہینگی۔ جب وہ بہشت ہی نہ رہیں گی۔ تو اس میں رہنے والے ہمیشہ کیونکر رہ سکتے ہیں۔ کیونکہ لکھا ہے کہ گدّے تکیے میوے اور پینے کی اشیا وہاں رہیں گی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جس وقت مسلمانوں کا مذہب چلا۔ اس وقت عرب کا ملک زیادہ دولتمند نہ تھا۔ اسی واسطے محمد صاحب نے تکیے وغیرہ کی کہانی سنا کر غریبوں کو اپنے مذہب میں پھنسالیا۔ اور جہاں عورتیں ہیں۔ وہاں سکھ کہاں۔ وے عورتیں وہاں کہاں سے آئی ہیں؟ کیا بہشت کی رہنے والی ہیں؟ اگر آئی ہیں تو جائیں گی۔ اگر وہیں کی رہنے والی ہیں تو قیامت سے پہلے کیا کرتی تھیں۔ کیا نکمی اپنی عمر کو گزار رہی ہیں؟ اب دیکھئے خدا کا جلال کہ جس کا حکم اور سب فرشتوں نے مانا اور آدم کو سجدہ کیا لیکن شیطان نے نہ مانا۔ اس کا سبب پوچھا تو کہا کہ میں نے اس کو اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا ہے۔ تو تکبر مت کر۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ قرآن کا خدا دو ہاتھ والا آدمی تھا۔ پس وہ محیط کل اور قادر خدا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اور شیطان نے سچ کہا۔ کہ میں آدم سے افضل ہوں۔ اس پر خدا نے غصہ کیوں کیا۔ کیا آسمان ہی میں خدا کا گھر ہے؟ زمین پر نہیں ہے؟ اگر نہیں تو کعبہ کو پہلے خدا کا گھر کیوں لکھا ہے۔ بھلا خدا اپنی خلقت سے شیطان کو کیسے نکال سکتا ہے کیا ہر ایک جگہ خدا کی نہیں ہے؟ اس سے واضح ہوا۔ کہ قرآن کا خدا بہشت کا ہی مالک ہے۔ شیطان کو خدا نے لعنت کی اور قید کر لیا۔ اور شیطان نے کہا۔ اے پروردگار۔ مجھ کو قیامت تک چھوڑ دے۔ خدا نے خوشامد سے قیامت کے دن تک چھوڑ دیا جب شیطان چھوٹا۔ تو خدا سے کہتا ہے۔ کہ اب خوب بہکاؤں گا اور غدر مچاؤں گا تب خدا نے کہا کہ جن کو تو بہکائیگا۔ میں ان کو دوزخ میں ڈال دونگا اور تجھ کو بھی شرفا غور کریں کہ شیطان کو بہکانے والا خدا ہے یا وہ آپ سے آپ گمراہ ہوا۔ اگر خدا نے بہکایا۔ تو وہ شیطان کا شیطان ٹھیرا۔ اگر شیطان خود گمراہ ہوا۔ تو انسان بھی خود گمراہ ہو سکتے ہیں۔ شیطان کی ضرورت نہیں اور اس باغی شیطان کو کھلا چھوڑ دینے سے خدا بھی ادھرم کرنے والا اور شیطان کا ساتھی ثابت ہوتا ہے اگر خدا خود چوری کرنے

نہ ہونگے تو عیش و عشرت ہی نہ کر سکیں گے۔ پھر انکو بہشت میں لے جانا بیفائدہ ہے اگر لوط کو پیغمبر مانتے ہو جو بائیبل میں لکھا ہے کہ اس سے اس کی لڑکیوں نے مباشرت کر کے دو لڑکے پیدا کئے اس بات کو مانتے ہو یا نہیں۔ اگر مانتے ہو۔ تو ایسے پیغمبر کو ماننا فضول ہے اور ایسے کے ساتھیوں کو خدا نجات دیتا ہے تو وہ خدا بھی ویسا ہی ہے۔ کیونکہ بیحیائی کی کہانی کہنے والا اور تعصب سے دوسروں کو ہلاک کرنے والا خدا کبھی نہیں ہو سکتا ایسا خدا مسلمانوں کے گھر ہی رہ سکتا ہے اور جگہ نہیں (۱۳۲)

سورۃ ص۔ (۱۳۳) بہشتیں ہیں ہمیشہ کھلی رہنے کی کھلے ہونگے واسطے ان کے دروازے تکیے لگائے ہونگے۔ ان میں منگوائینگے۔ بیچ ان کے میوے بہت اور پینے کی چیزیں۔ اور نزدیک ان کے ہونگی نیچی نگاہ والیاں اور ہم عمر۔ پس سجدہ کیا۔ سب فرشتوں نے اکٹھے۔ مگر ابلیس نے تکبر کیا اور تھا کافروں سے کہا اے ابلیس کس چیز نے منع کیا تجھ کو سجدہ کرنے سے کہ سجدہ کرے تو واسطے اس چیز کے کہ بنایا میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے تکبر کیا تو نے یا تھا تو بلند رتبے والوں سے کہا۔ کہ میں بہتر ہوں اس سے پیدا کیا تو نے مجھ کو آگ سے اور پیدا کیا ہے اس کو مٹی سے ۔۔ کہا پس نکل ان آسمانوں سے پس تحقیق تو راندہ گیا ہے اور تحقیق اوپر تیرے لعنت ہے۔ میری جزا کے دن تک۔ کہا اے پروردگار میرے پس ڈھیل دے مجھ کو۔ اس دن تک کہ اٹھائے جائینگے مُردے۔ کہا۔ پس تحقیق تو ڈھیل دیئے گیوں میں سے ہے اس معلوم دن تک کہا۔ پس قسم ہے عزت تیری کی البتہ میں گمراہ کرونگا۔ ان کو اکٹھے (منزل ۶ - پارہ ۲۳ سورۃ ۳۸ - آیت ۴۹ - ۵۰ - ۵۱ - ۶۰ - ۷۱ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۷ - ۷۸)

ا‌ے جنٰتِ عدنٍ مفتحۃ لھم الابواب ہ متکئین فیھا یذکرون فیھا بفاکھۃ کثیرۃ وشراب ہ وعندھم قٰصرٰت الطرف اتراب ہ فسجد الملٰئکۃ کلھم اجمعون ہ الا ابلیس استکبر وکان من الکٰفرین ہ قال یا ابلیس ما منعک ان تسجد لما خلقت بیدی ط استکبرت ام کنت من العالین ہ قال انا خیر منہ خلقتنی من نار وخلقتہ من طین ہ قال فاخرج منھا فانک رجیم وان علیک لعنتی الی یوم الدین قال رب فانظرنی الی یوم الوقت المعلوم ہ قال فبعزتک لاغوینھم اجمعین ہ

نیک عادات ہیں ۔ اگر پیغمبر محمد صاحب سب پر غالب ہوتے تو سب سے زیادہ عالم اور نیک خصلت ہوتے ؟ اس لئے جس طرح میوہ فروش اپنے بیروں کو کھٹا نہیں بتلاتا ۔ ایسی ہی بات سمجھنی چاہیئے (۱۳۰) ٭

(۱۳۱) اور پھونکا جائیگا نرسنگا پس ناگہاں وہ قبروں میں سے طرف پروردگار اپنے کے دوڑیں گے اور گواہی دینگے پاؤں ان کے جو کچھ وہ کماتے تھے ۔ سوائے اس کے نہیں ہے حکم اس کا جب چاہے پیدا کرنا کسی چیز کا یہ کہتا ہے واسطے اس کے کہ ہو پس ہو جاتی ہے ۔ (منزل پنجم پارہ ۲۳ ۔ سورۃ ۳۶ ۔ آیت ۵ ۔ ۶۳ ۔ ۱۰)[1]

محقق ۔ سنئے اوٹ پٹانگ باتیں ۔ کیا پاؤں کبھی گواہی دے سکتے ہیں ۔ خدا کے سوا اس وقت کون تھا کہ جس کو حکم دیا ؟ اور کس نے سنا ؟ اور کون بن گیا ؟ اگر کوئی چیز نہ تھی ۔ تو یہ بات جھوٹی ہے اور اگر تھی تو وہ بات کہ سوائے خدا کے کچھ نہ تھا اور خدا نے سب کچھ بنا دیا جھوٹی ہو گئی (۱۳۱)

سورۃ صافات ۔ (۱۳۲) پھرایا جائیگا اوپر ان کے پیالہ شراب لطیف کا سفید رنگ مزہ دینے والی واسطے پینے والوں کے ۔۔۔ نزدیک ان کے ہونگی نیچے نظر رکھنے والیاں خوبصورت آنکھوں والیاں گویا کہ وہ انڈے ہیں چھپائے ہوئے ۔ کیا پس ہم نہیں مریں گے ۔۔۔ اور تحقیق لوط البتہ پیغمبروں میں سے تھا جس وقت ہم نے نجات دی اس کو اور سب اس کے گھر والوں کو مگر ایک بڑھیا رہنے والوں میں تھی ۔ پھر ہلاک کیا ہم نے اوروں کو (منزل ۶ پارہ ۲۳ ۔ سورۃ ۳۷ ۔ آیت ۴۴ ۔ ۴۵ ۔ ۴۸ ۔ ۵۷ ۔ ۱۳۱ ۔ ۱۳۲ ۔ ۱۳۳ ۔ تک ۱۳۴)[2] ٭

محقق ۔ کیوں جی ؟ یہاں تو مسلمان لوگ شراب کو برا بتلاتے ہیں لیکن ان کے بہشت میں تو شراب کی ندیاں بہتی ہیں ؟ اتنا اچھا ہے ۔ کہ یہاں تو کسی طرح سے شراب ان کی چھڑائی ۔ لیکن یہاں کے بدلے وہاں ان کے بہشت میں بڑی خرابی ہے ۔ عورتوں کے مارے وہاں کسی کا دل قائم نہیں رہتا ہوگا ۔ اور بڑی بڑی بیماریاں بھی ہوتی ہونگی ۔ اگر وہاں کے آدمی جسم والے ہونگے ۔ تو ضرور مریں گے ۔ اور اگر جسم والے

---

[1] ونفخ فی الصّور فاذا ہم من الاجداث الیٰ ربّہم ینسلون ٥ وتشہد ارجلہم بما کانوا یکسبون ٥ انما امرہٗ اذا اراد شیئًا ان یقول لہٗ کن فیکون ٥

[2] یطاف علیہم بکاس من معین ٥ بیضاء لذۃٍ للشربین ٥ عندہم قصرات الطرف عین ٥ کانہنّ بیضٌ مکنون ۔۔ فما نحن بمیتین ۔۔ وانّ لوطا لمن المرسلین ٥ اذ نجینٰہ واہلہٗ اجمعین ٥ الا عجوزًا فی الغٰبرین ٥ ثمّ دمّرنا الاٰخرین

لوگوں میں سے بہت سے بیوقوف لوگ ایسا ہی عمل کرنے سے نہیں ڈرتے ٹھیک ہے کہ تعلیم کے بغیر انسان حیوان کے برابر رہتا ہے (۱۲۸)

سورۃ فاطر۔ (۱۲۹) اور اللہ وہ ہے کہ جس نے بھیجا ہے ہواؤں کو۔ پھر اٹھایا ان بادلوں کو۔ پھر ہانک لاتے ہیں۔ ہم اس کو طرف شہر مردے کے پس زندہ کیا ہم نے اس سے زمین کو پیچھے موت اس کی کے۔ اسی طرح مردے اٹھائے جائیں گے جس نے اتارا ہم کو گھر ہمیشہ رہنے والے میں۔ مہربانی اپنی سے نہیں لگتی ہم کو بیچ اس کے محنت اور نہیں لگتی ہم کو بیچ اس کے ماندگی (منزل ۵۔ پارہ ۲۲۔ سورۃ ۳۵۔ آیت ۹۔ ۲۵)

محقق۔ واہ کیا اچھی فلاسفی خدا کی ہے۔ خدا ہوا کو بھیجتا ہے۔ وہ بادلوں کو اٹھاتی ہے اور خدا اس سے مردوں کو زندہ کرتا ہے۔ یہ باتیں خدا کی ہرگز نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ خدا کا کام تو برابر ایک سا ہوتا رہتا ہے جو گھر ہوں گے وہ بنا بناوٹ کے نہیں ہو سکتے۔ اور جو بناوٹ کا ہے وہ ہمیشہ نہیں رہ سکتا۔ جو جسم رکھتا ہے وہ بلا محنت کیسے دکھی ہوتا ہے اور بیمار ہوئے بغیر ہرگز نہیں بچ سکتا۔ جب ایک عورت سے مباشرت کرنا بیماری کا باعث ہے تو جو کئی عورتوں سے مباشرت کرتا ہے۔ اس کی کیا ہی بری حالت ہوتی ہوگی اسلئے مسلمانوں کا بہشت میں رہنا ہمیشہ آرام دہ نہیں ہو سکتا۔ (۱۲۹)

سورۃ یٰس۔ (۱۳۰) قسم ہے قرآن محکم کی تحقیق تو البتہ بھیجے ہوؤں سے اوپر راہ سیدھے کے اتارا ہے خدا غالب مہربان نے (منزل ۵۔ پارہ ۲۲۔ سورۃ ۳۶ آیت ۱ تا ۵)[ٓ]

محقق۔ اب دیکھئے اگر یہ قرآن خدا کا بنایا ہوتا۔ تو وہ اس کی قسم کیوں کھاتا؟ اگر نبی خدا کا بھیجا ہوا ہوتا تو لے پالک بیٹے کی جورو پر فریفتہ کیوں ہوتا؟ یہ کہنے کی ہی بات ہے کہ قرآن کے ماننے والے راہ راست پر ہیں۔ کیونکہ سیدھی راہ وہ ہوتی ہے جس میں سچ ماننا۔ سچ بولنا سچ کرنا تعصب چھوڑ کر انصاف دھرم کی پیروی کرنا وغیرہ ہوں اور ان سے خلاف عمل کو ترک کیا جائے سو نہ قرآن میں نہ مسلمانوں میں اور نہ ان کے خدا میں ایسی

لہ واللہ الذی ارسل الریح فتثیر سحابا۔ فسقنہ الی بلد فاحیینا بہ الارض بعد موتہا۔ کذالک النشور الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ لا یمسنا فیہا نصب ولا یمسنا فیہا لغوب ٥ ٢ہ یٰس ٥ والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین ٥ علی صراط مستقیم ٥ تنزیل العزیز الرحیم ٥

(۱۲۸) اور نہیں لائق واسطے تمہارے یہ کہ ایذا دو رسول خدا کو اور نہ یہ کہ نکاح میں لاؤ بیبیوں اس کی کو پیچھے اس کے کبھی تحقیق یہ ہے نزدیک اللہ کے بڑا گناہ۔ تحقیق جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ کو اور رسول اسکے کو لعنت کی ہے ان پر اللہ نے۔ اور وہ لوگ کہ ایذا دیتے ہیں مسلمانوں کو اور مسلمان عورتوں کو بغیر اس شے کے کہ بُرا کیا ہو۔ انہوں نے پس تحقیق اٹھایا انہوں نے بہتان اور گناہ ظاہر۔ لعنتی لوگ جہاں پائے جاویں پکڑے جاویں اور قتل کئے جاویں خوب۔ اے رب ہمارے دے ان کو دگنا عذاب اور لعنت کر ان کو لعنت بڑی۔ منزل پنجم۔ پارہ ۲۲۔ سورۃ الاحزاب ۳۳ آیت ۵۳ کا جزو ۵۷۔ ۶۱۔ ۶۸ …

تحقیق۔ واہ! کیا خدا اپنی خدائی دکھلاتا ہے۔ رسول کو ایذا دینے سے منع کرنا ٹھیک ہے لیکن دوسرے کو ایذا دینے سے … روکنا مناسب تھا تو کیوں نہیں روکا؟ کیا کسی کو ایذا دینے سے اللہ بھی دکھی ہوتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو وہ خدا ہی نہیں ہو سکتا۔ کیا اللہ اور رسول کو ایذا دینے کی ممانعت کرنے سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ اللہ اور رسول جس کو چاہیں ایذا دیں؟ … اور بھی جن کو چاہیں ایذا دیں۔ جیسے مسلمان مرد و زن کو ایذا دینا بُرا ہے ویسے ہی غیر مذہب والوں کو بھی ایذا دینا بہت بُرا ہے اور جو اسے نہ مانے تو ان کو متعصب سمجھو۔ واہ! اسے قہر کرنے والے خدا! اور نبی یہ تم جیسے بے رحم دنیا میں بہت تھوڑے ہونگے۔ جو یہ حکم ہے۔ کہ غیر لوگ جہاں ملیں۔ ان کو پکڑو اور مارو۔ ویسا ہی اگر مسلمانوں سے غیر مذہب والے برتاؤ کریں۔ تو ان کو یہ بات بُری لگیگی یا نہیں؟ واہ کیسے تکلیف دہ پیغمبر ہیں۔ کہ خدا سے دوسروں کو دگنا دکھ دینے کی دعا مانگتے ہیں۔ ان سے ان کی طرفداری مطلب براری اور سخت ظلم کا ثبوت ملتا ہے۔ اسی وجہ سے آج بھی مسلمان

ے وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا اَنْ تَنْكِحُوا اَزْوَاجَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ اَبَدًا ۚ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ مَلْعُوْنِيْنَ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ۝ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ۝

ق - یہ بڑے ظلم کی بات ہے کہ عورت گھر میں مثل قیدی کے رہے - اور آدمی کھلے رہیں - کیا عورتوں کا دل صاف ہوا صاف جگہ میں سیر کرنے اور دُنیا کی بے شمار اشیا دیکھنے کو نہیں چاہتا ہوگا - اسی واسطے مسلمانوں کے لڑکے خاص کر آوارہ گرد اور عیاش ہوتے ہیں - کیا اللہ اور رسول کے احکام ایک دوسرے کے موافق ہیں یا مخالف ؟ اگر موافق ہیں - تو یہ کہنا کہ دونوں کا حکم مانو - فضول ہے - اگر مخالف ہیں - تو ایک کا حکم صحیح اور دوسرے کا غلط ہوگا - ان دونوں میں سے ایک خدا اور دوسرا شیطان ہو جائیگا - اور ایک کا شریک دوسرا بن جائیگا - واہ ! قرآن کے خدا اور پیغمبر ! آپ نے ایسے قرآن کو جس کے ذریعے دوسرے کو نقصان پہنچا کر اپنی مطلب براری کی جائے - بنایا - اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے - کہ محمد صاحب بڑے شہوت پرست تھے - اگر نہ ہوتے رہے پالک (بیٹے کی جورو کو اپنی جورو کیوں بناتے - اور طرفہ یہ کہ ایسی باتوں کے کرنے والے کا خدا بھی طرفدار بن گیا - اور بے انصافی کو بھی انصاف قرار دے دیا - انسانوں میں وحشی سے وحشی انسان بھی بیٹے کی جورو کو چھوڑ دیتا ہے اور یہ کیا سخت غضب ہے کہ نبی کو شہوت رانی میں بھی کچھ رکاوٹ نہیں ہوتی - اگر نبی کسی کا باپ نہ تھا - تو زید (رے پالک) بیٹا کس کا تھا ؟ جب بیٹے کی جورو کو بھی گھر میں ڈالنے سے پیغمبر صاحب نہ رک سکے - تو اوروں سے کیونکر بچے ہونگے ؟ ایسی چالاکی سے بھی بُری بات کرنے والے کی بدنامی ہونے سے نہیں رک سکتی - کیا اگر غیر عورت (دوسرے شخص کی بیوی) بھی نبی سے خوش ہو کر تعلق کرنا چاہے - تو بھی حلال ہوگی - اور یہ تو بڑے گناہ کی بات ہے کہ نبی جس عورت کو چاہے چھوڑ دے اور محمد صاحب کی عورتیں پیغمبر صاحب کے قصوروار ہونے پر بھی اس کو کبھی نہ چھوڑ سکیں - اگر پیغمبر کے گھر میں دوسرا کوئی زناکاری کی نیت سے داخل نہ ہو - تو ویسے ہی پیغمبر صاحب کو بھی کسی کے گھر میں داخل نہ ہونا چاہئے - کیا نبی جس کے گھر میں چاہے بے خوف داخل ہو سکے - اور معزز بھی بنا رہے - بھلا کون عقل کا اندھا ہوگا جو اس قرآن کو خدا کا بنایا ہوا اور محمد صاحب کو پیغمبر اور قرآن کے بتلائے ہوئے خدا کو سچا خدا مان سکے ؟ بڑے تعجب کی بات ہے کہ ایسے غیر مدلل خلاف دھرم مذہب کو اہل عرب نے قبول کیا - (۱۲۷)

لہ چونکہ خدا کے مخالف حکم دینے والے کو قرآن کی اصطلاح میں شیطان کہا گیا ہے - اسلئے یہ لفظ اس جگہ استعمال کیا گیا ہے

۲۱- سورۃ ۳۳ (آیت ۱۶-۳۰) سلہ ٭

محقق - یہ محمد صاحب نے اس لیے لکھا یا لکھوایا ہوگا۔ کہ جنگ میں کوئی نہ بھاگے۔ اپنی فتح ہو۔ اور مرنے سے نہ ڈریں۔ شان اور حشمت کے سامان بڑھیں۔ مذہب کی اشاعت ہو۔ اور اگر بی بی بیحیائی سے نہ آئے۔ تو کیا پیغمبر صاحب بیحیا ہو کر آئیں؟ بیبیوں پر عذاب ہو اور پیغمبر صاحب پر عذاب نہ ہو۔ یہ کس گھر کا انصاف ہے؟ (۱۲۶)

(۱۲۷) اور اپنی بیچ گھروں اپنے کے اور فرماں برداری کرو اللہ کی اور رسول کی ... سوائے اس کے نہیں ... پس جب ادا کرلی زید نے اس سے حاجت بیاہ دیا ہم نے تجھ سے اس کو تاکہ نہ ہووے اوپر ایمان والوں کے گناہ نکاح کرلینا ساتھ بیبیوں لے پالکوں اپنوں کے جب ادا کرلیں ان سے حاجت اور ہے حکم خدا کا کیا گیا۔ نہیں ہے اوپر نبی کے کچھ تنگی۔ اس میں جو حلال کیا اللہ نے واسطے اس کے۔ نہیں ہے محمد صاحب باپ کسی مرد کا تمہارے میں سے اور حلال کی عورت ایمان والی۔ جو بخش دے بغیر مہر کے نفس اپنا واسطے اس کے ... ڈھیل میں ڈال دے تو جس کو چاہے۔ پس نہیں گناہ اوپر تیرے اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ مت داخل ہو بیچ گھروں پیغمبر کے (منزل ۵۔ پارہ ۲۲۔ سورۃ ۳۳۔ آیت ۳۲-۳۷-۳۸-۴۰-۵۰-۵۱-۵۲) سلہ

سلہ قل لن ینفعکم الفرار ان فررتم من الموت او القتل ... یا نساء النبی من یات منکن بفاحشۃ مبینۃ یضعف لھا العذاب ضعفین و کان ذالک علی اللہ یسیرا ٥ سلہ پوری عبارت حسب ذیل ہے۔ سوائے اس کے نہیں کہ خدا چاہتا ہے۔ کہ دور کریں تم سے گندی باتیں۔ اے اس گھر والو! سلہ وقرن فی بیوتکن ... بعص اللہ و رسولہ فلما قضی زید منھا وطرا زوجنکھا لکی لا یکون علی المومنین حرج فی ازواج ادعیائھم اذا قضوا منھن وطرا و کان امر اللہ مفعولا ٥ ما کان علی النبی من حرج فیما فرض اللہ لہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ... وامراۃ مومنۃ ان وھبت نفسھا للنبی ... ترجی من تشاء منھن و تؤی الیک من تشاء فلا جناح علیک یا ایھا الذین اٰمنوا لا تدخلوا بیوت النبی ٭

... روح اپنی سے .. کہ قبض کریگا تم کو فرشتہ موت کا۔ وہ جو مقرر کیا گیا ہے تم
پر۔ اور اگر چاہتے ہم البتہ دیتے ہم ہر ایک روح کو ہدایت اسکی لیکن ثابت ہے وعدہ میری
طرف سے کہ البتہ بھروں گا میں دوزخ کو جنوں سے اور آدمیوں سے اکٹھے (منزل ۵
پارہ ۲۱ سورۃ ۳۲ آیت ۴-۵-۶-۹-۱۰-۱۱-۱۳) ۵ل

محقق: اس سے تو ٹھیک ثابت ہو گیا کہ مسلمانوں کا خدا مثل انسان کے محدود المکان ہے
کیونکہ اگر محیط کل ہوتا تو ایک جگہ سے انتظام کرنا اور اُترنا چڑھنا یہ باتیں نہ ہوتیں۔ اگر خدا
فرشتے کو بھیجتا ہے۔ تو خود بھی محدود المکان ہوا۔ کیا آپ آسمان پر ٹنگا بیٹھا ہے۔ اور
فرشتوں کو دوڑاتا رہتا ہے اگر فرشتے رشوت لیکر کوئی معاملہ بگاڑ دیں۔ یا کسی مُردہ کو چھوڑ
جائیں۔ تو خدا کو کیا معلوم ہو سکتا ہے؟ معلوم تو اس کو ہو کہ جو ہمہ دان اور محیط کل ہو سو
وہ تو ہے ہی نہیں۔ اگر ہوتا تو فرشتے کے بھیجنے اور کئی لوگوں کے مختلف طور پر آزمائش لینے
کا کیا کام تھا۔ پھر ایک ہزار برس کا عرصہ لگنا اور آنے جانے کا انتظام کرنا یہ باتیں بتلاتی
ہیں کہ وہ قادر مطلق نہیں ہے۔ اگر موت کا فرشتہ ہے تو اس فرشتہ کا مارنے والا
کونسا ملک الموت ہے؟ اگر وہ ہمیشہ سے ہے تو حیات ابدی میں خدا کے برابر شریک ہو گیا۔ ایک
فرشتہ ایک ہی وقت میں دوزخ بھرنے کے لئے روحوں کو ہدایت نہیں کر سکتا۔ اور
اگر ان کو بلا گناہ کئے اپنی مرضی سے دوزخ بھر کے ان کو تکلیف دے کر تماشہ دیکھتا
ہے۔ تو خدا گنہگار۔ ظالم اور بے رحم ہوگا۔ ایسی باتیں جس کتاب میں ہوں۔ نہ
وہ عالم اور نہ خدا کی بنائی ہو سکتی ہیں۔ اور جو رحم اور انصاف نہیں رکھتا۔ وہ
ہرگز خدا نہیں ہو سکتا۔ ۱۲۵۔

سورۃ احزاب۔ (۱۲۶) کہہ کہ ہرگز نہ فائدہ دیگا تم کو بھاگنا۔ اگر بھاگو گے تم موت
سے یا قتل سے۔ اے بی بیو نبی کی جو کوئی آوے تم میں سے ساتھ بے حیائی ظاہر کے دو چند
کیا جائیگا واسطے ان کے عذاب اور ہے یہ اوپر اللہ کے آسان (منزل ۵ ۱- پارہ

یدبر الامر من السما الی الارض ثم یعرج الیه فی یوم کان مقدارہ الف سنة
مما تعدون ٭ ذٰلك عالم الغیب والشهادة العزیز الرحیم ٭ ثم سویه ونفخ
فیه من روحه .. قل یتوفٰکم ملك الموت الذی وکّل بکم ولو شئنا لاٰتینا
کل نفسٍ ھدٰھا ولٰکن حق القول منّی لاملئن جھنم من الجنة والناس اجمعین ٭

اور اگر فرض کیا جائے کہ خدا نے اپنے علم سے سب باتیں جان لی ہیں - تو ایسے فرض سے وہ اپنا عزور ظاہر کرتا ہے اگر اللہ نے روحوں کے دلوں پر مہر لگا کر گناہ کرایا - اس گناہ کا جوابدہ وہی ہوگا روح نہیں ہو سکتی جس طرح کہ فتح و شکست کا ذمہ دار سالار ہوتا ہے - ویسے ہی سب گناہ خدا کو حاصل ہونگے - (۱۲۳)

سورۃ لقمان (۱۲۴) یہ آیتیں ہیں کتاب حکمت والے کی - پیدا کیا انسانوں کو بغیر ستون کے دیکھتے ہو تم - ان کو اور ڈالے بیچ زمین کے پہاڑ ایسا نہ ہو کہ جھک جاتے - کیا نہ دیکھا تو نے یہ کہ اللہ داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں اور کیا نہ دیکھا تو نے یہ کہ کشتیاں چلتی ہیں دریا میں فضل خدا تاکہ دکھلاوے تم کو بعض نشان اپنے (منزل پنجم سیپارہ ۲۱ - سورۃ ۳۱ - آیت ۱-۹-۲۸-۳۰)

محقق - واہ صاحب واہ : یہ حکمت والی کتاب خوب ہے کہ جس میں بالکل علم سے خلاف آکاش کی پیدائش اور اس میں ستون لگانے اور زمین کو قائم رکھنے کے واسطے پہاڑ رکھنے کا ذکر ہے (تھوڑے سے علم والا بھی ایسی تحریر ہرگز نہیں کر سکتا - اور نہ ایسی باتیں مان سکتا ہے اور حکمت کی بات دیکھئے کہ جہاں دن ہے وہاں رات نہیں جہاں رات ہے وہاں دن نہیں اور اس کو ایک دوسرے میں داخل کرانا لکھا ہے - یہ تو سخت بے علموں کی بات ہے - اس لئے یہ قرآن علم کی کتاب نہیں ہو سکتی - کیا یہ خلاف از علم بات نہیں ہے کہ کشتی کو آدمی کلوں اور اوزاروں سے چلاتے ہیں - یا خدا کی مہربانی سے - اگر لوہے یا پتھر کی کشتی بنا کر سمندر میں چلائی جائے - تو خدا کا نشان ڈوب تو نہ جائیگا اس لئے یہ کتاب نہ کسی عالم اور نہ خدا کی بنائی ہو سکتی ہے (۱۲۴)

سورۃ سجدہ - (۱۲۵) تدبیر کرتا ہے - کام کی آسمان سے طرف زمین کے پھر چڑھ جاتا ہے طرف اس کے ایک دن میں - کہ ہے مقدار اس کی ہزار برس تمہارے حساب سے یہ ہے جاننے والا غیب کا اور حاضر کا غالب مہربان پھر تندرست کیا اس کو اور پھونکی

لہ تلک ایٰت الکتٰب الحکیم ٥ خلق السمٰوٰت بغیر عمدٍ ترونہا والقٰی فی الارض رواسی ان تمید بکم الم تران اللّٰہ یولج الیل فی النہار و یولج النہار فی الیل .. الم تران الفلک تجری فی البحر بنعمت اللّٰہ لیریکم من اٰیٰتہ -

تحقیق - ماں باپ کی خدمت کرنا تو اچھا ہی ہے - اگر خدا کے ساتھ شریک کرنے کے لئے وہ کہیں - تو ان کا کہنا نہ ماننا یہ بھی ٹھیک ہے - لیکن اگر ماں باپ دروغگوئی وغیرہ کرنے کا حکم دیں - تو کیا ان لینا چاہئے - اس لئے یہ بات نصف اچھی ہے اور نصف بری ہے - اگر نوح وغیرہ پیغمبروں کو خدا ہی دنیا میں بھیجتا ہے - تو اور روحوں کو کون بھیجتا ہے اگر سب کو وہی بھیجتا ہے - تو سب ہی پیغمبر کیوں نہیں؟ اور اگر پہلے آدمیوں کی عمر ہزار برس کی ہوتی تھی - تو اب کیوں نہیں ہوتی - اس لئے یہ بات صحیح نہیں (۱۲۲)

سورۃ روم (۱۲۳) اللہ پہلی بار کرتا ہے پھر دوبارہ کریگا اس کو پھر طرف اُس کی پھیرے جاؤ گے اور جس دن برپا ہوگی قیامت ناامید ہونگے گنہگار - پس جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے پس وہ بہشت میں سنگارے جائینگے - اور اگر بھیج دیں ہم ایک ہوا - پس دیکھیں اس کھیتی کو زرد ہوئی - - اس طرح مہر رکھتا ہے اللہ ان کے دلوں پر جو نہیں جانتے (منزل پنجم - پارہ ۱۲۱ سورۃ ۳۰ - آیت ۱۰-۱۱-۱۴-۵۰-۵۸) [لہ]

تحقیق - اگر اللہ دوبارہ پیدائش کرتا ہے اور تیسری بار نہیں کرتا - تو پیدائش کے پہلے اور دوسری پیدائش کے بعد بیکار بیٹھا رہتا ہوگا - اور ایک یا دو بار پیدائش کرنے کے بعد اس کی قدرت یعنی طاقت کمی اور زائل ہو جاتی ہوگی - اگر روز عدل میں گنہگار لوگ ناامید ہونگے - تو اچھی بات ہے - مگر اس کا مطلب کہیں یہ تو نہیں ہے کہ مسلمانوں کے سوا سب گنہگار سمجھ کر ناامید کئے جائیں گے؟ کیونکہ قرآن میں کئی مقاموں پر گنہگاروں سے مراد غیر مذہب والوں سے لی گئی ہے - اگر باغ میں رکھنا اور سنگار کرنا ہی مسلمانوں کی بہشت ہے تو اس دنیا کی مانند ہی ہے اور کیا وہاں باغبان اور زرگر بھی ہونگے - یا خدا ہی باغبان زرگر وغیرہ کا کام کرتا ہے - اگر کسی کو کم زیور ملتا ہوگا - تو چوری بھی ہوتی ہوگی اور وہ بہشت میں سے نکال کر چوری کرنے والوں کو دوزخ میں بھی ڈالتا ہوگا - اگر ایسا ہوگا - تو یہ بات کہ ہمیشہ بہشت میں رہیں گے جھوٹ ہو جائیگی - اگر کسانوں کی کھیتی پر بھی خدا کی نظر ہے - تو علم زراعت کھیتی کرنے کے تجربہ بغیر کیسے آگیا

لہ اللّٰہ یبدؤا الخلق ثم یعیدہ ثم الیہ ترجعون ویوم تقوم الساعۃ یبلس المجرمون ۝ فاما الذین آمنو وعملوا الصلحت فھم فی روضۃ یحبرون ۝ ولئن ارسلنا ریحاً فرأوہ مصفرا کذالک یطبع اللّٰہ علی قلوب الذین لا یعلمون ۝

خدا اور محمد صاحب نے اپنی [illegible] سے کتاب کیوں بھردی؟ محمد صاحب نے بہت [illegible] کا خون کیا۔ کیا اس سے [illegible] ہوئی یا نہیں؟ قرآن باہم نقیض باتوں سے بھرا ہوا ہے (۱۱۹)

۱۲۰۔ اور دیکھیگا تو [illegible] و گمان [illegible] انکو جمے ہوئے اور وہ چلینگے مانند بادلونکے کاریگری کی جسنے قائم کیا ہر چیز کو تحقیق [illegible] ہے کام سے جو تم کرتے ہو (منزل ۵۔ پارہ ۲۰۔ سورۃ ۲۷) [۱]

محقق۔ بادلوں کی مانند پہاڑوں کا چلنا مصنف قرآن کے ملک میں ہوتا ہوگا۔ اور جگہ نہیں۔ اور خدا کی خبر داری تو [illegible] کو نہ پکڑنے اور سزا دینے سے ہی ظاہر ہوتی ہے۔ جس نے ایک باغی کو اب تک نہ پکڑا۔ [illegible] سزا دی اس سے زیادہ بیخبری کیا ہوگی؟ (۱۲۰)

سورۃ القصص۔ (۱۲۱) پس مُکّا مارا اس کو موسی نے۔ پس تمام کی زندگی اس کی۔ کہا اے رب میرے تحقیق میں نے ظلم کیا اپنی جان پر۔ پس بخش مجھ کو۔ پس بخش دیا اس کو۔ تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہے اور پروردگار تیرا پیدا کرتا ہے جو کچھ کہ چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے۔ (منزل ۵۔ پارہ ۲۰۔ سورۃ ۲۸۔ القصص آیت ۱۴-۱۵-۲۶) [۲]

محقق۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کے پیغمبر اور خدا کی رحدلی کا حال دیکھئے۔ موسی پیغمبر ایک انسان کا خون کرے اور خدا معاف کرے۔ کیا یہ دونوں ظالم ہیں یا نہیں؟ کیا خدا اپنی مرضی سے ہی جیسا چاہتا ہے۔ ویسا پیدا کرتا ہے؟ کیا اس نے اپنی مرضی ہی سے ایک کو بادشاہ اور دوسرے کو غریب۔ ایک کو عالم اور دوسرے کو جاہل پیدا کیا ہے؟ اگر ایسا ہے۔ تو نہ قرآن سچا اور نہ ظالم ہونے کے باعث یہ خدا سچا خدا ہو سکتا ہے (۱۲۱)

سورۃ العنکبوت۔ (۱۲۲) اور حکم کیا ہم نے انسان کو ساتھ ماں باپ کے بھلائی کرنا اور اگر جھگڑا کریں۔ تجھ سے دونو یہ کہ شریک لائے تو ساتھ میرے اس چیز کو کہ جس کا تجھے علم نہیں۔ پس مت کہا مان ان دونوں کا۔ تم کو پھر میری طرف آنا ہے اور البتہ بھیجا ہم نے نوح کو طرف قوم اس کی کے پس رہا بیچ اس کے ہزار برس مگر پچاس برس کم۔ (منزل پنجم پارہ ۲۰-۲۱۔ سورۃ العنکبوت (۲۹) آیت ۷-۱۳) [۳]

---

[۱] وترا الجبال تحسبها جامدۃً وھی تمر مر السحاب ؕ صنع اللّٰہ الذی اتقن کل شیءٍ انہٗ خبیرٌ بما تفعلون ۝ [۲] فوکزہٗ موسی فقضی علیہ قال رب انی ظلمت نفسی فاغفر لی فغفر لہٗ انہٗ ھو الغفور الرحیم ۔۔ وربک یخلق من یشاء [۳] ووصینا الانسان بوالدیہ حسنا وان جاھدٰک لتشرک بی ما لیس لک بہٖ علمٌ فلا تطعھما الی مرجعکم ولقد ارسلنا نوحاً الی قومہٖ فلبث فیھم الف سنۃٍ الا

بات کو کرتا ہے۔ تو خدا گناہ بڑھانے والا ہونے سے گنہگار ہو جائیگا۔ اگر بخشش نہیں کرتا تو قرآن کی یہ بات جھوٹی ہونے سے بچ نہیں سکتی ہے (۱۱۷)

(۱۱۸) نہیں تو مگر آدمی مانند ہمارے پس لے آ کچھ نشانی۔ اگر ہے تو سچا۔ کہا یہ اُونٹنی ہے۔ واسطے اس کے پانی پینا ہے ایک بار (منزل پنجم پارہ نوزدہم۔ سورۃ بیست و ششم آیت ۱۵۰-۱۵۱) [1]

محقق۔ بھلا اس بات کو کوئی مان سکتا ہے۔ کہ پتھر سے اونٹنی نکال دے۔ لوگ جنگلی تھے۔ کہ جنھوں نے اس بات کو مان لیا۔ اور اونٹنی کی نشانی دینا صرف جنگلیوں کا کام ہے۔ نہ کہ خدا کا۔ اگر یہ کلام الٰہی ہوتی تو ایسی بےمعنی باتیں اس میں نہ ہوتیں (۱۱۸)

سورۃ النمل (۱۱۹) اے موسیٰ بے شک میں ہوں۔ اللہ غالب حکیم اور ڈال دے عصا اپنا۔ پس جس وقت کہ دیکھا اس کو ہلتا مچلتا ہے۔ گویا کہ وہ سانپ ہے۔ اے موسیٰ مت ڈر یحقیق نہیں ڈرتے نزدیک میرے پیغمبر۔ اللہ ہے کوئی معبود نہیں مگر وہ عرش عظیم کا رب ہے یہ کہ مت سرکشی کرو میرے سے اور چلے آؤ میرے پاس مسلمان ہو کر (منزل پنجم پارہ ۱۹ سورۃ ۲۷ یعنی نمل آیت ۹-۱۰-۱۱-۳۲) [2]

محقق۔ اور دیکھئے اپنے ہی منہ سے آپ اللہ بڑا زبردست بنتا ہے۔ اپنے ہی منہ سے اپنی تعریف کرنا جب شریف آدمی کا کام نہیں ہو سکتا۔ تو خدا کا کیونکر ہو سکتا ہے شعبدہ بازی کی جھلک دکھلا کر جنگلی آدمیوں کو قابو کر کے آپ جنگلیوں کا خدا بن بیٹھا ہے ایسی کتاب خدا کی کتاب میں ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اگر وہ عرش معلیٰ یعنی ساتویں آسمان کا مالک ہے تو وہ محدود المکان ہونے سے خدا نہیں ہو سکتا۔ اگر سرکشی کرنا بُرا ہے تو

---

[1] ما انت الا بشر مثلنا فات بآية ان كنت من الصدقين ۔ ثم قال هذه ناقة لها شرب ۔ ۔۔ پتھر سے اونٹنی کا پیدا ہونا مفسرین قرآن دہلوی اس آیت کا ترجمہ دیتے ہوئے حاشیہ پر اس امر کی تصدیق کرتے ہیں۔ پچھلی آیتوں سے یہ واقعہ پہاڑ کا ہی معلوم ہوتا ہے اور اگلی آیتوں میں اس اونٹنی کو معجزہ بتایا گیا ہے

[2] يموسى انه انا الله العزيز الحكيم ۔ والق عصاك فلما راها تهتز كانها جان يموسى لا تخف ۔ انى لا يخاف لدى المرسلون ۔ الله لا اله هو رب العرش العظيم ۔ الا تعلوا على واتونى مسلمين ۔

کرنے سے کیوں ڈریگا؟ اس لیئے یہ سب باتیں خلاف از علم ہیں (۱۱۶)

سورۃ الشعرا - (ے ۱۱) اور وحی کی ہم نے طرف موسیٰ کے یہ کہ رات کو لے نکل بندوں میرے کو تحقیق تمہارے پیچھے لگیں گے - پس بھیجے فرعون نے شہروں میں نقیب ۔ جس نے پیدا کیا مجھ کو پس وہی راہ دکھاتا ہے اور جو وہ کھلاتا ہے مجھ کو اور پلاتا ہے مجھ کو اور وہ کہ امید رکھتا ہوں میں کہ بخشیگا میری خطا قیامت کے دن (منزل پنجم پارہ نوزدہم سورۃ ۲۶ آیت ۵۲ - ۵۳ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۲)

محقق - جب تمہارے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی تو پھر داؤد و عیسیٰ اور محمد صاحب کی طرف کتاب کیوں بھیجی - کیونکہ خدا کی باتیں ہمیشہ یکساں اور بے خطا ہوا کرتی ہیں - اور اس کے بعد قرآن تک کتابوں کا بھیجنا ثابت کرتا ہے کہ پہلی کتاب ناکامل اور غلطیوں میں پر ہوئی تھی - اگر یہ تین کتابیں سچی ہیں تو قرآن جھوٹا ہوگا - چاروں کتابیں جو کہ باہم متضاد ہیں اور وہ بالکل صحیح نہیں ہو سکتیں - اگر خدا نے روح پیدا کیا ہے تو وہ مر بھی جائیں گی یعنی ان کا خاتمہ ہوگا - اگر خدا ہی انسان [illegible] کو کھلاتا پلاتا ہے تو کسی کو بیمار ہونا نہ ہونا چاہیئے - اور سب کو برابر خوراک ملنی چاہیئے [illegible] سے ایک کو عمدہ دوسرے کو خراب جیسا کہ امیر کو عمدہ اور غریب کو خراب ملتی ہے - نہ ملنی چاہیئے - جب خدا ہی کھلانے پلانے والا ہے اور [illegible] ہے - تو بیماری نہ ہونی چاہیئے - لیکن مسلمانوں کو بھی بیماریاں لگتی ہیں - اگر خدا ہی بیماری دور کر کے آرام کرنے والا ہے - تو مسلمانوں کے جسموں میں بیماری نہ رہنی چاہیئے - اگر رہتی ہے - تو خدا پورا طبیب نہیں ہے - اگر طبیب حاذق ہے - تو پھر مسلمانوں کے جسموں میں بیماری کیوں رہتی ہے - اگر وہی مارتا اور زندہ کرتا ہے - تو پھر اسی خدا کے ذمہ گناہ و ثواب ہونا چاہیئے - اگر جنم جنمانتر کے اعمال کے مطابق انصاف کرتا ہے - تو وہ کچھ بھی گناہ کا ذمہ دار نہیں ہے - اگر وہ گناہ کو بخشتا اور انصاف قیامت کی

لہ واوحینا الیٰ موسیٰ ان اسر بعبادی انکم متبعون ۰ فارسل فرعون فی المدائن حٰشرین ۰ الذی خلقنی فھو یھدین ۰ والذی ھو یطعمنی ویسقین ۰ والذی اطمع ان یغفرلی خطیئتی یوم الدین ۰

دو انگ وغیرہ سے انسے تشبیہ دی گئی ہے۔ یہ مثال خدا پر صادق نہیں آسکتی۔ ہاں شکل والی چیز پر صادق آسکتی ہے (۱۱۴)

(۱۱۵) اور اللہ نے پیدا کیا ہر جانور کو پانی سے۔ پس بعض ان میں سے وہ ہے۔ کہ چلتا اوپر پیٹ اپنے کے۔۔۔۔ اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور رسول اسکے کی کہہ فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اسکے کی۔ اور فرمانبرداری کرو رسول کی شائد تم رحم کیے جاؤ۔ منزل ۴۔ پارہ ۱۸۔ سورۃ ۲۴۔ آئت ۴۵۔ ۵۱۔ ۵۴۔ ۵۵[ل]

محقق۔ یہ کونسی فلاسفی ہے۔ کہ جن جانوروں کے جسم میں سب عناصر پائے جاتے ہیں ان کی بابت کہنا۔ کہ صرف پانی سے پیدا ہوئے ہیں؟ یہ محض لاعلمی کی بات ہے جب خدا کے ساتھ پیغمبر کی فرمانبرداری کرنی ضروری ہے۔ تو کیا وہ خدا کا شریک ہوا یا نہیں؟ اگر ایسا ہے تو خدا کو کیوں قرآن میں لاشریک لکھا اور کہا جاتا ہے؟ (۱۱۵)

سورۃ الفرقان۔ (۱۱۶) اور جس دن کہ پھٹ جائیگا۔ آسمان بدلی سے اور اُتارے جائینگے فرشتے۔ پس مت کہا مان کافروں کا اور جہاد کر ان کے ساتھ بحکم خدا۔ بڑا جہاد اور بدل ڈالتا ہے۔ اللہ برائیوں اُن کی کو بھلائیوں سے اور جو کوئی توبہ کرے اور عمل کرے اچھے۔ پس تحقیق وہ رجوع کرتا ہے۔ طرف اللہ کے[۲] منزل چہارم۔ پارہ نوزدہم۔ سورۃ الفرقان آئت ۲۳-۵۰-۶۸-۶۹)

محقق۔ یہ بات کبھی درست نہیں ہو سکتی۔ کہ آسمان بادلوں کے ساتھ پھٹ جائے۔ اگر آسمان (آکاش) کوئی مجسم شے ہو تو پھٹ سکتا ہے۔ مسلمانوں کا قرآن عمل میں خلل انداز ہو کر۔ غدر اور جھگڑا کرانے والا ہے۔ اس لئے دیندار عالم لوگ اس کو نہیں مانتے یہ خوب انصاف ہے۔ گناہ و ثواب کا تبادلہ ہو جائیگا۔ کیا یہ تل اور اُڑد ہیں۔ کہ اُن کا تبادلہ ہو سکے۔ اگر توبہ کرنے سے گناہ چھوٹیں اور خدا ملے تو کوئی بھی گناہ

ل واللہ خلق کل دآبۃ من ماءٍ فمنھم من یمشی علی بطنہٖ ومن یطعِ اللّٰہ ورسولہٗ قل اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول لعلکم ترحمون ۲ ویوم تشقق السمآءُ بالغمام ونزل الملئکۃ تنزیلا ہ فلا تطع الکفرین وجاھدھم بہٖ جھاداً کبیرًا فاولئک یبدل اللہ سیاٰتھم حسنٰت ط ومن تاب وعمل صالحًا فانہٗ یتوب الی اللہ متابًا ہ

خدا نذر لیتا ہے۔ اور اپنے گھر کا طواف کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اور جانوروں کو مروا کر کھلاتا ہے۔ تو یہ خدا مندر والے بھیروں۔ دُرگا کی مانند ہُوا۔ اور سخت بُت پرستی کا باعث یہی ہے۔ بُتوں سے مسجد بڑا بُت ہے۔ اسلئے خدا اور مُسلمان بڑے بُت پرست اور پُرانی اور جینی چھوٹے بُت پرست ہیں (۱۱۲)

سورۃ المومنون - (۳) پھر بالتحقیق تم دن قیامت کے اُٹھائے جاؤ گے۔ (منزل چہارم۔ پارہ ہشتم۔ سورۃ بست دہوم۔ آیت ۱۶)

محقق - کیا قیامت تک مُردے قبر میں رہینگے۔ یا کسی اور جگہ؟ اور اگر ان میں رہینگے تو سڑے ہوئے بدبُو دار جسموں میں رہ کر نیک آدمی بھی تکلیف اُٹھائینگے؟ یہ انصاف نہیں بلکہ ظلم ہے۔ اور بدبُو اور عفونت پھیلا کر بیماری پیدا کرنے کے موجب ہونے سے خدا اور مُسلمان پاپی ہونگے (۱۱۳)

سورۃ نُور - (۱۱۴) جسدن گواہی دینگی اُن پر اُنکی زبانیں اور ہاتھ اُن کے اور پاؤں اُنکے۔ کہ جن سے وہ عمل کرتے تھے۔ اللہ نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا مثل اسکے کہ مُسلمانوں کے دل میں یہ ہے مانند اس طاقت کی کہ اس میں ایک چراغ ہو اور وہ چراغ شیشہ میں ہو۔ اور وہ قندیل شیشہ کا گویا ایک تارہ ہے جو چمکتا ہُوا روشن ہوتا ہے۔ ایک درخت کے تیل سے جو کہ متبرک زیتون کا ہے۔ نہ مشرق کی طرف ہے۔ اور نہ مغرب کی طرف ہے۔ نزدیک ہے تیل اس کا کہ روشن ہو جائے اگرچہ نہ لگے اس کو آگ۔ روشنی پر روشنی ہے۔ راہ دکھلاتا ہے۔ اللہ طرف نور اپنے کے جسکو چاہتا ہے۔ (منزل چہارم۔ پارہ ۱۸۔ سورۃ النور بست وچہارم۔ آیت ۲۴۔ ۲۵)

محقق - ہاتھ پاؤں وغیرہ بیجان ہونے سے گواہی ہرگز نہیں دے سکتے۔ یہ بات قانون قدرت کے خلاف ہونے سے جھوٹی ہے۔ کیا خدا آگ ہے۔ یا بجلی ہے۔ جیسا کہ

ل ثم انکم یوم القیمۃ تبعثون ۵ ۲ یوم تشہد علیہم السنتہم و ایدیہم وارجلہم بما کانو یعملون اللہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح ط المصباح فی زجاجۃ الزجاجۃ کانہا کوکب دری یوقد من شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ یکاد زیتہا یضیٔ ولو لم تمسسہ نار نور علیٰ نور ۵ یہدی اللہ لنورہ من یشاء ۵

پہاڑوں کے رکھنے سے زمین نہیں ہلتی۔ شک ہوا۔ کہ اگر پہاڑ نہ رکھتا۔ تو ہل جاتی۔ پہاڑ رکھنے پر بھی زلزلہ کے وقت کیوں ہل جاتی ہے؟ (۱۱۰)

(۱۱۱) سکھت: اور وہ ہم نے اس عورت کو اور محافظت کی اس نے شرمگاہ اپنی کی پس پھونک دیا ہم نے بیچ اس کے روح اپنی کو (منزل ۴ پارہ ۱۷ سورۃ ۲۱۔ آئت ۸۸)

محقق: ایسی فحش باتیں خدا کی کلام میں۔ خدا کی تو کیا کسی شائستہ آدمی کی بھی نہیں ہو سکتیں۔ جبکہ انسان ایسی باتوں کا لکھنا اچھا نہیں سمجھتے۔ تو خدا کے سامنے کیونکر اچھا ہو سکتا ہے؟ ایسی باتوں سے قرآن بدنام ہو گیا ہے۔ اگر اس میں اچھی اچھی باتیں ہوتیں۔ تو اسکی بہت تعریف ہوتی جیسی کہ ویدوں کی ہوتی ہے۔ (۱۱۱)

سورۃ الحج۔ (۱۱۲) کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ اللہ کو سجدہ کرتے ہیں۔ وہ لوگ جو رہتے ہیں آسمانوں پر اور زمین میں اور سورج چاند ستارے پہاڑ۔ درخت اور جانور پہنائے جائینگے۔ وہاں انکو کنگن سونے کے اور موتی اور لباس انکا وہاں ریشمی ہوگا۔ اور پاک رکھ گھر میرے کو واسطے گرد پھرنیوالوں کے اور کھڑے رہنے والوں کے پھر چاہیئے کہ دور کریں میل اپنی اور پوری کریں نذریں اپنی اور گرد پھریں گھر قدیم کے اور یاد کریں نام اللہ کے۔ (منزل ۴۔ پارہ ہفتدہم۔ سورۃ ۲۲۔ آئت ۱۷، ۲۱۔ ۲۴۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۳۲)

محقق۔ جو غیر ذی روح اشیا ہیں وہ خدا کو جان ہی نہیں سکتیں۔ پھر وے اس کی عبادت کیونکر کر سکتے ہیں؟ اس لئے یہ کتاب کلام ربانی نہیں ہو سکتی۔ البتہ کسی گمراہ کی بنائی ہوئی معلوم دیتی ہے۔ واہ بڑی اچھی بہشت ہے۔ جہاں سونے موتی کے زیورات اور ریشمی لباس پہننے کو ملتے ہیں۔ یہ بہشت تو یہاں کے راجاؤں کے گھر سے بڑھ کر معلوم نہیں ہوتی۔ اور جب خدا کا گھر ہے۔ تو وہ اس گھر میں رہتا بھی ہوگا۔ پھر بت پرستی کیوں نہ ہوئی؟ اور دوسرے بت پرستوں کی تردید کیوں کرتے ہو۔ جب

ند والتی احصنت فرجها فنفخنا بها من روحنا ۞ الم تران الله یسجد له من فی السموٰت ومن فی الارض والشمس والقمر والنجوم والجبال والشجر والدواب یحلون فیها من اساور من ذهب لولوا ولباسهم فیها حریر وطهر بیتی للطائفین والقائمین لیذکروا اسم الله ثم لیقضوا تفثهم ولیوفوا نذورهم ولیطوفوا بالبیت العتیق ۝

الگ وجود نہیں ہو سکتے۔ اور یہ ظلم کہ اس کنواری مریم کے ہاں لڑکا ہونا جو کہ کسی سے ہمبستر ہونا نہیں چاہتی تھی۔ لیکن خدا کے حکم سے فرشتے نے اس کو حاملہ کیا۔ یہ خلاف از انصاف ہے۔ یہاں اور بھی شائستگی کے خلاف بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ اُن کو تحریر کرنا مناسب نہیں سمجھا (۱۰۷)

(۱۰۸) کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ بھیجا ہم نے شیطانوں کو اوپر کافروں کے بہکاتے ہیں۔ اُن کو اُبھار کر۔ (منزل ۴ - سیپارہ ۱۸ - سورۃ مریم یعنی نوزدہم آئت ۷۸)[1]

محقق۔ جب خدا ہی شیطانوں کو بہکانے کیلئے بھیجتا ہے۔ تو بہک جانیوالوں کا کچھ قصور نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ان کو سزا ہو سکتی ہے۔ اور نہ شیطانوں کو۔ کیونکہ یہ خدا کے حکم سے سب کچھ ہوتا ہے۔ اس کا ثمرہ خدا کو ہونا چاہئے۔ اگر سچا عادل ہے۔ تو اس کا ثمرہ (یعنی دوزخ) آپ ہی بھوگے۔ اور اگر عدل کو ترک کر کے بے انصافی کرتا ہے۔ تو وہ طرفدار ہو گیا۔ اور طرفدار کو گنہگار کہتے ہیں۔ (۱۰۸)

سورۃ طٰہٰ - (۱۰۹) اور تحقیق میں البتہ بخشنے والا ہوں۔ واسطے اس شخص کے کہ توبہ کی اور ایمان لایا۔ اور عمل کئے اچھے۔ پھر ہدایت پائی (منزل ۴ - پارہ شانزدہم سورۃ بستم - آئت ۷۶)[2]

محقق۔ توبہ سے گناہ بخشے جانے کی بات جو قرآن میں لکھی ہے وہ سب کو گنہگار بنانے والی ہے۔ کیونکہ گنہگاروں کو اس سے گناہ کرنے کا حوصلہ ملتا ہے۔ اس لئے یہ کتاب اور اس کا مصنف گنہگاروں کو گناہ کرنے میں حوصلہ دیتا ہے۔ پس یہ کلام اللہ اور اس میں بیان کردہ خدا سچا خدا نہیں ہو سکتا۔ (۱۰۹)

سورۃ الانبیا۔ (۱۱۰) اور کئے بیچ زمین کے پہاڑ ایسا نہ ہو۔ کہ ہل جائے۔ (منزل ۴ - پارہ ہفدہم - سورۃ ۲۱ - آئت ۲۹)[3]

محقق۔ اگر مصنف قرآن زمین کی گردش وغیرہ کو جانتا۔ تو یہ بات کبھی نہ کہتا۔ کہ

---

[1] الم تر انا ارسلنا الشیطٰن علی الکٰفرین تؤزھم ازا ہ

[2] و انی لغفار لمن تاب و اٰمن و عمل صالحاً ثم اھتدیٰ ہ [3] وجعلنا فی الارض رواسی ان تمید بھم ط

ماں باپ مجھ سے باغی کر دیئے جائیں ؟ یہ ہرگز خدا کی بات نہیں ہوسکتی۔ اور لاعلمی کی بات دیکھئے کہ اس کتاب کا مصنف سورج کو ایک جھیل میں رات کے وقت ڈوبتا ہوا سمجھتا ہے۔ اور یہ کہ صبح کو پھر نکل آتا ہے۔ سورج تو زمین سے بہت بڑا ہے۔ وہ کسی ندی جھیل یا سمندر میں کیونکر ڈوب سکتا ہے ؟ اس سے یہ ظاہر ہوا کہ قرآن کے مصنف کو جغرافیہ یا علم ہیئت نہیں آتا تھا۔ اگر آتا تو ایسی خلاف از علم باتیں کیوں لکھ دیتا۔ اس کتاب کے معتقد بھی بے علم ہیں۔ اگر صاحب علم ہوتے۔ تو ایسی غلط باتوں سے پُر کتاب کو کیوں مانتے ؟ اور دیکھئے خدا کا انصاف خود ہی زمین بنانے والا بادشاہ اور عادل ہے۔ اور خود ہی یاجوج ماجوج کو زمین پر فساد کرنے دیتا ہے۔ یہ اس کی خدائی کے شایان نہیں۔ ایسی کتاب کو غیر مہذب لوگ ہی مان سکتے ہیں۔ عالم نہیں مانتے۔ (۱۰۶)

سورۃ مریم۔ (۱۰۷) ذکر کر کتاب میں مریم کا۔ جب الگ ہو بیٹھی لوگوں اپنے سے مکان مشرقی میں۔ پس ڈال لیا۔ ان سے ادھر پردہ۔ پس بھیجا ہم نے طرف اُسکے رُوح اپنی کو۔ پس صورت اختیار کی واسطے اُس کے آدمی تندرست کی۔ کہنے لگی تحقیق میں پناہ مانگتی ہوں ساتھ رحمان کی تجھ سے۔ اگر ہے تو پرہیزگار۔ کہنے لگا بجز اس کے نہیں کہ میں بھیجا ہوا ہوں۔ پروردگار تیرے کا۔ تاکہ بخش جاؤں تجھ کو لڑکا پاکیزہ کہا کیونکر ہوگا۔ واسطے میرے لڑکا نہیں ہاتھ لگایا مجھ کو کسی آدمی نے اور نہیں میں بدکار۔ پس حاملہ ہوگئی ساتھ اس کے۔ پس جا پڑی ساتھ اس کے مکان دور میں یعنی جنگل میں۔ (منزل چہارم پارہ ۱۶ - سورۃ مریم۔ آئت ۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸)

محقق۔ عقلمند غور کریں۔ کہ اگر سب فرشتے۔ خدا کی رُوح ہیں۔ تو وہ خدا سے

لہ واذکر فی الکتٰب مریم اذانتبذت من اھلھا مکاناً شرقیاہ فاتخذت من دونھم حجاباً فارسلنا الیھا روحنا فتمثل لھا بشراً سویاہ قالت انی اعوذ بالرحمٰن منک ان کنت تقیاہ قال انما انا رسول ربک لاھب لک غلماً زکیاہ قالت انی یکون لی غلمٌ ولم یمسسنی بشرٌ ولم اک بغیا ۔ ۔ فحملتہ فانتبذت بہٖ مکاناً قصیاہ

آیت ۳۱)

محقق۔ واہ جی واہ! کیا قرآن کا بہشت ہے۔ جس میں باغ زیور کپڑے گدیلے تکئے آرام کے واسطے ہیں۔ کوئی عقلمند یہاں پر غور کرے تو معلوم ہوگا کہ یہاں سے وہاں یعنی مسلمانوں کے بہشت میں زیادتی کچھ بھی نہیں ہے۔ سوائے بے انصافی کے اور وہ یہ ہے۔ کہ عمال تو ... کے محدود ہیں۔ اور ثمرہ اُنکا لا محدود۔ اگر میٹھا ہی روز کھایا جائے۔ تو تھوڑے دن میں زہر کی مانند معلوم ہونے لگتا ہے۔ جب وہ ہمیشہ سکھ بھوگیں گے تو اُن کیلئے سکھ ہی بشکل دُکھ ہو جائیگا۔ اس لئے مہا کلپ تک مکتی (نجات) سُکھ بھوگ کر دوبارہ جنم پانا ہی سچا مسئلہ ہے۔ (۱۰۴)

(۱۰۵) اور یہ بستیاں کہ ہلاک کیا ہم نے جب ظلم کیا اُنہوں نے اور ہم نے اُن کی ہلاکت کا وعدہ مقرر کیا تھا ... (منزل ۴۔ پارہ ۱۵۔ سورۃ ۱۸۔ آیت ۵۸)

محقق۔ بھلا کیا تمام بستی کے رہنے والے گنہگار ہو سکتے ہیں؟ اور پیچھے وعدہ کرنے سے معلوم ہوا کہ خدا ہمہ دان نہیں ہے۔ کیونکہ جب اُن کا ظلم دیکھا۔ تو وعدہ کیا۔ کیا پہلے نہیں جانتا تھا۔ ان باتوں سے بے رحم بھی ثابت ہوا۔ (۱۰۵)

(۱۰۶) اور وہ جو لڑکا تھا۔ تھے ماں باپ اس کے ایمان والے۔ پس ڈرے ہم کہ یہ لڑکا غالب آئے اُن پر سرکشی اور کفر میں۔ یہاں تک کہ جب پہنچا سورج کے ڈوبنے کی جگہ پر اس نے سورج کو کیچڑ کے چشمہ میں ڈوبتا ہوا پایا۔ کہا انہوں نے۔ اے ذوالقرنین! تحقیق یاجوج اور ماجوج فساد کرنیوالے ہیں زمین پر۔ (منزل ۴۔ پارہ ۱۶۔ سورۃ ہژدہم۔ آیت ۷۹۔ ۸۴۔ ۹۱)

محقق۔ بھلا یہ خدا کی کتنی نادانی ہے۔ اُسے یہ شک ہوا۔ کہ کہیں لڑکوں کے

۱؎ اولئك لهم جنت عدن تجري من تحتهم الانهر يحلون فيها من اساور من ذهب ويلبسون ثيابا خضرا من سندس واستبرق متكئين فيها على الارائك نعم الثواب ط وحسنت مرتفقا ٥ ۲؎ وتلك القرى اهلكنهم لما ظلموا وجعلنا لمهلكهم موعدا ٥ ۳؎ واما الغلم فكان ابواه مومنين فخشينا ان يرهقهما طغيانا وكفرا ٥ حتى اذا بلغ مغرب الشمس وجدها تغرب في عين حمئة ... قالوا يذا القرنين ان ياجوج ماجوج مفسدون في الارض ...

بینا۔ اور کیا اس وقت خدا ہی کتاب پڑھیگا۔ یا کوئی سر رشتہ سُناویگا؟ اگر خدا ہی کی پڑی ہوئی تو جن کو بلا قصور ہلاک کر دیا۔ تو وہ ظالم ہو گیا۔ جو ظالم ہے وہ [illegible] نہیں ہوسکتا۔ (۱۰۲)

۱۰۳) اور دی ہم نے ثمود کو اونٹنی اور دلیل۔ اور بہکا جس کو بہکا سکے ... جسدن بلاوینگے سب لوگوں کو ساتھ پیشواؤں اُنکے کے۔ پس جس کو دیا گیا اعمال نامہ اسکا بیچ دہنے ہاتھ اُسکے کے (منزل ۴۔ پارہ ۱۵۔ سورہ ۱۷۔ آئت ۵۷۔ ۶۲۔ ۶۸)

محقق۔ واہ جی واہ! جتنے حیرت انگیز نشان ہیں ان میں سے ایک اونٹنی بھی خدا کے ہونے کی دلیل کا کام دیتی ہے۔ اگر خدا نے شیطان کو بہکانے کا حکم دیا ہے۔ تو خدا ہی شیطان کا سردار اور سب گناہ کرنیوالا ہوا۔ ایسے کو خدا کہنا صرف کم سمجھ آدمیونکی باتیں ہیں۔ اگر قیامت کے انصاف کیلئے پیغمبر اور اُس کے معتقدوں کو خدا بلاویگا۔ تو جب تک قیامت نہ ہوگی۔ تب تک کیا سب دورہ سپرد رہیں؟ چاہیئے تو یہ کہ اُنکو دورہ سپرد کرکے تکلیف نہ پہنچائی جائے۔ بلکہ فوراً ان کا انصاف کیا جاوے اور یہی منصف کا اعلیٰ فرض ہے۔ یہ تو پوپان بائی کا انصاف ہوگیا۔ مثلاً کوئی عادل کہے کہ جب تک پچاس برس تک کے چور اور ساہوکار اکٹھے نہ ہونگے۔ تب تک ان کو سزا جزا نہ دی جائیگی۔ یہ کس قسم کا انصاف ہے۔ کہ ایک شخص تو پچاس برس تک دورہ سپرد رہے۔ اور دوسرے کا آج ہی فیصلہ ہو جائے۔ ایسا انصاف کا طریق نہیں ہوسکتا۔ انصاف کیلئے تو وید اور منوسمرتی دیکھو۔ کہ جن میں لکھا ہے کہ لمحہ بھر بھی توقف نہیں ہوتا۔ اور (جیو) اپنے اپنے اعمال کے مطابق سزا یا جزا ہمیشہ پاتے رہتے ہیں۔ اور پیغمبروں کو گواہی میں رکھنے سے خدا کی ہمہ دانی میں فرق آجائیگا۔ بھلا ایسی کتاب خدا کی بنائی ہوئی اور ایسی کتاب کا ہدایت کرنے والا خدا کبھی ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ (۱۰۳)

سورۃ کہف۔ (۱۰۴) یہ لوگ واسطے ان کے ہیں باغ ہمیشہ رہنے کے۔ چلتی ہیں نیچے اُن کے نہریں۔ زیور پہنائے جائینگے۔ وہاں کنگن سونے کے۔ اور پہنیں گے کپڑے سبز۔ پتلے اور گاڑھے ریشم کے۔ وہاں تکئے لگا کر تختوں پر بیٹھینگے۔ اچھا ہے ثواب اور اچھی آرام گاہ ہے۔ (منزل چہارم۔ سیپارہ پانزدہم۔ سورۃ ہشتدہم۔

ے واٰتینا ثمود الناقۃ مبصرۃ ... یوم ندعوا کل اناس باما مھم فمن اوتی کتبہ بیمینہ

محتاج بالغیر کر دیا۔ یہ کتنا بڑا قصور ہے۔ اور پھر کہتے ہیں کہ جس نے جتنا کیا اُس کو دیا جائیگا۔ کم و بیش نہیں جب اُنہوں نے خود مختاری سے گناہ کئے ہیں بلکہ خدا کے کرانے سے کئے۔ تو اُن کا کیا قصور ہے؟ اُن کو ثمرہ نہ ملنا چاہیئے۔ اس کا خدا کو ملنا چاہیئے۔ اور اگر ثمرہ اعمال پُورا دیا جاتا ہے۔ تو بخشش کس بات کی کیجاتی ہے۔ اگر بخشش کی جاتی ہے تو انصاف کہاں رہ سکتا ہے؟ ایسی اندھا دُھند کارروائی خدا کی کبھی ہو سکتی ہے؟ البتہ بے عقل چھوکروں کی ہُوا کرتی ہے (۱۰۱)

سورۃ بنی اسرائیل (۱۰۲) اور کیا ہم نے دوزخ کو واسطے کافروں کے قید خانہ اور ہر آدمی کے لئے لگا دیا ہے عمل نامہ اُس کا بیچ گردن اس کی کے اور نکالیں گے ہم واسطے اس کے دن قیامت کے ایک کتاب کہ دیکھے گا اس کو کھلی ہوئی۔ اور بہت ہلاک کئے ہیں ہم نے آدمیوں کے طبقے میں سے پیچھے نوح کے (منزل ۴۔ پارہ ۱۵۔ سورۃ ۱۷۔ آئت ۷۔ ۱۲۔ ۱۶)

محقق۔ کیا کافر وہی ہیں۔ کہ جو قرآن پیغمبر اور قرآن کے کہے ہوئے خدا ساتویں آسمان اور نماز وغیرہ کو نہیں مانتے۔ اور انہیں کے واسطے دوزخ ہے۔ تو یہ بات محض طرفداری کی ہے۔ کیا قرآن ہی کے ماننے والے سب اچھے ہیں۔ اور باقی سب بُرے کبھی ہو سکتے ہیں؟ یہ تو لڑکپن کی بات ہے۔ کہ ہر ایک کی گردن میں اعمالنامہ ہو۔ ہم تو کسی ایک کی گردن میں بھی نہیں دیکھتے۔ اگر اس سے مراد اعمال کا بدلہ دینا ہے۔ تو پھر انسانوں کے دلوں۔ آنکھوں وغیرہ پر مُہر لگانا اور گناہوں کا معاف کرانا۔ کیا کھیل کی باتیں ہیں۔ قیامت کی رات کو خدا کتاب نکالیگا۔ تو آج کل وہ کتاب کہاں ہے؟ کیا دکانداروں کے روزنامچہ کی مانند (خدا) لکھتا رہتا ہے؟ یہاں پر یہ غور کرنا چاہیئے کہ اگر پہلا جنم ہی نہیں ہے۔ تو رُوحوں کے اعمال کہاں سے آ گئے۔ اور اعمالنامہ کیونکر بن سکیگا؟ اور اگر بغیر اعمال کے لکھا گیا۔ تو خدا نے اُن پر ظلم کیا۔ نیک بد اعمال کے بغیر ان کو رنج و راحت کیوں دیا؟ اگر کہو خدا کی مرضی۔ تو بھی اُس نے ظلم کیا۔ بے انصافی اسی کو کہتے ہیں۔ کہ بلا لحاظ نیک و بد اعمال دُکھ سُکھ کا

ك وجعلنا جهنم للكفرين حصيرا ٥ وكل انسان الزمنه طئره فى عنقه ويخرج له يوم القيمة كتبا يلقنه منشورا ٥ ولما اهلكنا من القرون من بعد نوح

سورۃ النحل (۹۹) اور تحقیق بھیجے ہیں ہم نے بیچ ہر ایک اُمت کے پیغمبر جب ارادہ کرتے ہیں ہم نہیں ہے قول ہمارا کسی چیز کے واسطے مگر یہ کہ کہتے ہیں ہم اس کو ہم بس ہوجاتی ہے۔ (منزل ۳ پارہ ۱۴۔ سورۃ ۱۶۔ آئت ۳۳-۳۸ [1])

محقق۔ اگر سب قوموں کے لئے پیغمبر بھیجے ہیں۔ تو وہ سب لوگ جو کہ پیغمبر کی راہ پر چلتے ہیں۔ وے کافر کیوں ہیں؟ کیا سوائے تمہارے پیغمبر کے اور کسی پیغمبر کی عزت نہیں؟ یہ بالکل طرفداری کی بات ہے۔ اگر سب ملکوں میں پیغمبر بھیجے۔ تو آریہ ورت میں کون بھیجا؟ اس لئے یہ بات ماننے کے لائق نہیں ہے۔ جب خدا ارادہ کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ اے زمین! ہوجا تو وہ بیجان کیسے سُن سکتی ہے؟ خدا کا (محض) حکم کیونکر دُنیا کو بنا سکتا ہے؟ اور (مسلمان) سوائے خدا کے دُوسری چیز نہیں مانتے۔ تو کس نے سُنا اور کون ہوگیا؟ یہ سب لاعلمی کی باتیں ہیں۔ ایسی باتوں کو انجان لوگ مان لیتے ہیں (۹۹)

(۱۰۰) اور مقرر کرتے ہیں واسطے اللہ کے بیٹیاں پاکیزگی ہے۔ اس کو۔۔۔۔ اور مقرر کرتے ہیں واسطے اپنے دیکھنا جو کچھ کہ چاہیں۔ قسم ہے اللہ کی تحقیق بھیجے ہم نے پیغمبر (منزل ۳۔ پارہ ۱۴۔ سورۃ ۱۸۔ آئت ۵۳-۵۹ [2])

محقق۔ اللہ بیٹیوں سے کیا کریگا؟ بیٹیاں تو کسی آدمی کو چاہئیں۔ بیٹے کیوں نہیں مقرر کئے جاتے؟ اور بیٹیاں مقرر کی جاتی ہیں۔ اس کا کیا باعث ہے؟ بتلائیے۔ قسم کھانا جھوٹوں کا کام ہے نہ کہ خدا کا۔ کیونکہ اکثر دُنیا میں ایسا دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ جو جھوٹا ہوتا ہے وہی قسم کھاتا ہے۔ راست گو قسم کیوں کھاویں؟ (۱۰۰)

(۱۰۱) یہ لوگ وے ہیں۔ کہ مُہر رکھی اللہ نے اوپر دلوں اُن کے کے اور کانوں اُنکے کے۔ اور آنکھوں اُنکی کے۔ اور یہ لوگ وہی ہیں بیخبر اور پُورا دیا جائیگا ہر رُوح کو جو کچھ کہ کیا ہے اور وہ ظلم کئے جائینگے؟ (منزل ۳۔ پارہ ۱۴۔ سورۃ ۱۶۔ آئت ۱۰۳-۱۰۶ [3])

محقق۔ جب خدا ہی نے مُہر لگا دی۔ تو وہ بیچارے بیقصور ہی مارے گئے۔ کیونکہ اُن کو

---

[1] ولقد بعثنا فی کل اُمۃٍ رسولاً۔ ۔۔ انما قولنا لشیٔ اذا اردنٰہُ ان تقول لہٗ کن فیکون [2] ویجعلون اللہ البنات سبحٰنہٗ ولھم یشتھون ٥ تاللہ لقد ارسلنا۔ ۔۔ [3] اولٰئک الذین طبع اللہ علی قلوبھم وسمعھم وابصارھم واولٰئک ھم الغافلون ٥ توفی کل نفس ما عملت وھم لا یظلمون ٥

پہنچانا ہے - اور اوپر ہمارے حساب لینا (منزل ۳ - پارہ ۱۳ - سورۃ ۱۳ - آیت ۳۴ - ۳۵ ع ۱)
محقق - قرآن کسطرف سے اتارا؟ کیا خدا اوپر رہتا ہے؟ اگر یہ بات راست ہے - تو وہ محدود المکان ہونے سے خدا ہی نہیں ہو سکتا - کیونکہ خدا محیط کل ہے پیغام پہنچانا ہرکارہ کا کام ہے اور ہرکارہ کی ضرورت اسکو ہوتی ہے - جو مثل انسان محدود المکان ہو - اور حساب لینا دینا بھی انسان کا کام ہے - خدا کا نہیں - کیونکہ وہ ہمہ دان ہے - یہ تحقیق ہوتا ہے کہ قرآن کسی محدود العقل آدمی کا بنایا ہوا ہے - (۹۶)

سورۃ ابراہیم - (۹۷) اور کیا سورج اور چاند کو ہمیشہ پھرنیوالے تحقیق انسان البتہ ظلم کرنیوالا ہے - اور کفر کرنیوالا (منزل ۳ - پارہ ۱۳ - سورۃ چہاردہم - آیت ۲۶ - ۲۷ ع ۲)
محقق - کیا چاند اور سورج ہمیشہ گھومتے ہیں - اور زمین نہیں گھومتی؟ اگر زمین نہ گھومے تو دن اور رات کئی برسوں کا ہو - اگر انسان سچ مچ ظلم اور کفر کرنیوالا ہے تو قرآن کے ذریعہ ہدایت دینا فضول ہے کیونکہ جنکی فطرت گناہ کرنیکی ہے - تو وہ ثواب کرنیکی کبھی نہ ہوسکیگی لیکن دنیا میں نیک و بد دونو قسم کے آدمی موجود ہیں - اسلئے ایسی باتیں خدا کی بنائی ہوئی کتاب کی نہیں ہوسکتیں (۹۷)

سورۃ الحجر - (۹۸) پس جب درست کرلوں اس کو اور پھونک دوں بیچ اُس کے رُوح اپنے سے - پس گر پڑو واسطے اسکے سجدہ کرتے ہوئے - کہا اے رب میرے بسبب اُسکے کہ گمراہ کیا تُونے مجھ کو البتہ زینت دونگا میں واسطے اُن کے بیچ زمین کے - اور گمراہ کرونگا - (منزل ۳ - پارہ ۱۴ - سورۃ ۱۵ - آیت ۲۷ - ۳۷ لغایت ع ۳)
محقق - اگر خدا نے اپنی رُوح آدم صاحب میں ڈالی تو وہ بھی خدا ہوا - اور اگر وہ خدا نہ تھا تو سجدہ کرنے میں اپنا شریک کیوں کیا؟ جب شیطان کو گمراہ کرنیوالا خدا ہی ہے - تو وہ شیطان کا بھی شیطان بڑا بھائی اُستاد کیوں نہیں؟ کیونکہ تم لوگ بہکانیوالے کو شیطان مانتے ہو تو خدا نے شیطان کو بہکایا اور منہ پر شیطان نے کہا کہ میں گمراہ کرونگا پھر اس کو سزا دیکر قید کیوں نہ کیا - اور مار کیوں نہ ڈالا؟ (۹۸)

۱؎ وکذالک انزلنٰہ حکماً عربیاط ولئن اتبعت اھواءھم بعدما جاءک من العلم فانما علیک البلاغ وعلینا الحساب ۲؎ وسخر لکم الشمس والقمر دائبین ۔۔ ان الانسان لظلوم کفار ۳؎ فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی فقعوا لہ سٰجدین ۰ قال رب بما اغویتنی لازینن لھم فی الارض ولاغوینھم ۔۔۔

میں نے ایک خواب دیکھا (منزل سوم۔ پارہ دوازدہم۔ سورۃ دوازدہم۔ آیت [1] ۴)
محقق۔ اس سورت میں باپ بیٹے کے درمیان مکالمہ کی صورت میں قصہ کہانی درج ہے۔ اسلئے قرآن خدا کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ کسی شخص نے آدمیوں کی تواریخ لکھدی ہے (۹۳)

سورۃ رعد۔ (۹۴) اللہ ہے وہ کہ جس نے بلند کیا آسمانوں کو بلا ستونوں کے دیکھتے ہو تم اسکو۔ پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے اور مسخر کیا سورج اور چاند کو ... اور وہی ہے جس نے بچھایا زمین کو ... اتارا ہے اس نے آسمان سے پانی۔ بس بہے نالے ساتھ اندازے اپنے کے اللہ کشادہ کرتا ہے رزق کو واسطے جسکے چاہے۔ اور تنگ کرتا ہے (منزل ۳ پارہ ۱۳۔ آیت ۲۔۳۔۱۵۔۲۲ [2])

محقق۔ مسلمانوں کا خدا علم طبعی کچھ بھی نہیں جانتا اگر جانتا ہوتا تو آسمان کو جس میں کہ وزن نہیں ہے ستون لگانے کا ذکر نہ لکھتا۔ اگر خدا کسی خاص مقام یعنی عرش پر رہتا ہے تو وہ قادر مطلق اور محیط کل نہیں ہو سکتا۔ اور خدا بادلوں کا علم جانتا۔ تو آسمان سے پانی اتارا اُس کے ساتھ یہ کیوں نہ لکھا۔ کہ زمین سے پانی اس پر چڑھایا۔ اس سے تحقیق ہوا۔ کہ قرآن کا مصنف بادلوں کے علم کو بھی نہیں جانتا تھا۔ اگر نیک و بد اعمال کے بغیر رنج و راحت دیتا ہے۔ تو وہ طرفدار غیر منصف اور قطعی بے علم ہے۔ (۹۴)

(۹۵) کہہ تحقیق اللہ گمراہ کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے طرف اپنی اُس شخص کو رجوع کرتا ہے (منزل ۳۔ پارہ ۱۳۔ سورۃ ۱۳۔ آیت ۲۳ [3])

محقق۔ جب خدا گمراہ کرتا ہے۔ تو خدا اور شیطان میں کیا فرق ہوا؟ جبکہ شیطان دوسروں کو گمراہ کرنے سے بُرا کہلاتا ہے۔ تو خدا بھی ویسا ہی کام کرنے سے بُرا یعنی شیطان کیوں نہیں؟ اور بہکانے کے گناہ کے عوض اس کو دوزخ کیوں نہیں ملنا چاہیئے؟ (۹۵)

(۹۶) اسیطرح اتارا ہے۔ ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں اور اگر پیروی کریگا۔ تو اُنکی خواہشوں کے بعد اس علم پر کہ جو تیرے پاس پہنچا ... پس سوائے اس کے نہیں کہ اوپر تیرے پیغام

---

[1] واذ قال یوسف لابیہ یابت انی رایت [2] اللہ الذی رفع السموٰت بغیر عمد ترونہا ثم استوٰی علی العرش وسخر الشمس والقمر وھو الذی مد الارض... انزل من السماء ماء فسالت اودیۃ بقدرھا ... اللہ یبسط الرزق لمن یشا ویقدر ہ [3] قل ان اللہ یضل من یشا ویھدی الیہ من اناب ہ

سورۃ ہود۔ (۹۰) آزمائے تم کو کون تم میں سے بہتر ہے عمل میں اور کہے تو البتہ اُٹھائے جاؤ گے پیچھے موت کے (منزل ۳ پارہ دوازدہم سورۃ ۱۱۔ آئت ۷ ۵)

محقق۔ جب خدا اعمالوں کی آزمائش کرتا ہے۔ تو وہ ہمہ دان نہیں ہے۔ اور اگر وہ موت کے بعد اُٹھاتا ہے۔ تو وہ دورہ سپرد کرتا ہے۔ اور خدا کا مُردوں کو زندہ کرنا اس کے قاعدہ کے خلاف ہے۔ اپنا قاعدہ بدلنے سے کیا وہ اپنے آپ کو بٹہ لگا سکتا ہے؟ (۹۰)

(۹۱) اور کہا اے زمین نگل جا پانی اپنا اور اے آسمان بس کر اور پانی خشک ہو گیا۔ اور اے قوم! یہ ہے۔ اونٹنی اللہ کے واسطے تمہارے نشانی پس چھوڑ دو اس کو کر کھاتی پھرے بیچ زمین کے اللہ کی (منزل سوم پارہ دوازدہم۔ سورۃ یازدہم۔ آئت ۴۴۔۶۳)

محقق۔ کیا طفولیت کی بات ہے! زمین اور آسمان کبھی بات سُن سکتے ہیں؟ واہ جی واہ خدا کی اگر اونٹنی ہے تو اونٹ بھی ہوگا۔ پھر ہاتھی گھوڑے گدھے وغیرہ بھی ہونگے! اور خدا کا اونٹنی سے کھیت کھلانا کیا اچھی بات ہے؟ کیا اونٹنی پر چڑھتا بھی ہے؟ اگر ایسی باتیں ہیں۔ تو نوابی کی گھسٹر پسٹر خدا کے گھر میں بھی ہے۔ (۹۱)

(۹۲) اور ہمیشہ رہنے والے بیچ اُس کے جب تک کہ رہیں زمین اور آسمان اور جو لوگ کہ نیک بخت کئے گئے ہیں۔ پس بیچ بہشت کے ہیں۔ ہمیشہ رہنے والے بیچ اُس کے جب تک رہیں آسمان اور زمین (منزل ۳ پارہ ۱۲۔ سورۃ ۱۱۔ آئت ۱۰۶۔۱۰۷)

محقق۔ جب دوزخ اور بہشت میں قیامت کے بعد لوگ جائینگے۔ تو آسمان اور زمین کس لئے قائم رہیں گے؟ اور جب دوزخ اور بہشت کے قیام کی میعاد آسمان اور زمین کے قیام تک ہوئی۔ تو بہشت اور دوزخ میں ہمیشہ تک رہیں گے۔ یہ بات جھوٹی ہوگئی۔ ایسی باتیں تو جاہلوں کی ہوتی ہیں۔ خدا اور عالموں کی نہیں (۹۲)

سورۃ یوسف۔ (۹۳) جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا کہ اے میرے باپ!

ا۔ لیبلوکم ایکم احسن عملا ولئن قلت انکم مبعوثون من بعد الموت ۵۔
وقیل یارض ابلعی ماءک ویاسماء اقلعی وغیض الماء۔ ۔۔ ویقوم ھذہ ناقۃ الله لکم ایۃ فذروھا تاکل فی ارض الله ۳۔ خلدین فیھا ما دامت السموت والارض واما الذین سعدوا ففی الجنۃ خلدین فیھا ما دامت السموت والارض ۵

ہیں یہ کہ ہر برس کے ایک بار یا دو[۱] بار۔ پھر نہیں توبہ کرتے اور نہ وہ نصیحت پکڑتے ہیں۔ (منزل دوم۔ پارہ یازدہم۔ سورۃ نہم آئت ۱۹-۱۲۲) +

محقق۔ دیکھئے محسن کشی کی تعلیم خدا مسلمانوں کو سکھلاتا ہے کہ پڑوسیوں اور غلاموں سے لڑائی کرو اور موقع پا کر لڑو یا قتل کرو۔ ایسی باتیں مسلمانوں سے بہت پھیلی ہیں۔ گویا اسی قرآن کی تحریر سے اب تو مسلمان سمجھ کر ان برائیوں کو چھوڑ دیں۔ تو بہت اچھا ہے۔ (۸۷)

سورۃ یونس۔ (۸۸) تحقیق پروردگار تمہارا اللہ ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمینوں کو بیچ چھ دن کے اور پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے۔ تدبیر کرتا ہے کام کی[۲] (منزل سوم پارہ یازدہم۔ سورۃ دہم آئت ۳) +

محقق۔ آسمان یعنی آکاش ایک اور غیر مرکب یعنی ازلی شے ہے۔ اس کی پیدائش لکھنے سے تحقیق ہوا کہ مصنف قرآن علم طبیعات کو بھی نہیں جانتا تھا کہ خدا کو دنیا چھ دن تک بنانی پڑتی ہے؟ قرآن میں جب لکھا ہے کہ ہو جاؤ اور اتنا کہنے سے دنیا ہو گئی۔ تو پھر چھ دن لگنا غلط ہے۔ اگر وہ محیط کل ہوتا تو آسمان پر کیوں قرار پکڑتا؟ اور جب کام کی تدبیر کرتا ہے تو گویا خدا تمہارا مثل انسان کے ہے۔ کیونکہ اگر ہمہ دان ہوتا تو بیٹھا بیٹھا کیوں سوچتا؟ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کو نہ جاننے والے بے علم لوگوں نے یہ کتاب بنائی ہوگی (۸۸)

(۸۹) اور ہدایت اور رحمت واسطے مسلمانوں کے[۳] (منزل ۳۔ پارہ ۱۱۔ آئت ۵۵)

محقق۔ کیا خدا مسلمانوں کا ہی ہے دوسروں کا نہیں؟ کیا وہ طرفدار ہے کہ مسلمانوں ہی پر رحم کرتا ہے۔ اور دوسروں پر نہیں۔ اگر مسلمانوں سے مراد ایمان دار ہیں۔ تو ان کے لئے ہدایت کی ضرورت ہی نہیں۔ اگر مسلمانوں کے سوائے دوسروں کو ہدایت نہیں کرتا۔ تو خدا کا علم بے فائدہ ہے (۸۹)

---

[۱] یا ایہا الذین اٰمنوا قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظۃ ولا یرون انہم یفتنون فی کل عام مرۃ او مرتین ثم لا یتوبون ولا ہم یذکرون

[۲] ان ربکم اللہ الذی خلق السمٰوٰت والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش یدبر الامر

[۳] وھدی و رحمۃ للمومنین ط

ہیں۔ آدمی تو باہم ٹھٹھا کیا ہی کرتے ہیں۔ لیکن خدا کو کسی سے ٹھٹھا کرنا واجب نہیں ہے
یہ قرآن کیا ہے۔ بڑا کھیل ہے۔ (۸۴)
(۸۵) لیکن رسول اور جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اس کے جہاد کیا انہوں نے ساتھ
مالوں اپنے کے اور جانوں اپنے کے اور واسطے انہیں کے ہیں بھلائیاں ..... اور مُہر رکھی اللہ
نے دلوں پر اُنکے۔ پس وہ نہیں جانتے (م ۲ پارہ ۱۰ سورۃ ۹ آئت ۸۴ - ۸۹)
محقق۔ اب دیکھئے خود غرضی کی بات کہ وہ ہی اچھے ہیں۔ کہ جو محمد صاحب پر ایمان لائے
اور جو نہیں لائے وہ بُرے ہیں۔ کیا یہ بات تعصب اور بیعلمی سے بھری ہوئی نہیں ہے؟
جب خدا نے مُہر ہی لگا دی تو ان کا تصور گناہ کرنے میں کوئی بھی نہیں۔ بلکہ خدا ہی کا قصور
ہے۔ کیونکہ ان بیچاروں کو بھلائی کرنے سے دلوں پر مُہر لگا کے روک دیا یہ کتنی بڑی بے انصافی ہے
(۸۶) لے انکے مال میں سے خیرات کہ پاک کرے تو اُن کو (یعنی ظاہر میں) اور پاکیزہ کرے
تو اُن کو ساتھ اسکے (یعنی باطن میں) تحقیق اللہ نے مول لی ہیں مسلمانوں سے جانیں ان کی
اور مال اس قیمت پر کہ اُن کیلئے بہشت ہے۔ لڑینگے۔ بیچ راہ اللہ کے پس مارینگے اور
مارے جائینگے۔ (منزل دوم پارہ یازدہم۔ سورۃ نہم آئت ۱۰۳)
محقق۔ واہ جی واہ محمد صاحب! آپ نے تو گوکلئے گسائیوں کی ہمسری کر لی۔ کیونکہ جن
کا مال لینا انہیں کو پاک کرنا گسائیوں کا کام ہے۔ واہ اللہ میاں! آپ نے اچھی سوداگری
جاری کی کہ مسلمانوں کی معرفت غریبوں کی جانیں لینا ہی نفع سمجھ رکھا ہے۔ اور بیگنونکو مروانے
اور ظالموں کو بہشت دینے سے مسلمانوں کا خدا بیرحم اور غیر منصف ہو کر اپنی خدائی میں
بٹہ لگا بیٹھا ہے اور عقلمند شریفوں کے نزدیک قابل نفرت ہو گیا ہے۔ (۸۶)
(۸۷) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو لڑو اُن لوگوں سے جو پاس تمہارے ہیں۔ کافروں
میں سے اور چاہیئے پاویں بیچ تمہارے سختی .... کیا نہیں دیکھتے۔ کہ وہ بلاؤں میں ڈالے جاتے

لہ ولکن الرسول والذین امنو معہٗ جاھدوا باموالھم و انفسھم واولئک
لھم الخیرات وطبع اللہ علیٰ قلوبھم لا یعلمون ٥
لہ خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا ..... ان اللہ
اشتریٰ من المومنین انفسھم و اموالھم بان لھم الجنۃ ٥ یقاتلون
فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون ٥

محقق۔ بھلا جو بہشت والوں کے نزدیک اللہ رہتا ہے۔ تو محیط کل کیونکر ہوسکتا ہے؟ اگر محیط کل نہیں تو دُنیا کا بنانیوالا اور عادل نہیں ہوسکتا۔ اور لوگوں کو اپنے باپ۔ بھائی اور دوست سے جدا کرانا صرف بے انصافی کی بات ہے۔ ہاں اگر وہ بُری تعلیم دیں۔ تو نہ ماننی چاہیئے لیکن ان کی خدمت ہمیشہ کرنی چاہیئے۔ پہلے خدا مُسلمانوں پر مہربان تھا۔ اور اُن کی مدد کیلئے لشکر اتارتا تھا۔ اگر یہ بات سچ ہوتی۔ تو اب ایسا کیوں نہیں کرتا۔ اور اگر پہلے کافروں کو سزا دیتا تھا۔ اور پھر ان پر رحمت کرتا تھا۔ تو اب کہاں گیا ہے؟ کیا خدا لڑائی کے بغیر ایمان قائم نہیں کرسکتا؟ ایسے خدا کو ہماری طرف سے ہمیشہ تلانجلی ہے۔ خدا کیا ہے ایک تماشہ گر ہے؟ (۸۲) ✦

(۸۳) اور ہم منتظر ہیں واسطے تمہارے یہ کہ پہنچاوے تم کو اللہ عذاب اپنے پاس سے یا ہمارے ہاتھوں سے (منزل دوم سیپارہ ۱۰۔ سورۃ ۹۔ آئت ۴۹)[۱]

محقق۔ کیا مُسلمان ہی خدا کی پولیس بن گئے ہیں۔ کہ وہ اپنے ہاتھ سے یا مُسلمانوں کے ہاتھ سے غیر مذہب والوں کو گرفتار کرتا ہے۔ کیا دُوسرے کروڑوں آدمی خدا کو ناپسند ہیں؟ اور مُسلمانوں کے گنہگار بھی پسند ہیں؟ اگر ایسا حال ہے۔ تو اندھیر نگری چوپٹ راجہ کی مثال ثابت آئیگی۔ تعجب ہے کہ عقلمند مُسلمان بھی اس بے بُنیاد اور غلط مذہب کے قائل ہیں (۸۳)

(۸۴) وعدہ کیا ہے اللہ نے ایمان والوں سے اور ایمان والیوں سے بہشتوں کا۔ چلتی ہیں نیچے انکے سے نہریں۔ جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور گھر ہے اُنکا پاکیزہ بیچ بہشتوں عدن کے اور اللہ کی رضامندی سب سے بڑی ہے یہی ہے مراد ملنی بڑی۔ پس ٹھٹھا کرتے ہیں اُن پر وہ ٹھٹھا کرتا ہے اللہ اُن سے (منزل دوم پارہ ۱۰ سورۃ ۹ التوبہ آئت ۶۹-۷۵)[۲]

محقق۔ یہ خدا کے نام سے مرد و زن کو اپنے مطلب کیلئے لالچ دیتا ہے کیونکہ اگر ایسا لالچ نہ دیتے تو کوئی محمدؐ صاحب کے دام میں نہ پھنستا۔ ایسے ہی اور مذہب والے بھی کہا کرتے

---

[۱] ونحن نتربص بکم ان یصیبکم اللہ بعذاب من عندہٖ او بایدینا۔ صلے

[۲] وعد اللہ المومنین والمومنٰت جنٰت تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا ومسٰکن طیبۃً فی جنٰت عدن ط ورضوانٌ من اللہ اکبر ط ذٰلک ہو الفوز العظیم ط فیسخرون منہم ط سخر اللہ منہم ۵

ہیں۔ کہ خدا رحیم اور عادل ہے ایسی باتوں سے (ظاہر ہے) کہ مسلمانوں کے خدا سے انصاف اور رحم وغیرہ نیک اوصاف دُور بھاگتے ہیں۔ (۸۰) +

(۸۱) اے نبی! کفائت ہے تجھ کو اللہ اور انکو جنہوں نے پیروی کی تیری مسلمانوں میں سے اے نبی! رغبت دے مسلمانوں کو اوپر لڑائی کے۔ اگر ہو دیں۔ تم میں سے بیس صبر کرنیوالے غالب آویں دو سو پر۔ پس کھاؤ اس چیز سے کہ غنیمت کیا ہے تم نے حلال پاکیزہ اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ بخشنے والا ا۔ مہربان ہے (منزل ۲ پارہ ۱۰ سورۃ ۸ آئت ۶۲ ۶۴ ۶۵ ۶۷)[1]

محقق۔ بھلا یہ کون سے انصاف۔ علمیت اور دھرم کی بات ہے۔ جو اپنی پیروی کرے۔ اور خواہ بے انصاف ہی کیوں نہ ہو۔ اس کی طرف داری کریں۔ اور فائدہ پہنچاویں؟ اور جو رعایا کے امن میں خلل انداز ہو کر جنگ کرے کرادے۔ اور لوٹ کے مال کو حلال بتلاتے ہے۔ اسے بخشندہ اور مہربان ناموں سے موسوم کیا جائے۔ یہ تعلیم خدائی تو کیا بلکہ کسی شریف آدمی کی بھی نہیں ہو سکتی۔ ایسی ایسی باتوں سے قرآن خدا کا کلام ہرگز نہیں ہو سکتا (۸۱)

سورۃ توبہ۔ (۸۲) ہمیشہ رہیں گے بیچ اس کے تحقیق اللہ نزدیک اس کے ہے ثواب بڑا۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو اپنے باپوں کو اور بھائیوں اپنے کو دوست کو جو دوست رکھیں کفر کو اوپر ایمان کے ... پھر اتاری اللہ نے تسکین اپنی۔ اوپر رسول اپنے کے اور اوپر مسلمانوں کے اور اُتارے لشکر نہیں دیکھا تم نے ان کو۔ اور عذاب کیا۔ ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے اور یہی ہے سزا کافروں کی۔ پھر رحمت کریگا اللہ اس کے بعد جس پر چاہے اور لڑائی کرو۔ اُن لوگوں سے کہ جو ایمان نہیں لاتے۔ (منزل دوم۔ پارہ دہم۔ سورۃ التوبہ آئت ۲۰-۲۱-۲۴-۲۵-۲۷)[2] +

---

[1] وعدوا لهم ما استطعتم .. .. يا ايها النبيّ حرض المؤمنين ط ان يكن منكم عشرون صابرون يغلبوا مائتين يا ايها النبيّ حسبك الله ومن اتبعك من المومنين ٥ فكلوا

[2] خالدين فيها ابدًا ط انّ الله عندهٗ اجرٌ عظيم يا ايها الذين آمنوا لاتتخذوا آباءكم و اخوانكم اولياء ان استحبّوا الكفر على الايمان .. ثم انزل الله سكينتهٗ على رسوله وعلى المومنين وانزل جنودًا لّم تروها وعذّب الذين كفروا وذٰلك جزاءُ الكٰفرين ٥ ثم يتوب الله من بعد ذٰلك على من يشاءُ .. .. وقاتلوا الذين لا يومنون ٥

ہے کسی مکار فریبی کا بنایا ہوا ہوگا۔ نہیں تو ایسی فضول باتیں کیوں لکھی ہوتیں۔ (۷۸)

(۷۹) اور لڑو اُن سے یہاں تک نہ رہے فتنہ یعنی غلبہ کفار کا اور ہووے دین تمام واسطے اللہ کے اور جانو تم یہ کہ جو کچھ لوٹ میں لاؤ کسی چیز سے پس واسطے اللہ کے ہے۔ پانچواں حصہ اس کا اور واسطے رسول کے (م ۲۔ پ ۹۔ سورہ الانفال یعنی ختم آیت ۳۸-۴۰)[1]

محقق۔ ایسی بے انصافی سے لڑنے لڑانے والا مسلمانوں کے خدا کے سوائے امن میں مخل دُوسرا کون ہوگا؟ اب دیکھئے یہ کیسا مذہب ہے؟ کیا اللہ اور رسول کے نام پر سب جہان کو لوٹنا لٹوانا غارت گروں کا کام نہیں ہے اور کیا خدا بھی لٹیرا ہے۔ کہ لوٹ کے مال کا حصہ دار بنیگا؟ ایسے غارت گروں کے طرفدار بننے سے خدا اپنی خدائی میں بٹہ لگاتا ہے۔ بڑے تعجب کی بات ہے۔ کہ ایسی کتاب ایسا خدا اور ایسا پیغمبر جہان میں ایسے جنگ و جدال کرانے اور امن عامہ میں خلل ڈال کر لوگوں کو تکلیف دینے کے لئے کہاں سے آگئے؟ ایسے مذہب دُنیا میں جاری نہ ہوتے۔ تو ساری دنیا خوش و خرّم رہتی (۷۹)

(۸۰) اور کاش کہ دیکھے تو جس وقت کہ قبض کرتے ہیں یعنی روحیں ان لوگوں کی کہ کافر ہوئے فرشتے مارتے ہیں ان کے مُنہ پر اور پیٹھوں پر اور کہتے ہیں چکھو تم عذاب جلنے کا۔ پس ہلاک کیا ہم نے ان کو ساتھ اُن کے گناہوں کے اور ڈُبا دیا ہم نے قوم فرعون کو اور تیاری کرو واسطے ان کے جو کچھ تم کر سکو (م ۲۔ پ ۱۰۔ سورۃ ۸۔ آیت ۴۸۔ ۵۲۔ ۵۸)[2]

محقق۔ کیوں جی! آج کل تو روس نے روم وغیرہ کی اور انگلینڈ نے مصر کی خوب درگت بنائی ہے اب فرشتے کہاں سو گئے؟ پہلے خدا اپنے بندوں کے دشمنوں کو مارتا ڈبوتا تھا۔ اگر یہ بات سچّی ہو۔ تو آج کل بھی ایسا کرے۔ چونکہ ایسا نہیں کرتا۔ اسلئے یہ بات ماننے لائق نہیں۔ دیکھئے! یہ کیسا بُرا حکم ہے۔ کہ جو حتی الوسع غیر مذہب والوں کیلئے تکلیف دہ کام کیا کرو۔ ایسا حکم عالم و دیندار رحیم کا نہیں ہو سکتا۔ پھر لکھتے

---

[1] وقاتلوھم لاتکون فتنۃ ویکون الدین کلہٗ للہ ۰ واعلموا انما غنمتم من شیئ فان للہ خمسہٗ وللرسول

[2] ولو تریٰ اذ یتوفی الذین کفروا الملٰئکۃ یضربون وجوھھم وادبارھم ۰ وذوقوا عذاب الحریق ۰ .. فاھلکنٰھم بذنوبھم واغرقنا اٰل فرعون ۰

ایماندار کہلائیں۔ ساتھ ہی اللہ کا ڈر بتلاتے ہیں اور ڈاکہ مارتے جاتے ہیں۔ پھر یہ کہتے شرم نہیں آتی۔ کہ ہمارا مذہب اچھا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا بری بات ہو سکتی ہے؟ کہ تعصب کو چھوڑ کر سچے ویدک دھرم کو مسلمان قبول نہیں کرتے (۷۶)

(۷۷) اور کاٹے جڑ کافروں کی۔۔ میں مدد دونگا تم کو ۶۰ ہزار فرشتوں کے پیچھے پیچھے آنیوالے۔ البتہ میں کافروں کے دلوں میں رعب ڈالونگا پس مارو اوپر گردنوں کے اور کاٹو ان کی ہر پوری (منزل ۲۔ سیپارہ ۹۔ سورۂ ہشتم۔ آیت ۷۔ ۹۔ ۱۲) لے

محقق۔ واہ جی واہ! خدا اور پیغمبر خوب رحمدل ہیں۔ جو لوگ مذہب اسلام میں نہیں ان کافروں کی جڑ کاٹنے ان کی گردن مارنے اور ان کے جوڑوں کو کاٹنے کا خدا حکم دیتا ہے اور اس کام میں ان کا ممد اور معاون بنتا ہے کیا یہ خدا راون سے کچھ کم ہے۔ یہ سب لیلا قرآن کے مصنف کی ہے۔ خدا کی نہیں اگر خدا کی ہو تو ایسا خدا ہم سے دور رہے اور ہم اس سے دور رہیں۔ (۷۷)

(۷۸) اللہ مسلمانوں کے ساتھ ہے۔۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو پکار نا قبول کرو اللہ اور رسول کا جس وقت تم کو بلایا جائے۔ اے لوگو! ایمان لائے ہو تم مت خیانت کرو اللہ کی اور رسول کی اور مت خیانت کرو آپس کی امانتوں میں اور مکر کرتا تھا اللہ اور اللہ سب سے اعلیٰ مکر کرنیوالوں میں سے ہے (منزل ۲ سپ ۹ سورۂ ۸۔ آیت ۱۹۔ ۲۳۔ ۲۶۔ ۲۹) ے

محقق۔ کیا اللہ مسلمانوں کا طرفدار ہے؟ اگر ایسا ہے تو ادھرم کرتا ہے۔ خدا تو ساری مخلوق کا مالک ہے کیا خدا پکارے بغیر نہیں سن سکتا؟ بہرہ ہے۔ اس کے ساتھ رسول کو شریک کرنا بہت برا ہے۔ اللہ کا کونسا خزانہ بھرا ہے جو چرایا جاسکے؟ کیا رسول کی اور اپنی امانت کی خیانت چھوڑ کر اور سب کی خیانت کیا کریں؟ اس قسم کی تعلیم بے علم اور ادھرمیوں کی ہو سکتی ہے۔ بھلا اگر خدا مکر کرتا ہے اور مکاروں کا ساتھی ہے۔ تو پھر وہ خدا مکار فریبی اور ادھرمی کیوں نہیں؟ اس سے یہ قرآن خدا کا بنایا ہوا نہیں ہے

لے ویقطع دابر الکفرین ۝ .. انی ممدکم بالف من الملئکۃ مردفین ۝ .. .. سالقی فی قلوب الذین کفروا الرعب فاضربوا فوق الاعناق واضربوا منھم کل بنان ے وان اللہ مع المومنین ۝ .. یاایھا الذین اٰمنوا استجیبوا للہ وللرسول .. یاایھا الذین اٰمنوا لا تخونوا اللہ والرسول ولا تخونوا اٰمنتکم .. ویمکر اللہ ۝ واللہ خیر المکرین ۝

محقق ۔ دیکھئے جیسے کوئی پاکھنڈی کسی کو ڈرائے ۔ کہ ہم تجھ پر سانپوں کو مارنے کے واسطے چھوڑیں گے ۔ ویسے ہی یہ بات ہے بھلا جو ایسا متعصب ہے کہ ایک قوم کو غرق کرے اور دوسری کو پار اتار دے وہ خدا ادھرمی کیوں نہیں ؟ جو دوسرے مذہبوں کو کہ جن کے ہزاروں کروڑوں آدمی معتقد ہوں جھوٹا بتلاوے اور اپنے کو سچا ظاہر کرے ۔ اس سے بڑھ کر جھوٹا مذہب اور کونسا ہو سکتا ہے ؟ کیونکہ کسی مذہب میں سب آدمی برے اور بھلے نہیں ہو سکتے ۔ یک طرفہ ڈگری دینا سخت جاہلوں کا ہی مذہب ہے کیا توریت زبور کا دین جو کہ ان کا تھا ۔ جھوٹا ہو گیا ؟ یا ان کا کوئی اور مذہب تھا ۔ کہ جس کو جھوٹا کہا اور اگر وہ مذہب کوئی اور تھا ۔ تو کونسا تھا ؟ بتلاؤ اگر اس کا نام قرآن میں (موجود) ہو ۔ (۷۳)

(۷۴) پس البتہ دیکھیگا تو مجھ کو پس جب تجلی[1] کی اس کے پروردگار نے پہاڑ کی طرف کیا ریزہ ریزہ اس کو اور گر پڑا موسیٰ بے ہوش (منزل ۲ ۔ پارہ ۹ ۔ سورۃ ۷ ۔ آیت ۱۲۹)[1]

محقق ۔ جو دیکھنے میں آتا ہے وہ محیط کل نہیں ہو سکتا اور اگر ایسے معجزے کرتا پھرتا تھا ۔ تو خدا اسوقت ایسے معجزے کسی کو کیوں نہیں دکھلاتا ۔ بالکل جھوٹ ہونے سے یہ بات قابل تسلیم نہیں (۷۴)

(۷۵) اور یاد کرو پروردگار اپنے کو دل میں عاجزی اور ڈر سے اور کم آواز سے صبح اور شام کو (منزل دوم ۔ سیپارہ نہم ۔ سورۃ ہفتم ۔ آیت ۱۸۹)[2]

محقق ۔ کہیں تو قرآن میں لکھا ہے ۔ کہ اونچی آواز سے اپنے پروردگار کو پکارو ۔ اور کہیں لکھا ہے کہ دھیمی آواز سے خدا کی یاد کرو ۔ اب کہئے کونسی بات سچی اور کونسی جھوٹی ہے ایک دوسرے کے متضاد باتیں پاگلوں کی بکواس کی مانند ہوتی ہیں ۔ اگر کوئی بات سہواً خلاف نکل جائے ۔ تو چنداں مضائقہ نہیں (۷۵)

سورۃ انفال

(۷۶) سوال کرتے ہیں تجھ سے بابت لوٹے ہوئے مال کے تو کہہ مال لوٹ کا اللہ کا ہے اور رسول کا اور ڈرو اللہ سے (م ۲ ۔ پارہ ۹ ۔ سورۃ ۸ ۔ آیت ۱)[3]

محقق ۔ تعجب ہے کہ جو لوٹ مچائیں ۔ ڈاکو کے کام کریں کرائیں ۔ وہ خدا پیغمبر اور

[1] سوف ترانی ۰ فلما تجلی ربه للجبل جعله دکا و خر موسیٰ صعقا ۰ [2] واذکر ربك فی نفسك تضرعا و خیفة و دون الجهر من القول بالغدو والاصال

[3] یسئلونك عن الانفال ۰ قل الانفال لله والرسول ج فاتقوا الله ۔

دن میں ۔ پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے ۔ پکارو پروردگار اپنے کو عاجزی سے (منزل ۲ سیپارہ ہشتم ۔ سورۂ ہفتم ۔ آ ۔ ۵ ۔ ۵۳) لہ

محقق ۔ بھلا جو چھ دن میں دنیا کو بنا دے ۔ عرش میں تخت پر آرام کرے ۔ وہ خدا قادر مطلق ہمہ جا موجود بذاتہ کبھی ہو سکتا ہے؟ ان صفات کے نہ ہونے سے وہ خدا کبھی نہیں کہلا سکتا ۔ کیا تمہارا خدا بہرہ ہے جو پکارنے سے سنتا ہے؟ یہ سب باتیں خدا کی طرف سے نہیں ہیں ۔ اسی سے قرآن خدا کا بنایا نہیں ہو سکتا ۔ اگرچہ چھ دن میں جہان بنایا اور ساتویں دن عرش پر آرام فرمایا ۔ تو تھک بھی گیا ہوگا ۔ اور اب تک سوتا ہے یا جاگتا ہے؟ اگر جاگتا ہے تو اب کچھ کرتا ہے یا نکما سیر سپاٹا اور عیش کرتا پھرتا ہے؟ (۷۰)

(۷۱) مت فساد کرو زمین پر (منزل ۲ ۔ سیپارہ ہشتم ۔ سورۂ ہفتم آیت ۵۴) لہ

محقق ۔ یہ بات تو اچھی ہے لیکن اس کے برخلاف دوسرے مقاموں پر جہاد کرنا اور کافروں کو قتل کرنا بھی لکھا ہے اب کہو اجتماع ضدین نہیں ہے؟ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب محمد صاحب مغلوب ہوگئے ہونگے ۔ تب انہوں نے یہ تدبیر نکالی ہوگی اور جب غالب ہوئے ہونگے ۔ تب جھگڑا مچایا ہوگا ۔ اسلئے اجتماع ضدین کیوجہ سے دونو باتیں درست نہیں ہیں (۷۱)

(۷۲) پس ڈالدیا عصا اپنا ۔ ناگہاں اور وہ اژدہا ظاہر ہوا (م ۲ ۔ پ ۹ ۔ سورۃ ۷ ۔ آیت ۱۰۴) سہ

محقق ۔ اس کے لکھنے سے واضح ہوتا ہے کہ ایسی جھوٹی باتوں کو خدا اور محمد صاحب بھی مانتے تھے ۔ اگر ایسا ہے تو یہ دونوں عالم نہیں تھے ۔ جیسا کہ آنکھ سے دیکھنے اور کان سے سُننے کے عمل کے کوئی خلاف نہیں کر سکتا (ویسے ہی عصا کا اژدہا نہیں ہو سکتا) اس لئے یہ شعبدہ بازوں کی باتیں ہیں (۷۲)

(۷۳) پھر بھیجا ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈے اور چچڑے مینڈک اور لہو پس ان سے ہم نے بدلہ لیا اور ان کو ڈبو دیا دریا میں اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار اتار دیا تحقیق وہ دین جھوٹا ہے کہ جس میں وے ہیں اور ان کا کام بھی جھوٹا ہے (م ۲ ۔ پ ۹ ۔ سورۃ ۷ آیت ۱۱۹ ۔ ۱۲۲ ۔ ۱۲۴ ۔ ۱۲۸)

لہ انّ ربّکم اللّٰہ الّذی خلق السمٰوٰتِ والارض فی ستّۃ ایامٍ ثمّ استوٰی علی العرش ۵ ادعو ربّکم تضرّعًا ۔ لہ ولا تفسدو فی الارض سہ فالقیٰ عصاہُ فاذا ھیَ ثعبانٌ مبین ۵ لہ فارسلنا علیھم الطوفان والجراد والقمّل والضفادع والدّم فانتقمنا منھم فاغرقنٰھم فی الیمّ ۔ ۔ وجاوزنا ببنی اسرائیل البحر ۔ اِن ھٰؤلاءِ متبّرٌ ما ھم فیہ وبٰطلٌ مّا کانو یعملون ؁

فرشتوں کے کہ آدم کو سجدہ کرو۔ پس اُنہوں نے سجدہ کیا۔ مگر ابلیس نہ تھا سجدہ کرنے والوں میں۔ کہا جب میں نے تجھے حکم دیا۔ پھر کس نے روکا۔ کہ تُو نے سجدہ نہ کیا۔ بولا میں اس سے بہتر ہوں تُو نے مجھ کو آگ سے اور اس کو مٹی سے پیدا کیا۔ کہا بس اُتر یہاں سے پس نہیں لائق واسطے تیرے کہ تکبر کرے تُو یہاں (پس نکل) تُو بالتحقیق ذلیلوں سے ہے۔ کہا مہلت دے مجھ کو۔ اس دن تک کہ لوگ اُٹھائے جائیں قبروں سے۔ کہا تحقیق تُو ہوا مہلت پانے والوں میں سے۔ بولا بسبب اس کے کہ تُو نے مجھ کو گمراہ کیا ہے۔ البتہ بیٹھونگا میں واسطے ان کے تیرے سیدھے راہ پر اور اکثر تو اُن کو شکر کرنے والا نہ پائیگا۔ کہا نکل یہاں سے بُرے حال سے یقیناً جو کوئی پیروی کریگا تیری ان میں سے بھروں گا میں دوزخ کو تم سب سے (منزل دوم۔ سیپارہ ہشتم۔ سورۃ ہفتم۔ آیت ۹۔ ۱۵) [1]

محقق۔ غور سے خدا اور شیطان کے جھگڑے کو سُنئے! ایک فرشتہ جیسا کہ چپڑاسی ہوتا ہے وہ بھی خدا سے نہ دبا اور خدا اُسکی رُوح کو بھی پاک نہ کرسکا۔ پھر ایسے باغی کو جو سب کو گنہگار بناکر غدر کرنے والا ہے خدا نے چھوڑ دیا۔ خدا کی یہ سخت غلطی ہے۔ شیطان تو سب کو بہکانے والا اور خدا شیطان کو بہکانے والا ہونے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شیطان کا بھی شیطان خدا ہے کیونکہ شیطان منہ پر کہتا ہے۔ کہ تُو نے مجھے گمراہ کیا۔ اس سے خدا میں پاکیزگی بھی نہیں پائی جاتی اور سب برائیوں کا موجد و باعث خدا ہوا۔ ایسا خدا مسلمانوں کا ہی ہو سکتا ہے دُوسرے شریف عالموں کا نہیں اور مسلمانوں کا خدا فرشتوں سے انسان کی مانند گفتگو کرنے سے مجسم محدود العقل بے انصاف ثابت ہوتا ہے اسی لئے عالم لوگ مذہب اسلام کو پسند نہیں کرتے (۶۹)

(۷۰) تحقیق پروردگار تمہارا اللہ ہے۔ جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا۔ چھ

---

[1] وَلَقَدْ خلقناکُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰکم ثُمَّ قُلنا للملٰئکۃِ اسجدوا لاٰدم فسجدُوْا الّا ابلیس ۵ وَلَمْ یکن مِن السٰجدِین ۵ قَال مَا منعک الّا تسجد اذ امَرْتُکَ قالَ اِنَّا خیرٌ منہ ج خلقتنِی من نارٍ و خلقتہ من طین ۵ قال فاھبط منھا فما یکون لک ان تتکبر فیھا ... قال انظرنی الیٰ یومِ یبعثون ۵ قالَ انّک من المنظرین ۵ قالَ فبما اغویتنی لاقعدن لھم صراطک المستقیم ... ولا تجد اکثرھم شٰکرین ۵ قال اخرج منھا مذءوماً مدحوراً لمن تبعک منھم لاملئن جھنم منکم اجمعین ۵

خدا بھی شیطان کا کام کرتا ہے؟ اگر ایسا ہے۔ تو پھر بہشت اور دوزخ میں خدا ہی جائے کیونکہ وہ گناہ اور ثواب کا کرانیوالا ہے۔ رو حیں محتاج بالغیر ہیں جس طرح کہ فوج اچھے سپہ سالار کے زیر حفاظت رہتی اور (اس کے حکم سے) کسی کو مارتی ہے (تو اس حالت میں نیکی و بدی سپہ سالار کو ہوتی ہے۔ فوج کو نہیں۔ (۶۵)

(۶۶) اور فرماں برداری کرو اللہ کی اور فرماں برداری کرو رسول کی (منزل دوم سیپارہ ہفتم۔ سورۃ پنجم۔ آیت ۹۰) له

محقق۔ دیکھیے یہ بات خدا کے شریک ہونیکی ہے پھر خدا کو لاشریک ماننا فضول ہے (۶۶)

(۶۷) معاف کیا اللہ نے اس چیز سے جو ہو چکا۔ اور جو کوئی پھر کریگا۔ پس بدلہ لیگا اللہ اس سے (منزل دوم سیپارہ ہفتم۔ سورۃ پنجم۔ آیت ۹۳) له

محقق۔ کئے ہوئے گناہوں کا معاف کرنا گویا گناہوں کو کرنیکا حکم دے کر بڑھانا ہے۔ گناہ معاف کرنے کا ذکر جس کتاب میں ہو وہ نہ تو خدا کا کلام ہے اور نہ کسی عالم کی تصنیف بلکہ گناہ بڑھانے کا موجب ہے۔ ہاں آئندہ گناہ سے بچنے کیلئے کسی دعا اور خود چھوڑنے کیلئے توبہ و کوشش کرنا واجب ہے لیکن اگر صرف توبہ ہی کرتا جائے چھوڑے نہیں۔ تو بھی کچھ نہیں ہو سکتا (۶۷)

(۶۸) اور اس آدمی سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر بہتان باندھ لیتا ہے اور کہتا ہے کہ میری طرف وحی کی گئی لیکن وحی اس کی جانب نہیں کی گئی۔ اور کہتا ہے۔ کہ میں بھی اُتارتا ہوں مثل اس کے جو اللہ نے اُتارا (منزل ۲۔ پارہ ۷۔ سورۃ ششم آیت ۹۰) له

محقق۔ اس بات سے ثابت ہوتا ہے کہ محمد صاحب کہتے تھے کہ مجھ پر خدا کی طرف سے وحی اُترتی ہے۔ تو کسی دوسرے نے محمد صاحب کی طرح لیلا رچی ہوگی۔ کہ میرے پاس بھی آیتیں اُترتی ہیں۔ مجھ کو بھی پیغمبر مانو۔ اس کو ہٹانے اور اپنی عزت بڑھانے کے لئے محمد صاحب نے یہ تدبیر کی ہوگی (۶۸)

(۶۹) تحقیق پیدا کیا ہم نے تم کو پھر صورتیں بنائیں ہم نے تمہاری اور کہا ہم نے واسطے

له وَاطیعوا اللہ واطیعوا الرسول له عفا اللہ عما سلف ۰ ومن عاد فینتقم اللہ منہ ۔ ۔ له ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او قال اوحی الیّ ولم یوح الیہ شیئ ومن قال سانزل مثل ما انزل اللہ ۰

پنجم۔ سورۃ النساء آیت ۱۶۶-۱۶۷[1]

محقق۔ کیا جب پیغمبر وں پر ایمان لانا لکھا۔ تو ایمان میں پیغمبر خدا کا شریک ہوا یا نہیں؟ خدا محدود المکان ہے۔ محیط کل نہیں۔ تب ہی تو اس کے پاس سے پیغمبر آتے جاتے ہیں ایسا تو خدا نہیں ہو سکتا۔ کہیں محیط کل لکھتے ہیں کہیں محدود المکان۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن ایک شخص کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ بلکہ بہت لوگوں کا بنایا ہوا ہے۔ (۶۲)

سورۃ مائدۃ (۶۳) تم پر حرام کیا گیا۔ مردار۔ لہو۔ سور کا گوشت۔ جس پر اللہ کے سوائے اور کچھ پڑھا جائے۔ اور جو مر گیا گھٹ کر۔ اور جو لاٹھی یا پتھر کی ضرب سے یا اوپر سے گر کر اور جو سینگ مارنے سے اور جس کو کھایا ہو درندوں نے (م ۱۔ پ ۶۔ آیت ۲[2])

محقق۔ کیا اتنی ہی چیزیں حرام ہیں۔ اور بہت سے حیوان۔ حشرات الارض وغیرہ مسلمانوں کے لئے حلال ہیں؟ یہ تمام باتیں انسان کی گھڑنت ہیں۔ خدا کی نہیں۔ اس لئے مستند بھی نہیں ہیں۔ (۶۳)

(۶۴) اور قرض دو تم اللہ کو اچھا۔ البتہ میں تمہاری برائی دور کر دونگا۔ اور تمہیں بہشتوں میں داخل کر دونگا۔ (منزل ۲۔ سیپارہ ۶۔ سورۃ پنجم۔ آیت ۱۱[3])

محقق۔ واہ جی واہ! مسلمانوں کے خدا کے گھر میں کچھ بھی دولت نہیں ہی ہوگی۔ اگر ہوتی۔ تو قرض کیوں مانگتا؟ اور ان کو کیوں بہکاتا۔ یہ کہہ کر تمہاری برائی دور کر کے تم کو بہشت میں بھیجونگا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کے نام سے محمد صاحب نے اپنا مطلب نکالا ہے (۶۴)

(۶۵) بخشتا ہے جس کو چاہتا ہے اور عذاب دیتا ہے۔ جسے چاہتا ہے اور دیا تم کو جو نہ دیا کسی کو (منزل ۲۔ سیپارہ ۶۔ سورۃ پنجم۔ آیت ۱۷-۱۸)

محقق۔ جس طرح شیطان جس کو چاہتا ہے۔ گنہگار بناتا ہے۔ ویسے ہی مسلمانوں کا

---

[1] یا ایها الناس قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم فآمنوا ۔۔ انما اللہ الٰہ واحد ۰ [2] حرمت علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر وما اهل بغیر اللہ به والمنخنقة والموقوذة والمتردیة والنطیحة وما اکل السبع [3] اقرضتم اللہ قرضاً حسناً لاکفرن عنکم سیاٰتکم ولادخلنکم جنٰت [4] یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء ۰ ۔۔ واٰتکم ما لم یؤت احداً ❖

(۶۰) جو اللہ فرشتوں کتابوں - رسول اور قیامت سے انکار کرے تحقیق وہ گمراہ ہے تحقیق جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر زیادتی کی کفر میں - ہرگز اللہ ان کو نہیں بخشیگا اور نہ راہ دکھلائیگا - (منزل ۱ - پارہ ۵ - سورۃ النسا آیت ۱۳۴ - ۱۳۵)[1]

محقق - کیا اب بھی خدا لاشریک رہ سکتا ہے؟ کیا لاشریک کہتے جانا اور اس کے ساتھ بہت سے شریک بھی مانتے جانا اجتماع ضدین نہیں ؟ کیا تین بار معاف کرنے کے بعد خدا معاف نہیں کرتا؟ اور تین بار کفر کرنے پر راہ دکھلاتا ہے اور چوتھی بار سے آگے نہیں دکھلاتا - اگر تمام آدمی چار چار بار کفر کریں - تو کفر بہت ہی بڑھ جائے (۶۰)

(۶۱) تحقیق اللہ جمع کرنے والا ہے - منافقوں اور کافروں کو دوزخ میں تحقیق منافق فریب دیتے ہیں اللہ کو اور وہ فریب دیتا ہے ان کو - اے لوگو! ایمان والو! مسلمان کے سوائے کافروں کو دوست مت بناؤ (منزل ۱ - پ۵ - سورۃ النسا آیت ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۴۰)[2]

محقق - مسلمانوں کے بہشت میں اور دیگر لوگوں کے دوزخ میں جانے کا کیا ثبوت ہے؟ واہ جی واہ! اگر خدا منافقوں کے فریب میں آتا ہے اور دوسروں کو فریب دیتا ہے - تو ایسا خدا ہم سے دُور رہے - وہ دہوکے بازوں سے جاکر ملے اور دھوکے باز اسے ملیں - کیونکہ

यादृशी शीतलादेवी तादृशः खरः वाहनः ॥

ترجمہ جیسی شیتلا دیوی - ایسے اس کی سواری کا گدھا (مترجم)

جیسے کو تیسا ملے - تب ہی گزارہ ہوتا ہے - جن کا خدا دھوکے باز ہے - اس کے معتقد دھوکے باز کیوں نہ ہوں ؟ کیا بدکار مسلمانوں سے دوستی اور غیر مذہب کے اچھے لوگوں سے دشمنی کرنا کسی کو واجب ہے ؟ (۶۱)

(۶۲) اے لوگو! تحقیق آیا تمہارے پاس پیغمبر - ٹھیک بات لے کر تمہارے رب کے پاس سے - پس لاؤ ایمان ... اللہ معبود اکیلا ہے (منزل اول - سیپارہ

---

[1] وَمَن يَكفر بالله وَملٰئكة وكتبه ورُسُله واليوم الاٰخر فقد ضلّ ضلالًا بعيدا ○ ان الذين اٰمنوا ثمّ كفروا ثمّ اٰمنوا ثمّ كفروا ثمّ ازدادوا كفرًا لم يكن الله ليغفر لهم ولا ليهديهم سبيلا ○

[2] ان الله جامعُ المنٰفقين والكٰفرين في جهنّم جميعا - .. انّ المنٰفقين يخٰدعون الله وهو خادعهم ○ يا ايها الذين اٰمنوا لا تتخذوا الكٰفرين اولياءَ من دُون المومنين ○

اس قوم سے کہ دشمن ہیں تمہارے اور جو کوئی مسلمان کو جان کر مار ڈالے وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیگا اور غصہ اللہ کا اُوپر اس کے اور لعنت ہے (منزل ۱ - پ ۵ - سورۃ النسا آیت ۸۹ تا ۹۱)

محقق - اب دیکھئے پرلے درجے کی تعصب کی بات کہ جو مسلمان نہ ہو اس کو جہاں پاؤ - مار ڈالو اور مسلمانوں کو نہ مارو - بھول سے بھی مسلمانوں کے مارنے سے دوزخ اور غیروں کے مارنے سے بہشت ملیگا ایسی تعلیم کنوئیں میں ڈالنی چاہیئے ایسی کتاب - ایسے پیغمبر - ایسے خدا اور ایسے مذہب سے سوائے نقصان کے کچھ فائدہ نہیں - ان کا نہ ہونا اچھا ہے - ایسے غلط عقیدوں سے عقلمندوں کو علیحدہ رہ کر دید وکت احکام کو تسلیم کرنا چاہیئے - کیونکہ ان میں جھوٹ ذرہ بھی نہیں ہے (تم کہتے ہو کہ) جو مسلمان کو مارے اس کو دوزخ ملیگا - اور دوسرے مذہب والے کہتے ہیں کہ جو مسلمان کو مارے اس کو بہشت ملیگا - اب بتلاؤ ان دونوں مذہبوں میں سے کس کو قبول اور کس کو ترک کریں کیونکہ ایسے بےعلم لوگوں کے خیال عقیدوں کو چھوڑ کر دید وکت مت ہی سب انسانوں کے قبول کرنیکے لائق ہے جس میں آریہ مارگ یعنی نیک آدمیوں کی راہ پر چلنا اور بدوں کی راہ سے باز رہنے کی تعلیم دی گئی ہے اور وہی سب سے افضل ہے (۵۸)

(۵۹) اور جو کوئی برخلاف رسول کے پیچھے اس کے ظاہر ہوئے واسطے اس کے ہدایت اور پیروی کرے سوائے راہ مسلمانوں کے ضرور ہم اس کو دوزخ میں داخل کرینگے (م ۱ - پ ۵ - س النسا آیت ۱۱۴)

محقق - اب دیکھئے خدا اور رسول کی تعصب کی باتیں - محمد صاحب وغیرہ سمجھتے تھے - کہ اگر ہم خدا کے نام سے ایسی باتیں نہ لکھیں گے - تو اپنا مذہب ترقی نہ پائیگا - اور مال نہ ملیگا - عیش و عشرت نصیب نہ ہوگی - اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنی مطلب براری اور دوسروں کا کام بگاڑنے میں کامل استاد تھے - اسی وجہ سے (اناپت) کامل راست باز نہ ہونگے - نیک عالم ان کی باتوں کو مستند نہیں مان سکتے (۵۹)

لہ ویکفوا ایدیھم فخذوھم واقتلوھم حیث ثقفتموھم ۔۔۔ وما کان لمؤمن ان یقتل مومنا الا خطاً ج ومن قتل مومنا خطیاً فتحریر رقبۃ مومنۃ ط ودیۃ مسلمۃ الی اھلہ الا ان یصدقوا فان کان من قوم عدو لکم ۔۔۔ ومن یقتل مومنا متعمداً فجزاؤہ جھنم خلدا فیھا وغضب اللہ علیہ ولعنہ

لہ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جھنم ○

محقق - خدا نے خود ہی محمد صاحب کو اپنا شریک بنالیا ہے۔ اور خود قرآن ہی میں یہ بات لکھ دی ہے اور دیکھو خدا پیغمبر کے ساتھ کیسا پھنسا ہے کہ جس نے بہشت میں رسول کی شراکت کر لی ہے۔ کسی ایک بات میں بھی مسلمانوں کا خدا خود مختار نہیں۔ تو لاشریک کہنا بے معنی ہے۔ ایسی ایسی باتیں خدا کی بنائی ہوئی کتاب میں نہیں ہو سکتیں (۵۵)

(۵۶) اور ایک ذرّہ کے برابر بھی اللہ ظلم نہیں کرتا اور جو نیکی ہو۔ اس کو دُگنا کر دیتا ہے۔ (منزل ۱۔ سیپارہ پنجم۔ سورۃ النسا۔ آیت ۳۸) لہ

محقق - اگر ایک ذرّہ بھر خدا بے انصافی نہیں کرتا۔ تو نیکی کا ثواب دُگنا کیوں دیتا ہے اور مسلمانوں کی طرفداری کیوں کرتا ہے؟ واقعی اعمال کا دُگنا یا کم ثمرہ دے تو خدا غیر منصف ہو جائے (۵۶)

(۵۷) جب تیرے پاس سے باہر نکلتے ہیں مشورت کرتے ہیں بعض بعض ان میں سے سوائے (خلاف) تیری بات کے اور اللہ لکھتا ہے جو وہ ٹھہراتے ہیں اور اللہ نے اُلٹا کیا ان کو بسبب ان کاموں کے جو کئے اُنہوں نے۔ کیا تم چاہتے ہو یہ کہ راہ پر لاؤ اس کو گمراہ کیا جس کو اللہ نے اور جس کو گمراہ کرے اللہ۔ پس ہرگز نہ پائیگا۔ تو اس کے واسطے راہ (منزل ۱۔ پارہ ۵۔ النسا آیت ۷۹۔ ۸۷) لہ

محقق - اگر خدا ایسی باتوں کا روزنامچہ رکھتا ہے۔ تو وہ ہمہ دان نہیں ہے۔ اگر ہمہ دان ہے تو لکھنے کا کیا کام ہے؟ اور مسلمان کہتے ہیں کہ شیطان ہی سب کو بہکانے کی وجہ سے ملعون ہوا ہے۔ تو جب خدا ہی انسانوں کو گمراہ کرتا ہے تو پھر خدا اور شیطان میں کیا فرق رہا؟ ہاں اتنا فرق کہہ سکتے ہیں کہ خدا بڑا شیطان اور وہ چھوٹا شیطان کیونکہ مسلمانوں کا ہی قول ہے۔ کہ جو بہکاتا ہے وہی شیطان ہے۔ تو اس اصول نے خدا کو بھی شیطان بنا دیا۔ (۵۷)

(۵۸) اور نہ رکیں اپنے ہاتھوں کو پس پکڑو اُن کو اور مار ڈالو جہاں پاؤ۔ اور مسلمان کو مسلمان کا مارنا واجب نہیں مگر انجانے سے جو کوئی مار ڈالے مسلمان کو پس آزاد کرنا ہے ایک گردن مسلمان کا اور خون بہا پہنچانا اس کے گھر والوں کو۔ مگر یہ کہ خیرات کر دیویں پس اگر ہوئے

لہ انّ اللّٰہ لا یظلم مثقالَ ذَرّۃ ٥ وانّ تک حسنۃً یُضٰعِفھا لہ فاذا برزوا من عندک بیّت طائفۃٌ منھم غیرالذی تقول ٥ واللّٰہ یکتب ما یبیتون ٥ ... واللّٰہ ارکسھم بما کسبوا ٥ اتریدون ان تھدوا من اضل اللّٰہ ٥ ومن یضلل اللّٰہ فلن تجد لہٗ سبیلاً ٥

میں پھنسا ہوا نظر آتا ہے اگر خدا ایسا طرفدار ہے تو وہ بندار آدمیوں کی عبادت کے لائق نہیں ہو سکتا (۵۲)
(۵۳) اور نہیں ہے اللہ کہ خبردار کرے تم کو اوپر غیب کے لیکن اللہ پسند کرتا ہے پیغمبروں اپنے میں سے
جس جس کو چاہے پس ایمان لاؤ اوپر اللہ کے اور اس کے رسولوں کے (منزل ۱ - پارہ ۴ -
سورۃ العمران آیت ۱۷۴[لہ])

محقق - جب مسلمان لوگ سوائے خدا کے کسی پر ایمان نہیں لاتے اور نہ کسی کو خدا کا شریک مانتے ہیں - تو پیغمبر صاحب کو کیوں ایمان میں خدا کے ساتھ شریک کیا ہے؟ اللہ نے پیغمبر پر ایمان لانا لکھا ہے۔ اس لئے پیغمبر بھی شریک ہو گیا - پھر لاشریک کہنا ٹھیک نہ ہوا - اگر اس کا مطلب یہ سمجھا جائے کہ محمد صاحب کے پیغمبر ہونے پر ایمان لانا چاہئے - تو سوال پیدا ہوتا ہے - کہ محمد صاحب کی کیا ضرورت ہے؟ اگر خدا بغیر پیغمبر کے اپنی خواہش کے مطابق کام نہیں کر سکتا - تو ضرور خالی از قدرت ہوا (۵۳)

(۵۴) اے ایمان والو! صبر کرو باہم مضبوطی و استقلال رکھو - اور لڑائی میں لگے رہو - اور اللہ سے ڈرو - کہ تم چھٹکارہ پاؤ (منزل ۱ - پارہ ۴ - سورۃ العمران آیت ۱۷۸[لہ])

محقق - یہ قرآن کا خدا اور پیغمبر دونو لڑائی باز تھے - جو جنگ کا حکم دیتا ہے - وہ امن میں خلل انداز ہوتا ہے - کیا برائے نام خدا سے ڈرنے پر رہائی ہو سکتی ہے؟ یا ادھرم کے جنگ وغیرہ کے کرنے کے ڈر سے - اگر پہلی بات درست ہے - تو ڈرنا نہ ڈرنا برابر ہے - اگر دوسری بات درست ہے - تو ٹھیک ہے - (۵۴)

سورۃ النسا (۵۵) یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو کوئی کہا مانے اللہ کا اور رسول اس کے کا - داخل کریگا اس کو بہشتوں میں چلتی ہیں نیچے ان کے نہریں - ان میں وہ ہمیشہ رہیگا - اور سب سے بڑی کامیابی یہی ہے اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول اس کے کی اور گزر جائے حدوں اس کی سے داخل کریگا اس کو آگ میں - جس میں وہ ہمیشہ رہیگا اور واسطے اس کے عذاب ہے ذلیل کرنے والا (منزل ۱ - پارہ ۴ - سورۃ النسا آیت ۱۲-۱۳)

[لہ] وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشا فاٰمنوا باللہ ورسلہ ٥ یایھا الذین اٰمنوا اصبروا ورابطوا ٥ واتقوا اللہ لعلکم تفلحون ٥
.. تلک حدود اللہ ٥ ومن یطع اللہ ورسلہ یدخلہ جنٰت تجری من تحتھا الانھٰر خلدین فیھا ٥ ذالک الفوز العظیم ٥ ومن یعص اللہ ورسولہ و یتعد حدودہ یدخلہ نارا خالدا فیھا ٥ ولہ عذاب مھین ٥

عیسائی اور مسلمانوں کا مذہب چلا تھا۔ اس وقت ان ملکوں میں جنگلی اور بے علم زیادہ تھے۔ اسی واسطے ایسے خلاف از علم مذہب چل گئے اب عالم و فاضل زیادہ ہیں اس وجہ سے ایسا مذہب اب چل نہیں سکتا۔ بلکہ جو ایسے روّی مذہب ہیں وہ معدوم ہوتے جاتے ہیں ان کے ترقی پانے کا تو ذکر ہی کیا ہے (۴۹)

(۵۰) اس کو کہتا ہے کہ ہو۔ بس ہو جاتا ہے اور مکر کیا کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ بہت مکر کرنے والا ہے (منزل ۱۔ پارہ ۳۔ سورۃ العمران آیت ۴۴-۵۰)

محقق جب مسلمان لوگ خدا کے سوائے دوسری (کوئی) چیز نہیں مانتے۔ تو خدا نے کس سے کہا؟ اور کس کے کہنے سے کون ہو گیا؟ اس بات کا جواب مسلمان لوگ سات جنم بھی نہیں دے سکینگے کیونکہ علت کے بغیر معلول ہرگز نہیں ہو سکتا۔ بلا علت کے معلول کا کہنا ایسی بات ہے۔ جیسے کوئی کہے۔ کہ بلا والدین کے میرا جسم ہو گیا۔ جو دھوکا کھاتا ہے۔ یا مکر و فریب کرتا ہے۔ وہ خدا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ (خدا تو درکنار) شریف آدمی بھی ایسا کام نہیں کرتا ہے (۵۰)

(۵۱) کیا یہ کفایت نہ کریگا تمکو مدد کرے تمکو اللہ ساتھ تین ہزار فرشتوں کے (م ۱۔ پ ۴۔ سورۃ العمران آیت ۱۱۸)[2]

محقق۔ اگر مسلمانوں کو ۳ ہزار فرشتوں کے ساتھ مدد دیتا ہے۔ اور اب جبکہ ان کی بادشاہت بہت سی برباد ہو گئی اور ہو رہی ہے۔ کیوں مدد نہیں دیتا؟ اس لئے یہ صرف جاہلوں کو لالچ دے کر پھنسانے کا ڈھکوسلہ ہے (۵۱) +

(۵۲) اور مدد دے ہم کو اوپر قوم کافروں کے۔ بلکہ اللہ کارساز تمہارا ہے۔ اور وہ بہتر ہے مدد کرنے والا۔ اور اگر مارے جاؤ تم بیچ راہ اللہ کے یا مر جاؤ تم۔ البتہ بخشش طرف اللہ کے ہے (منزل ۱۔ پارہ ۴۔ سورۃ العمران آیت ۱۴۲-۱۴۵-۱۵۱)

محقق۔ دیکھئے مسلمانوں کی غلطی کہ جو اپنے مذہب کے نہیں ان کے مارنے کے واسطے خدا سے دعا کرتے ہیں۔ کیا خدا سادہ لوح ہے جو ان کی بات مان لیگا۔ اگر مسلمانوں کا کارساز اللہ ہی ہے تو پھر مسلمانوں کے کام برباد کیوں ہوتے ہیں؟ اور خدا بھی مسلمانوں کے ساتھ جھوٹی محبت

---

[1] فانّما یقول لہٗ کُن فیکون ٥ ... ومکروا ومکر اللّٰہ ٥ واللّٰہ خیر الماکرین ٥

[2] الن یکفیکم ان یمدکم ربکم بثلٰثۃ الاٰف من الملٰئکۃ [3] وانصرنا علی القوم الکٰفرین ٥ ۔ بل اللّٰہ مولٰکم ٥ وھو خیر الناصرین ٥ ... ولئن قُتلتم فی سبیل اللّٰہ او متم لمغفرۃ من اللّٰہ ۔ ..

کر جو تم چاہتے ہو۔ اللہ کو تو پیروی کرو میری۔ اللہ چاہیگا تم کو اور تمہارے گناہ معاف کریگا۔ تحقیق بخشنے والا مہربان ہے (منزل ۱۔ پارہ ۳۔ سورۃ العمران۔ آیت ۲۱۔۲۲ تا ۲۷) لے

محقق جب ہر ایک روح کو اعمال کا پورا پورا ثمرہ دیا جائیگا۔ تو (گناہ) معاف نہیں ہو سکینگے۔ اور اگر معاف ہونگے۔ تو پورا ثمرہ نہیں دیا جائیگا۔ اور بے انصافی ہوگی۔ اگر بلا نیک اعمال کے سلطنت دیگا تو بھی غیر منصف ہو جائیگا۔ بھلا زندہ سے مُردہ اور مُردہ سے زندہ کبھی ہو سکتا ہے؟ خدا کا انتظام مکمل اور لازوال ہے۔ کبھی اس میں تغیّر و تبدل نہیں ہو سکتا۔ اب دیکھئے تعصب کی باتیں۔ جو دین اسلام میں نہیں ہیں۔ ان کو کافر قرار دیا گیا ہے۔ غیر مذہب کے نیکوکاروں سے بھی دوستی نہ رکھنا۔ اور بد مسلمانوں سے دوستی رکھنے کی تعلیم دینا خدا کے شایان نہیں۔ اس لئے یہ قرآن اور قرآن کا خدا اور مسلمان لوگ محض تعصب اور بے علمی سے پُر ہیں۔ اور مسلمان لوگ تاریکی میں ہیں۔ اور دیکھئے **محمد صاحب** کی لیلا۔ کہ اگر تم میری طرف ہوگے۔ تو خدا تمہاری طرف ہوگا۔ اگر تم تعصب کا گناہ کروگے۔ تو اس کی معافی بھی کریگا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ محمد صاحب کی نیّت صاف نہ تھی۔ اور یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ محمد صاحب نے اپنی مطلب براری کے لئے قرآن بنوایا یا بنایا ہے۔ (۴۸)

(۴۹) جس وقت کہا فرشتوں نے کہ اے مریم۔ تجھ کو اللہ نے برگزیدہ کیا۔ اور پاک کیا اوپر دنیا کی عورتوں کے (منزل ۱۔ پارہ ۳۔ سورۃ العمران۔ آیت ۳۹)

محقق۔ بھلا جب آج کل کے فرشتے اور خدا کسی سے باتیں کرنے کو نہیں آتے۔ تو پہلے کیونکر آتے ہونگے۔ اگر کہو کہ پہلے کے آدمی دیندار رکھتے۔ آج کل کے نہیں تو یہ بات غلط ہے جب

لے وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○ قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ ○ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ ○ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ تُوْلِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ○ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

لے وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَاءِ الْعٰلَمِيْنَ ○

سورۃ العمران (۴۶) کہہ کیا دوں اس سے بہتر خبر پرہیزگاروں کو کہ اللہ کے پاس بہشتیں ہیں جن میں نہریں چلتی ہیں۔ ان میں ہمیشہ رہنے والی پاک بیبیاں ہیں۔ اللہ کی خوشی ہے۔ اللہ دیکھتا ہے۔ اپنے بندوں کو (منزل ۱ سیپارہ ۳۔ سورۃ العمران آیت ۱۲)[1]

محقق۔ بھلا یہ بہشت ہے یا طوائف خانہ؟ اس کو خدا کہیں یا ستریں (عورتوں) کا دلدادہ کیا۔ کوئی بھی عقلمند ایسی باتیں جس میں ہوں۔ اس کو خدا کی بنائی ہوئی کتاب مان سکتا ہے؟ خدا طرفداری کیوں کرتا ہے؟ جو بیبیاں بہشت میں ہمیشہ سے رہتی ہیں کیا وے یہاں سے پیدا ہو کر وہاں گئی ہیں یا وہاں ہی پیدا ہوئی ہیں؟ اگر یہاں سے پیدا ہو کر وہاں گئی ہیں اور قیامت کی رات سے پہلے ہی بیبیوں کو بلا لیا۔ تو اُن کے خاوندوں کو کیوں نہ بلا لیا؟ اور قیامت کی رات میں سب کا انصاف ہوگا۔ اس عہد کو کیوں توڑا؟ اگر وہیں پیدا ہوئی ہیں تو قیامت تک وے کیونکر گزارہ کرتی ہیں؟ اگر ان کے واسطے آدمی بھی ہیں۔ تو یہاں سے بہشت میں جانے والے مسلمانوں کو خدا بیبیاں کہاں سے دیگا؟ اور جیسے بیبیاں بہشت میں ہمیشہ رہنے والی بنائیں۔ ویسے مردوں کو ہمیشہ رہنے والا کیوں نہ بنایا؟ اس واسطے مسلمانوں کا خدا بھی بے انصاف اور بے سمجھ ہے (۴۶)

(۴۷) تحقیق اللہ کی طرف سے دین اسلام ہے (منزل ۱۔ پارہ ۳۔ عمران آیت ۱۶)[2]

محقق۔ کیا اللہ مسلمانوں ہی کا ہے اوروں کا نہیں؟ کیا تیرہ سو برس سے پہلے خدا کا مذہب تھا ہی نہیں؟ اس سے (معلوم ہوا کہ) یہ قرآن خدا کا بنایا تو نہیں بلکہ کسی متعصب کا بنایا ہوا ہے (۴۷)

(۴۸) ہر ایک روح کو پورا دیا جائیگا۔ جو کچھ اس نے کیا اور وے نہ ظلم کئے جائیں گے کہہ یا اللہ تو ہی ملک کا مالک ہے جسکو چاہے دیتا ہے جس سے چاہے چھینتا ہے جسکو چاہے عزت دیتا ہے جس کو چاہے ذلت دیتا ہے۔ سب کچھ تیرے ہی ہاتھ میں ہے ہر ایک چیز پر تو ہی قادر ہے۔ رات کو دن میں اور دن کو رات میں بٹھاتا ہے اور مردہ کو زندہ سے اور زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور جس کو چاہے بیشمار رزق دیتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے۔ کہ کافروں کو دوست نہ بنائیں سوائے مسلمانوں کے۔ جو کوئی یہ کرے۔ پس وہ اللہ کی طرف سے نہیں

---

[1] قل اؤنبئکم بخیر من ذالکم للذین اتقوا عند ربهم جنٰت تجری من تحتها الانهار خالدین فیها وازواجٌ مطهرةٌ ورضوانٌ من الله ٥ والله بصیرٌ بالعباد ٥

[2] ان الدین عند الله الاسلام ٥

محقق - دیکھئے یہ لاعلمی کی بات ہے - آفتاب نہ مشرق سے مغرب اور نہ مغرب سے مشرق کبھی آتا جاتا ہے - وہ اپنے محور پر گردش کرتا رہتا ہے - اس سے تحقیق جانا جاتا ہے - کہ قرآن کے مصنف کو علم ہیئت اور جغرافیہ بھی نہیں آتا تھا - اگر گنہگاروں کو راہ نہیں بتاتا - تو پرہیزگاروں کیلئے بھی مسلمانوں کے خدا کی ضرورت نہیں - کیونکہ دھرماتما تو دھرم کی راہ میں ہوتے ہی ہیں - جو گمراہ ہیں - ان کو راستہ بتانا چاہئے - اس لئے اس فرض کا ادا نہ کرنا قرآن کے مصنف کی بڑی غلطی ہے - (۴۲)

(۴۳) کہا پرندوں میں سے چار پرندے لیلے - انکی صورت پہچان رکھ - پھر ہر پہاڑ پر انمیں سے ایک ایک ٹکڑہ رکھ دے پھر انکو بلا - وہ دوڑتے تیرے پاس چلے آئینگے (م ۱ - پ ۳ - سورۃ البقر آیت ۲۶۶) [1]

محقق - واہ واہ! دیکھو جی مسلمانوں کا خدا شعبدہ بازوں کی طرح کھیل رہا ہے - کیا ایسی ہی باتوں سے خدا کی خدائی ظاہر ہوتی ہے؟ عقلمند لوگ ایسے خدا کو خیرباد کہہ کر کنارہ کشی کریں گے اور جاہل لوگ پھنسینگے اس بھلائی کے عوض برائی اس کے پلے پڑیگی (۴۳)

(۴۴) جس کو چاہے حکمت دیتا ہے (منزل اول - پارہ سوم - سورۃ البقر آیت ۲۶۴) [2]

محقق - اگر جس کو چاہتا ہے حکمت دیتا ہے - تو جس کو نہیں چاہتا - اس کو حکمت نہیں دیتا ہوگا - یہ بات خدا کی نہیں - بلکہ جو طرفداری چھوڑ کر سب کو حکمت کی ہدایت کرتا ہے - وہی خدا اور سچا دانا ہو سکتا ہے - دوسرا نہیں (۴۴)

(۴۵) پھر جس کو چاہیگا معاف کریگا جس کو چاہیگا عذاب دیگا - کیونکہ وہ سب چیزوں پر قادر ہے (منزل ۱ - پارہ ۳ - سورۃ البقر آیت ۲۸۰) [3]

محقق - کیا بخشش کے مستحق کو نہ بخشنا اور غیر مستحق کو بخشنا غیر منصف (گبر گنڈ) بادشاہ کا سا کام نہیں ہے؟ اگر خدا جس کو چاہتا ہے گنہگار یا دھرماتما بناتا ہے تو روح کو گناہ و ثواب کا کرنیوالا نہ کہنا چاہیے جب خدا نے اس کو ویسا ہی کیا - تو انسان کو تکلیف اور راحت بھی نہ ہونی چاہیئے جیسے سپہ سالار کے حکم سے کسی نوکر نے کسی کو مارا یا کسی کی رکھشا کی - تو اس کا ثمرہ حاصل کرنے والا وہ نہیں ہوتا - ویسے ہی وے بھی نہیں (۴۵)

---

[1] قال فخذ اربعة من الطير فصرهن اليك ثم اجعل على كل جبل منهن جزءً ثم ادعهن يأتينك سعياه [2] يؤتي الحكمة من يشاء [3] فيغفر لمن يشاء و يعذب من يشاء ه والله على كل شيء قدير ه

محقق - بھلا خدا کو قرض لینے سے کیا مطلب؟ کیا جس نے ساری خلقت کو بنایا۔ وہ انسان سے قرض لیتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ایسا تو بلا سمجھے کہا جا سکتا ہے۔ کیا اس کا خزانہ خالی ہو گیا تھا؟ کیا اس کو ہنڈی پرچہ سوداگری وغیرہ میں مصروف ہونے سے خسارہ پڑ گیا تھا۔ جو قرض لینے لگا؟ ایک کا دو دو دینا قبول کرتا ہے؟ کیا یہ ساہوکاروں کا کام ہے؟ ایسا کام تو دیوالیوں یا فضول خرچوں یا کم آمدنی والوں کو کرنا پڑتا ہے۔ خدا کو نہیں (۳۹)

(۴۰) ان میں کوئی ایمان لایا۔ اور کوئی کافر ہوا۔ جو اللہ چاہتا نہ لڑتے۔ جو چاہتا ہے۔ اللہ کرتا ہے۔ (منزل ۱۔ پارہ ۳۔ سورۃ البقر۔ آیت ۲۴۷)

محقق - کیا جتنی لڑائیاں ہوتی ہیں وہ خدا ہی کی مرضی سے ہوتی ہیں؟ کیا وہ ادھرم کرنا چاہے تو کر سکتا ہے؟ اگر ایسی بات ہے۔ تو وہ خدا ہی نہیں۔ کیونکہ نیک آدمیوں کا یہ کام نہیں۔ کہ صلح توڑ کر لڑائی کرائیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ قرآن نہ خدا کا بنایا اور نہ کسی دیندار عالم کا بنایا ہوا ہے (۴۰)

جو کچھ آسمان اور زمین پر ہے سب اسی کے لئے ہے۔[۲] اس کی کرسی نے آسمان اور زمین کو سما لیا ہے (منزل ۱۔ پارہ ۳۔ سورۃ البقر آیت ۲۵۰)

محقق - جو آسمان زمین پر چیزیں ہیں۔ وے سب انسانوں کے واسطے خدا نے پیدا کی ہیں اپنے واسطے نہیں۔ کیونکہ اسے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ جب اس کی کرسی ہے تو محدود المکان ہوا جو محدود المکان ہے وہ خدا نہیں کہاتا۔ کیونکہ خدا تو ویاپک یعنی ہمہ جا موجود بذاتہٖ ہے (۴۱) ☆

(۴۲) اللہ آفتاب کو مشرق سے لاتا ہے بس تو مغرب سے لے آ۔ تب وہ کافر حیران رہ گیا تحقیق اللہ گنہگاروں کو راہ نہیں دکھاتا (منزل ۱۔ پارہ ۳۔ سورۃ البقر آیت ۲۵۴)[۳]

بقیہ صفحہ گزشتہ☆ کے پاس آیا اور اس سے کہا۔ اے رسول اللہ خدا قرض کیوں مانگتا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ تم کو بہشت میں لے جانے کیواسطے۔ اُس نے کہا کہ جو آپ ضمانت دیں۔ تو میں دوں۔ محمد صاحب نے اس کو ضمانت دی۔ خوب خدا کا اعتبار نہ ہوا۔ اسکے پیغمبر کا ہوا[۱] فمنھم من اٰمن ومنھم من کفر ولو شاء اللہ ما اقتتلو ولکن اللہ یفعل ما یرید ○ [۲] لفظ چاہیے کتاب اصل میں غلط تھا اسلئے وہ چھوڑ دیا گیا [۳] لہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض ○ وسع کرسیہ السمٰوٰت والارض [۴] فان اللہ یاتی بالشمس من المشرق فات بہا من المغرب فبہت الذی کفر واللہ لا یہدی القوم الظٰلمین ○

بیچ اسلام کے (منزل اوّل سیپارہ دوم ۔ سورۃ البقر آیت ۲۰۶) [1]

محقق ۔ اگر خدا فساد نہیں چاہتا ۔ تو کیوں آپ ہی مسلمانوں کو فساد کرنے پر آمادہ کرتا ہے؟ اور مفسد مسلمانوں سے دوستی کیوں کرتا ہے؟ اگر مسلمانوں کے مذہب میں داخل ہونے سے خدا راضی ہوتا ہے تو وہ مسلمانوں کا ہی طرفدار ہے ۔ سب دنیا کا خدا نہیں ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نہ قرآن خدا کا بنایا ہوا نہ اس میں کہا ہوا (سچا) خدا ہو سکتا ہے (۳۶)

(۳۷) اور اللہ رزق دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بے شمار (م ۱ ۔ پ ۲ ۔ سورۃ البقر آیت ۲۱۲) [2]

محقق ۔ کیا بلا گناہ اور ثواب کے خدا ایسے ہی رزق دیتا ہے؟ تو پھر برائی بھلائی کا کرنا یکساں ہے کیونکہ رنج و راحت کا حاصل ہونا اس کی مرضی پر ہے ۔ اس لئے دھرم سے منحرف ہو کر مسلمان اپنی من مانی کارروائی کرتے ہیں اور کئی اس قرآن کے فرمودہ پر اعتقاد نہ رکھ کر دھرماتما بھی ہوتے ہیں (۳۷)

(۳۸) اور سوال کرتے ہیں تجھ سے حیض کی بابت جواب دے کہ وہ ناپاکی ہے پس کنارہ کرو عورتوں سے بیچ حیض کے اور مت نزدیک جاؤ اُنکے ۔ یہاں تک کہ پاک ہوں ۔ پس جب نہا لیں ۔ پس جاؤ ان کے پاس اس جگہ سے کہ حکم کیا تم کو اللہ نے ۔ بیبیاں تمہاری کھیتیاں ہیں واسطے تمہارے ۔ پس جاؤ کھیت اپنے میں جس طرح چاہو ۔ تم کو اللہ لغو قسم میں نہیں پکڑتا ۔ (منزل اول ۔ سیپارہ ۲ ۔ سورۃ البقر آیت ۲۲۳ ۔ ۲۲۴) [3]

محقق ۔ ایام حیض میں مجامعت نہ کرنیکا حکم تو اچھا ہے ۔ لیکن عورتوں کو کھیت سے مشابہت دینا اور یہ کہنا کہ جس طرح چاہو اُن کے پاس جاؤ ۔ انسان کی شہوت بھڑکانے کا موجب ہے ۔ اگر خدا لغو قسم پر نہیں پکڑتا تو سب جھوٹ بولینگے قسم توڑینگے ۔ اس سے خدا جھوٹ کا اجرا کرنے والا ہو جائیگا ۔ (۳۸)

(۳۹) کون ہے وہ جو قرض دے اللہ کو ۔ اچھا ۔ پس دوگنا کرے اس کو واسطے اُس کے ۔ (منزل ۱ ۔ پارہ ۲ ۔ سورۃ البقر آیت ۲۳۹) [4] +

---

[1] واللہ لا یحب الفساد ٥ یایھا الذین امنوا ادخلوا فی السّلم کافۃ [2] واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب ٥ [3] ویسئلونک عن المحیض قل ھو اذی لا فاعتزلوا النساء فی المحیض ولا تقربوھن حتی یطھرن ج فاذا تطھرن فاتوھن من حیث امرکم اللہ... نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم ... لا یؤاخذکم اللہ فی ایمانکم [4] من ذا الذی یقرض اللہ قرضاً حسناً فیضعفہ ٥

اس آیت کی تفسیر میں تفسیر حسینی میں لکھا ہے ۔ کہ ایک آدمی محمد صاحب (دیکھو صفحہ آئندہ)

محقق - یہ تحقیق ہوتا ہے کہ جب مسلمانوں کا مذہب جاری ہوا تب یا اس سے پہلے کسی نے کسی پورانک سے پوچھا ہوگا۔ کہ چاندرائن برت جو ایک مہینہ بھر کا ہوتا ہے۔ اس کا طریق بیان کرو۔ شاستر کا طریق یہ ہے کہ چاند کی کلا کے گھٹنے بڑھنے کے مطابق لقموں کا گھٹانا بڑھانا اور دوپہر کے وقت کھانا کھانا چاہیئے۔ اُس (چاندرائن برت) کو مسلمانوں نے اس قسم کا بنا لیا۔ لیکن برت میں مجامعت منع ہے پر ایک بات (اُنکے خدا نے بڑھ کر کہدی کہ) تم روزے کی رات کو مجامعت بھی کیا کرو اور رات میں جتنی دفعہ چاہو کھاؤ۔ بھلا یہ روزہ کیا ہوا؟ دن کو نہ کھایا رات کو کھاتے رہے - یہ بات قانون قدرت کے خلاف ہے کہ دن میں نہ کھانا رات کو کھانا۔ (۳۴) ✦

(۳۵) اللہ کی راہ میں لڑو اُن سے جو تم سے لڑتے ہیں۔ مار ڈالو اُن کو تم جہاں پاؤ۔ قتل سے کفر بُرا ہے یہاں تک اُن سے لڑو کہ کفر نہ رہے اور ہوئے دین اللہ کا۔ انہوں نے جتنی زیادتی کری تم پر۔ اتنی ہی تم اُن کے ساتھ کرو (منزل ۱۔ پارہ ۲۔ سورۃ البقر آیت ۱۹۱ تا ۱۹۳ ع)

محقق - اگر قرآن میں ایسی باتیں نہ ہوتیں۔ تو مسلمان لوگ اتنا بڑا ظلم جو کہ غیر مذاہب والوں پر کیا ہے۔ نہ کرتے۔ بلا قصور کسی کو مارنا سخت گناہ ہے۔ ان کے نزدیک مذہب اسلام کا قبول نہ کرنا کفر ہے۔ اور کفر سے قتل کو مسلمان لوگ اچھا جانتے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ جو ہمارے دین کو نہ مانیگا۔ اس کو ہم قتل کریں گے چنانچہ وہ ایسا ہی کرتے رہے ہیں۔ اور مذہب کی خاطر لڑتے لڑتے اپنی سلطنت وغیرہ کھو کر برباد ہو گئے۔ ان کا مذہب غیر مذہب والوں سے سخت ظلم کرنا سکھاتا ہے۔ اُن سے پوچھنا چاہیئے۔ کہ کیا چوری کا عوض چوری ہے؟ جتنا نقصان ہمارا چور وغیرہ چوری سے کریں۔ کیا ہم بھی ان کا چوری سے کریں؟ یہ بالکل بے انصافی کی بات ہے۔ کیا کوئی جاہل ہم کو گالیاں دے تو ہم بھی اس کو گالیاں دیں؟ یہ بات نہ خدا کی۔ نہ خدا کے معتقد عالم کی اور نہ خدا کی کتاب کی ہو سکتی ہے۔ یہ تو صرف خود غرض لاعلم آدمی کی ہے (۳۵)

(۳۶) اور اللہ نہیں دوست رکھتا فساد کو۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو - داخل ہو

(بقیہ صفحہ گزشتہ) کُنتُمْ تَخْتَانُونَ اَنْفُسَکُمْ فَتَابَ عَلَیْکُمْ وَعَفَا عَنْکُمْ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْھُنَّ وَابْتَغُوْا مَاکَتَبَ اللّٰہُ لَکُمْ وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۔ وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ ۔۔ وَاقْتُلُوْھُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْھُمْ ۔۔ وَالْفِتْنَۃُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۔۔ وَقٰتِلُوْھُمْ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰہِ ۔۔ فَمَنِ اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَیْہِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ ۔۔

دیگا۔ ایسی حالت میں محمد صاحب اور قرآن کو شفیع ماننا ضروری نہ رہا۔ اور جب سب کو برائی کرانے والا ہر ایک انسان کا دشمن شیطان ہے۔ اس کو خدا نے پیدا ہی کیوں کیا؟ کیا وہ آئندہ کی بات نہیں جانتا تھا؟ اگر کہو کہ جانتا تھا لیکن آزمائش کیلئے بنایا۔ تو بھی درست نہیں۔ کیونکہ آزمائش کرنا محدود العقل کا کام ہے۔ ہمہ دان (خدا) سب روحوں کے اچھے برے اعمالوں کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہے۔ اگر شیطان سب کو بہکاتا ہے۔ تو شیطان کو کس نے بہکایا؟ اگر کہو کہ شیطان خود بخود بہکا یا جاتا ہے تو اور بھی خود بہکائے جا سکتے ہیں۔ درمیان میں شیطان کا کیا کام ہے؟ اور اگر خدا ہی نے شیطان کو بہکایا تو خدا شیطان کا بھی شیطان ٹھیریگا۔ ایسی بات خدا کی نہیں ہو سکتی اور جو کوئی بھی کسی کو بہکاتا ہے وہ بدصحبت اور بے علمی کے باعث خود گمراہ ہوتا ہے (۳۲)

(۳۳) تم پر مُردار۔ لہو۔ اور گوشت سوَر کا حرام ہے اور سوائے اللہ کے جس پر کچھ پکارا جائے (منزل ۱۔ پ ۲۔ سورۃ البقر۔ آیت ۱۶۴[۱])

محقق۔ یہاں پر سوچنا چاہیئے۔ کہ کوئی جانور خواہ خود بخود مرا ہو۔ یا کسی کے مارنے سے دونوں حالتوں میں وہ مُردار ہے۔ ہاں ان میں کچھ فرق بھی ہے۔ تو بھی موت میں کچھ فرق نہیں اور جب صرف سوَر کی ممانعت ہے تو کیا انسان کا گوشت کھانا روا ہے؟ کیا یہ بات اچھی ہو سکتی ہے کہ خدا کے نام سے دشمن وغیرہ کو عذاب دے کر اس کی جان لی جائے؟ اس سے تو خدا کے نام پر دھبہ لگتا ہے ہاں خدا نے بلا پوربہ جنم یعنی زندگی سابقہ کے گناہوں کے مسلمانوں کے ہاتھ سے جانداروں کو عذاب کیوں دلایا۔ کیا ان پر رحم نہیں کرتا۔ انکو اولاد کی مانند نہیں جانتا؟ جس جاندار سے زیادہ فائدہ پہنچے مثلاً گائے وغیرہ ان کے مارنے کی ممانعت نہ کرنے سے خدا دنیا کو نقصان پہنچانے والا ثابت ہوتا ہے (اور عام طور پر) ایذا رسانی کے گناہ سے (خدا) بدنام بھی ہو جاتا ہے۔ ایسی باتیں خدا اور خدا کی کتاب کی ہرگز نہیں ہو سکتیں۔ (۳۳)

(۳۴) روزہ کی رات تمہارے واسطے حلال کی گئی کہ رغبت کرنا اپنی بیبیوں سے وہ تمہارے واسطے پردہ ہیں اور تم ان کیلئے پردہ ہو۔ اللہ نے جانا کہ تم خیانت کرتے ہو پر اللہ نے معاف کیا تم کو۔ پس اُن سے ملو اور ڈھونڈو جو اللہ نے تمہارے واسطے لکھ دیا ہے۔ یعنی اولاد۔ کھاؤ۔ پیو۔ یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے تمہارے واسطے کالے دھاگے سے سفید دھاگہ یا رات سے دن نکلے (م ۱۔ پ ۲۔ سورہ البقر آیت ۱۸۷[۲])

[۱] انما حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل بہ بغیر اللہ ط

[۲] احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم ھن لباس لکم وانتم لباس لھن علم اللہ انکم

جیسے تم قرآن کو خدا کا کلام سمجھتے ہو۔ ویسے ہی پرانی بھی پرانوں کو خدا کے اوتار دیاس جی کا کلام سمجھتے ہیں بت پرستی کے لحاظ سے تم میں اور پورانکوں میں صرف اتنا فرق ہے کہ تم بڑے بت پرست ہو اور وہ چھوٹے بت پرست ہیں تمہاری تو اس آدمی کی سی حالت ہے جو اپنے گھر سے گھسی ہوئی بلی کو نکالنے لگے اور اس کے گھر میں اونٹ گھس جائے۔ ویسے ہی محمد صاحب نے چھوٹے بت کو مسلمانوں کے مذہب سے نکالا۔ لیکن بڑا بت جو پہاڑ کی مانند مکہ کی مسجد ہے۔ وہ تمام مسلمانوں کے مذہب میں داخل کر دیا۔ کیا یہ چھوٹی بت پرستی ہے؟ ہاں جیسے ہم لوگ (ویدک) وید کے ماننے اور اس پر عمل کرنے والے ہیں۔ ویسے ہی تم لوگ بھی ویدک ہو جاؤ۔ تو بت پرستی وغیرہ برائیوں سے بچ سکوگے ورنہ نہیں جب تک اپنی بڑی بت پرستی دور نہ کر دو تب تک تمہیں دوسرے چھوٹے بت پرستوں کی تردید کرنے سے شرمسار ہو کر علیحدہ رہنا چاہیئے۔ اور اپنے کو بت پرستی سے باز رکھ کر پاک کرنا چاہیئے (۱۳۰)

(۱۳۱) جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں۔ اُن کے لئے یہ مت کہو کہ یہ مُردے ہیں۔ بلکہ وے زندہ ہیں (منزل ۱۔ پارہ ۲۔ سورۃ البقر آیت ۱۵۵)

محقق بھلا خدا کی راہ میں مرنے مارنے کی کیا ضرورت ہے؟ یہ کیوں نہیں کہتے۔ کہ یہ بات اپنا مطلب پورا کرنے کیلئے ہے (یعنی) یہ لالچ دینگے۔ تو خوب لڑینگے۔ اپنی فتح ہوگی۔ مارنے سے نہ ڈریں گے لوٹ مار کرنے سے عیش و عشرت حاصل ہوگی۔ بعد ازاں گلچھرے اڑائیں گے۔ اپنی مطلب براری کیلئے اس قسم کی اُلٹی باتیں گھڑی ہیں (۱۳۱)

(۱۳۲) اور یہ کہ اللہ سخت تکلیف دینے والا ہے شیطان کے پیچھے مت چلو۔ تحقیق وہ پرتیکش تمہارا دشمن ہے۔ اس کے سوائے اور کچھ نہیں۔ کہ برائی اور بیشرمی کی اجازت دے اور یہ کہ تم کہو اللہ پر جو نہیں جانتے (منزل ۱۔ پارہ ۱۔ سورۃ البقر۔ آیت ۱۶۸۔ ۱۶۹)

محقق کیا تمہارا خدا بدوں کو عذاب دینے والا اور نیکوں پر رحم کرنے والا ہے یا مسلمانوں پر رحم کرنیوالا اور دوسروں کو عذاب دینے والا ہے؟ موخر الذکر صورت میں وہ خدا ہی نہیں ہو سکتا۔ اگر خدا طرفدار نہیں ہے تو جو آدمی جس جگہ دھرم کریگا خدا اس پر رحم اور جو ادھرم کرے گا۔ اس کو سزا

لہ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاءٌ ۔ ۲ے وان اللہ شدید العذاب
ولا تتبعوا خطوات الشیطان ہ انہ لکم عدو مبین انما یامرکم بالسوء والفحشاء
وان تقولوا علی اللہ ما لا تعلمون ؟

بنانے کی کچھ بھی ضرورت نہ تھی۔ اگر نہیں بنائی تھی۔ تو بیچارے پہلے پیدا ہوئے لوگوں کو مقدس جگہ سے محروم ہی کر رکھا تھا۔ پہلے خدا کو مقدس جگہ بنانے کی یاد نہ رہی ہوگی (۲۸)

(۲۹) وے کون ہیں۔ جو ابراہیم کے دین سے پھر جاویں۔ مگر وہ جس نے اپنی روح کو جاہل بنایا اور تحقیق ہم نے دنیا میں اس کو پسند کیا۔ اور حقیقت میں آخرت میں وہی نیک ہیں (منزل ۱۔ سیپارہ ۱۔ سورۃ البقر آیت ۱۲۹[له])

محقق۔ یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ جو ابراہیم کے دین کو نہیں مانتے۔ وے سب جاہل ہیں۔ ابراہیم کو خدا نے پسند کیا۔ اس کا کیا سبب ہے؟ اور اگر دیندار ہونے کے سبب کیا۔ تو دیندار اور بھی بہت سے ہو سکتے ہیں۔ اور اگر بلا دیندار ہونے کے پسند کیا۔ تو بے انصافی ہوئی۔ ہاں یہ تو ٹھیک ہے کہ جو دھرماتما ہے۔ وہ خدا کو عزیز ہوتا ہے۔ ادھرمی نہیں (۲۹)

(۳۰) تحقیق ہم تیرے منہ کو آسمان کی طرف پھرتا دیکھتے ہیں۔ ضرور ہم تجھے اس قبلے کی طرف پھیرینگے کہ پسند کرے تو جس کو۔ پس اپنا منہ مسجد الحرام کی طرف پھیر۔ جہاں کہیں تم ہو۔ اپنا منہ اس کی طرف پھیر لو۔ (منزل اول سیپارہ دوم سورۃ البقر۔ آیت ۱۴۳[ع])

محقق۔ کیا یہ چھوٹی بت پرستی ہے۔ نہیں نہیں بڑی ہے +

مسلمان۔ ہم مسلمان لوگ بت پرست نہیں ہیں۔ بلکہ بت شکن (بتوں کو توڑنے والے) ہیں۔ کیونکہ ہم قبلہ کو خدا نہیں سمجھتے +

محقق جن کو تم بت پرست سمجھتے ہو وہ بھی ان بتوں کو خدا نہیں سمجھتے۔ بلکہ ان کے سامنے خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ اگر تم بت شکن ہو۔ تو تم نے بڑے بت یعنی اس مسجد قبلہ کو کیوں نہ توڑا؟

مسلمان۔ واہ صاحب! ہمارے لئے قبلہ کی طرف منہ پھیرنے کا قرآن میں حکم ہے۔ اور ان کے لئے وید میں نہیں ہے پھر وے بت پرست کیوں نہیں اور ہم کیوں ہیں؟ کیونکہ ہم کو تو خدا کا حکم بجا لانا ضروری ہے +

محقق۔ جیسے تمہارے لئے قرآن میں حکم ہے۔ ویسے ہی ان کے لئے پرانوں میں حکم ہے

له وَمَن يَرْغَبُ عَن مِّلَّةِ اِبراهيمَ اِلَّا مَن سَفِهَ نَفْسَهُ ٥ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَٰهُ فِى الدُّنْيَا ٥ وَاِنَّهُ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِينَ ٥ ع قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ٥ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ٥ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ

کہ اس کو کرنا پڑتا ہے بلکہ اُسے کہتا ہے کہ ہو جا۔ بس ہو جاتا ہے (منزل اول۔ پارہ اول۔ سورۃ البقر آیت ۱۱۶)[1]

محقق بھلا جب خدا نے حکم دیا۔ کہ ہو جا۔ تو یہ حکم کس نے سنا اور کس کو سنایا گیا؟ اور کون بن گیا؟ کس علت سے بنایا گیا۔ جب یہ دیکھتے ہیں کہ آفرینش کے پہلے سوائے خدا کے کوئی بھی دوسری چیز نہ تھی۔ تو یہ دُنیا کہاں سے ہوئی؟ علت کے بغیر معلول نہیں ہوتا۔ تو اتنا بڑا جہان علت کے بغیر کہاں سے ہوگیا؟ یہ بات صرف لڑکپن کی ہے +

یورپ بہشتی یعنی مسلمان۔ نہیں نہیں خدا کی مرضی سے +

محقق یا آتم بہشتی۔ کیا تمہاری مرضی سے تھی کی ایک ٹانگ بھی بن سکتی ہے؟ جو کہتے ہو کہ خدا کی مرضی سے یہ ساری دُنیا بن گئی؟

مسلمان۔ خدا قادر مطلق ہے۔ اس واسطے جو چاہے کر لیتا ہے +

محقق۔ قادر مطلق کے کیا معنی ہیں؟

مسلمان۔ جو چاہے۔ سو کر سکے +

محقق۔ کیا خدا دوسرا خدا بھی بنا سکتا ہے؟ اپنے آپ مر سکتا ہے؟ جاہل بیمار اور لاعلم بھی بن سکتا ہے؟

مسلمان۔ ایسا کبھی نہیں بن سکتا۔

محقق۔ اسلئے خدا اپنے اور دوسروں کے وصف عمل فطرت کے خلاف کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ جیسے دُنیا میں کسی چیز کے بننے میں تین اشیا پہلے ضروری ہوتی ہیں۔ ایک فاعل جیسے کمہار۔ دوسرا بننے والا مثلاً گھڑا مٹی اور تیسرا اس کا ذریعہ جس سے گھڑا بنایا جاتا ہے جس طرح کمہار مٹی اور آلہ کے ذریعہ گھڑا بناتا ہے اور بننے والے گھڑے کے پہلے کمہار مٹی اور آلات موجود ہوتے ہیں۔ ویسے ہی دُنیا کے بننے سے پہلے جہان کی علت مادی یعنی پرکرتی تھی۔ اور ان سب کے اوصاف افعال وفطرت ازلی ہیں۔ اس لئے یہ قرآن کی بات بالکل ناممکن ہے (۲۷)

(۲۸) جب ہم نے لوگوں کیلئے کعبہ کو جائے ثواب امن دینے والی بنائی۔ تم نماز کے واسطے ابراہیم کی جگہ کو پکڑو۔ (منزل ۱۔ پارہ ۱۔ سورۃ البقر آیت ۱۲۴)[2]

محقق۔ کیا کعبے کے پہلے خدا نے مقدس جگہ کوئی بھی نہیں بنائی تھی۔ اگر بنائی تو کعبہ کے

---

[1] بدیع السموٰت والارض ۝ واذا قضیٰ امراً فانما یقول لہٗ کن فیکون ۝

[2] واذ جعلنا البیت مثابۃً للناس وامناً ۝ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّٰی ۝

اس میں بارہ چشمے بہ نکلے (منزل اول پارہ اوّل - سورۃ البقر آیت ۵۹ ؁)
محقق - دیکھئے ان ناممکن باتوں کے برابر کوئی دوسرا شخص کیا کہیگا - ایک پتھر پر عصا مارنے سے بارہ چشموں کا نکلنا بالکل ناممکن ہے - ہاں اس پتھر کو اندر سے پولا کرکے اس میں پانی بھرنے اور بارہ سوراخ کرنے سے ایسا ہونا ممکن ہے - ورنہ نہیں - (۲۳)
(۲۴) اور اللہ خاص کرتا ہے جس کو چاہتا ہے ساتھ رحم اپنے کے (م ا - پ ا - بقر ۸۶ ؁)
محقق - کیا جو مخصوص اور رحم کئے جانے کے لائق نہیں اس کو بھی (خدا) مخصوص کرتا اور اس پر رحم کرتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو خدا بڑا گڑبڑ مچانے والا ہے - پھر اچھا کام کون کریگا؟ اور برے کام کون چھوڑیگا؟ کیونکہ ایسی صورت میں) خدا کی رضامندی پر انسان بھروسہ کرینگے - اور اعمالوں کے نتائج انہیں اس گڑبڑ کی وجہ سے تو سب نیک اعمال کرنے سے دست بردار ہو جاوینگے - (۲۴)
(۲۵) ایسا نہ ہو کہ کافر لوگ حسد کرکے تم کو ایمان سے منحرف کر دیویں کیونکہ ان میں سے ایمان والوں کے بہت سے دوست ہیں (منزل ا - پارہ ا - سورۃ البقر آیت ۱۰۸) ؁
محقق - اب دیکھئے خدا ہی اُن کو یاد دلاتا ہے - کہ تمہارے ایمان کو کافر لوگ نہ گرا دیں - کیا وہ ہمہ داں نہیں ہے؟ ایسی باتیں خدا کی نہیں ہو سکتی ہیں (۲۵)
(۲۶) تم جدھر منہ کرو - اُدھر ہی منہ اللہ کا ہے (منزل ا - پ ا - سورۃ البقر آیت ۱۲۹ ؁)
محقق - اگر یہ بات سچی ہے - تو مسلمان قبلہ کی طرف منہ کیوں کرتے ہیں؟ اگر کہیں کہ ہم کو قبلہ کی طرف منہ کرنیکا حکم ہے - تو یہ بھی حکم ہے کہ چاہے جس طرف کو منہ کرو - کیا ایک بات سچی اور دوسری جھوٹی ہوگی؟ اگر اللہ کا منہ ہے تو وہ سب طرف ہو ہی نہیں سکتا - کیونکہ ایک منہ ایک طرف رہیگا - سب طرف کیونکر رہیگا - اس واسطے یہ موزوں نہیں (۲۶)
(۲۷) جو آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے - جب وہ کچھ کرنا چاہتا ہے - تو (یہ نہیں

؁ واذا ستسقیٰ موسیٰ لقومہٖ فقلنا اضرب بعصاک الحجر ؁ واللہ یختص برحمتہٖ من یشاءُ ؁ ؁ شاہ عبدالحق وغیرہ مفسرین نے اس آیت کا ترجمہ یہ دیا ہے " دل چاہتا ہے بہت کتاب والوں کا " ؁ ودّ کثیرٌ من اھل الکتٰب لو یردّونکم من بعد ایمانکم کفّارا ۵ حسدًا من عند انفسھم من بعد ما تبیّن لھم الحق ۷ ؁ فاینما تولّوا فثمّ وجہ اللہ ۵ کہ کسی طرح تم کو پھیر کر مسلمان ہوئے پیچھے کافر کر دیں - حسد کرکے اپنے اندر سے بعد اس کے کہ کھل چکا ان پر حق "؎

فضول ہیں اور زیادہ لوگ آدمیوں کے بہکانے کیواسطے گھڑی گئی ہیں کیونکہ قانون قدرت اور علم کے برخلاف تمام باتیں جھوٹی ہی ہوا کرتی ہیں۔ اگر اس وقت معجزے تھے۔ تو اب کیوں نہیں ہوتے؟ چونکہ اس وقت نہیں ہوتے۔ اسوقت بھی نہیں ہوتے تھے۔ اس میں کچھ بھی شک نہیں (۱۹)

(۲۰) اور اس سے پہلے کافروں پر فتح چاہتے تھے۔ جو کچھ پہنچانا تھا جب اُن کے پاس وہ آیا جھٹ کافر ہو گئے۔ کافروں پر لعنت ہے اللہ کی (منزل ۱۔ پارہ ۱۔ سورۃ البقر آیت ۸۹)[له]

محقق ۔ جس طرح تم غیر مذہب والوں کو کافر کہتے ہو۔ اسی طرح کیا وے تم کو کافر نہیں کہتے؟ اور وہ اپنے مذہب کے خدا کی طرف سے (تم کو) لعنت دیتے ہیں۔ پھر کہو۔ کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔ جب غور سے دیکھتے ہیں۔ تو سب مذہب والوں میں جھوٹ پایا جاتا ہے اور جو سچ ہے۔ وہ سب میں یکساں ہے۔ یہ سب جھگڑے جہالت کے ہیں (۲۰)

(۲۱) خوشخبری ایمانداروں کو اللہ فرشتوں پیغمبروں جبرآئیل اور میکائیل کا جو دشمن ہے۔ اللہ بھی ایسے کافروں کا دشمن ہے (منزل ۱۔ پارہ ۱۔ سورۃ البقر آیت ۹۷)[له]

محقق جب مسلمان کہتے ہیں کہ خدا لاشریک ہے۔ پھر یہ فوج کی فوج شریک کہاں سے کر دی؟ کیا جو اوروں کا دشمن ہے وہ خدا کا بھی دشمن ہے؟ اگر ایسا ہے۔ تو ٹھیک نہیں۔ کیونکہ خدا کسی کا دشمن نہیں ہو سکتا (۲۱)

(۲۲) اور کہو کہ معافی مانگتے ہیں۔ ہم معاف کرینگے تمہارے گناہ اور زیادہ دینگے۔ نیکی کرنے والوں کو (منزل اول پارہ اول۔ سورۃ البقر آیت ۹۹)[له]

محقق ۔ بھلا یہ خدا کی ہدایت سب کو گنہگار بنانیوالی ہے یا نہیں؟ کیونکہ جب گناہ معاف ہونیکا سہارا آدمیوں کو ملتا ہے۔ تب گناہوں سے کوئی بھی نہیں ڈرتا۔ اسواسطے ایسا کہنے والا خدا اور یہ خدا کی بنائی ہوئی کتاب نہیں ہو سکتی۔ وہ عادل ہے۔ بے انصافی کبھی نہیں کرتا اور گناہ معاف کرنے سے تو بے انصاف ہو جاتا ہے (۲۲)

(۲۳) جب موسیٰ نے اپنی قوم کے واسطے پانی مانگا۔ ہم نے کہا تھا۔ اپنا عصا پتھر پر مار۔

له وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءھم ما عرفوا کفروا به فلعنة الله علی الکفرین ٥ له وبشری للمؤمنین ٥ من کان عدوا لله وملئکته ورسله وجبرائیل ومیکٰئیل فان الله عدو للکفرین ٥ له وقولوا حطة نغفر لکم خطیٰکم ٥ وسنزید المحسنین ٥

کو گھر سے نکالنا اور دوسرے مذہب کے لوگوں کا خون بہانا اور گھر سے انہیں نکال دینا۔ بھلا کونسی اچھی بات ہے یہ تو بے علمی اور طرفداری سے بھری ہوئی فضول بات ہے۔ کیا خدا پہلے ہی سے نہیں جانتا تھا۔ کہ یہ اقرار کے خلاف کریں گے؟ اس سے واضح ہوتا ہے کہ مسلمانوں کا خدا بھی عیسائیوں کے خدا کی بہت صفات رکھتا ہے۔ یہ قرآن مستغنی عن الغیر نہیں۔ کیونکہ اس کی تھوڑی سی باتوں کو چھوڑ کر باقی سب باتیں بائیبل کی ہیں۔ (۱۷)

(۱۸) یہ وہ لوگ ہیں کہ مول لیا زندگی کو بدلے آخرت کے پس نہ ہلکا کیا جائیگا۔ اُن سے عذاب اور نہ وے مدد کئے جائیں گے (منزل ۱۔ پارہ ۱۔ سورۃ البقر آیت ۸۶[1])

محقق۔ بھلا ایسی نفرت اور حسد کی باتیں کبھی خدا کی طرف سے ہو سکتی ہیں جن لوگوں کے گناہ ہلکے کئے جائینگے۔ یا جن کو مدد دی جائیگی۔ وے کون ہیں؟ اگر وے گنہگار ہیں۔ اور گناہوں کی سزا دئے بغیر ہلکے کئے جائیں گے۔ تو بے انصافی ہوگی۔ جو سزا دے کر ہلکے کئے جائینگے۔ تو جن کا بیان اس آیت میں ہے یہ بھی سزا پا کر ہلکے ہو سکتے ہیں اور سزا دے کر بھی ہلکے نہ کئے جائیں گے۔ تو بھی بے انصافی ہوگی۔ اگر گناہوں سے ہلکے کئے جانیوالوں سے مطلب پرہیزگاروں سے ہے تو ان کے گناہ تو آپ ہی ہلکے ہیں۔ خدا کیا کریگا؟ اس سے معلوم ہوا۔ کہ یہ تحریر کسی عالم کی نہیں اور واقعی دھرماتماؤں کو سکھ اور ادھرمیوں کو دکھ ان کے اعمالوں کے مطابق ہمیشہ دینا چاہئے۔ (۱۸)

(۱۹) اور بالتحقیق دی ہم نے موسیٰ کو کتاب اور پیچھے ہم پیغمبروں کو لائے اور دئے ہم نے عیسیٰ بیٹے مریم کو معجزے ظاہر کرو۔ یعنی خدائی طاقت اور قوت دی ہم نے اسکو ساتھ روح پاک کے پھر بھلا جب آیا تمہارے پاس پیغمبر ساتھ اس چیز کے کہ نہیں چاہتے جی تمہارے تکبر کیا تم نے پس ایک فرقے کو جھٹلایا تم نے اور ایک فرقے کو مار ڈالتے ہو (منزل ۱۔ پارہ ۱۔ سورۃ البقر آیت ۸۷[2])

محقق۔ جب قرآن میں شہادت ہے کہ موسیٰ کو کتاب دی۔ تو اس کا ماننا مسلمانوں کیلئے لازم آیا۔ اور جو جو اس کتاب میں نقص ہیں۔ وہ بھی مسلمانوں کے مذہب میں آگئے اور معجزے کی باتیں سب

---

[1] اولٰئک الذین اشتروا الحیٰوۃ الدنیا بالاخرۃ فلا یخفف عنھم العذاب ولا ھم ینصرون ○ [2] ولقد اٰتینا موسی الکتاب وقفینا من بعدہٖ بالرسل واٰتینا عیسی ابن مریم البینٰت وایدنٰہ بروح القدس ○ افکلما جاءکم رسول بما لا تھوٰی انفسکم استکبرتم ج ففریقاً کذبتم وفریقاً تقتلون ○

(۱۵) اس طرح خدا مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے۔ کہ تم سمجھو (منزل اوّل۔ پارہ اوّل۔ سورۃ البقر آیت ۶۷[1])

محقق۔ اگر مُردوں کو خدا زندہ کرتا تھا تو اب کیوں نہیں کرتا؟ کیا وہ قیامت کی رات تک قبروں میں پڑے رہیں گے کیا آج کل دورہ سپرد ہیں۔ کیا اتنی ہی خدا کی نشانیاں ہیں؟ کیا زمین سورج چاند وغیرہ نشانیاں نہیں ہیں؟ کیا کائنات میں جو گوناگوں مخلوقات سامنے نظر آتی ہے۔ یہ کوئی کم نشانیاں ہیں؟ (۱۵)

(۱۶) وے ہمیشہ کے لئے بہشت میں رہنے والے ہیں (منزل ۱۔ پارہ ۱۔ بقر آیت ۸۱[2])

محقق۔ چونکہ جیو (رُوح) غیر متناہی گناہ و ثواب کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اس لئے ہمیشہ کے لئے بہشت یا دوزخ میں نہیں رہ سکتے اور اگر خدا ایسا کرے تو وہ ظالم اور لاعلم ٹھہرے اگر قیامت کی رات انصاف ہوگا۔ تو انسانوں کے گناہ و ثواب مساوی ہونے چاہئیں اگر اعمال غیر متناہی نہیں ہیں تو ان کا ثمرہ غیر متناہی کیونکر ہو سکتا ہے؟ اور (مسلمان لوگ) دُنیا کی پیدائش سات آٹھ ہزار برسوں سے بھی کم بتلاتے ہیں کیا اس سے پیشتر خدا نکما بیٹھا رہا تھا؟ اور کیا قیامت کے پیچھے بھی نکما رہیگا؟ یہ باتیں لڑکوں کی باتوں کی مانند ہیں کیونکہ پرمیشور کے کام ہمیشہ قائم رہتے ہیں۔ اور جس قدر کسی کے گناہ و ثواب ہوتے ہیں اُن کے مطابق ہی اس کو وہ ثمرہ دیتا ہے۔ لہذا قرآن کی یہ بات سچی نہیں ہے (۱۶)

(۱۷) اور جب لیا ہم نے عہد تمہارا نہ بہانا تم لہو اپنے آپس کے اور نہ نکال دو کسی کو گھر میں اپنے سے۔ پھر اقرار کیا تم نے اور تم شاہد ہو۔ پھر تم وہ لوگ ہو۔ کہ مار ڈالتے ہو۔ آپس اپنے کو اور نکال دیتے ہو ایک فرقے کو آپ میں سے گھروں اُن کے سے (منزل ۱۔ پ ۱۔ بقر آیت ۸۳۔ ۸۴[3])

محقق۔ بھلا اقرار کرنا اور کرانا محدود العقل آدمیوں کی بات ہے یا خدا کی؟ جب خدا ہمہ دان ہے تو ایسی بیہودہ باتیں دُنیا داروں کی مانند کیوں کریگا؟ آپس میں لہو نہ بہانا اور اپنے ہم مذہبوں

---

[1] کذٰلک یحی اللہ الموتیٰ ویریکم اٰیٰتہٖ لعلکم تعقلون ○ اولئک اصحٰب الجنۃ ھم فیھا خٰلدون ○ [2] واذ اخذنا میثاقکم لا تسفکون دماءکم ولا تخرجون انفسکم من دیارکم ثم اقررتم وانتم تشھدون ○ [3] ثم انتم ھٰؤلاء تقتلون انفسکم وتخرجون فریقاً من دیارھم

جب یہ حالت ہے تو بہشت میں جانے والوں کی بھی موت ضروری ہوگی (۱۲)

(۱۳) اس دن سے ڈرو کہ جب کوئی روح کسی روح پر بھروسہ نہ رکھیگی اور نہ اس کی سفارش قبول کی جائیگی نہ اس سے بدلہ لیا جائیگا اور نہ وے مدد پاوینگے (منزل ۱۔ پارہ ۱ سورۃ البقر آیت ۴۸)[ل]

محقق۔ کیا موجودہ دنوں میں نہ ڈریں؟ برائی کرنے سے ہمیشہ ڈرنا چاہئے جب سفارش نہ مانی جائیگی۔ تو پھر (یہ بات کہ) پیغمبر کی شہادت یا سفارش سے خدا بہشت دیگا کیونکر سچ ہوسکیگی؟ کیا خدا بہشت والوں کا ہی مددگار ہے۔ دوزخ والوں کا نہیں؟ اگر ایسا ہے تو خدا طرفدار ہے (۱۳)

(۱۴) ہم نے موسیٰ کو کتاب اور معجزے دیئے۔ ہم نے ان کو کہا۔ کہ تم ذلیل بندر ہو جاؤ یہ ایک ڈر دکھایا۔ جو اُن کے سامنے اور پیچھے تھے۔ اُن کو اور ہدایت ایمان داروں کو۔ (منزل اوّل پارہ اوّل۔ سورۃ البقر آیت ۵۳-۶۵)[ل]

محقق۔ اگر موسیٰ کو کتاب دی تھی۔ تو قرآن کا ہونا فضول ہے یہ بات جو بائیبل اور قرآن میں لکھی ہے۔ کہ اس کو معجزے کرنیکی طاقت دی تھی۔ قابل تعظیم نہیں کیونکہ اگر ایسا ہوا تھا۔ تو اب بھی ہوتا۔ اگر اب نہیں ہوتا۔ تو پہلے بھی نہیں ہوا تھا۔ جیسے خود غرض لوگ آج کل بھی جاہلوں کے درمیان عالم بنجاتے ہیں۔ ویسے ہی اس زمانہ میں بھی مکر کیا ہوگا۔ کیونکہ خدا اور اُس کی پرستش کرنے والے اب بھی موجود ہیں تو اس وقت خدا معجزے کرنیکی طاقت کیوں نہیں دیتا اور نہ وہ معجزے کرسکتے ہیں۔ اگر موسیٰ کو کتاب دی تھی۔ تو دوبارہ کتاب دینے کی کیا ضرورت تھی کیونکہ اگر بھلائی برائی کرنے نہ کرنیکا اپدیش سب جگہ یکساں ہے تو دوبارہ مختلف کتابوں کے بنانے سے تکرار لازم آتا ہے۔ کیا خدا اس کتاب میں جو کہ موسیٰ کو دی تھی۔ کچھ بھول گیا تھا۔ اگر خدا نے ذلیل بندر ہوجانا محض ڈرانے کے لئے کہا۔ تو اس کا کہنا جھوٹا ہوا۔ یا اُس نے دھوکا دیا۔ جو ایسی باتیں کرتا ہے۔ وہ خدا نہیں۔ اور جس کتاب میں ایسی باتیں ہیں وہ خدا کی طرف سے نہیں ہوسکتی۔ (۱۴)

ل وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ۝

ل وَإِذْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَالْفُرْقَانَ .. فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ فَجَعَلْنَاهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ۝

بڑھا دیتا ہے۔ اور کسی کو گمراہ کر دیتا ہے خدا نے یہ باتیں شیطان سے سیکھی ہونگی۔ اور شیطان نے سیکھی ہونگی۔ خدا سے کیونکہ سوائے خدا کے شیطان کا اُستاد اور کوئی نہیں ہوسکتا (۱۱)

(۱۲) اور کہا ہم نے کہ اے آدم! تو اور تیری جورو بہشت میں رہ کر کھاؤ تم بافراغت جہاں چاہو پھر مت نزدیک جاؤ اس درخت کے گنہگار ہو جاؤ گے شیطان نے ان کو گمراہ کیا اور ان کو بہشت کے عیش سے کھو دیا۔ تب ہم نے کہا۔ کہ اُترو۔ بعضے تمہارے میں بعض کے دشمن ہیں۔ اور تمہارا ٹھکانا زمین پر ہے۔ اور ایک وقت تک فائدہ ہے۔ پس سیکھ لیں آدم نے پروردگار اپنے سے کچھ باتیں۔ پس وہ زمین پر آ گیا۔ (منزل اوّل سیپارہ اوّل سورۃ البقر۔ آیت ۳۵۔۳۶۔۳۷)

محقق ۔ دیکھیے خدا کی کم علمی۔ ابھی تو بہشت میں رہنے کا اعزاز بخشا۔ اور ابھی کہا کہ نکلو۔ اگر آئندہ کی باتوں کو جانتا ہوتا۔ تو (بہشت میں رہنے کا) عطیہ ہی کیوں دیتا؟ اور معلوم ہوتا ہے کہ بہکانے والے شیطان کو سزا دینے سے (خدا بھی) قاصر ہے۔ وہ درخت کس لئے پیدا کیا تھا؟ کیا اپنے لئے یا دوسرے کیلئے۔ اگر دوسروں کیلئے۔ تو کیوں (آدم کو) روکا؟ اس لئے ایسی باتیں نہ خدا کی اور نہ اس کی بنائی ہوئی کتاب کی ہوسکتی ہیں؟

آدم صاحب خدا سے کتنی باتیں سیکھ آتے تھے۔ اور جب زمین پر آدم صاحب آئے۔ تب کس طرح سے آئے؟ کیا وہ بہشت پہاڑ پر ہے یا آسمان پر؟ اس سے کیونکر اُتر آئے۔ کیا پرندکی مانند اُڑ کر یا پتھر کی طرح گر کر؟ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب آدم صاحب خاک سے بنائے گئے تو اُن کے بہشت میں بھی خاک ہوگی اور جتنے وہاں فرشتے وغیرہ ہیں وہ بھی خاک کے ہونگے کیونکہ خاک کے جسم بغیر اعضا نہیں بن سکتے اور خاکی جسم ہونیکی وجہ سے مرنا بھی ضرور لازم آئیگا۔ اگر وہاں موت ہوتی ہے۔ تو وہاں سے (بعد موت) کہاں جاتے ہیں؟ اگر موت نہیں ہوتی۔ تو ان کی پیدائش بھی نہیں ہونی چاہیئے۔ جب پیدائش ہے تو موت بھی ضروری ہے ایسی صورت میں قرآن کا یہ لکھنا کہ بیبیاں ہمیشہ بہشت میں رہتی ہیں جھوٹا ہو جائیگا کیونکہ ان کو بھی مرنا ہوگا۔

ﵟ وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ ۖ وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۖ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ۝ فَتَلَقَّىٰ آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ

ہوتا ہے جہاں کہ عورتوں کی عزت بہت ہے مردوں کی نہیں اسیطرح خدا کے گھر میں عورتوں کی قدر بہت ہے۔ اور اُن سے خدا کی محبت بھی مردوں کی نسبت زیادہ تر ہے کیونکہ خدا نے بیبیوں کو بہشت میں ہمیشہ کیلئے رکھا ہے نہ کہ مردوں کو۔ وے بیبیاں بلا خدا کی مرضی کے بہشت میں کیونکر ٹھہر سکتی ہیں اگر یہ بات ایسی ہی ہے تو خدا بھی عورتوں میں غلطان ہے (۹)

(۱۰) آدم کو سارے نام سکھائے پھر فرشتوں کے سامنے کر کے کہا۔ جو تم سچے ہو مجھے ان کے نام بتاؤ۔ کہا اے آدم! بتا دے اُنکو نام اُن کے پس جب بتا دیئے اُنکے نام (تو خدا نے فرشتوں سے) کہا۔ کہ میں نے تم سے نہ کہا تھا۔ کہ تحقیق میں زمین اور آسمان کی چھپی چیزیں اور ظاہر اور چھپے اعمالوں کو جانتا ہوں (منزل ۱۔ پارہ ۱۔ سورۃ البقر آیت ۳۲-۳۴ ؂۱)

محقق۔ بھلا اس طرح پر فرشتوں کو دھوکا دے کر اپنی بڑائی کرنا خدا کا کام ہو سکتا ہے؟ یہ تو ایک دمبھ (ڈھونگ) کی بات ہے اسکو کوئی عالم نہیں مان سکتا۔ اور نہ ایسا غرور کر سکتا ہے۔ کیا ایسی باتوں سے ہی خدا اپنی کرامات جمانا چاہتا ہے؟ ہاں جنگلی لوگوں میں کوئی کیسا ہی پاکھنڈ چلا ویوے چل سکتا ہے۔ شائستہ آدمیوں میں نہیں (۱۰)

(۱۱) جب ہم نے فرشتوں سے کہا۔ سجدہ کرو آدم کو پس سب نے سجدہ کیا۔ پر شیطان نے نہ مانا اور تکبر کیا۔ کیونکہ ؂۲ وہ بھی ایک کافر تھا (منزل ۱ پارہ ۱۔ سورۃ البقر آیت ۳۶ ؂۳)

محقق۔ اس سے (ثابت ہوا کہ) خدا ہمہ دان نہیں یعنی ماضی حال مستقبل کی باتیں پورے طور پر نہیں جانتا۔ اگر جانتا۔ تو شیطان کو پیدا ہی کیوں کیا؟ اور خدا میں کچھ جلال بھی نہیں ہے کیونکہ شیطان نے خدا کا حکم ہی نہ مانا اور خدا اُس کا کچھ بھی نہ کر سکا۔ اور دیکھئے ایک کافر شیطان نے خدا کے بھی چھکے چھڑا دیئے۔ پس مسلمانوں کے خیال میں جہاں کروڑوں کافر ہیں وہاں مسلمانوں کے خدا اور مسلمانوں کی کیا پیش چل سکتی ہے؟ کبھی کبھی خدا بھی کسی کی بیاری

؂۱ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِىْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۝ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۝ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۝ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ؂۲ یہاں پر بھی ترجمہ کی غلطی تھی۔ صحیح ترجمہ اب کر دیا گیا ہے۔ نوٹ۔ وہ کافروں میں سے تھا ؂۳ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۝ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۝ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

ہیں۔ واسطے کافروں کے (منزل ا سیپارہ اول سورۃ البقر آیت ۲۴-۲۵) [1]

محقق۔ بھلا یہ کوئی بات ہے کہ اس کے مانند کوئی سورۃ نہ بنے ہیکیا اکبر بادشاہ کے زمانے میں مولوی فیضی نے بے نقط قرآن نہیں بنا لیا تھا۔؟ وہ کونسی دوزخ کی آگ ہے ؟ کیا اس (دنیا کی آگ) سے نہ ڈرنا چاہیئے۔ اس آگ میں بھی جو کچھ پڑے وہ اس کا ایندھن ہے جیسے قرآن میں لکھا ہے کہ کافروں کے واسطے دوزخ کی آگ تیار کی گئی ہے ویسے پرانوں میں لکھا ہے۔ کہ ملیچھوں کیواسطے گھور نرک بنا ہے۔ اب کہئے کس کی بات سچی مانیں ؟ اپنے اپنے قول سے تو دونو بہشت میں جانے والے اور ایک دوسرے کے مذہب کی رُو سے دونو دوزخی ہوتے ہیں۔ پس ان سب کا جھگڑا جھوٹا ہے۔ ہاں جو دھارمک ہیں۔ وے سکھ اور جو پاپی ہیں۔ وے سب مذہبوں میں دکھ ہی پائیں گے +

(۹) اور خوشخبری دے ان لوگوں کو جو کہ ایمان لائے۔ اور کام کئے اچھے یہ کر واسطے اُن کے بہشتیں ہیں چلتی ہیں نیچے ان کے نہریں جب دیئے جاوینگے اس میں سے میووں کا رزق۔ کہیں گے یہ چیزیں ہیں۔ جو ہم کو پہلے دی گئی تھیں۔ اور واسطے اُن کے بیویاں ہیں ستھری اور ہمیشہ ہے اُن کا وہاں رہنا (منزل ا۔ پارہ اوّل سورۃ البقر آیت ۲۶) [2]

محقق۔ بھلا اس قرآن کی بہشت میں دنیا سے بڑھ کر کونسی عمدہ شے ہے ؟ جو چیزیں دنیا میں ہیں وہی مسلمانوں کے بہشت میں ہیں اور اتنی زیادتی ہے کہ یہاں جیسے آدمی مرتے اور پیدا ہوتے اور آتے جاتے ہیں۔ اس طرح بہشت میں نہیں مگر یہاں کی عورتیں ہمیشہ نہیں رہتیں اور وہاں بیبیاں ہمیشہ رہتی ہیں۔ جبتک قیامت کی رات نہ آئیگی تب تک اُن بیچاریوں کے دن کس طرح گزرتے ہونگے ؟ ہاں اگر خدا کی اُن پر مہربانی ہوتی ہوگی۔ اور خدا کے ہی سہارے وقت گزارتی ہونگی۔ یہی ٹھیک ہو سکتا ہے مسلمانوں کا بہشت گوسائیوں کے گولوک و مندر کی طرح معلوم

---

[1] وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھداء کم من دون اللہ ان کنتم صدقین ٥ فان لم تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ ج اعدت للکفرین ٥ [یہ پتہ غلط چھپا تھا۔ اب درستی کی گئی ہے +]

[2] وبشر الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت ان لھم جنت تجری من تحتھا الانھر ط کلما رزقوا منھا من ثمرۃ رزقا لا قالوا ھذا الذی رزقنا من قبل واتوا بہ متشابھا ط ولھم فیھا ازواج مطھرۃ وھم فیھا خلدون ٥

لاحاصل ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بائیبل اور قرآن کی شاذ و نادر باتیں نہ ملتی ہونگی۔ ورنہ سب ملتی ہیں۔ ایک ہی (مکمل) کتاب جیسی کہ وید ہے کیوں نہ نازل کی؟ قیامت پر ہی یقین رکھنا چاہیئے۔ اور (کسی چیز) پر نہیں؟ کیا عیسائی اور مسلمان ہی خدا کی ہدایت پر (چلنے والے) ہیں اور اُن میں کوئی گنہگار نہیں ہے۔ کیا وہ عیسائی اور مسلمان جو بدکار ہیں۔ وے تو نجات پائیں گے اور دوسرے جو بدکار نہیں ہیں وے نہ پائینگے۔ یہ سخت بے انصافی اور اندھیر کی بات نہیں ہے؟ کیا جو لوگ مسلمانی مذہب کو نہیں مانتے۔ اُنہیں کافر کہنا یکطرفہ ڈگری نہیں ہے؟ اگر خدا ہی نے اُن کے دل اور کانوں پر مُہر لگائی ہے۔ اور اس وجہ سے وے گناہ کرتے ہیں تو اُن کا کچھ بھی قصور نہیں۔ یہ قصور خدا کا ہی ہے۔ ایسی صورت میں اُن کو سُکھ دُکھ یا گناہ ثواب نہیں ہو سکتا؟ پھر (خدا) اُن کو سزا جزا کیوں دیتا ہے۔ کیونکہ اُنہوں نے گناہ یا ثواب خود مختاری سے نہیں کیا۔ (۵)

(۶) اُنکے دلوں میں بیماری ہے۔ اللہ نے اُن کی بیماری بڑھا دی (منزل ۱۔ پارہ ۱ سورہ بقر آیت ۱۰)[1]

محقق۔ بھلا بلا قصور خدا نے اُن کی بیماری بڑھا دی۔ رحم نہ آیا۔ ان بیچاروں کو بڑی تکلیف ہوئی ہوگی۔ کیا یہ شیطان سے بڑھ کر شیطنت کا کام نہیں ہے؟ کسی کے دل پر مُہر لگانا۔ کسی کی بیماری بڑھانا خدا کا کام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بیماری کا بڑھنا اپنے گناہوں کا نتیجہ ہے۔ (۶)

(۷) جس نے تمہارے واسطے زمین کو بچھونا اور آسمان کی چھت بنائی۔ (منزل اوّل سیپارہ اوّل۔ سورۃ البقر۔ آیت ۲۲)[2]

محقق۔ بھلا آسمان چھت کسی کی ہو سکتی ہے؟ یہ جہالت کی بات ہے۔ آسمان کو چھت کی مانند ماننا تمسخر کی بات ہے۔ اگر کسی اور کرّہ زمین کو آسمان مانتے ہوں تو اُن کے گھر کی بات ہے۔ (۷)

(۸) اگر تم اس کلام سے شک میں ہو جو ہم نے اپنے پیغمبر کے اُوپر اُتاری۔ تو اُس کی سی ایک سورۃ لے آؤ اور شاہدوں اپنے کو پکارو۔ سوائے اللہ کے۔ اگر ہو تم سچے۔ پھر اگر نہ کرو اور البتہ نہ کر سکو گے تو اُس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن ہیں آدمی[3] اور پتھر جو تیار کئے گئے

---

[1] فی قلوبھم مرضٌ لا فزادھم اللہ مرضاہ [2] الذی جعل لکم الارض فراشاً والسماء بناءً ہ [3] ترجمہ غلط چھپ گیا تھا۔ اب درست کیا گیا ہے ؞

بتائی ہوئی نہیں ہوسکتی ہے۔ مثلاً عربی زبان میں نازل کرنے سے عرب والوں کو اس کا پڑھنا سہل اور دوسری زبان بولنے والوں کو مشکل ہو جاتا ہے اس سے خدا طرفدار ٹھہرتا ہے اور جس طرح کہ خدا نے کل دنیا کے رہنے والے آدمیوں پر نظر انصاف سے سب ملکوں کی زبانوں سے نرالی سنسکرت زبان میں کہ جو سب ملک والوں کیلئے یکساں محنت سے حاصل ہوتی ہے۔ ویدوں کو نازل کیا ہے ایسی ہی زبان میں اگر قرآن کو نازل کرتا تو یہ نقص عائد نہ ہوتا۔ (۴)

سورۃ بقر ۵۔ (ف) یہ کتاب کہ جس میں شک نہیں پرہیزگاروں کو راہ دکھلاتی ہے۔ جو کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ غیب کے اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور اس چیز سے کہ جو ہم نے دی ان کو خرچ کرتے ہیں۔ اور وے لوگ جو اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں۔ جو اتاری گئی۔ تیری طرف یا تجھ سے پہلے اتاری گئی اور یقین قیامت پر رکھتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے پروردگار کی ہدایت پر ہیں۔ اور وے ہی چھٹکارہ پانیوالے ہیں تحقیق کہ جو لوگ کافر ہوئے ان پر تیرا ڈرانا نہ ڈرانا برابر ہے۔ وے ایمان نہ لائینگے۔ مہر کی اللہ نے اُن کے دلوں پر اور کانوں پر اور اُن کی آنکھوں پر پردہ ہے اور اُنکے واسطے بڑا عذاب ہے (منزل اوّل پارہ اوّل سورۃ البقر آیت ۲۔۳ تا ۶) [1]

محقق۔ کیا اپنے ہی منہ سے اپنی کتاب کی تعریف کرنا خدا کے دمبھ (خود نمائی) کی بات نہیں؟ جو پرہیزگار لوگ ہیں۔ وے تو خود راہ راست پر ہیں۔ اور جو جھوٹی راہ پر ہیں۔ اُن کو یہ قرآن راہ ہی نہیں دکھلا سکتا۔ تو پھر کس کام کا رہا۔ کیا گناہ و ثواب و محنت کے بغیر خدا اپنے ہی خزانے سے خرچ کرنے کو دیتا ہے؟ اگر دیتا ہے۔ تو سب کو کیوں نہیں دیتا۔ اور مسلمان لوگ محنت کیوں کرتے ہیں؟ اگر انجیل وغیرہ پر اعتقاد لانا لازم ہے تو مسلمان انجیل وغیرہ پر ایمان مثل قرآن کے کیوں نہیں لاتے؟ اور اگر لاتے ہیں تو قرآن کا نازل ہونا کس واسطے ہے؟ اگر کہیں کہ قرآن میں زیادہ باتیں ہیں۔ تو کیا پہلی کتاب میں خدا لکھنا بھول گیا تھا؟ اور اگر نہیں بھولا تو قرآن کا بنانا

[1] الٓمٓ ۔ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ ج وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

والوں اور حیوانات وغیرہ کو مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل کرانیکا حکم نہ دیتا۔ اگر معاف کرنیوالا ہے تو گنہگاروں پر بھی رحم کریگا؟ اور اگر کریگا۔ تو آگے ذکر آئیگا "کہ کافروں کو قتل کرو" یعنی جو قرآن اور پیغمبر کو نہ مانیں وہ کافر ہیں۔ ایسا کیوں کہتا؟ اسلئے قرآن خدا کا کلام ثابت نہیں ہوتا (۲) (۳) مالک دین انصاف کا۔ تجھہی کی عبادت کرتے ہیں ہم۔ اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ دکھا ہم کو راستہ سیدھا (منزل اوّل۔ پارہ اول۔ سورۃ الفاتحہ۔ آیت ۳۔۴۔۵)

محقق۔ کیا خدا ہمیشہ انصاف نہیں کرتا؟ کسی خاص دن انصاف کرتا ہے یہ تو اندھیر کی بات ہے اسی کی عبادت کرنا اور اسی سے مدد چاہنا تو ٹھیک ہے لیکن کیا بُری بات میں بھی مدد چاہنا درست ہے اور سیدھا راستہ کیا صرف مسلمانوں ہی کا ہے یا دوسروں کا بھی؟ سیدھے راستے کو مسلمان کیوں نہیں قبول کرتے؟ کیا سیدھا راستہ بُرائی کیطرف کا تو نہیں چاہتے۔ اگر اچھی باتیں سب کی یکساں ہیں۔ تو پھر مسلمانوں میں خصوصیت کچھ نہ رہی۔ اور دوسروں کی اچھی باتیں نہیں مانتے۔ تو متعصب ہیں۔ (۳)

(۴) راہ ان لوگوں کی جن پر فضل کیا تو نے۔ ان کا راہ مت دکھا کہ جن کے اوپر تو نے غصہ کیا۔ اور نہ گمراہوں کا راستہ دکھا (منزل اول۔ پارہ اول۔ سورۃ الفاتحہ آیت ۶۔۷)

محقق۔ جب مسلمان لوگ پہلا جنم اور گذشتہ کئے ہوئے گناہ اور ثواب نہیں مانتے۔ تو بعض لوگوں پر رحمت کرنے اور بعض لوگوں پر نہ کرنے سے خدا طرفدار ٹھہرتا ہے کیونکہ گناہ و ثواب کے بغیر رنج و راحت کا دینا قطعی بے انصافی کی بات ہے۔ اور بلا سبب کسی پر رحم اور کسی پر غضب کی نظر کرنا بھی اس کی فطرت سے بعید ہے۔ (بلا وجہ) وہ رحم یا غضب نہیں کر سکتا۔ اور جب اُنکے سابقہ (سنچت) گناہ و ثواب ہی نہیں تو کسی پر رحم اور کسی پر غضب کرنا یہ بات ہی نہیں بن سکتی اور اس صورت کی شرح میں یہ الفاظ کہ "یہ سورت اللہ صاحب نے آدمیوں کے منہ سے کہلائی کہ یہ ہمیشہ اسطرح سے کہا کریں" (درج ہیں) اگر یہ بات درست ہے تو "الف۔ ب" حروف بھی خدا نے ہی پڑھائے ہونگے؟ اگر کہو کہ بلا حروف جاننے کے اس سورۃ کو کیسے پڑھ سکتے (تو سوال یہ ہے کہ) کیا حلق سے ہی بلاتے اور بولتے گئے۔ اگر یہ درست ہے۔ تو سب قرآن ہی زبانی پڑھایا ہوگا۔ یہ سمجھنا چاہئے۔ کہ جس کتاب میں طرفداری کی باتیں پائی جاویں تو وہ کتاب خدا کی

ؔ مٰلک یوم الدین ٥ ایاک نعبد وایاک نستعین ٥ اھدنا الصراط المستقیم ؔ صراط الذین انعمت علیھم ٥ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ٥

چودہواں باب

دربارہ تحقیق مذہب اسلام

سورۃ فاتحہ (۱) شروع[1] ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے۔ (منزل اوّل۔ سیپارہ اوّل۔ سورۃ فاتحہ۔ آیت ۱)

محقق۔ مسلمان لوگ ایسا کہتے ہیں کہ قرآن خدا کا کلام ہے لیکن اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا بنانیوالا کوئی دوسرا ہے کیونکہ اگر خدا کا بنایا ہوتا۔ تو "شروع ساتھ نام اللہ کے" ایسا نہ کہتا۔ بلکہ شروع واسطے ہدایت انسانوں کے "ایسا کہتا۔ اگر انسانوں کو نصیحت کرتا ہے۔ کہ تم ایسا کہو۔ تو بھی درست نہیں کیونکہ اس سے گناہ کا شروع بھی خدا کے نام سے ہونا صادق آئیگا۔ اور اسکا نام بھی بدنام ہو جائیگا اگر وہ بخشش اور رحم کرنیوالا ہے۔ تو اُس نے اپنی مخلوق میں انسانوں کے آرام کے واسطے دوسرے جانداروں کو مار سخت ایذا دلا اور ذبح کرا کر گوشت کھانیکی (انسانوں کو) اجازت کیوں دی؟ کیا وہ ذی روح بیگناہ اور خدا کے بنائے نہیں ہیں؟ پس یہ کہنا تھا۔ کہ "خدا کے نام پر عمدہ باتوں کا شروع"۔ خراب باتوں کا نہیں۔ یہ الفاظ (گول مول) مبہم ہیں۔ کیا چوری زناکاری دروغگوئی اور ادہرم کا آغاز بھی خدا کے نام پر کیا جاہئے؟ اسو جہ سے دیکھو لوگ قصاب وغیرہ مسلمان گائے وغیرہ کی گردن کاٹنے میں بھی "بسم اللہ" اس کلام کو پڑھتے ہیں۔ جب یہی اس کا مذکورہ بالا مطلب ہے۔ تب ہی تو بُرائیوں کا آغاز بھی مسلمان خدا کے نام پر کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کا خدا رحیم بھی ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس کا رحم اُن حیوانات کیلئے نہیں ہے۔ اور اگر مسلمان لوگ اس کلام کا مطلب نہیں جانتے۔ تو اس کلام کا نازل ہونا بیفائدہ ہے۔ اگر مسلمان لوگ اس کے معنے اور کچھ کرتے ہیں۔ تو پھر اصل مطلب کیا ہے۔ وغیرہ

(۲) سب تعریف واسطے اللہ کے جو پروردگار عالمین کا بخشش کرنے والا مہربان ہے[2]۔ (منزل اوّل۔ سیپارہ اوّل۔ سورۃ الفاتحہ آیت ۲۔ ۳)

محقق۔ اگر قرآن کا خدا دُنیا کا پروردگار ہوتا۔ اور سب پر بخشش اور رحم کیا کرتا تو دوسرے مذاہب

---

[1] بسم اللہ الرحمٰن الرحیم [2] الحمد للہ رب العلمین ۝ الرحمٰن الرحیم ۝

برائیوں کو ترک کریں۔ اور ہٹھ دھرمیوں کے ہٹ و تعصب کو کم کریں۔ کراویں۔ کیونکہ تعصب سے کیا کیا خرابیاں دُنیا میں نہیں ہوئیں۔ اور نہیں ہوتیں۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ اس ناقابل اعتماد چند روزہ زندگی میں غیر کو نقصان پہنچا کر فائدہ سے خود محروم رہنا اور دُوسرے کو رکھنا انسانیت سے بعید ہے۔

اس میں اگر کچھ خلاف لکھا گیا ہو۔ تو شریف آدمی ظاہر کر دیں۔ اس کے بعد اگر مناسب ہوگا۔ تو وہ مانا جائیگا۔ یہ تحریر ضد۔ تعصب۔ حسد۔ بغض۔ جھگڑا۔ فساد اور مخالفت گھٹانے کے لئے کی گئی ہے۔ نہ کہ ان کو بڑھانے کے لئے۔ کیونکہ ایک دُوسرے کو نقصان پہنچانے سے باز رہ کر ایک دُوسرے کو فائدہ پہنچانا ہمارا خاص کام ہے +

اس چودھویں باب میں مسلمانوں کے مذہب کی بابت (لکھ کر) تمام شریف لوگوں کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ غور کر کے قابل تسلیم باتوں کو اختیار اور ناقابل تسلیم باتوں کو ترک فرمائیے۔ اعلیٰ دانشمندوں کے آگے کلام کو طوالت دینے کی ضرورت نہیں +

دیباچہ ضمنی ختم ہُوا۔

دیباچہ ضمنی

متعلقہ باب ۱۴

جو یہ چودھواں باب مسلمانوں کے مذہب کی بابت لکھا ہے۔ وہ صرف قرآن کے رُو سے لکھا ہے۔ کسی اور کتاب کے اعتقاد کی رُو سے نہیں۔ کیونکہ مسلمان قرآن ہی پر پورا اعتقاد رکھتے ہیں۔ اگرچہ مختلف فرقے ہونے کے باعث کسی خاص لفظ کے معنی وغیرہ میں اختلاف رکھیں۔ تو بھی قرآن کے بارہ میں سب متفق ہیں۔ قرآن عربی زبان میں ہے اس کا جو ترجمہ اُردو میں مولویوں نے کیا ہے۔ اُس ترجمہ کو بحروف دیوناگری بزبان آریہ بھاشا عربی کے بڑے بڑے عالموں سے صحیح کرانے کے بعد لکھا گیا ہے۔ اگر کوئی کہے۔ کہ یہ ترجمہ ٹھیک نہیں ہے۔ تو اس کو لازم ہے۔ کہ مولوی صاحبان کے (کئے ہوئے) ترجموں کی پہلے تردید کرے۔ بعد ازاں اس مضمون پر قلم اُٹھائے۔ یہ تحریر صرف اس لئے ہے۔ کہ انسانوں کی ترقی ہو۔ اور سچ جھوٹ کی تحقیقات کرنے کے لئے سب مذاہب کی باتوں کا کسی قدر علم حاصل ہو۔ تاکہ انسانوں کو باہم سوچنے کا موقع میسّر ہو۔ اور دوسرے کے عیبوں کی تردید کر کے خوبیوں کو اختیار کر سکیں۔ کسی غیر مذہب اور نہ اس مذہب کی جھوٹ مُوٹ خوبیاں یا نقص ظاہر کرنے کا مدعا ہے۔ بلکہ (مدعا یہ ہے) جو خوبی ہے۔ وہ خوبی۔ اور جو نقص ہے۔ وُہی نقص سب پر عیاں ہو جاوے۔ نہ کوئی کسی پر بہتان لگا سکے۔ اور نہ ہی سچائی کو روک سکے۔ اور سچی جھوٹی باتیں ظاہر کرنے پر بھی جس کا جی چاہے۔ وہ مانے یا نہ مانے۔ کسی پر زبردستی نہیں کی جاتی۔ اور یہی شریف آدمیوں کا وطیرہ ہے۔ کہ اپنے یا دُوسروں کے نقصوں کو نقص اور خوبیوں کو خوبیاں جان کر خوبیوں کو اختیار۔ اور

ہے۔ کیونکہ جہاں چھوٹائی بڑائی ہے۔ اور جس ایک ہی شہر میں رہنا لازمی ہو۔ تو وہاں دُکھ کیوں نہ ہوگا؟ اگر خدا کا مُنہ ہے۔ تو وہ ہمہ دان مالک کل کبھی نہیں ہو سکتا۔ (۱۲۹)

(۱۳۰) دیکھ میں جلد آتا ہوں۔ اور میرا اجر میرے ساتھ ہے۔ تاکہ ہر ایک کو اُس کے کام کے موافق بدلہ دوں (باب ۲۲۔ آیت ۱۲)

محقق۔ اگر یہ بات درست ہے۔ کہ اعمال کے مطابق اجر پاتے ہیں۔ تو گناہ معاف کبھی نہیں ہو سکتے۔ اور اگر گناہ معاف ہوتے ہیں۔ تو انجیل کی بات جھوٹی ہے۔ اگر کوئی کہے۔ کہ معاف کرنا بھی تو انجیل میں لکھا ہے۔ تو اجتماع ضدین کی صورت واقع ہوئی۔ پس (بائیبل) غلط ثابت ہوگئی۔ اس بات کا ماننا چھوڑ دو۔

اب کہاں تک لکھیں۔ ان کی بائیبل میں لاکھوں باتیں قابل تردید ہیں۔ یہ تو قدرے نمونے کے طور پر عیسائیوں کی کتاب بائیبل سے لکھا گیا ہے۔ اتنے ہی سے عقلمند بہت کچھ سمجھ لیں گے۔ چند ایک باتوں کے سوائے باقی سب باتیں جھوٹی بھری پڑی ہیں۔ اور جھوٹ کی آمیزش سے سچائی بھی پاکیزہ نہیں رہتی۔ اسی لئے بائیبل قابل تسلیم نہیں ہو سکتی۔ البتہ سچائی تو ویدوں کے قبول کرنے سے حاصل ہوتی ہے (۱۳۰)

شریمد سوامی دیانند سرسوتی کی شستہ عبارت سے آراستہ
ستیارتھ پرکاش کا تیرہواں باب
دربارہ مذہب عیسائیاں ختم ہوا

محقق - عیسائیوں کے بہشت کا نظارہ دیکھئے - اگر عیسائی مرتے جاتے ہیں اور پیدا ہوتے جاتے ہیں تو (تعداد کے بڑھنے سے) اتنے بڑے شہر میں کیسے سما سکیں گے؟ کیونکہ اُس میں آدمیوں کی آمد ہے اور نکاس نہیں ہے - اور اُس شہر کو بیش قیمت جواہرات کا بنا ہُوا اور بالکل سونے کا بیان کرنا وغیرہ باتیں صرف سادہ لوح آدمیوں کا بہکا کر پھنسانے کے لئے ہیں - جو لمبائی چوڑائی اس شہر کی لکھی ہے - وہ تو درست ہو سکتی ہے - لیکن اُونچائی ساڑھے سات سو کوس کیونکر ہو سکتی ہے؟ یہ بالکل جھوٹ اور من گھڑت ہے - اتنے بڑے موتی اس تحریر کرنے والے کے گھر کے گڑھوں میں سے آئے ہونگے - یہ گپوڑا پورانوں کے گپوڑوں کا باپ ہے (۱۲۷)

(۱۲۸) کوئی ناپاک چیز یا نفرت انگیز کام کرنے والا یا جھوٹ پر چلنے والا اس میں کسی طرح داخل نہ ہوگا ... (باب ۲۱ - آیت ۲۷)

محقق - اگر یہی بات ہے - تو عیسائی کیوں کہتے ہیں - کہ گنہگار بھی بہشت میں عیسائی ہونے سے جا سکتے ہیں - یہ درست نہیں ہے - اگر ایسا ہے - تو یوحنا خواب و خیال کی جھوٹی باتیں کرنے والا بہشت میں ہرگز داخل نہ ہو سکا ہوگا - اور عیسیٰ بھی بہشت میں نہ گیا ہوگا - کیونکہ جب ایک گنہگار بہشت حاصل نہیں کر سکتا - تو جو بہت گنہگاروں کے گناہ کے بارسے لدا ہُوا ہے - وہ کیونکر بہشت میں جا سکتا ہے؟ (۱۲۸)

(۱۲۹) اور پھر کوئی لعنت نہ ہوگی اور خدا اور بّرے کا تخت اُس میں ہوگا - اور اس کے بندے اُس کی بندگی کرینگے ... - اُس کا منہ دیکھیں گے - اور اس کا نام اُن کے ماتھوں پر ہوگا - اور وہاں رات نہ ہوگی - اور وہ چراغ اور سُورج کی روشنی کے محتاج نہیں - کیونکہ خداوند خدا ان کو روشن کرتا ہے - اور وے ابدالآباد بادشاہت کریں گے - (باب ۲۲ - آیت ۳ تا ۵)

محقق - عیسائیوں کے بہشت کی رہائش پر غور کیجئے - کیا خدا اور عیسیٰ تخت پر ہمیشہ بیٹھے رہیں گے - اور اُن کے بندے اُن کے سامنے ہمیشہ منہ دیکھا کرینگے؟ اب یہ تو کہئے - کہ تمہارے خدا کا منہ کیسا ہے؟ یورپین سا گورہ یا افریقہ والوں کا سا سیاہ - یا کسی اور ملک کے باشندوں کی مانند؟ تمہارا بہشت بھی قید خانہ

پھر میں نے دیکھا۔ کہ مُردے کیا چھوٹے کیا بڑے خدا کے حضور میں کھڑے ہیں اور کتابیں کھولی گئیں اور ایک دوسری کتاب جو زندگی کی ہے کھولی گئی۔ اور مردوں کی عدالت جسطرح سے اُن کتابوں میں لکھا تھا۔ ان کے اعمال کے مطابق کیگئی (باب ۲۰۔ آیت ۱۱۔ ۱۲)

محقق۔ یہ دیکھئے لڑکپن کی بات۔ بھلا آسمان اور زمین کیسے بھاگ سکتے ہیں؟ جن کے سامنے وہ بھاگے۔ وہ کس پر ٹھیرے ہونگے؟ خدا اور اُس کا تخت کہاں رہا ہوگا؟ اگر مُردے خدا کے سامنے کھڑے کئے گئے۔ تو خدا بھی بیٹھا یا کھڑا ہوگا۔ کیا یہاں کی کچہری اور دکانوں کی طرح خدا کی عدالت کے کام بھی بذریعہ تحریر کے ہوتے ہیں؟ اور سارے جانداروں کے اعمال خدا نے خود لکھے یا اُس کے گماشتوں نے؟ ایسی ایسی باتوں سے عیسائی وغیرہ مذاہب والوں نے جو خدا نہیں ہے اُسے اور جو ایشور ہے اُسے غیر خدا بنا دیا (۱۲۵)

(۱۲۶) اُن میں سے ایک مجھ پاس آیا۔ اور مجھ سے یوں کہہ کے بولا۔ کہ اِدھر آئیں تجھے دُلہن یعنی برّے کی جورو دکھاؤنگا۔ (باب ۲۱۔ آیت ۹)

محقق۔ خوب! عیسٰی نے بہشت میں عمدہ دُلہن پائی۔ چین اُڑاتا ہوگا۔ اور جو عیسائی وہاں جاتے ہونگے۔ اُن کو بھی جوروئیں ملتی ہونگی۔ اور اُنکے ہاں بال بچے بھی ہوتے ہونگے اور بہت بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے بیماریاں بھی پیدا ہوتی ہونگی۔ لوگ مرا بھی کرتے ہونگے۔ ایسے بہشت کو دُور سے ہاتھ جوڑنا ہی اچھا ہے۔ (۱۲۶)

(۱۲۷) اور اُس نے اس شہر کو جریب سے ناپا۔ کہ ساڑھے سات سو کوس ہے۔ اور اُس کا لمبان اور چوڑان اور اونچان یکساں ہے۔ پھر اُس نے دیوار کو ناپا۔ تو اُس آدمی کے ہاتھ سے جو فرشتہ تھا۔ ایک سو چوالیس ہاتھ پایا۔ اور اس کی دیوار یشم کی بنی تھی۔ اور وہ شہر خالص سونے کا شفاف شیشے کی مانند تھا۔ اور اس شہر کی دیوار کی نیویں ہر طرح کے جواہر سے آراستہ تھیں۔ پہلی نیو یشم کی تھی۔ دوسری نیلم کی۔ تیسری شب چراغ کی۔ چوتھی زمرد کی۔ پانچویں عقیق کی اور چھٹی لعل کی۔ ساتویں سنہری پتھر کی۔ آٹھویں فیروزے کی۔ نویں زبرجد کی۔ دسویں مینی کی۔ گیارھویں سنگ سنبلی کی۔ بارھویں یاقوت کی۔ اور بارہ دروازے بارہ موتی تھے۔ ہر دروازہ ایک ایک موتی کا اور اس شہر کی سڑک خالص سونے کی شفاف شیشے کی مانند تھی۔ (باب ۲۱۔ آیت ۱۶ تا ۲۱)

اِس سے کم و بیش دینا بے انصافی ہے۔ اور جو غیر منصف کی عبادت کرتے ہیں وہ خود غیر منصف کیوں نہ ہوں ؟ (۱۲۲)

(۱۲۳) کیونکہ برّے کا بیاہ آپہنچا۔ اور اُسکی دُلہن نے اپنے آپ کو سنوارا۔ (باب ۱۹۔ آیت ۷)

محقق۔ اور تماشا دیکھئے عیسائیوں کے بہشت میں بھی بیاہ ہوتے ہیں کیونکہ عیسیٰ کا بیاہ خدا نے وہیں کیا۔ پوچھنا چاہئے۔ اس کا سسر ساس سالا وغیرہ کون تھے ؟ اور اُس کے کتنے بال بچے ہوئے ؟ اور منی کے زائل ہو جانے سے طاقت عقل قوت وغیرہ بھی کم ہوگئی ہوگی اور ابتک عیسیٰ مر بھی گیا ہوگا۔ کیونکہ مرکب شئے کے اجزا ضرور جدا ہو جایا کرتے ہیں۔ آجکل عیسائیوں نے انکو مان کر مغالطہ کھایا اور نہ جانے کب تک مغالطہ میں رہینگے (۱۲۳)

(۱۲۴) اور اُس نے اُس اژدہے کو جو پُرانا سانپ ہے یعنی ابلیس اور شیطان کو پکڑا اور ہزار برس تک جکڑ رکھا۔ اور اُس کو اس اتھاہ کنوئیں میں ڈالا۔ اور اُسے بند کر دیا۔ اور اس پر مہر کی۔ تاکہ وہ آگے کو نہ بہکاوے (باب ۲۰۔ آیت ۲۔ ۳)

محقق۔ دیکھئے بصد مشکل شیطان کو پکڑا اور ہزار برس تک قید رکھا۔ پر وہ پھر بھی رہا ہو گیا کیا اب لوگوں کو بہکایا نہ کریگا ؟ ایسے بدکار کو تو قید خانہ میں ہی رکھنا بلکہ مار ڈالنا چاہئے تھا۔ لیکن شیطان کی ہستی ہی عیسائیوں کی خام خیالی ہے۔ دراصل شیطان کوئی نہیں ہے صرف لوگوں کو ڈرا کر اپنے دامِ فریب میں لانے کی تدبیر نکالی ہوئی ہے۔ ایک مثل ہے کہ کسی چالاک آدمی نے بہت سے سادہ لوح آدمیوں کو کہا۔ کہ چلو تم کو دیوتا کا درشن کراؤں۔ اُس نے پہلے ہی سے ایک شخص کو تنہا جگہ میں لے جاکر چیتر بھج یعنی چار ہاتھ والا بنا کر جھاڑی میں چھپا رکھا تھا۔ اور جب لوگ وہاں گئے۔ تو کہا کہ آنکھیں بند کر لو۔ جب کہوں تب کھولنا۔ اور جب کہوں تب بند کر لینا۔ جو شخص آنکھیں بند نہ کریگا۔ وہ اندھا ہو جائیگا۔ جب چیتر بھج سامنے آیا۔ تب وہ بولا دیکھو اور جھٹ پٹ کہہ دیا کہ آنکھیں بند کر لو۔ اور جب وہ جھاڑی میں چھپ گیا۔ تب کہا کھولدو۔ (جب سب نے آنکھیں کھولیں تو کہا) دیکھا نارائن کا سب نے درشن کر لیا۔ ویسی ہی ان مذاہب والوں کی باتیں ہیں (وہ کہتے ہیں کہ) جو ہمارا مذہب قبول نہ کریگا۔ وہ شیطان کا بہکایا ہوا سمجھا جائیگا۔ اسلئے اُن کے وہم فریب میں کسی کو نہ پھنسنا چاہئے (۱۲۴)

(۱۲۵) جس کے حضور سے زمین آسمان بھاگ گئے اور اُنہیں کہیں جگہ نہ ملی

اُن کے اعمال اُن کے پیچھے چلے آتے ہیں (باب ۱۴ - آیت ۱۳)

محقق - دیکھئے عیسائیوں کا خدا تو کہتا ہے - کہ ان کے اعمال اُن کے ساتھ رہینگے یعنی اعمال کے مطابق سب کو سزا و جزا دی جائیگی - پر عیسائی کہتے ہیں - کہ عیسیٰ سب کے گناہ اپنے اوپر لیگا - اور گناہ معاف بھی کئے جائینگے - صاحب عقل غور کریں - کہ خدا کا قول سچا ہے - یا عیسائیوں کا؟ دونوں تو سچے ہو نہیں سکتے - ان میں سے ایک جھوٹا ضرور ہوگا - ہمیں کیا - خواہ عیسائیوں کا خدا جھوٹا ہو - خواہ عیسائی (۱۱۹)

(۱۲۰) ... اور خدا کے غضب کے بڑے کولھو میں ڈال دیا - اور وہ کولھو شہر کے باہر پیڑا گیا - اور اُس کولھو سے سو کوس تک لہو ایسا بہا کہ گھوڑوں کی باگوں تک پہنچا (باب ۱۴ - آیت ۱۹-۲۰)

محقق - بتائیے - ان کے گپوڑے پورانوں سے بھی بڑھ کر ہیں یا نہیں؟ عیسائیوں کا خدا غضب کرتے وقت بہت دکھی ہوتا ہوگا - اور اگر اس کے غضب کے کولھو بھرے ہوئے ہیں - تو کیا اس کا غضب بہنے والا ہے یا ٹھوس چیز؟ اور سو کوس تک لہو کا بہنا ناممکن ہے - کیونکہ لہو ہوا کے لگنے سے فوراً جم جاتا ہے - پھر کیوں کر بہہ سکتا ہے؟ اس لئے یہ سب باتیں لغو ہیں - (۱۲۰)

(۱۲۱) دیکھو کہ گواہی کے خیمہ کی ہیکل آسمان پر کھولی گئی (باب ۱۵ - آیت ۵)

محقق - اگر عیسائیوں کا خدا ہمہ دان ہوتا - تو گواہوں کی کیا ضرورت تھی؟ کیونکہ وہ سب کچھ جانتا ہوتا - اس سے یہی ثابت ہوتا ہے - کہ ان کا خدا ہمہ دان نہیں - بلکہ انسان کی مانند کم علم ہے - وہ خدائی کا کام کیا کر سکتا ہے؟ کوئی نہیں - اسی مسلسل بیان میں فرشتوں کی عجیب وغریب ناممکن باتیں لکھی ہیں - جن کو کوئی بھی درست نہیں مان سکتا - کہاں تک لکھیں - اس باب میں تو ایسے گپوڑے ہی بھر رہے ہیں (۱۲۱)

(۱۲۲) اور خدا نے اُس کی بدکاریاں یاد کیں - جیسا کہ اس نے تم سے سلوک کیا ویسا تم بھی اس سے سلوک کرو - اور اسکو اسکے کاموں کے موافق دو چند دو (باب ۱۸ - آیت ۵-۶)

محقق - دیکھو عیسائیوں کا خدا صاف طور پر غیر منصف ثابت ہوگیا - کیونکہ انصاف اسی کا نام ہے کہ جسقدر یا جیسا کام کسی نے کیا ہو - اس کو ویسا اور اسی قدر پھل دیا جائے -

---

سلہ ! اصل انجیل میں ۱۶۹۷ ہے +

ہوتا ہے۔ کہ ایک اچھا خدا ہے۔ اور دوسرا بُرا با اقتدار۔ (۱۱۶)

(۱۱۷) اور بیالیس مہینوں تک لڑائی کرنیکو اُسے اختیار بخشا گیا۔ اور اس نے خدا کی بابت کفر کہنے میں اپنا منہ کھولا۔ کہ اُس کے خیمے اور اُنکے حق میں جو آسمان پر رہتے ہیں۔ کفر بکے۔ اور اُسے یہ دیا گیا۔ کہ مقدس لوگوں سے مقابلہ کرے۔ اور اُن پر غالب ہووے۔ اور سب فرقوں اور اہل زبانوں اور قوموں پر اُسے اختیار عنایت ہوا۔ (باب ۱۳۔ آیت ۵۔ ۶۔ ۷)

محقق۔ کیا زمین کے لوگوں کو بہکانے کیلئے شیطان اور حیوان وغیرہ کا بھیجنا اور مقدس آدمیوں سے مقابلہ کرانا ڈاکوؤں کے سردار کا سا کام نہیں؟ یہ کام خدا کے عابدوں کا نہیں ہو سکتا (۱۱۷)

(۱۱۸) پھر جو میں نے نگاہ کی۔ تو دیکھا۔ کہ برّہ صیہون پہاڑ پر کھڑا تھا۔ اور اس کے ساتھ ایک لاکھ چوالیس ہزار آدمی تھے۔ جن کے ماتھوں پر اُن کا اور اُن کے باپ کا نام لکھا تھا۔ (باب ۱۴۔ آیت ۱)

محقق۔ دیکھئے جہاں عیسٰی کا باپ رہتا تھا۔ وہیں اسی صیہون پہاڑ پر اس کا لڑکا بھی رہتا تھا۔ لیکن ایک لاکھ چوالیس ہزار آدمیوں کا شمار کیوں کر لیا؟ صرف ایک لاکھ چوالیس ہزار ہی بہشت میں جانے والے بنے۔ باقی کروڑوں عیسائیوں کے سر پر مہر نہ لگی۔ کیا وہ سب دوزخ میں گئے؟ عیسائیوں کو چاہیئے۔ کہ صیہون پہاڑ پر جا کر دیکھیں کہ عیسٰی کا باپ اور اُس کی فوج وہاں ہے یا نہیں؟ اگر ہو تو یہ تحریر درست ہے ورنہ غلط۔ اگر وہ کسی اور جگہ سے وہاں آیا۔ تو بتلائیے کہاں سے آیا؟ اگر کہو بہشت سے تو بتلاؤ۔ کہ وہ پرند ہے۔ کہ اتنی بڑی فوج کے ساتھ آپ خود اوپر سے نیچے اڑ کر آجایا کرتا ہے۔ اگر وہ اسی طرح آمد و رفت رکھتا ہے۔ تو ایک ضلع کے حاکم کی مانند ہوا۔ اور اگر کہیں کہ وہ ایک دو یا تین ہیں۔ تو ایسا کہنا صادق نہیں آسکتا۔ کیونکہ کم از کم ایک ایک کرہ میں ایک ایک خدا تو چاہیئے۔ کیونکہ ایک دو یا تین خدا بہت سے کُروں کا انصاف کرنے اور سب جگہ ایک دم دورہ کرنے کے قابل کبھی نہیں ہو سکتے۔ (۱۱۸)

(۱۱۹) رُوح کہتی ہے۔ کہ ہاں۔ تاکہ وہ اپنی محنتوں سے آرام پاویں۔ اور

اور جس اژدہا کی دُم اس قدر بڑی تھی۔ کہ جس نے سارے ستاروں کی تہائی لپیٹ کر زمین پر گرادی۔ تو وہ اژدہا بھی اُسی کے گھر میں رہتا ہوگا۔ (۱۱۳)

(۱۱۴) پھر بہشت میں لڑائی ہوئی۔ میکائیل اور اس کے فرشتے اژدہا سے لڑے۔ اور اژدہا اور اس کے فرشتے لڑے (باب ۱۲۔ آیت ۷)

محقق۔ جو شخص عیسائیوں کے بہشت میں جاتا ہوگا۔ وہ بھی لڑائی میں دُکھ پاتا ہوگا ایسے بہشت کا خیال یہاں سے ہی چھوڑ ہاتھ جوڑ کر بیٹھے رہو۔ جہاں امن نہ ہو اور جنگ جدل ہوتا رہے۔ وہ جگہ عیسائیوں کو ہی مبارک رہے۔ (۱۱۴)

(۱۱۵) سو بڑا اژدہا نکالا گیا۔ وہی پرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے۔ سارے جہان کو دغا دیتا ہے۔ وہ زمین پر گرایا گیا۔ (باب ۱۱۔ آیت ۱۹)

محقق۔ کیا جب وہ شیطان بہشت میں تھا۔ تب لوگوں کو نہیں بہکاتا تھا؟ اسکو عمر بھر کے لئے قید کیوں نہ کر دیا۔ مار کیوں نہ ڈالا؟ اس کو زمین پر کیوں گرا دیا۔ اگر سب جہان کا بہکانے والا شیطان ہے۔ تو شیطان کا بہکانے والا کون ہے؟ اگر شیطان خود بخود بگڑ گیا ہے تو شیطان کے بغیر ہی بگڑ جانیوالے خود بخود بگڑ جائیں گے۔ اور اسکو بہکانیوالا خدا ہے تو وہ خدا ہی نہیں ٹھیرا۔ ظاہر تو یہ ہوتا ہے کہ عیسائیوں کا خدا بھی شیطان سے ڈرتا ہوگا۔ کیونکہ اگر شیطان سے طاقتور ہے۔ تو خدا نے اس کو گناہ کرتے وقت ہی سزا کیوں نہ دی دُنیا میں جسقدر حکومت شیطان کی ہے۔ اس کا گیارہواں حصہ بھی عیسائیوں کے خدا کی نہیں اس لئے عیسائیوں کا خدا شیطان کو بدی سے باز نہیں رکھ سکتا۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ جیسے اس زمانے کے عیسائی حاکم ڈاکو چور وغیرہ کو جلدی سزا دیتے ہیں ویسا ہی عیسائیوں کا خدا نہیں۔ پھر کون ایسا بے عقل آدمی ہے۔ کہ ویدک مت کو چھوڑ کر لچر عیسائی مذہب قبول کرے؟ (۱۱۵)

(۱۱۶) افسوس اُن پر جو خشکی اور تری کے رہنے والے ہیں۔ کیونکہ ابلیس بڑے غصہ سے تم پر اُترا ہے۔ (باب ۱۲۔ آیت ۱۲)

محقق۔ کیا وہ خدا وہیں کا مالک اور محافظ ہے؟ زمین اور آسمان وغیرہ جانداروں کا محافظ اور مالک نہیں ہے؟ اگر زمین کا بھی بادشاہ ہے۔ تو شیطان کو کیوں نہ مار سکا۔ خدا دیکھتا رہتا ہے اور شیطان بہکاتا پھرتا ہے۔ پھر وہ اُس کو روک نہیں سکتا۔ ظاہر

محقق - ان فرشتوں کی کہانی سنئے - کہ پرانوں اور بھاٹوں سے بھی بڑھ کر ہے (۱۱۰)

(۱۱۱) اور ایک سرکنڈہ جریب کی مانند مجھے دیا گیا - اور وہ فرشتہ کھڑا ہو کے کہتا تھا - کہ اُٹھ اور خدا کے ہیکل اور قربان گاہ اور اُنکا جو اس میں عبادت کرتے ہیں - اندازہ کرو (باب ۱۱ آیت ۱)

محقق - یہاں تو کیا - بلکہ عیسائیوں کے بہشت میں بھی ہیکل (مندر) بنائے اور پیمائش کئے جاتے ہیں - خوب جیسا بہشت ویسی ہی باتیں - یہاں عیسائی خداوند کے کھانے میں عیسیٰ کے جسم اور خون کا گوشت اور شراب کا تصور باندھکر کھاتے پیتے ہیں - اور گرجا میں بھی صلیب وغیرہ کی شکل بنا کر بُت پرستی کی جاتی ہے (۱۱۱)

(۱۱۲) اور خدا کی ہیکل آسمان میں کھولی گئی اور اسکی ہیکل میں اسکے عہد کا صندوق دیکھنے میں آیا - (باب ۱۱ - آیت ۱۹)

محقق - آسمان میں جو مندر ہے - وہ ہر وقت بند رہتا ہوگا - کبھی کبھی کھولا جاتا ہوگا - کیا خدا کی بھی ہیکل (مندر) ہو سکتی ہے ؟ جو ویدوکت پرمیشور محیط کُل ہے اس کا کوئی بھی مندر نہیں ہو سکتا - وہاں عیسائیوں کے مجسّم خدا کا خواہ آسمان میں ہو خواہ زمین پر مندر - ہو سکتا ہے اور جیسی لیلا ٹن ٹن - پوں پوں کی یہاں ہوتی ہے - ویسی ہی عیسائیوں کے بہشت میں بھی ہوتی ہوگی - اور عہد کا صندوق بھی کبھی کبھی عیسائی دیکھتے ہونگے - اور نہ معلوم اس سے کیا مطلب براری کرتے ہونگے - سچ تو یہ ہے کہ سب باتیں آدمیوں کو دام میں لانے کیلئے ہیں - (۱۱۲)

(۱۱۳) اور ایک بڑا نشان آسمان پر نظر آیا - ایک عورت سورج کو اوڑھے ہوئے اور چاند اسکے پاؤں تلے اور اُسکے سر پر بارہ ستاروں کا تاج تھا - اور وہ حاملہ تھی - اور دردِ زہ سے چلاتی تھی - اور جننے کو اینٹھتی تھی - پھر ایک اور نشان آسمان پر دکھائی دیا - اور دیکھو ایک بڑا سُرخ اژدہا جس کے سات سر اور دس سینگ اور اس کے سروں پر سات تاج تھے ظاہر ہوا - اور اُسکی دُم نے آسمان کے تہائی تارے کھینچے اور انہیں زمین پر ڈالا (باب ۱۲ - آیت ۱ تا ۴) (۱۱۴)

محقق - دیکھئے لمبے چوڑے گپوڑے نے - اُن کے بہشت میں بھی بیچاری عورت چلاتی ہے اس کی گریہ زاری کوئی نہیں سنتا - اور نہ کوئی اُس کی تکلیف دُور کر سکتا ہے اور اژدہا کی دُم بھی خوب بڑھی ہوئی تھی - کہ جس نے ستاروں کی ایک تہائی کو زمین پر ڈالا - زمین تو چھوٹی ہے - اور ستارے بڑے بڑے کرّے ہیں - اس زمین پر ایک بھی نہیں سما سکتا - یہاں پر یہی قیاس کرنا چاہیئے - کہ ستاروں کی تہائی اس بات کے لکھنے والے کے گھر پر گری ہوگی -

دھوم دھام تو کچھ زیادہ ہی ہے۔ (۱۰۶)

(۱۰۷) پہلے فرشتے نے نرسنگا پھونکا۔ تب اولے اور آگ خون آمیز موجود ہوئی۔ اور زمین پر ڈالی گئی۔ اور تہائی زمین جل گئی۔ (باب ۸۔ آیت ۷)

محقق۔ واہ رے عیسائیوں کے پیشین گو خدا کے فرشتے۔ نرسنگھے کی آواز اور قیامت کی لیلا محض لڑکوں کا کھیل معلوم ہوتا ہے۔ (۱۰۷)

(۱۰۸) اور پانچویں فرشتے نے نرسنگا پھونکا۔ تب میں نے ایک ستارہ زمین پر آسمان سے گرا ہوا دیکھا اور اس کنوئیں کی کنجی جس کی تھاہ نہیں اُسے دی گئی۔ اور اُس نے اس کنوئیں کو جس کی تھاہ نہیں کھولا۔ اور اُس کنوئیں میں سے بڑے تنور کا سا دھواں اٹھا۔ اور دھوئیں سے زمین پر ٹڈیاں نکلیں۔ اور انہیں ویسا ہی مقدور دیا گیا۔ جیسا زمین کے بچھوؤں کا ہے اور انہیں یہ کہا گیا۔ اُن آدمیوں کو جن کے ماتھوں پر خدا کی مہر نہیں … پانچ مہینوں تک اذیت اُٹھادیں (باب ۹۔ آیت ۱ تا ۵)

محقق۔ کیا نرسنگے کی آواز سن کر ستارے انہیں فرشتوں پر اور اسی بہشت میں گرے ہونگے یہاں تو نہیں گرے۔ بھلا وہ کنواں اور ٹڈیاں بھی قیامت کے لئے خدا نے پالی ہونگی۔ او وہ مہر کو دیکھ کر شناخت بھی کر لیتی ہونگی۔ کہ مہر والوں کو نہ کاٹیں۔ یہ صرف بھولے آدمیوں کو خوف دلا کر عیسائی بنا لینے کا ڈھنگ نکالا ہے۔ کہ جو عیسائی نہ ہونگے۔ انہیں ٹڈیاں کاٹیں گی۔ ایسی باتیں، جاہلوں کے ملک میں چل سکتی ہیں۔ آریہ ورت میں نہیں۔ کیا یہ قیامت کا حال درست ہو سکتا ہے؟ (۱۰۸)

(۱۰۹) اور فوجوں کے سوار شمار میں بیس کروڑ تھے۔ (باب ۹۔ آیت ۶)

محقق۔ بھلا اتنے گھوڑے بہشت میں کہاں ٹھیرتے۔ کہاں چرتے۔ کہاں رہتے اور کس قدر لید کرتے تھے۔ اور لید کی بدبو بھی بہشت میں کس قدر ہو گی؟ ایسے بہشت۔ ایسے خدا اور ایسے مذہب کو ہم آریوں کا دُور ہی سے سلام ہے۔ ایسا بکھیڑا عیسائیوں کے سر پر سے بھی قادر مطلق کی عنایت سے دُور ہو جائے۔ تو بہت اچھا ہے (۱۰۹)

(۱۱۰) پھر میں نے ایک زور آور فرشتے کو آسمان سے اُترتے دیکھا۔ جو ایک بدلی کو اوڑھے اور اس کے سر پر دھنک تھا۔ اور اس کا چہرہ آفتاب جیسا اور اسکے پاؤں آگ کے ستونوں کی مانند تھے۔ اور اس نے اپنا داہنا پاؤں سمندر پر اور بایاں خشکی پر دھرا (باب ۱۰۔ آیت ۱ تا ۳)

طرح جو لپیٹا جاتا ہے۔ دو حصے ہو گیا ہے۔ (باب ۲۔ آیت ۱۳ و ۱۴)

محقق۔ دیکھیے یوحنا کی پیشین گوئی کی باتیں۔ اُسے علم نہیں تھا۔ تب ہی تو ایسی اوٹ پٹانگ باتیں گھڑ لیں بتائیے تو سب تارے ہیں۔ اسی کرۂ زمین پر کیسے گر سکتے ہیں؟ اور کشش آفتاب اُن کو اِدھر اُدھر کیونکر جانے دیتی ہوگی۔ اور کیا آسمان چٹائی کی مانند ہے؟ یہ کافی آسمان شکل والی شے نہیں۔ جس کو کوئی لپیٹے یا اکٹھا کر سکے۔ پس معلوم ہوا کہ یوحنا وغیرہ سب جنگلی آدمی تھے۔ اُن کو ان علمی باتوں کی کیا خبر؟ (۱۰۳)

(۱۰۴) میں نے اُن کا شمار جن پر مہر کی گئی تھی سُنا کہ بنی اسرائیل کے سب فرقوں میں سے ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر کی گئی۔ یہوداہ کے فرقہ سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی (باب ۷۔ آیت ۴۔ ۵)

محقق۔ کیا بائیبل کا خدا اسرائیل وغیرہ فرقوں کا ہی مالک ہے یا سارے جہان کا؟ اگر سارے جہان کا مالک ہوتا۔ تو صرف ان جنگلیوں کا ساتھ کیوں دیتا؟ اور انہیں کی مدد کرتا رہا دوسروں کا نام تک بھی نہیں لیتا۔ اس لئے وہ خدا نہیں بتلاتے۔ کہ اسرائیل وغیرہ فرقوں کے آدمیوں پر مہر لگانا کم علمی ہے۔ یا یوحنا کی گھڑت ہے۔ (۱۰۴)

(۱۰۵) اسی واسطے وہ خدا کے تخت کے آگے ہیں۔ اور اُسی کی ہیکل میں رات دن اُس کی بندگی کرتے ہیں (باب ۷۔ آیت ۱۵)

محقق۔ کیا یہ اوّل درجہ کی بت پرستی نہیں ہے۔ اور کیا ان کا خدا انسان کی مانند مجسم اور محدود المکان نہیں ہے؟ کیا وہ رات کو سوتا بھی ہے؟ اگر سوتا ہے۔ تو رات کے وقت بندگی کیسے کرتے ہونگے؟ اور اُس کی نیند بھی دور ہو جاتی ہوگی۔ اور اگر رات دن جاگتا رہتا ہے۔ تو بہت پژمردہ اور بیمار رہتا ہوگا۔ (۱۰۵)

(۱۰۶) پھر ایک اور فرشتہ آیا اور سونے کا بخوردان لئے ہوئے قربانگاہ کے اوپر کھڑا ہوا اور بہت بخور اُسے دیا گیا۔۔۔ اور اس بخور کا دھواں مقدسوں کی دعاؤں سمیت فرشتوں کے ہاتھ سے خدا کے پاس اُوپر گیا۔ پھر اُس فرشتے نے بخوردان کو لیا۔ اور اس میں قربانگاہ کی آگ لے کے بھری اور زمین پر پھینکی۔ تب آوازیں ہوئیں۔ اور گرجنا اور بجلی اور بھونچال ہوا۔ (باب ۸۔ آیت ۳۔ ۴۔ ۵)

محقق۔ دیکھیے بہشت تک قربانگاہ۔ بخور (دھوپ) چراغ اور تبرک ہیں۔ اور تری کی آواز ہوتی ہے۔ کیا بیراگیوں کے مندر سے عیسائیوں کا بہشت کم ہے۔

کس کی پرستش کرتے ہونگے؟ یہاں پراٹسٹنٹ عیسائی تو بُت پرستی کی تردید کرتے ہیں۔ لیکن اُن کا بہشت بُت پرستی کا گھر بن رہا ہے۔ (۱۰۰)

(۱۰۱) اور جب برّے نے ان مہروں میں سے ایک کو توڑا۔ تب میں نے دیکھا اور اُن چاروں جانداروں میں سے ایک کی آواز بادل کے گرجنے کی مانند سُنی۔ جو بولا۔ آ اور دیکھ۔ اور میں نے نظر کی اور دیکھا کہ ایک نقرہ گھوڑا اور وہ جو اس پر سوار تھا۔ کمان لئے ہے اور ایک تاج اُسے دیا گیا۔ اور وہ فتح کرتا ہؤا اور فتحمند ہونیکو نکلا۔ اور جب اس نے دوسری مہر توڑی۔ تب دُوسرا گھوڑا اسرنگ نکلا۔ اس کے سوار کو یہ دیا گیا۔ کہ صلح کو زمین سے چھین لے۔ اور جب اس نے تیسری مہر توڑی دیکھو ایک مشکی گھوڑا ہے اور جب اس نے چوتھی مہر توڑی اور دیکھو ایک پیلے رنگ کا گھوڑا ہے اور ایک اس پر سوار ہے جس کا نام موت ہے ۔ ۔ ۔ وغیرہ وغیرہ (باب ۶۔ آیت ۱ تا ۵ و ۷ و ۸)

تحقیق۔ دیکھئے یہ تو پرانوں سے بھی بڑھ کر لغویات ہیں یا نہیں؟ بھلا کتابوں کی مہروں کے اندر گھوڑا اور سوار کیونکر رہ سکتے ہیں؟ ان خواب کے بڑبڑانے کی سی باتوں پر جنہوں نے یقین کر لیا ہے۔ اُن کی جہالت کا کیا اندازہ ہے؟ (۱۰۱)

(۱۰۲) اور اُنہوں نے بلند آواز سے چلّا کے کہا کہ اے مالک پاک اور برحق تو کب تک عدالت نہ کریگا۔ اور زمین کے رہنے والوں سے ہمارے خون کا بدلہ نہ لیگا۔ تب اُن میں سے ہر ایک کو سفید پیراہن دیا گیا اور اُنہیں کہا گیا۔ کہ تھوڑی مدّت صبر کرو۔ جبتک تمہارے ساتھی خدمتگار اور تمہارے بھائی جو تمہاری طرح مارے جانے والے ہیں۔ تمام نہ ہوں۔ (باب ۶۔ آیت ۱۰۔ ۱۱)

تحقیق۔ جو عیسائی ہونگے وہ دورہ سپرد ہوکر ایسا انصاف کرانے کیلئے پڑے رویا کرینگے۔ جو شخص ویدمارگ قبول کریگا اُس کے انصاف ہونے میں کچھ بھی دیر نہ ہوگی۔ عیسائیوں سے پوچھنا چاہئے۔ کہ خدا کی کچہری آج کل بند ہے؟ کیا عدل کا کام نہیں ہوتا۔ کیا منصف بیکار بیٹھے ہیں؟ اس سوال کا جواب بالکل خاطر خواہ نہ دے سکیں گے۔ پھر یہ لوگ خدا کو بھی بہکا لیتے ہیں۔ اور وہ بہکایا بھی جا سکتا ہے کیونکہ اُن کے کہنے پر فوراً اُن کے دشمن سے بدلہ لینے پر آمادہ ہو جاتا ہے اور یہ لوگ ایسے کینہ ور ہیں۔ کہ بعد موت بھی دشمن کا بدلہ لیتے ہیں۔ ان میں امن کا خیال تک نہیں۔ اور جہاں امن نہیں۔ وہاں تکلیف کی کیا انتہا ہوگی۔ (۱۰۲)

(۱۰۳) اور آسمان کے ستارے اس طرح زمین پر گر پڑے جس طرح انجیر کے درخت سے اس کے کچے پھل گر جاتے ہیں۔ جب اُسے بڑی اندھیری ہلاتی ہے۔ اور آسمان طومار کی

(۹۷) ۔ ۔ ۔ اور اُن کے سروں پر سونے کے تاج تھے ۔ ۔ ۔ اور آگ کے سات چراغ اُس تخت کے آگے
روشن تھے یہ خدا کی سات روحیں ہیں اور تخت کے آگے شیشہ کا ایک سمندر بلور کی مانند تھا ۔ اور تخت
کے بیچوں بیچ اور تخت کے گرداگرد چار جاندار تھے جو آگے پیچھے آنکھوں سے بھرے تھے (باب ۴ ۔ آیت ۵ تا ۶)
محقق ۔ دیکھئے عیسائیوں کا بہشت ایک شہر کی مانند ہے اور اُن کا خدا بھی چراغ کی مانند آگ ہے
اور سنہری تاج زیور پہننا اور آنکھ ونکا آگے پیچھے ہونا اور تخت کے گرد شیر وغیرہ چار جانداروں کا
ہونا بعید از قیاس ہے ۔ ان باتوں کو کون مان سکتا ہے ؟ (۹۷)
(۹۸) اور میں نے اُسکے دہنے ہاتھ میں جو تخت پر بیٹھا تھا ۔ ایک کتاب دیکھی ۔ جو اندر اور باہر لکھی ہوئی
اور سات مہروں سے بند تھی ۔ ۔ ۔ کہ کون اس لائق ہے کہ اس کتاب کو کھولے اور اسکی مہریں توڑے
اور کسی کو مقدور نہ ہوا ۔ نہ آسمان پر نہ زمین پر نہ زمین کے نیچے کہ اس کتاب کو کھولے اور اُسے
دیکھے ۔ میں بہت رویا کہ کوئی اس لائق نہ ٹھہرا کہ کتاب کو کھولے اور پڑھے یا اُسے دیکھے (باب ۵ ۔ آیت ۱ تا ۴)
محقق ۔ غور کیجئے ۔ عیسائیوں کے بہشت میں تختوں اور آدمیوں کی رونق اور کئی مہروں سے بند کتاب جس
کو کھولنے یا دیکھنے والا آسمان اور زمین پر کوئی نہ ملا ۔ یوحنا کا رونا اور بعد ازاں ایک بزرگ کا کہنا کہ
وہی عیسیٰ اس کتاب کو کھولنے والا ہے مطلب یہ ہے کہ جس کا بیاہ اُسی کے گیت دیکھئے عیسیٰ
ہی کو سب سے بڑا بتایا جاتا ہے ۔ لیکن یہ صرف باتیں ہی باتیں ہیں + (۹۸)
(۹۹) اور میں نے نگاہ کی اور کیا دیکھتا ہوں ۔ کہ اس تخت اور چاروں جانداروں کے درمیان اور
بزرگوں کے بیچ ایک برّہ یوں کھڑا ہے گویا ذبح کیا گیا ہے جس کے سات سینگ اور سات آنکھیں
تھیں ۔ جو خدا کی سات روحیں ہیں اور تمام روئے زمین پر بھیجی گئی ہیں (باب ۵ ۔ آیت ۶)
محقق ۔ دیکھئے یوحنا کے خواب کی خیالی باتیں کہ بہشت میں تمام عیسائی اور چار جاندار اور عیسیٰ بھی
ہے اور کوئی نہیں یہ بڑی حیرانی کی بات ہے کہ یہاں تو عیسیٰ کی دو آنکھیں تھیں اور سینگ کا نام و نشان تک نہ
تھا لیکن بہشت میں جا کر سات سینگ اور سات آنکھیں لگ گئیں اور وہ ساتوں خدا کی روحیں بیچ
کے سینگ اور آنکھیں بن گئیں افسوس ایسی باتوں کو عیسائیوں نے مان لیا ۔ بھلا کچھ تو عقل کو کام میں لاتے (۹۹)
(۱۰۰) اور جب اُس نے کتاب لی تھی ۔ تب وے چار جاندار اور چوبیس بزرگ اُس برّے کے آگے
گر پڑے ۔ اور ہر ایک کے ہاتھ میں بربط اور بخور سے بھرے ہوئے سونے کے پیالے تھے
مقدسوں کی دعائیں ہیں (باب ۵ ۔ آیت ۸)
محقق ۔ بھلا جب عیسیٰ بہشت میں نہ ہوگا ۔ تب یہ بیچارے بخور، چراغ، تبرک ۔ آرتی وغیرہ

اِس کتاب کو (الہامی) اور عیسٰی کو خدا کا بیٹا جنہوں نے بنایا وہ شیطان ہوں۔ تو ہوں۔ یہ خدا کی طرف سے کتاب نہیں اور نہ اُسمیں بیان کردہ خدا خدا ہے اور نہ عیسٰی خدا کا بیٹا ہو سکتا ہے (۹۳)

(۹۴) تمہارا دل نہ گھبرائے۔ تم خدا پر ایمان لاتے ہو مجھ پر بھی ایمان لاؤ۔ میرے باپ کے گھر میں بہت مکان ہیں۔ نہیں تو میں تمہیں کہتا۔ میں جاتا ہوں۔ تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں اور جس حالت میں کہ میں جاتا اور تمہارے لئے جگہ تیار کرتا اور پھر آؤنگا۔ اور تمہیں اپنے ساتھ لونگا۔ تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی ہوؤ۔ یسوع نے اُسے کہا راہِ حق اور زندگی میں ہوں۔ کوئی بغیر میرے وسیلہ کے باپ پاس نہیں آسکتا ہے۔ اگر تم مجھے جانتے۔ تو میرے باپ کو بھی جانتے (باب ۱۴۔ آیت ۱تا۴ و ۶ و ۷)

محقق۔ بتائیے! عیسٰی کی یہ باتیں کیا پوپ لیلا سے کم ہیں۔ اگر ایسا دام نہ بچھاتا۔ تو اسکے مذہب میں کون پھنستا؟ کیا عیسٰی نے اپنے باپ کا ٹھیکہ لے لیا ہے۔ اور اگر وہ عیسٰی کے بس میں ہے۔ تو غیر کے تابع ہونے سے وہ خدا ہی نہیں۔ کیونکہ خدا کسی کی سفارش نہیں سنتا۔ کیا عیسٰی کے پہلے کوئی بھی خدا کو نہیں پہنچا۔ کہ عیسٰی جگہ وغیرہ کا لالچ دیتا ہے؟ جو اپنے منہ سے راہِ حق اور زندگی بنتا ہے۔ وہ ہر طرح سے متفنی ہے۔ اسلئے یہ باتیں درست کبھی نہیں ہو سکتیں (۹۴)

(۹۵) میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے۔ ایسے کام جو میں کرتا ہوں۔ وہ بھی کریگا۔ اور ان سے بھی بڑے کام کریگا۔ ۔ ۔ (باب ۴۔ آیت ۱۲)

محقق۔ دیکھئے جو عیسائی لوگ عیسٰی پر پورا ایمان رکھتے ہیں۔ وہ اُس کی مانند مُردوں کو زندہ کرنیکا کام کیوں نہیں کر سکتے؟ اور اگر ایمان لانے سے بھی معجزے نہیں دکھا سکتے تو تحقیق جاننا چاہیئے۔ کہ عیسٰی نے بھی معجزے نہیں دکھائے ہونگے۔ خود عیسٰی ہی کہتا ہے۔ کہ تم بھی معجزے کروگے لیکن آج کل کوئی بھی عیسائی ایک معجزہ نہیں کر سکتا۔ اسلئے جس کی دل کی آنکھیں پھوٹ گئی ہوں۔ وہ عیسٰی کو مُردوں کے زندہ کرنیوالا مانے (۹۵)

(۹۶) جو اکیلا سچا خدا ہے (باب ۱۷۔ آیت ۳)

محقق۔ جب لاشریک واحد ہے۔ تو عیسائیوں کا تین خدا ماننا بالکل جھوٹ ہے۔ اسی طرح بہت مقاموں پر انجیل میں لغو باتیں بھری پڑی ہیں۔ (۹۶)

یوحنّا کے مکاشفات کی کتاب

اب یوحنّا کی عجیب و غریب باتیں سُنو۔

بہت خوش ہوا کیونکہ مدت سے چاہتا تھا کہ اُسے دیکھے۔ اس نے اس کی بابت بہت کچھ سنا تھا۔ اور اس کی کوئی کرامات دیکھنے کی امید تھی۔ اور اس نے اس سے بہتیری باتیں پوچھیں۔ پر اُس نے کچھ جواب نہ دیا (باب ۲۳۔ آیت ۷ تا ۹)

محقق۔ یہ بات متی کی انجیل میں نہیں ہے۔ اسلئے شہادت میں فرق آگیا۔ کیونکہ سارے گواہ متفق الرائے نہیں ہیں۔ اگر عیسیٰ چالاک اور کراماتی ہوتا تو (ہیرودیس کی باتوں کا) ضرور جواب دیتا۔ اور کرامات بھی دکھلاتا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عیسیٰ میں علمیت اور کرامات کچھ بھی نہ تھی (۹۱)

یوحنّا کی انجیل

(۹۲) ابتدا میں کلام تھا۔ اور کلام خدا کے ساتھ تھا۔ اور کلام خدا تھا۔ یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا سب چیزیں اُس سے موجود ہوئیں اور کوئی چیز موجود نہ تھی۔ جو بغیر اس کے ہوئی ہو۔ زندگی اُس میں تھی۔ اور وہ زندگی انسان کا نور تھی۔ (باب ۱۔ آیت ۱ تا ۴)

محقق۔ ابتدا میں کلام بغیر متکلم کے نہیں ہوسکتا۔ اور اگر کلام خدا کے ساتھ تھا۔ تو ایسا کہنا ہی فضول ہے۔ اور کلام خدا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ جب وہ ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا تو یہ بتاؤ کہ پہلے کلام تھا یا خدا؟ اور کلام کے ذریعے خلقت کبھی پیدا نہیں ہوسکتی۔ جب تک اُس کی علت مادی نہ ہو کلام کے بغیر بھی چُپ چاپ رہ کر خالق خلقت پیدا کرسکتا ہے۔ زندگی کس میں تھی اور کیسی تھی؟ ان الفاظ سے جیو کا ازلی ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اگر جیو ازلی ہے۔ تو آدم کے نتھنوں میں سانس پھُونکنا جھُوٹ ہوا۔ اور زندگی کیا انسانوں کا ہی نور ہے۔ حیوانات وغیرہ کا نہیں؟ (۹۲)

(۹۳) جب شام کا کھانا چُنا گیا۔ شیطان نے شمعون کے بیٹے یہودا اسکریوطی کے دل میں ڈالا۔ کہ اُسے پکڑوائے (باب ۱۳۔ آیت ۲)

محقق۔ یہ بات درست نہیں۔ کیونکہ عیسائیوں سے پوچھنا چاہیئے۔ کہ اگر شیطان سب کو بہکاتا ہے تو شیطان کو کون بہکاتا ہے؟ اگر کہو کہ شیطان خود بخود بہکایا جاتا ہے۔ تو پھر انسان بھی خود بخود بہکایا جاسکتا ہے۔ پھر شیطان کا کیا کام؟ اگر شیطان کا پیدا کرنے والا اور بہکانیوالا خدا ہے۔ تو وہی شیطان کا شیطان عیسائیوں کا خدا ٹھہرا۔ اور خدا ہی نے سب کو اس کے ذریعہ سے بہکایا ہے۔ بھلا ایسے کلام خدا کے ہوسکتے ہیں؟ سچ تو یہی ہے کہ عیسائیوں کی

کو جہاں یسوع نے اُنہیں فرمایا تھا گئے۔ اور اسے دیکھکر اُنہوں نے اُس کو سجدہ کیا۔ پر بعضے شک میں رہے۔ اور یسوع نے پاس آکر اُن سے کہا۔ کہ آسمان اور زمین کا سارا اختیار مجھے دیا گیا۔۔۔ اور دیکھو میں زمانے کے تمام ہونے تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں۔ (باب ۲۸۔ آیت ۲-۶-۹-۱۰-۱۶ تا ۱۸-۲۰)

محقق۔ یہ بات بھی قابل تسلیم نہیں ہے۔ کیونکہ خلاف علم اور خلافِ قانون قدرت ہے اول تو خدا کے پاس فرشتوں کا ہونا۔ ان کو جا بجا بھیجنا۔ اُن کا اُوپر سے اُترنا وغیرہ باتیں ناممکن ہیں کیا خدا کوئی تحصیلدار یا کلکٹر ہے؟ کیا اُسی جسم سے وہ آسمان پر گیا اور پھر جی اُٹھا۔ کیا اسی جسم کے قدم پکڑ کر ان عورتوں نے سجدہ کیا؟ اور وہ (جسم) تین دن تک سڑ کیوں نہ گیا۔ اور اپنے مُنہ سے سب کا حاکم بننا صرف دمبھ (نمود) کی بات ہے۔ شاگردوں سے ملنا اور اُن سے باتیں کرنا ناممکن ہے۔ کیونکہ اگر یہ تمام باتیں سچ ہوں۔ تو آجکل مُردے کیوں نہیں جی اُٹھتے۔ اور اُسی جسم سے آسمان کو کیوں نہیں جاتے؟ (۸۸)

یہ متی کی انجیل میں سے لکھ چکے۔ اب مرقس کی انجیل کے بارہ میں لکھا جاتا ہے +

مرقس کی انجیل

(۸۹) یہ کیا بڑھئی نہیں ۔۔ ۔۔ (باب ۶۔ آیت ۳)

محقق۔ در اصل یوسف بڑھئی تھا۔ اسلئے عیسٰی بھی بڑھئی تھا۔ کئی ایک برس تک بڑھئی کا کام کرتا رہا۔ بعد وہ پیغمبر بنتا بنتا خدا کا بیٹا ہی بن بیٹھا۔ اور ایسا ہی جنگلی لوگ اسے ماننے لگ گئے۔ تب ہی تو بڑی کاریگری ظاہر کی کاٹنا کوٹنا پھوڑنا پھاڑنا بڑھئی کا ہی کام ہوتا ہے۔ (۸۹)

لوقا کی انجیل

(۹۰) یسوع نے اُسکو کہا۔ تو کیوں مجھ کو نیک کہتا ہے۔ کوئی نیک نہیں۔ مگر ایک یعنی خدا (باب ۱۸۔ آیت ۱۹)

محقق۔ جب خود عیسٰی ہی خدا کو لاشریک بناتا ہے۔ تو عیسائیوں نے رُوح القدس باپ اور بیٹا تین (خدا) کہاں سے بنا لئے؟ (۹۰)

(۹۱) تب اُسے ہیرودیس کے پاس بھیجا۔۔ اور ہیرودیس یسوع کو دیکھ کے

کو بچایا۔ پر آپ کو نہیں بچا سکتا۔ اگر اسرائیل کا بادشاہ ہے۔ تو اب صلیب پر سے اُتر آئے۔ تو ہم اُس پر ایمان لاوینگے۔ اُسنے خدا پر بھروسہ کھا۔ اگر وہ اسکو چاہتا ہے۔ تو وہ اب اسکو چھڑا دے۔ کیونکہ وہ کہتا تھا۔ کہ میں خدا کا بیٹا ہوں۔ اسی طرح سے چور بھی جو اس کیساتھ صلیب پر کھینچے گئے تھے۔ اُسے طعنے مارتے تھے۔ تب چھٹویں گھنٹے سے لیکر نویں گھنٹے تک ساری سرزمین میں اندھیرا چھا گیا۔ نویں گھنٹے کے قریب بڑے شور سے یسوع نے چلا کر کہا۔ "ایلی ایلی لما سبقتنی" (اے میرے خدا! اے میرے خدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟) اُن میں سے بعضوں نے جو وہاں کھڑے تھے۔ سُن کر کہا۔ کہ وہ الیاس کو پکارتا ہے۔ وہیں اُن میں سے ایک نے دوڑ کر بادل (اسپنج) لیا اور سرکہ میں بھگویا اور نل پر رکھکر چوسایا۔ اور یسوع نے پھر بڑے زور سے چلا کر جان دی (باب ۲۷۔ آیت ۱ تا ۴۱ و ۲۲-۲۶ تا ۱۳ و ۳۳-۳۴ و ۳۶ تا ۵۰)

محقق۔ ہر موقعہ پر عیسٰی کیساتھ ان بدمعاشوں نے بدسلوکی ہی کی لیکن اسمیں عیسٰی کا بھی قصور ہے کیونکہ خدا کا نہ کوئی بیٹا ہے نہ وہ کسی کا باپ۔ اگر وہ کسی کا باپ ہو تو کسی کا سسر سالا اور رشتہ دار بھی ہو جب حاکم نے پوچھا۔ تو سچ سچ بیان کر دیتا۔ اگر عیسٰی نے پہلے کئے ہوئے معجزات ٹھیک اور درست ہوتے تو چاہئے تھا۔ کہ اب بھی صلیب سے اتر کر سب کو اپنا پیرو بنا لیتا۔ اور اگر وہ خدا کا بیٹا ہوتا تو خدا بھی اُسکو بچا لیتا۔ نیز اگر وہ تینوں زمانوں کے جاننے والا ہوتا تو بیت بلا سرکہ چکھ کر کیوں چھوڑتا؟ کیونکہ وہ پہلے ہی جانتا ہوتا۔ اگر وہ صاحب کرامات ہوتا۔ تو چلا چلا کر کیوں جان دیتا۔ اسلئے جاننا چاہیئے کہ خواہ کوئی کتنی ہی چالاکی کرے لیکن آخر میں سچ سچ اور جھوٹ جھوٹ ثابت ہو جاتا ہے اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ عیسٰی اس زمانہ کے جنگلی لوگوں میں کچھ اچھا تھا۔ نہ وہ کراماتی نہ خدا کا بیٹا اور نہ ہی عالم تھا۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا۔ تو ایسا عذاب کیوں جھیلتا؟ (۸۷)

(۸۸) اور دیکھو ایک بڑا بھونچال آیا۔ کیونکہ خداوند کا فرشتہ آسمان سے اُتر کے آیا اور اس پتھر کو قبر سے ہلکا کر بیٹھ گیا۔ وہ یہاں نہیں ہے۔ کیونکہ جیسا اُس نے کہا تھا۔ وہ جی اُٹھا ہے۔ جب وے اُسکے شاگردوں کو خبر دینے جاتی تھیں۔ دیکھو یسوع اُن سے ملا۔ اور کہا سلام۔ انھوں نے پاس آکر اُس کے قدم پکڑے اور اُسے سجدہ کیا۔ تب یسوع نے اُنہیں کہا مت ڈرو۔ پر جاکر میرے بھائیوں سے کہو۔ کہ گلیل جاویں۔ وہاں مجھے دیکھیں گے۔ پھر وے گیارہ شاگرد گلیل کے اُس پہاڑ

تیرے خلاف شہادت دیتے ہیں۔ اس کا جواب دے۔ تو عیسیٰ خاموش رہا۔ یہ عیسیٰ نے اچھا نہ کیا سچ سچ کہدینا چاہئے تھا۔ اور بہت سی گھمنڈ کی باتیں کرنی مناسب نہ تھیں۔ نیز جنہوں نے عیسیٰ پر جھوٹا الزام لگاکر اُسے مارا اُنہیں بھی ایسا کرنا واجب نہ تھا۔ کیونکہ عیسیٰ کا کوئی ایسا سنگین جُرم نہ تھا۔ جو اُس پر لگاگیا۔ لیکن وہ بھی تو جنگلی تھے۔ انصاف کرنا کیا جانیں اگر عیسیٰ جھُوٹ مُوٹ خدا کا بیٹا نہ بنتا اور وے اُس کے ساتھ یہ بدسلوکی نہ کرتے تو دونوں کے حق میں اچھا ہوتا۔ لیکن اسقدر علم۔ دھرماتما پن اور انصاف کی خصلت کہاں سے لاتے؟ (۸۶)

(۸۷) پھر یسُوع حاکم کے رو برو کھڑا تھا۔ اور حاکم نے اُس سے پوچھا۔ کیا تو یہودیوں کا بادشاہ ہے؟ یسوع نے اس سے کہا۔ ہاں تو ٹھیک کہتا ہے اور اُسوقت سردار کاہن اور بزرگ اس پر فریاد کررہے تھے۔ پر وہ کچھ جواب نہ دیتا تھا۔ تب پلاطس نے اُس سے کہا۔ کہ تو نہیں سُنتا۔ کہ یہ تجھ پر کتنی گواہیاں دیتے ہیں؟ پر اُس نے اُن کی ایک بات کا بھی جواب نہ دیا۔ چنانچہ حاکم نے بہت تعجّب کیا۔ پلاطس نے ان سے کہا۔ پھر یسوع کو جو مسیح کہلاتا ہے۔ میں کیا کروں؟ اُن سبھوں نے اُس سے کہا۔ اُسے صلیب دے۔ اور یسُوع کو کوڑے مار کر حوالے کر دیا۔ کہ صلیب پر کھینچا جاوے۔ تب حاکم کے سپاہیوں نے یسُوع کو قلعہ میں لے جاکر ساری پلٹن اُسکے گرد جمع کی۔ اور اُسکے کپڑے اُتار کر اُسے قرمزی پیراہن پہنایا۔ اور کانٹوں کا تاج بنا کر اُسکے سر پر رکھا۔ اور ایک سرکنڈا اُس کے دہنے ہاتھ میں دیا۔ اور اُس کے آگے گھٹنے ٹیک کر اُس پر ٹھٹھا مار کر کہا۔ اے یہودیوں کے بادشاہ سلام! اور اس پر تھوکا اور وہ سرکنڈا لے کر اُسکے سر پر مارا۔ جب وے اس سے ٹھٹھا کر چکے۔ تو اس پیراہن کو اس پر سے اُتار کر پھر اُسی کے کپڑے اُسے پہنائے۔ اور صلیب پر کھینچنے کو لے چلے۔ اور ایک مقام گلگتا نامی یعنی کھوپڑی کی جگہ پر پہنچ کے پت ملا ہُوا سرکہ اسے پینے کو دیا۔ اُس نے چکھ کے نہ چاہا۔ کہ پئے۔ اور انہوں نے اسے صلیب پر کھینچکر اور اس کے قتل کا سبب لکھ کر اُس کے سر سے اُونچا ٹانگ دیا ۔۔ ۔۔ ۔۔ اور اس کے ساتھ دو چور بھی صلیب پر کھینچے گئے۔ ایک دائیں۔ دوسرا بائیں اور جو اِدھر اُدھر سے جاتے سر ہلاکر اُسے ملامت کرتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ اے خدا کے گھر کو ڈھانیوالے! اب اپنے آپ کو بچا۔ اگر تو خدا کا بیٹا ہے۔ تو صلیب پر سے اُتر آ۔ یونہی سردار کاہنوں نے بھی فقیہوں اور بزرگوں کیساتھ ٹھٹھا مار کے کہا۔ اس نے اوروں

ملاح ہے؟ اُنہوں نے جواب میں کہا۔ وہ قتل کے لائق ہے تب اُنہوں نے اس کے مُنہ پر تھوکا اور اُسے گھونسے مارے اور دوسروں نے اُسے طمانچہ مار کے کہا۔ اے مسیح ہمیں گذشتہ بات بتا۔ کہ کس نے تجھے مارا۔ جب پطرس باہر دالان میں تھا۔ ایک لونڈی نے اُس کے پاس آکے کہا۔ تو بھی یسوع گلیلی کے ساتھ تھا۔ پر اُس نے سب کے سامنے انکار کرکے کہا۔ میں نہیں جانتا۔ کہ تو کیا کہتی ہے۔ پھر جب وہ اسار کی طرف باہر چلا۔ ایک دوسری لونڈی نے اُسے دیکھ کر اُن سے جو وہاں تھے کہا۔ کہ یہ بھی یسوع ناصری کے ساتھ تھا۔ تب اُس نے قسم کھا کر پھر انکار کیا۔ کہ میں اس شخص کو نہیں جانتا۔ تب اُس نے لعنت بھیجکر اور قسم کھا کر کہا۔ کہ میں اس شخص کو نہیں جانتا۔ باب ۲۶ - آیت ۴۷ تا ۴۹ - ۵۰ - ۵۶ - ۶۲ تا ۷۲ - ۷۴)۔

محقق - دیکھئے! عیسیٰ میں نہ ہی اتنی طاقت اور نہ ہی اتنا جلال تھا۔ کہ وہ اپنے شاگردوں کو پختہ ایمان والا بنا سکے۔ تاکہ وہ ایسے ہو جاتے۔ کہ اگر اُنہیں اپنی جان پر بھی کھیلنا پڑتا۔ تو بھی اپنے ربی (اُستاد) کو لالچ سے نہ پکڑواتے۔ نہ مُنکر ہوتے۔ نہ جھوٹ بولتے نہ جھوٹی قسم کھاتے۔ عیسیٰ میں کوئی بھی معجزہ نہ تھا۔ مثلاً توریت میں لکھا ہے۔ لُوط کے گھر پر مہمانوں کو مارنے کے لئے بہت سے لوگ چڑھ آئے تھے۔ وہاں خدا کے دو فرشتے تھے۔ اُنہوں نے اُن کو اندھا کر دیا۔ اگرچہ یہ بات بھی ناممکن تھی۔ تاہم یہ تو ثابت ہو گیا۔ کہ عیسیٰ کرامات میں لُوط کے برابر بھی نہ تھا۔ آج کل عیسائیوں نے اس قدر شور عیسیٰ کے نام سے کیوں مچا رکھا ہے۔ بجائے ایسی ذلت سے مرنے کے اگر وہ خود لٹک کر یا سمادھی چڑھا کر یا کسی اور طرح سے جان دیتا۔ تو اچھا تھا۔ مگر یہ تمیز سوائے علم کے کیسے حاصل ہو؟ (۸۵)

وہ (عیسیٰ) یہ بھی کہتا ہے۔ کہ:-

(۸۶)- میں ابھی اپنے باپ سے مانگ سکتا ہوں۔ اور وہ فرشتوں کے بارہ تمن سے زیادہ میرے لئے حاضر کر دیگا۔ (باب ۲۶- آیت ۵۳)

محقق - خوب! دھمکاتا بھی جاتا ہے۔ اور اپنی اور اپنے باپ کی بڑائی بھی کئے جاتا ہے۔ لیکن کر کچھ نہیں سکتا۔ دیکھو تعجب کی بات کہ جب سردار کاہن نے پوچھا۔ کہ یہ لوگ

کیا ادنیٰ ... ایسی چیز کو گوشت اور پینے کی چیز کو لہو کہہ سکتا ہے۔ عیسیٰ کی اس بات کو آج کل کے عیسائی خداوند کا کھانا کہتے ہیں۔ یہ بات کیسی بُری ہے؟ جنہوں نے اپنے پیر کے گوشت اور لہو کو کھانے پینے کی چیزیں فرض کر کے نہ چھوڑا۔ وہ اوروں کا گوشت کیسے چھوڑ سکتے ہیں؟ (۸۳)

(۸۴) تب اُس نے پطرس اور زبدی کے دو بیٹے ساتھ لئے اور غمگین اور نہایت دلگیر ہونے لگا۔ تب اُس نے اُن سے کہا۔ کہ میرا دل نہایت غمگین ہے۔ کیونکہ میری موت قریب ہے... اور کچھ آگے بڑھ کر مُنہ کے بل گرا۔ اور دعا مانگتے ہوئے کہا۔ کہ اے میرے باپ اگر ہو سکے۔ تو یہ پیالہ مجھ سے ہٹ جائے (باب ۲۶۔ آیت ۳۷ تا ۳۹)

محقق۔ دیکھئے عیسیٰ ایک معمولی آدمی تھا۔ اگر خدا کا بیٹا اور تینوں زبانوں کا جاننے والا اور عالم شخص ہوتا۔ تو ایسی بیجا حرکت نہ کرتا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ دھوکے کی ٹٹی کہ عیسیٰ خدا کا بیٹا۔ ماضی اور مستقبل کا جاننے والا اور گناہ معاف کرنیوالا ہے۔ اُس نے خود یا اُس کے شاگردوں نے کھڑی کی ہے۔ اس سے یہ جانا جاتا ہے کہ وہ صرف سیدھا سادہ معمولی آدمی تھا۔ نہ کہ عالم یوگی اور سدھ (صاحب کرامات) (۸۴)

(۸۵) وہ یہ کہہ ہی رہا تھا۔ کہ دیکھو یہود جو بارہوں میں سے ایک تھا۔ آیا۔ اور اُس کے ساتھ ایک بڑی بھیڑ تلواریں اور لاٹھیاں لئے سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں کی طرف سے آپہنچی۔ اور اُس کے پکڑوانے والے نے اُنہیں یہ کہہ کر پتہ دیا تھا۔ کہ جسے میں چُوموں وہی ہے۔ اُسے پکڑ لینا۔ اُس نے وہیں یسوع کے پاس آکر کہا۔ اے ربی۔ سلام! اور چُوم لیا۔ تب اُنہوں نے پاس آکر یسوع پر ہاتھ ڈالے اور اُسے پکڑ لیا۔ ۔۔ تب سب شاگرد اُسکو چھوڑ کر بھاگ گئے۔۔ ۔ آخر دو جھوٹے گواہوں نے آکر کہا کہ اُس نے کہا ہے۔ کہ میں خدا کا گھر ڈھا سکتا اور پھر تین دن میں اُسے بنا سکتا ہوں۔ تب سردار کاہن نے اس سے اُٹھ کر کہا۔ تُو کچھ جواب نہیں دیتا۔ یہ تجھ پر کیا گواہی دیتے ہیں۔ پر یسوع چپ رہا۔ تب سردار کاہن نے اُسے کہا۔ میں تجھے زندہ خدا کی قسم دیتا ہوں۔ کہ اگر تو مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ تو ہم سے کہہ۔ یسوع نے اُس سے کہا۔ ہاں وہی ہوں تو کہتا ہے ۔ ۔ تب سردار کاہن نے اپنے کپڑے پھاڑ کر کہا۔ کہ یہ کفر کہہ چکا ہے اب ہمیں گواہ کی کیا ضرورت ہے۔ تم نے آپ اس کا کفر سنا۔ اب تمہاری کیا

محقق۔ یہ بات بھی بےعلمی اور سادہ لوحی کی ہے۔ بھلا آسمان ہلکر کہاں جائیگا؟ جب آسمان نہایت لطیف ہونے کی وجہ سے آنکھ سے دکھائی ہی نہیں دیتا۔ تو اس کا ہلنا کون دیکھ سکتا ہے؟ اور اپنے منہ میاں مٹھو بننا شریف آدمیوں کا شیوہ نہیں (۸۰)

(۸۱) تب وہ بائیں طرف والوں سے کہیگا۔ اے ملعونو! میرے سامنے سے اس ہمیشہ کی آگ میں چلے جاؤ۔ جو شیطان اور اسکے فرشتوں کیلئے تیار کیگئی ہے (باب ۲۵۔ آیت ۴۱)

محقق۔ بھلا یہ کتنی طرفداری کی بات ہے۔ کہ جو اپنے شاگرد ہیں۔ اُن کو تو بہشت نصیب ہو اور غیروں کو ہمیشہ کی آگ میں ڈال جاوے لیکن جب لکھا ہے کہ آسمان ہی نہ رہیگا۔ تو ہمیشہ کی آگ۔ دوزخ اور بہشت کہاں رہینگے؟ اگر شیطان اور فرشتوں کو خدا نہ بناتا۔ تو دوزخ کی اس قدر تیاری کیوں کرنی پڑتی؟ اور جب صرف ایک شیطان ہی خدا کے غضب سے نہ ڈرا۔ تو وہ خدا کیسا ہوا؟ کیونکہ وہ اُسی کا فرشتہ ہو کر باغی ہو گیا تھا۔ خدا اُسے نہ تو گرفتار کر کے قید کر سکا۔ اور نہ جان سے مار سکا۔ تو پھر اُس کی خدائی کہاں رہی؟ اور دیکھئے شیطان نے عیسیٰ کو بھی چالیس دن دُکھ دیا۔ اور عیسیٰ بھی اس کا کچھ نہ کر سکا۔ تو پھر اُس کا بھی خدا کا بیٹا ہونا فضول ٹھیرا۔ ایس ثابت ہوا۔ کہ نہ تو عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے۔ اور نہ بائیبل کا خدا سچا خدا ہے (۸۱)

(۸۲) تب ان بارہ شاگردوں میں سے ایک نے جس کا نام یہودا اسکریوطی تھا۔ سردار کاہنوں کے پاس جا کر کہا۔ جو میں یسوع کو پکڑوا دوں۔ تو مجھے کیا دو گے؟ تب اُنہوں نے اُس سے تیس روپے کا اقرار کیا۔ (باب ۲۶۔ آیت ۱۴-۱۵)

محقق۔ اب عیسیٰ کے سارے معجزے اور ساری خدائی یہاں پر ظاہر ہو گئی۔ کیونکہ جو اس کا شاگرد رشید تھا۔ وہ بھی اس کی صحبت سے پاک نہ بن سکا۔ تو بتائیے اوروں کو وہ موت کے بعد کس طرح پاک بنا سکیگا؟ عیسیٰ پر ایمان لانے والے اس پر یقین لانے والے کس قدر دھوکا کھا رہے ہیں۔ کیونکہ جس نے اپنے شاگرد کا اپنی حیات میں کچھ بھلا نہ کیا۔ وہ موت کے بعد دوسروں کی کیا بہتری کر سکتا ہے؟ (۸۲)

(۸۳) اُن کے کھاتے وقت یسوع نے روٹی لی۔ اور برکت مانگ کے توڑی۔ پھر شاگردوں کو دیکر کہا۔ لو کھاؤ یہ میرا بدن ہے پھر پیالہ لے کر شکر کیا۔ اور انہیں دے کر کہا تم سب اس میں سے پیو۔ کیونکہ یہ میرا لہو ہے۔ یعنی نئے عہد کا لہو (باب ۲۶ آیت ۲۶ تا ۲۸)

محقق۔ بھلا ایسی بات بجز بےعلم اور سادہ لوح کے کوئی بھی شائستہ آدمی کر سکتا ہے۔

کے بہت سے بہشت اور دوزخ ہوں۔ تب ہی تو روحیں سُکھ دُکھ بھوگ سکتی ہیں۔ سو اس بات کا ذکر کہیں بھی عیسائیوں کی کتاب میں نہیں ہے۔ پس یہ کتاب خدا کی طرف سے نہیں ہے، اور نہ ہی یسوع خدا کا بیٹا ہو سکتا ہے۔ کسی شخص کے ماں باپ سَو سَو ہرگز نہیں ہو سکتے یہ بڑے اندھیر کی بات ہے کیونکہ ایک شخص کی ایک ہی ماں اور ایک ہی باپ ہوتا ہے جو مُسلمانوں نے لکھا ہے۔ ایک شخص کو بہتر (۷۲) حوریں بہشت میں ملینگی۔ قیاساً معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ذکر یہاں سے لیا ہوگا۔ (۷۷)

(۷۸) اور جب صبح کو شہر میں جانے لگا۔ اُسے بھوک لگی۔ تب انجیر کا ایک درخت راہ کے کنارے دیکھکر اُسکے پاس گیا۔ اور جب پتوں کے سوا اُس میں کچھ نہ پایا۔ تو کہا۔ اب سے تجھ میں کبھی پھل نہ لگے۔ وہی انجیر کا درخت سُوکھ گیا۔ (باب ۲۱۔ آیت ۱۸۔ ۱۹)

محقق۔ تمام پادری اور عیسائی لوگ کہتے ہیں۔ کہ عیسٰی بڑا حلیم الطبع۔ بردبار اور غصّہ وغیرہ سے مبرا تھا۔ مگر اس بات کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے۔ کہ عیسٰی غصّہ ور تھا۔ اور اُسے موسموں کا بھی علم نہ تھا۔ اور اُس کی بےعلم آدمیوں کی سی خصلت تھی۔ بھلا بیجان درخت کا کیا قصور تھا۔ کہ اُس کو بد دُعا دی۔ اور وہ سُوکھ گیا۔ درخت اُس کی بد دعا سے نہ سُوکھا ہوگا۔ بلکہ کسی دوائی کے ڈالنے سے سُوکھ گیا ہو۔ تو تعجب نہیں ٭ (۷۸)

(۷۹) ان دنوں کی مصیبت کے بعد معاً یا فوراً سُورج اندھیرا ہو جائیگا۔ اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا۔ اور ستارے آسمان سے گر جائیں گے اور آسمان کی فوجیں ہلجائیں گی (باب ۲۴۔ آیت ۲۹)

محقق۔ واہ! عیسٰی صاحب! آپ کس علم سے جانا۔ کہ ستارے گر پڑینگے۔ اور آسمان کی کونسی فوج ہے کہ جو گر جائیگی؟ اگر عیسٰی تھوڑا بھی علم پڑھا ہوتا۔ تو ضرور جان لیتا۔ کہ ستارے سب دُنیا ئیں ہیں۔ اور وہ کیونکر گر سکتے ہیں۔ چونکہ عیسٰی بڑھئی کے گھر پیدا ہوا تھا۔ ہمیشہ لکڑی چیرنے چھیلنے کاٹنے اور جوڑنے کا کام کرتا ہوگا۔ اُسے اس جنگلی ملک میں جب پیغمبر بننے کا شوق پیدا ہوا۔ تب ایسی باتیں بنانے لگا۔ کتنی باتیں اس کے منہ سے اچھی بھی نکلیں۔ اور بہت سی بُری بھی۔ وہاں کے لوگ جنگلی تھے۔ اُس کی باتوں پر یقین کر بیٹھے۔ جیسا آج کل یورپ ترقی کر رہا ہے۔ اگر ایسا ہی اُس وقت ہوتا۔ تو اس کے معجزے کوئی بھی نہ مانتا۔ باوجود کسی قدر علم ہونے کے عیسائی لوگ اب بھی ہٹ دھرمی اور پیچیدگی معاملات کی وجہ سے اس ردّی مذہب سے کنارہ کش ہو کر مکمل سچائی سے بھرے ہوئے ویدمارگ کی طرف رجوع نہیں ہوتے یہی اُنمیں نقص ہے۔ (۷۹)

(۸۰) آسمان اور زمین ٹلجائینگے۔ پر میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی (باب ۲۴۔ آیت ۳۵)

میں نیک و بد لوگ ہوتے ہیں۔ جو کوئی اچھا کام کرے۔ وہ اچھا اور جو بُرا کرے وہ بُرا ثمر پاتا ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ عیسٰی خدا کی بادشاہت کسی ایک مقام پر مانتا تھا۔ ہر جگہ نہیں۔ جو ایک مقام میں محدود ہے۔ وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خدا کی بادشاہت سب جگہ ہے۔ پھر اس میں داخل ہوگا یا نہ ہوگا۔ یہ کہنا صرف بے علمی کی بات ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہو گیا۔ کہ جس قدر عیسائی دولتمند ہیں۔ وے صرف دوزخ میں ہی جائینگے۔ اور مفلس سب بہشت میں جائینگے بھلا ذرا تو عیسٰی غور کرتا ہے۔ کہ جس قدر مال و اسباب دولتمندوں کے پاس ہے۔ اُسقدر مفلسوں کے پاس نہیں۔ اگر دولتمند سوچ سمجھ کر دھرم کے کاموں میں (اُسے) صرف کریں۔ تو وہ مفلسوں کی نسبت جو گری ہوئی حالت میں ہیں باآسانی اعلیٰ درجہ پر پہنچ سکتے ہیں (۷۶)

(۷۷) یسوع نے اُن سے کہا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ تم جو میرے پیچھے ہوئے۔ جب نئی خلقت میں ابن آدم اپنے جلال کے تخت پر بیٹھیگا۔ تم بھی بارہ تختوں پر بیٹھوگے اور اسرائیل کے بارہ گروہوں کی عدالت کروگے۔ اور جس نے گھر یا بھائی یا بہن یا ماں باپ یا جورو یا بچوں یا زمین کو میرے نام پر چھوڑا سو گنا پاویگا۔ اور ہمیشہ کی زندگی کا مستحق یا حقدار ہوگا۔ (باب ۱۹۔ آیت ۲۸-۲۹)

محقق۔ دیکھئے یسوع کی اندرونی لیلا۔ اُس نے یہ خیال کر کے کہ بعد موت بھی میرے پھندے سے لوگ نکل نہ جائیں (یہ باتیں گھڑ لیں) جس شخص نے تیس روپے کے لالچ سے اپنے گرو کو پکڑوا کر مروا دیا۔ ویسے گنہگار بھی اس کے پاس تخت پر بیٹھیں گے اور اسرائیل کے خاندان کا طرفداری کی وجہ سے انصاف ہی نہ کیا جائیگا۔ بلکہ اُن کے سب گناہ معاف ہو جاوینگے۔ اور وہ اور خاندانوں کا انصاف کرینگے۔ اسی وجہ سے تمام عیسائی عیسائیوں کی طرفداری بہت کرتے ہیں۔ اگر کوئی گورہ کسی کالے کو مار ڈالے۔ تو بھی طرفداری کر کے عموماً مجرم کو بےقصور ٹھیرا کر بری کر دیا جاتا ہے۔ ایسا ہی یسوع کے بہشت میں بھی انصاف ہوگا۔ یہاں پر ایک اور اعتراض پیدا ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ ایک شخص دنیا کی پیدائش کے آغاز میں مرا اور دوسرا قیامت کی رات کو۔ پہلا شخص تو قیامت تک انتظار میں رہیگا۔ اور دوسرے کا انصاف اُسی وقت ہو جائیگا۔ دیکھئے یہ کتنی بڑی بے انصافی ہے۔ جو دوزخ میں پڑیگا۔ وہ لا انتہا زمانہ تک دوزخ کا عذاب بھوگیگا۔ اور جو بہشت میں جائیگا۔ وہ ہمیشہ راحت بھوگیگا۔ یہ کس قدر بے انصافی ہے۔ کیونکہ محدود تدابیر اور محدود اعمال کا ثمرہ محدود ہونا چاہئے۔ دو روحوں کے بالکل مساوی گناہ یا ثواب نہیں ہو سکتے۔ اس لئے رنج و راحت کی کمی بیشی کی وجہ سے کم و بیش درجوں

ہٹانے سے ہٹ جائے۔ تو بھی ثابت نہ ہوگا۔ کہ ان میں پورا ایمان ہے۔ بلکہ ایک رائی کے دانے کے برابر ہے اور جو نہ ہٹا سکے۔ تو سمجھو ایک قطرہ بھی ایمان عیسائیوں میں نہیں ہے۔ اگر کوئی کہے کہ یہاں غرور وغیرہ برائیوں کا نام پہاڑ ہے۔ تو بھی ٹھیک نہیں۔ کیونکہ اگر ایسا ہو۔ تو مُردے اندھے کوڑھی دیوچڑھوں کو بھلا چنگا کرنے سے سُست جاہل۔ زانی اور گمراہ لوگوں کو خبردار کرکے تندرست کرنا مُراد ہوگی۔ تو یہ بھی تسلیم نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا۔ تو وہ اپنے شاگردوں کو کیوں نہ شفا دے لیتا۔ اسلئے یہ ناممکن باتیں یسُوع کی بے علمی کا اظہار کرتی ہیں۔ اگر اس کو کچھ بھی علم ہوتا۔ تو ایسی سادہ لوحی کی باتیں کیوں کہتا؟ سچ ہے۔

निरस्तपादपे देशे एरण्डोऽपि द्रुमायते ।

جہاں کوئی بھی درخت نہ ہو۔ تو وہاں ارنڈی کا درخت ہی سب سے اچھا اور بڑا شمار کیا جاتا ہے ایسے ہی وحشی اور جاہلوں کے ملک میں عیسیٰ کا ہونا ہی غنیمت تھا لیکن آجکل یسُوع کس گنتی میں ہے؟ (۷۴)

(۷۵) میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ اگر تم لوگ توبہ نہ کرو۔ اور چھوٹے لڑکوں کی مانند نہ بنو۔ تو آسمان کی بادشاہت میں ہرگز داخل نہ ہوگے۔ (باب ۱۸۔ آیت ۳)

محقق۔ جب اپنی ہی مرضی سے توبہ کرنا بہشت کا باعث اور توبہ نہ کرنا دوزخ کا باعث ہے۔ تو کوئی کسی کا گناہ و ثواب کس طرح لے سکتا ہے۔ اور چھوٹے لڑکے کی مانند ہوجانیکی تعلیم دینے سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یسُوع کی باتیں علم اور قانون قدرت کے بالکل خلاف تھیں اور وہ یہ چاہتا تھا۔ کہ لوگ میری باتوں کو بچّوں کی مانند مان لیں۔ اور بلا تحقیق کئے آنکھ بند کرکے مان لیں۔ علی العموم اگر عیسائیوں کی عقل بچّوں کی سی نہ ہوتی۔ تو وہ ایسی بعید از قیاس۔ اور خلاف از علم باتیں کیوں مانتے؟ مزید براں یہ بھی ثابت ہوا۔ کہ اگر یسُوع آپ خود علم سے محروم اور بچّوں کی سی عقل والا نہ ہوتا۔ تو اوروں کو لڑکوں کی مانند بننے کی تعلیم کیوں دیتا؟ کیونکہ جو جیسا ہوتا ہے۔ وہ اوروں کو بھی ویسا ہی بنانا چاہتا ہے۔ (۷۵)

(۷۶)۔۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ دولتمندوں کا آسمان کی بادشاہت میں داخل ہونا مشکل ہے میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گزر جانا اس سے آسان ہے۔ کہ ایک دولت مند خدا کی بادشاہت میں داخل ہو۔ (باب ۱۹۔ آیت ۲۳-۲۴)

محقق۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ عیسیٰ غریب تھا۔ اور دولت مند اُس کی عزّت نہ کرتے ہونگے۔ اسلئے ایسا لکھ دیا ہوگا۔ لیکن یہ بات سچ نہیں ہے۔ کیونکہ دولت مند اور مفلسوں

کھاکے آسودہ ہوئے اور ٹکڑوں سے جو بچ رہے تھے۔ اُنہوں نے سات ٹوکریاں بھر کر اُٹھائیں اور کھانیوالے سوئے عورتوں اور لڑکوں کے چار ہزار تھے۔ (باب ١٥۔ آیت ٣٤ تا ٣٨) (٧٢)

محقق دیکھئے کیا یہ آج کل کے جھوٹے کراماتیوں اور شعبدے بازوں وغیرہ کی طرح فریب کی بات نہیں ہے؟ اُن روٹیوں میں اور روٹیاں کہاں سے آگئیں؟ اگر یسوع میں ایسی کراماتیں ہوتیں۔ تو وہ خود بھوکا ہو کر انجیر کے پھل کھانے کو کیوں بھٹکا پھرتا۔ اپنے واسطے مٹی۔ پانی اور پتھر وغیرہ سے حلوا اور روٹیاں کیوں نہ بنالیں؟ یہ سب باتیں لڑکوں کے کھیل کی مانند ہیں۔ جسطرح کئی سادھو بیراگی ایسی فریب کی باتیں کرکے جاہلوں کو ٹھگتے ہیں اسی طرح کی یہ باتیں ہیں (٧٢)

(٧٣) اور تب ہر ایک کو اس کے اعمال کے موافق بدلہ دیگا (باب ١٦۔ آیت ٢٧)

محقق۔ اگر اعمال کے موافق بدلہ دیگا۔ تو پھر عیسائیوں کا گناہ کے معاف ہونیکی تعلیم دینا بیہودہ ہے اور اگر وہ بات سچی ہے۔ تو یہ جھوٹی ٹھہرے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ جو معاف کرنیکے لائق ہونگے۔ وہی معاف کئے جائینگے۔ اور ناقابل معافی معاف نہیں کئے جائینگے۔ تو یہ بھی ٹھیک نہیں۔ کیونکہ تمام اعمال کا ثمرہ مناسب طور پر دینے میں ہی انصاف اور پورا رحم ہوتا ہے (٧٤)

(٧٤) اے بے اعتقاد اور ضدی قوم! میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر تمہیں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوتا۔ تو اگر تم اس پہاڑ سے کہتے کہ یہاں سے وہاں چلا جا۔ تو وہ چلا جاتا۔ اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوتی۔ (باب ١٧۔ آیت ١٧۔ ٢٠)

محقق۔ جو عیسائی لوگ اُپدیش کرتے پھرتے ہیں۔ کہ آؤ ہمارے مذہب میں گناہ معاف کراؤ نجات پاؤ۔ وغیرہ یہ سب باتیں جھوٹ ہیں۔ کیونکہ اگر عیسیٰ میں گناہ کے دور کرنے۔ ایمان کے قائم اور پاک کرنیکی طاقت ہوتی۔ تو اپنے شاگردوں کا ایمان قائم کرکے اُن کے گناہ کو دور کرکے اُنکو پاک کیوں نہ کر دیتا؟ جو یسوع کے ساتھ ساتھ گھومتے تھے۔ جب اُنکو وہ پاک۔ ایماندار اور بہتر نہ بنا سکا۔ تو وہ موت کے بعد نہ جانے کہاں ہوگا اُسوقت کسی کو پاک نہیں کرسکیگا۔ جب یسوع کے شاگرد رائی بھر ایمان نہیں رکھتے تھے۔ اور اُنہوں نے یہ کتاب انجیل لکھی ہے پھر یہ کتاب کیونکر مستند ہو سکتی ہے؟ کیونکہ جو بے اعتقاد۔ ناپاک اور ادھرمی آدمیوں کی تحریر ہوتی ہے۔ اس پر اعتقاد کرنا بہبودی کی خواہش کرنیوالے آدمیوں کا کام نہیں۔ اور اگر یسوع کا یہ قول درست ہے۔ تو ثابت ہوتا ہے کہ کسی عیسائی میں رائی کے دانے کے برابر ایمان نہیں ہے اگر کوئی کہے کہ ہم میں پورا یا تھوڑا ایمان ہے۔ تو اسکو کہنا چاہیئے۔ کہ آپ اس پہاڑ کو راستہ میں سے ہٹا دیویں۔ اگر اُن کے

محقق۔ یہ بھی بات ویسی ہی ناممکن ہے جیسی کہ پہلے لکھ آئے ہیں۔ اور جو گناہ معاف کرنیکی بات ہے۔ وہ صرف سادہ لوح آدمیوں کو لالچ کے جال میں گرفتار کرنا ہے جیسی دوسرے کی پی ہوئی شراب بھانگ یا کھائی ہوئی افیون کا نشہ دوسرے کو نہیں چڑھتا۔ ویسے ہی کسی کا کیا ہوا گناہ کسی کو نہیں لگتا۔ بلکہ جو کرتا ہے وہی بھوگتا ہے۔ یہی خدا کا انصاف ہے اگر دوسرے کا کیا ہوا گناہ ثواب دوسرے کو ملے یا عادل خود لے لیویں۔ یا کرنیوالوں کو ہی خدا جزا سزا نہ دیوے تو وہ غیر منصف ہو جاوے۔ دیکھو دھرم ہی بہتری کرنیوالا ہے۔ یسوع یا اور کوئی نہیں اور دھرماتماؤں کیواسطے یسوع وغیرہ کی کچھ ضرورت نہیں۔ اور نہ گنہگاروں کیلئے۔ کیونکہ گناہ کسی کا چھوٹ نہیں سکتا (٧٠)

(٧١) یسوع نے اپنے بارہ شاگردوں کو اپنے پاس بلا کر انہیں قدرت بخشی۔ کہ ناپاک روحوں کو نکالیں اور ہر طرح کی بیماری اور دکھ درد کو دور کریں۔ کہنے والے تم نہیں۔ بلکہ تمہارے باپ کی روح ہے۔ جو تم میں بولتی ہے۔ یہ مت سمجھو۔ کہ میں زمین پر صلح کروانے آیا ہوں۔ صلح کروانے نہیں۔ بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں۔ کیونکہ میں آیا ہوں کہ مرد کو اسکے باپ اور بیٹی کو اس کی ماں اور بہو کو اس کی ساس سے جدا کروں اور آدمی کے دشمن اسکے گھر ہی کے لوگ ہونگے۔ (رباب ١٠۔ آیت ١۔ ٢۔ ٢٠۔ ٣٤۔ ٣٥۔ ٣٦)

محقق۔ یہ وے ہی شاگرد ہیں۔ جن میں سے ایک تیس روپے کے لالچ سے یسوع کو گرفتار کرائیگا۔ اور باقی منحرف ہو کر علیحدہ علیحدہ بھاگیں گے۔ دیوں کا آنا یا نکالنا یہ باتیں علم کے خلاف ہیں۔ اور بلا دوائی یا پرہیز کے بیماریوں کا چھوٹنا قانونِ قدرت کے خلاف ہونیسے ناممکن ہے کیا ایسی ایسی باتوں کا ماننا بے علموں کا کام نہیں ہے؟ اگر روحیں بولنے والی نہیں اور خدا بولنے والا ہے۔ تو روحیں کیا کام کرتی ہیں؟ سچائی یا دروغگوئی کا ثمرہ سکھ یا دکھ خدا ہی بھوگتا ہوگا۔ یہ بھی ایک لغو بات ہے۔ جیسا یسوع پھوٹ کرانے اور لڑانیکو آیا تھا۔ وہی آجتک جھگڑا لوگوں میں چل رہا ہے یہ کیسی بُری بات ہے۔ کیونکہ پھوٹ کرانیسے ہمیشہ آدمیوں کو دکھ ہوتا ہے۔ عیسائیوں نے اسی کو گورمنتر سمجھ لیا ہوگا۔ کیونکہ جب ایک دوسرے سے پھوٹ کرانا یسوع ہی اچھا مانتا تھا۔ تو یہ کیوں نہیں مانتے ہونگے۔ یہ یسوع ہی کا کام ہوگا۔ کہ گھر کے لوگوں کے دشمن گھر کے لوگوں کو بنانا۔ یہ شریف آدمیوں کا کام نہیں ہے۔ (٧١)

(٧٢) تب یسوع نے انہیں کہا۔ کہ تمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں وے بولے سات اور کئی ایک چھوٹی مچھلیاں۔ تب اس نے جماعتوں کو حکم دیا۔ کہ زمین پر بیٹھ جاویں۔ پھر ان سات روٹیوں اور مچھلیوں کو لیکر شکر کیا اور توڑ کر اپنے شاگردوں کو دیا اور شاگردوں نے لوگوں کو اور سب

مثلاً لکھا ہے کہ بہت دنوں کا مری ہوئی فوج زندہ کر دیگئی۔ برہسپاتی کے فرزند کچ کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے جانوروں اور مچھلیوں کو کھلا دیا گیا۔ اُسے شُکراچاریہ نے زندہ کر دیا۔ بعد ازاں کچ کو مار کر شکراچاریہ کو کھلا دیا۔ پھر اُس کو شکم میں زندہ کر کے باہر نکالا۔ آپ مر گیا۔ اس کو کچ نے زندہ کر دیا۔ کشیپ رشی نے ۱۲۰ آدمی اور درخت کو جسے تکشک نے بھسم کر ڈالا تھا صحیح و سالم کر دیا۔ دھنونتری نے لاکھوں مُردے زندہ کر دیئے۔ لاکھوں کوڑھی وغیرہ مریضوں کو اچھا کر دیا۔ لاکھوں اندھوں اور بہروں کو آنکھ اور کان دئے اس قسم کی کتھا کو کیوں جھوٹ کہتے ہو؟ اگر مذکورہ بالا باتیں جھوٹی ہیں تو عیسٰی کی باتیں جھوٹی کیوں نہیں۔ جو دوسرے کی بات کو غلط اور اپنی جھوٹی کو سچی کہتے ہیں۔ تو وے ہٹ دھرمی کیوں نہ سمجھے جائیں۔ اسلیئے عیسائیوں کی باتیں ہٹ دھرمی کی اور لڑکوں کی مانند ہیں (۶۸)

(۶۹) وہ شخص جن پر دیو چڑھے تھے۔ قبروں سے نکل کر اُسے ملے۔ وے ایسے تند تھے کہ کوئی اس راستہ سے نہ چل سکتا تھا۔ اور دیکھو انہوں نے چلا کر کہا اے یسوع خدا کے بیٹے! ہمیں تجھ سے کیا کام! کیا تو اس لئے یہاں آیا ہے کہ وقت سے پہلے ہمیں دکھ دے۔ سو دیووں نے اُسکی منت کر کے کہا۔ کہ اگر تو ہمکو نکالتا ہے۔ تو ہمیں ان سوروں کے غول میں جانے دے۔ تب اُس نے اُنہیں کہا جاؤ اور وے نکلکر اُن سوروں کے غول میں گئے اور دیکھو سوروں کا سارا غول کنارے پر سے دریا میں کودا اور پانی میں ڈوب مرا (باب ۸۔ آیت ۲۸ تا ۳۲)

محقق۔ بھلا ذرا یہاں غور کیجئے۔ کہ یہ سب باتیں جھوٹی ہیں۔ یا نہیں؟ کیونکہ مُردہ قبرگاہ سے کبھی نہیں نکل سکتا۔ وے کسی کے پاس نہ جاتے۔ نہ بات چیت کرتے ہیں۔ یہ سب باتیں بے علموں کی ہیں۔ جو کہ بالکل جنگلی ہیں۔ وے ایسی باتوں پر اعتقاد کرتے ہیں پھر ان سوروں کا خون کرا دیا۔ سور والوں کا نقصان کرنیکا گناہ یسوع کو ہوا ہوگا۔ اور عیسائی لوگ یسوع کو گناہ بخشنے والا اور پاک صاف کرنیوالا مانتے ہیں۔ تو اُن دیووں کو پاک صاف کیوں نہ کر سکا؟ اور سور والوں کا نقصان کیوں نہ بھر دیا؟ کیا آجکل کے تعلیم یافتہ عیسائی اور انگریز لوگ ان گپوں کو بھی مانتے ہونگے۔ اگر مانتے ہیں۔ تو توہمات کے جال میں گرفتار ہیں۔ (۶۹)

(۷۰) اور دیکھو ایک مفلوج بھولے کے مارے کو جو کہ چارپائی پر پڑا تھا۔ اسکے پاس لائے۔ یسوع نے اُس کا ایمان دیکھ کر اُس بھولے کے مارے سے کہا۔ اے بیٹے! خاطر جمع رکھ تیرے گناہ معاف ہوئے ... میں راستبازوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو توبہ کیلئے بلانے آیا ہوں (باب ۹۔ آیت ۲ تا ۱۳)

سلطنت کا حق کس کو ہوگا۔ وہ باہم لڑائی جھگڑا کرینگے۔ اور سلطنت کا انتظام درہم برہم ہوجائیگا۔ اور لفظ غریب سے اگر کنگال مراد لوگے۔ تو درست نہیں اگر اس سے مراد حلیم لوگے۔ تو بھی درست نہیں کیونکہ کنگال اور حلیم کے معنی ایک نہیں بلکہ جو دل میں غریب ہوتا ہے اس کو صبر کبھی نہیں ہوتا۔ اسلئے یہ بات درست نہیں۔ جب آسمان زمین ٹلجائینگے۔ تب توریت بھی ٹلجاویگی۔ ایسی عارضی آئین انسان کی گھڑنت ہوسکتی ہیں۔ ہمہ دان خدا کی نہیں۔ یہ تو صرف لالچ اور خوف دکھلایا ہے۔ کہ جو اُن حکموں کو نہ مانیگا۔ وہ آسمان میں سب سے چھوٹا شمار کیا جائیگا۔ (۶۴)

(۶۵) ہماری روز کی روٹی آج ہمیں بخش۔ مال اپنے واسطے زمین پر جمع نہ کرو۔ (باب ۶۔ آیت ۱۱-۱۹)

محقق۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جس وقت عیسیٰ پیدا ہوا تھا۔ اُسوقت لوگ جنگلی اور کنگال تھے اور عیسیٰ بھی ویسا ہی تھا۔ تبھی تو دن بھر کی روٹی کے حاصل کرنیکی خدا سے دعا مانگتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی تعلیم دیتا ہے۔ اگر مال جمع کرنا ناروا ہے۔ تو عیسائی لوگ کیوں مال جمع کرتے ہیں انکو چاہئے کہ یسوع کے حکم کی تعمیل کرکے سب کچھ خیرات میں دیدیں اور مفلس ہوجائیں (۶۵)

(۶۶) نہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے۔ آسمان کی بادشاہت میں داخل ہوگا (باب ۷۔ آیت ۲۱)

محقق۔ غور کیجئے! اگر بڑے بڑے بشپ پادری اور کرسچین لوگ عیسیٰ کا یہ قول سچا سمجھتے ہوں۔ تو عیسیٰ کو خداوند کہکر کبھی نہ پکاریں۔ اگر اس بات کو نہ مانینگے تو گناہ سے کبھی نہ بچ سکیں گے (۶۶)

(۶۷) اُسدن بہتیرے مجھ سے کہینگے۔ اس وقت میں اُن سے صاف کہونگا۔ کہ میں کبھی تم سے واقف نہ تھا۔ اے بدکارو! میرے پاس سے دُور ہو۔ (باب ۷۔ آیت ۲۲-۲۳)

محقق۔ دیکھئے عیسیٰ جنگلی آدمیوں کو یقین دلانیکے لئے بہشت کا منصف بننا چاہتا تھا۔ یہ فقط سادہ لوح آدمیوں کو لبھانے کی بات ہے (۶۷)

(۶۸) اور دیکھو ایک کوڑھی نے آکر اُسے سجدہ کیا اور کہا اے خداوند! اگر تُو چاہے تو مجھے پاک صاف کر سکتا ہے۔ تب یسوع نے ہاتھ بڑھاکے اُسے چھُوا۔ اور کہا کہ میں چاہتا ہوں۔ کہ تُو پاک صاف ہو۔ اور وہیں اس کا کوڑھ جاتا رہا (باب ۸۔ آیت ۲-۳)

محقق۔ یہ سب باتیں سادہ لوح آدمیوں کے پھنسانے کی ہیں۔ اگر عیسائی لوگ ان باتوں کو جو کہ علم اور قانون قدرت کے خلاف ہیں صحیح مانتے ہیں۔ تو شنکر آچاریہ۔ دھنونتری کیشب وغیرہ کی باتیں جو کہ پرانوں اور مہابھارت وغیرہ میں لکھی ہیں۔ سچ کیوں نہیں مانتے؟

پھنسانے کے لئے ایک مذہب کا جال پھیلایا تاکہ اُن کو پھنسا کر اپنا مطلب پورا کیا جائے
جب خود عیسٰی ہی ایسا تھا۔ تو آج کل کے پادری لوگ اپنے جال میں آدمیوں کو پھنساتے ہیں
تو کیا تعجب ہے؟ کیونکہ جس طرح بڑی بڑی اور بہت سی مچھلیوں کو جال میں پھنسانے والے کی قدر ہوتی ہے اور
روزی بھی بخوبی حاصل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جو بہت سے آدمیوں کو اپنے مذہب میں پھنسائے اسکی بھی زیادہ
عزت ہوتی اور دولت کا ملتی ہے اسی لالچ سے یہ لوگ جنہوں نے وید شاستر نہ پڑھا نہ سنا۔ بیچارے سادہ لوح
آدمیوں کو اپنے دام میں پھنسا کر کے اُن کے ماں باپ خاندان وغیرہ سے اُنکو جدا کر دیتے
ہیں۔ اسلئے تمام عالم آریوں کو واجب ہے کہ خود اُن کے توہمات کے جال سے بچیں۔
اور اپنے بھولے بھالے بھائیوں کو بچانے کے لئے مستعد رہیں (۶۳)

(۶۳) اور یسوع گلیل میں پھرتا ہوا اُن کے عبادت خانوں میں تعلیم دیتا اور بادشاہت
کی خوشخبری کی منادی کرتا اور لوگوں کے سارے دُکھ اور بیماری رفع کرتا تھا۔ سب بیماروں
کو جو طرح طرح کی بیماری کے عذاب میں مبتلا تھے اور انہیں جن پر جن دیو چڑھے تھے اور مرگی اور
جھولے کے مارے ہوؤں (مفلوج) کو اسکے پاس لائے اور اُسنے اُنکو چنگا کیا (باب ۴۔ آیت ۲۳، ۲۴)

محقق۔ اگر آج کل کی پوپ لیلا یعنی منتر یہ تنتر (عمل) آشیرباد (دعا) تعویذ اور خاک کی چٹکی
دینے سے بھوتوں کا نکالنا اور بیماریوں کا رفع کرنا درست ہو۔ تو یہ انجیل کی بات بھی سچی ہو۔
(دراصل) سادہ لوح آدمیوں کو دام توہمات میں پھنسانے کیلئے یہ باتیں ہیں۔ اگر عیسائی
لوگ عیسٰی کی باتوں کو مانتے ہیں۔ تو یہاں کے دیوی کے مجاوروں کی باتیں کیوں نہیں مانتے؟
کیونکہ یہ باتیں بھی اُنہیں کی مانند ہیں + (۶۳)

(۶۴) مبارک ہیں وے جو دل کے غریب ہیں۔ کیونکہ آسمان کی بادشاہت اُنہیں کی ہے مبارک
ہیں وہ جو دل کے غمگین ہیں۔ کیونکہ وہ تسلی پائیں گے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان
اور زمین ٹل نہ جائیں۔ ایک شوشہ یا ایک نکتہ توریت کا ہرگز نہ ٹلیگا۔ جب تک سب کچھ
پورا نہ ہو۔ پس جو کوئی ان حکموں میں سے سب سے چھوٹے کو ٹال دیوے اور ویسا ہی
آدمیوں کو سکھلاوے۔ آسمان کی بادشاہت میں سب سے چھوٹا کہلاویگا ۔۔۔
(باب ۵۔ آیت ۳۔۴۔۱۸۔۱۹)۔

محقق۔ اگر آسمان یا بہشت ایک ہے۔ تو اس کا بادشاہ بھی ایک ہی ہونا چاہیئے
اس لئے جتنے دل کے غریب ہیں۔ اگر وے سب بہشت کو جائینگے۔ تو بہشت میں

عالموں کا نہیں۔ بھلا جو خدا کا قانون ہے۔ اُسکو کوئی توڑ سکتا ہے؟ اگر خدا ہی قانون کو ردّ و بدل کرے۔ تو اس کا کوئی حکم نہ مانے اور جبکہ وہ ہمہ دان ہے۔ اور غلطی سے مبّرا ہے۔ تو ایسا کیوں کریگا۔ اس طرح تو جس باکرہ کو حمل ٹھیر جائے۔ اُس کی بابت یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ حمل خدا کی طرف سے ہے۔ اور کوئی جھوٹ کہہ دے۔ کہ خدا کے فرشتے نے مجھ کو خواب میں کہدیا ہے۔ کہ یہ حمل رُوح القدس کی طرف سے ہے۔ جیسا یہ ناممکن فریب بنایا ہے۔ ویسا ہی آفتاب سے کُنتی کا حاملہ ہونا بھی پرانوں میں لکھا ہے۔ ایسی ایسی باتوں کو آنکھ کے اندھے گانٹھ کے پورے لوگ مان کر مغالطہ کے دام میں پھنستے ہیں۔ یہ بات اس طرح ہوئی ہوگی۔ کہ کسی شخص آدمی کیساتھ صحبت کرنے سے مریم حاملہ ہوگئی ہوگی اُس نے یا کسی دُوسرے نے ایسی ناممکن بات مشہور کردی ہوگی۔ کہ اسکا حمل رُوح القدس کیطرف سے ہے (۶۰)

(۶۱) تب یسُوع رُوح کے وسیلے بیابان میں لایا گیا۔ تاکہ شیطان اُسے آزمائے جب چالیس دن اور چالیس رات روزہ رکھ چکا۔ آخر بھوکا ہُوا۔ تب آزمائش کرنیوالے نے اُسکے پاس آکے کہا۔ اگر تو خدا کا بیٹا ہے۔ تو کہدے۔ کہ پتھر روٹی بنجائے (باب ۴۔ آیت ۱-۲-۳)

محقق۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ انجیلی خدا ہمہ دان نہیں ہے۔ کیونکہ اگر ہمہ دان ہوتا تو اس کی آزمائش شیطان سے کیوں کرواتا خود جان لیتا۔ بھلا کسی عیسائی کو آجکل چالیس رات اور چالیس دن بھوکا رکھیں تو وہ کبھی بچ سکیگا؟ اور اس سے یہ بھی ثابت ہُوا۔ کہ نہ وہ خدا کا بیٹا تھا۔ اور نہ کچھ اس میں کرامات تھی۔ ورنہ شیطان کے سامنے پتھر کی روٹیاں کیوں نہ بنادیں۔ اور آپ بھوکا کیوں رہا؟ سچ تو یہ ہے۔ کہ جس کو خدا نے پتھر بنایا ہے۔ اس کو روٹی کوئی بھی نہیں بنا سکتا۔ اور خدا بھی قانون سابقہ کو تبدیل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ ہمہ دان ہے۔ اور اس کے تمام کام غلطی سے پاک ہیں۔ (۶۱)

(۶۲) اور اُنہیں کہا کہ میرے پیچھے چلے آؤ۔ تاکہ میں تمہیں آدمیوں کے پکڑنیوالا بناؤنگا۔ اُسی وقت جالوں کو چھوڑ کر اس کے پیچھے ہو لئے (باب ۴۔ آیت ۱۹-۲۰)

محقق۔ معلوم ہوتا ہے کہ عیسٰی نے توریت کے دس احکام میں سے اس حکم کو (اولاد) اپنے والدین کی خدمت و عزت کرے۔ جس سے ان کی عمر بڑھے۔ توڑا۔ کیونکہ عیسٰی نے اپنے والدین کی خدمت نہیں کی۔ بلکہ دُوسروں کو بھی والدین کی خدمت سے باز رکھا۔ اس گناہ کے بدلے (شاید) درازیِ عمر کو نہ پہنچا۔ اور یہ بھی ظاہر ہوگیا۔ کہ عیسٰی نے مچھلی کی مانند آدمیونکے

تیرے قابو میں ہے۔ مگر فقط اُسکی جان جانے نہ پاوے۔ تب شیطان خداوند کے حضور سے چل نکلا۔ اور ایوب کو سر سے تلوے تک بُرے پھوڑوں سے مارا (باب ۲۔ آیت ۱ تا ۷)

محقق۔ اب دیکھئے انجیلی خدا کی طاقت کہ شیطان اُس کے سامنے اس کے عابدوں کو تکلیف دیتا ہے۔ نہ شیطان کو سزا دے سکتا ہے۔ اور نہ اپنے معتقدوں کو بچا سکتا ہے اور نہ فرشتوں میں سے کوئی اس کا مقابلہ کرسکتا ہے۔ ایک شیطان نے سب کو خوف زدہ کر رکھا ہے۔ انجیلی خدا بھی ہمہ دان نہیں ہے۔ اگر ہمہ دان ہوتا۔ تو ایوب کا امتحان شیطان سے کیوں کراتا؟ (۵۸)

واعظ کی کتاب

(۵۹) ہاں میرا دل عقل اور دانش میں بڑا کاروان ہوا۔ لیکن جب میں نے حکمت کے جاننے کو اور حماقت اور جہالت کے سمجھنے کو دل لگایا۔ تو معلوم ہوا کہ یہ بھی ہوا پر چڑھنا ہے کیونکہ بہت حکمت میں بہت دقت ہوتی ہے اور جس کا عرفان فراوان ہوتا ہے اسکا دُکھ زیادہ ہوتا ہے (باب آیت ۱۶ تا ۱۸)

محقق۔ دیکھئے! عقل اور دانش دونوں مترادف الفاظ ہیں (عیسائی اُن کو جدا جدا مانتے ہیں) اور جہلا کے سوائے دانش کی ترقی میں دقت اور دُکھ کون مان سکتا ہے؟ اسلئے بائیبل خدا کی بنائی ہوئی تو کیا کسی عالم کی بھی تصنیف کردہ نہیں ہے۔ (۵۹)

یہ قدرے توریت و زبور کی بابت تحریر کیا گیا ہے۔ اسکے آگے کچھ متی وغیرہ کی انجیلوں میں سے لکھا جاتا ہے۔ کہ جنہیں عیسائی لوگ بہت مستند مانتے ہیں اور جس کا نام نیا عہد نامہ رکھا ہوا ہے۔

متی کی انجیل

(۶۰) اب یسوع مسیح کی پیدائش یوں ہوئی کہ جب اسکی ماں مریم کی منگنی یوسف کیساتھ ہوئی۔ تو اُنکے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ رُوح القدس سے حاملہ پائی گئی۔ دیکھو خداوند کے ایک فرشتے نے اُس پر خواب میں ظاہر ہوکر کہا اے یوسف ابن داؤد! اپنی جورو مریم کو اپنے یہاں لے آنے سے مت ڈر۔ کیونکہ جو اُسکے رحم میں ہے وہ رُوح القدس سے ہے (باب ۱۔ آیت ۱۸۔ ۲۰)

محقق۔ ان باتوں کو کوئی عالم نہیں مان سکتا۔ کہ جو پرتیکش وغیرہ پرمانوں اور قانون قدرت کے خلاف ہیں۔ ان باتوں کا ماننا بے علم غیر مہذب آدمیوں کا کام ہے۔ شائستہ اور

اگر یہ باتیں سچی ہیں۔ تو جو فتح کی باتیں پہلے تحریر کی ہوئی ہیں۔ وے سب فضول ہوگئیں۔ کیا مصر کے لڑکے لڑکیوں کے مارنے ہی سے بہادر بنا تھا۔ اور اب بہادروں کے سامنے خاموش ہو بیٹھا۔ یہ تو انجیلی خدا نے اپنی ہجو اور بےعزتی کرائی۔ ایسی ہی بیہودہ کہانیاں اس کتاب میں ہزاروں بھری پڑی ہیں۔ (۵۶)

تواریخ کی پہلی کتاب

(۵۷) سو خداوند نے اسرائیل پر مری بھیجی اور اسرائیل میں ستّر ہزار آدمی مرگئے (باب ۲۱۔ آیت ۱۴)

محقق دیکھئے اسرائیل کے عیسائیوں کے خدا کا تماشا۔ جس اسرائیل خاندان کو بہت سی دعائیں دی تھیں۔ اور رات دن جس کی پرورش میں پھرتا تھا۔ اب فوراً غضب ناک ہوکر مری ڈال کر ستر ہزار آدمیوں کو مار ڈالا۔ یہ کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔ کہ ؎

क्षणे रुष्टः क्षणे तुष्टो रुष्टस्तुष्टः क्षणे क्षणे ।

अव्यवस्थितचित्तस्य प्रसादोऽपि भयंकरः ॥ ६ ॥

جس طرح آدمی لمحہ بھر میں خوش اور لمحہ بھر میں ناراض ہو جاتا ہے۔ تو اسکی خوشنودی بھی خوفناک ہوتی ہے۔ اسی طرح کی کرتوت انجیلی خدا کی ہے۔ (۵۷)

ایّوب کی کتاب

(۵۸) پھر ایک دن ایسا ہوا۔ کہ بنی اللہ آئے۔ کہ خداوند کے حضور حاضر ہوں اور شیطان بھی اُنکے درمیان ہو کے آیا۔ کہ خداوند کے آگے حاضر ہو۔ خداوند نے شیطان سے کہا۔ کہ تو کہاں سے آتا ہے؟ شیطان نے جواب دیکے خداوند سے کہا کہ زمین کے ادھر اُدھر سے پھر کے اور اُسمیں سیر کر کے آتا ہوں خداوند نے شیطان سے پوچھا۔ کہ کیا تو نے میرے بندے ایّوب کے حال کو غور کیا کہ زمین پر اس سا کوئی شخص نہیں ہے۔ کہ وہ کامل اور صادق ہے اور خدا سے ڈرتا اور بدی سے دُور رہتا ہے اور باوجود اس کے کہ تو نے مجھ کو اُبھارا ہے۔ کہ بے سبب اُسے ہلاک کروں۔ تو بھی وہ اپنی دیانت کو لئے رہا۔ شیطان نے خداوند کو جواب دیکر کہا۔ کہ کھال کے بدلے کھال بلکہ جو انسان کی ملکیت ہے اپنی جان پر نثار کریگا۔ لیکن اب اپنا ہاتھ بڑھا اور اُسکی ہڈی اور ماس کو چھو۔ تو وہ لا کلام تیرے مُنہ پہ تجھے ملامت کریگا۔ خداوند نے شیطان سے کہا۔ کہ دیکھو وہ

چلے گئے۔ یا کسی اور کام میں مصروف ہو گئے۔ یا عیسائیوں سے ناراض ہو گئے یا فوت ہو گئے ہیں؟ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ کیا ہو گیا۔ قیاساً یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ چونکہ اب موجود نہیں ہیں۔ اور نہ ہی نظر آتے ہیں۔ تو تب بھی نہیں تھے اور نہ نظر آتے ہونگے۔ یہ صرف فرضی گپوڑے ہانکے ہوئے ہیں (۵۴)

سموایل کی دُوسری کتاب

(۵۵) اور اُسی رات ایسا ہوا کہ خداوند کا کلام ناتن کو پہنچا۔ اور اس نے کہا کہ جا اور میرے بندے داؤد سے کہہ کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ کیا تو میرے لئے ایک گھر جس میں مَیں رہوں۔ بنانا چاہتا ہے۔ سو میں جب سے کہ بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لایا آج کے دن تک کسی کے گھر میں رہا۔ بلکہ خیمے یا ڈیرے میں پھرتا رہا (باب ۷، آیت ۴-۵-۶)

محقق۔ اب کچھ شک نہیں رہا۔ کہ انجیلی خدا انسان کی مانند مجسم ہے۔ اور شکایت کرتا ہے۔ کہ میں نے بہت محنت کی۔ اِدھر اُدھر ڈولتا پھرا۔ اب داؤد گھر بنائے۔ تو اس میں آرام کروں۔ عیسائیوں کو ایسے خدا اور ایسی کتاب کے ماننے سے شرم کیوں نہیں آتی؟ لیکن کیا کریں۔ بیچارے پھنس ہی گئے۔ اب چھوٹنے کیواسطے بڑی ہمت درکار ہے (۵۵)

سلاطین کی دُوسری کتاب

(۵۶) اور بادشاہ بابل بنوخدنضر کی سلطنت کے اُنیسویں برس کے پانچویں مہینے کے ساتویں دن شاہ بابل کا ایک خادم نبوزرادان جو جلوداروں کا سردار تھا۔ یروشلم میں آیا۔ اس نے خداوند کا گھر اور بادشاہ کا قصر اور یروشلم کے سارے گھر اور ہر ایک رئیس کا گھر جلا دیا۔ اور کسدیوں کے سارے لشکر نے جو جلوداروں کے سردار کے ہمراہ تھا۔ اُن دیواروں کو جو یروشلم کے گرداگرد تھیں گرا دیا (باب ۲۵- آیت ۸-۹-۱۰)

محقق۔ کیا کیا جائے۔ انجیلی خدا نے تو اپنے آرام کے لئے داؤد وغیرہ سے گھر بنوایا تھا اس میں آرام کرتا ہوگا۔ لیکن نبوزرادان نے خدا کے گھر کو نیست و نابود کر دیا۔ اور خدا یا اُس کے فرشتوں کا لشکر بھی کچھ نہ کر سکا۔ پہلے تو اُن کا خدا بڑے جنگ مارتا اور فتحیاب ہوتا تھا۔ لیکن اب اپنا گھر جلوا بیٹھا۔ نامعلوم خاموش کیوں بیٹھا رہا؟ اور نامعلوم اُس کے فرشتے کسطرف بھاگ گئے۔ ایسے وقت پر کوئی بھی کام نہ آیا۔ خدا کی طاقت بھی نامعلوم کہاں کافور ہو گئی

ہیں بڑی عجیب ہے۔کہ بلا تکلیف کئے گناہ سے گناہ چھوٹ جائے یعنی ایک تو گناہ کیا۔ اور دُوسرے جانداروں کی جان لے لی۔اور بڑے مزے سے گوشت کھایا۔اور گناہ بھی چھوٹ گیا کبوتر کا بچہ گلا مروڑے جانیکے باعث بہت دیر تک تڑپتا ہوگا۔تب بھی عیسائیوں کو رحم نہیں ہوتا (مگر) رحم کیونکر آوے۔ اُنکے خدا کی ہدایت ہی جان مارنے کی ہے۔اور جب سب گناہوں کا کفارہ ایسا ہی ہے۔تو پھر عیسیٰ پر ایمان لانے سے گناہوں کے دُور ہونے کا بکھیڑا کیوں مچا رکھا ہے؟ (۵۲)

(۵۳) تو کھال اس کی جس نے اُسے قربان کیا۔اُسی کاہن کی ہوگی اور ہر ایک نذر کی قربانی جو تنور میں پکائی جائے۔یا ہانڈی میں۔یا توے پر۔ وہ اُس کاہن کی ہوگی (باب ۷۔آیت ۸-۹)

محقق۔ہم تو جانتے تھے۔کہ یہاں کی دیوی کے مجاوروں اور مندروں کے پجاریوں کو پوپ لیلا ہی عجیب ہے۔لیکن انجیلی خدا اور اس کے پجاریوں کی پوپ لیلا اُس سے ہزار گنا بڑھ کر (ثابت ہوئی) کیونکہ جب چام کے دام اور عمدہ چیزیں کھانے کو ملیں۔تو پھر عیسائیوں نے خوب گلچھرے اُڑاتے ہونگے۔اور اب بھی اُڑاتے ہونگے۔کیا یہ بات ممکن ہے کہ کوئی شخص ایک لڑکے کو مروا ڈالے اور دُوسرے لڑکے کو اُس کا گوشت کھلاوے؟ ویسے ہی سب انسان چرند پرند وغیرہ جاندار سب خدا کے گویا بیٹے ہیں۔خدا ایسا کام کبھی نہیں کر سکتا۔اسلئے نہ یہ بائبل خدا کا کلام ہے۔اور نہ اسکا بیان کردہ خدا (سچا) خدا ہے۔اُسکے ماننے والے ہرگز دھرماتما نہیں ہو سکتے۔ایسی ہی بہت سی باتیں احبار وغیرہ کتابوں میں بھری پڑی ہیں۔کہانتک شمار کریں (۵۳)

گنتی کی کتاب

(۵۴) سو گدھی نے خداوند کے فرشتے کو دیکھا۔کہ راہ میں کھڑا ہے۔اور اُس کے ہاتھ میں کھینچی ہوئی تلوار ہے۔تب گدھی نے راہ سے مُنہ موڑا اور میدان کو چلی۔تب بلعام نے گدھی کو مارا۔تاکہ اُسے راہ پر لاوے۔تب خداوند نے گدھی کا مُنہ کھولا۔اور اُس نے بلعام سے کہا۔کہ میں نے تیرا کیا کیا ہے؟ کہ تُو نے یہ تین بار مجھے مارا؟ (باب ۲۲۔آیت ۲۳-۲۸)

محقق۔پہلے تو گدھی تک خدا کے فرشتے کو دیکھتے تھے۔اور آج کل بشپ پادری وغیرہ شریف یا نالائق لوگوں کو بھی خدا یا اُسکے فرشتے نظر نہیں آتے۔کیا آجکل خدا اور اسکے فرشتے ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں۔تو کیا گہری نیند سوتے ہیں یا بیمار ہیں؟ یا دُوسرے کرّہ زمین پر

کے کرانیوالے کو بھی خدا مان کر اپنی تجارت وغیرہ کی توقع رکھتے ہیں۔ (۵۰)

(۵۱) جب کوئی سردار۔ خطاکار ہووے۔ تب وہ بھی ایک بکری کا بچہ بے عیب نر اپنی قربانی کے واسطے لاوے اور اُسے خداوند کے آگے ذبح کرے۔ یہ خطا کی قربانی ہے (باب ۴۔ آیت ۲۲-۲۳-۲۴)

محقق۔ واہ جی واہ! اگر یہی بات ہے۔ تو اُن کے سردار یعنی منصف اور سپہ سالار وغیرہ گناہ کرنے سے کیوں ڈرتے ہونگے۔ آپ تو دل کھول کر گناہ کریں اور کفارہ کے طور پر گانے بچھڑا بکری وغیرہ کی جان لیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ عیسائی لوگ کسی چرند و پرند کی جان لینے میں تامل نہیں کرتے۔ اے عیسائیو! سنو! اب تو اس ناشائستہ مذہب کو چھوڑ کر شائستہ اور دہرم سے بھرپور **ویدمت** کو قبول کرو۔ تاکہ تمہاری بہتری ہو (۵۱)

(۵۲) اگر اُسے بھیڑ بکری لانیکا مقدور نہ ہو۔ تو وہ اپنی تقصیر کے لئے جس سے خطاکار ہوا ہے دو قمریاں یا دو کبوتر کے بچے خداوند کے لئے لاوے۔ اور سر گردن کے پاس سے مروڑ ڈالے مگر جُدا نہ کرے۔ اور اس خطا کا جو اُس نے کی ہے۔ کفارہ دیوے۔ تو وہ بخشا جائیگا۔ اور اگر اُسے دو قمریاں یا دو کبوتر کے بچے لانے کا مقدور نہ ہو۔ تو اپنی خطا کے واسطے سیر بھر مہین آٹے کا دسواں حصہ خطا کی قربانی کیلئے لاوے[لہ]۔ اس پر تیل نہ ڈالے۔ بخشا جائیگا۔ (باب ۵۔ آیت ۷-۸-۱۱-۱۳)

محقق۔ اب سُنیئے! عیسائیوں میں امیر یا غریب کوئی بھی گناہ کرنے سے نہیں ڈرتا ہوگا۔ کیونکہ اُن کے خدا نے گناہونکا کفارہ سہل کر رکھا ہے۔ ایک یہ بات عیسائیوں کی بائیبل

لہ اس خدا کو شاباش ہے۔ جس نے بچھڑا۔ بھیڑیں۔ بکری کا بچہ۔ کبوتر اور آٹا تک لینے کا قاعدہ مقرر کیا۔ عجب بات تو یہ ہے۔ کہ کبوتر کے بچے "گردن مروڑ دا" کے لیتا تھا۔ تاکہ گردن توڑنے کی محنت نہ کرنی پڑے۔ ان باتوں کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وحشیوں کے درمیان کوئی چالاک آدمی ہوگا۔ جو پہاڑ پر جا بیٹھا اور اپنے آپ کو خدا مشہور کر دیا اور جو وحشی جاہل تھے۔ اُنہوں نے اس کو خدا مان لیا۔ وہ اپنی حکمت عملی سے پہاڑ پر ہی کھانے کے لئے چرند و پرند اناج وغیرہ منگوا لیا کرتا اور چین اُڑاتا تھا۔ اُس کے قاصد اس کا کام کیا کرتے تھے۔ شریف لوگوں کے لئے جائے غور ہے کہ کہاں یہ بائیبل کا بچھڑا اور بھیڑ بکری کا بچہ کبوتر اور "اچھے" آٹے کا کھانیوالا خدا اور کہاں محیط کل ہمہ دان نہ پیدا ہونے والا بیشکل قادر مطلق اور عادل وغیرہ عمدہ صفات سے موصوف ویدوں کا بتلایا ہوا ایشور۔ (مترجم)

اخبار کی کتاب

(۴۸) اور خداوند نے موسیٰ کو بلایا۔ اور جماعت کے خیمہ میں سے اس سے ہمکلام ہوکے فرمایا بنی اسرائیل سے خطاب کر اور ان کو کہہ اگر کوئی تم میں سے خداوند کیلئے قربانی لانا چاہے۔ تو تم اپنی قربانی مویشی یعنی گائے بیل اور بھیڑ بکری سے لاؤ۔ (باب ا۔ آیت ا۔ ۲)

محقق۔ غور کیجئے۔ عیسائیوں کا خدا گائے بیل وغیرہ کی قربانی لینے والا ہے۔ اور وہ اپنے لئے قربانی کرانے کی ہدایت کرتا ہے (بتلایئے کہ) وہ بیل گائے وغیرہ جانوروں کے لہو۔ گوشت کا بھوکا پیاسا ہے یا نہیں؟ اس لئے وہ رحیم اور خدا کے درجے میں شمار نہیں ہوسکتا۔ البتہ وہ ایک گوشت خور۔ نمائش پسند متفنی آدمی کی مانند ہے۔ (۴۸)

(۴۹) اور وہ اس بیل کو خداوند کے حضور ذبح کرے اور کاہن جو بنی ہارون ہیں۔ لہو کو لادیں۔ اور لہو کو اس مذبح پر ہر طرف جو جماعت کے خیمے کے دروازے پر ہے۔ چھڑکیں تب وہ اس سوختنی قربان کی کھال کھینچے اور اسکے عضو عضو کو جدا کرے پھر ہاروں کاہن کے بیٹے مذبح پر آگ رکھیں اور اس پر لکڑیاں ترتیب سے چنیں اور بنی ہارون جو کاہن ہیں۔ اسکے اعضا کو اور چربی کو ان لکڑیوں پر جو مذبح کی آگ پر ہیں ترتیب سے رکھدیں۔ تاکہ سوختنی قربانی یعنی خوشبودار آگ سے خداوند کے لئے ہدیہ ہے (باب ا۔ آیت ۵ تا ۹)

محقق۔ ذرا غور کیجئے۔ کہ بیل کو خدا کے آگے اُس کے عابد ماریں۔ اور وہ مارنے کی ترغیب دے۔ لہو کو چاروں طرف چھڑکیں۔ آگ میں ہوم کریں۔ خدا خوشبو لیوے۔ بھلا یہ قصاب کے گھر سے کچھ کم ایلاہے؟ اسلئے نہ بائیبل خدا کی کتاب ہے۔ اور نہ ایسا وحشی آدمی کی مانند بھروپیا خدا ہوسکتا ہے (۴۹)

(۵۰) اور خداوند نے موسیٰ سے خطاب کرکے فرمایا۔ کہ اگر کاہن (قربانی کرنے والا پیشوا) ممسوح لوگوں کی طرح خطا کرے۔ تو وہ اپنی خطا کیواسطے جو اُس نے کی۔ ہر ایک بے عیب بچھڑا۔ کہ خطا کی قربانی ہو۔ خداوند کے لئے لاوے اور بچھڑے کے لئے سر پر اپنا ہاتھ رکھے اور بچھڑے کو خداوند کے آگے ذبح کرے (باب ۴۔ آیت ا۔ ۳۔ ۴)

محقق۔ دیکھئے گناہوں کا کفارہ خود تو گناہ کریں۔ یعنی گائے وغیرہ مفید جانوروں کو ذبح کریں۔ اور خدا (ایسا) کرائے۔ شاباش ہے۔ عیسائی لوگوں پر کہ ایسی باتوں

محقق۔ اب دیکھئے۔ یہ سب جنگلیوں کی باتیں ہیں یا نہیں؟ اور خدا کا بیلوں کی قربانی لینا اور قربانگاہ پر لہو چھڑکنا یہ کیسی وحشیانہ اور ناشائستہ بات ہے؟ جب انجیلی خدا بیلوں کی قربانی لیتا ہے۔ اور اسکے عابد بیل گائے کی قربانی کے تبرک سے پیٹ کیوں نہ بھریں؟ اور دُنیا کو نقصان کیوں نہ پہنچائیں؟ ایسی ایسی بُری باتیں بائیبل میں بھری پڑی ہیں انجیل کے ہی بُرے خیالات لیکر ویدوں پر بھی (یہ لوگ) ایسا جھوٹ بہتان لگانا چاہتے ہیں مگر ویدوں میں ایسی باتوں کا نام تک بھی نہیں۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوگیا۔ کہ انجیلی خدا ایک پہاڑی آدمی تھا۔ پہاڑ پر رہتا ہوگا۔ چونکہ وہ خدا ہیا ہی۔ قلم کاغذ بنانا نہیں جانتا تھا۔ اور نہ اس کو یہ چیزیں میسّر تھیں۔ اس لئے پتھر کی تختیوں پر لکھ لکھ کر دیتا ہوگا۔ اور انہی جنگلیوں کے سامنے خدا بھی بن بیٹھا ہوگا۔ (۴۶)

(۴۷) اور بولا تو میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتا۔ اس لئے کہ کوئی انسان نہیں کہ مجھے دیکھے اور جیتا ہے۔ اور خداوند نے کہا دیکھ یہ جگہ میرے پاس ہے۔ اور تو اُس چٹان پر کھڑا رہ اور یوں ہوگا۔ کہ جب میرے جلال کا گزر ہوگا۔ تو میں اس چٹان کے دراڑ میں رکھونگا۔ اور جب تک نہ گزروں۔ تجھے اپنی ہتھیلی سے ڈھانپونگا۔ اور میں اپنی ہتھیلی اُٹھاؤنگا۔ تو میرا پیچھا دیکھیگا۔ لیکن میرا چہرہ ہرگز دکھائی نہ دیگا (باب ۳۳۔ آیت ۲۰ تا ۲۳)

محقق۔ دیکھئے انجیلی خدا تو صرف آدمی کی مانند مجسم ثابت ہوتا ہے۔ اور موسیٰ کو دہوکا دیکر آپ خود خدا بنجانا (اور یہ کہنا) کہ پیچھا دیکھیگا۔ چہرہ نہ دیکھیگا۔ (اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ) ہاتھ سے اس کو ڈھانپا بھی نہ ہوگا۔ جب خدا نے اپنے ہاتھ سے موسیٰ کو ڈھانپا ہوگا۔ تب کیا اُس نے اس کے ہاتھ کی شکل نہ دیکھی ہوگی۔ (۴۷)

لے (منجانب مترجم) چنانچہ رگ وید منڈل ا۔ شوکت ۱۶۲ کے منتروں کا میکس مولر نے من مانا ترجمہ کرکے اپنی بائیبل کے وحشیانہ مسئلہ یعنی حیوانوں کی قربانی کی تائید کی ہے میکس مولر اور اس سرکھیے دیگر متعصب عیسائی فاضلوں کی غلطیوں کی نہایت زبردست اور عالمانہ تردید مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج کے سچے شِشّ پنڈت گورودت جی ودیارتھی ایم۔ اے نے رسالہ بنام "ویدک میگزین" نمبر سوم میں کی ہے۔ ہر ایک حق پسند کو پنڈت گورودت جی ان تصنیفات کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئے۔

پڑوسی کی ہے۔ لالچ مت کر۔ (باب ۲۰۔ آیت ۱۶-۱۷)۔

محقق۔ واہ! تب ہی تو عیسائی لوگ غیر ملک والوں کے مال پر ایسے جھکتے ہیں۔ کہ جس طرح پیاسا پانی پر۔ بھوکا اناج پر۔ جیسی یہ محض خود غرضی اور طرفداری کی بات ہے ویسا ہی بائیبل کا خدا ضرور ہوگا۔ اور اگر کوئی کہے۔ کہ ہم نسل انسان کو پڑوسی مانتے ہیں۔ تو سوائے انسان کے اور کون عورت اور لونڈی والے ہیں کہ جن کو پڑوسی تصوّر نہ کریں۔ اس لئے یہ باتیں خود غرض آدمیوں کی ہیں۔ خدا کی نہیں۔ (۴۳)

(۴۴) سو تم ان بچوں میں سے ہر ایک لڑکے کو قتل کرو۔ اور ہر ایک عورت کو جو مرد کے ساتھ صحبت کر چکی ہو۔ جان سے مارو۔ لیکن وہ لڑکیاں جو مرد کے ساتھ ہم بستر نہیں ہوئیں۔ اُن کو اپنے لئے زندہ رکھو۔ (باب ۳۱۔ آیت ۱۷-۱۸)۔

محقق۔ دھن ہو موسیٰ پیغمبر۔ اور دھن ہے تمہارا خدا! کہ جو عورت بچے بوڑھے اور جانور وغیرہ کی جان لینے بھی باز نہیں رہتا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ موسیٰ زناکار تھا۔ اگر زناکار نہ ہوتا۔ تو باکرہ یعنی کنواری لڑکیوں کو اپنے لئے کیوں منگواتا۔ اور ایسی بیرحمی اور زناکاری کا حکم کیوں دیتا؟ (۴۴)

(۴۵) جو کوئی کسی مرد کو مارے اور وہ مر جائے۔ تو وہ البتہ قتل کیا جائے اور اگر اس شخص نے قتل کا قصد نہیں کیا۔ اور خدا نے اس کے ہاتھ میں اُسے گرفتار کروا دیا۔ تو میں تجھے بھاگنے کی جگہ بتاؤں گا۔ (باب ۲۱۔ آیت ۱۲-۱۳)

محقق۔ اگر خدا کا انصاف سچا ہے۔ تو جب موسیٰ ایک آدمی کو مار اور دفن کر کے بھاگ گیا تھا۔ تو اس کو یہ سزا کیوں نہ ملی؟ اگر کہو کہ خدا نے وہ شخص موسیٰ کو مارنے کے واسطے سونپا تھا۔ تو خدا طرفدار ٹھہرتا ہے۔ کیونکہ اسکا انصاف بادشاہ سے کیوں نہ ہونے دیا (۴۵)

(۴۶) اور سلامتی کے ذبیحے بیلوں سے خداوند کیلئے ذبح کئے۔ اور موسیٰ نے آدھا خون لیکر برتنوں میں رکھا اور آدھا قربان گاہ پر چھڑکا۔ اور موسیٰ نے اس لہو کو لے کر لوگوں پر چھڑکا۔ اور کہا یہ لہو اس عہد کا ہے۔ جو کہ خداوند نے اُن باتوں کی بابت تمہارے ساتھ باندھا ہے۔ اور خداوند نے موسیٰ سے کہا۔ کہ پہاڑ پر مجھ پاس آ۔ اور وہاں رہ۔ اور میں تجھے پتھر کی تختیاں اور شریعت اور احکام جو میں نے لکھے ہیں۔ دوں گا۔ (باب ۲۴۔ آیت ۵-۶-۸-۱۲)

بیچوں بیچ میں سے سوکھی زمین پر ہو کے گزر جائینگے۔ (باب ۱۴۔ آیت ۱۴ تا ۱۶)
محقق۔ کیوں جی؟ پہلے تو خدا اسرائیل کے خاندان کے پیچھے اِسطرح پھرا کرتا تھا۔ جیسے گڈریا بھیڑوں کے پیچھے۔ اب نہ جانے وہ خدا کہاں غائب ہوگیا؟ اور نہ سمندر کے بیچ میں سے چاروں طرف ریل گاڑیوں کی راہ (سے) سڑک بنوالیتے۔ جس سے ساری دُنیا کو فائدہ پہنچتا۔ اور کشتی وغیرہ بنانے کی محنت سے رہائی ملتی۔ مگر کیا کیا جاوے۔ انجیلی خدا تو نہ جانے کہاں چھپ رہا۔ اس قسم کے بہت سے ناممکن تماشے بائیبل کے خدا نے موسیٰ کیساتھ کئے۔ یہ ظاہر ہوگیا۔ کہ جیسا انجیلی خدا ہے۔ ویسے ہی اس کے عابد ہیں۔ اور ویسی اُس کی بنائی ہوئی کتاب ہے۔ ایسی کتاب اور ایسا خدا ہم لوگوں سے دُور رہے تب ہی اچھا ہے (۴۰)
(۴۱) کیونکہ میں خداوند تیرا پُر جلال و قادرِ مطلق خدا ہوں۔ اور باپ دادا کی بدکاریاں اُن کی اولاد پر جو مجھ سے عداوت رکھتے ہیں۔ تیسری اور چوتھی پشت تک پہنچاتا ہوں (باب ۲۰۔ آیت ۵)
محقق۔ بھلا یہ کس گھر کا انصاف ہے۔ کہ باپ کے قصور سے (اولاد کو) چار پُشت تک سزا دینا۔ کیا نیک باپ کی اولاد بُری اور بُرے کی اچھی نہیں ہوتی؟ اگر ایسی ہی بات ہے تو چوتھی پُشت تک سزا کیونکر دے سکیگا؟ اور اگر پانچویں پُشت کے بعد کوئی بُرا ہوگا۔ تو اُسے سزا نہیں دے سکیگا۔ بلا قصور سزا دینا بے انصافی کی بات ہے۔ (۴۱)
(۴۲) سبت (آرام) کا دن پاک رکھنے کے لئے یاد کر۔ چھ دن تک تو محنت کر لیکن ساتواں دن خداوند تیرے خدا کا سبت ہے۔ خداوند نے سبت کے دن کو برکت دی۔ (باب ۲۰۔ آیت ۸ تا ۱۱)
محقق۔ کیا صرف اتوار ہی پاک ہے۔ اور باقی چھ دن ناپاک ہیں۔ اور کیا خدا نے چھ دن تک بڑی محنت کی تھی؟ کہ جس سے تھک کر ساتویں دن سوگیا۔ اور اگر اتوار کو برکت دی۔ تو سوموار وغیرہ چھ دنوں کو کیا دیا؟ غالباً بد دعا دی ہوگی۔ ایسا کام تو ایک عالم شخص کا بھی نہیں۔ تو خدا کا کیونکر ہو سکتا ہے؟ بھلا اتوار میں کیا خوبیاں ہیں اور سوموار وغیرہ نے کیا بُرائی کی تھی؟ کہ جس سے ایک کو پاک کیا اور برکت دی اور دوسرے دنوں کو ناپاک کردیا۔ (۴۲)
(۴۳) تو اپنے پڑوسی پر جھوٹی گواہی مت دے۔ اپنے پڑوسی کی جورو اور اُس کے غلام اور اُس کی لونڈی اور اس کے بیل اور اس کے گدھے اور کسی چیز کا جو تیرے

سے کترانے والا تھا۔ کیونکہ جب بات کو چھپاتا تھا۔ تو دروغگو بھی ضرور ہوگا۔ ایسے شخص کو بھی خدا ملا۔ اور وہ پیغمبر بنا۔ اس نے یہودیوں کا مذہب جاری کیا۔ جیسا موسیٰ آپ تھا۔ ویسا اس کا مذہب تھا معلوم ہوتا ہے۔ کہ عیسائیوں کے تمام بانیانِ مذہب موسیٰ سے لیکر جنگلی حالت میں تھے۔ تعلیم یافتہ بالکل نہ تھے وغیرہ (۳۷)

(۳۸) یہ فسخ کا برہ ذبح کرو۔ اور تم زوفے کی ایک مٹھی لو۔ اور اُسے اس لہو میں جو باسن میں ہے غوطہ دے کے اُوپر کے چوکھٹ اور دونوں بازو دروازے کے اس سے چھاپو۔ اور تم میں سے کوئی صبح تک اپنے گھر کے دروازہ سے باہر جائے اسلئے کہ خدا گزر کریگا۔ تاکہ مصریوں کو مارے اور جب وہ اُوپر کے چوکھٹ پر اور دونوں بازوؤں پر لہو کو دیکھیگا۔ تو خداوند در پر سے گزر یگا اور ہلاک کرنیوالے کو نہ چھوڑیگا۔ کہ تمہارے گھروں میں آکر تمہیں مارے (رباب ۱۲۔ آیت ۲۱ تا ۲۳)

محقق۔ بھلا یہ جو جادو ٹونہ کرنیوالے شخص کی مانند ہے۔ وہ خدا کبھی ہمہ دان ہوسکتا ہے؟ جب لہو کا نشان دیکھئے۔ تب ہی خدا اسرائیل کے خاندان کا گھر پہچان سکے۔ ورنہ نہیں۔ یہ کام تو کم عقل آدمی کی مانند ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ باتیں کسی جنگلی آدمی کی لکھی ہوئی ہیں (۳۸)

(۳۹) اور یوں ہوا۔ کہ خداوند نے آدھی رات کو مصر کی زمین میں سارے پہلوٹھے فرعون کے پلوٹھے سے لیکر جو اپنے تخت پر بیٹھا تھا۔ اس قیدی کے پلوٹھے تک جو قید خانے میں تھا۔ چارپائیوں کے پلوٹھوں سمیت ہلاک کئے۔ اور فرعون رات کو اُٹھا۔ وہ اور اس کے سب نوکر اور مصری اُٹھے۔ اور مصر میں بڑا نوحہ تھا۔ کیونکہ کوئی گھر نہ تھا جس میں ایک نہ مرا (رباب ۱۲۔ آیت ۲۹-۳۰)

محقق۔ خوب! آدھی رات کو ڈاکوؤں کی مانند بے رحم ہوکر انجیلی خدا نے لڑکے بالے بوڑھے اور چوپایوں تک کو بلاقصور مار ڈالا اور اُسے ذرا بھی ترس نہ آیا۔ اور مصر میں بڑا نوحہ ہوتا رہا۔ تو بھی انجیلی خدا کے دل سے بیرحمی دُور نہ ہوئی۔ ایسا کام خدا کا تو کیا۔ بلکہ کسی معمولی آدمی کے کرنے کا بھی نہیں ہے۔ تعجب نہیں کیونکہ لکھا ہے۔ **मांसाहारिणा कुतोदया**

جب بائیبلی خدا گوشت خور ہے۔ تو اُسے رحم سے کیا کام؟ (۳۹)

(۴۰) خداوند تمہارے لئے جنگ کریگا۔ بنی اسرائیل سے کہو۔ کہ وہ آگے بڑھیں۔ تو اپنا عصا اُٹھا۔ اور سمندر پر اپنا ہاتھ بڑھا۔ اور اُسے دو حصہ کر۔ بنی اسرائیل سمندر کے

---

[1] منجانب مترجم۔ گوشت خوروں میں رحم کہاں +

شخص اپنا نام پوچھے تو دُوسرا اپنا نام ہی نہ بتلائے۔ اور خدا نے اس کی نس چڑھا تو دی اور جان بچا دی۔ لیکن اگر ڈاکٹر ہوتا۔ تو دان کی نس کو اچھا بھی کر دیتا۔ اور ایسے خدا کی عبادت سے جیسا کہ یعقوب لنگڑا آ رہا۔ ویسے ہی اور عابد بھی لنگڑا تے ہونگے جب تک کہ خدا کا جسم نہ ہو۔ تب تک وہ کیونکر ظاہر نظر آ سکتا اور کشتی لڑ سکتا ہے؟ یہ صرف لڑکوں کا کھیل ہے۔ (۳۵)

(۳۶) اور یہودا کا پلوٹھا خداوند کی نگاہ میں شریر تھا۔ سو خداوند نے اُسے مار ڈالا۔ تب یہودا نے اونان کو کہا کہ اپنے بھائی کی جورو کے پاس جا اور اپنی بھاوج کا حق ادا کر اور اپنے بھائی کیلئے نسل چلا۔ لیکن اونان نے جانا۔ کہ یہ نسل میری نہ کہلائیگی۔ اور یوں ہُوا۔ کہ جب وہ اپنے بھائی کی جورو کے پاس جاتا تھا۔ تو نطفہ کو زمین پر ضائع کرتا تھا۔ اور اس کا یہ کام خداوند کی نظر میں بہت بُرا تھا۔ اس لیئے اُس نے اس کو بھی ہلاک کیا۔ (باب ۳۸۔ آیت ۷ تا ۱۰)

محقق۔ اب دیکھ لیجئے۔ یہ آدمیوں کے کام ہیں یا خدا کے۔ جب اُسکے ساتھ نیوگ ہُوا۔ تو اُس کو کیوں مار ڈالا۔ اس کی عقل کو پاک کیوں نہیں کر دیا؟ اور یہ بات تحقیق ہو گئی کہ پہلے ویدوکت نیوگ کا طریق سب ملکوں میں جاری تھا۔

خروج کی کتاب

(۳۷) جب موسیٰ بڑا ہُوا۔ اور دیکھا کہ ایک مصری ایک عبرانی کو جو ایک اُسکے بھائیوں میں سے تھا۔ مار رہا ہے پھر اس نے اِدھر اُدھر نظر کی اور دیکھا کہ کوئی نہیں۔ تب اس مصری کو مار ڈالا اور ریت میں چھپا دیا۔ جب وہ دُوسرے دن باہر گیا تو کیا دیکھتا ہے۔ کہ دو عبرانی آپس میں جھگڑ رہے ہیں۔ تب اس نے اُسکو جو ناحق پر تھا۔ کہا کہ تو اپنے یار کو کیوں مارتا ہے؟ وہ بولا کس نے تجھے ہم پر حاکم یا منصف مقرر کیا۔ آیا تو چاہتا ہے کہ جس طرح تُو نے اس مصری کو مار ڈالا۔ مجھے بھی مار ڈالے۔ تب مُوسیٰ ڈرا۔ اور بھاگا۔ (باب ۲۔ آیت ۱۱ تا ۱۵)

محقق۔ اب دیکھئے بائیبل کے اعلیٰ ہادیئے مذہب موسیٰ کی خصلتیں۔ اس کا چال چلن غصہ وغیرہ۔ بدصفتوں والا اور انسانوں کو مارنے والا۔ اور چور کی مانند قانون سلطنت

محقق۔ یہ ہم نمونہ کے طور پر تحریر کرتے ہیں۔ ہزاروں آدمیوں کو خواب میں آیا۔ اُن کے ساتھ باتیں کیں۔ بیداری میں ہو بہو ملا۔ کھاتا پیتا آتا جاتا رہا۔ اس قسم کی باتیں بائبل میں لکھی ہیں لیکن اب نہیں معلوم کہ وہ ہے یا نہیں؟ کیونکہ اب کسی کو خواب یا بیداری میں بھی خدا نہیں ملتا۔ اور یہ بھی واضح ہو کہ جنگلی لوگ پتھر وغیرہ کے بتوں کو معبود مانکر پرستش کرتے تھے۔ صرف یہی نہیں بلکہ انجیلی خدا بھی پتھر کو ہی معبود مانتا ہے۔ ورنہ معبودوں کو چڑھانا کیوں کہا (۳۳)

(۳۴) اور یعقوب اپنی راہ چلا گیا۔ اور خدا کے فرشتے اُسے آملے۔ اور یعقوب نے انہیں دیکھ کر کہا کہ یہ خدا کا لشکر ہے۔ ۔ ۔ ۔ (باب ۳۲۔ آیت ۱۔۲)

محقق۔ اب انجیلی خدا کے انسان ہونے میں کچھ بھی شک نہیں رہا۔ کیونکہ لشکر بھی رکھتا ہے جب لشکر ہوا۔ تو ہتھیار بھی ہونگے۔ اور اِدھر اُدھر چڑھائی کر کے جنگ بھی کرتا ہوگا۔ ورنہ لشکر کس مطلب کیلئے رکھتا ہے؟ (۳۴)

(۳۵) اور یعقوب اکیلا رہ گیا۔ اور وہاں پو پھٹنے تک ایک شخص اس سے کشتی لڑا کیا۔ جب اُس نے دیکھا۔ کہ وہ اس پر غالب نہ ہوا۔ تو اُس نے ران کو بھینچ سے چھوا۔ تب یعقوب کی ران کی نس اس کے ساتھ کشتی لڑنے میں چڑھ گئی۔ تب وہ بولا کہ مجھے جانے دے کہ پو پھٹتی ہے۔ وہ بولا کہ میں تجھے جانے نہ دونگا۔ جب تک تو مجھے برکت نہ دیوے تب اس نے اس سے پوچھا۔ کہ تیرا نام کیا ہے۔ وہ بولا کہ یعقوب۔ تب اس نے کہا کہ تیرا نام آگے کو یعقوب نہیں بلکہ اسرائیل ہوگا۔ کیونکہ تو نے خدا کے سامنے اور مخلوق کے سامنے راجہ کی طرح کشتی کا جنگ کیا۔ اور غالب ہوا۔ تب یعقوب نے پوچھا اور کہا۔ کہ میں تیری منت کرتا ہوں۔ کہ اپنا نام بتائیے۔ وہ بولا کہ میرا نام کیوں پوچھتا ہے۔ اور اس نے اُسے وہاں برکت دی۔ اور یعقوب نے اس جگہ کا نام فنی ایل رکھا۔ اور کہا۔ کہ میں نے خدا کو روبرو دیکھا اور میری جان بچ رہی ہے۔ اور جب وہ فنی ایل سے گزرتا تھا۔ تو آفتاب اُس پر طلوع ہوا۔ اور وہ اپنی ران سے لنگڑاتا تھا۔ اس سبب سے بنی اسرائیل اُس نس کو جو ران میں چڑھ گئی تھی۔ آج تک نہیں کھاتے۔ کیونکہ اُس نے یعقوب کی ران کی نس کو جو چڑھ گئی تھی چھوڑا تھا (باب ۳۲۔ آیت ۲۴ تا ۳۲)

محقق۔ جب بائبلی خدا اکھاڑہ کا پہلوان ہے۔ تب ہی تو سرہ اور راخل پر بیٹا ہونے کی رحمت کی۔ بھلا کبھی ایسا خدا ہو سکتا ہے؟ اور تماشہ دیکھئے کہ ایک

اور ادبیل اور جبسام اور مسماع اور دُومہ اور مسّا حدر اور تیمہ اور اطور اور
نفیس اور قدمہ (باب ۲۵- آیت ۱۳ تا ۱۵)

محقق- یہ اسمٰعیل ابراہام کا بیٹا اس کی لونڈی ہاجرہ کے بطن سے تھا (۲۹)

(۳۰) میں تیرے باپ کیلئے ان سے لذیذ کھانا جیسا کہ وہ چاہتا ہے۔ پکواؤنگی۔ اور تُو
اپنے باپ کے آگے اسے لائیو۔ تاکہ وہ کھاوے اور اپنے مرنے سے پیشتر تجھے برکت بخشے اور
رُبقہ نے اپنے بڑے لڑکے عیسو کی نفیس پوشاکیں جو گھر میں اسکے پاس تھیں لیں اور
اپنے چھوٹے بیٹے یعقوب کو پہنائیں۔ اور بکری کے بچوں کی کھال اُس کے ہاتھوں اور
اس کی گردن پر جہاں بال نہ تھے لپیٹی یعقوب اپنے باپ سے بولا کہ میں عیسو ہوں
تیرا پلوٹھا۔ جیسا تو نے مجھ سے کہا۔ میں نے ویسا ہی کیا۔ اُٹھ بیٹھئے اور میرے شکار میں
سے کچھ کھائیے۔ تاکہ تو دل سے مجھے برکت بخشے (باب ۲۷- آیت ۹- ۱۰- ۱۵- ۱۶- ۱۹)

محقق- تعجب ہے۔ کہ کس جھوٹ اور مکرو فریب کی برکت سے اولیا اور پیغمبر بنجاتے ہیں
جب ایسے عیسائیوں کے پیشوا ہادئے دین ہوں تو اُنکے مذہب میں کیوں گڑبڑ مچے؟ (۳۰)

(۳۱) اور یعقوب صبح سویرے اُٹھا اور اس پتھر کو جسے اس نے اپنا تکیہ کیا تھا۔ لیکر ستون
کھڑا کیا۔ اور اسکے سرے پر تیل ڈالا۔ اس مقام کا نام بیت ایل رکھا اور یہ پتھر جو میں
نے ستون کھڑا کیا خدا کا گھر ہوگا۔ (باب ۲۸- آیت ۱۸- ۱۹- ۲۲)

محقق دیکھئے جنگلیوں کے کام! انہوں نے پتھر پوجے اور پجوائے۔ اسی مقام کو مُسلمان
لوگ "بیت المقدس" کہتے ہیں۔ کیا یہی پتھر خدا کا گھر ہے۔ صرف اسی پتھر میں خدا رہتا تھا؟
واہ جی واہ! کیا کہنا؟ عیسائی لوگو! سب سے بڑے بُت پرست تو تم ہی ہو۔ (۳۱)

(۳۲) اور خدا نے راخل کو یاد کیا۔ اور خدا نے اس کی سُن کے رحم کو کھولا اور وہ حاملہ ہوئی
اور بیٹا جنی اور بولی کہ خدا نے مجھ سے مذامت کو دُور کیا (باب ۳۰- آیت ۲۲- ۲۳)

محقق واہ! انجیلی خدا! تُو تو عجب ڈاکٹر ہے۔ عورتوں کے رحم کو کھولنے کے کون سے
اوزار اور دوائیاں رکھتا تھا۔ کہ جن سے کھولا۔ یہ تمام باتیں اندھا دُھند ہیں (۳۲)

(۳۳) پر خدا لابن آرامی کے خواب میں کو آیا۔ اور اُسے کہا۔ کہ خبردار۔ تو یعقوب
کو بُرا بھلا مت کہو۔ کیونکہ تو اپنے باپ کے گھر کا بہت مشتاق ہے۔ لیکن کس واسطے
تو میرے معبود کو چرا لایا ہے (باب ۳۱- آیت ۲۴- ۳۰)

جس کی سطح ڈیڑھ بالشت ڈھلوان ہو کھودنی چاہیئے۔ جسم کے وزن کے برابر گھی لینا چاہیئے اور فی سیر گھی میں ایک رتی کستوری اور ایک ماشہ کیسر ڈالنا چاہیئے۔ کم از کم آدھ من صندل ڈالے۔ زیادہ چاہے جس قدر ہو۔ اگر تگر کافور وغیرہ اور پلاش (ڈھاک) وغیرہ کی لکڑیاں ویدی میں جمانی چاہیئیں۔ اور اُس پر مُردہ رکھ کر چاروں طرف ویدی کے اوپر مُنہ کی طرف سے ایک ایک بالشت تک بھر کر (مُردہ کو) گھی وغیرہ کی آہوتی دے کر جلانا چاہیئے۔ اگر اس طرح مُردہ جلایا جائے۔ تو بالکل بدبُو نہ پھیلے +

اسی (عمل) کا نام انتیشٹھی۔ نرمیدھ اور پرش میدھ یگیہ ہے۔ اگر کوئی شخص مفلس ہو۔ تو وہ بھی بیس سیر سے کم گھی چتا میں نہ ڈالے۔ خواہ وہ گھی بھیک مانگے۔ یا اہل برادری یا سرکار سے کیوں نہ حاصل کرے۔ مُردہ اسی طرح باقاعدہ جلانا چاہیئے۔ اگر گھی وغیرہ نہ مل سکے۔ تو بھی دفن کرنے (پانی میں بہا دینے یا جنگل میں چھوڑ آنے) کی بجائے صرف لکڑیوں سے ہی مُردہ جلائے۔ (اس حالت میں) یہی بہتر ہے۔ جلانے میں ایک یہ بھی فائدہ ہے۔ کہ ایک بسوہ بھر زمین یا ایک ویدی میں لاکھوں کروڑوں مُردے جل سکتے ہیں۔ دفن کرنے کی حالت میں جتنی زمین خراب ہو جاتی ہے۔ اتنی جلانے کی حالت میں نہیں ہوتی۔ اور قبر کے دیکھنے سے خوف بھی پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے دفن کرنا وغیرہ بالکل ممنوع ہے۔

(۲۸) خداوند میرے خاوند ابراہام کا خدا مبارک ہے۔ جس نے میرے خاوند کو اپنی رحمت اور راستی سے خالی نہ چھوڑا۔ خداوند نے مجھے میرے خاوند کے بھائیوں کے گھر کی طرف راہ دکھائی (باب ۲۴۔ آیت ۲۷)

محقق۔ کیا وہ ابراہام ہی کا خدا تھا۔ اور جس طرح آج کل بیگاری یا رہبر رہنمائی کرتے ہیں۔ ویسا ہی خدا نے بھی کیا ہوگا۔ لیکن آج کل راستہ کیوں نہیں دکھلاتا؟ اور آدمیوں سے باتیں کیوں نہیں کرتا! اس لئے ثابت ہوا۔ کہ ایسی باتیں خدا یا خدا کی کتاب کی کبھی نہیں ہو سکتیں۔ بلکہ جنگلی آدمیوں کی ہیں (۲۸)

(۲۹) یہ اسماعیل کے بیٹوں کے نام ہیں۔ اسماعیل کا پلوٹھا نبیت اور قدار

لہ (منجانب مترجم) بعض لوگ اکثر مُردہ بچوں کو مسلمانوں کی طرح دفن کر دیتے ہیں۔ یہ بھی رسم ہے۔ چھوٹے مرے ہوئے بچوں کو بھی باقاعدہ جلانا ہی چاہیئے۔

محقق۔ مُردے دفن کرنے سے دُنیا کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔ کیونکہ وہ سڑکر ہوا کو بدبُودار کر دیتے ہیں۔ اور اس بدبُو سے بیماری پھیلتی ہے۔

سوال۔ دیکھو جس سے محبّت ہو اُسے جلانا اچھا نہیں۔ اور دفنانا تو گویا اس کو سُلا دینا ہے۔ اس لئے مُردے دفن کرنے چاہئیں۔

جواب۔ اگر مُردے سے محبّت کرتے ہو تو اپنے گھر میں ہی کیوں نہیں رکھ لیتے۔ اور دفن بھی کیوں کرتے ہو؟ جس رُوح سے محبت تھی۔ وہ تو نکل گئی۔ اب بدبُودار مٹی سے کیا محبّت اور اگر محبّت کرتے ہو۔ تو زمین میں کیوں دفن کرتے ہو؟ کیونکہ اگر کوئی کسی سے کہے۔ کہ تجھے زمین میں گاڑ دیویں۔ تو وہ سُن کر ہرگز خوش نہ ہوگا۔ اُسکے منہ آنکھ اور جسم پر خاک۔ ڈھول۔ پتھر۔ اینٹ۔ چونہ ڈالنا چھاتی پر پتھر رکھنا کونسی محبّت کی بات ہے؟ اور صندوق میں ڈال کر دفن کرنے سے زیادہ بدبُو پیدا ہوتی ہے۔ جو کہ زمین سے نکل کر ہوا کو گندہ اور کثیف کرکے سخت بیماریاں پیدا کرتی ہے +

دوم یہ کہ ایک مُردہ کے لئے کم از کم چھ ہاتھ لمبی اور چار ہاتھ چوڑی زمین درکار ہے اس حساب سے سو ہزار لاکھ یا کروڑوں آدمیوں کیلئے کس قدر زمین بے فائدہ رُک جاتی ہے۔ نہ وہ کھیت نہ باغیچہ اور نہ آبادی کے کام آسکتی ہے۔ اسلئے مُردے کا دفن کرنا سب سے بُرا ہے۔ مُردہ کو پانی میں بہا دینا اُس کی نسبت کچھ کم بُرا ہے۔ کیونکہ اُسے دریائی جانور اُسی وقت چیر پھاڑ کر کھا جاتے ہیں۔ مگر جو ہڈی یا فضلہ پانی میں رہ جاتا ہے۔ وہ سڑکر جہان کو نقصان پہنچاتا ہے۔ مُردہ کو جنگل میں چھوڑ آنا اُس کی نسبت کچھ کم خراب ہے۔ کیونکہ اس کا گوشت خور حیوان و پرند نوچ کر کھا جائینگے۔ تاہم اُس کی ہڈیوں کی رطوبت و غلاظت سڑکر جس قدر بدبُو پھیلائیگی۔ اُسی قدر دُنیا کو نقصان پہنچیگا۔ اور مُردہ جلا دینا تو سب سے بہتر ہے۔ کیونکہ سب اشیاء ذرّہ ذرّہ ہوکر ہوا میں منتشر ہو جاتی ہیں +

سوال۔ جلانے سے بھی بدبُو پھیلتی ہے +

جواب۔ اگر بے قاعدہ جلاویں۔ تو تھوڑی سی پھیلتی ہیں لیکن دفن کرنے وغیرہ سے بہت کم اور باقاعدہ جیسا کہ وید میں لکھا ہے۔ مُردہ جلائیں تو کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ مُردہ کیلئے تین ہاتھ گہری اور ساڑھے تین ہاتھ چوڑی۔ پانچ ہاتھ لمبی ویدی

محقق۔ غور کیجئے۔ کہ سرہ ملاقات ہوتے ہی کیسے حاملہ ہوگئی؟ اس میں کچھ راز ہے۔ کیا سوائے خدا اور سرہ کے تیسرا کوئی حمل ٹھیرنے کا ذریعہ موجود تھا؟ ایسا ظاہر ہوتا ہے۔ کہ سرہ اُس خدا کی عنایت سے حاملہ ہوئی (۲۴)

(۲۵) تب ابراہام نے صبح سویرے اُٹھ کر روٹی اور پانی کی ایک مشک لی اور ہاجرہ کے کندھے پر اس کو دھر دیا۔ اور لڑکے کو بھی اس کو سونپ کر اُسے رخصت کیا۔ وہ روانہ ہوئی۔ تب اُس نے لڑکے کو ایک جھاڑی کے نیچے ڈال دیا۔ اور آپ سامنے بیٹھی اور چلّا چلّا کر روئی۔ تب خداوند نے اس لڑکے کی آواز سُنی (باب ۲۱۔ آیت ۱۴۔۱۵۔۱۶۔۱۷)

محقق۔ اب دیکھئے! انجیلی خدا کا تماشہ کہ پہلے تو سرہ کی طرفداری کرکے ہاجرہ کو وہاں سے نکلوا دیا۔ اور وہ چلّا چلّا کر روئی۔ اور پھر ہاجرہ اور اُس کے لڑکے کی آواز سُنی۔ یہ کیسی انوکھی باتیں ہیں۔ خدا کو شک گزرا ہوگا۔ کہ یہ بچہ ہی روتا ہے۔ سوائے ایک معمولی آدمی کی باتوں کے کیا یہ خدا کا کلام کبھی ہوسکتا ہے؟ اس کتاب میں چند ایک سچی باتوں کے سوائے باقی تمام غلط باتیں بھری ہوئی ہیں (۲۵)

(۲۶) ان باتوں کے بعد یوں ہوا۔ کہ خدا نے ابراہام کو آزمایا۔ اور اُسے کہا۔ اے ابراہام!... تو اپنے بیٹے ہاں اکلوتے بیٹے جسے تو پیار کرتا ہے۔ اضحاق کو لے۔ اُسے سوختنی قربانی کیلئے چڑھا۔ ... اور اُس نے اپنے بیٹے اضحاق کو باندھا۔ اور اُسے قربان گاہ میں لکڑی کے اوپر دھر دیا۔ اور ابراہام نے اپنا ہاتھ بڑھا کر چھُری لی۔ کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے۔ وہیں خداوند کے فرشتے نے اُسے آسمان سے پکارا۔ کہ اے ابراہام! اے ابراہام! وہ بولا میں حاضر ہوں۔ پھر اُس نے کہا۔ تو اپنا ہاتھ لڑکے پر مت بڑھا۔ اور اُسے کچھ مت کر۔ کہ اب میں نے جانا۔ تو خدا سے ڈرتا ہے (باب ۲۲۔ آیت ۱۔۲۔ ۹ تا ۱۲)

محقق۔ اب یہ صاف ظاہر ہوگیا۔ کہ بائیبل کا خدا محدود العقل ہے علیم کل نہیں اور ابراہیم بھی ایک سادہ لوح آدمی تھا۔ نہیں تو ایسی حرکت کیوں کرتا؟ اور اگر بائیبل کا خدا علیم کل ہوتا۔ تو اسکے آئندہ اعتقاد کو بھی ہمہ دانی سے جان لیتا۔ اس سے تحقیق ہوتا ہے۔ کہ بائیبلی خدا ہمہ دان نہیں ہے (۲۶)

(۲۷) ہمارے قبر گاہوں میں سے سب سے اچھے قبر گاہ میں اپنے مُردہ کو گاڑ (باب ۲۳۔ آیت ۶)

محقق۔ صاحبان دیکھئے۔ جن کا خدا بچھڑے کا گوشت کھائے۔ تو وہ خود اسکی پرستش کرنے والے گائے بچھڑے وغیرہ جانوروں کو کیونکر چھوڑ سکتے ہیں؟ جسکو کچھ رحم نہ ہو اور گوشت کھانے کیلئے بیچین ہے۔ وہ بجز قصاب کے خدا کبھی ہو سکتا ہے؟ اور خدا کے ساتھ دو آدمی نامعلوم کہ کون تھے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنگلی آدمیوں کا ایک گروہ ہوگا۔ اور جو اُن کا سردار تھا۔ اُسکا نام بائیبل نے خدا رکھا ہے۔ انہیں باتوں کی وجہ سے عقلمند لوگ انکی کتاب کو خدا کی بنائی ہوئی نہیں مان سکتے اور نہ ایسے خدا کو سچا سمجھتے ہیں۔ (۲۰)

(۲۱) پھر خداوند نے ابراہیم سے کہا۔ کہ سرہ یہ کہکر کیوں ہنسی کہ میں تو بوڑھیا ہوگئی ہوں۔ کیا سچ مچ اولاد جنوں گی۔ کیا خدا کے نزدیک کوئی بات مشکل ہے (باب ۱۸۔ آیت ۱۳۔ ۱۴)

محقق۔ اب دیکھئے انجیلی خدا کا تماشا کہ لڑکوں یا عورتوں کی مانند چڑتا یا طعن دیتا ہے۔ (۲۱)

(۲۲) تب خداوند نے سدوم اور عمورہ پر گندھک اور آگ خداوند کیطرف سے آسمان پر سے برسائی۔ اُس نے ان شہروں کو اور اس سارے میدان کو اور اُن شہروں کے سب رہنے والوں کو اور جو کچھ زمین پر اُگتا تھا۔ اُلٹ دیا (باب ۱۹۔ آیت ۲۴۔ ۲۵)

محقق۔ اب یہ بھی تماشہ بائیبل کے خدا کا دیکھئے۔ کہ جس کو بچوں وغیرہ پر بھی رحم نہ آیا۔ کیا وے سب ہی گنہگار تھے کہ انہیں زمین اُلٹ کر دبا مارا؟ یہ بات انصاف رحم۔ اور دانائی سے بعید ہے۔ جن کا خدا ایسے کام کرتا ہے اُس کے عابد کیوں نہ کریں گے۔ (۲۲)

(۲۳) آؤ ہم اپنے باپ کو مے (شراب) پلاویں اور اُس سے ہمبستر ہوویں تاکہ اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں۔ سو اُنہوں نے اُسی رات اپنے باپ کو شراب پلائی اور پلوٹھی اندر گئی اور اپنے باپ سے ہمبستر ہوئی۔ ہم آج رات بھی اس کو شراب پلاویں اور تو بھی اس سے جاکر ہمبستر ہو۔ سو لوط کی دونو بیٹیاں اپنے باپ سے حاملہ ہوئیں۔ (پیدائش باب ۱۹ آیت ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۶)

محقق۔ دیکھئے باپ بیٹی بھی جس شراب نوشی کے نشہ میں بدفعلی کرنے سے نہ بچ سکے اُس شراب خانہ خراب کو جو عیسائی وغیرہ پیتے ہیں۔ تو ان کی خرابی کا کیا ٹھکانہ ہے اس لئے شریف آدمیوں کو شراب نوشی کا نام بھی نہ لینا چاہئے (۲۳)

(۲۴) اور خداوند نے جیسا کہ اُس نے فرمایا تھا۔ سرہ پر نظر کی۔ اور خداوند نے جیسا کہ کہا تھا۔ سرہ کے لئے کیا۔ چنانچہ سرہ حاملہ ہوئی (باب ۲۱۔ آیت ۱۔ ۲)

خریدا ہو۔جو تیری نسل نہیں۔لازم ہے۔کہ تیری خانہ زاد اور تیرے زرخرید کا ختنہ کیا جاوے۔ اور میرا عہد تمہارے جسموں میں ہمیشہ کیلئے عہد ہوگا۔اور وہ فرزند نرینہ جس کا ختنہ نہیں ہوا۔ وہی شخص اپنے لوگوں میں سے کٹ جائے کہ اُس نے میرا عہد توڑا (باب ۱۷۔آیت ۹ تا ۱۴)

محقق دیکھئے خدا کا اُلٹا حکم۔اگر ختنہ کرنا خدا کو منظور ہوتا۔تو ابتدائے عالم میں اس چمڑے کو پیدا ہی نہ کرتا۔اور یہ بغرض حفاظت بنایا گیا ہے۔جیسے کہ آنکھ کی پلک ہے۔چونکہ وہ جائے پوشیدہ نہایت نازک ہے اس لئے اگر اس پر چمڑہ نہ ہو۔تو ایک چیونٹی کے کاٹنے اور قدرے چوٹ لگنے سے بہت تکلیف ہو۔اور پیشاب کرنیکے بعد پیشاب کی بوندکیڑوں پر نہ لگے ان باتوں کے لحاظ سے یہ ختنہ کرنا بُرا ہے۔اور اب عیسائی لوگ اس حکم کی تعمیل کیوں نہیں کرتے یہ حکم ہمیشہ کیلئے ہے۔اسکی تعمیل نہ کرنے سے عیسیٰ کی شہادت کہ قانون کی کتاب کا ایک نقطہ بھی جھوٹا نہیں جھوٹی ہو گئی۔اس پر عیسائی لوگ کچھ بھی غور نہیں کرتے + (۱۸)

(۱۹) اور جب خدا ابراہیم سے باتیں کر چکا۔تب خدا اُسکے پاس سے اوپر گیا۔(باب ۱۷۔آیت ۲۲)

محقق۔اس سے ثابت ہوتا ہے۔کہ خدا مثل انسان یا پرندکے تھا۔کہ اوپر سے نیچے اور نیچے سے اُوپر آتا جاتا تھا۔یا وہ کسی شعبدہ باز آدمی کی مانند ہوگا۔(۱۹)

(۲۰) پھر خداوند ممرے کے بلوطوں میں سے نظر آیا۔اور وہ دن کو گرمی کے وقت اپنے خیمے کے دروازہ پر بیٹھا تھا۔اور اُس نے اپنی آنکھیں اُٹھا کے نظر کی اور کیا دیکھا کہ تین مرد اس کے پاس کھڑے ہیں۔وہ انہیں دیکھ کر خیمے کے دروازے سے اُنکے ملنے کو دوڑا۔اور زمین تک اُن کے آگے جھکا۔اور بولا کہ اے خداوند اگر مجھ پر تیری مہربانی ہے۔تو اپنے بندہ کے پاس سے کہیں چلے نہ جائیے۔خواہش ہو۔تو تھوڑا سا پانی لایا جاوے اور آپ اپنے پاؤں دھو کر اس درخت کے نیچے آرام کیجئے۔میں تھوڑی روٹی لاتا ہوں۔تازہ دم ہو جیئے۔بعد اس کے آگے جائیگا۔کیونکہ آپ اسی لئے اپنے بندے کے یہاں آئے ہیں۔تب اُنہوں نے کہا۔کہ یونہی کر۔جیسا کہ تُو نے کہا اور ابراہیم خیمہ میں سارہ کے پاس دوڑا گیا اور کہا تین پیمانہ عمدہ آٹا لے کے جلد گوندھ کے پھُلکے پکا۔اور ابراہیم گلہ کی طرف دوڑا۔ اور ایک موٹا تازہ بچھڑا لا کر ایک جوان کو دیا اور اُس نے جلد اُسے تیار کیا۔پھر اُس نے گھی دُودھ اور اس بچھڑا کو جو اُس نے پکوایا تھا۔لیکے ان کے سامنے رکھا اور آپ اُن کے سامنے درخت کے نیچے کھڑا رہا۔اور اُنہوں نے کھایا۔(باب ۱۸۔آیت ۱ سے ۸ تک)

رسان بھی اسی نے بنایا ہے۔ تو پھر انجیلی خدا بیرحم ہونیکی وجہ سے گنہگار کیوں نہیں؟ (۱۵)

(۱۶) اور تمام زمین پر ایک ہی زبان اور ایک ہی بولی تھی۔ پھر اُنہوں نے کہا۔ کہ آؤ ہم اپنے واسطے ایک شہر بناویں۔ اور ایک بُرج جس کی چوٹی آسمان تک پہنچے۔ اور یہاں اپنا نام کریں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ تمام روئے زمین پر پریشان ہو جاویں۔ اور خداوند اس شہر اور بُرج کو جسے بنی آدم بناتے تھے۔ دیکھنے نیچے اُترا۔ اور خداوند نے کہا۔ دیکھو یہ لوگ ایک ہی ہیں اور ان سب کی ایک ہی بولی ہے۔ اب وے یہ کرنے لگے۔ سو یہ جس کام کا ارادہ رکھینگے۔ اُس سے نہ رُک سکینگے۔ آؤ ہم اُتریں۔ اور اُنکی بولی میں اختلاف ڈالیں۔ تاکہ وے ایک دُوسرے کی بات نہ سمجھیں۔ تب خدا نے انکو وہاں سے تمام روئے زمین پر پراگندہ کیا۔ سو وے اُس شہر کے بنانے سے باز رہے (باب ۱۱۔ آیت ۱ و ۴ تا ۸)

محقق۔ جب تمام روئے زمین پر ایک ہی بولی بولی جاتی ہوگی۔ تب تمام لوگوں کو باہم نہایت خوشی حاصل ہوتی ہوگی۔ لیکن کیا کیا جائے۔ کہ انجیلی حاسد خدا نے سب کی زبان خلط ملط کر کے سب کا ستیاناس کر دیا۔ اُس نے یہ بڑا گناہ کیا۔ کیا یہ شیطان کے کام سے بھی بُرا کام نہیں ہے؟ اور اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بائیبلی خدا کوہ سینا وغیرہ پر رہتا تھا۔ اور انسان کی ترقی کا بھی خواہاں نہیں تھا۔ بے علم کے سوائے بھلا ایسی باتیں کون کر سکتا ہے پھر یہ کتاب کیونکر خدا کا کلام ہو سکتی ہے؟ (۱۶)

(۱۷) تو اُس نے اپنی جورو سری کو کہا کہ دیکھ میں جانتا ہوں۔ کہ تو دیکھنے میں خوبصورت عورت ہے۔ اور یوں ہوگا۔ کہ مصری تجھے دیکھ کے کہینگے۔ کہ یہ اُسکی جورو ہے۔ سو مجھ کو مار ڈالینگے اور تجھ کو جیتا رکھیں گے۔ تو کہیو۔ کہ میں اس کی بہن ہوں۔ تاکہ تیرے سبب سے میری خیر ہو۔ اور میری جان تیرے وسیلے سے سلامت رہے۔ (باب ۱۲۔ آیت ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳)

محقق۔ دیکھئے ابراہیم عیسائیوں اور مُسلمانوں کا بڑا مشہور پیغمبر ہے کیا اسکے اعمال دروغگوئی وغیرہ سے بُرے نہیں؟ بھلا جن کے ایسے پیغمبر ہوں۔ اُنکو علم اور بہبودی راستہ کیونکر مل سکتا ہے؟ (۱۷)

(۱۸) پھر خدا نے ابراہیم سے کہا۔ کہ اور تیرے بعد تیری نسل پُشت در پُشت میرے عہد کو نگاہ رکھیں اور میرا عہد جو میرے اور تمہارے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان ہے۔ جسے تم یاد رکھو۔ سو یہ ہے۔ کہ تم میں سے ہر ایک کے بیٹے کا ختنہ کیا جائے اور تم اپنے بدن کی کھال کا ختنہ کرو۔ اور یہ اس عہد کا نشان ہوگا۔ جو میرے اور تمہارے درمیان ہے۔ تمہاری پُشت در پُشت ہر لڑکے کا جب وہ آٹھ روز کا ہو ختنہ کیا جائیگا۔ خواہ گھر کا پیدا ہوا ہو۔ خواہ پردیسی سے

محقق۔ بھلا کوئی بھی عالم ایسے علم کے خلاف ناممکن باتوں کے کہنے والے کو خدا مان سکتا ہے۔ کیونکہ اتنی لمبی چوڑی اونچی کشتی میں ہاتھی، ہتھنی اونٹ۔ اونٹنی وغیرہ کروڑہا جاندار اور اُن کے کھانے پینے کی چیزیں بمعہ کل خاندانوں کے سما سکتی ہیں؟ ظاہر ہے۔ کہ یہ انسان کی بنائی ہوئی کتاب ہے۔ اور جس نے یہ باتیں تحریر کی ہیں۔ وہ عالم بھی نہ تھا۔ (۱۳)

(۱۴) تب نوح نے خداوند کے لئے ایک ویدی[1] بنائی۔ اور سارے پاک چرندوں اور پاک پرندوں میں سے لیکر اس مذبح پر سوختنی قربانیاں چڑھائیاں اور خداوند نے خوشنودی کی بُو سونگھی اور خداوند نے اپنے دل میں کہا۔ کہ انسان کے لئے میں زمین کو پھر کبھی لعنت نہ کرونگا۔ اس لئے کہ انسان کے دل کا خیال لڑکپن سے بُرا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے کہا ہے۔ سارے جانداروں کو نہ مارونگا۔ (باب ہشتم آیت ۲۰ و ۲۱)

محقق۔ قربانگاہ (ویدی) کے بنانے اور سوختنی قربانیاں چڑھانے (ہوم کرنے) کا ذکر ہونے سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ باتیں ویدوں سے بائیبل میں گئی ہیں۔ کیا خدا کا ناک بھی ہے۔ کہ جس سے اُس نے خوشبو سونگھی؟ کیا انجیلی خدا انسان کی طرح کم عقل نہیں ہے۔ کہ کبھی لعنت کرتا ہے۔ اور کبھی پچھتاتا ہے۔ کبھی کہتا ہے کہ لعنت نہ کرونگا (جب) پہلے لعنت کی تھی۔ تو پھر بھی کریگا۔ پہلے سب کو مار ڈالا اور اب کہتا ہے کہ کبھی نہ مارونگا۔ یہ باتیں سب لڑکوں کی سی ہیں خدا کی نہیں اور نہ کسی عالم کی۔ کیونکہ عالم کا قول اور ارادہ پختہ ہوتا ہے (۱۴)

(۱۵) اور خدا نے نُوح اور اُس کے بیٹوں کو برکت دی اور اُنہیں کہا۔ سب جیتے جیتے جانور تمہارے کھانیکے واسطے ہیں۔ میں نے ان سب کو نباتات کی مانند تمہیں دیا۔ مگر تم گوشت کو لہو کیساتھ کہ اس کی جان ہے مت کھانا (پیدائش باب ۹۔ آیت ۱۔ ۳۔ ۴)

محقق۔ کیا ایک کی جان کو تکلیف دیکر دُوسروں کو آرام پہنچانے سے بائیبل کا خدا بیرحم ثابت نہیں ہوتا؟ اگر والدین ایک لڑکے کو مرواکر دُوسرے کو کھلادیویں۔ تو کیا وہ سخت گنہگار نہ ہونگے؟ اسی طرح کی یہ بات ہے۔ کیونکہ خدا کے نزدیک سب جاندار اس کے بیٹوں کی مانند ہیں۔ ایسا نہ ہونے سے انجیلی خدا مثل قصاب کے کام کرتا ہے اور اگر سب انسانوں کو ایذا

---

[1] مذبح۔ مگر بائیبل میں ان باتوں کو غلط پیرایہ میں بیان کیا ہے۔ کیونکہ ویدوں میں جانوروں کو مار کر ہوم کرنا نہیں لکھا۔ بلکہ طاقت و خوشبو دینے والی بیماریوں کو رفع کرنے والی چیزوں سے ہوم کرنا لکھا ہے۔ (مترجم)

تھے۔ اور خداوند نے دیکھا۔ کہ زمین پر انسان کی بدی بہت بڑھ گئی ہے اور اُسکے دلی فکر و خیال روز بروز صرف بد ہی ہوتے ہیں۔ تب خداوند زمین پر انسان کو پیدا کرنے سے پچھتایا۔ اور نہایت دلگیر ہوا۔ اور خداوند نے کہا کہ انسان کو جسے میں نے پیدا کیا روئے زمین پر سے مٹا ڈالونگا۔ انسان کو اور حیوان کو بھی اور کیڑے مکوڑے اور آسمان کے پرندوں تک کو بھی۔ کیونکہ میں اُن کے بنانے سے پچھتاتا ہوں۔ (پیدائش باب ششم آیت ۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷)

محقق۔ عیسائیوں سے پوچھنا چاہئے۔ کہ خدا کے بیٹے۔ خدا کی جورو۔ ساس سسر۔ سالا اور رشتہ دار کون ہیں؟ کیونکہ اب تو آدمیوں کی لڑکیوں کے ساتھ شادی ہونے سے خدا ان کا سمبندھی بن گیا۔ اور اُن سے جو پیدا ہوئے وے بیٹے اور پوتے ہوئے۔ کیا ایسی بات خدا کی اور کلام کی ہو سکتی ہے؟ (بلکہ اس سے تو) یہ ثابت ہوتا ہے کہ اُن جنگلی آدمیوں کی یہ تصنیف ہے۔ خدا کی نہیں۔ جو علیم کل نہ ہو۔ اور نہ آئندہ کی بات جانے وہ انسان ہے۔ کیا جب دنیا پیدا کی تھی۔ تب ایسا نہیں جانتا تھا۔ کہ آئندہ آدمی بدکار ہونگے؟ اور پچھتانا دلگیر ہونا بھول سے کام کرکے بعد ازاں پچھتانا اس قسم کی باتیں انجیلی خدا پر ہی عائد ہو سکتی ہیں۔ انجیلی خدا پورا عالم اور یوگی بھی نہیں تھا۔ ورنہ شانتی اور وگیان (علم معرفت) کے ذریعہ غم سے علیحدہ ہو سکتا تھا۔ بھلا کیا چرند پرند بھی بدکار ہو گئے؟ اگر وہ خدا علیم کل ہوتا۔ تو ایسا دُکھی کیوں ہوتا؟ پس ثابت ہوا کہ نہ وہ خدا ہے۔ نہ یہ خدا کا کلام ہو سکتا ہے۔ جیسا وید میں بیان کیا گیا ہے کہ ایشور سب گناہ۔ رنج و تکلیف۔ غم وغیرہ سے مبرا اور ہست مطلق علم مطلق۔ راحت مطلق ہے۔ اُسکو اگر عیسائی لوگ مانتے یا اب بھی مانیں تو اپنی انسانی زندگی کا مقصد پورا کر سکیں۔

(۱۳) اس کشتی کی لمبائی تین سو ہاتھ اور اسکی چوڑائی پچاس ہاتھ اور اسکی اونچائی تیس ہاتھ کی ہو۔ تو کشتی میں جائیگا۔ تو اور تیرے بیٹے اور تیری جورو اور تیرے بیٹوں کی جوروئیں تیرے ساتھ اور سب جانوروں میں سے ہر جنس کے دو دو اپنے ساتھ کشتی میں لے۔ کہ وے بچ رہیں چاہیئے کہ وے نر اور مادہ ہوں اور پرندوں میں سے ہر ایک جنس کے اور چرندوں میں سے ہر ایک جنس کے اور زمین کے سارے رینگنے والے جانوروں میں سے ہر ایک جنس کے دو دو۔ اُن سب میں سے تیرے پاس اپنی اپنی جان بچانے آویں اور تو اپنے پاس ہر طرح کی خوراک کی چیزیں جو کھانے میں آتی ہیں لے کر اپنے پاس جمع کرے۔ وہ تیری اور ان کی خوراک ہو گی۔ اور نوح نے ایسا ہی کیا۔ (پیدائش باب ششم۔ آیت ۱۵-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲)

درخت کے پھل کھانے پر (خدا نے) کتنا حسد کیا۔ اور اول ہی جب اسکو باغ میں رکھا تب اسکو آئندہ کا علم نہیں تھا۔ کہ اسکو پھر نکالنا پڑیگا۔ اسلئے بائیبلی خدا علیم کل نہیں تھا۔ اور چمکتی ہوئی تلوار کا پہرہ مقرر کیا۔ یہ بھی انسان کا کام ہے۔ خدا کا نہیں ٭ (۸)

(۹) چند روز کے بعد یوں ہوا۔ کہ قائن اپنے کھیت کی پیداوار میں سے خداوند کیواسطے نذر لایا۔ اور ہابل بھی اپنی پہلوٹھی اور موٹی بھیڑ بکریوں میں سے لایا اور خداوند نے ہابل کو اور اس کی نذر کو قبول کیا۔ پر قائن اور اُسکی نذر کو قبول نہ کیا۔ اسلئے قائن نہایت غصہ اور ترش رو ہوا۔ اور خداوند نے قائن سے کہا۔ تجھے کیوں غصہ آیا اور اپنا منہ کیوں بگاڑا ؟ (پیدائش باب۴ آیت ۴۔۵۔۶)

محقق۔ اگر خدا گوشت خور نہ ہوتا تو بھیڑ کی نذر نہ لیتا اور ہابل کی عزت اور قائن اور اس کی نذر کی بے قدری کیوں کرتا ؟ اور ایسا جھگڑا بپا کرنیکا موجب اور ہابل کی موت کا باعث بھی خدا ہی ہوا۔ اور جس طرح باہم آدمی ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہیں۔ ویسے ہی انجیلی خدا کرتا ہے۔ باغ میں آنا جانا اور اُسکا بنانا بھی آدمیوں کا کام ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ بائیبل انسان کی بنائی ہوئی ہے۔ خدا کی نہیں۔ (۹)

(۱۰) تب خداوند نے قائن سے کہا۔ کہ تیرا بھائی ہابل کہاں ہے ؟ وہ بولا میں نہیں جانتا۔ کیا میں اپنے بھائی کا نگہبان ہوں ؟ پھر اُس نے کہا۔ کہ تُو نے کیا کیا۔ تیرے بھائی کا خون زمین سے مجھکو پکارتا ہے۔ اور اب تو زمین سے لعنتی ہوا۔ (پیدائش باب۴۔ آیت ۹۔۱۰۔۱۱)

محقق۔ کیا خدا قائن سے دریافت کئے بغیر ہابل کا حال نہیں جانتا تھا ؟ اور کیا کبھی خون زمین سے کسی کو پکار سکتا ہے۔ یہ سب باتیں بے علموں کی ہیں۔ اس لئے یہ کتاب نہ خدا اور نہ عالم کی بنائی ہوئی ہو سکتی ہے۔ (۱۰)

(۱۱) اور متوسلح کی پیدائش کے بعد حنوک تین سو برس خدا کے ساتھ ساتھ چلا تھا۔ (پیدائش $\frac{۵}{۲۲}$)

محقق۔ بھلا اگر بائیبلی خدا انسان نہ ہوتا۔ تو حنوک کیساتھ ساتھ کیسے چلتا ؟ اس لئے جو وید میں کہا گیا ہے کہ ایشور غیر مجسم و بے شکل ہے۔ اسی کو عیسائی خدا مانیں تو اُنکی بہتری ہو (۱۱)

(۱۲) اور اُن سے بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ تو خدا کے بیٹوں نے آدمیوں کی بیٹیوں کو دیکھا۔ کہ وہ خوبصورت ہیں اور ان سبھوں میں سے جسے جو پسند آئیں اپنے لئے جورو ئیں لیں۔ اُن دنوں میں زمین پر (دیو اور جن) جبّار تھے۔ اور بعد اسکے بھی کہ خدا کے بیٹے آدمیوں کی بیٹیوں کے پاس گئے۔ تو اُن سے لڑکے پیدا ہوئے۔ یہ وہ زبردست تھے۔ جو قدیم سے نامور اشخاص

جب وہ درخت عقل کے دینے اور دائمی زندگی کے بخشنے والا تھا۔ تو اسکے پھل کھانے سے کیوں منع کیا؟ اور اگر منع کیا تو خدا جھوٹا اور بہکانیوالا ٹھیرا۔ کیونکہ اس درخت کے پھل انسان کو علم اور سکھ کے دینے والے تھے لاعلمی اور موت کے دینے والے نہیں تھے۔ جب خدا نے پھل کھانے سے منع کیا۔ تو اس درخت کو کیوں پیدا کیا تھا؟ اگر اپنے لئے کیا تو کیا آپ لاعلم اور موت کی خاصیت رکھنے والا تھا؟ اگر دوسروں کے لئے پیدا کیا۔ تو پھل کھانے سے کچھ بھی قصور نہ ہوا۔ اور آج کل کوئی بھی درخت علم دینے والا اور موت سے بچانیوالا دیکھنے میں نہیں آتا۔ کیا خدا نے اسکا تخم ہی نیست و نابود کر دیا ہے۔ اگر ایسی باتوں کے کرنیوالا انسان فریبی اور مکار ہوتا ہے تو خدا ویسا کیوں نہیں ہوا۔ کیونکہ اگر کوئی دوسرے سے مکاری کریگا۔ تو وہ فریبی مکار کیوں نہ ہوگا؟ اور جن تینوں کو لعنت دی وہ بلا قصور تھے۔ تو پھر کیا وہ خدا غیر منصف نہ ہوا؟ اور یہ لعنت خدا پر ہونی چاہئے تھی۔ کیونکہ اس نے جھوٹ بولا اور انکو بہکایا یہ فلاسفی تو دیکھو۔ کیا بغیر درد کے وضع حمل ہو سکتا اور بچہ پیدا ہو سکتا تھا؟ اور بغیر محنت کے کوئی اپنی روزی کما سکتا ہے؟ کیا پہلے کانٹے دار درخت نہ تھے۔ اور جبکہ خدا کے حکم سے سب آدمیوں کیواسطے نباتات کا کھانا لازم ہے۔ تو دوسرے مقام پر بائبل میں جو گوشت کا کھانا لکھا ہے۔ وہ تحریر جھوٹی کیوں نہیں؟ اور اگر وہ (تحریر) سچی ہے تو یہ جھوٹی ہے۔ جب آدم کا کچھ بھی قصور ثابت نہیں ہوتا۔ تو عیسائی لوگ کیوں بنی نوع انسان کو آدم کی اولاد ہونیکی وجہ سے گنہگار ٹھیراتے ہیں؟ بھلا ایسی کتاب اور ایسے خدا کو کبھی عقلمند تسلیم کر سکتے ہیں؟

(۸) اور خداوند خدا نے کہا دیکھو انسان نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا۔ اور اب ایسا نہ ہو کہ اپنا ہاتھ بڑھاوے اور زندگی کے درخت سے بھی کچھ لیوے اور کھاوے اور ہمیشہ جیتا رہے۔ چنانچہ اس نے آدم کو نکالدیا اور باغ عدن کے پورب کیطرف کروبیوں کو چمکنی تلوار کیساتھ جو چاروںطرف پھرتی تھی مقرر کیا۔ کہ زندگی کے درخت کی راہ کی نگہبانی کریں۔

پیدائش باب ۳۔ آیت ۲۲ و ۲۴)

محقق۔ بھلا خدا کو ایسا حسد کیوں ہوا؟ اور ایسا شک کیوں گزرا۔ کہ وہ علم میں ہمارے برابر ہو گیا؟ کیا یہ بُری بات ہوئی؟ یہ شک ہی کیوں گزرا؟ جبکہ خدا کے برابر کبھی کوئی نہیں ہو سکتا لیکن اس تحریر سے یہ بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ کہ وہ خدا نہیں تھا۔ بلکہ کوئی خاص آدمی تھا۔ بائیبل میں جہاں کہیں خدا کا ذکر آتا ہے۔ وہ انسان کے ذکر کی مانند ہی پایا جاتا ہے اب دیکھئے آدم کے علم کی ترقی پر خدا کو کتنا دُکھ (رنج) ہوا۔ مزید براں دائمی زندگی کے

اور عورت نے سانپ سے کہا۔ کہ باغ کے درختوں کا پھل تو ہم کھاتے ہیں۔ مگر اس درخت کے پھل کو جو باغ کے بیچوں بیچ ہے۔ خدا نے کہا کہ تم اُس سے نہ کھانا نہ اُسے چھونا ایسا نہ ہو کہ مر جاؤ تب سانپ نے عورت سے کہا کہ تم ہرگز نہ مروگے۔ کیونکہ خدا جانتا ہے کہ جس دن اُسے کھاؤ گے۔ تمہاری آنکھیں کھل جائینگی۔ اور تم خدا کی مانند نیک و بد کے جاننے والے ہوگے۔ اور عورت نے جوں دیکھا۔ کہ وہ درخت کھانے میں اچھا اور دیکھنے میں خوشنما اور عقل بخشنے میں خوب ہے تو اُسکے پھل میں سے لیا اور کھایا اور اپنے خصم کو بھی دیا۔ اور اس نے کھایا۔ تب دونوں کی آنکھیں کھل گئیں۔ اور اُنہیں معلوم ہؤا۔ کہ ہم ننگے ہیں۔ اور اُنہوں نے انجیر کے پتوں کو سی کے اپنے لئے لنگیاں بنائیں۔ اور خداوند خدا نے سانپ سے کہا۔ کہ چونکہ تو نے یہ کیا ہے۔ اس لئے تو سب مویشیوں اور میدان کے سب جانوروں سے زیادہ ملعون ہؤا۔ تو اپنے پیٹ کے بل چلیگا۔ اور عمر بھر خاک کھائیگا۔ اور میں تیرے اور عورت کے اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان دشمنی ڈالونگا۔ وہ تیرے سر کو کچلیگی اور تو اسکی ایڑی کو کاٹیگا۔ اُسنے عورت سے کہا۔ کہ میں تیرے حمل اور اس میں تیرے صدمہ کو بہت بڑھاؤنگا۔ اور تو درد سے بچے جنیگی۔ اور اپنے خاوند کی طرف تیرا شوق ہوگا۔ اور وہ تجھ پر حکومت کریگا۔ اور آدم سے کہا۔ چونکہ تو نے اپنی جورو کی بات سُنی اور اس درخت سے کھایا جسکی بابت میں نے تجھے حکم کیا کہ اس سے مت کھانا۔ اس لئے زمین تیرے سبب سے لعنتی ہوئی اور تکلیف کے ساتھ تو اپنی عمر بھر اُس سے کھائیگا۔ اور وہ تیرے لئے کانٹے اور اونٹ کٹارے اُگاویگی۔ اور تو کھیت کا ساگ پات کھائیگا (۶) پیدائش۔ باب ۳۔ آیت ۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸ *

محقق۔ عیسائیوں کا خدا علیم کل ہوتا تو اس شریر سانپ یعنی شیطان کو کیوں بنایا؟ اب چونکہ اُسنے پیدا کر دیا۔ اسلئے خدا ہی قصور وار ہے۔ کیونکہ اگر وہ اس کو موذی کو نہ بناتا۔ تو وہ ایذا نہ پہنچاتا۔ اور وہ پچھلا جنم نہیں رکھتا تھا۔ پھر بلا قصور اس کو گنہگار کیوں پیدا کیا؟ اور سچ پوچھو۔ تو وہ سانپ نہیں تھا۔ بلکہ انسان تھا۔ کیونکہ انسان نہ ہوتا۔ تو انسان کی زبان کیونکر بول سکتا؟ اور جو آپ جھوٹا ہو اور دوسرے کو جھوٹ میں چلائے۔ اُسکو شیطان کہنا چاہئے۔ لیکن یہاں شیطان سچا تھا۔ اور اسی وجہ سے اُس نے اس عورت کو نہیں بہکایا بلکہ سچ سچ کہہ دیا اور خدا نے آدم اور حوّا سے جھوٹ کہا۔ کہ اسکے کھانے سے تم مر جاؤ گے

اُس کے نتھنوں میں خدا نے سانس پھُونکا۔ تو وہ سانس خدا کی صورت تھا۔ یا اس سے الگ۔ اگر الگ تھا۔ تو آدم خدا کی صورت پر نہیں بنا۔ اگر الگ نہیں تو آدم اور خدا یکساں ہو گئے۔ اور اگر ایک سے ہیں۔ تو آدم کی مانند پیدائش۔ موت۔ ترقی۔ زوال۔ بھوک۔ پیاس وغیرہ کمزوریاں خدا میں آئینگی۔ پھر وہ خدا کیونکر ہو سکتا ہے؟ اس لئے توریت کی یہ بات درست نہیں۔ اور یہ کتاب بھی خدا کی طرف سے نہیں ہے (۵)

(۶) اور خداوند خدا نے آدم پر بھاری نیند بھیجی۔ کہ وہ سو گیا۔ اور اُس نے اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی نکالی۔ اور اس کے بدلے گوشت بھر دیا۔ اور خداوند خدا اُس پسلی سے جو اُس نے آدم سے نکالی تھی۔ ایک عورت بنا کے آدم کے پاس لایا۔ (پیدائش باب ۲۔ آیت ۲۱ و ۲۲)

محقق۔ اگر خدا نے آدم کو خاک سے بنایا۔ تو اس کی عورت کو خاک سے کیوں نہیں بنایا۔ اور اگر عورت کو ہڈی سے بنایا۔ تو آدم کو ہڈی سے کیوں نہیں بنایا؟ اور جیسے نر میں سے نکلنے کی وجہ سے (عورت کا) نام ناری رکھا گیا۔ تو ناری سے نر کا نام بھی ہو سکتا ہے۔ اور چاہیئے کہ اُن میں باہمی محبت بھی رہے جس طرح عورت کیساتھ مرد محبت کرے ویسے ہی مرد کیساتھ عورت بھی محبت کرے۔ صاحبان علم! دیکھئے خدا کی کیسی فلاسفی جھلکتی ہے۔ اگر آدم کی ایک پسلی نکال کر عورت بنائی۔ تو سب مردوں کی ایک پسلی کم کیوں نہیں؟ اور عورت میں ایک ہی پسلی ہونی چاہیئے۔ کیونکہ وہ ایک پسلی سے بنی ہے۔ کیا جس مصالحہ سے اُس نے تمام دُنیا کو بنایا۔ اسی سے عورت کا جسم نہیں بن سکتا تھا؟ اس سے ظاہر ہے۔ کہ بائیبل کی پیدائش کا حال قانونِ قدرت کے خلاف ہے (۶)

(۷) اور سانپ میدان کے سب جانوروں سے جنہیں خداوند خدا نے بنایا تھا ہوشیار تھا۔ اور اُس نے عورت سے کہا۔ کیا یہ سچ ہے۔ کہ خدا نے کہا۔ کہ باغ کے ہر درخت سے نہ کھانا

لہ یہاں اعتراض یہ ہے کہ اول آدم کیوں پیدا کیا گیا؟ اسکا کیا ثبوت ہے۔ اگر جواب میں کہا جائے۔ کہ عورت کا نام ناری ہونا بھی اس امر کا ثبوت ہے۔ کیونکہ لفظ نر سے ناری بنتا ہے۔ تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ لفظ ناری سے بھی نر بنتا ہے اور عورت کے پیدا کرنے کی وجہ بائیبل میں چونکہ یہ بتائی گئی ہے کہ آدم کی تنہائی دور کرنے اور دلبستگی کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ تو اس مدعا میں بھی کوئی حرج نہ آئیگا۔ کیونکہ عورت کی محبت اور اُلفت کے لئے مرد پیدا کیا جا سکتا ہے۔ پس اصل وجہ پیدائش آدم کی معلوم ہونی چاہیئے۔

راحت کل وغیرہ اوصاف سے موصوف ہے۔ پھر اس کی مانند آدم کیوں نہ ہوا؟ اگر نہیں ہوا تو۔ (ظاہر ہے کہ اس کی صورت پر نہیں بنا۔ اور (اگر آدم کو (اپنی صورت ہی پر) پیدا کیا۔ تو گویا خدا نے اپنی صورت ہی کو پیدا ہونیوالی بنایا۔ پھر خدا حادث کیوں نہیں؟ اور آدمی کہاں سے پیدا کیا؟

عیسائی۔ خاک سے بنایا۔ محققؔ۔ خاک کہاں سے بنائی؟ عیسائی۔ اپنی قدرت سے۔

محقق۔ خدا کی قدرت قدیم ہے۔ یا جدید؟ عیسائی۔ قدیم ہے +

محقق۔ جب قدیم ہے تو دُنیا کی علت مادی قدیم ہوئی۔ پھر نیستی سے ہستی کیوں مانتے ہو؟

عیسائی۔ پیدائش عالم سے پیشتر سوائے خدا کے اور کوئی شے نہ تھی +

محقق۔ اگر نہ تھی۔ تو یہ جہان کہاں سے پیدا ہوا؟ اور خدا کی قدرت جوہر ہے۔ یا عرض؟ اگر جوہر ہے۔ تو خدا کے علاوہ دُوسری شے کا ہونا ثابت ہو گیا۔ اگر عرض ہے تو عرض سے جوہر کبھی نہیں بن سکتا۔ جیسے کہ شکل سے آگ اور ذائقہ سے پانی کبھی نہیں بن سکتے۔ اور اگر خدا سے ہی دُنیا بنی ہوئی ہوتی۔ تو خدا کی مانند وصف عمل اور فطرت والی ہوتی۔ اس کے وصف عمل فطرت کی مانند نہ ہونے سے یہی تحقیق ہے۔ کہ خدا سے نہیں بنی۔ بلکہ دُنیا علت مادی (ذرات وغیرہ بےجان چیز) سے بنی ہے۔ دُنیا کی پیدائش (کا حال) جو وید وغیرہ شاستروں میں درج ہے۔ وُہی قابل تسلیم ہے۔ جس سے واضح ہوتا ہے۔ کہ ایشور دُنیا کی علت فاعلی ہے +

اگر آدم کی اندرونی صورت رُوح کی ہے۔ اور بیرونی انسان کی۔ تو کیا ویسی ہی شکل خدا کی ہے؟ کیونکہ جب آدم خدا کی مانند بنایا گیا۔ تو خدا آدم کی مانند ضرور ہونا چاہیئے۔ (۴)

(۵) اور خداوند خدا نے زمین کی خاک سے آدم کو بنایا۔ اور اُسکے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا۔ سو آدم جیتی جان ہوا۔ اور خداوند خدا نے عدن میں پورب کی طرف ایک باغ لگایا۔ اور آدم کو۔ جسے اس نے بنایا تھا۔ وہاں رکھا۔ اور باغ کے بیچوں بیچ زندگی کے درخت اور نیک وبد کی پہچان کے درخت کو زمین سے اُگایا (باب ۲۔ آیت ۷۔۸۔۹)

محقق۔ جب خدا نے عدن میں باغ بناکر اس میں آدم کو رکھا۔ تب کیا خدا نہیں جانتا تھا۔ کہ اس کو پھر یہاں سے نکالنا پڑیگا۔ اور جب خدا نے آدم کو خاک سے بنایا۔ تو خدا کی صورت پر تو نہ ہوا۔ اور اگر ہوا ہے۔ تو خدا بھی خاک سے بنا ہو گا؟ جب

عمل اور فطرت بھی محدود المقام ہوتے ہیں۔ اگر محدود ہے۔ تو وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خدا محیط کل۔ بیحد وصف فعل اور فطرت والا۔ ہست مطلق، علم مطلق۔ راحتِ مطلق۔ دائم پاک۔ علیم۔ آزاد بالخاصہ۔ قدیم۔ متحد وغیرہ اوصاف والا ویدوں میں کہا گیا ہے۔ اسی کو مانو۔ تب ہی تمہارا بھلا ہوگا۔ اور طرح نہیں۔ (۱)

(۲) اور خدا نے کہا۔ کہ اُجالا ہو اور اُجالا ہو گیا۔ اور خدا نے اُجالے کو دیکھا۔ کہ اچھا ہے (باب اول آیت ۳ و ۴)

محققؔ۔ کیا خدا کی بات غیر ذیشعور اُجالے نے سُن لی؟ اور اگر سُن لی۔ تو اس وقت بھی آفتاب۔ چراغ اور آگ کی روشنی ہماری تمہاری بات کیوں نہیں سُن لیتی؟ روشنی غیر ذیشعور ہے۔ وہ کبھی کسی کی بات نہیں سُن سکتی۔ کیا خدا نے جس وقت اُجالے کو دیکھا۔ تب ہی جانا کہ اُجالا اچھا ہے۔ پہلے نہیں جانتا تھا۔ اگر جانتا تو دیکھ کر اچھا کیوں کہتا۔ اگر نہیں جانتا تھا۔ تو وہ خدا ہی نہیں ہے۔ اس لئے تمہاری بائبل کلام الٰہی نہیں۔ اور اس میں بیان کردہ خدا علیم کُل نہیں ہے۔ (۲)

(۳) اور خدا نے کہا۔ کہ پانیوں کے بیچ میں فضا (خلا) ہووے۔ اور پانیوں کو پانیوں سے جدا کرے۔ تب خدا نے فضا کو بنایا۔ اور فضا کے نیچے کے پانیوں کو اوپر کے پانیوں سے جُدا کیا اور ایسا ہی ہو گیا اور خدا نے آکاش (آسمان) کو بہشت کہا۔ سو شام اور صبح دُوسرا دِن ہُوا (باب اول۔ آیت ۶۔ ۷ و ۸)

محققؔ (کیا) آکاش (فضا) اور پانی نے بھی خدا کی بات سُن لی؟ اور اگر پانی کے درمیان آکاش نہ ہوتا۔ تو پانی رہتا ہی کہاں؟ پہلی آیت میں لکھا ہے کہ آکاش پیدا ہُوا تھا پھر آکاش کا بنانا فضول ہے۔ اگر آکاش یعنی فضا ہی بہشت ہے۔ تو وہ سب جگہ موجود ہے۔ اس لئے بہشت سب جگہ ہُوا۔ پھر یہ کہنا فضول ہے۔ کہ بہشت اوپر کی طرف ہے جب سورج پیدا ہی نہیں ہُوا تھا۔ تو دن رات کہاں سے ہو گئے؟ ایسی ہی ناممکن باتیں مندرجہ ذیل آیتوں میں بھری پڑی ہیں (۳)

(۴) تب خدا نے کہا۔ کہ ہم انسان کو اپنی صورت پر اپنی مانند بناویں اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ اُس نے خدا کی صورت پر اس کو پیدا کیا۔ نر اور ناری اُن کو پیدا کیا۔ اور خدا نے اُن کو برکت دی (باب اوّل آیت ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸)

محققؔ۔ اگر آدم کو خدا نے اپنی صورت پر بنایا ہے۔ تو خدا کی ذات پاک ہے۔ علیم مطلق

محقق۔ خلا کی پیدائش کیسے ہوئی؟ کیونکہ یہ شے ہر جگہ پھیلی ہوئی ہے۔ اور نہایت لطیف ہے۔ اور اوپر نیچے یکساں ہے۔ جب آسمان پیدا نہیں ہوا تھا۔ تب پول یا خلا تھا یا نہیں؟ اگر نہیں تھا۔ تو خدا جہان کی علت مادی اور جیو (رُوح) کہاں رہتے تھے؟ بغیر مقام کوئی شے ٹھیر نہیں سکتی۔ اس لئے تمہاری بائیبل کا قول معقول نہیں (کیا) خدا بے ڈول (رہے) اور (کیا) اس کا علم اور افعال (بھی) بے ڈول یا سب ڈول والے ہیں؟

عیسائی۔ ڈول والے ہیں +

محقق۔ تو یہاں ایسا کیوں لکھا کہ خدا کی بنائی ہوئی زمین بے ڈول تھی؟

عیسائی۔ بے ڈول سے مراد یہ ہے۔ کہ اُونچی نیچی اور ناہموار تھی +

محقق۔ پھر ہموار کس نے کی۔ اور کیا اب بھی ناہموار نہیں ہے؟ خدا کا کام بے ڈول نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ علیم کل ہے۔ اس کے کسی کام میں غلطی کا ہونا ممکن نہیں ہے۔ اور (چونکہ) بائیبل میں خدا کی خلقت کو بیڈول لکھا ہے۔ اس لئے یہ کتاب خدا کا کلام نہیں (بھلا بتاؤ تو سہی کہ) خدا کی رُوح کیا شے ہے؟

عیسائی۔ ذی شعور۔

محقق۔ وہ شکل والا ہے یا بے شکل اور ہر جگہ موجود ہے۔ یا ایک جگہ پر؟

عیسائی۔ بے شکل۔ ذی شعور اور ہر جگہ موجود ہے۔ لیکن کوہِ سینا اور چوتھے آسمان وغیرہ مقامات میں خاص کر رہتا ہے۔

محقق۔ اگر بے شکل ہے۔ تو اس کو کیسےلہ دیکھا؟ اور محیط کل کا پانی پر جنبش کرنا بھی ممکن نہیں۔ بھلا جب خدا کی رُوح پانی پر جنبش کرتی تھی۔ تب خدا کہاں تھا۔ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ خدا کا جسم کسی اور جگہ مقیم ہوگا۔ یا اُس نے اپنے رُوح کے ایک حصّہ کو پانی پر جنبش دی ہوگی۔ اگر یہی بات ہے۔ تو (خدا) محیط کل اور علیم کل کبھی نہیں ہو سکتا۔ اگر محیط کل نہیں ہے۔ تو وہ جہان کی پیدائش قیام پرورش اور جیووں کے اعمال کا سلسلۂ انتظام (نہیں رکھ سکتا) یا دُنیا کو فنا کبھی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جس شے کا وجود محدود المقام ہو۔ تو اس شے کے وصف

لہ ہندی کتاب میں لفظ کس نے چھپا ہوا ہے۔ جو ہم وزن معلوم ہوتا ہے۔

تیرھواں باب

دین عیسوی کی تحقیق

اب دین عیسوی کے بارے میں لکھتے ہیں۔ تاکہ سب کو معلوم ہو جائے کہ آیا یہ مذہب بلا نقص اور ان کی بائیبل کلام الٰہی ہے یا نہیں۔ پہلے توریت کا بیان کیا جاتا ہے

پیدائش کی کتاب

(۱) ابتدا میں خدا نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔ اور زمین بے ڈول اور سنسان تھی۔ اور گہراؤ کے اوپر اندھیرا تھا۔ اور خدا کی روح پانیوں پر جنبش کرتی تھی۔
(پیدائش باب اوّل آیت ۱ و ۲)

محقق۔ ابتدا کسے کہتے ہیں؟

عیسائی۔ دُنیا کی پہلی پیدائش کو۔

محقق۔ کیا یہی پہلی پیدائش ہے۔ اور اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی؟

عیسائی۔ ہم نہیں جانتے۔ کہ ہوئی یا نہیں۔ خدا جانے۔

محقق۔ اگر نہیں جانتے۔ تو اس کتاب پر ایمان کیوں لائے؟ جس (کتاب) سے شکوک رفع نہیں ہو سکتے۔ اس کی بنا پر لوگوں کو وعظ کر کے پُر از شکوک مذہب میں کیوں پھنسلاتے ہو؟ اور تمام شکوک سے پاک۔ سب شکوک کے رفع کرنے والے ویدمت کو کیوں قبول نہیں کرتے؟ جب تم خدا کی خلقت کا حال نہیں جانتے۔ تو خدا کو کیسے جانتے ہونگے؟ اور بتاؤ۔ تو سہی کہ آکاش (آسمان) کس کو مانتے ہو؟

عیسائی۔ خلا اور اُوپر کو۔

نوع انسان کو دیکھنے سُننے لکھنے وغیرہ میں سہولت ہو۔ اور معتقد اور معترض بنکر تمام لوگ غور کرکے عیسائی مذہب کی تفتیش کرسکیں۔ اس سے ایک اور مدعا یہ پورا ہوگا۔ کہ لوگوں کی مذہبی واقفیت بڑھیگی۔ اور انہیں سچے اور جھوٹے مذہب اور امر ونہی (اجازت و ممانعت) کے متعلق بخوبی علم ہو جائیگا۔ اور پھر اُن کو سچائی اور کرنے کے قابل کاموں کو اختیار کرنا اور جھوٹ اور ناکردنی کا ترک کرنا آسان ہو جائیگا۔ سب انسانوں کو واجب ہے۔ کہ ہر ایک مذہب کی کتب کا مطالعہ کرکے تحریر یا تقریر کے ذریعے موافق یا مخالف رائے کا اظہار کریں۔ اور (اگر مطالعہ نہ کرسکیں) تو دوسروں سے سُنا کریں۔ کیونکہ جس طرح پڑھنے سے آدمی پنڈت ہوتا ہے۔ ویسے سننے سے "بہوشرت" ہوتا ہے۔ اگر سننے والا دوسرے کو سمجھا نہ سکے۔ تو خود تو سمجھ ہی جاتا ہے۔ جو لوگ تعصّب کی عینک چڑھاکر دیکھتے ہیں۔ ان کو نہ اپنے اور نہ دوسروں کے حُسن و قبح نظر آتے ہیں۔ انسان کی رُوح بھالوگیہ سچ اور جھوٹ کے تصفیہ کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔ اسکو جتنا اپنا پڑھا ہُوا یا سُنا ہُوا (علم ہوتا) ہے۔ وہ اسی قدر علمی تحقیقات کرسکتی ہے۔ اگر ایک مذہب کے پیرو دوسرے مذہب والوں کے عقائد کو جانیں اور دوسرے نہ جانیں۔ تو ٹھیک طور پر مباحثہ نہیں ہوسکتا۔ بلکہ لاعلم شکوک کی غار میں گر جاتے ہیں۔ ایسی بات پیش نہ آئے۔ اس لئے اس کتاب میں تمام مرّوجہ مذہبوں کے بارہ میں مختصراً لکھدیا ہے۔ اس سے بقیہ باتوں کا اندازہ ہوسکتا ہے کہ آیا وہ سچی ہیں۔ یا جھوٹی۔ جو سب کے قابل تسلیم سچی باتیں ہیں۔ وہ تو سب (مذاہب) میں یکساں ہیں۔ جھگڑا جھوٹی باتوں کے متعلق ہُوا کرتا ہے۔ یا ایک سچا اور دوسرا جھوٹا ہو۔ تو بھی کچھ تھوڑا سا مباحثہ چلتا ہے۔ اگر بحث کرنے والے سچ جھوٹ کی تحقیق کے لئے بحث کریں۔ تو ضرور فیصلہ ہو جائے +

اب میں اس تیرھویں باب میں عیسائی مذہب کے متعلق کچھ تھوڑا سا لکھ کر سب کے روبرو پیش کرتا ہوں۔ غور کرکے نتیجہ نکالیں +

عاقلوں کے لئے زیادہ تحریر کی ضرورت نہیں +

دیباچہ ضمنی

متعلقہ

تیرھواں باب

جو یہ بائیبل کا مذہب ہے۔ وہ صرف عیسائیوں کا ہی نہیں ہے۔ بلکہ اس میں یہودی وغیرہ بھی شامل ہیں۔ یہاں تیرھویں باب میں عیسائیوں کے مذہب کی بابت اس واسطے لکھا ہے۔ کہ آج کل بائیبل کے معتقدوں میں عیسائی اصل سمجھے جاتے ہیں۔ اور یہودی وغیرہ بمثل فروعات ہیں۔ اصل کے اندر فروعات بھی شامل سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے یہودیوں کو ان کے اندر شامل سمجھ لیجئے۔ ان کے متعلق جو مضمون یہاں لکھا گیا ہے۔ وہ صرف بائیبل پر مبنی ہے کہ جس کو عیسائی اور یہودی وغیرہ سب مانتے ہیں اور اسی کتاب کو اپنے مذہب کی بنیاد سمجھتے ہیں۔

اس کتاب کے بہت سے ترجمے ہو چکے ہیں۔ جو کہ ان کے مذہب کے بڑے بڑے پادریوں نے کئے ہیں۔ ان میں سے دیوناگری اور سنسکرت کے ترجمے کو دیکھ کر میرے دل میں بائیبل پر بہت سے اعتراض پیدا ہوتے ہیں۔ ان میں سے چند ایک اعتراض اس تیرھویں باب میں سب کے غور و فکر کے لئے درج کئے گئے ہیں۔ یہ تحریر صرف سچائی کی ترقی اور جھوٹ کو شکست دینے کی غرض سے لکھی ہے کسی کو تکلیف دینے۔ نقصان پہنچانے یا جھوٹا الزام لگانے کی نیت سے نہیں لکھی ہے۔ (چنانچہ) یہ مطلب ذیل کی تحریر سے ہر ایک سمجھ لیگا۔ کہ (آیا) یہ کتاب کیسی ہے۔ اور عیسائی مذہب کی اصلیت کیا ہے؟۔ اس تحریر کا یہی مدعا ہے۔ کہ کل

محقق - بھلا کورو کھشیتر ایک چھوٹا سا قطعہ زمین ہے - اس کو نہ دیکھ کر ایک جھوٹی بات لکھنے میں اُن کو شرم نہ آئی -

यमुसरा उताउ । ,गेग सिंहासण.उ अ:पुव्वं । क्व इ
सु वितास निआसण, दिसि भवजिण मज्जण होर्इ ।
प्रकरणरत्नाकर भ.०। ^घुसंत्रसम ०४ । सू० ११६ ।

پرکرن رتنا کر بھ - ۱۱۹'

تیرتھنکروں کا سنگھاسن

١٦٩ - اس شلا کے خاصکر جنوبی اور شمالی سمت میں ایک ایک تخت (سنگھاسن) جاننا چاہئے - ان شلاؤں کے نام جنوبی سمت میں "اتی پانڈو کمبلا" شمالی سمت میں اتی رکت کمبلا شلا ہے - اُن سنگھاسنوں پر تیرتھنکر بیٹھتے ہیں ؛

محقق - دیکھئے انکے تیرتھنکروں کی سالگرہ کے جلسہ وغیرہ کرنیکی شلا کیسی ہی ہاتی کی سدھ شلا ہے -

تحریر بالا صرف مشتے نمونہ از خروارے ہے ورنہ جینیوں کی لایعنی باتوں کی انتہا نہیں

١٧٠ - ان کی ایسی ایسی بہت سی باتیں گول مال ہیں - کہاں تک لکھیں - لیکن پانی چھان کر پینا - چھوٹے چھوٹے جانوروں پر بھلے نام رحم کرنا - رات کو کھانا نہ کھانا - یہ تین باتیں اچھی ہیں - باقی جسقدر اُن کا بیان ہے - وہ سب ناممکنات سے بھرا ہے - اتنی تحریر سے عقلمند لوگ بہت کچھ سمجھ لینگے - یہ تھوڑا سا نمونہ کے طور پر لکھا گیا ہے - اگر انکی تمام ناممکن باتیں لکھیں - تو اتنی کتابیں بھر جاویں - کہ ایک آدمی عمر میں بھی نہ پڑھ سکے بس جسطرح ہانڈی میں پکتے ہوئے چاولوں میں سے ایک چاول کے دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے - کہ آیا سب چاول پک گئے ہیں - یا کچے ہیں - اسی طرح اس تھوڑی سی تحریر سے نیک نہاد لوگ بہت سی باتیں سمجھ لینگے عقلمندوں کیلئے بہت لکھنا ضروری نہیں ہے - کیونکہ بمصداق مشتے نمونہ از خروارے - عقلمند لوگ تمام مطلب کو سمجھ ہی لیتے ہیں ؛

اس سے آگے عیسائیوں کے مذہب کے بارے میں لکھا جائیگا ؛

بقیہ حاشیہ صفحہ ٦٣٩ - پس زمین کا محیط ٢٥٢٩٦ میل یا ٧٢ ١٨٩ کوس یا ١٤٣٤ ء تقریباً ۵ ہزار یوجن ہوا - ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ سوامی جی یا تو ۵ ہزار یوجن کی بجائے پندرہ ہزار یوجن محیط لکھ گئے ہیں - یا پندرہ سو یوجن مع ل وقطر لکھنے سے مراد تھی (مترجم)

لطیف جزو دل سے خیال کرے۔ تب اسنکھیات (بیشمار) تسوکشم رومانو (لطیف بالوں کے ذرّے) ہو ویں ۔

محقق۔ اب دیکھئے ان کی گنتی کا طریقہ۔ ایک انگل کے برابر بال کے کتنے ٹکڑے کئے۔ یہ کبھی کسی کی گنتی میں آسکتے ہیں؟ اور پھر اس سے آگے اسنکھیات (بیشمار) ٹکڑے دل سے خیال کرتے ہیں۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مذکورہ بال ٹکڑے ہاتھ سے کئے ہونگے۔ جب ہاتھ سے نہ ہو سکے۔ تب دل سے کئے۔ بھلا یہ بات کبھی ممکن ہو سکتی ہے۔ کہ ایک انگل بال کے بے شمار ٹکڑے ہو سکیں ۔

जंबूदीवपमाणं गुलजोयाणलक्ख वट्टविक्खंभो । लवणाईया-
सेसा । बलया भ दुगुणदुगुणा य ॥

प्रकरण॰ भा: ४ । लघुक्षेत्रसमा॰ सू॰ १२ ॥

پرکرن رتناکر بھ۔۱۲

تقسیم کرۂ زمین

۱۶۷۔ پہلے جمبودیپ کا پیمانہ چار[لہ] لاکھ یوجن اور پولا اور باقی لون وغیرہ سات سمندر اور سات دیپ جمبودیپ کے پیمانہ سے دو چند ہیں۔ اس زمین میں جمبودیپ وغیرہ سات دیپ اور سات سمندر ہیں۔ جیسے کہ پہلے لکھ آئے ہیں ۔

محقق۔ اب جمبودیپ سے دوسرا دیپ دو لاکھ یوجن۔ تیسرا چار لاکھ یوجن۔ چوتھا آٹھ لاکھ یوجن۔ پانچواں سولہ لاکھ یوجن۔ چھٹا بتیس لاکھ یوجن اور ساتواں چونسٹھ لاکھ یوجن اسی قدر یا اس سے زیادہ پیمانہ والے سمندر اس پندرہ ہزار محیط والے کرۂ زمین میں کیونکر سما سکتے ہیں۔ اس لئے یہ بات محض جھوٹ ہے ۔

कुरुनइचुलसीसहसा । छच्चेवंतरनईउ पइविजयं ।
दोदो महानईउ । चउदस सहसा उपत्तेयं ॥

प्रकरण र॰ भा॰ ४ ।

پرکرن رتناکر بھ۔ ۴ ۔ سو ۱۴

کورو کشیتر میں ۸۴ ہزار دریا ہیں

۱۶۸۔ کورو کشیتر میں ۸۴ ہزار دریا ہیں ۔

لہ بھاسکر آچاریہ جی زمین کا قطر ۱۵۸۰ یوجن فرماتے ہیں جسکے ۱۲۶۴۰ میل ہوتے ہیں (باقی صفحہ آئندہ)

۱۶۵ - ایک حس والوں کا جسم عموماً بڑے سے بڑا ایک ہزار یوجن کا سمجھنا چاہیئے

مختلف جانوروں کے قد

اور دوحس والے یعنی شنکھ وغیرہ کا جسم بارہ یوجن کا جاننا چاہئے اور چار حس والے یعنی بھنورے وغیرہ کا جسم چار کوس کا اور پانچ حس رکھنے والوں کو ایک ہزار یوجن یعنی چار ہزار کوس کے جسم والا جاننا چاہیئے ؂

محقق - اگر چار ہزار کوس کے پیمانہ کے جسم والے ہوں - تو کرۂ زمین میں بہت تھوڑے آدمی رہ سکیں یعنی چند سو آدمیوں سے کرۂ زمین ٹھس کر بھر جاوے - کسی کے واسطے چلنے کی جگہ بھی نہ رہے - پھر وہ جینیوں سے رہنے کی جگہ اور راستہ پوچھیں اور جب اُنہی نے ایسا لکھا ہے - تو یہی خود ان کو اپنے گھر میں رکھ لیں - مگر ایک چار ہزار کوس کے جسم والے کے رہنے کے لئے بیس ہزار کوس کا گھر تو چاہیئے - ایسے ایک گھر کے بنانے میں جینیوں کی تمام دولت خرچ ہو جاوے - تو بھی گھر نہ بن سکے - اتنی بڑی آٹھ ہزار کوس کی چھت بنانے کے واسطے شہتیریاں کہاں سے لاوینگے - اور اگر ان میں ستون لگادیں - تو وہ اندر داخل کبھی نہ ہو سکے - اس لئے سب ایسی باتیں جھوٹ ہوا کرتی ہیں ؂

ते थूला पल्ले विहुसं खिज्जा चे वहुंति सव्वेवि ।
तेइक्किक्क असंखे । सुहुमे खण्मे पकप्पे ६ ॥
प्रकरण० भा० ४ । लघुक्षेत्र । समाससंप्रकरण सू० ४ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۴ - لگھو کشیتر سماس پرکرن ۴ -

۱۶۶ - مذکورۃ الصدر ایک اُنگل بال کے ٹکڑوں سے چار کوس چورس اور اتنا ہی گہرا

عجیب وغریب گنتی

کنواں بھرا ہو - ایک اُنگل بال کے ٹکڑے سب مل کر بیس لاکھ ستانوے ہزار ایک سو باون ہوتے ہیں - اور زیادہ سے زیادہ (۳۳۰۷۶۲۱۰ ۵۶۲۵۴۲۴۰۲۱۹۹۶۰۰۰۰۰۰۰۰۰۹۷۵۳۶) تینتیس کروڑ ساتا لاکھ باسٹھ ہزار ایک سو چار کروڑ چوبیس لاکھ پینسٹھ ہزار چھ سو پچیس کروڑ بیالیس لاکھ انیس ہزار نو سو ساٹھ کروڑ - ستانوے ہزار پانسو چھتیس کروڑ - اتنے کھرب یوجن وسعت کے پلیوپم میں تمام کثیف بالوں کے ٹکڑوں کی تعداد ہوتی ہے - یہ بھی اسنکھیات کال ہوتا ہے - مذکورہ بالا ایک بال کے ٹکڑے کے اسنکھیات (بے شمار

اُتنے ہی عرصہ تک جیویں تو اُن کی اولاد بھی اُسی طرح تین کوس کے جسم والی ہونی چاہئے ان جیسے بمبئی جیسے شہر میں دو اور کلکتہ جیسے شہر میں تین یا چار آباد رہ سکتے ہیں۔ اگر ایسا ہو۔ تو جینیوں نے جو ایک شہر میں لاکھوں آدمی لکھے ہیں۔ ان کے رہنے کا شہر لاکھوں کوس کا چاہیئے۔ پھر تمام کرۂ زمین میں ایسا ایک شہر بھی آباد نہ ہو سکیگا۔

पण या ल ऽक्कोयण। विरकंभा सिद्धशिलफलिहविमला

तद्यवरि गजोयणंते लोगन्तो तच्छ सिद्धठिई ॥ २५८ ॥

لم ۱۶ - جو سروارتھ سدی ومان کے جھنڈے سے اوپر بارہ یوجن "سدھ شلا" ہے۔ وہ چوڑائی۔ لمبائی اور جوف بساءت میں پینتالیس لاکھ یوجن کے پیمانہ کی ہے۔ اس "سدھ شلا" کی سدھ بھوم۔ تمام سفید چمکدار سنہری بلور کی مانند شفاف ہے۔ اس کو کوئی "ایشت" "پراگ بھرا" کے نام سے پکارتے ہیں۔ اس سروارتھ سدھ "شلا دمان" سے بارہ یوجن "الوک" (غیر محسوس مقام) بھی ہے۔ اس حقیقت کو "کیولی" "شرت" جانتا ہے۔ یہ "سروارتھ سدھ شلا" درمیانی حصہ میں آٹھ یوجن موٹی ہے۔ وہاں سے چار سمت اور چار کونوں میں گھٹتے گھٹتے مکھی کے پر کے برابر کی پتلی اوپر کی طرف کھلی ہوئی چھتری کی شکل پر سدھ شلا قائم ہے۔ اس شلا سے اوپر ایک یوجن کے فاصلے پر لوک کی انتہا ہے۔ وہاں سدھوں (کمال رسیدہ لوگوں) کا قیام ہے۔

جینیوں کی مکتی کا مقام

محقق - اب سوچنا چاہیئے۔ کہ جینیوں کی مکتی کا مقام "سروارتھ سدھ ومان" کے جھنڈے کے اوپر پینتالیس لاکھ یوجن کی شلا کا ہے۔ یعنی چاہے وہ کیسی ہی عمدہ اور شفاف ہو۔ تاہم اس میں رہنے والے مکت جیو ایک قسم کی قید میں ہیں۔ کیونکہ اس شلا سے باہر نکلنے پر مکتی کے سکھ سے چھوٹ جاتے ہونگے۔ اور اگر اندر رہتے ہونگے تو ان کو ہوا بھی نہیں لگتی ہو گی۔ یہ صرف بے علموں کے پھنسانے کیلئے محض بناوٹی ڈھکوسلا ہے۔

वितिवउारं विस सरीरं। वार सजोयणत्ति कोसव उकोस

जोयणसहस्सपणिन्दिय। उहे सुच्छुम्ति विसेसन्तु ॥

प्रकरण० भी। संग्रहसू० २६७ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲ - ۲۶۷ -

۱۶۲ ۔ "سمیک سچار تروالے[1] "کیولی[2]" محض سمدگھات اوستھا " سے تمام چودہ

جینیوں کا سوپور لوک

راجیہ لوکوں (سلطنتوں) کے اندر اپنے آتم پردیش (جائے آتما) کے ذریعہ سے پھر جائیں گے۔

محقق ۔ جینی لوگ چودہ راجیہ (سلطنتیں) مانتے ہیں۔ اُن میں سے چودھویں کی چوٹی پر "سرواَرتھ" "سدھی دنان" کے جھنڈے سے تھوڑی دور اوپر "سدھ شلا" اور "دویہ آکاش" کو شوپور کہتے ہیں۔ "کیولی" یعنی جن کو کامل علم۔ ہمہ دانی اور کامل پاکیزگی حاصل ہوگئی ہے۔ وہ اس لوک میں جاتے ہیں۔ اور اپنے آتم پردیش (مقام آتما) سے علیم کل رہتے ہیں۔ جس کا مقام ہوتا ہے۔ وہ محیط نہیں۔ جو محیط نہیں۔ وہ علیم کل یعنی کامل علم والا کبھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جس کا آتما ایک مقام پر محدود ہے۔ وہ جاتا آتا ہے۔ اور بدھ (پابستہ) اور مکت (آزاد) گیانی (عالم) اور اگیانی (جاہل) ہوتا ہے۔ محیط کل اور علیم کل ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ جینیوں کے تیر تھنکر چونکہ محض جیو یعنی محدود المقام اور محدود العلم ہو کر قائم تھے۔ وہ محیط کل، و علیم کل کبھی نہیں ہو سکتے۔ لیکن جو پرماتما انادی اور انتہا نہ رکھنے والا محیط کل علیم کل پاک اور عین علم ہے۔ اس کو جینی لوگ نہیں جانتے۔ کہ جس میں علیم کل وغیرہ صفات کما حقہ ثابت ہو سکتی ہیں۔

गब्भनरति पलियाऊ। तिग.उ उक्कोसते अहन्नेणं।

मु ऽऽत्तम दुहावि अन्तमुहु। अङ्गुल असंख भागतणू॥ ९८१॥

۱۶۳ ۔ (معنی) یہاں انسان دو قسم کے ہیں۔ ایک گربھج (رحم سے پیدا ہونے والے)

انسان کی عمر و قد

اور دوسرے رحم کے بغیر پیدا ہونے والے۔ ان میں سے گربھج انسان کی عمر تین پلیوپم پختہ کی سمجھنا اور جسم تین کوس کا۔

محقق ۔ خوب! اس کرہ زمین پر تین پلیوپم کی عمر اور تین کوس کے جسم والے انسان بہت تھوڑے سما سکیں گے۔ اور پھر تین پلیوپم کی عمر یعنی جیسا کہ پہلے لکھ آئے ہیں۔

---

[1] سمیک چارتروالے ۔ نیک چلن ۔

[2] "کیولی" نجات یافتہ جن ۔ جن کو جین ایشور مانتے ہیں۔ (مترجم)

[3] سب مرادوں کو پورا کرنے والا بیان نو ان (بالقبل عام اڑن کھٹولا) (مترجم)

سمت میں دو دو چلتے پھرتے ہیں۔ دھاتکی کھنڈ کے ۶ کالودھی کے ۲۱ پشکر کے
نصف حصّہ کے چھتیس۔ اس طرح سب مل کر ۶۶ سوریہ سمت جنوب اور ۶۶ سمت شمال
میں اپنے اپنے ترتیب سے پھرتے ہیں۔ اور اگر ان دونوں سمتوں کے سب سوریہ
ملائے جائیں۔ تو ۱۳۲ سوریہ اور ایسے ہی دونوں سمتوں کے چھیاسٹھ چھیاسٹھ چاندوں
کی قطاریں ملائی جائیں۔ تو ۱۳۲ چاند انسانی دنیا میں گھومتے رہتے ہیں۔ اس طرح چاند
کے ساتھ کواکب وغیرہ کی بھی بہت سی قطاریں سمجھ لو۔

محقق۔ اب دیکھو بھائی۔ اس کرہ زمین میں ۱۳۲ سوریہ اور ۱۳۲ چاند جینیوں کے
گھر پر تپتے ہونگے۔ بھلا اگر یہ سب تپتے ہونگے۔ تو جینی کس طرح جیتے ہیں۔ اور رات کے
وقت بھی جینی لوگ سردی کے مارے اکڑ جاتے ہونگے۔ ایسی ناممکن باتوں میں علم
کرہ ارضی و کرہ سماوی کے نہ جاننے والے پھنستے ہیں۔ دوسرے نہیں۔ اب ایک
ہی سوریہ اس کرہ زمین جیسے بہت سے دیگر کروں کو روشنی دیتا ہے۔ پھر اس چھوٹے
سے کرہ زمین کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ اور اگر نہ زمین[1] (اپنے مرکز پر) گھومے اور نہ
سوریہ کے گرد زمین گھومے۔ تو دن اور رات کئی ایک سالوں کا ہوگا۔ اور سمیرو
ہمالہ کے سوائے اور کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ سوریہ کے سامنے ایسا ہے۔ کہ جیسے
گھڑے کے سامنے رائی کا دانہ بھی نہیں۔ جینی لوگ جب تک اس مت میں رہینگے
تب تک وہ کچھ نہیں جان سکتے۔ بلکہ ہمیشہ اندھیرے میں پڑے رہینگے۔

समसरवरण महियालम्मि लोगं फुसे निरवसेसं ।

सत्तयचउदसभाए पंचयसुण्णेसविसेण ॥

प्रकरण० भा० ४ । संग्रह सू० १३५ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲ - ۱۳۵

[1] یہاں ہندی ستیارتھ پرکاش میں الفاظ غلط ہیں۔ جو کاتب کا سہو معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ سوامی جی کا منشا یہی ہے۔ جو میں نے درج کیا ہے۔ دیکھو ستیارتھ پرکاش باب ۸۔ زمین وغیرہ کی گردش کا بیان اور دیکھو رگ ویدادی بھاشیہ بھومکا مضمون گردش سیارگان۔ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ بھومکا اس کتاب سے پہلے شائع ہو چکی ہے (مترجم)

یہ سب باتیں شری جن بھدر گنی "کشما شرمن" نے "سنگھینی" کلاں اور کرنڈک پنا "اور" چندر پلتی "اور" سوریہ پلتی "وغیرہ سدھانت (مسائل) (جین مذہب) کی کتابوں میں اسی طرح بیان کی ہیں۔

محقق۔ کرۂ ارضی اور کرۂ سماوی کے علم جاننے والو! اب سُنو۔ اس ایک کرۂ زمین میں جینی لوگ ایک طرح ۱۹۲ اور دوسری طرح بیشمار چاند اور سورج مانتے ہیں۔ آپ لوگوں کی بڑی خوش قسمتی ہے۔ کہ ویدمت کے پیرووں کی تصنیف سوریہ سدھانت وغیرہ علم ہیئت کی کتابوں کے پڑھنے سے علم کرۂ ارضی و سماوی ٹھیک ٹھیک ظاہر ہو گئے۔ اگر کہیں جینیوں کی سخت تاریکی میں ہوتے تو ساری عمر اسی طرح اندھیرے میں پڑے رہتے۔ جس طرح کہ آج کل جینی لوگ پڑے ہیں۔ ان بےعلموں کو یہ شک ہے۔ کہ جمبودیپ میں ایک سوریہ اور ایک چاند سے کام نہیں چلتا۔ کیونکہ اتنی بڑی زمینوں کے آگے تیس گھڑی میں چاند سوریہ کس طرح آسکیں گے۔ کیونکہ یہ لوگ جو زمین کو سوریہ وغیرہ سے بھی بڑا مانتے ہیں۔ یہ بھی اُن کی بڑی بھول ہے۔

दो ससि दो रवि पंती एगंतरियाछ सट्ठिसंखाया । मेरुंपया हिणंता । माणुसखित्ते रिअडंति । प्रकरण० गा० ४ ॥
संग्रहसू० ७९ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۴۔ ۷۹

انسانی دُنیا میں چاند اور سوریہ کی قطار کی تعداد بتلاتے ہیں۔ دو قطاریں۔ یا جماعتیں چاندوں کی اور دو سوریوں کی ہیں۔ ایک ایک لاکھ یوجن یعنی چار لاکھ کوس کے فاصلہ سے چلتے ہیں۔ جس طرح سوریہ کی قطاروں کے درمیان چاندوں کی ایک قطار ہے۔ اسی طرح چاندوں کی قطاروں کے درمیان سوریوں کی قطار ہے۔ اسی طرح سے چار قطاریں ہیں۔ اس ایک ایک چاند کی قطار میں ۶۶ چاند اور ایک ایک سوریہ کی قطار میں ۶۶ سوریہ ہیں۔ وہ چاروں قطاریں جمبودویپ کے میرو پہاڑ کے گرد گھومتے ہوئے انسان سے آباد زمین میں گردش کرتے رہتے ہیں۔ یعنی جس وقت جمبودویپ کے میرو سے ایک سوریہ سمت جنوب میں گشت کرتا ہے۔ اسی وقت دوسرا سوریہ سمت شمال میں پھرتا ہے۔ اسی طرح لون سمندر کے ایک ایک

چاہئے۔ خواہ کچھ بھی ہو۔ (۲) بھلا چھوٹی کپڑے کی ہوتی ہے۔ وہ ہر روز پانچ سو مرفی کس طرح دے سکتی ہے؟

۱۶۱۔ اب ان کی اگر ایسی ایسی ناممکن کہانیاں لکھیں۔ تو جینیوں کے تھوتھے پوتھوں کی طرح بہت بڑھ جاوے۔ اسلئے زیادہ نہیں لکھتے۔ حاصل کلام یہ ہے۔ کہ جینیوں کی تھوڑی سی باتیں چھوڑ کر اُن کے ہاں باقی سب جھوٹ ہی جھوٹ بھرا ہے دیکھئے:

کرۂ زمین وغیرہ کی نسبت جینیوں کا اعتقاد

दोससि दोरवि पढमे। दुगुणा लवणं मिधाय ईसं मे। बार ससस्ति बारसरवि। तत्थभि इंनि दिठ ससि रविणो। प्रकरण० भा० ४ संग्रहणी सू० ७७।

جمبو دویپ ایک لاکھ یوجن یعنی چار لاکھ کوس کا لکھا ہے۔ یہ ان میں (باقی دویپوں میں) سے پہلا دویپ کہلاتا ہے۔ اس میں دو چاند اور دو سورج ہیں۔ اسی طرح لون سمندر میں اس سے دو گنے یعنی چار چندرمان اور چار سوریہ ہیں۔ نیز دہاتکی کھنڈ میں بارہ چاند اور بارہ سوریہ ہیں۔ پرکرن بھاگ ۴۔ سنگرہ۔ سوتر ۷۷ اور اُن کو سہ چند کرنے سے چھتیس ہوتے ہیں۔ اُن کے ساتھ دو جمبو دویپ کے اور چار لون سمندر کے مل کر بیالیس چاند اور بیالیس سوریہ کالودھی سمندر میں ہیں۔ اسی طرح اگلے اگلے دویپ اور سمندروں میں مذکورہ بالا بیالیس کو تگنا کرنے سے ایک سو چھبیس چاند اور اتنے ہی سورج ہوتے ہیں۔ ان میں دہاتکی کھنڈ کے بارہ لون سمندر کے چار اور جمبو دویپ کے دو اسی طرح سے پھیلا کر ایک سو چوالیس چاند اور ایک سو چوالیس سوریہ پشکر دویپ میں ہیں۔ یہ صرف نصف زمین کا شمار ہے۔ جس میں انسان آباد ہیں۔ لیکن جہاں انسان نہیں رہتے۔ وہاں بہت سے سوریہ اور بہت سے چاند ہیں اور جو پچھلے نصف پشکر دویپ میں بہت سے چاند اور سوریہ ہیں۔ وہ ساکن ہیں۔ مذکورہ بالا ایک سو چوالیس کو سہ چند کرنے سے ۴۳۲ اور ان میں جمبو دویپ کے مذکورہ بالا دو چاند دو سوریہ یہ چار چار لون سمندر کے اور بارہ بارہ دہاتکی کھنڈ کے اور بیالیس کالودھی کے ملانے سے ۴۹۲ چاند اور ۴۹۲ سوریہ پشکر سمندر میں ہیں[1]

[1] یعنی پچھلی تعداد ۱۲۶ + ۱۲: دہاتکی + ۴ لون سمندر + ۲ جمبو دویپ = ۱۴۴ + سہ چند ۴۳۲ + ۲۔ + ۴ + ۱۲ + ۴۲ = ۴۹۲ (مترجم)

اس پر اچھی طرح ناچی۔ لیکن سُوئی پاؤں میں چبھنے نہ پائی۔ اور نہ سرسوں کی ڈھیری بکھری
(دیکھو وویک صفحہ ۲۲۸۔ اسی کوشا بیسوا کے ساتھ ایک ستھول نامی منی نے گیارہ
برس تک بھوگ کیا۔ اور پھر "دیکشا" لے کر "ست گتی" (موکش) کو پہنچا۔ اور کوشا بیسوا
بھی جین دھرم کی پیروی کر کے "ست گتی" کو گئی۔
(وویک سار بھاگ اوّل صفحہ ۲۲۸۔ طاقتور آدمی کے حکم۔ دیو کے حکم۔ خوفناک
جنگل میں تکلیف میں اوقات بسری کرنی گرو کے روکنے۔ ماتا و پتا و کل چاریہ و رشتہ داروں
اور دھرم کے اُپدیش کرنے والوں کے روکنے سے یعنی ان چھ کے روکنے سے دھرم
میں کمی ہو جاوے۔ تو دھرم میں نقص نہیں آتا۔
(وویک سار بھاگ اوّل صفحہ ۱۸۵۔ ایک سدھ کی کنتھا (جھولی) جو گلے میں پہنی جاتی
ہے۔ ایک ویش کو ہمیشہ پانچسو اشرفی دیتی رہی۔
محقق (۱) لغایت (۴) اب ان کی جھوٹی باتیں دیکھئے۔ ایک آدمی گاؤں کے برابر
پتھر کی شلا کو کبھی اُنگلی پر اُٹھا سکتا ہے۔ اور زمین پر انگوٹھا دبانے سے کبھی زمین
دب سکتی ہے؟ اور جب شیش ناگ ہے ہی نہیں۔ تو کانپے گا کون؟
(۵) خوب۔ جسم کے کاٹنے سے دودھ کا نکلنا کسی نے نہیں دیکھا۔ یہ اندرجال کے
سوائے اور کوئی بات نہیں ہے۔ اس کو کاٹنے والا سانپ تو سورگ میں گیا۔ اور
مہاتما سری کرشن وغیرہ تیسرے نرک کو گئے۔ یہ بات کس قدر جھوٹی ہے۔
(۶) جب مہاویر کے پاؤں پر کھیر پکائی۔ تب اُس کے پاؤں کیوں نہ جل گئے بھلا چھوٹے
سے برتن میں کبھی اُونٹ آ سکتا ہے۔ جو جسم کا میل نہ اُتارنے۔ اور نہ کھجلانے
ہو گئے۔ وہ بدبو کے مہا نرک کو بھوگنے ہو گئے (۷) جس سادھو نے شہر جلایا۔ اُس
کا رحم اور عفو کہاں گیا۔ جب مہاویر کی صحبت سے بھی اُس کا آتما پوتر نہ ہوا۔ اس وقت
مہاویر کے مرے پیچھے اس کے سہارے جین لوگ کبھی پوتر نہ ہوں گے۔ (۹) راجہ کا
حکم ماننا چاہئے۔ لیکن جین لوگ بنئے ہیں۔ اس لئے راجہ سے ڈر کر یہ بات لکھدی
ہوگی۔ (۱۰) کوشا بیسوا کا جسم چاہئے کتنا ہی ہلکا ہو۔ تو بھی سرسوں کی ڈھیری پر
سُوئی کھڑی کر کے اس پر ناچنا۔ سُوئی کا نہ چبھنا۔ اور سرسوں کا نہ بکھرنا سخت
جھوٹ نہیں تو کیا ہے۔ (۱۱) کسی کو کسی حالت میں بھی دھرم نہیں چھوڑنا

یہ چوبیں تیرتھنکر جین مذہب کے چلانے والے آچاریہ اور گرو ہیں۔ ان کو ہی جینی لوگ پرمیشور مانتے ہیں۔ اور یہ سب موکش کو پائے ہوئے ہیں۔ اس میں عقلمند لوگ وچار لیویں۔ کہ جسم انسانی کا اتنا بڑا قالب اور اتنی عمر ہونا کبھی ممکن ہے۔ اس کرۂ زمین زمین میں ایسے ایسے بہت ہی تھوڑے آدمی آباد رہ سکتے ہیں۔ انہیں جینیوں کے گپوڑے لے کر جو پورانکوں نے ایک لاکھ اور دس ہزار اور ایک ہزار سال کی عمر لکھی ہے۔ وہ بھی ممکن نہیں ہوسکتی۔ پھر جینیوں کا بیان کس طرح ممکن ہوسکتا ہے؟

اب اور بھی سُنو!

جینیوں کی چند در بے سروپا باتیں

۱۶۰۔ کلپ بھاشیہ صفحہ ۴۔ ناگ نے کتنے ہی گاؤں کے برابر ایک شلا کو انگلی پر اُٹھالیا۔

کلپ بھاشیہ صفحہ ۳۵۔ مہاویر نے انگوٹھے سے زمین کو دبایا۔ اس سے شیش ناگ کانپ گیا۔

کلپ بھاشیہ صفحہ ۴۱۔ مہاویر کو سانپ نے کاٹا۔ خون کی بجائے دودھ نکلا۔ اور وہ سانپ آٹھویں سورگ کو گیا۔

کلپ بھاشیہ صفحہ ۴۷۔ مہاویر کے پاؤں پر کھیر پکائی۔ اور پاؤں نہ جلے۔

" " " ۱۶۔ چھوٹے سے برتن میں اونٹ بلایا۔

رتن سار بھاگ اوّل صفحہ ۱۴۔ جسم کی میل کو نہ اُتارنے اور نہ کھجلاوے۔

ووبیک سار بھاگ اوّل صفحہ ۱۵۔ جینیوں کے ایک سادھو "دسار" نامی نے غصے ہو کر "وویک جنت" شوتر پڑھا۔ اور ایک شہر میں آگ لگادی۔ اور مہاویر تیرتھنکر کا بہت پیارا تھا۔

وویک سار بھاگ اوّل صفحہ ۲۲۱۔ راجا کا حکم ضرور ماننا چاہیئے۔

" " " " " ایک کوشا نامی بیسوا نے تھالی میں سرسوں کی ڈھیری لگائی۔ اور اس کے اوپر پھولوں سے ڈھکی ہوئی سوئی کھڑی کرکے

۱۶۷ میں لکھا ہے ۔

(۱) شبھ دیو کا جسم ۵۰۰ دھنش لمبا ۸۴۰۰۰۰۰ لاکھ پورو سال کی عمر

(۲) اجت ناتھ کا جسم ۴۵۰ 〃 〃 ۷۲۰۰۰۰۰ 〃 〃 〃 〃

(۳) سنبھو ناتھ 〃 〃 ۴۰۰ 〃 〃 ۶۰۰۰۰۰۰ 〃 〃 〃 〃

(۴) ابھینندن 〃 〃 ۳۵۰ 〃 〃 ۵۰۰۰۰۰۰ 〃 〃 〃 〃

(۵) سومتی ناتھ 〃 〃 ۳۰۰ 〃 〃 ۴۰۰۰۰۰۰ 〃 〃 〃 〃

(۶) پدم پربھ 〃 〃 ۲۵۰ 〃 〃 ۳۰۰۰۰۰۰ 〃 〃 〃 〃

(۷) پارس ناتھ 〃 〃 ۲۰۰ 〃 〃 ۲۰۰۰۰۰۰ 〃 〃 〃 〃

(۸) چندر پربھا 〃 〃 ۱۵۰ 〃 〃 ۱۰۰۰۰۰۰ 〃 〃 〃 〃

(۹) سودھی ناتھ 〃 〃 ۱۰۰ 〃 〃 ۲۰۰۰۰۰ 〃 〃 〃 〃

(۱۰) شیتل ناتھ 〃 〃 ۹۰ 〃 〃 ۱۰۰۰۰۰ 〃 〃 〃 〃

(۱۱) شری یانس ناتھ 〃 〃 ۸۰ 〃 〃 ۸۴۰۰۰۰۰ 〃 〃 〃 〃

(۱۲) واسو پوجیہ سوامی 〃 〃 ۷۰ 〃 〃 ۷۲۰۰۰۰۰ 〃 〃 〃 〃

(۱۳) ومل ناتھ 〃 〃 ۶۰ 〃 〃 ۶۰۰۰۰۰۰ 〃 〃 〃 〃

(۱۴) اننت ناتھ 〃 〃 ۵۰ 〃 〃 ۳۰۰۰۰۰۰ 〃 〃 〃 〃

(۱۵) دھرم ناتھ 〃 〃 ۴۵ 〃 〃 ۱۰۰۰۰۰۰ 〃 〃 〃 〃

(۱۶) شانتی ناتھ 〃 〃 ۴۰ 〃 〃 ۱۰۰۰۰۰ 〃 〃 〃 〃

(۱۷) کنتھو ناتھ 〃 〃 ۳۵ 〃 ۹۵۰۰۰ ہزار 〃 〃 〃

(۱۸) امر ناتھ کا جسم 〃 〃 ۳۰ 〃 〃 ۸۴۰۰۰ 〃 〃 〃 〃

(۱۹) ملی ناتھ 〃 ۲۵ ۵۵۰۰۰ 〃 〃 〃 〃

(۲۰) منی سوورت 〃 〃 ۲۰ 〃 〃 ۳۰۰۰۰ 〃 〃 〃 〃

(۲۱) نمی ناتھ 〃 〃 ۱۵ 〃 〃 ۱۰۰۰۰ 〃 〃 〃 〃

(۲۲) نیمی ناتھ 〃 〃 ۱۰ 〃 〃 ۱۰۰۰ 〃 〃 〃 〃

(۲۳) پارس ناتھ 〃 ۹ ہاتھ ۱۰۰ سال کی عمر

(۲۴) مہاویر سوامی 〃 ۷ 〃 〃 ۷۲ 〃 〃 〃

ہیں دیا اور کُشما کا دھرم فوت ہو جاتا ہے ۔

۱۵۸۔ کتنے ہی جینی لوگ دکان کرتے ہیں۔ معاملات میں جھوٹ بولتے بیگانہ مال مارتے اور غریبوں کے ساتھ مکر و فریب وغیرہ بُرے کام کرتے ہیں۔ ان کے ہٹانے کے لئے کیوں خاص اُپدیش نہیں کرتے اور مُنہ پر پٹی باندھنے وغیرہ کی بناوٹ میں کیوں پھنسے رہتے ہو۔

جینی بھی سب جگہ دیا نہیں کرتے

جب تم چیلہ چیلی بناتے ہو۔ تب بال اُکھاڑنے اور کئی دن بھوکا رہنے سے دوسروں کے اور اپنے آتما کو تکلیف دے کر اور تکلیف پا کر دوسروں کو دُکھ دیتے ہو۔ اور ”آتم ہتیا“ یعنی اپنے تئیں بھی دُکھ دینے والے ہو کر کیوں ہنسک بنتے ہو۔

جب ہاتھی گھوڑے بیل۔ اونٹ پر سوار ہوتے ہیں۔ اور آدمیوں سے مزدور کا کام لیتے ہیں۔ تو جینی لوگ اس میں کیوں پاپ نہیں گنتے۔ جب تمہارے چیلے اُوٹ پٹانگ باتوں کو سچی ثابت نہیں کر سکتے۔ تو تمہارے تیرتھنکر بھی صحیح ثابت نہیں کر سکتے۔ جب تم کتھا باچتے ہو۔ تمہارے اعتقاد کے مطابق راستہ میں سننے والوں سے جیو مرتے ہی ہوں گے۔ اس لئے تم اس پاپ کے باعث اعلےٰ کیوں بنتے ہو۔

اس تھوڑی سی بحث سے بہت کچھ سمجھ لینا چاہئے۔ یعنی کہ اُن کی تری خشکی اور ہوا کے سجاؤ اجسام والے سخت بے ہوش جیووں کو دُکھ یا سُکھ کبھی نہیں پہنچ سکتا۔

اب جینیوں کی تھوڑی سی اور بھی ناممکن باتیں لکھتے ہیں

۱۵۹۔ سننا چاہئے۔ اور یہ بھی دھیان میں رکھنا۔ کہ اپنے ہاتھ سے ساڑھے تین ہاتھ کا دھنش[1] ہوتا ہے۔ اور دھنش کا شمار جس طرح پہلے لکھ آئے ہیں۔ اسی طرح سمجھنا رتن سار بھاگ اول صفحہ ۶۶۔

تیرتھنکروں کے قد اور عمریں

[1] ایک پیمانے کا نام ہے۔ لفظی معنی کمان ہیں۔

گرم پانی پینے اور ٹھنڈے کے نہ پینے کا اُپدیش کرنے کی وجہ سے بھی تم ہی خصوصاً پاپ کے ذمہ وار ہو۔ اور جو تمہارا اُپدیش اِن کی ایسی باتیں کرتے ہیں۔ وہ بھی پاپی ہیں۔ اب دیکھو۔ کہ تم سخت بے علمی میں پڑے ہو یا نہیں۔ کیا چھوٹے چھوٹے جیووں پر رحم کرنا اور غیر مذہب والوں کی مذمت کرنا اور اُن کو نقصان پہنچانا تھوڑا پاپ ہے۔ اگر تمہارے تیرتھنکروں کا مذہب سچا ہوتا۔ تو دنیا میں اس قدر بارش دریاؤں کا بہاؤ اور اس قدر پانی ایشور نے کیوں پیدا کیا۔ اور سورج بھی پیدا نہ کرنا چاہیئے تھا۔ کیونکہ تمہارے اعتقاد کے بموجب ان میں کروڑوں جیو مرتے ہوں گے جس وقت وہ موجود رہتے۔ جن کو تم ایشور مانتے ہو۔ تو انہوں نے رحم کھا کر سورج کی تپش اور بادلوں کو بیکار کیوں نہ کر دیا۔ اور مندرجہ بالا ولیل کے بموجب بدیمان پرانیوں (ذی عقل و ہوش جانداروں) کے سوائے کندمول وغیرہ چیزوں میں رہنے والے جیووں[1] کو سکھ دُکھ محسوس نہیں ہوتا۔

۵۱۔ جیووں پر ہر حالت میں رحم کھانا بھی دُکھ کا باعث ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر سب سب جگہ رحم واجب نہیں آدمی تمہارے مذہب کے مطابق ہو جائیں۔ تو چوروں ڈاکوؤں کو کوئی سزا نہ دیگا۔ پھر کتنا بڑا پاپ کھڑا ہو جائیگا۔ اس لئے بُروں کو حسب مناسب سزا دینے اور نیکوں کی حفاظت کرنے میں رحم ہے۔ اور اس کے برعکس کرنے میں

[1] یعنی نباتات میں جیو سمپورن پودے کے اندر ایک ہی ہوتا ہے۔ اس میں سے ایک جزو یعنی پھل پھول یا پتے وغیرہ کے کاٹ لینے پر اُس پھل پتے وغیرہ میں جیو نہیں چلا آتا۔ اسی طرح درختوں کے اعضا کاٹنے سے درخت کے اندر رہنے والے جیو کو تکلیف نہیں پہنچتی۔ کیونکہ وہ حالت مدہوشی میں پائے ہونیکی وجہ سے اُسے محسوس نہیں کر سکتا۔ جس طرح انسان کو بالوں یا بڑھے ہوئے ناخن کے کاٹنے سے تکلیف نہیں ہوتی۔ اسی طرح درخت سے الگ ہوئے ہوئے جزو یعنی پھل پتے وغیرہ میں جیو نہ ہونیکی وجہ سے انہیں تکلیف کا محسوس ہونا بے معنی ہے فصل کے پکنے پر اناج کی عمر کے پورا ہو جانے سے اس کے اندر جیو خود ہی نکل جاتا ہے اور وہ دانے کٹتے ہیں ان میں جیو موجود نہیں ہوتا۔ اسلئے انہیں بھی تکلیف کا احساس ماننا غلط ہے پس ثابت ہوا۔ کہ سکھ دُکھ صرف وہی جاندار محسوس کر سکتے ہیں۔ جو ذی عقل و ہوش ہوں۔ اور جنہیں پانچوں اندریاں اپنا اپنا فعل پوری طرح انجام دیتی ہوں۔ جیسا کہ سانکھیہ شاستر ادھیائے ۵۔ سوتر ۲۷ میں لکھا ہے (نہال سنگھ)

کرتے ہو۔ جس طرح ہم گرم پانی پیتے ہیں۔ اسی طرح تم بھی پیا کرو۔

جواب۔ یہ بات بھی تمہاری گمراہی کی ہے۔ کیونکہ جب تم پانی کو گرم کرتے ہو تب پانی کے سب جیو مرتے ہونگے۔ اور اُن کا جسم بھی پانی میں جوش کھاتا ہے۔ اور وہ پانی سونف کے عرق کی مانند ہوجانے کی وجہ سے تم اُن کے اجسام کا تیزاب پیتے ہو۔ اس میں تم بڑے پاپی ہو اور جو ٹھنڈا پانی پیتے ہیں۔ وہ نہیں۔ کیونکہ جب ٹھنڈا پانی پیویں گے۔ تب پیٹ کے اندر جاکر خفیف گرمی پاکر سانس کے ساتھ وہ جیو باہر نکل جاویں گے۔ "جل کایہ" جیووں کو شکھ دُکھ بموجب قاعدہ مذکورہ بالا کے محسوس نہیں ہوسکتا۔ پس اس سے کسی کو پاپ نہیں ہوگا۔

سوال۔ جس طرح معدہ کی حرارت سے۔ اُسی طرح گرمی پاکر جیو پانی سے باہر کیوں نہیں نکل جاویں گے۔

جواب۔ ہاں نکل تو جاتے ہیں۔ لیکن جب تم مُنہ کی ہوا کی حرکت سے جیو کا مرنا مانتے ہو۔ تو پانی کے گرم کرنے سے تمہارے اعتقاد کے بموجب جیو مر جاویں گے۔ یا زیادہ تکلیف پاکر نکلیں گے۔ اور اُن کے جسم اس پانی میں جوش کھائیں گے۔ اس سے تم پاپی ہوگے یا نہیں۔

سوال۔ ہم اپنے ہاتھ سے پانی گرم نہیں کرتے اور نہ کسی گرہستی کو پانی گرم کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ اس لئے ہم کو پاپ نہیں۔

جواب۔ اگر تم گرم پانی نہ لیتے پیتے۔ تو گرہستی کیوں گرم کرتے۔ اس لئے اس پاپ کے ذمہ دار تم ہی ہو۔ بلکہ زیادہ پاپی ہو۔ کیونکہ اگر تم کسی ایک گرہستی کو گرم کرنے کے واسطے کہتے۔ تو ایک ہی موقعہ پر گرم ہوتا۔ جب وہ گرہستی اس شک میں رہتے ہیں۔ کہ نہ جانے سادھو جی کس کے گھر آئینگے۔ اس لئے سب گرہستی اپنے اپنے گھر میں پانی گرم رکھتے ہیں۔ اس پاپ کے خاص کر ذمہ دار تم ہی ہو۔

دوم۔ زیادہ لکڑی اور آگ کے جلانے سے بھی دلائل مندرجہ بالا کے بموجب کھانا لگانے۔ کھیتی اور بیوپار وغیرہ کرنے میں زیادہ پاپی اور نرک میں جانے والے ہوتے ہو۔ علاوہ ازیں جب پانی گرم کرانے کے مقدم باعث تم ہی ہو۔ اور

جب کہ اُن کا سُکھ دُکھ محسوس کرنا پرتیکش ہی نہیں ہوتا۔ تو اس جگہ انومان وغیرہ کس طرح ٹھیک ہو سکتے ہیں ✦

سوال۔ جب کہ وہ جیو ہیں۔ تو اُن کو سکھ دکھ کیوں نہیں ہوتا؟

جواب۔ سُنو بھولے بھائیو! جب تم گہری نیند میں ہوتے ہو۔ تب تم کو سکھ دکھ کیوں محسوس نہیں ہوتا۔ سکھ دکھ محسوس ہونے کا باعث ظاہری تعلق ہے۔ اس بات کا جواب ہم ابھی دے چکے ہیں۔ کہ نشہ سونگھا کر ڈاکٹر لوگ اعضا کو چیرتے پھاڑتے اور کاٹتے ہیں۔ جس طرح اُن کو دکھ معلوم نہیں ہوتا۔ اُسی طرح سخت بیہوشی میں پڑے ہوئے جیوؤں کو سکھ دکھ کیوں محسوس ہو۔ کیونکہ وہاں محسوس ہونے کا کوئی ذریعہ ہی نہیں ہے ✦

۱۵۵۔ سوال۔ دیکھو "نلوتی" یعنی جس قدر سبز ساگ ہیں۔ ہم لوگ اُن کو نہیں کھاتے ساگ آدمی کھانے سے جیوؤں کو دکھ | کیونکہ "نلوتی" میں بہت اور کند مول میں لاانتہا جیو ہیں۔ اگر ہم ان کو کھاویں۔ تو ان جیوؤں کو مارنے اور تکلیف پہنچانے کی وجہ سے ہم لوگ پاپی ہو جائینگے ✦

جواب۔ تمہاری یہ بات بڑی بے علمی کی ہے۔ کیونکہ سبز ساگ کے کھانے میں جیوؤں کا مرنا اور اُن کو تکلیف پہنچنا تم کس طرح مانتے ہو۔ تم کو انہیں تکلیف ہوئی پرتیکش نہیں دکھلائی دیتی اور اگر دکھلائی دیتی ہے تو ہم کو بھی دکھلاؤ۔ نہ کبھی تم ہی پرتیکش دیکھ سکو گے اور نہ ہم کو دکھلا سکو گے۔ جب پرتیکش نہیں ہے۔ تو انومان۔ ایمان۔ و رشد پرمان بھی کبھی نہیں چل سکتے۔ علاوہ ازیں جو جواب ہم اوپر دے آئے ہیں۔ وہی اس بات کا بھی جواب ہے۔ کیونکہ جو جیو نہایت تاریکی۔ بے علمی، سخت گہری نیند اور سخت نشہ میں ہیں۔ اُن کو سکھ دکھ کا محسوس ہونا ماننا تمہارے تیرتھنکروں کی بھول معلوم ہوتی ہے۔ جنہوں نے تم کو ایسی عقل اور دلیل سے خالی اُپدیش کیا ہے۔ بھلا جب گھر کی حد ہے۔ تو اس میں رہنے والے جیو لاانتہا کس طرح ہو سکتے ہیں۔ جب کہ ہم گنڈگی انتہا دیکھتے ہیں۔ تو اس میں رہنے والے جیوؤں کی انتہا کیوں نہیں۔ اسلئے تمہاری یہ بات بڑی بھول کی ہے ✦

گرم پانی پینا | ۱۵۶۔ سوال۔ دیکھو تم لوگ گرم کئے بغیر کچا پانی پیتے ہو۔ وہ بڑا پاپ

گننا بے علمی کی بات ہے۔ کیونکہ اگر مُنہ کی گرمی سے جیو مرتے ہیں۔ یا اُن کو تکلیف پہنچتی ہو۔ تو وہ بیساکھ یا جیٹھ کے مہینے میں سُورج کی گرمی کے باعث "وایوکایہ" جیووں میں سے ایک بھی مرنے سے نہ بچ سکیگا۔ پس اس گرمی سے بھی جیو نہیں مر سکتے۔ اس لئے تمہارا یہ مسئلہ جھوٹا ہے۔

"وایوکایہ" وغیرہ جیو دُکھ محسوس نہیں کرتے

۱۵۳۔ اگر تمہارے تیرتھنکر عالم کامل ہوتے۔ تو ایسی فضول باتیں کیوں کرتے۔ دیکھو دُکھ اُنہیں جیووں کو پہنچتا ہے۔ جن کے من کی حرکت حسب اعضا کے ساتھ قائم ہو۔ اس کا ثبوت

पञ्चावयवयोगात्सुखसंवित्तिः ॥ सांख्य० अ० ५ । सू० २

سانکھیہ ۵-۲۷

جب پانچوں حواس کا پانچوں محسوسات کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔ تب ہی جیو کو سکھ یا دُکھ پہنچتا ہے۔ مثلاً بہرے کو گالی۔ اندھے کے واسطے شکل یا آگے سے سانپ یا شیر وغیرہ خوفناک جیوون کا گزرنا۔ شُنیا بہری (جس کی لمس (حس) جاتی رہے۔ اُس کو چھونا۔ "پنس روگ" (زکام وغیرہ) والے کو بُو اور جس کی زبان نہ ہو۔ اس کو ذائقہ محسوس نہیں ہو سکتا۔ ان جیوانوں کی بھی اسی طرح کی حالت ہے۔

دُکھ محسوس نہ ہونے کی مثال

۱۵۴۔ دیکھو جب انسان کا جیو گہری نیند میں ہوتا ہے تب اسکو سکھ یا دُکھ کچھ بھی نہیں پہنچتا۔ کیونکہ وہ جسم کے اندر تو ہے۔ مگر اُس وقت باہری اعضا کے ساتھ اُس کا تعلق نہ رہنے کی وجہ سے وہ سُکھ یا دُکھ نہیں پا سکتا۔ اور جس طرح وید یا آج کل کے ڈاکٹر لوگ نشہ کی چیز کھلا یا سونگھا کر بیمار آدمی کے جسم کے اعضا کو کاٹتے یا چیرتے ہیں۔ اس وقت اس کو کچھ بھی دُکھ معلوم نہیں ہوتا۔ اسی طرح "وایوکایہ" خواہ دوسرے ستھاور[1] جسم والے جیوں کو کبھی سُکھ یا دُکھ نہیں پہنچ سکتا۔ جس طرح بے ہوش جاندار سُکھ دُکھ کو محسوس نہیں کر سکتا۔ اسی طرح دور وہ "وایوکایہ" وغیرہ کے جیو بھی سخت بے ہوشی کی حالت میں ہونے کی وجہ سے سُکھ دُکھ کو محسوس نہیں کر سکتے۔ پھر اُن کو دُکھ سے بچانے کا سوال کس طرح ثابت ہو سکتا ہے۔

[1] نباتات یعنی درخت وغیرہ (مترجم)

جل سکتی جب ایک طرف سے آگ کا زور رکا جاوے۔ تو دوسری طرف سے زیادہ زور کے ساتھ نکلے گی۔ اور ہاتھ کی آڑ کرنے سے منہ پر کم آنچ لگتی ہے۔ لیکن وہ آنچ ہاتھ پر زیادہ لگ رہی ہے۔ اس لئے تمہاری بات ٹھیک نہیں ہے۔

۵۲ ا۔ سوال۔ اس بات کو سب کوئی جانتے ہیں۔ کہ جب کسی بڑے آدمی سے چھوٹا آدمی کان میں یا نزدیک ہو کر بات کہتا ہے، تو منہ پر پلا یا ہاتھ رکھ لیتا ہے۔ تاکہ منہ سے تھوک اڑ کر یا بدبو اس کو نہ لگے۔ اور جب کوئی کتاب پڑھتا ہے۔ تو ضرور اس پر تھوک اڑ کر گرنے سے وہ ناپاک ہونے سے بگڑ جاتی ہے۔ اس لئے منہ پر پٹی باندھنا اچھا ہے۔

سرگوشی میں ہاتھ یا پتے کی آڑ

جواب۔ اس سے یہ ثابت ہوا۔ کہ جیوون کی حفاظت کے خیال سے منہ پر پٹی باندھنا فضول ہے۔ اور جب کوئی بڑے آدمی سے بات کرتا ہے۔ تب منہ پر ہاتھ یا پلا اس لئے رکھتا ہے۔ کہ اس خفیہ بات کو دوسرا کوئی سن نہ لے۔ کیونکہ جب کوئی شخص علانیہ بات کرتا ہے۔ تو منہ پر ہاتھ یا پلا نہیں رکھتا۔ اس لئے کیا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ عمل خفیہ بات کے لئے کیا جاتا ہے۔

داتن وغیرہ نہ کرنیکے باعث تمہارے منہ وغیرہ اعضاء سے نہایت ہی بدبو نکلتی ہے۔ اور جب تم کسی کے پاس یا کوئی تمہارے پاس بیٹھتا ہوگا۔ تو بدبو کے سوائے اور کیا آتا ہوگا۔ علیٰ ہذا القیاس منہ کی آڑ کے لئے ہاتھ یا پلا دینے کے اور بہت سے مطلب ہیں۔ مثلاً بہت آدمیوں کے سامنے خفیہ بات کرنے میں اگر ہاتھ یا پلا نہ دیا جائے۔ تو دوسروں کی طرف ہوا کے پھیلنے کی وجہ سے بات بھی پھیل جاویگی۔ مگر جب وہ دونوں خلوت میں بات کرتے ہیں۔ تب منہ پر ہاتھ یا پلا نہیں رکھتے۔ کیونکہ اس جگہ تیسرا کوئی شخص سننے والا نہیں ہے۔ رکا صرف بڑوں پر تھوک نہ گرے۔ تو کیا چھوٹوں پر تھوک گرانا چاہئے۔ اور اس تھوک سے بچ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ اگر ہم دور سے بات کریں۔ اور ہماری طرف سے ہوا دوسرے کی طرف جاتی ہو۔ تو لطیف ذرّے ہوا کے ساتھ اڑ کر اس کے جسم پر ضرور گریں گے۔ اس کو عیب گننا بے علمی کی بات ہے۔ کیونکہ اگر منہ کی گرمی سے جیو مرتے ہوں

کھلی ہوا کم بدبودار ہوتی ہے۔ اسی طرح منہ پر پٹی باندھنے دانتوں کو صاف نہ کرنے۔ منہ نہ دھونے اور سنان نہ کرنے اور کپڑے نہ دھونے سے تمہارے جسم سے زیادہ بدبو پیدا ہوگی۔ پس دنیا میں بہت بیماری پھیلانے سے تم جیووں کو جس قدر تکلیف پہنچانے ہو۔ اتنا ہی زیادہ پاپ تم کو ہوتا ہے۔ مثلاً میلہ وغیرہ میں زیادہ بدبو ہونیکے باعث " وشوچکا " یعنی ہیضہ وغیرہ بہت قسم کے مرض پیدا ہوکر جیوؤں کو دکھ پہنچاتے ہیں۔ اور کم بدبو ہونے سے بیماری بھی کم ہونے کی وجہ سے جیووں کو بہت تکلیف نہیں پہنچتی۔ اسلئے تم زیادہ بدبو بڑھانے کے باعث زیادہ قصور وار ہو۔ اور جو منہ پر پٹی نہیں باندھتے دانت صاف کرنے منہ دھوتے۔ سنان کرتے۔ اور مکان اور کپڑوں کو صاف رکھتے ہیں۔ وہ تم سے بہت اچھے ہیں۔

جس طرح چنڈالوں کی بدبو سے قریب رہنے والوں سے دور رہنے والے بہت اچھے ہیں۔ اور جس طرح بدبو کی نزدیکی کی وجہ سے چانڈالوں کی عقل صاف نہیں ہوتی اسی طرح تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی عقل بھی نہیں بڑھتی۔ جس طرح بیماری کی زیادتی اور عقل کے کم ہونے سے دھرم کے کاموں میں رکاوٹ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح تمہاری اور تمہارے بدبودار ساتھیوں کی بھی حالت ہوتی ہوگی۔

۱۵۱ سوال۔ جس طرح بند مکان میں جلائی ہوئی آگ کا شعلہ باہر نکلکر باہر کے جیوون کو دکھ نہیں پہنچا سکتا اسی طرح ہم منہ پر پٹی باندھنے اور ہوا کو روکنے کے باعث باہر کے جیوون کو کم دکھ پہنچانے والے ہیں۔	پٹی سے حرارت دگنا وہ کرتی ہے

منہ پر پٹی باندھنے سے باہر کی ہوا کے جیوون کو تکلیف نہیں پہنچتی۔ مثلاً سامنے آگ جلتی ہو۔ اس کے آگے ہاتھ کی آڑ دی جاوے۔ تو آنچ کم لگتی ہے۔ پس چونکہ ہوا کے جیو جسم والے ہیں۔ ان کو تکلیف ضرور پہنچتی ہے۔

جواب۔ تمہاری یہ بات لڑکپن کی ہے۔ اول تو دیکھو کہ جہاں سوراخ نہ ہو اور اندر کی ہوا کا باہر کی ہوا کے ساتھ میل نہ ہو۔ تو اس جگہ آگ جل بھی نہیں سکتی اگر ان باتوں کا تجربہ کرنا چاہو۔ تو کسی فانوس میں چراغ جلاکر سب سوراخ بند کرکے دیکھو۔ فوراً چراغ بجھ جاوے گا۔ جس طرح خشکی پر رہنے والے آدمی وغیرہ جاندار باہر کی ہوا کے ملنے کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ اسی طرح آگ بھی نہیں

پٹی باندھنے سے بچاؤ ہونے کی بجائے جیو وگنے مرتے ہیں

۱۴۹-سوال- ہاں جہاں تک بن سکے - وہاں تک جیوؤں کی حفاظت کرنی چاہیئے - اور جہاں ہم نہیں بچا سکتے - وہاں لاچار ہیں کیونکہ ہوا وغیرہ سب چیزوں میں جیو بھرے ہوتے ہیں - اگر ہم منہ پر کپڑا نہ باندھیں - تو بہت جیو مریں گے - کپڑا باندھنے سے کم مرتے ہیں -

جواب- تمہارا یہ قول بھی خالی از دلیل ہے - کیونکہ کپڑا باندھنے سے جیوؤں کو زیادہ دُکھ پہنچتا ہے - جب کوئی منہ پر کپڑا باندھے - تو اس کے منہ کی ہوا رک کر نیچے یا ایک طرف کو اور خاموشی کی حالت میں ناک کے ذریعہ سے اکٹھی ہو کر زور سے نکلتی ہے اس سے گرمی زیادہ ہونے کے باعث تمہارے اعتقاد کے بموجب جیوؤں کو زیادہ تکلیف پہنچتی ہوگی -

دیکھو جس طرح گھر یا کوٹھڑی کے سب دروازے بند کئے جاویں یا پردے ڈال دیئے جائیں - تو اس میں زیادہ گرمی ہو جاتی ہے - کھلا رہنے سے اس قدر نہیں ہوتی - اس طرح منہ پر کپڑا باندھنے سے گرمی زیادہ ہوتی ہے - اور کھلا رکھنے سے کم - پس تم اپنے اعتقاد کے بموجب جیوؤں کو زیادہ دُکھ دینے والے ہو - اور جب منہ بند کیا جاتا ہے تو ناک کے سوراخوں کے ذریعہ سے ہوا رکی ہوئی جمع ہو کر زور سے نکلتی ہے - پس وہ جیوؤں کو زیادہ دھکا دیتی اور تکلیف پہنچاتی ہوگی -

دیکھو! جس طرح کوئی آدمی آگ کو منہ سے اور کوئی نال سے پھونکتا ہے - تو منہ کی ہوا پھیلنے کی وجہ سے تھوڑے زور کے ساتھ اور نال کی ہوا اکٹھا ہونے کی وجہ سے زیادہ زور کے ساتھ آگ پر لگتی ہے - اسی منہ پر پٹی باندھنے سے ہوا رک کر ناک کے ذریعہ سے نہایت زور کے ساتھ نکل کر جیوؤں کو زیادہ دُکھ پہنچاتی ہے - اسی وجہ سے منہ پر پٹی باندھنے والوں کی نسبت نہ باندھنے والے دھرماتما ہیں - اور منہ پر پٹی باندھنے سے حسب قاعدہ مقررہ حروف کا تلفظ اپنے مخرج اور حرکت کے مطابق نہیں ہو سکتا - نرانوناسک ر (غیر غنہ) حروف کو "انوناسک" (غنہ) بولنے سے تم پر حرف آتا ہے

پٹی باندھنے سے بدبو بھی زیادہ

۱۵۰-اور منہ پر پٹی باندھنے سے بدبو بھی زیادہ بڑھتی ہے - کیونکہ جسم کے اندر بدبو بھری ہوئی ہے - جس قدر ہوا جسم سے نکلتی ہے - وہ صریحاً بدبودار ہے اگر اسے روکا جائے - تو بدبو بھی زیادہ بڑھ جاوے - جس طرح کہ بند ہوا زیادہ بدبودار اور

سادہوؤں کا اپنا بال اکھاڑنا

پانچ مٹھی م اکھاڑنا وغیرہ بھی لکھا ہے ۔
وویک سار صفحہ ۲۱۶ میں لکھا ہے۔ کہ پانچ مٹھی نوچ کر "چارتر" اختیار کیا ۔
یعنی پانچ مٹھی سر کے بال اکھاڑ کر سادھو بننا کلپ سوتر بھاشیہ صفحہ ۱۰۸ "کیش لنچن"
کرے اور گائے کے بالوں کے برابر رکھے ۔

محقق ۔ جین لوگو! اب کہئے۔ تمہارا دیا دھرم کہاں رہا؟ کیا یہ ہنسا (نہیں) یعنی چاہئے اپنے ہاتھ سے بال اکھاڑے ۔ چاہے۔ اس کا گورو اکھاڑے یا کوئی دیگر شخص لیکن اس جیو کو کتنی بڑی تکلیف ہوتی ہوگی جیو کو تکلیف پہنچانا ہی ہنسا کہلاتی ہے۔

۱۴۷ ۔ وویک سار سمت ۱۶۳۳ کے سال میں شوتیامبروں میں سے ڈھونڈھئے

ڈھونڈھئے اور ان کی تقسیم در تقسیم

اور ڈھونڈیوں میں تیرہ پنتھی وغیرہ ڈھونگی اہنادی فرقے نکلے ہیں۔ ڈھونڈھئے۔ لوگ پتھر وغیرہ کی مورتی کو نہیں مانتے ۔ اور سوائے کھانا کھانے اور سنان کرنے کے وقت کے وہ ہمیشہ منہ پر پٹی باندھے رہتے ہیں۔ اور جتی وغیرہ کتاب سناتے وقت اور کسی وقت نہیں ۔

۱۴۸ ۔ سوال ۔ منہ پر پٹی ضرور باندھنی چاہئے۔ کیونکہ وایو کایہ یعنی جو سوکھشم

منہ پر پٹی باندھنے کی بیہودگی

شریر (لطیف جسم والے) جیو ہوا میں رہتے ہیں۔ وہ منہ کی بھاپ کی گرمی سے مرجاتے ہیں۔ اور اس کا پاپ منہ پر پٹی نہ باندھنے والے کو ہوتا ہے ۔ اس لئے ہم لوگ منہ پر پٹی باندھنے کو اچھا سمجھتے ہیں ۔

جواب ۔ یہ بات علم اور پرتیکش وغیرہ دلائل کے رو سے درست نہیں ہے۔ کیونکہ جیو اجرا و امر (بڑھانہ ہونے والے اور نہ مرنے والے) ہیں ۔ پس وہ منہ کی بھاپ سے کبھی مر نہیں سکتے ۔ ان کو تم بھی "اجرا" "امر" مانتے ہو ۔

سوال ۔ جیو تو نہیں مرتا۔ لیکن چونکہ منہ کی گرم ہوا سے ان کو دکھ پہنچتا ہے۔ اس دکھ پہنچانے والے کو پاپ ہوتا ہے ۔ اس لئے منہ پر پٹی باندھنا اچھا ہے ۔

جواب ۔ یہ بات بالکل ناممکن ہے ۔ کیونکہ تکلیف پہنچانے کے بغیر کسی جیو کا ذرا بھی گزارہ نہیں ہو سکتا۔ جبکہ تمہارے اعتقاد کے بموجب منہ کی ہوا سے جیوؤں کو تکلیف پہنچتی ہے ۔ تو چلنے پھرنے۔ بیٹھنے۔ ہاتھ اٹھانے اور آنکھ وغیرہ کے چلانے میں بھی ضرور تکلیف پہنچتی ہوگی ۔ اس لئے تم بھی جیوؤں کو تکلیف پہنچانے سے بری نہیں ہو سکتے

سادھوؤں کی علامتیں

सरजोहरणा भैक्षभुजो लुञ्चितमूर्धजाः ।
श्वेताम्बराः क्षमाशीला निःसङ्गा जैनसाधवः ॥ १ ॥
लुञ्चिता पिच्छिका हस्ता पाणिपात्रा दिगम्बराः ।
ऊर्ध्वांसिनो गृहे दातुर्द्वितीयाः स्युर्जिनर्षयः ॥ २ ॥
भुंक्ते न केवल न स्त्री मोक्षमेति दिगम्बरः ।
प्राहुरेषामयं भेदो महान् श्वेताम्बरैः सह ॥ ३ ॥

شوتیامبر سادہوؤں کے لکھشن

۱۴۲- جن دت سوری نے جینیوں کے سادہوؤں کے لکھشن (علامات) بیان کرنے کی غرض سے یہ شلوک کہے ہیں "سرجو ہرن" یعنے چنوری رکھنا۔ بھیک مانگ کر کھانا۔ سر کے بال نوچ ڈالنا۔ سفید کپڑے پہننا۔ کھشا والا (صاحب عفو) رہنا۔ کسی کی سنگت نہ کرنا۔ جینیوں کے شوتیامبر جن کو "یتی" کہتے ہیں۔ وہ اس قسم کی علامتوں والے ہوتے ہیں (۱)

دگمبر سادہو

۱۴۳- دوسرے دگمبر یعنی کپڑے نہ پہننا۔ سر کے بال اکھاڑ ڈالنا۔ پچھیتا۔ یعنی ایک اون کے سوتوں کا جھاڑو دینے کا آلہ بغل میں رکھنا۔ جو کوئی بھکشا دیوے۔ تو ہاتھ میں لے کر کھا لینا۔ یہ دوسرے قسم کے سادہو یعنی دگمبر ہوتے ہیں (۲)

۱۴۴- اور بھکشا دینے والا گرہستی جب کھانا کھا چکے۔ اس کے بعد جو کھانا جن رشی سادھو کھاویں۔ وہ "جن رشی" یعنے تیسرے قسم کے سادہو ہیں۔

دگمبروں و شوتیامبروں میں اختلاف

۱۴۵- دگمبروں کا شوتیامبروں سے صرف اتنا فرق ہے۔ کہ دگمبر لوگ عورتوں کا مکتی پانا نہیں مانتے۔ اور شوتیامبر مانتے ہیں۔
غرضیکہ ایسی باتوں سے مکتی کو حاصل کرتے ہیں (۳) یہ ان کے سادہوؤں کی قسمیں ہیں۔ جینی لوگوں کا "کیش لنچن" (بال اکھاڑنا) سب جگہ مشہور ہے۔ اور

محقق ۔ دیکھئے ۔ ان کے سادھو بھی مہابرہمن کی مانند ہو گئے ۔ کپڑے تو سادھو لے لیویں ۔ لیکن مُردہ کا زیور کون لے گا ۔ اسے بوجہ زیادہ قیمتی ہونے کے اپنے گھر میں رکھ لیتے ہوں گے ۔ تو پھر آپ کون ہوئے ؟

پیسنے ۔ کھانا پکانے وغیرہ میں پاپ | ۱۳۸ ۔ رتن سار صفحہ ۱ ۔ کھوننے ۔ کوٹنے ۔ پیسنے اور کھانا پکانے وغیرہ میں پاپ ہے ۔

محقق ۔ اب ان کی بے علمی دیکھئے ۔ بھلا اگر یہ کام نہ کئے جاویں ۔ تو انسان وغیرہ جاندار کس طرح زندہ رہ سکیں ۔ اور جینی لوگ بھی دُکھی ہو کر مر جاویں ۔

باغیچہ لگانا پاپ ہے | ۱۳۹ ۔ رتن سار صفحہ ۱ ۔ باغیچہ لگانے سے مالی کو ایک لاکھ پاپ لگتا ہے ۔

محقق ۔ اگر مالی کو پاپ لگتا ہے ۔ تو پتے ۔ پھل ۔ پھول ۔ سایہ سے بہت سے جیو سکھ پاتے ہیں ۔ پس کروڑوں گنا پُن بھی ضرور ہوتا ہے ۔ اس پر ذرا بھی غور نہ کیا ۔ یہ کتنا اندھیر ہے ۔

۱۴۰ ۔ تتو وویک صفحہ ۲۰۲ ایک دن لبدھی نامی سادھو بھول کر بیسوا کے گھر میں

اشرفیوں کی پرشا | چلا گیا ۔ اور دھرم کے نام پر بھیک مانگی ۔ بیسوا نے جواب دیا ۔ اس جگہ دھرم کا کام نہیں ۔ بلکہ دولت کا کام ہے ۔ تو اسی لبدھی سادھو نے ساڑھے بارہ لاکھ اشرفی اس کے گھر میں برسا دی ۔

محقق ۔ اس بات کو سوائے بے عقل آدمی کے کون سچ مانے گا ۔

۱۴۱ ۔ رتن سار بھاگ صفحہ ۶۷ میں لکھا ہے ۔ کہ ایک پتھر کی مورتی گھوڑے

گھوڑے پر چڑھی دیوی | پر سوار ہے ۔ جہاں اس کو یاد کیا جاوے ۔ وہیں حاضر ہو کر حفاظت کرتی ہے ۔

محقق ۔ کہو جینی جی ! آج کل چوری ۔ ڈاکہ وغیرہ اور دشمن سے خوف تو ہوتا ہی ہے ۔ تو تم اس کو یاد کر کے اپنی حفاظت کیوں نہیں کرا لیتے ۔ کیوں جا بجا پولیس وغیرہ کچہریوں میں مارے مارے پھرتے ہو ۔

اندر .... ۱۳۳۷۰۵۷۲۸۰ - اندر انیاں وہاں آئی تھیں۔ راجا دیکھ کر حیران ہو گیا۔
محقق - اب غور کرنا چاہیئے - کہ اندر اور اندر انیوں کے کھڑے ہونے کے واسطے ایسے کتنے ہی کرۂ زمین چاہئیں۔

۱۳۵ - شرادھ دن کرت آدتم نندا بھاؤ تا کے صفحہ ۳۱ میں لکھا ہے کہ باوڑی | تالاب کنواں وغیرہ بنانا پاپ ہے | کنواں اور تالاب نہ بنوانا چاہیئے۔

محقق - بھلا اگر سب آدمی جین مذہب میں آجاویں - اور کنواں - تالاب - باوڑی وغیرہ کوئی بھی نہ بنوائے - تو لوگ پانی کہاں سے پیویں گے۔

سوال - تالاب وغیرہ کے بنوانے سے جیو پڑ جاتے ہیں - اس لئے ان کے بنوانے والے کو پاپ لگتا ہے - پس ہم جینی لوگ اس کام کو نہیں کرتے۔

جواب - تمہاری عقل کیوں جاتی رہی - کیونکہ جس طرح ادنٰے ادنٰے جیوون کے مرنے سے پاپ گنتے ہو - تو بڑے بڑے گائے وغیرہ جانور اور انسان وغیرہ جانداروں کے پانی پینے وغیرہ سے جو بڑا پُن ہوگا - اس کو کیوں نہیں گنتے۔

۱۳۶ - تتو وویک صفحہ ۱۹۶ - اس شہر میں ایک جوہری سیٹھ ستی نند نے باوڑی | باوڑی وغیرہ بنانے کی سزا | بنوائی - اس وجہ سے دھرم بھرشٹ ہو کر اس کو سولہ مہا روگ (مرض عظیم) ہوئے - اور مرنے کے بعد وہ اس باوڑی میں مینڈک بنا - مہاویر کے درشن کرنے سے اس کو اپنی ذات یاد آگئی - مہاویر کہتے ہیں - کہ میرا آنا سنا اور مجھ کو پہلے جنم کا دھرم آچاریہ (گرو) جان کر نمسکار کرنے کی غرض سے آنے لگا - راستہ میں شرنیک کے گھوڑے کے پاؤں کے نیچے آکر مر گیا - اور شبھ کا دھیان کرنے سے در درانک نامی اعلےٰ درجہ کا دیوتا بنا - اور اودھی گیان (انتہائے علم) کے ذریعہ سے اس جگہ میرا آنا سن کر نمسکار کر کے اپنی ترقی اور کمالیت کے درجہ پر پہنچنا دکھلا کر واپس گیا۔

محقق - ایسی ایسی خلاف علم - ناممکن اور جھوٹی باتیں کہنے والے مہاویر کو افضل ماننا سخت غلطی ہے۔

۱۳۷ - شرادھ دن کرتیہ صفحہ ۳۶ میں لکھا ہے - کہ سادھو مردہ کے کپڑے | سادھوکیوں کھسوٹ ہیں | لے لیویں۔

لیتے اور مرنے کا کوئی بھی دُکھ (دوش) نہیں ہے۔ اور آنند کرتے رہتے ہیں نہ دوبارہ جنم نہیں لیتے۔ اور نہ مرتے ہیں۔ سب کرموں سے چھوٹ جاتے ہیں۔ یہ جینیوں کی مکتی ہے۔

محقق۔ غور کرنا چاہیئے۔ کہ جس طرح دیگر مذاہب میں سے پورانکوں میں ڈی کنٹھ کیلاش گولوک، شری پور وغیرہ عیسائیوں کے بموجب چوتھے اور مسلمانوں کے بموجب ساتویں آسمان پر مکتی کا مقام لکھا ہے۔ ویسے ہی جینیوں کی سدھ شلا اور شو پور بھی ہے۔ کیونکہ جس کو جینی لوگ اونچا مانتے ہیں۔ نیچے والوں یعنی جو ہم سے کرہ زمین کے نیچے رہتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں وہی نیچا ہے۔ اونچا نیچا بجائے خود کوئی شے نہیں۔ جس کو آریہ ورت کے جینی لوگ اونچا مانتے ہیں۔ اسی کو امریکہ والے نیچا مانتے ہیں۔ اور جس کو آریہ ورت والے نیچا مانتے ہیں۔ اسی کو امریکہ والے اونچا مانتے ہیں۔ چاہے وہ شلا پینتالیس لاکھ سے دوچند یعنی نوّے لاکھ کوس بھی ہوتی۔ تو بھی وہ مُکت بندھن میں ہیں۔ کیونکہ اس شلا یا شو پور کے باہر نکلنے سے ان کی مکتی چھوٹ جاتی ہوگی۔ اور ہمیشہ اسی میں رہنے کی خواہش اور باہر جانے سے رنج بھی ہوتا ہوگا۔ جس جگہ روکاوٹ خواہش اور رنج ہے۔ اس کو مکتی کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ مکتی اسی طرح ماننی ٹھیک ہے۔ جس طرح ہم نویں باب میں بیان کر چکے ہیں۔ اور یہ جینیوں کی مکتی بھی ایک قسم کا بندھن ہے۔ جینی لوگ مکتی کے بارے میں بھی غلطی میں پڑے ہیں۔ سچ یوں ہے۔ کہ ویدوں کے ٹھیک ٹھیک مطلب سمجھنے کے بغیر یہ اُنکی مکتی کی ماہیت کو نہیں جان سکتے۔

اب ان کی تھوڑی سی اور ناممکن باتیں سنو

مبالغہ وغیرہ کے اور نمونے

۱۳۴۔ ودیک سار صفحہ ۷۸۔ مہاویر کو پیدا ہونیکے وقت ایک کروڑ ساٹھ لاکھ کلسوں سے سنان کرایا۔

ودیک سار صفحہ ۱۳۶۔ وشارن راجا مہاویر کے درشن کرنے کے لئے گیا۔ وہاں کچھ غرور کیا۔ اس کے ہٹانے کے لئے وہاں ۱۶۷۷۷۲۱۶۰۰۔

محقق ۔ بھلا کوئی عقلمند آدمی سوچے ۔ کہ ان کے سادھو گرہستی اور تیرتھنکر جن میں بہت سے بیسوا گامی (رنڈی باز) اور پر استری گامی (زانی) چور وغیرہ تھے ۔ وہ جین مذہب والے سب لوگ تو سورگ اور مکتی کو گئے اور شری کرشن وغیرہ بڑے دھارمک مہاتما سب نرک کو گئے ۔ یہ کتنی بڑی بات ہے ۔ دراصل اگر غور سے دیکھیں تو اچھے آدمی کے لئے جینیوں کی صحبت یا ان کو دیکھنا ہی بُرا ہے ۔ کیونکہ اگر ان کی صحبت میں رہیں ۔ تو ایسی ایسی جھوٹی باتیں ان کے دل میں بھی قائم ہو جائینگی کیونکہ ایسے سخت ہٹھ کرنے والے اور ضدی آدمیوں کی صحبت سے سوائے برائیوں کے اور کچھ پلے نہیں پڑے گا ۔ البتہ جینیوں میں جو اچھے لوگ ہیں ۔ ان کے ساتھ ست سنگ وغیرہ کرنے میں کچھ بھی عیب نہیں ۔

۱۳۲ ۔ ودیک سار کے صفحہ ۵۵ میں لکھا ہے ۔ کہ گنگا وغیرہ تیرتھ اور کاشی

تیرتھوں کی نسبت فتوے

وغیرہ کشیتروں کی یاترا کرنے سے کچھ بھی پرمارتھ اعلےٰ مدعا حاصل نہیں ہوتا ۔ اور اپنے گرنار ۔ پالی ٹانہ اور آبو وغیرہ تیرتھ کشیتر مکتی تک کے دینے والے ہیں ۔

محقق ۔ یہاں غور کرنا چاہئے ۔ کہ جس طرح شیووں ۔ ویشنووں وغیرہ کے تیرتھ اور کشیتر بشکل تری اور خشکی جڑ چیزیں ہیں ۔ اسی طرح جینیوں کے بھی ہیں ۔ ان میں سے ایک کی مذمت اور دوسرے کی تعریف کرنا جہالت کا کام ہے ۔

جینیوں کی مکتی کا بیان

۱۳۳ ۔ رتن سار صفحہ ۲۳ ۔ مہاویر تیرتھنکر گوتم جی کو کہتے ہیں ۔ کہ عالم بالا میں ایک

مکتی کا پُر مبالغہ بیان

مقام سِدّھ شلا ہے ۔ سورگ پوری کے اوپر ۴۵ لاکھ یوجن لمبی ہے ۔ اور اتنی ہی پولی (مجوّف یا جسیم) ہے ۔ اور ۸ یوجن موٹی ہے ۔ جس طرح موتی کا سفید ہار یا گائے کا دودھ ہوتا ہے ۔ اس سے بھی اجل ہے ۔ سونے کی طرح دمکتی ہوئی اور بلور سے بھی شفاف ۔ وہ سدھ شلا چودہویں لوک کی چوٹی پر ہے ۔ اور اس سِدّھ شلا کے اوپر شوپور کا مقام ہے ۔ اس میں بھی مکت آدمی معلق رہتے ہیں ۔ اس جگہ جنم

تعظیم کریں۔ سادہو خواہ نیک چلن ہوں یا بدچلن ہوں۔ سب پوجا کے لائق ہیں۔

ودیک سار صفحہ ۱۶۸ جین مذہب کا سادہو چلن سے گرا ہوا ہو۔ توبھی دوسرے مذہب کے سادہوؤں سے افضل ہے۔

ودیک سار صفحہ ۱۷۱۔ اگر شرادک لوگ جین مذہب کے سادہوؤں کو چلن سے گرا ہوا اور بدچلن دیکھیں۔ توبھی انہیں ان کی خدمت کرنی چاہیئے۔

ودیک سار صفحہ ۲۱۶۔ ایک چور نے پانچ مٹھی بھر بال نوچ "چارتر" اختیار کیا سخت تکلیف اٹھائی۔ اور پچھتایا۔ اور چھٹے مہینے میں کیول گیان (خالص علم) حاصل کر کے سدھ ہو گیا۔

محقق۔ اب ان کے سادھوؤں اور گرہستیوں کی لیلا دیکھئے۔ ان کے مذہب میں بہت سے بداعمال سادہو بھی مکتی پا گئے۔

۱۳۱۔ اور ودیک سار صفحہ ۱۰۶ میں لکھا ہے۔ کہ سری کرشن تیسرے نرک میں گیا۔

جینیوں کے حساب میں کرشن جی نرک میں

ودیک سار صفحہ ۱۴۵ میں لکھا ہے کہ دھنونتری نرک میں گیا۔ ودیک سار صفحہ ۱۴۸ کے کتنے ہی جوگی جنگم۔ قاضی۔ ملا اگیان کے باعث تپ کی تکلیف اٹھا اٹھا کر بھی تری گتی کو پاتے ہیں۔

رتن سار صفحہ ۱۷۱ میں لکھا ہے۔ کہ نو واسدیو یعنی ترپرشٹھ واسدیو۔ ودہی پرشٹھ واسدیو۔ سویمبھو واسدیو۔ پرشوتم واسدیو۔ سنگھ پرش واسدیو۔ پنڈریک واسدیو۔ دت واسدیو۔ لکھشمن واسدیو۔ اور سری کرشن واسدیو۔ یہ سب گیارہویں بارہویں۔ چودہویں۔ پندرہویں۔ اٹھارہویں۔ بیسویں اور بائیسویں تیرتھنکروں کے وقت نرک کو گئے۔ اور نو پرتی واسدیو یعنی اشوگریو پرتی واسدیو۔ تارک پرتی واسدیو۔ مودک پرتی واسدیو۔ مدہو پرتی واسدیو۔ نشمبھ پرتی واسدیو۔ بلی پرتی واسدیو۔ پرہلاد پرتی واسدیو۔ راون پرتی واسدیو اور جرا سندھ پرتی واسدیو بھی سب نرک کو گئے۔ اور کلپ بھاشیہ میں لکھا ہے۔ کہ رشبھ دیو سے لیکر مہاویر تک چوبیس تیرتھنکر سب مکتی کو پہنچے۔

لہ جو نیک ہوگا وہ جین مت میں کبھی نہ رہے گا۔ خاندان کے تعلق سے جینی کہلاتا ہے۔ وہ دوسری بات ہے۔

(۲) جین مت کے سب سدّھوں کو نمسکار ہے — णमो सिद्धाणं

(۳) جین مت کے سب آچاریوں کو نمسکار ہے — णमो आयरियाणं

(۴) جین مت کے سب اُپادھیوں (استادوں) کو نمسکار ہے۔ — णमो उवज्झायाणं

(۵) جین مت کے جتنے سادھو اس لوک میں ہیں۔ ان سب کو نمسکار ہے۔ — णमो लोए सव्वसाहूणं

اگرچہ منتر میں جین کا لفظ نہیں آیا تاہم جینیوں کی بہت سی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ سوائے جین مت کے اور کسی کو نمسکار نہ کرنا۔ اس لئے یہی معنی درست ہیں۔

۱۲۷۔ تتّو ودیک صفحہ ۱٦۹۔ جو آدمی لکڑی اور پتھر کو دیوتا یقین کر کے پوجا کرتا

لکڑی پتھر کی مورتی کو پوجنا ہے۔ وہ اچھے نتیجوں کو حاصل کرتا ہے۔

محقق۔ اگر ایسا ہو۔ تو درشن کرنے سے سب لوگ سُکھ کے نتیجہ کو کیوں نہیں پاتے۔ رتن سار بھاگ صفحہ ۱۰۰۔

۱۲۸۔ پارشوناتھ کی مورتی کے درشن کرنے سے پاپ دور ہو جاتے ہیں۔

پارشوناتھ کی مورتی کلپ بھاشیہ کے صفحہ ۵۱ پر لکھا ہے۔ کہ سوا لاکھ مندروں کی مرمت کی۔ علیٰ ہذا القیاس۔ مورتی پوجا کے بارے میں ان کی بہت سی تحریریں ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مورتی پوجا کا اصلی بانی مبانی جین مذہب ہے۔

جین بدچلن سادہو ۱۲۹۔ اب ان جینیوں کے سادہوؤں کی لیلا دیکھئے۔

ودیک سار صفحہ ۲۲۸۔ جین مذہب کا ایک سادہو مسمات کوشا بیسوا سے مباشرت کر کے بعد ازاں تارک ہو کر سورگ کو گیا۔

ودیک سار صفحہ ۱۰۔ ارنگ منی نیک چلنی سے گرا۔ اور کئی سالوں تک دت سیٹھ کے گھر میں شہوت پرستی کرتا رہا۔ اور بعد ازاں دیولوک کو گیا۔

شری کرشن کے بیٹے ڈھنڈن منی کو سیا لیا اٹھا لے گیا۔ اور پھر دیوتا ہو گیا۔

۱۳۰۔ ودیک سار صفحہ ۱۵٦۔ جین مذہب کا سادھو " لنگ دھاری " یعنی

سادھوؤں کی بیجا تعظیم محض تجبیس ہی رکھتا ہو۔ تو بھی شراوک لوگ اس کی

धेयाणवेयं परमं भुत्ति । सत्ताणतत्तं परमं पवित्तं संसार
सत्ताणदुहाहयाणं ॥ १० ॥ ताणं अन्नन्तु नो अत्थि । जीवाण
भवसायरे । बुड्डंताणं इमं मुत्तं । न भुकारं सुपोयम् ॥ ११ ॥
कम्मं । अणेगजम्मंतरसं चिआणं । दुहाणं सारीरिअमाणु साणु-
साणं । कत्तोय मव्वाणभविअमासो । न आवपत्तो नवकार-
मन्तो ॥ १२ ॥

یہ جو منتر ہے۔ وہ پاک اور افضل ہے۔ دھیان کرنے کے لائق چیزوں میں یہ نہایت اعلےٰ دھیان کرنے کی چیز ہے۔ تتوں میں اعلےٰ تتو ہے۔ "نوکار" منتر دکھوں سے تنگ آئے ہوئے دنیوی لوگوں کے لئے ایسا ہے۔ کہ جیسے سمندر کے پار اتارنے کے لئے جہاز ہوتا ہے۔ اور یہ جو "نوکار" کا منتر ہے۔ وہ جہاز کی مانند ہے۔ جو اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ دنیا کے سمندر میں ڈوب جاتے ہیں۔ اور جو اس کو قبول کرتے ہیں۔ وہ دکھوں سے پار ہو جاتے ہیں۔ جیوون کو دکھوں سے الگ رکھنے والا سب پاپوں کو دور کرنے والا۔ مکتی کا دینے والا سوائے اس منتر کے اور کوئی نہیں ہے۔

دنیاوی جیوون کو بہت سے جنموں میں پیدا ہوئے۔ جسمانی دکھوں یعنی دنیا کے سمندر سے پار کرنے والا یہی ہے۔ جب تک نوکار منتر نہیں لیتا۔ تب تک جیو دنیا کے سمندر سے پار نہیں ہو سکتا۔ یہ مطلب سوتر میں بیان کیا گیا ہے۔ اور آگ وغیرہ آٹھ سخت خوفوں میں سوائے "نوکار" منتر کے اور کوئی مددگار نہیں ہے۔ جس طرح بیش بہا گوہر وید دوّیہ نامی منی حاصل ہو جائے۔ یا دشمن سے خوف کے وقت حفاظت دینے والا ہتھیار مل جائے۔ اسی طرح شرت کیولی منتر سکھلانے والے گورو کے ملنے کو سمجھنا چاہیئے۔

بارہ انگوں میں سے نوکار کا منتر مخفی رکھا ہے

جینیوں کے گرو منتر کے معنی

۱۲۶۔ اس منتر کے معنی یہ ہیں۔

(۱) سب تیرتھنکروں کو نمسکار ہے۔ नमो अरिहन्ताणं

پس سب مذہبیوں کی مورتی پوجا بیہودہ ہے۔

مورتی کا فرضی اثر

۱۲۴۔ سوال۔ ہماری مورتیاں کپڑا۔ زیور وغیرہ نہیں پہنتیں۔ اس لئے اچھی ہیں۔

جواب۔ مورتیوں کا سب کے سامنے ننگا رہنا اور رکھنا حیوانوں کی سی کارروائی ہے۔

سوال۔ جس طرح عورت کی تصویر یا مورتی کے دیکھنے سے شہوت پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح سادھو اور یوگیوں کی مورتی کے دیکھنے سے نیک اوصاف حاصل ہوتے ہیں۔

جواب۔ اگر پتھر کی مورتیوں کے دیکھنے سے نیک نتیجہ مانتے ہو۔ تو اس کے جڑ ہونے وغیرہ کے اوصاف بھی تمہارے اندر آ جاویں گے۔ جب عقل پتھر ہو جاویگی تو بالکل نیست و نابود ہو جاؤ گے۔ دوسرے جو اعلیٰ درجہ کے صاحب علم ہیں۔ ان کی صحبت اور خدمت کے چھوٹ جانے سے جہالت بھی زیادہ ہوگی۔ اور جو جو عیب گیارھویں باب میں لکھ چکے ہیں۔ وہ سب پتھر کی مورتی پوجا کرنے والے کو لگتے ہیں۔ اس لئے جس طرح مورتی پوجا میں جینیوں نے جھوٹا شور مچایا ہے۔ اسی طرح ان کے منتروں میں بھی بہت سی ناممکن باتیں لکھی ہیں۔ ان کا منتر یہ ہے۔ جو رتن سار صفحہ نمبر ۱ میں لکھا ہے۔

नमो अरिहंताणं नमो सिद्धाणं नमो आयरियाणं नमो उवज्झायाणं नमो लोए सव्वसाहूणं एसो पंच नमुक्कारो सव्व पावप्पणासणो मंगलाणं च सव्वेसिं पढमं हवइ मंगलम् ॥ १॥

جینیوں کا گورو منتر

۱۲۵۔ اس منتر کا بڑا مہاتم (عظمت) لکھا ہے۔ یہ سب جینیوں کا گورو منتر ہے۔ اس کا ایسا مہاتم بیان کیا ہے۔ کہ تنتر پوران اور بھاٹوں کی بات کو بھی مات کر دیا۔ چنانچہ شرادھ دن کرت صفحہ نمبر ۳ پر لکھا ہے کہ:۔

नमुक्कार तप्पदे ॥ ६ ॥ [illegible] । मन्तापमन्तो परमो इमुत्ति

مورتی پوجا کے دیگر فوائد جینیوں کے بموجب

دُنیا کے سمندر سے پار کرنے والا ہے۔
ووویک سار صفحہ ۵۱ - ۵۲ - مورتی پوجا سے مکتی ہوتی ہے اور جینیوں کے مندر میں جانے سے اچھے اوصاف پیدا ہوتے ہیں۔ جو شخص جل (پانی) چندن وغیرہ سے تیرتھنکروں کی پوجا کرے۔ وہ نرک سے چھوٹ کر سورگ کو جاوے گا۔

وویک سار۔ صفحہ ۵۵ - جینی مندر میں رشبھ دیو وغیرہ کی مورتیوں کی پوجا کرنے سے دھرم - ارتھ - کام اور موکھش حاصل ہوتے ہیں۔

وویک سار صفحہ ۶۱ - "جن کی مورتیوں کی پوجا کرے۔ تو تمام جہان کے دُکھ چھوٹ جاویں۔"

محقق - اب دیکھو ان کی ناممکن اور بے علمی کی باتیں۔ اگر اس طرح پاپ وغیرہ بُرے کام چھوٹ جاویں۔ "موہ" نہ آوے۔ دنیا کے سمندر سے پار اتر جاویں۔ نیک اوصاف پیدا ہو جاویں۔ نرک کو چھوڑ کر سورگ میں چلے جاویں۔ دھرم - ارتھ کام موکھش حاصل کر لیں۔ اور سب دُکھ چھوٹ جاتے ہوں۔ تو سب جینی لوگ سُکھی اور تمام نعمتوں کے حاصل کرنے والے کیوں نہیں ہوتے۔ (اس) وویک سار کے صفحہ ۳ میں لکھا ہے۔ کہ جنہوں نے "جن" کی مورتی کو ستھاپن کیا ہے۔ انہوں نے اپنی اور اپنے خاندان کی روزی قائم کی ہے۔

شو وغیرہ کی مورتی پوجنے سے ترک

۱۲۳ - وویک سار صفحہ ۲۲۵ - شو - وشنو وغیرہ کی مورتیوں کی پوجا کرنا بہت بُرا ہے۔ یعنی نرک کا ذریعہ ہے۔

محقق - بھلا جب شو وغیرہ کی مورتیاں نرک کا ذریعہ ہیں۔ تو کیا جینیوں کی مورتیاں ویسی نہیں۔ اگر کہیں۔ کہ ہماری مورتیاں تو تیاگی (تارک) شانت (قرار یافتہ) اور فیض بخش ہیں۔ اس لئے اچھی ہیں۔ اور شیو وغیرہ کی مورتیاں ویسی نہیں۔ اس لئے بری ہیں۔ تو ان کو کہنا چاہئے۔ کہ تمہاری مورتیاں تو لاکھوں روپیہ کے مندر میں رہتی ہیں۔ اور چندن کیسر وغیرہ چڑھتا ہے۔ یہ کس طرح تیاگی ہیں۔ اور شیو وغیرہ کی مورتیاں تو سایہ کے بغیر بھی رہتی ہیں۔ وہ کیوں تیاگی نہیں۔ اور شانت ہو۔ تو جڑ اشیاء بوجہ بے حرکت ہونے کے شانت (قرار یافتہ) ہیں۔

محقق ۔ یہ سب بناوٹی باتیں ہیں ۔ کیونکہ راجہ لوگ بہت سے جین پوجاریوں کو روکتے ہیں ۔

رتن سار کے صفحہ ۳ میں لکھا ہے ۔ کہ مورتی پوجا سے بیماری دور اور بڑے بڑے عیب چھوٹ جاتے ہیں کسی ایک شخص نے پانچ کوڑی کا پھول چڑھایا ۔ اسے اٹھارہ ملکوں کی حکومت ملی ۔ اسکا نام کمار پال ہو گیا تھا ۔ ایسی ایسی باتیں سب جھوٹی اور جاہلوں کو پھسلانے کی ہیں ۔ کیونکہ بہت سے جینی لوگ پوجا کرتے ہوتے بھی بیمار اور روگی رہتے ہیں ۔ اور پتھر وغیرہ مورتی پوجا کرنے سے ایک بیگھہ کی بھی حکومت نہیں ملتی ۔ اور اگر پانچ کوڑی کے پھول چڑھانے سے حکومت ملے ۔ تو پانچ پانچ کوڑی کے پھول چڑھا کر تمام کرۂ زمین کی حکومت کیوں نہیں کر لیتے ۔ اور حاکموں کی سزا کیوں بھوگتے ہیں ۔ اور اگر مورتی پوجا کرنے سے دنیا کے سات سمندر سے پار ہو جاتے ہیں ۔ تو پھر "گیان" "سمیک درشن" اور "چارتر" کیوں کرتے ہو؟

(۲) بیماری وغیرہ سے چھوٹنا اور حکومت کا ملنا

رتن سار بھاگ کے صفحہ ۱۳ میں لکھا ہے ۔ کہ گوتم کے انگوٹھے میں امرت ہے اور اس کے سمرن کرنے سے دلخواہ نتیجہ نکلتا ہے ۔

۳ ۔ امر ہونا

محقق ۔ اگر ایسا ہو ۔ تو سب جینی لوگ امر (لافانی) ہو جانے چاہئیں ۔ مگر نہیں ہوتے ۔ اس لئے ان کی یہ بات محض جاہلوں کے بہکانے کی ہے ۔ اس میں ذرا بھی کوئی اصلیت نہیں ۔

۱۲۱ ۔ رتن سار کے صفحہ ۵۲ میں ان کی پوجا کرنے کا یہ شلوک لکھا ہے ۔

مورتی پوجا کا طریقہ ایجاد کردہ جین مذہب

जलचन्दनधूपनैरथ दीपाक्षतकैर्नैवेद्यवस्त्रैः ।

उपचारवरैर्जिनेन्द्रान् रुचिरैरद्य यजामहे ॥

ہم جل ۔ چندن ۔ چاول ۔ پھول ۔ دھوپ ۔ دیپ "نئی دیابہ" (میوہ) وستر (کپڑے) اور عمدہ عمدہ سامگری سے "جن اندر" یعنی تیرتھنکروں کی پوجا کریں ۔ اسی وجہ سے ہم کہتے ہیں ۔ کہ مورتی پوجا جینیوں سے چلی ہے ۔

۱۲۲ ۔ دویک سار کا صفحہ ۱۲ جینیوں کے مندر میں موہ نہیں آتا ۔ اور

सक्कारेण विबोहो ॥ १ ॥ अनुसरणं सावउ ॥ २ ॥ वठाहं ॥ ३ ॥ जोगो ॥ ४ ॥ जियवन्दणगो ॥ ५ ॥ पच्चक्खाण तु विहि पुव्वगम् ॥ ६ ॥ وغیرہ وغیرہ

(۱) شراکوں کو (مندر کے) پہلے دوار (دروازہ) میں "نوکار"، (نمسکار) کا جپ کرنا چاہئے۔

(۲) دوسرے (دروازہ میں) نوکار جپنے کے بعد یہ خیال کرنا کہ میں شراوک ہوں۔

(۳) تیسرے دروازہ میں (یہ خیال کرنا) کہ ہمارے انوبرت کتنے ہیں۔

(۴) چوتھے دروازہ میں (یہ خیال کرنا) "چار واک" چار مقاصد زندگی (یعنے دھرم۔ آرتھ۔ کام۔ موکش) میں موکش مقدم ہے۔ اسی کے واسطے گیان وغیرہ ہیں۔ وہ یوگ ہے۔ اس کے سب "اتی چار" عیبوں سے نرمل (پاک) بنانے کے چھ ضروری وسائل ہیں۔ وہ بھی مجازاً یوگ کہلاتا ہے۔ ایسے یوگ کا بیان کریں گے۔

(۵) پانچویں "چیتیہ وند"، یعنی مورتی کو نمسکار کرنے اور "دروبیہ پوجا" (بھینٹ چڑھانے اور "بھاؤ پوجا" (دل کی پوجا) کرنے کا ذکر کریں گے۔

(۶) چھٹا پرتیا کھیان دوار، یعنی نوکارسی وغیرہ کا باطریقہ ذکر کروں گا۔ وغیرہ وغیرہ۔

اور اسی کتاب میں آگے چلکر بہت سے طریقے لکھے ہیں۔ مثلاً شام کا کھانا کھانے کے وقت "جن بمب" یعنی تیرتھنکروں کی مورتی پوجا کرنا اور دوار پوجا کرنا اور دوار پوجا میں بڑے بڑے بکھیڑے ہیں۔ مندر بنانے کے قواعد لکھے ہیں۔ اور لکھا ہے۔ کہ پرانے مندروں میں کے بنانے اور مرمت کرنے سے مکتی ہوجاتی ہے۔ مندر میں اس طرح سے جاکر بیٹھے۔ بڑے اعتقاد اور محبت سے پوجا کرے۔

नमो जिणेन्द्रेभ्यः وغیرہ منتروں سے (مورتی کو) سنان وغیرہ کرائیں۔ जलचन्दनपुष्प धूप दीपनैः" ور اور وغیرہ سے خوشبو وغیرہ چڑھائیں۔

۱۲۰۔ رتن سار بھاگ کتاب کے بارہویں صفحہ پر مورتی پوجا کا پھل یہ لکھا ہے کہ پوجاری کو راجا پرجا کوئی بھی نہ روک سکے۔ مورتی پوجا کا پھل

سے ظاہر ہے کہ یہ سب دشمنی کی نظروں سے دیکھتے اور مذمت کرتے ہیں۔ پھر جینیوں کا "دیا" اور "کشما" کا دھرم کہاں رہا۔ کیونکہ دوسرے سے کینہ رکھنا "دیا" اور "کشما" کو زائل کرنے والا ہے۔ اور اس کے برابر کوئی دوسرا عیب ہنسا والا (ضرر رساں) نہیں ہے۔ جیسے جینی لوگ سراپا کینہ سے پُر ہیں۔ دوسرے لوگ ویسے کم ہی ہوں گے۔ رشبھ دیو سے لیکر مہاویر تک چوبیس تیرتھنکروں کو اگر راگی (رغبت فاسد رکھنے والا) دویشی (کینہ ور) اور متھیا توی (جھوٹی باتیں ماننے والا) کہیں اور جین مذہب کے ماننے والوں کو سنی پات تپ (خلطوں کے بگاڑ سے پیدا ہوئے) میں پھنسا ہوا مانیں۔ اور اُن کے مذہب کو نرک اور زہر کے برابر سمجھیں۔ تو جینیوں کو کتنا بُرا لگے گا۔ اس لئے جینی لوگ مذمت اور غیر مذاہب سے کینہ رکھنے کے کارن نرک میں ڈوب کر سخت تکلیف بھوگ رہے ہیں۔ اس بات کو چھوڑ دیویں تو بہت اچھا ہو۔

मूल—एगो अगरू एगो बिलाव गोचे इआणि विवहाणि ॥

तच्छयजं जिणद्रव्वं पक्खरन्तं न विच्चन्ति ॥

प्रक० भ.० २। षष्ठो० मू० १५० ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۱۵۰

۱۱۹- (مختصر معنی) سب شراؤکوں کا دیو۔ گورو۔ دھرم ایک ہے۔ چیتیہ وندن یعنی جن کی تصویر یا مورتی کے دیول[۱] (مندر) اور جن کے مال کی حفاظت کرنا اور مورتی کی پوجا کرنا دھرم ہے۔ | مورتی پوجا کے بانی مبانی جینی ہیں

محقق۔ اب دیکھو۔ مورتی پوجا کا جتنا جھگڑا چلا ہے۔ وہ سب جینیوں کے گھر سے نکلا ہے۔ اور وہموں کی جڑ ہی جین مذہب ہے۔

شرادھ دِن کرتیہ کتاب کے صفحہ ۱۱۲ میں مورتی پوجا کے حوالے

[۱] یہ لفظ بگڑ کر آج کل سرادگی ہو گیا ہے۔ شراوک کے لفظی معنی سننے والا یا چیلا ہیں۔ [۱] دیول کے لفظی معنی پوجاری کے ہیں۔ مگر اکثر استے دیو آلیہ کے بجائے مندر کے لئے بولا جاتا ہے یہاں بھی مندر سے مراد معلوم ہوتی ہے (مترجم)

والے ہو کر سُکھ پاتے ہیں۔ دوسرے مذہب کی کتابوں کے دیکھنے سے نہیں۔

محقق۔ کیا سخت بھوک سے مرنے وغیرہ تکالیف کے برداشت کرنے کو چارتر (نیک چلنی) کہتے ہیں۔ اگر بھوکا پیاسا مرنا ہی چارتر ہے۔ تو بہت سے آدمی قحط سے خوراک وغیرہ نہ ملنے کی وجہ سے بھوکے مرتے ہیں۔ وہ پاک ہو کر اچھے نتیجہ کو پہونچنے چاہئیں۔ مگر نہ وہ پاک ہوتے ہیں اور نہ تم بلکہ پت وغیرہ کی زیادتی کی وجہ سے بیمار ہو کر بجائے سُکھ کے دُکھ پاتے ہیں۔ دھرم تو منصفانہ فعل ہے۔ راست گوئی وغیرہ ہیں اور دروغگوئی ظالمانہ فعل وغیرہ پاپ ہیں۔ اور دوسروں کی بھلائی کی نیت رکھتے ہوئے سب کے ساتھ محبت سے برتاؤ رکھنا "شدھ چرتر" (نیک چلن) کہلاتا ہے۔ نہ کہ جین مذہب والوں کا بھوکا پیاسا رہنا وغیرہ ان سوتروں وغیرہ کو ماننے والے تھوڑی سی سچائی اور زیادہ جھوٹ کو پا کر دُکھوں کے سمندر میں ڈوبتے ہیں۔

मूल—जइ जाणसि जिणनाहो लोयायारा विपक्खभूआ।

तातत मन्नं तो कहमन्नसि लोअ आयार॥

प्रक० भा० २। षष्ठो० सू० १४८॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۱۴۸

۱۴۸۔ (مختصر معنی) جو آدمی اچھی پراربدھ (نصیبے) والے ہوتے ہیں۔ وہی جین مذہب کو قبول کرتے ہیں۔ یعنی جو جین مذہب کو قبول نہیں کرتے۔ اُن کا نصیب پھوٹ گیا۔

جینیوں کے نزدیک سب بدنصیب ہیں

محقق۔ کیا یہ جھوٹ اور گمراہی کی بات نہیں ہے۔ کیا دوسرے مذاہب میں خوش نصیب اور جین مذہب میں بدنصیب کوئی بھی نہیں ہے۔ اور جو یہ کہا ہے کہ ہم مذہب یعنی جین مذہب والے آپس میں دُکھ نہ پہنچا دیں۔ بلکہ محبت سے برتیں۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جین لوگ دوسروں کے ساتھ لڑائی کرنے میں بُرا نہیں سمجھتے ہوں گے۔ ان کی یہ بات بھی نامناسب ہے۔ کیونکہ نیک آدمی نیکوں کے ساتھ محبت رکھتے ہیں۔ اور بُروں کو تربیت دیکر نیک تربیت یافتہ بناتے ہیں اور یہ جو لکھا ہے کہ برہمن "ترِدنڈی" "پری وراجک آچاریہ" یعنی سنیاسی اور تاپسی وغیرہ یعنی ویراگی وغیرہ سب جین مذہب کے دشمن ہیں۔ اس

کونسی بات ہوگی۔ کیونکہ کچھ عمل نہ کرنا پڑے۔ اور مکتی ہو جاوے۔ ایسا بے سمجھ مذہب کونسا ہوگا

मूल – कइया होही दिवसो जइया सुगुरुण पायमूलम्मि ।
उस्सुत सविसलव रहिओ ओ निसुण सुजिणधम्मं ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठो० सू० १२८ ॥

پرکرن رتناکر ۲-۶-۱۲۸

|۱۶| (مختصر معنی) جو شخص نجات پانے کا آسان نسخہ اتنی خواہش رکھے کہ جن آگم "جینیوں کے شاستروں کو سنونگا۔ اُت سُوتر "یعنی دوسرے مذاہب کی کتابوں کو کبھی نہیں سنوں گا۔ وہ محض اس قدر خواہش رکھنے سے دکھوں کے سمندر سے پار ہو جاتا ہے۔

محقق۔ یہ بات بھی بھولے آدمیوں کو پھنسانے کے واسطے ہے۔ کیونکہ مذکورہ بالا خواہش سے اس جگہ کے دکھوں کے سمندر سے بھی پار نہیں ہوتا۔ اور پہلے جنم کے جمع شدہ پاپوں کے بدلے میں دکھ بھوگنے کے بغیر نہیں چھوٹ سکتا۔ اگر ایسی ایسی جھوٹ یعنی خلاف علم باتیں نہ لکھتے۔ تو (لوگ) وید وغیرہ شاستروں کو دیکھ اور سن کر اور سچ وجھوٹ کی تمیز حاصل کر کے ان کی بے علمی سے بھری ہوئی لغو باتوں کو چھوڑ دیتے لیکن ان بے علموں کو ایسا جکڑ کر باندھا ہے۔ کہ اس پھندے سے شاید کوئی عقلمند نیک صحبت رکھنے والا آدمی چھوٹ سکے۔ تو ممکن ہے۔ مگر باقی موٹی عقل کے لوگوں کا چھوٹنا تو بہت ہی مشکل ہے۔

मूल — जह जेणं हिमणियं सुयववहारं विसोहियं तस्स ॥
जायइ विसुद्ध बोही जिणआणा राह गत्ताओ ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठ० सू० १३८ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۱۲۸

|۱۷| (مختصر معنی) جو جن آچاریوں کے تصنیف کئے ہوئے سوتر[1] ٹیکا[2] درتی[3] جینیوں کی اندھی عقل بھاشیہ[4] چورنی[5] کو مانتے ہیں۔ وہی لوگ نیک اور مشکل کاموں کو کرنے سے چارتر[6]

---

[1] لغت [2] ترجمہ [3] تفسیر [4] شرح [5] صاحب عمل یا نیک چلن۔

محقق۔ تمہارے بانی سبانی سے لیکر آجتک جسقدر ہو گذرے ہیں۔ یا آگے ہوں گے۔ اُنہوں نے دوسرے مذاہب کو گالی دینے کے سوائے اور کچھ بھی نہ کیا اور نہ کریں گے۔ بڑے افسوس کی بات ہے۔ کہ جینی لوگ جہاں کہیں اپنی مطلب براری دیکھتے ہیں۔ وہاں چیلوں کے بھی چیلے بن جاتے ہیں۔ تاہم ایسی جھوٹی لمبی چوڑی گپ مارنے سے انہیں ذرا بھی شرم نہیں آتی۔

मूल–जम्बीर जिणस्सजिओ मिरई उरसुत्तले सदेसणओ ।

सागर काड़ा काड़िहिं मइ अइ भी भवरणे ॥

प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० १२२ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۱۲۲

۱۱۴۔ (مختصر معنی) اگر کوئی ایسا کہے کہ جینی سادھوؤں میں دھرم ہے۔ اور ہمارے اور دوسرے (مذہب کے سادھوؤں) میں بھی دھرم ہے۔ تو وہ آدمی کروڑوں برس تک نرک میں رہ کر پھر بھی نیچ جنم پاتا ہے۔ | دوسرے کی زبان سینا

محقق۔ واہ جی واہ علم کے دشمنو! تم نے یہی سمجھا ہوگا۔ کہ ہماری جھوٹی باتوں کی کوئی تردید نہیں کرے گا۔ اسی لئے یہ خوف دلانے والے الفاظ لکھے ہیں۔ مگر یہ ناممکن ہے۔ اب تم کو کہاں تک سمجھا دیں۔ تم تو جھوٹی مذمت اور دوسرے مذاہب سے مخالفت اور دشمنی کرنے پر ہی کمر بستہ ہو کر اپنی مطلب برآری کرنے میں حلوہ کھانے کے برابر (لذت) سمجھتے ہو۔

मूल – दूरे करणं दूरम्मि साहूण तहयभावगा दूरे ।

जिणधम्म सद्दहाण पितिर कदुरकाइनिठवइ ॥

प्रक० भा० २ । षष्ठ.० सू० १२७ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۲۷

۱۱۵۔ (مختصر معنی) جس آدمی سے جین مذہب پر کچھ بھی عمل نہ ہو سکے۔ تو بھی محض اس اعتقاد سے کہ جین مذہب سچا ہے اور کوئی نہیں۔ دکھوں سے تر جاتا ہے۔ | جینیوں کی سستی مکتی

محقق۔ بھلا جاہلوں کو اپنے پھندے میں پھنسانے کی اس سے بڑھکر دوسری

کوئی تم کو کمارگی[1] (بُرے مذہب والا) گُرو[2]۔ متھیا توی[3] اور کواُپدیشیا[4] کہیں تو تم کو کس قدر رنج پہنچیگا۔ پس چونکہ تم دوسروں کو رنج پہنچاتے ہو۔ اس لئے تمہارے مذہب میں بہت سی بےسُود باتیں بھری ہیں۔

मूल-तिहुअण जणं मरंत दट्ठूण निअन्तिऊण अप्प णं
विरमंति न पावा उधिद्धा धिठत्तणं ताणम् ॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० १०६।

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۱۰۹

جینیوں کو کھیتی و بیوپار وغیرہ کرنے کی ممانعت

۱۱۲-(مختصر معنی) اگر مرنے تک کا بھی دُکھ ہو۔ تو بھی کھیتی بیوپار وغیرہ کا کام جینی لوگ نہ کریں۔ کیونکہ یہ کام نرک میں لے جانے والے ہیں۔

تحقیق- اب کوئی جینیوں سے پُوچھے۔ کہ تم بیوپار وغیرہ کیوں کرتے ہو۔ ان کاموں کو کیوں نہیں چھوڑ دیتے۔ اور اگر چھوڑ دو۔ تو تمہارے جسم کی پرورش بھی نہ ہو سکے گی اور اگر تمہارے کہنے سے سب لوگ چھوڑ دیں۔ تو تم کیا چیز کھا کر زندہ رہو گے۔ ایسی کجروی کا اُپدیش کرنا بالکل بیہودہ ہے۔ مگر بیچارے کریں کیا۔ بوجہ علم اور نیک صحبت نہ ہونے کے جو دل میں آیا کہدیا۔

मूल-तहया हमाण अहमा कारण रहिया अनाण गव्वेण।
जे जपन्ति उशुत्त तेसिंधिद्धि छपम्मिअत्तं ॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० ११० ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۱۲۱

جینیوں کا کوسنا

۱۱۳-(مختصر معنی) جو جینیوں کے شاستروں کے مخالف شاستروں کو ماننے والے ہیں۔ وہ نیچ سے بھی نیچ ہیں۔ خواہ کچھ بھی مطلب براری ہو۔ تب بھی جین مذہب کے خلاف نہ بولے اور نہ مانے۔ خواہ کچھ ہی مطلب نکلتا ہو تاہم دوسرے مذہب کو ترک کر دے۔

---

[1] صفحہ گذشتہ [2] بڑا گرو [3] جھوٹے مذہب کا ماننے والا [4] بڑا اُپدیش کرنے والا (مترجم)

سادھو یا گرہستی خواہ کتابوں کے مصنف ہیں وہ تیرتھنکروں کے برابر ہیں۔ ان کے برابر کوئی بھی نہیں۔

محقق۔ کیوں نہ ہو۔ اگر جینی لوگ طفلانہ عقل والے نہ ہوتے۔ تو ایسی باتیں کیوں مان بیٹھتے۔ جس طرح بازاری عورت اپنے سوا اور کسی کی تعریف نہیں کرتی اسی طرح یہ بات بھی دکھلائی دیتی ہے۔

मूल-जे अमुणि अगुण दोषाते कह अबुआणहन्तिम भाच्छा
अहले विहुम फन्छाता विसअमि आण तुलसं ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० १०२ ।

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۱۰۶

۱۱۰۔ (مختصر معنی) جن اندر دیو اس کے کہے ہوئے مسائل اور جین مذہب کے اُپدیشکوں کو ترک کرنا جینیوں کو واجب نہیں ہے۔ | اپنے مذہب کی پابندی |

محقق۔ یہ بات جینیوں کے ہٹ۔ تعصب اور بے علمی کا نتیجہ نہیں تو اور کیا ہے۔ کیونکہ جینیوں کی سوائے چند باتوں کے باقی سب ترک کرنے کے قابل ہیں۔ جس کو ذرہ بھر بھی کچھ عقل ہوگی۔ وہ جینیوں کے دیوتوں۔ کتب۔ مسائل اور اُپدیشوں کو دیکھ سُن اور غور کرکے بلا شک چھوڑ دے گا۔

मूल-वयणे विसुगुरुजिणवल्लहस्सके सिम उहूस इसमं
अहकइदिण मणितेयं उलुआणंहरइ अन्धस ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० स० १०८ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۱۰۸

۱۱۱۔ (مختصر معنی) جو لوگ جن کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ وہ پوجا کرنے کے لائق ہیں۔ اور جو لوگ خلاف عمل کرتے ہیں۔ وہ ناقابل پرستش ہیں۔ جینیوں کے گوروؤں کو ماننا اور دیگر مذہب والوں کو نہ ماننا چاہئے۔ | غیروں کے گوروؤں کو نہ ماننا |

محقق۔ اگر جین لوگ دوسرے بے علموں کو چیلا بنا کر حیوانوں کی طرح نہ باندھتے تو وہ اُنکے پھندے سے چھوٹ کر اپنی مکتی کے وسائل عمل میں لانے اور جنم کو سپھل کر لیتے۔ بھلا اگر

۱ بُرے راستے پر چلنے والا (مترجم)

اپنے مذہب کی کتابوں، مقولوں اور سادھوؤں وغیرہ کی ایسی ڈینگیں مارتے ہیں کہ گویا جینی لوگ بھاٹوں کے بڑے بھائی ہیں۔

मूल-धन्नेमिनारथा अविज्जेसिन्दुरकाइ सम्मरताणम् ।
अब्बाय अणइ हरिहरविड्डि समिद्धी वित्रद्धोसं ॥

प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० ८५ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۹۰

۱۰۸۔ (مختصر معنی) اس کا اصل مطلب یہ ہے کہ جو ہری ہر وغیرہ دیوؤں کی | اوروں کی ترقی نرک کا ذریعہ | دولت وحشمت ہے۔ وہ نرک کا باعث ہے۔ اس کو دیکھکر جینیوں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں جس طرح راجہ کی حکم عدولی کرنے سے انسان سزا قتل کا دُکھ پاتا ہے۔ اسی طرح "جن اِندر" (جینیوں کے دیوتا) کی ہدایت کی حکم عدولی کرکے جنم مرن کا دُکھ کیوں نہیں پاویگا۔

محقق۔ جینیوں کے آچاریہ وغیرہ کا میلان طبع دیکھئے۔ یعنی بیرونی مکر و فریب اور بناوٹ چھوڑا اب تو اُن کی اندرونی کیفیت بھی کھل گئی (یہ لوگ) ہری وغیرہ اور ان کے پیروؤں کے اقبال و ترقی کو نہیں دیکھ سکتے۔ ان کے رونگٹے اسلئے کھڑے ہوتے ہیں۔ کہ دوسرے کی ترقی کیوں ہوئی۔ یہ عموماً ایسا چاہتے ہونگے کہ انکی ساری حشمت ہم کو مل جائے اور یہ مفلس ہوجائے تو اچھا ہے۔ اور راجہ کے حکم کی تمثیل اس لئے دیتے ہیں۔ کہ یہ جین لوگ حاکموں کے بڑے خوشامدی۔ جھوٹے اور ڈرپوک ہوتے ہیں۔ کیا راجہ کی جھوٹی بات بھی ماننی چاہئے۔ اگر کوئی شخص حاسد اور کینہ ور بھی ہو۔ تاہم جینیوں سے بڑھکر وہ بھی نہ ہوگا۔

मूल-जो देइशुद्धधम्मं सो परमप्पा जयम्मि नहु अन्नो ।
किं कप्पद्दुम्म सरिसो इयरतरू होइकइयावि ॥

प्रक० भा० ६ । षष्ठी० सू० १०१ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۱۰۱

۱۰۹۔ (مختصر معنی) وہ لوگ جاہل ہیں۔ جو جین مذہب کے مخالف ہیں۔ | اپنے ہی اُپدیشکوں کی بڑائی | اور جو "جن اِندر" کے بیان کئے ہوئے دھرم کے اُپدیشک

بھولے (سادہ لوح) آدمیوں کے سوائے اور کون ایسی بات کو مان سکتا ہے۔

मूल–तिच्छराणं पूआसंमसगुणाणकारिणी भणिया ।

सावियमिच्छसयरी जिण समये देसिया पूआ ॥

प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० ६० ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۹۰

۱۰۶۔ مختصراً صرف جن کی مورتیوں کی پوجا کرنا سودمند ہے۔ اور غیر مذہب والوں کی مورتی پوجنا بے سود ہے۔ جو شخص جین مذہب کی ہدایات پر عمل کرتا ہے۔ وہ عارف ہے اور جو عمل نہیں کرتا وہ عارف نہیں۔

غیروں کی مورتیاں جھوٹی ہیں

محقق۔ واہ جی! کیا کہنا ہے۔ کیا تمہاری مورتی ویشنووں وغیرہ کی مورتیوں کی طرح پتھر وغیرہ جڑ چیزوں کی نہیں ہے۔ جس طرح تمہاری مورتی پوجا جھوٹی ہے۔ اسی طرح ویشنووں وغیرہ کی مورتی پوجا بھی جھوٹی ہے۔ تم جو عارف بنتے ہو۔ اور دوسروں کو غیر عارف بناتے ہو۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمہارے مذہب میں عرفان نہیں ہے۔

मूल–जिण आणा धम्मो आणा रहि आण फुडं अहमुत्ति ।

इयमुणि ऊण यतत्तंजिण आणाए कुणहु धम्मं ॥

प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० ६२ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۹۲

۱۰۷۔ (مختصراً) جین دھرم میں جن دیو کی فرمانبرداری۔ دیا (رحم) اور کشما (عفو) ہے۔ اس کے علاوہ باقی سب ہدائتیں ادھرم ہیں۔

جین دھرم کی فرمانبرداری کے بغیر ادھرم

محقق۔ یہ کتنی بڑی بے انصافی کی بات ہے۔ کیا جین مذہب سے باہر کوئی بھی آدمی راست گو دھرماتما نہیں ہے۔ لیکن کسی دوسرے دھرماتما آدمی کی تعظیم نہیں کرنی چاہیئے۔ البتہ اگر جین مذہب والوں کا منہ اور زبان چمڑے کے نہ ہوتے۔ اور دوسروں کے چمڑے کے ہوتے تو یہ بات ٹھیک ہو سکتی تھی الغرض یہ لوگ

دیوی کو ہنسا کرنے والی کیوں نہیں مانتے۔ رتن سار بھاگ اول صفحہ ۶۷ میں دیکھو کیا لکھا ہے۔ کہ مرت دیوی پتھر کی مورتی ہو کر مسافروں کی مدد کرتی تھی۔ اس کو بھی ویسا کیوں نہیں مانتے؟

मूल -किंसोपि जगणि जाओ जाणो अणणी इकिं अगाविद्धि ।

जइमिच्छरओ जाओ गुणे सुतमच्छरं वहइ ॥

प्रक० भा० २ । षष्ठी सू० ८१ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۸۱

۱۰۴- جو جین مذہب کے مخالف "متھیا توی" یعنی جھوٹے دھرم والے ہیں وہ کیوں پیدا ہوئے۔ اور کیوں بڑے ہوئے۔ یعنی اگر جلدی نیست و نابود ہو جاتے تو اچھا تھا۔

دوسروں کی زندگی بھی ناگوار ہے

محقق ان کے ویت راگ کا ہدایت کیا ہوا دھرم دیکھو۔ دوسرے مذہب والوں کا زندہ رہنا بھی نہیں چاہتے۔ ان کا دیا دھرم برائے نام ہے اور جسقدر ہے بھی وہ محض ادنیٰ جانوروں اور حیوانوں کے لئے ہے۔ جین مت سے باہر والے انسانوں کے لئے نہیں۔

मूल -शुद्दे मग्गे जाय। सुहेण मच्छन्ति सुद्धिमग्गामि ।

जे पुणअमग्गजाया मग्गे गच्छन्ति ते चुप्पं ॥

प्रक० भा० २ । षष्ठो० सू० ८३ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۸۳

۱۰۵- (مختصر معنی) اس کا اصل مطلب یہ ہے۔ کہ اگر جین مذہب میں جنم لے کر مکتی پا دے۔ تو کچھ تعجب نہیں۔ مگر جینیوں کے خاندان سے باہر جنم لئے ہوئے "متھیا توی" دیگر مذہب والے مکتی پا دیں۔ تو بڑی حیرت کی بات ہے۔ خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ جین مت والے ہی مکتی پاتے ہیں۔ دوسرا کوئی نہیں جو جین مذہب کو قبول نہیں کرتے۔ وہ نرک میں جانے والے ہیں۔

دوسروں کی مکتی نہیں ہو سکتی

محقق کیا جین مذہب میں کوئی برا آدمی اور نرک میں جانے والا نہیں ہے۔ سب ہی مکتی پاتے ہیں۔ اور دوسرا کوئی نہیں۔ کیا یہ بات پاگل پن کی نہیں ہے

اِس موقع پر وام مارگیوں کی لیلا کا کھنڈن کرنا تو ٹھیک ہے لیکن جو شاسن دیوی اور مرت دیوی وغیرہ کو مانتے ہیں۔ ان کا بھی کھنڈن کرتے تو اچھا تھا۔ اگر یہ کہیں کہ ہماری دیوی ہنسا کرنے والی نہیں۔ تو اُن کا یہ قول جھوٹا ہے۔ کیونکہ شاسن دیوی نے ایک مرد اور ایک بکری کی آنکھ نکال لی تھی۔ پھر وہ راکھشی اور درگا کالکا کی سگی بہن کیوں نہیں؟ اور اپنے پچکھان وغیرہ کو بہت ہی افضل اور نومی وغیرہ کو برا کہنا جہالت کی بات ہے۔ کیونکہ دوسرے اُپواسوں (فاقوں) کی مذمت اور اپنے اُپواسوں کی تعریف کرنا نیک آدمیوں کا کام نہیں ہے۔ ہاں جو لوگ راست گوئی وغیرہ کا برت رکھتے (عہد کرتے ہیں) وہ تو سب کے لئے اچھا ہے۔ جینیوں یا کسی دوسرے مذہب کا اُپواس ٹھیک نہیں ہے۔

मूल — जे साणंदियाणय माहणाइं वाण नर कलिक्काणं ।
भत्ता भर कडाण निय.णं जंति दूरेण ॥
प्र० भा० २ । षष्ठी० सू० ८२ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۸۲

۱۰۳۔ اس کا اصل مطلب یہ ہے کہ جو بسوا، چارن، بھاٹ وغیرہ لوگوں برہمن، یکش، گنیش وغیرہ متھیا درشٹی دیوی وغیرہ دیوتاؤں کا مقصد ہے۔ یعنی جو ان کے ماننے والے ہیں۔ وہ سب ڈبانے اور ڈوبنے والے ہیں۔ کیونکہ وہ سب چیزوں کو انہیں کے قبضے میں مانتے ہیں۔ اور ویت راگ (دنیوی رغبت سے چھوٹے ہوئے) لوگوں سے دور رہتے ہیں۔

دوسروں کے دیوتا دیوتا بھی جینیوں کو زہر معلوم ہوتے ہیں

محقق۔ دوسرے مذہب والوں کے دیوتاؤں کو جھوٹا کہنا اور اپنے دیوتاؤں کو سچا کہنا محض تعصب کی بات ہے اور دوسرے لوگ وام مارگیوں کے دیوی دیوتاؤں کی تردید کرتے ہیں۔ لیکن شرادھ دن کرتیہ نامی کتاب کے صفحہ ۳۶ میں جو لکھا ہے۔ کہ شاسن دیوی نے ایک شخص کو رات کا کھانا کھا لینے کے قصور میں تھپڑ مار کر اسکی آنکھ نکال ڈالی اور بجائے اسکے ایک بکری کی آنکھ نکالکر اس شخص کے لگا دی۔ پھر اس

سلہ جن کی زیارت نشپھل ہے (بے سُود) ہے

جینیوں میں ہے۔ اتنا کسی میں نہیں اور دشمنی ہی پاپ کی جڑ ہے۔ اس لئے جینیوں میں پاپ کے اعمال کیوں نہ ہوں۔

मूल—संगो विजाण अहिउते सिंधम्माइं जेप कुव्वन्ति।
मुत्तूण चोरसंगं करन्ति ते चोरियं पावा॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० ७५॥

پرکرن رتنا کر بھاگ ۲-۶-۷۵

۱۰۱- اس کا اصل مطلب اتنا ہی ہے۔ کہ جس طرح جاہل آدمی چور کی صحبت میں رہنے سے ناک کاٹے جانے وغیرہ کی سزا سے خوف نہیں کرتے۔ اسی طرح جین مذہب سے مخالف چور مذہبوں کے رکھنے والے لوگ اپنے نقصان و ذات کا خوف نہیں کرتے

محقق۔ ایک آدمی جیسا ہوتا ہے۔ وہ عموماً اپنے ہی مانند دوسروں کو سمجھتا ہے کیا یہ بات سچی ہو سکتی ہے کہ اور سب مذہب چور اور جینیوں کا ساہوکار مذہب ہے جب تک کہ انسان کی عقل سخت بے علمی اور بد صحبت کی وجہ سے خراب رہتی ہے تب تک وہ دوسروں کے ساتھ از حد کینہ وغیرہ بُرائی کرنا نہیں چھوڑتا۔ جس طرح جین مذہب غیروں سے کینہ رکھنے والا ہے۔ ایسا اور کوئی نہیں۔

मूल—जच्छ पसुमहिसलक्खा पव्वं होमन्ति पावनवमीए।
पूअन्ति तंपि सड्ढा हा ही लाओ परायत्तं॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० ७६॥

پرکرن رتنا کر بھاگ ۲-۶-۷۶

۱۰۲- پہلے سوتر میں متھیا توی یعنی جین مذہب کے علاوہ سب جھوٹے اور آپ سمیکتوی یعنی اور سب پاپی اور جین مذہب والے سب نیکوکار (بیان ہو گئے ہیں) اس لئے جو کوئی متھیا توی کے مذہب کو رواج دیگا وہ پاپی ہے۔ جینیوں کا غلط خیال

محقق جس طرح اوروں کے بجائے چامنڈا۔ کالیکا اور جوالا وغیرہ کے سامنے نومی کا برت پاپ ہے۔ یعنی درگا نومی تتھی وغیرہ سب بُرے ہیں۔ اسی طرح کیا تمہارے "پچوشن" وغیرہ برت بُرے نہیں ہیں۔ جن سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔

پرکرن رتناکر بھاگ ۲ - ۶ - ۴۰

۹۹

جینیوں کی بدخواہی اور کینہ پن

جس کی بہبودی کی اُمید کی جاتی ہے۔ ڈھیٹھ۔ بُرے کام کرنے میں بڑا چالاک۔ بدکردار اور عیب والے کو کیا کہہ سکتے ہیں۔ اور کیا کر سکتے ہیں۔ کیونکہ جو اس کا اُپکار کریگا۔ وہ اُلٹا اس کی جڑ کاٹے گا۔ مثلاً کوئی رحم کھا کر اندھے شیر کی آنکھ کھولنے (یعنی درست کرنے) جاوے۔ تو وہ اُسی کو کھا لیوے گا۔ اسی طرح کُگرو یعنی غیر مذہب والوں کا اُپکار کرنا اپنی تباہی کرنا ہے۔ پس ان سے ہمیشہ الگ ہی رہنا چاہئے۔

محقق۔ جس طرح جینی لوگ سمجھتے ہیں۔ اگر اسی طرح دوسرے مذہب والے بھی سمجھیں۔ تو جینیوں کی کتنی ذلت ہو۔ اور اگر کوئی شخص ان کا کسی قسم کا اُپکار نہ کرے تو ان کے بہت سے کام بگڑ جانے سے ان کو کتنا دکھ پہنچے گا۔ پس جینی لوگ دوسروں کی نسبت ایسا خیال کیوں نہیں رکھتے۔

मूल —जहजहतुहद धम्मो जहजह दुठाणहोय अइउदउ ।

सम्मद्दिठिजियाण तह तह उल्लसइ भत्तं ॥

प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० ४२ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲ - ۶ - ۴۸

۱۰۰ - جتنا جتنا درشن بھرشٹ[1] نہنو[2] - پاسنا[3] - آسنا[4] اور کوشیا[5] وغیرہ اور غیر

جینیوں کا حسد

درشنوں کے ماننے والے تری ڈنڈی[6] پریوراجک[7] اور دوِج[8] وغیرہ بڑے لوگوں کی طاقت۔ عزت اور پوجا وغیرہ زیادہ ہو۔ اتنا ہی سمیک[9] درشٹی جیووں کا سمیکتو زیادہ ظاہر ہووے۔ یہ بڑا تعجب ہے۔

محقق۔ اب دیکھئے کہ کیا جینیوں سے بڑھکر حسد۔ بغض اور کینہ رکھنے والا کوئی دوسرا ہوگا۔ ہاں دوسرے مذہب میں بھی حسد اور کینہ ہے لیکن جسقدر ان

---

[1] جن کا دیکھنا بھی مکروہ اور باعث ضرر ہے [2] قابلِ پرہیز و نفرین [3] قابلِ پرائشچت [4] مستوجب سزا [5] بدچلن [6] سنیاس کے بیرونی علامت کے طور پر تین ڈنڈ (لکڑیاں) رکھنے والے [7] سنیاسی [8] براہمن وغیرہ [9] جینی سادھوؤں سے مراد ہے۔ (مترجم)

کس نگوید کہ دوغ من ترش است

کھٹے بیروں کو میٹھا اور دوسرے کے میٹھے بیروں کو کھٹا اور کڑوا بتاتی ہے۔ یہی حال جینیوں کا بھی ہے۔ یہ لوگ اپنے سے غیر مذہب والوں کی خدمت کرنے کو سخت ناکردنی یعنی پاپ گنتے ہیں۔

मूल —सप्पो इक्कं मरणं-कुगुरु अणंता इदेइ मरणाइं ।

तोवरिसप्पं गहियुं मा कुगुरुसेवणं भद्दम् ॥

प्रक० भा० २ । सू० ३७ ॥

۹۸ جس طرح پہلے لکھ آتے ہیں۔ کہ سانپ کی منی بھی قابل پرہیز ہے۔ اسی طرح

دوسروں کی سخت مذمت

غیر مذہب والوں کے اچھے دھرماتما لوگوں کو بھی ترک کر دینا چاہئے۔ یہ لوگ دیگر مذاہب والوں کی مذمت اِس سے بھی بڑھکر کرتے ہیں۔ جین مذہب سے غیر سب گُگرو یعنی وہ سانپ سے بھی بُرے ہیں۔ ان کی زیارت خدمت اور صحبت کبھی نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ سانپ کی صحبت سے ایک دفعہ مرنا ہوتا ہے۔ مگر دیگر مذہب کے گوروؤں کی صحبت سے بہت دفعہ جنم لینا اور مرنا پڑتا ہے۔ اس لئے اے بھلے آدمی! غیر مذہب والوں کے گوروؤں کے نزدیک کھڑا بھی مت ہو۔ کیونکہ اگر تو غیر مذہب والوں کی ذرا بھی خدمت کریگا تو دُکھ میں پڑے گا۔

محقق۔ دیکھئے جینیوں کے مانند سنگدل۔ گمراہ۔ کینہ ور۔ مذمت کرنے والا اور بھولا ہوا کوئی بھی دوسرے مذہب والا نہ ہوگا۔ اُنہوں نے یہ بات دل میں سوچی ہے۔ کہ اگر ہم دوسروں کی مذمت اور اپنی تعریف کریں گے۔ تو ہماری خدمت اور تعظیم ہوگی۔ لیکن ان کے لئے سخت بدنصیبی کی بات ہے۔ کیونکہ جب تک وہ عالم فاضل لوگوں کی صحبت اور خدمت نہ کریں گے۔ تب تک اُن کو ٹھیک ٹھیک علم اور سچا دھرم کبھی حاصل نہیں ہوگا۔ اِس لئے جینیوں کو واجب ہے کہ اپنی جھوٹی اور خلاف علم باتیں چھوڑ کر ویدوں میں بیان کی ہوئی سچی باتوں کو قبول کریں۔ اِن کے لئے یہ بڑی بیہودہ سی بات ہے۔

मूल —किं भणिमो किं करिमो ताणहयासाण धिट्ठदुट्ठाणं ।

जे दंसि ऊण लिंग खिवंति नरयम्मि मुद्धजणं ॥

प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० ४७ ॥

محقق۔ عقلمند لوگ سمجھ لیں گے۔ کہ یہ بات کتنی کمینہ پن کی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ جس کا مذہب سچا ہو۔ اُسے کسی کا ڈر نہیں ہوتا۔ ان کے آچاریہ جانتے تھے۔ کہ ہمارا مذہب خالی ڈھول کا پول ہے۔ اگر کسی دوسرے کو سناویں گے۔ تو رد ہو جاویگا اس لئے سب کی مذمت کرو۔ اور جاہل لوگوں کو اپنے جال میں پھنساؤ۔

मूल —नामं पितस्सअ सुहं जेणनिद्दिठाइ मिच्छपव्वाइ ।

जेसिं अणुसंगा उधम्मीणविहोइ पावमई ॥

प्रक० भा० २। षष्ठी० ६। सू० २७॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۲۷

۹۶- جو مذہب جین دھرم سے مخالفت رکھتے ہیں۔ وہ تمام انسانوں کو پاپی کرنے والے ہیں۔ اس لئے دیگر کسی مذہب کو نہ مان کر صرف جین مذہب ہی کو ماننا افضل ہے۔

جین مذہب کی خود ستائی

محقق اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ جین مذہب سب کے ساتھ دشمنی کرنے۔ مخالفت رکھنے۔ مذمت کرنے۔ حسد وغیرہ رکھنے کے لئے بڑے کاموں کے سمندر میں ڈبانے والا ہے۔ جینی لوگ جیسے سب کی مذمت کرنے والے ہیں۔ دوسرے مذہب والا کوئی بھی ویسا سخت مذمت کرنیوالا اور ادھرمی نہیں ہوگا۔ کیا سب کی سراسر مذمت اور اپنی تعریف بے تمیز آدمیوں کی باتیں نہیں ہیں۔ صاحب تمیز تو خواہ کسی مذہب میں ہوں۔ اچھے کو اچھا اور برے کو برا کہتے ہیں۔

मूल —हाहा गुरुअअ कज्जं सामीनहु अच्छिकस्स पुक्करिमो ।

कइ जिण वयण-कह सुगुरु सावया कइइय अकज्जं ॥

प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० ३५॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۳۵

کہاں "سروگیہ" (علیم کل) جن کے کہے ہوئے کُن جینی۔ گرو اور جین مذہب اور کہاں ان سے مخالف گرو دوسرے مذہب کے اپدیشک؟ یعنی ہمارے گرو دیو اور دھرم اچھے ہیں۔ غیر مذہب کے دیو۔ گرو اور دھرم برے ہیں۔

۱۰۔ محقق یہ بات بیر بیچنے والی کنجری کی مانند ہے۔ جس طرح وہ اپنے

ہے وہ نرک کا باعث یعنی باپ ہے۔ جن ایشور (جینیوں کے ایشور) کے فرمائے ہوئے "سمیکتو" وغیرہ دھرم پر عمل کرنا بڑا مشکل ہے۔ اس لئے جس طریقہ سے "جن" کی حکم عدولی نہ ہو۔ ویسا ہی کرنا چاہئے۔

محقق۔ اپنے منہ سے اپنی تعریف کرنا اور اپنے ہی دھرم کو بڑا کہنا اور دوسرے کی مذمت کرنا جہالت کی بات ہے۔ کیونکہ اصلی تعریف اسی کی ہے جس کی تعریف دوسرے عالم لوگ بھی کریں۔ اپنے منہ اپنی تعریف تو چور بھی کرتے ہیں۔ تو کیا وہ لائق ہو سکتے ہیں۔ الغرض ان کی باتیں اسی قسم کی ہیں۔

मूल —बहुगुण विज्झा निलयो उस्सुत्तभासी तहा विमुत्तव्वो।

जहवरमणिजुतो विद्गुविग्धकरो विसहरो लोए॥

प्रकर० भा० २। षष्ठी० सू० १८।

پرکرن رتناکر بھاگ ۲۔ ۶۔ ۱۸

۹۵۔ جس طرح زہریلے سانپ کی منی بھی قابل ترک ہے۔ اسی طرح جو جین مذہب میں نہیں وہ خواہ کتنا ہی بڑا دھارمک پنڈت ہو جینیوں کو اسے ترک کر دینا ہی واجب ہے۔

جینیوں کا حسد اور تعصب

محقق۔ دیکھئے کتنی بھول کی بات ہے اگر ان کے چیلے اور آچاریہ عالم ہوتے تو عالموں سے محبت رکھتے۔ جب وہ اور ان کے تیرتھنکر سب ہی علم سے بے بہرہ ہیں تو پھر عالموں کی تعظیم و تکریم کس طرح کریں۔ کیا گندگی یا مٹی میں پڑے ہوئے سونے کو کوئی چھوڑ دیتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جینیوں کے سوائے اور کون ہوں گے جو ان کے برابر متعصب ہٹ دھرمی۔ ضدی اور علم سے بے بہرہ ہوں

मूल —अइ सयपा वियपा वाधम्मि अपच्चे सुतो विपावरणा।

न चलन्ति सुद्धधमार धन्ना किविपावपच्चेसु॥

प्रकर० भा० २। षष्ठी० सू० २६॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲۔ ۴۰۔ ۲۹

"... نیہ درشنی" (غیر مذہب ٹھیک ہے۔ فلسفہ کے جاننے والے) کلنگی (گمراہ) برہمچاری سنیاسی وغیرہ سادھو یعنی جین مذہب کے مخالفوں کا درشن بھی جینی لوگ نہ کریں

سب اچھی باتیں بھی معیوب ہو گئی ہیں۔

۹۳ ؎۱ - مثلاً پہلے سوتر میں لکھا ہے۔ کہ سری ہر وغیرہ کا دھرم دنیا میں اُدھار (بہبودی) کرنے والا نہیں ہے کیا یہ تھوڑی مذمت ہے۔ جن کی کتابوں کے دیکھنے سے ہی کامل علم اور دھارمک ہونا پایا جاتا ہے۔ ان کو برا کہنا اور اپنے تیرتھنکروں کی جو بالکل ناممکن باتوں کے کہنے والے ہیں۔ جیسے کہ پہلے لکھ چکے ہیں۔ تعریف کرنا محض ہٹ کی بات ہے۔

جینیوں کی مذمت کرنے کی عادت

بھلا اگر کوئی جینی کچھ چارتر نہ کر سکے۔ اور نہ پڑھ سکے۔ نہ دان دینے کی طاقت رکھتا ہو۔ تو کیا فقط اتنا کہنے سے کہ جین مت سچا ہے۔ وہ افضل ہو جائے گا۔ اور دیگر مذہب والے نیک آدمی بھی برے ہو جائیں گے؟ ایسی باتوں کے کہنے والے آدمیوں کو مغالطہ میں پڑا ہوا اور کم عقل نہ کہا جاوے۔ تو کیا کہا جاوے۔ اس سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے آچاریہ خود غرض تھے۔ عالم کامل نہیں تھے پس اگر وہ سب کی مذمت نہ کرتے تو ایسی جھوٹی باتوں میں کوئی نہ پھنستا۔ اور نہ اُن کا مطلب پورا ہوتا۔

دیکھو یہ تو ثابت ہوتا ہے کہ جینیوں کا مذہب ڈبانے والا اور وید مذہب سب کا اُدھار کرنے والا ہے۔ اگر دوسرے لوگ سری ہر وغیرہ دیوتوں کو سدیو ان کے رشبھ دیو وغیرہ سب دیوتوں کو کدیو کہیں۔ تو کیا ان کو ویسا ہی برا نہ لگے گا؟

-जिणवर आणा भङ्गं उमग्ग उस्सुत्तले सदेसयाउ ।

आणा भंगे पावंता जिणमय दुक्करं धम्मम् ।

प्रकर० भाग २ । षष्ठी श० ६ । सू० ११ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۱۱

۹۴ - مخالف مذہب اور مخالف سوتر کے دکھا دینے سے جو جین درشنی دیت راگ (بے لوث) تیرتھنکروں کی ہدایت کی حکم عدولی ہوتی

جینیوں کی تنگ خیالی

؎۱ . واضح رہے کہ جینیوں کی پرانی کتابوں کی بجائے اپنی کتابیں الگ لکھی ہیں۔ مثلاً ان کے سوتر اور پران ان ناموں کی تمام کتابوں سے مختلف ہیں۔ (مترجم)

۹۲- اب سمیکتو- درشن وغیرہ کی تعریف کتاب "ارہت پروچن سنگرہ پرم اگم سار" میں بیان کی گئی ہے "سمیک شردہان" (کامل اعتقاد) "سمیک درشن" گیان اور چارتر (کامل معرفت۔ علم اور ریاضت) یہ چاروں راہ نجات کے وسیلے ہیں۔ ان کی تشریح یوگ دیونے کی ہے جس ہیئت سے جیو وغیرہ "دروبہ" قائم ہیں۔ اسی ہیئت میں جینیوں کی بنائی ہوئی کتابوں کے مطابق اور ابھینولیش (خوف مرگ) وغیرہ مخالف (خیالات) سے آزاد شردھا (اعتقاد) یعنی جین مذہب کی محبت یا پاسداری ہی "سمیک شردھان" اور "سمیک درشن" ہے۔

جینیوں کے دسائل بلکتی

سمیک شردھان اور سمیک درشن

रुचिर्जिनोक्ततत्वेषु सम्यक् श्रद्धानमुच्यते ।

جینیوں کے بیان کئے ہوئے "تتوں" میں اعتقاد رکھنا چاہئے۔ یعنی اور کسی میں نہیں۔

यथावस्थिततत्वानां संक्षेपाद्विस्तरेण वा ।
यो बोधस्तमत्राहुः सम्यग्ज्ञानं मनीषिणः ॥

جس قسم کے جیو وغیرہ تتو ہیں۔ اُن کا جو کچھ مختصر یا مفصل علم ہوتا ہے عقلمند لوگ اسی کو سمیک گیان کہتے ہیں۔

سمیک گیان کی تعریف

सर्वथाऽनवद्ययोगानां त्यागश्चारित्रमुच्यते ।
कीर्तितं तदहिंसादिव्रतभेदेन पञ्चधा ॥
अहिंसासूनृतास्तेयब्रह्मचर्यापरिग्रहाः ।

دیگر بُرے مذہبوں سے ہر طرح سے قطع تعلق کرنا "چارتر" کہلاتا ہے۔ اور اہنسا وغیرہ کی تفریق سے پانچ قسم کا برت ہے۔ اول اہنسا۔ کسی جاندار کو نہ مارنا۔ دوم "سونرتا" شیریں زبان ہونا۔ سوم "آستیہ" چوری نہ کرنا۔ چہارم "برہمچریہ" اعضائے تناسل کو قابو میں رکھنا۔ اور پنجم "اپری گرہ" سب اشیا کا ترک کرنا۔

(۴) چارتر کی تعریف

اِن میں بہت سی باتیں اچھی ہیں۔ یعنی اہنسا اور بُرے کام مثل چوری وغیرہ کا ترک کرنا اچھی بات ہے۔ لیکن غیر مذہب کی مذمت کرنا وغیرہ عیبوں کے باعث یہ

کو دکھ ملیگا۔ اسی لئے وہ دیا۔ ادیا اور کشما۔ اکشما ہو جائیگی۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ سب جانداروں کے دکھ دور کرنے اور سکھ پہنچانے کی تدبیر کرنا دیا کہلاتی ہے۔ صرف پانی چھان کر پینا اور چھوٹے چھوٹے جانوروں کو بچانا ہی دیا نہیں کہلاتی۔ بلکہ اس قسم کی دیا جینیوں میں کہنے ہی کی ہے۔ کیونکہ وہ اس پر عمل کچھ نہیں کرتے۔ کیا انسانوں وغیرہ کی خواہ وہ کسی مذہب میں کیوں نہ ہوں جسم کھا کر روٹی پانی سے تواضع کرنا اور دوسرے مذہب کی عزت اور خدمت کرنا دیا نہیں ہے؟

۹۰۔ اگر ان کی دیا اچھی ہوتی۔ تو کتاب وویک سار صفحہ ۲۲۱ میں دیکھو کیا لکھا ہے

جینیوں کی دیا کی پڑتال

اوّل غیر مذہب والے کی ستتی یعنی اُن کے اوصاف کا بیان کبھی نہ کرنا۔ دوم۔ اُن کو نسکار یعنی تعظیم کبھی نہ دینا۔ سوم الاپن۔ یعنی غیر مذہب والوں کے ساتھ تھوڑا بولنا۔ چہارم۔ سن لپن یعنی اُن سے بار بار نہ بولنا۔ پنجم۔ ان کو روٹی وغیرہ کا دان (نہ دینا) یعنی اُن کو کھلانے پینے کی چیز بھی نہ دینی۔ ششم۔ خوشبو و پھول وغیرہ کا دان (نہ دینا) یعنی غیر مذہب والوں کی مورتی پوجا کے لئے خوشبو اور پھول بھی نہ دینا۔ یہ یتنا یعنی ان چھ قسم کے کاموں کو جین لوگ کبھی نہ کریں۔

محقق۔ اب عقلمندوں کو سوچنا چاہئے کہ ان جینی لوگوں کی غیر مذہب والے لوگوں کے ساتھ کس قدر بے رحمی حقارت اور کینہ ہے۔ جب کہ غیر مذہب والوں پر اس قدر بے رحمی ہے۔ تو پھر جینیوں کو بے رحم کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اپنے گھر والوں ہی کی خدمت کرنا کوئی بڑا دھرم نہیں کہلاتا۔ اُن کے مذہب والے آدمی اُن کے گھر کے برابر ہیں۔ اس لئے جب اُن کی خدمت کرتے اور دوسرے مذہب والوں کی نہیں کرتے۔ پھر اُن کو کون عقل والا یا دیا وان کہہ سکتا ہے۔

۹۱۔ کتاب وویک سار کے صفحہ ۱۰۸ میں لکھا ہے۔ کہ متھرا کے راجہ کے دیوان

جینیوں کی بے رحمی کی مثال

مسمّی نموچی کو جینیوں نے اپنا مخالف سمجھ کر مار ڈالا۔ اور آلوچنا (پراشچت) کر کے شدھ ہو گیا۔ کیا یہ فعل دیا اور کشما کو نابود کرنے والا نہیں ہے جب دیگر مذاہب والوں سے وہ جان سے مار ڈالنے تک کی مخالفت کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تو اُن کو دیا کرنے کی بجائے ہنسا کرنے والا کہنا ہی بجا ہے۔

تعلقاتِ دُنیوی کی ناپاکی سے بَری "سمیکتو" یعنی اخلاق ورحم مجسّم جو "شری جن" ہے
اس کا بیان کیا ہوا۔ دھرم جو ہے۔ بُری حالت میں گرنیوالے جیووں کو بچانے والا ہے
اور باقی ہری ہر وغیرہ کا دھرم دُنیا سے نجات بخشنے والا نہیں۔ ارہنت وغیرہ (یعنی
پرمیشٹھی وغیرہ) اور جو اس کے متعلقین ہیں۔ اُن کو پانچ قسم کی نمسکار یہ چیزیں
مبارک یعنی افضل ہیں۔

واضح رہے کہ "دیا" (رحم) "کشما" (حلم) "سمیکتو" (کمال) "گیان" (علم) "درشن"
(معرفت) اور "چارتر" (ریاضت) یہ جینیوں کا دھرم ہے۔

محقق - جب کہ نوعِ انسان پر دیا نہیں ہے۔ تو وہ نہ دیا ہے۔ اور نہ کشما۔
گیان کی جگہ اگیان۔ درشن کی جگہ اندھیرا اور چارتر کی جگہ بھوکا مرنا کون سی اچھی
بات ہے۔

جینیوں کا پھلاوہ

मूल—जइन कुणसि तव चरणं पढसि न गुणोसि देसि नो दाणम्।
ता इत्तियं न सक्किसिजं देवो इक्क आरिहन्तो॥

प्रकरण० भा० २। षष्ठी० सू० २॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲۔ ۶۔ ۲۰

۸۹- ارے انسان! اگرچہ تُو تپ چارتر (نیک رویہ) نہیں کر سکتا۔ نہ سُوتر پڑھ
سکتا ہے۔ نہ پرکرن وغیرہ کو بچار سکتا ہے۔ اور نہ مستحقوں وغیرہ کو دان دے سکتا
ہے۔ تب بھی تو اگر صرف "اری ہنت" یعنی ہماری عبادت کے لائق دیوتا سچے گرو
اور سچے دھرم یعنی جین مذہب میں اعتقاد رکھے۔ تو وہی سب سے افضل بات
اور ترقی بہبودی یا نجات کا ذریعہ ہے۔

محقق - اگر دیا (رحم) اور کشما (حلم) اچھی بات ہے۔ تو بھی طرفداری میں پھنسنے
سے دیا (رحم) ادیا (بے رحمی) اور کشما (نا بردباری) ہو جاتی ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ کسی
جیو کو دُکھ نہ دینا یہ بات بالکل ممکن نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ دُشٹوں کو سزا دینا بھی دیا میں
شمار کرنا واجب ہے۔ اگر کسی دُشٹ کو سزا نہ دی جائے۔ تو ہزاروں آدمیوں

جینیوں کا دھرم

मूल-रे जीव भवदुहाइं इक्कं चिय हरइ जिणमयं धम्मं। इयराणं परमं तो सुहकप्पे मूढमुसि ओसि॥ प्रकरणरत्नाकर भाग २। षष्ठोशतक ६०। सूत्राङ्क ३॥

۸۷- ارے جیو! محض ایک جین مت یعنی شری دیت راگ کا بیان کیا ہوا دھرم دُنیوی دُکھ- پیدائش- بڑھاپے اور موت کو دُور کرنے والا ہے۔ اسی طرح جین مت والے کو "سدیو" (اچھا دیوتا) اور "سگرو" (اچھا گرو) بھی جاننا چاہئے دیگر یعنی دیت راگ رشبھ دیو سے لے کر مہابیر تک جو دل لگی سے چھوٹے ہوئے دیوتا ہیں۔ ان کے علاوہ باقی ہری ہر- برہما وغیرہ کدیو (بُرے دیوتا) ہیں۔ جو جو اُن کی پوجا بھلائی کی نیت سے کرتے ہیں۔ وہ سب لوگ دھوکا کھا رہے ہیں۔ خلاصہ مطلب اس کا یہ ہے- کہ جین مت کے "سدیو" "سگرو" "سدھرم" (اچھے دھرم) کو چھوڑ کر دوسرے "کدیو" "کگورو" اور "کدھرم" کی پیروی کرنے سے کچھ بھی بھلائی نہیں ہوتی۔

دوسروں کی نِندا

محقق- اب عالموں کو سوچنا چاہئے- کہ اُن کی دھرم کی کتابیں کہاں تک مذمّت سے بھری پڑی ہیں۔

मूल-अरिहं देवो सुगुरु सुद्ध धम्मं च पंच नवकारो। धन्नाणं कयच्छाणं निरन्तरं वसइ हिययम्मि॥

प्रक० भा० २। षष्ठी० ६०। सू० १॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶۰-۱

۸۸- جو "اری ہن" (یعنی بڑے بڑے دیوتاؤں سے پُوجا وغیرہ کئے جانے کے لائق ایسا کہ جس کے برابر کوئی دوسرا او جو دا افضل نہیں۔ جو دیوتاؤں کا دیوتا زینت بخش ارہنت دیو صاحب علم و عمل شاستروں کا اُپدیش کرنے والا "سگرو" شدھ یعنی

جینیوں کی چار سریشٹھ چیزیں (۱) ارہنت دیو (۲) سوگرو (۳) سودھرم (۴) پانچ قسم کے نمسکار

خود بخود اپنے کرموں کے پھل کو نہیں پا سکتے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ ایشور کے باندھے ہوئے قانونِ قدرت کے بغیر کرموں کے پھل کی آئین بندی نہیں ہو سکتی۔

جیو کرم سے مُکتی نہیں پا سکتا

۸۳۔ سوال۔ جو کرموں سے مُکتی پاتا ہے۔ وہی ایشور کہلاتا ہے۔

جواب۔ جب کہ ازلی زمانہ سے جیو کے ساتھ کرم لگتے ہیں۔ تو جیو اُن سے ہرگز مُکتی نہیں پا سکتا۔

بندھن نیا نہیں

۸۴۔ سوال۔ کرم کے ذریعے سے پیدا ہونے والا بندھن ابتدا والا ہے۔

جواب۔ اگر آغاز والا ہے۔ تو کرموں کا یوگ (تعلق) انادی نہیں رہا۔ اور تعلق ہونے سے پیشتر جیو "نِشکرم" (فعل سے خالی) ہوگا۔ اور اگر "نِشکرم" کو کرم لگ گیا۔ تو مکتوں کو بھی لگ جائے گا۔ اور کرم کرنے والے کے درمیان ذاتی یعنی لازم و ملزوم کا تعلق ہوتا ہے۔ کبھی نہیں چھوٹتا۔ اس لئے جس طرح نویں باب میں لکھ آئے ہیں۔ اُسی طرح ماننا ٹھیک ہے۔

۸۵۔ جیو اپنا علم اور طاقت جتنی چاہے۔ بڑھا دے۔ پھر بھی اس میں محدود علم

جیو ایشور نہیں ہو سکتا

اور محدود طاقت رہتی۔ ایشور کی مانند کبھی نہیں ہو سکتا۔ البتہ جس قدر طاقت بڑھانا ممکن ہے۔ اُس قدر بذریعہ یوگ کے بڑھا سکتا ہے۔

۸۶۔ جینیوں میں جو "ارہت" لوگ جیو کا پیمانہ جسم کے پیمانہ کے مطابق مانتے

جیو موٹا پتلا نہیں ہوتا۔

ہیں۔ اُن سے پوچھنا چاہئے۔ کہ اگر یہی بات ہے۔ تو ہاتھی کا جیو چیونٹی میں اور چیونٹی کا جیو ہاتھی میں کس طرح سما سکے گا۔ پس یہ بھی ایک بے علمی کی بات ہے۔ کیونکہ جیو ایک لطیف شے ہے۔ جو ایک پرمانو کے اندر بھی رہ سکتا ہے لیکن اس کے قوا جسم کے اندر پران، بجلی اور ناڑی وغیرہ کے ساتھ ملے رہتے ہیں ان کے ذریعہ سے تمام جسم کا حال معلوم کرتا ہے۔ اور اچھی صحبت سے اچھا اور بُری صحبت سے بُرا ہو جاتا ہے۔

۷۹ سوال۔ جیو پہلے کئے ہوئے کرموں ہی سے جسم میں آجاتا ہے۔ کرم ایشور کا ماننا فضول ہے۔

جواب۔ اگر محض کرم ہی جسم اختیار کرنے کا باعث ہوں۔ اور ایشور باعث نہ ہو تو بُرے جنم کو جس میں بہت دُکھ ہو۔ کبھی اختیار نہ کرے۔ بلکہ ہمیشہ اچھے اچھے جنم اختیار کیا کرے۔ اگر کہو۔ کہ کرم ردکنے والے ہیں۔ تو بھی جس طرح چور خود بخود آکر قیدخانہ میں نہیں پڑتا۔ اور نہ خود بخود پھانسی پاتا ہے۔ بلکہ راجہ دیتا ہے۔ اسی طرح جیو کے قالب اختیار کرنے اور اس کے کرموں کے مطابق پھل دینے والے ایشور کو تم بھی مانو۔

۸۰۔ نشہ کی طرح کرم خود بخود اثر کرتا ہے۔ پھل کے دینے میں دوسرے کی ضرورت ہے۔

کرم خود بخود پھل نہیں دیتے

جواب۔ اگر ایسا نہ ہو۔ تو جس طرح نشہ پینے والوں کو کم نشہ چڑھتا ہے۔ اور جسے عادت نہیں ہوتی۔ اُسے بہت چڑھتا ہے۔ اسی طرح ہمیشہ بہت سے پاپ پُن کرنے والوں کو کم اور گاہے گاہے تھوڑا تھوڑا پاپ پُن کرنے والوں کو زیادہ پھل ہوا کرے گا۔

پھل کا ملنا عادت پر منحصر نہیں

۸۱ سوال۔ جیسی جس کی عادت ہوتی ہے۔ اس کو ویسا ہی پھل ملا کرتا ہے۔

جواب۔ عادت پر دار ومدار ہے۔ تو اس کا چھوٹنا اور ملنا نہیں ہو سکتا۔ البتہ جس طرح صاف کپڑوں میں کسی وجہ سے میل لگ جاتی ہے۔ اور اس کے دُور کرنے کی تدبیر سے چھوٹ بھی جاتی ہے۔ ایسا ماننا ٹھیک ہے۔

جیو اور کرم پھل خود بخود اکٹھے نہیں ہو سکتے

۸۲ سوال۔ ترکیب کے بغیر کرم سرانجام نہیں پاتا۔ جیسے دودھ اور کھٹائی کے ملاپ سے دہی بنتا ہے۔ اسی طرح جیو اور کرم کے ملنے سے کرم سرانجام پاتا ہے۔

جواب۔ جس طرح دہی اور کھٹائی کے ملانے والا تیسرا ہوتا ہے۔ اسی طرح جیوؤں کو کرموں کے پھل کے ساتھ ملانے والا تیسرا وجود ایشور ہونا چاہئے۔ کیونکہ جڑ اشیا خود بخود باقاعدہ ترکیب نہیں پاتیں۔ اور جیو بھی محدود العلم ہونے کی وجہ سے

ہونا نہ مانو گے۔ تو تمام جیو پتھر کی مانند ہو جاویں گے۔ اور مکتی کے بھوگنے کی طاقت بھی نہ رہیگی۔ جس طرح ازلی زمانہ کے کرم اور بندھن کے چھوٹنے سے جیو مکت ہوتا ہے۔ تمہاری دوامی مکتی سے بھی چھوٹ کر (جیو) بندھن میں پڑیگا۔ کیونکہ جس طرح تم مکتی کے وسیلے یعنی کرموں سے چھوٹ کر جیو کا مکت ہونا مانتے ہو۔ اسی طرح دوامی مکتی سے بھی چھوٹ کر (جیو) بندھن میں پڑیگا۔ وسیلوں کے ذریعہ سے حاصل کی ہوئی شے ہرگز دائمی نہیں ہوسکتی اگر وسیلوں کے بغیر مکتی کا حاصل ہونا مانو گے۔ تو کرموں کے بغیر ہی بندھن بھی پیدا ہو سکے گا۔ جس طرح کپڑے میں میل لگتی ہے۔ اور دھونے سے چھوٹ جاتی ہے۔ اور پھر میل لگ جاتی ہے۔ اسی طرح جھوٹ وغیرہ باعثوں سے رغبت اور نفرت کے ذریعے سے جیو میں کرم بصورت پھل لگتا ہے[1]۔ اور وہ کامل علم مشاہدہ اور نیک اعمال سے نرمل (پاک) ہو جاتا ہے۔ اور اگر میل لگنے کے باعثوں[2] سے میل کا لگنا مانتے ہو۔ تو مکت جیو کا سنساری اور سنساری جیو کا مکت ہونا ضرور ماننا پڑے گا۔ کیونکہ جس طرح تدبیر یا سبب سے میل چھوٹتی ہے۔ اسی طرح سبب سے میل لگ بھی جاویگی۔ اس لئے جیو کا بندھن اور مکت ہونا پرواہ (بلحاظ تواتر) سے انادی مانو۔ مسلسل انادی نہیں ہے۔

جیو پاک ہے　**۸۷۔ سوال**۔ جیو کبھی نرمل (ناپاکی) سے بری نہیں تھا۔ بلکہ ناپاک ہے

جواب۔ اگر کبھی نرمل نہ تھا۔ تو نرمل کبھی ہو بھی نہ سکے گا۔ جس طرح[3] صاف کپڑے میں پیچھے سے لگی ہوئی میل کو دھونے سے چھڑا دیتے ہیں۔ اس کے ذاتی سفید رنگ کو نہیں چھڑا سکتے۔ اور میل پھر بھی کپڑے میں لگ جاتی ہے۔ اسی طرح مکتی میں بھی ہوگا۔

[1] یعنی جیو کو درخت مانیں۔ تو رغبت و نفرت روپ پانی اور مٹی کے ذریعہ سے اس میں اعمال روپ پھل لگتے ہیں (مترجم) [2] یعنی اگر میل لگنے کے باعثوں کو موجود مانتے ہوا ور اُن سے میل کا لگنا لازمی تسلیم کرتے ہیں۔ تو میل لگنے کی علت موجود رہنے کی صورت میں اس میں پھنسنا بھی ماننا پڑے گا۔ اور اسی طرح اس میں پھنس کر پھر اس سے نکلنے کا ذریعہ علم حقیقی کو مانا جاتا ہے۔ تو بندھن کے بعد مکتی بھی ماننی پڑیگی۔ علیٰ ہذا القیاس۔ (مترجم) [3] یعنی مکتی کو سفید کپڑا سمجھا جائے۔ تو اس میں میل کا لگنا ضروری ہے۔ اور پھر اسی میل کے اُتر جانے سے وہی اصلی سفید حالت یعنی مکتی نکل آوے گی۔ اس طرح مکتی کو ملنے اور چھوٹنے والی چیز سمجھنا چاہئے (مترجم)

کہلاتے ہیں۔

محقق۔ جیو اور جڑ کی تعریف تو ٹھیک ہے۔ لیکن "پدگل" جو جڑ ہیں۔ اُن میں پاپ پُن کبھی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ پاپ پُن کی خاصیّت چیتن میں ہوتی ہے۔ دیکھو جس قدر یہ جڑ اشیا ہیں۔ وہ سب پاپ پُن سے خالی ہیں۔ جو جیووں کو انادی (ازلی) مانا جاتا ہے۔ وہ تو ٹھیک ہے۔ مگر اُسی محدود المقام اور محدود العلم کو مکتی کی حالت میں ہمہ دان ماننا جھوٹ ہے۔ کیونکہ جو محدود المقام اور محدود العلم ہے اُس کی طاقت بھی ہمیشہ محدود ہی رہیگی۔

۷۶۔ جینی لوگ دُنیا۔ جیو۔ جیو کے کرم اور بندھ کو انادی مانتے ہیں۔

دُنیا و جیو کو نتیہ ماننا

یہاں بھی جینیوں کے تیر تھنکروں نے غلطی کھائی ہے۔ کیونکہ ترکیب پاتے ہوئے جہان کا معلول اور علّت کی حالتوں میں سے گزرنا اور متواتر معلول بننا اور جیو کے کرم اور بندھ انادی نہیں ہو سکتے۔ اگر ایسا مانتے ہو۔ تو پھر کرم اور بندھ کا چھوٹنا کیوں مانتے ہو۔ کیوں جو شے انادی ہے۔ وہ کبھی دُور نہیں ہو سکتی اگر انادی کا بھی فنا ہونا مانو گے۔ تو تمہارے تمام انادی اشیا کا فنا ہونا لازم آوے گا۔ اور اگر انادی کو مدامی مانو گے۔ تو کرم اور بندھ بھی مدامی ہوں گے۔ اور اگر سب کرموں کے چھوٹنے سے مکتی مانتے ہو۔ تو سب کرموں کا چھوٹنا مکتی کا نمت (باعث) ہوا۔ پس مکتی نیمتکی (عارضی) ہوگی۔ اِس لئے ہمیشہ نہیں رہ سکیگی۔ اور فعل اور فاعل کا دائمی تعلق ہونے کی وجہ سے فعل بھی کبھی نہیں چھوٹیں گے۔ پھر تم نے جو اپنے اور اپنے تیر تھنکروں کی مکتی مدامی مانی ہے۔ وہ قائم نہ رہ سکے گی۔

۷۷ سوال۔ جس طرح دھان کا بیج چھلکا اُتار لینے یا آگ میں بھُن جانے پر پھر نہیں اُگتا۔ اس طرح مکتی میں پہنچا ہوا جیو پھر پیدائش اور موت سے بندھا ہوا جہان میں نہیں آتا۔

جیو کی مکتی عارضی

جواب۔ جیو اور کرموں کا تعلق چھلکے اور بیج کی طرح نہیں ہے۔ بلکہ اُن کا تعلق سموائی (لازم و ملزوم) ہے۔ اسی وجہ سے ازلی زمانہ سے جیو اور اُس کے کرم اور کرم کرنے کی طاقت کا تعلق ہے۔ اگر اس میں کرم کرنے کی طاقت کا موجود

عالم کے مضمون میں کی گئی ہے۔ وہاں دیکھنا چاہئے۔

جب کہ جینی لوگوں کو موٹی موٹی باتوں کا بھی حقیقی علم نہیں ہے۔ تو انہیں پیدائش عالم جیسے نہایت باریک مسئلہ کے سمجھنے کی طاقت کس طرح ہو سکتی ہے۔ اس لئے جینی لوگ جو دنیا کو ازلی اور ابدی مانتے ہیں۔ اور جوہروں کے تغیرات کو بھی ازلی اور ابدی مانتے ہیں۔ اور ہر عرض اور ہر مقام میں تغیرات اور الغرض ہر چیز میں بے انتہا تغیرات کو مانتے ہیں۔ جیسا کہ "پرکرن رتناکر" کتاب کے حصہ اول میں لکھا ہے۔ اُن کی یہ بات بھی کبھی درست نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جن کی انتہا یعنی حد ہوتی ہے۔ اُن کے تمام متعلقین بھی انتہا والے ہوتے ہیں۔ اگر بے انتہا سے بیشمار مراد لیتے ہو۔ تب بھی درست نہیں ہو سکتا۔ البتہ جیووں کے بارے میں یہ بات درست ہو سکتی ہے۔ پرمیشور کی نسبت نہیں۔ کیونکہ علیحدہ علیحدہ جوہر میں اپنے ایک ایک معلول اور علیت کی طاقت کو غیر ممکن التقسیم (بے انتہا) تغیرات کی وجہ سے بے انتہا طاقت ماننا محض بے علمی کی بات ہے۔ جب کہ ایک مفرد پرمانو جوہر کی حد ہے۔ تو اُس میں لا انتہا تقسیم کے تغیرات کس طرح رہ سکتے ہیں۔ اسی طرح ایک ایک جوہر میں لا انتہا عرض اور ایک عرض اور مقام میں غیر ممکن التقسیم یعنی لا انتہا تغیرات کو بھی لا انتہا ماننا محض لڑکپن کی بات ہے۔ کیونکہ جس کے ظرف کی انتہا ہے۔ تو اُس کے مظروف کی انتہا کیوں نہیں۔ الغرض اسی قسم کی لمبی چوڑی باتیں لکھی ہیں۔

۷۵۔ "جیو" اور "غیر از جیو" ان دو اشیا کے بارہ میں جینیوں کا اعتقاد حسب ذیل ہے۔

جڑ میں پن پاپ

चेतनालक्षणो जीवः स्यादजीवस्तदन्यकः ।

सत्कर्मपुद्गलाः पुण्यं पापं तस्य विपर्ययः ॥

یہ جن دت سوری کا قول ہے۔ اور کتاب "پرکرن رتناکر" حصہ اول کے "نیہ چکرسار" میں بھی یہی لکھا ہے۔ کہ "چیتنا لکشن" (ادراک کی صفت رکھنے والا) جیو اور "چیتنا رہت" (غیر ذی شعور) غیر از جیو یعنی جڑ ہے۔ ست کرموں (نیک اعمال) والے "پدگل" (پرمانو یعنی ذرات مادی) پُن اور پاپ کرموں والے "پدگل" پاپ

جینیوں کا پوشیدہ لٹریچر

۷۲ - اِسی واسطے جینی لوگ اپنی کتابیں غیر مذہب کے کسی عالم کو نہیں دیتے - کیونکہ جن کو یہ لوگ مستند یعنی تیرتھنکروں کی تصنیف کی ہوئی سدھانت کی کتب مانتے ہیں - اِن میں اِس قسم کی بے علمی کی باتیں بھری ہوئی ہیں - اِسی وجہ سے دیکھنے نہیں دیتے - اگر (دیکھنے کو) دیویں - تو پول کھل جاوے - ان کے سوائے کوئی شخص جو ذرا بھی عقل رکھتا ہوگا - ہرگز اِس گپوڑوں سے بھرے مضمون کو سچ نہیں مان سکے گا -

اِس سارے ڈھکوسلے کی علت غائی

۷۳ - یہ سارا ڈھکوسلہ جینیوں نے جہان کو "انادی" ازلی ماننے کے لئے بنا رکھا ہے - مگر یہ محض جھوٹ ہے - البتہ جہان کی علت انادی ہے - کیونکہ وہ پرمانو (مادی ذرے) وغیرہ بحالت علت اولی ترکیب سے بری ہیں لیکن اِن میں باقاعدہ بننے یا بگڑنے کی طاقت کچھ بھی نہیں ہے - کیونکہ جب "مفرد پرمانو" کسی وجود کا نام ہے اور وہ بالطبع علیحدہ علیحدہ اور جڑ (ذی شعور) ہیں تو وہ خود بخود نہیں بن سکتے - اِس لئے اُن کو ترکیب دینے والا کوئی چیتن (ذی شعور) ضرور ہے - اور وہ ترکیب دینے والا علیم مطلق ہے - دیکھو زمین سورج وغیرہ تمام عالموں کو انتظام میں رکھنا ابدی ازلی اور چیتن پرماتما کا کام ہے - یہ عالم کثیف جس میں ترکیب یعنی خاص صنعت دکھلائی دیتی ہے - انادی کبھی نہیں ہو سکتا - اگر معلول دنیا کو دائمی مانوگے تو اُس کی علت کوئی نہیں ہوگی - بلکہ علت معلول دونوں وہی ہو جاتے گا - اگر ایسا کہوگے - تو اپنا معلول اور علت آپ ہی ہونے کے باعث "انیو انیہ آشریہ" (دَور) اور "آتم شریہ" (اپنے سہارے آپ ہونے کا نقص عائد ہوگا - جیسے اپنے کندھے پر آپ چڑھنا اور خود باپ کا آپ ہی بیٹا بننا ناممکن - ایسے ہی جہان کا فاعل ماننا بھی ضروری ہے -

ایشور کا فاعل کوئی نہیں

۷۴ سوال - اگر ایشور کو جہان کا فاعل مانتے ہو - تو پھر ایشور کا فاعل کون ہے ؟

جواب - فاعل (اولین) کا فاعل اور علت (اولی) کی علت کوئی بھی نہیں ہو سکتی - کیونکہ فاعل اولین اور علت اولی کے ہونے پر ہی معلول بنتا ہے جس میں ترکیب اور تقسیم نہیں ہو سکتی - اِس امر کی مفصل تشریح آٹھویں باب میں بیدائش

کا اندازہ یہ ہے۔ کہ جس قدر "سمیہ" اڑھائی "ساگر دپم کال" میں ہوتے ہیں۔ اُتنے دویپ اور سمندر جاننے چاہئیں۔ اب اس زمین میں اول ایک "جمبو دیپ" سب دیپوں کے درمیان میں ہے۔ اس کا پیمانہ ایک لاکھ یوجن یعنی ایک ارب کوس کا ہے۔ اور اس کے چاروں طرف "لون سمندر" (کھاری سمندر) ہے۔ اس کا پیمانہ دو لاکھ یوجن یعنی دو ارب کوس ہے۔ اس جمبو دیپ کے چاروں طرف جو "دہات کی کھنڈ" نام دیپ ہے اس کا پیمانہ چار لاکھ یوجن یعنی ۱۶ ارب کوس کا ہے۔ اور اس کے باہر "کالودھی" سمندر ہے۔ اس کا پیمانہ آٹھ لاکھ یوجن یعنی ۱۶ ارب کوس کا ہے۔ اس دویپ کے اندر منطقہ ہیں۔ اس کے نصف میں انسان رہتے ہیں۔ اور اس کے باہر "اسنکھیات" دویپ اور سمندر ہیں۔ اُن میں "تریگ یونی" (ترچھے چلنے والے) جانور رہتے ہیں (رتن سار صفحہ ۵۲) جمبو دویپ میں ایک ہمونت۔ ایک ایرنڈونت۔ ایک "ہری ورش" ایک "رمیک" ایک "دیوکرو" ایک اُترکرو یہ چھ برّاعظم ہیں۔

اے محقق۔ کرّہ ارضی کے جاننے والے لوگو! سنو! کرّہ زمین کی پیمائش کرنے میں تم نے غلطی کھائی۔ یا جینیوں نے۔ اگر جینیوں نے غلطی کھائی۔ تو تم اُن کو سمجھا دو۔ اگر تم نے غلطی کھائی۔ تو ان سے سمجھ لو۔ تھوڑا سا غور کرنے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ جینیوں کے آچاریہ اور چیلوں نے علم کرّہ زمین ہیئت و ریاضی کچھ بھی نہیں پڑھا تھا۔ اگر پڑھے ہوتے۔ تو سراپا گپوڑے کیوں مارتے۔ پس اگر ایسے بے علم لوگ جہان کو بلا فاعل کے مانیں۔ اور ایشور کو نہ مانیں۔ تو کیا تعجب ہے؟

اور اس کی بیہودگی

سلہ ہندی ستیارتھ پرکاش میں ۱۶ کے آگے یہ حروف رہ گئے ہیں۔ لاکھ یوجن ارتھات سولہ ارب۔

سٹہ جینیوں کے علم جغرافیہ سے بالکل محروم ہونے کے ثبوت میں ہم اس موقعہ پر ایک نقشہ لگاتے ہیں جو "اڑھی دویپ کسیتر" یعنی اڑھائی دویپ کا نقشہ ہے۔ اس نقشے سے جینیوں کی بے علمی کا بخوبی اندازہ لگ سکتا ہے۔ اصلی کرّہ ارضی کے موجودہ نقشوں کے ساتھ مقابلہ کرنے سے اُن کے نقشے اور جغرافیہ کی لغویت خودبخود ظاہر ہو جائے گی۔ اس لئے ہمارے حاشیہ کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ واضح رہے۔ کہ یہ نقشہ بابو نہال سنگھ کرنال نواسی نے ایک جینی سادھو لیکھراج نامی سے حاصل کیا تھا۔ سادھو مذکور کے پاس چھپا ہوا نقشہ تھا۔ جس کی نقل کپڑے پر کی گئی تھی۔ (مترجم)

جسم کا پیمانہ یعنی جسم کثیف زیادہ سے زیادہ اڑتالیس کوس کا ہوتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور اُن کی عمر کا پیمانہ زیادہ سے زیادہ بارہ برس کا ہوتا ہے۔ اس موقعہ پر بہت بھول گیا۔ کیونکہ اس قدر بڑے جسم کی عمر زیادہ لکھتا۔ اور اڑتالیس کوس جُوں جینیوں کے جسم میں پڑتی ہوگی۔ اور انہوں نے ہی دیکھی ہوگی۔ اور کا ایسا نصیب کہاں۔ کہ اس قدر بڑی جُوں دیکھے۔

۶۹۔ رتن سار صفحہ ۱۵۰۔ اور دیکھو اُن کا اندھا دھند بچھو۔ بکائی۔ کساری اور

حیرت ناک جانور مکھی ایک یوجن کے جسم والے ہوتے ہیں۔ اُن کی عمر کا پیمانہ زیادہ سے زیادہ چھ ماہ کا ہوتا ہے۔ دیکھو بھائی! چار چار کوس کا بچھو[1] اور کسی نے نہیں دیکھا ہوگا اگر بر دئے جین مذہب آٹھ میل کے جسم والے بچھو اور مکھی بھی ہوتے ہیں۔ تو ایسے بچھو اور مکھی انہیں کے گھر میں رہتے ہونگے۔ اور انہیں نے دیکھے ہونگے۔ دُنیا میں اور کسی نے نہیں دیکھے ہونگے۔ اگر کہیں ایسے بچھو کسی جینی کو کاٹیں۔ تو اُس کا کیا حشر ہوتا ہوگا۔

آبی جانور مچھلی وغیرہ کے جسم کا پیمانہ ایک ہزار یوجن یعنی دس ہزار کوس فی یوجن کا ہوتا ہے۔ ایسا بڑا آبی جانور سوائے جینیوں کے اور کسی نے نہ دیکھا ہوگا۔ اور چوپایہ جانور ہاتھی وغیرہ کے جسم کا پیمانہ دو کوس سے نو کوس تک اور عمر چوراسی ہزار سالوں کی وغیرہ وغیرہ۔ ایسے بڑے جسم والے جیو بھی جینی لوگوں ہی نے دیکھے ہوں گے۔ وہی (ایسی جھوٹی باتیں) مان سکتے ہیں۔ اور کوئی عقلمند نہیں مان سکتا۔

رتن سار صفحہ ۱۵۱۔ آبی گربھج (رحم سے پیدا ہونے والے) جیووں کے جسم کا پیمانہ بڑے سے بڑا ایک ہزار یوجن یعنی (۱۰۰۰۰۰۰) ایک کروڑ کوس کا اور عمر کا پیمانہ ایک کروڑ "پورو" سالوں کا ہوتا ہے۔ اتنے بڑے جسم اور عمر والے جیو بھی انہیں کے آچاریوں نے خواب میں دیکھے ہوں گے۔ کیا یہ ایسا سخت جھوٹ نہیں ہے کہ کبھی ممکن نہ ہو سکے۔

۷۰۔ اب زمین کی پیدائش سُنیئے (رتن سار صفحہ ۱۵۲) اس ترچھی دنیا میں اسنکھیات

جینیوں کا جغرافیہ "دویپ" اور "اسنکھیات" سمندر ہیں۔ "اسنکھیات"

---

[1] چار کوس بلحاظ حساب پرانیوں کے ہوتے ہیں۔ ورنہ جینیوں کے لحاظ سے (۱۰۰۰۰) کوس ہوتے۔

کال کا شمار کیا گیا ہے۔ اس سے آگے "اننت کال" کہلاتا ہے۔ ویسے اننت "پُدگل پراورت" کال جیو کو بھرمتے ہوئے گزرے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

۶۵۔ سُنو بھائی! علم ریاضی کے جاننے والے لوگو! تم جینیوں کی کتاب کے مجوب

جینیوں کے حساب کی بیہودگی

وقت کا شمار کر سکو گے یا نہیں۔ اور تم اس کو سچ بھی مان سکتے ہو یا نہیں؟ دیکھئے۔ اِن تیرتھنکروں نے ایسا علم ریاضی پڑھا تھا۔ ان کے مت میں ایسے ایسے اُستاد اور شاگرد ہیں۔ جن کی بے علمی کی کوئی حد نہیں اور بھی اُن کا اندھیر سنو۔ رتن سار بھاگ کے صفحہ ۱۳۳ سے آگے جو کچھ بُوٹا بول یا جینیوں کی سدّھانت کی کتابیں یعنی رشبھ دیو سے لیکر مہاویر تک اُن کے چوبیس تیرتھنکروں کے اقوال کا لب لباب ہے۔

۶۶۔ رتن سار بھاگ صفحہ ۱۴۸ میں ایسا لکھا ہے۔ کہ "پرتھوی کایہ" یعنی مٹی پتھر وغیرہ

بے حس جیووں کی عمر

جو پرتھوی (مٹی) کی مختلف شکلیں ہیں۔ ان میں رہنے والے جیووں کے جسم کا اندازہ ایک انگل اسنکھیا تواں (بے شمار واں حصہ) سمجھنا یعنی بہت ہی چھوٹے ہوتے ہیں۔ اُن کی عمر کا پیمانہ یہ ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ بائیس ہزار برس جیتے ہیں۔

۶۷۔ رتن سار صفحہ ۱۴۹۔ نباتات کے ایک جسم میں لاانتہا جیو ہوتے ہیں۔ وہ

ایک حس والے جیووں کی عمر

معمولی نباتات کے جیو کہلاتے ہیں۔ جو کند مُول وغیرہ اور "اننت کایہ" وغیرہ ہوتے ہیں۔ اُن کو معمولی نباتات کا جیو کہنا چاہیئے۔ اُن کی عمر کا پیمانہ "اننت مہورت" ہوتا ہے۔ لیکن اس موقعہ پر اُن کا مہورت حسب مندرجہ بالا سمجھنا چاہیئے اور چونکہ جسم میں ایک ہی حس یعنی صرف حس لامسہ (چھونے کی شکتی) ہوتی ہے۔ اور اس (جسم) میں ایک جیو رہتا ہے۔ اس لئے اُس کو مفرد نباتات کہتے ہیں۔ اُس کے جسم کا پیمانہ ایک ہزار یوجن ہوتا ہے۔ واضح ہو کہ پُرانیوں کا یوجن چار کوس کا۔ مگر جینیوں کا یوجن دس ہزار کوس کا ہوتا ہے۔ اُس کی عمر کا پیمانہ زیادہ سے زیادہ دس ہزار برس کا ہوتا ہے۔

۶۸۔ اب دو حس والے جیو کا بیان کرتے ہیں۔ (اُنکا ایک جسم اور ایک منہ ہوتا ہے)

دو حس والے جیو اور اُن کی عمر

اور وہ سنکھ۔ کوڑی اور جُوں وغیرہ ہوتے ہیں۔ اُن کے

کا ایک مہورت ہوتا ہے۔ ویسے تیس "مہورتوں" کا ایک دن۔ ایسے پندرہ دنوں کا ایک "پکش" اور ایسے دو "پکشوں" کا ایک مہینہ۔ ایسے بارہ مہینوں کا ایک سال ہوتا ہے۔ ستر لاکھ کروڑ چھپن ہزار کروڑ

١٠٠٠٠٠٠٠×٥٦٠٠٠×١٠٠٠٠٠٠٠×٧٠٠٠٠٠٠

پورو اور پلیوپم کال برسوں کا ایک "پورو" ہوتا ہے۔ ایسے "اسنکھیات" پورووں کو ایک "پلیوپم" کال کہتے ہیں۔

"اسنکھیات" اس کو کہتے ہیں۔ کہ ایک چار کوس مربع اور اتنا ہی گہرا کنواں

اسنکھیات کال کھود کر اس کو "جنگلی آدمی" کے جسم کے بالوں کے ٹکڑوں سے حسب تفصیل ذیل بھریں۔ واضح رہے کہ آج کل کے انسانوں کے بال سے "جنگلی" آدمی کا بال چار ہزار چھیانوے حصہ پتلا ہوتا ہے۔ یعنی اگر "جنگلی آدمی" کے چار ہزار چھیانوے بالوں کو اکٹھا کریں تو زمانہ حال کے آدمیوں کا ایک بال ہوتا ہے۔ ایسے جنگلی آدمی کے ایک انگل بھر بال کے سات دفعہ آٹھ آٹھ ٹکڑے کرنے سے بیس لاکھ ستانوے ہزار ایک سو باون ٹکڑے ہوتے ہیں۔ پس ایسے ٹکڑوں سے مندرجہ بالا کنوئیں کو بھریں۔ اور اس سے سو سو سال کے بعد ایک ایک ٹکڑا نکالیں۔ جب سب ٹکڑے نکل جاویں۔ اور کنواں خالی ہو جاوے۔ تب بھی وہ وقت سنکھیات (قابل شمار) ہے اور جب ان میں سے ایک ایک ٹکڑے کے اسنکھیات ٹکڑے کر کے ان ٹکڑوں سے اس کنوئیں کو ایسا ٹھوس کر بھریں۔ کہ اس کے اوپر سے گو زمین کے راجہ کا لشکر گزر جاوے تو بھی نہ دبے۔ ان ٹکڑوں میں سے سو سال کے بعد ایک ایک ٹکڑا نکالیں۔ جب وہ کنواں خالی ہو جاوے۔ اور پھر اسنکھیات "پورو" گذر جاویں۔ تب ایک "پلیوپم کال" ہوتا ہے "پلیوپم کال" کو کنوئیں کی تمثیل سے سمجھ لینا۔

جب دس کروڑ کروڑ (١٠٠٠٠٠٠٠×١٠٠٠٠٠٠٠) پلیوپم کال گزر جائے تب ایک "اُت سرپنی کال" ہوتا ہے۔ اور جب ایک "اُت سرپنی" اور ایک "اوسرپنی" کال گزر جاوے۔ تب ایک "کال چکر" ہوتا ہے۔ جب "اننت کال چکر" گزر جائیں۔ تب ایک "پدگل پراورت" ہوتا ہے۔

اننت کال اب اننت کال کس کو کہتے ہیں۔ بسدھانتا کی کتابوں میں تو تمثیلوں سے

یہ "رتن سار بھاگ" نامی کتاب کے اندر "سمیکتو ن پرکاش" کے مضمون میں گوتم - اور مہاویر کا مباحثہ ہے -

۶۲ - اس کا مختصر طور پر ضروری مطلب یہ ہے - کہ دُنیا کی ابتدا اور انتہا نہیں ہے - نہ کبھی اس کی پیدائش ہوئی - اور نہ کبھی فنا ہوتی ہے - یعنی جہان کسی کا بنایا ہوا نہیں - ایسا ہی آستک ناستک کے مباحثہ میں دکھایا ہے - کہ اے کم عقل! جہان کا بنانے والا کوئی نہیں - یہ نہ کبھی بنا اور نہ کبھی فنا ہوتا ہے -

دُنیا ازلی اور ابدی نہیں ہوسکتی

تحقیق - (۱) جو ترکیب سے پیدا ہوتا ہے - وہ ازلی اور ابدی کبھی نہیں ہوسکتا - اور فعل بھی پیدائش اور فنا سے آزاد نہیں - جہاں میں جس قدر اشیا پیدا ہوتی ہیں - وہ سب ترکیب سے پیدا ہونے والی ہیں - اور وہ پیدا اور فنا ہوتے دیکھی جاتی ہیں - پھر دُنیا پیدائش اور فنا کے تابع کیوں نہیں - اس لئے تمہارے تیرتھنکروں کو پورا علم نہ تھا - اگر اُن کو کامل علم ہوتا - تو ایسی ناممکن باتیں کیوں لکھتے -

(۲) جیسے تمہارے گورو ہیں - ویسے ہی تم شاگرد بھی ہو - تمہاری باتیں سننے والے کو علم طبعیات کبھی نہیں ہوسکتا - بھلا جو اشیا صریح مُرکب دکھلائی دیتی ہیں - اُن کی پیدائش اور فنا کس طرح نہیں مانتے - بات یہ ہے کہ جینیوں یا اُن کے آچاریہ کو کرّہ ارضی اور ہیئت کا علم نہیں آتا تھا - اور نہ اس وقت ان میں یہ علم ہے - ورنہ مندرجہ ذیل قسم کی ناممکن باتیں کیونکر مانتے - اور کہتے - دیکھئے! (یہ لکھتے ہیں - کہ)

۶۳ - اس دُنیا میں "پرتھوی کایہ" یعنی "پرتھوی" (زمین) بھی جیو کا جسم ہے - اور "جل کایہ" وغیرہ جیو بھی مانتے ہیں - اس کو کوئی بھی نہیں مان سکتا - ان کی اور بے معنی باتیں بھی دیکھو - جن تیرتھنکروں کو جینی لوگ "سمیک گیانی" (عالم کامل) اور پرمیشور مانتے ہیں - ان کی جھوٹی باتوں کے نمونے یہ ہیں -

جینیوں کی بیہودہ فلاسفی

رتن سار بھاگ میں جس کو جینی لوگ مانتے ہیں اور جس کو تاریخ ۲۸ اپریل ۱۸۷۹ء نانک چند جینی نے مطبع جین پربھاکر بنارس میں چھپوا کر شائع کیا ہے - صفحہ ۱۴۵ پر کال (وقت) کی تشریح اس طرح کی ہے -

۶۴ - یعنی چھوٹے سے چھوٹے وقت کو "سمیہ" کہتے ہیں - اور "اسنکھیات" (بیشمار) سمیوں کو "آولی" کہتے ہیں - ایک کروڑ سٹرسٹھ لاکھ ستتر ہزار دوسو سولہ آولیوں

کال کی تشریح

فاعل (حقیقی) ایشور کے بغیر یہ طرح طرح کا عالم اور بیشمار جسموں کی بناوٹ کس طرح ہوسکتی ہے اگر ہٹ دھرمی سے جہان کو اپنے آپ پیدا ہوا مانو۔ تو مذکورہ بالا کپڑے وغیرہ کو فاعل کے بغیر خود بخود پیدا ہوتے آنکھوں سے دکھلاؤ۔ جب ایسا ثابت نہیں کر سکتے۔ تو تمہاری دلیل سے خالی بات کو کون عقلمند مان سکتا ہے؟

ناستک۔ ایشور "ورکت" (تارک ہے) یا "موہت" (پابند) اگر "ورکت" ہے۔ تو دنیا کے بکھیڑے میں کیوں پڑا۔ اگر "موہت" ہے۔ تو جہان کے بنانے کے قابل نہیں ہوسکے گا۔

۶۰۔ آستک۔ پرمیشور میں "ویراگ" (ترک) یا موہ (دل بستگی) کبھی عائد نہیں ہوسکتا

ایشور میں نہ ویراگ ہے نہ موہ

کیونکہ جو محیط کل ہے۔ وہ کس کو چھوڑے۔ اور کس کو اختیار کرے۔ ایشور سے افضل یا اس کو غیر حاصل کوئی شے نہیں ہے۔ اس لئے اُسے کسی میں کبھی "موہ" نہیں ہوتا۔ "ویراگ" اور "موہ" جیو پر عائد ہوسکتے ہیں۔ ایشور پر نہیں۔

ناستک۔ اگر ایشور کو جہان کا بنانے والا اور جیوؤں کے کرموں کا نتیجہ دینے والا مانو گے۔ تو ایشور پابند دنیا ہو کر دکھی ہو جائے گا۔

۶۱۔ آستک۔ بھلا جب قسم قسم کے کاموں کا کرنے والا اور جانداروں کو کرموں

ایشور پابند دنیا ہے

کی سزا دینے والا دھارمک صاحب علم حاکم عدالت کرموں میں نہیں پھنستا اور نہ پابند دنیا ہوتا ہے تو پھر لا انتہا طاقت والا پرمیشور دنیا کا پابند اور دکھی کیونکر ہوگا۔ ہاں! تم اپنی بے علمی کی وجہ سے پرمیشور کو بھی اپنے اور اپنے تیرتھنکروں کے مانند سمجھتے ہو۔ تو یہ تمہاری بے علمی کا زبردست ثبوت ہے۔ اگر بے علمی وغیرہ نقصوں سے چھوٹنا چاہتے ہو تو وید وغیرہ سچے شاستروں کا سہارا لو۔ کیونکہ مغالطہ میں پڑ کر ٹھوکریں کھاتے ہو۔

اب ہم جس طرح جین لوگ جہان کو مانتے ہیں۔ اس طرح اُن کے "سوتروں" کے مطابق بیان کرتے ہیں۔ اور اختصار کے ساتھ اصلی حوالہ کے معنی کرنے کے بعد سچ جھوٹ کی تحقیق کر کے دکھلاتے ہیں۔

मूल–सामिअणाइ अणन्ते च नूगए संसार घोरकान्तरे।
मोहाइ कम्मगुरु ठिइ विवागं वसनुभमइजीव रो ॥ प्रकरण-रत्नाकर भाग दूसरा २। षष्ठीशतक ६०। सूत्र २॥

اور مکت ہوا کرتے ہیں۔ لاانتہا ہمہ جا موجود اور محیط کل ایشور تمہارے تیرتھنکروں کی طرح کبھی بندھن یا عارضی مکتی کے چکر میں نہیں پڑتا۔ اس لئے وہ پرماتما سدا مکت کہلاتا ہے۔

ناستک۔ جیو کرموں کے نتیجہ کو اسی طرح بھوگ سکتا ہے۔ جس طرح وہ بھنگ پینے کے نشہ کو اپنے آپ ہی بھوگتا ہے۔ اس میں ایشور کا کچھ کام نہیں ہے۔

۵۷۔ آستک۔ جس طرح راجہ کے بغیر ڈاکو، شہوت پرست، چور وغیرہ بدکردار آدمی خود بخود پھانسی یا قیدخانہ نہیں جاتے۔ اور نہ وہ جانا چاہتے ہیں۔ بلکہ شاہی عدالت کے ضابطہ کے بموجب جبراً گرفتار کر کے راجہ ان کو قرار واقعی سزا دیتا ہے۔ اسی طرح ایشور بھی جیو کو اپنے انصاف کے قاعدوں سے ان کے کرموں کے مطابق حسب مناسب سزا دیتا ہے۔ کیونکہ کوئی جیو بھی اپنے بُرے کرموں کے نتیجے کو خود بھوگنا نہیں چاہتا۔ اس لئے عادل پرماتما کا ہونا لازمی ہے۔

کرم خود بخود نتیجہ نہیں دے سکتے

ناستک۔ جہان میں ایک ایشور نہیں۔ بلکہ جس قدر مکت جیو ہیں۔ وہ سب ایشور ہیں۔

۵۸۔ آستک۔ یہ بات بالکل فضول ہے۔ کیونکہ جو اوّل بندھن میں پڑ کر مکت ہو وہ پھر بھی بندھن میں پڑیگا۔ کیونکہ وہ ہمیشہ بالطبع مکت نہیں ہے۔ جیسے تمہارے چوبیس تیرتھنکر پہلے بندھن میں تھے۔ پھر مکت ہوئے۔ پھر بھی ضرور بندھن میں گریں گے۔ اور جب کہ بہت سے ایشور ہیں۔ تو جس طرح جیو بہت ہونے کے لڑتے بھڑتے رہتے ہیں۔ اسی طرح ایشور بھی لڑا بھڑا کریں گے۔

مکت جیو ایشور نہیں ہیں

ناستک۔ ارے کم عقل! جہان کے بنانے والا کوئی نہیں۔ بلکہ جہان خود بخود بنا ہے۔

۵۹۔ آستک۔ یہ جینیوں کی کتنی بڑی بھول ہے۔ بھلا فاعل کے بغیر کوئی فعل اور فعل کے بغیر کوئی نتیجہ فعل، جہان میں ہوتا دکھلائی دیتا ہے؟ یہ اس قسم کی بات ہے۔ کہ جیسے کھیت میں گیہوں خود بخود پیدا ہو کر اور پس کر روٹی بن جینیوں کے پیٹ میں چلی جاتی ہو۔ روئی، سوت، کپڑا، انگرکھا، دوپٹہ دھوتی، پگڑی وغیرہ بنے بنائے کبھی پیدا نہیں ہوتے۔ جب ایسا نہیں ہے۔ تو

دنیا خود بخود نہیں بن سکتی

اس کو لے کر جیو پیس کوٹ کر روٹی وغیرہ اشیا نہ بنا دیں۔ اور نہ کھا دیں۔ تو اس کے بدلے ان کاموں کو کبھی ایشور کرنے لگا ہے؟ اگر (ان کاموں کو جیو خود) نہ کرے۔ تو جیو کا زندہ رہنا (جسم میں رہنا) بھی نہ ہو سکے۔ اس لئے ابتدائی پیدائش جیووں کے جسموں اور سانچے کو بنانا ایشور کے تابع ہے۔ بعد میں ان سے اولاد وغیرہ کا پیدا کرنا جیو کا کام ہے۔

ناستک۔ جب پرماتما قدیم۔ شعور بالذات۔ راحت بالذات ہے۔ تو جہان کے بکھیڑے۔ اور دُکھ میں کیوں پڑا۔ کوئی معمولی آدمی بھی راحت کو چھوڑ کر دُکھ میں پڑنا قبول نہیں کرتا۔ ایشور نے کیوں کیا؟

۵۵ آستک۔ پرماتما کسی بکھیڑے اور دُکھ میں نہیں گرتا۔ نہ اپنی راحت کو چھوڑتا ہے۔ کیونکہ جو مختص المقام ہو۔ اس کا بکھیڑے میں اور دُکھ میں گرنا ممکن ہے۔ ہمہ جا موجود کا نہیں۔ اگر قدیم عقل کُل۔ راحتِ کُل۔ علمِ کُل پرماتما جہان کو نہ بنا دے۔ تو اور کون بنا دے۔ جہان کے بنانے کی طاقت جیو میں نہیں ہے۔ اور جڑ (بے جان) میں بھی خود بخود بننے کی طاقت نہیں ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا۔ کہ پرماتما ہی جہان کو بناتا اور ہمیشہ آنند میں رہتا ہے۔ جس طرح پرماتما ذرات مادی سے کائنات کو بناتا ہے۔ اسی طرح علت فاعلی یعنی ماں باپ کے ذریعہ سے پیدائش کے انتظام کا قاعدہ بھی اُسی نے بنایا ہے۔

دُنیا کا انتظام اور ایشور

ناستک۔ ایشور مکتی کے سُکھ کو چھوڑ کر جہان کے پیدا کرنے قائم رکھنے اور فنا کرنے کے بکھیڑے میں کیوں پڑا؟

۵۶ آستک۔ ایشور سدا (دائما) مُکت ہونے کی وجہ سے وسائل کے ذریعہ سے کمال کو پہنچے ہوئے تمہارے ایک مقام میں رہنے والے بندھن کے بعد مُکت ہوئے تیرتھنکروں کی مانند نہیں ہے۔ جو بے انتہا صفات فعل اور عادت والا پرماتما ہے۔ وہ محض اِس ناچیز جہان کو قائم رکھتا اور فنا کرتا ہوا بھی قید میں نہیں پڑتا۔ کیونکہ بندھن اور مکتی نسبتاً ہے۔ مثلاً مکتی کے مقابلہ میں بندھن اور بندھن کے مقابلہ میں مکتی ہوتی ہے۔ جو کبھی بندھن میں نہیں تھا۔ وہ مُکت کیونکر کہا جا سکتا ہے۔ اور جو ایک مقامی جیو ہیں۔ وہی بندھن میں آیا۔

ایشور سدا مُکت ہے

طرح بنا سکتا ہے۔ اگر کرموں کو "پراگ ابھاؤ" کے مانند غیر ازلی مگر منتہی (ختم ہونے والا) مانتے ہو۔ تو کرم کے ساتھ "سمواۓ" (لازم ملزوم) تعلق نہیں رہیگا۔ اور جب سمواۓ تعلق نہیں رہا۔ تو وہ ترکیب سے پیدا ہونے کی وجہ سے حادث ہو جائے گا۔ اگر مکتی میں فعل ہی نہیں مانتے۔ تو وہ مکت جیوگیان والے ہوتے ہیں یا نہیں۔ اگر کہو ہوتے ہیں تو باطنی فعل والے ہوئے۔ کیا مکتی میں پتھر کی مانند جڑ ہو کر ایک جگہ پڑے رہتے ہیں۔ اور کچھ بھی حرکت نہیں کرتے۔ تو مکتی کیا ہوئی۔ تاریکی اور قید میں پڑنا ہوا۔

ناستک۔ ایشور محیط (موجود کل) نہیں ہے۔ اگر موجود کل ہوتا۔ تو تمام چیزیں چیتن کیوں نہ ہوتیں۔ اور برہمن۔ کھشتری۔ ویش۔ شودر وغیرہ اعلیٰ۔ درمیانی اور ادنےٰ حالتیں کیوں ہوئیں۔ کیونکہ سب میں ایک ہی قسم کا ایشور موجود ہے۔ پس چھوٹائی بڑائی نہ ہونی چاہئیے۔

ایشور محیط اور بے لوث ہے۔

۵۳۔ آستک۔ محاط (ویاپیہ) اور ویاپک (محیط) ایک نہیں ہوتے۔ بلکہ (محاطہ) ویاپیہ محدود المقام اور ویاپک محیط موجود کل ہوتا ہے۔ مثلاً آکاش سب میں موجود ہے۔ اور کرۂ زمین و گھڑا کپڑا وغیرہ محاط محدود المقام ہیں۔ جس طرح زمین اور آکاش ایک نہیں۔ اسی طرح ایشور اور جہان ایک نہیں۔ جس طرح گھڑے و کپڑے وغیرہ سب کے اندر آکاش محیط ہے۔ اور گھڑا و کپڑا وغیرہ آکاش نہیں ہیں۔ اسی طرح چیتن پرمیشور سب میں ہے۔ مگر سب چیتن نہیں ہوتے۔ جیسے صاحب علم اور بے علم۔ دھرماتما اور ادھرماتما برابر نہیں ہوتے (اسی طرح) ودیا وغیرہ اوصاف نیک اور راستگوئی وغیرہ اعمال اور نیک چلنی وغیرہ خصلتوں کے کم و بیش ہونے سے برہمن۔ کشتری۔ ویش۔ شودر۔ اور چنڈال بڑے چھوٹے مانے جاتے ہیں۔ دونوں کی تشریح جس طرح چوتھے باب میں لکھ چکے ہیں۔ وہاں دیکھ لو۔

ناستک۔ اگر ایشور کی صنعت کاری سے "سرشٹی" ہوتی۔ تو ماں باپ وغیرہ کا کیا کام تھا۔

سرشٹی دو قسم کی ہے۔

۵۴۔ آستک۔ "ایشوری سرشٹی" کا پیدا کرنے والا ایشور ہے۔ مگر "جیوی سرشٹی" کا نہیں۔ جو کام جیوؤں کے کرنے کے لائق ہیں۔ ان کو ایشور نہیں کرتا۔ بلکہ جیو ہی کرتا ہے۔ مثلاً درخت۔ پھل۔ پودے اناج وغیرہ ایشور نے پیدا کئے ہیں

ناستک ۔ ایشور کی خواہش سے کچھ نہیں ہوتا ۔ جو کچھ ہوتا ہے ۔ وہ کرم (فعل) سے ہی ہوتا ہے ٭

کرم ہی کرتا نہیں بن سکتا ۵۱ ۔ آستک ۔ اگر سب کچھ کرم سے ہوتا ہے ۔ تو کرم کس سے ہوتا ہے ۔ اگر کہو ۔ کہ جیو غیرہ سے ہوتا ہے ۔ تو جن وسائل کان وغیرہ سے جیو کرم کرتا ہے ۔ وہ کن سے ہوئے ۔ اگر کہو کہ ازلی اور طبعی ہوتے ہیں ۔ تو ازلی کا دُور ہونا ناممکن ہونے کی وجہ سے تمہارے مذہب میں مکتی معدوم ہو جائیگی ٭

اگر کہو ۔ کہ پراگ ابھاؤ "(عدم ماقبل) کی مانند ابتدا نہیں ۔ مگر انتہا ہے ۔ تو کوشش کرنے کے بغیر ہی سب کے کرم (فعل) ختم ہو جائینگے ۔ اگر نتیجہ کا دینے والا ایشور نہ ہو تو پاپ کے نتیجہ میں جیو کبھی اپنی خوشی سے دُکھ نہیں بھوگیگا ۔ جس طرح چور وغیرہ چوری کا نتیجہ (سزا) اپنی خوشی سے نہیں بھوگتے ۔ بلکہ شاہی قانون سے بھوگتے ہیں ۔ اسی طرح ایشور کے حکم سے جیو پاپ اور پُن کے نتائج بھوگتے ہیں ۔ بصورت دیگر کرم غلط ملط ہو جاوینگے اور ایک کے کرم دوسرے کو بھوگنے پڑیں گے ٭

ناستک ۔ ایشور کرم کرنے والا نہیں ہے ۔ اگر کرم کرنے والا ہوتا ۔ تو کرم کا نتیجہ بھی بھوگنا پڑتا ۔ اس لئے جس طرح ہم "کیولی" مکتی پائے ہوؤں کو فعل سے آزاد مانتے ہیں ۔ اسی طرح تم بھی جانو ٭

ایشور بے فعل نہیں ۵۲ ۔ آستک ۔ ایشور بے فعل نہیں ہے ۔ بلکہ بافعل ہے ۔ اگر چیتن (ذی شعور) ہے ۔ تو بافعل کیوں نہیں ۔ اور اگر فاعل ہے ۔ تو وہ فعل سے کبھی الگ نہیں ہو سکتا ۔ جس طرح اپنے مصنوعی تیرتھنکر کو جیو سے بناوٹی ایشور بنا ہؤا مانتے ہو ۔ اس قسم کے ایشور کو کوئی بھی صاحبِ علم نہیں مان سکتا ۔ کیونکہ اگر کسی وجہ سے ایشور بنے ۔ تو عارضی اور محتاج بانتیجہ ہو جائے ۔ کیونکہ ایشور بننے سے پہلے جیو تھا ۔ بعد میں کسی وجہ سے ایشور بنا ۔ تو پھر آخیر میں جیو ہی ہو جائیگا ۔ اپنے جیو ہونے کی خاصیت کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا ۔ کیونکہ بے حد زمانہ سے جیو ہے ۔ اور بے حد زمانہ تک رہیگا ۔ اس لئے اس قدیم سے ثابت بالذات ایشور کو ماننا واجب ہے ۔ دیکھو جس طرح زمانہ حال میں جیو پاپ پُن کرتا ۔ سکھ دُکھ بھوگتا ہے ۔ ایشور ویسا کبھی نہیں ہوتا ۔ (یعنی نہ پاپ پُن کرتا ہے ۔ نہ بھوگتا ہے) اگر ایشور فعل کرنے والا نہ ہو ۔ تو اس جہان کو کس

۵۰۔ جواب۔ ہم لوگ پرمیشور اور پرمیشور کے صفات فعل اور عادت کو قدیم مانتے ہیں۔
ان کی تردید قدیم ابدی اشیا میں "انیانیہ آشرے دوش" (دور عائد نہیں ہوسکتا جس طرح معلول سے علت کا اور علت سے معلول کا علم ہوتا ہے۔ اور معلول میں ہمیشہ علت کی خاصیت اور علت میں معلول کی خاصیت رہتی ہے۔ اسی طرح پرمیشور کے بے انتہا علم وغیرہ صفات کے ابدی ہونے کے باعث ایشور کے کلام وید میں "ان اوستھا دوش" (تسلسل) عائد نہیں ہوتا۔ اور تم تیر تھنکروں کو پرمیشور مانتے ہو۔ یہ کبھی موزوں نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ ماں باپ کے بغیر اُن کے جسم کا ہونا ہی ناممکن ہے۔ پھر وہ تپش چریا ریاضت اگیان اور مکتی کو کس طرح مان سکتے ہیں"

اسی طرح ترکیب کی ابتدا ضرور ہوتی ہے۔ کیونکہ تفریق وتقسیم کے بغیر ترکیب ہو ہی نہیں سکتی۔ اس لئے کائنات کے پیدا ہونے کے لئے قدیم پرماتما کو مانو۔ دیکھو خواہ کوئی کتنا ہی کامل ہو تاہم جسم وغیرہ کی بناوٹ کو پورے طور پر نہیں جان سکتا۔

جب "سدھ" (کمالیت کو پہنچا ہوا) جیو گہری نیند کی حالت میں ہوتا ہے۔ تب اس کو کچھ بھی اور اک نہیں ہوتا۔

جب جیو دکھ پاتا ہے۔ تب اُس کا علم بھی کم ہو جاتا ہے۔

ایسی محدود طاقت والے اور ایک مقام میں رہنے والے کو ایشور ماننا وہم میں پڑی ہوئی عقل والے جینیوں کے سوائے دوسرا کوئی بھی نہیں مان سکتا۔

اگر تم کہو۔ کہ وہ تیر تھنکر اپنے ماں باپ سے ہوئے۔ تو وہ کن سے اور اُن کے ماں باپ کن سے اور پھر اُن کے بھی ماں باپ کن سے پیدا ہوئے۔ علیٰ ہذا القیاس۔ "ان اوستھا" (تسلسل) عائد ہوگی۔

"آستک" اور "ناستک"

اس کے آگے "پرکرن رتناکر" کے دوسرے حصہ آستک ناستک کے مباحثہ کے سوال وجواب لکھتے ہیں۔ جس کو بڑے بڑے جینیوں نے اتفاق رائے سے مان کر بمبئی میں چھپوایا ہے۔

۷۶ - جب تینوں پرمانوں سے ایشور کو جیو جان سکتا ہے - تب "ارتھ واد" یعنی پرمیشور کے صفات کی تعریف کرنا بھی کوئی موزون ہے - کیونکہ جو اشیا ابدی ہیں - اُن کے صفات فعل اور عادات بھی ابدی ہوتے ہیں - اُن کی تعریف کرنے میں کوئی بھی رکاوٹ نہیں ہے ؛

ارتھ واد

۷۷ - (الم) جس طرح افسانوں میں بغیر فاعل کے کوئی بھی کام نہیں ہوتا - اسی طرح اس کار عظیم (دُنیا) کا فاعل کے بغیر ہونا سراسر ناممکن ہے - جب یہ بات ہے - تو ایشور کی ہستی میں جاہل کو بھی شک نہیں ہو سکتا -

دنیا بغیر ایشور کے نہیں بن سکتی

۷۸ - اور جب پرماتما کے اُپدیش کرنے والوں سے اُس کی ذات کا بیان سُنینگے تو بعد میں اُس کا مکرر بیان کرنا سہل ہوگا ؛

ایشور کے ثبوت میں

اسلئے جینیوں کے پرتیکش وغیرہ پرمانوں سے ایشور کی تردید کرنا وغیرہ کارروائی نامناسب ہے ؛

انو واد مکرر بیان

سوال

अनादेरागमस्यार्थो न च सर्वज्ञ आदिमान् ।

कृत्रिमेण त्वसत्येन स कथं प्रतिपाद्यते ॥ १ ॥

अथ तद्वचनेनैव सर्वज्ञोऽन्यैः प्रतीयते ।

प्रकल्पेत कथं सिद्धिरन्योऽन्याश्रययोस्तयोः ॥ २ ॥

सर्वज्ञोक्ततया वाक्यं सत्यं तेन तदस्तिता ।

कथं तदुभयं सिध्येत् सिद्धमूलान्तरादृते ॥

۷۹ - (۱) اور سیان میں عیبم کل ہوا - انادی شاستر کا مضمون نہیں سکتا - کیونکہ حادث - غیر حقیقی کلام سے اس کا بیان کس طرح ہو سکتا ہے ؛

ایشور کی ہستی پر اعتراضات

(۲) اور اگر پرمیشور ہی کے کلام سے پرمیشور ثابت ہوتا ہے - تو قدیم ایشور سے قدیم شاستر کا ثبوت اور قدیم شاستر سے قدیم ایشور کا ثبوت "انیا انیہ آشرے دوش" اعتراض سے دور) عائد ہوتا ہے ؛

؎ علم منطق میں تسلسل امور نا متناہی کے مترتب ہونے کو کہتے ہیں - اور دور اُسے کہتے ہیں - کہ دریافت ایک علم کا موقوف ہو - دوسرے علم پر اور علم ثانی پھر موقوف ہو علم اوّل پر - جو خود مجہول ہے - دور تسلسل بھی باطل ہے - سنسکرت زبان میں تسلسل کو ان اوستھا دوش ان اوستھا پتی اور دور کو انیو انیہ آشرے دوش کہتے ہیں - مترجم

رکر ربیان ہبھی نہیں ہو سکتا۔

(لم) (۱) اگر کوئی قدیم ایشور نہ ہوتا۔ تو "ارہن دیو" کے ماں باپ وغیرہ کے جسم کا سانچہ کون
اس کی تردید بنایا۔ ترکیب دینے والے کے بغیر قرار واقعی تمام اعضا سے مکمل مناسب کام انجام دینے کے قابل جسم ہرگز نہیں بن سکتا اور جن اشیا سے جسم بنا ہے۔ وہ جڑ ہونیکی وجہ سے اپنے آپ اس قسم کی اعلیٰ صنعت سے پُرجسم کی شکل اختیار نہیں کر سکتیں۔ کیونکہ اُن میں قرار واقعی بننے کا علم ہی نہیں ہے۔ اور جو رغبت وغیرہ عیب میں مبتلا رہنے کے بعد عیب سے پاک ہوتا ہے۔ وہ ایشور کبھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جس وجہ سے وہ رغبت وغیرہ سے چھوٹ کر مکتی پاتا ہے۔ اس وجہ کے دُور ہو جانے پر اس کا نتیجہ یعنی مکتی بھی فانی ہوگی۔

۲ لم)۔ جو قلیل الجثہ اور قلیل العلم ہے۔ وہ محیط کل اور علیم کل کبھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جیو کا
جیو ایشور نہیں ہو سکتا وجود محدود المقام اور محدود صفات فعل اور عادات والا ہوتا ہے۔ اسمیں تمام علوم کو ہر طرح سے کامل طور پر بیان کرنیکی طاقت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے تمہارے تیرتھنکر پرمیشور ہرگز نہیں ہو سکتے۔

۳ لم۔ (۱) کیا تم انہی اشیا کو مانتے ہو۔ جو پرتیکش ہیں۔ غیر از پرتیکش کو نہیں جسطرح
پرماتما پرتیکش ہے کان سے صورت کا اور آنکھ سے آواز کا احساس نہیں ہو سکتا اسی طرح قدیم پرماتما کو دیکھنے کے ذریعے پاک "انتہ کرن" ودیا اور یوگابھیاس سے پاک آتما پرماتما کو پرتیکش دیکھتا ہے۔ جسطرح پڑھنے کے بغیر ودیا کے اغراض حاصل نہیں ہوتے۔ اسی طرح یوگابھیاس اور عرفان کے بغیر پرماتما کو بھی نہیں دیکھ سکتے۔ جسطرح مٹی کی شکل وغیرہ صفات ہی کو دیکھ اور جان کر

صفات کے ساتھ براہ راست تعلق ہونے کی وجہ سے پرتھوی پرتیکش ہوتی ہے۔ اسی طرح اس کائنات میں پرماتما کی قسم قسم کی صنعت کاری کے نشانات کو دیکھ کر پرماتما پرتیکش ہوتا ہے۔

۴ لم۔ اور جو پاپ کرنیکی خواہش کے وقت خوف، شک، اور شرم پیدا ہوتی ہے۔ وہ انتریامی (ضابطہ القلوب) پرماتما کی طرف سے ہے۔ اس سے بھی پرماتما پرتیکش ہوتا ہے۔ پس انومان کے ہونے میں کیا شک وشبہ ہو سکتا ہے۔

۵ لم۔ (۳) اور پرتیکش اور انومان کے ہونے سے شبد پرمان بھی قدیم۔ ابدی اور*

*علیم کل ایشور کا علم کرانے والا ہوتا ہے۔ اس لئے ایشور میں شبد پرمان بھی ہے۔

تیرتھنکروں کو کیولی یعنی مکتی پایا ہوا اور پرمیشور مانتے ہیں۔ قدیم پرمیشور کو کوئی نہیں مانتے۔ سروگیہ[۱]۔ ویت راگ[۲]۔ ارہنت[۳]۔ کیولی[۴]۔ تیرتھنکر[۵]۔ جن[۶]۔ یہ چھ نام ناستکوں کے دیوتاؤں کے ہیں۔ آدی دیو کی تعریف چندر سوری نے "آپت نشچے السوار" کتاب میں اس طرح لکھی ہے۔ کہ

सर्वज्ञो वीतरागादिदोषस्त्रैलोक्यपूजितः ।
यथास्थितार्थवादी च देवोऽर्हन् परमेश्वरः ॥ १ ॥

اسی طرح تو تاتیتوں نے بھی لکھا ہے۔ کہ

सर्वज्ञो दृश्यते तावन्नेदानीमस्मदादिभिः ।
दृष्टो न चैकदेशोऽस्ति लिङ्गं वा योऽनुमापयेत् ॥ २ ॥
न चागमविधिः कश्चिन्नित्यसर्वज्ञबोधकः ।
न च तत्रार्थवादानां तात्पर्यमपि कल्पते ॥ ३ ॥
न चान्यार्थप्रधानैस्तैस्तदस्तित्वं विधीयते ।
न चानुवादितुं शक्यः पूर्वमन्यैरबोधितः ॥ ४ ॥

ایشور کی ہستی پر اعتراض

۰ م۔ (۱) جو رغبت وغیرہ عیبوں سے بری تینوں لوکوں میں لائق پرستش اشیا کو ٹھیک ٹھیک بیان کرنے والا ہمہ دان ارہنت دیو ہے۔ وہی پرمیشور ہے۔

(۲) چونکہ ہم اس وقت پرمیشور کو نہیں دیکھتے۔ اسلئے کوئی ہمہ دان۔ قدیم پرمیشور پرتیکش نہیں جب ایشور میں پرتیکش پرمان نہیں۔ تو انومان بھی قائم نہیں ہو سکتا کیونکہ ایک جزو پرتیکش ہونے کے بغیر انومان نہیں ہو سکتا۔

(۳) جب پرتیکش انومان نہیں۔ تو آگم" یعنی ابدی۔ قدیم ہمہ دان پرماتما کو جتلانے والا شبد پرمان بھی نہیں ہو سکتا۔ جب تینوں پرمان نہیں۔ تو "ارتھ واد" (یعنی تعریف و مذمت "پرکرتی" (یعنی دوسروں کے کارنمایاں کا بیان کرنا) اور "پرا کلپ" (یعنی تواریخ) کی منشا بھی پوری نہیں ہو سکتی۔

(۴) اور "بہو برہی سماس" کی مانند بھی جسمیں غیر شئے کو مقدم رکھا جاتا ہے "پروکش" (غائب) پرماتما کی ہستی کو بیان نہیں کر سکتے۔ پھر ایشور کے بیان کرنیوالوں سے سننے کے بعد انو واد (

سے پہلے جن کو ہوئے کل ہزار برس کے قریب گزرے ہیں تمام بھارت ورش میں بُدھ یا جین مذہب پھیلا ہوا تھا۔ اور اس پر یہ نوٹ دیا۔ کہ بُدھ کہنے سے ہماری مراد اس مذہب سے ہے۔ جو مہابیر کے گن دھر گوتم سوامی کے زمانہ سے شنکر سوامی کے زمانہ تک وید کے خلاف تمام بھارت ورش میں پھیلا رہا۔ اور جس کو اشوک اور اس زمانہ کے مہاراجہ نے قبول کیا۔ اس سے جین کسی طرح باہر نہیں نکل سکتے۔ "جن" جس سے جین نکلا۔ اور بُدھ جس سے بودھ نکلا۔ دونوں مترادف الفاظ ہیں۔ لغت میں دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔ اور گوتم کو دونوں مانتے ہیں۔ بلکہ بودھوں کی پُرانی کتب دیپ ونش وغیرہ میں "شاکی منی گوتم بُدھ" کو اکثر مہاویر ہی کے نام سے لکھا ہے۔ پس اُن کے زمانہ میں اُن کا مذہب ایک ہی رہا ہوگا۔ ہم نے جو جین نہ لکھ کر گوتم کے مذہب والوں کو بُدھ لکھا۔ اُس سے ہمارا صرف یہی مطلب ہے۔ کہ اُن کو دوسرے ملک والوں نے بُدھ ہی کے نام سے لکھا ہے۔ امرکوش میں بھی ایسا ہی لکھا ہے ÷

सर्वज्ञः सुगतो बुद्धो धर्मराजस्तथागतः ।

समन्तभद्रो भगवान्मारजिल्लोकजिज्जिनः ॥ १ ॥

षडभिज्ञो दशबलोऽद्वयवादी विनायकः ।

मुनीन्द्रः श्रीघनः शास्ता मुनिः शाक्यमुनिस्तु यः ॥ २ ॥

स शाक्यसिंहः सर्वार्थः सिद्धः शौद्धोदनिश्च सः ।

गौतमश्चार्कबन्धुश्च मायादेवीसुतश्च सः ।

अमरकोश कां० २ वर्ग १ श्लोक ८ से १० तक

امرکوش ۱-۸-۱۰

اب دیکھئے۔ بُدھ۔ جن اور بودھ و جین ایک ہی نام ہیں یا نہیں؟ کیا امر سنگھ بھی بُدھ اور جن کو ایک لکھنے میں بھول گیا ہے۔ جو علم سے بے بہرہ جینی ہیں۔ وہ نہ تو اپنا جانتے ہیں۔ اور نہ دوسرے کا۔ فقط ہٹھ ہی سے بکواس کیا کرتے ہیں۔ لیکن جو جینیوں میں صاحب علم ہیں۔ وہ سب جانتے ہیں۔ کہ بُدھ اور جن نیز بودھ اور جین مترادف ہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں ÷

تیرتھنکروں کو پرمیشور ماننا ۳۹۔ جین لوگ کہتے ہیں۔ کہ جیو ہی پرمیشور ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے

ذی شعور ہونے کی وجہ سے "وتی دھرمیہ" یعنی جیو میں چیتنتا "(ادراک) ہے۔ اور "جڑتا" (غیر ذی شعوری) نہیں ہے۔ اسی طرح جڑ میں جڑتا ہے۔ اور چیتنتا نہیں ہے۔ اس لئے صفات فعل اور عادات کے خواص موجبہ اور خواص سالبہ پر غور کرنے سے ان کا "سپت بھنگی" اور "سیادواد" آسانی سے سمجھ میں آجاتا ہے۔ پھر اس قدر جال پھیلانا فضول ہے۔ اس بارے میں بودھ اور جینیوں کا ایک اعتقاد ہے۔ مگر تھوڑا سا اختلاف ہونے کی وجہ سے فرق بھی ہو جاتا ہے:۔

चिदचिद्द्वे परे तत्त्वे विवेकस्तद्विवेचनम् ।
उपादेयमनुपादेयं हेयं हेयं च कुर्वतः ॥ १ ॥
हेयं हि कर्तृ रागादि तत् कार्यमविवेकिनः
उपादेयं परं ज्योतिरुपयोगैकलक्षणम् ॥ २ ॥

جینیوں کے ذاتی عقائد

۳۷۔ (۱) جین لوگ "چت" اور "اچت" یعنی چیتن اور جڑ دو ہی عناصر اولین مانتے ہیں۔ ان دونوں میں تمیز کرنے کا نام "وویک" ہے۔ جو جو اختیار کرنے کے قابل ہے۔ اس کو اختیار اور جو جو ترک کرنے کے قابل ہے۔ اس کو ترک کرنے والا "وویکی" کہلاتا ہے۔

(۲) جہان کا بنانے والا اور دل بستگی وغیرہ جیسے ایشور نے جہان بنایا ہے۔ ایسی بے تمیزی کے عقیدہ کو ترک کرنا اور یوگ کے ذریعہ جانا ہوا جو نور مطلق جیو ہے۔ اس کو تسلیم کرنا اچھا ہے۔ یعنی جیو کے سوائے دوسرے چیتن وجود ایشور کو نہیں مانتے۔ کوئی بھی قدیم اور ثابت شدہ ایشور نہیں۔ ایسا جین اور بدھ لوگوں کا عقیدہ ہے۔

جین اور بدھ کا ایک ہونا

۳۸۔ اس بارہ میں راجہ شیو پرشاد جی اپنی کتاب "اتہاس تمر ناشک" میں لکھتے ہیں۔ کہ ان کے دو نام ہیں۔ ایک جین دوسرا بدھ۔ یہ مترادف الفاظ ہیں۔ لیکن بودھوں میں وام مارگی گوشت خور شرابی بدھ بھی ہیں۔ اُن کے ساتھ جینیوں کا اختلاف ہے۔ مگر جو مہاویر اور گوتم گندھر ہیں۔ اُن کا نام بودھوں نے بدھ رکھا ہے۔ اور جینیوں نے گن دھر اور جن ور۔ اس بارے میں راجہ شیو پرشاد جی نے جو اپنے بزرگوں کے وقت سے جین مذہب کے پیرو چلے آتے ہیں۔ اپنی کتاب "اتہاس تمر ناشک" کے تیسرے کھنڈ میں لکھا ہے۔ کہ سوامی شنکر آچاریہ

स्यादस्ति अवक्तव्यो जीवः षष्ठो भङ्गः ॥ ६ ॥

स्यादस्ति नास्ति अवक्तव्यो जीव इति सप्तमो भङ्गः ॥ ७ ॥

۳۴ یعنی "جیو ہے"۔ ایسا کہا جاوے۔ تو جیو میں جیو کے متضاد جڑ (غیر ذی شعور) اشیا کی نیستی کا ہونا پہلا بھنگ کہلاتا ہے۔

جیو کی سپت بھنگی

دوسرا بھنگ یہ ہے۔ کہ "جیو نہیں ہے" جڑ کی نسبت ایسا ہی کہا جاتا ہے اسی وجہ سے یہ دوسرا بھنگ کہلاتا ہے۔

جیو ہے۔ مگر بیان کے قابل نہیں۔ یہ تیسرا بھنگ۔

جب جیو جسم اختیار کرتا ہے۔ تب نمودار اور جب جسم سے الگ ہوتا ہے تب ناپدید رہتا ہے۔ یعنی جیو ہے اور نہیں ہے۔ ایسا کہا جاوے۔ تو اس کو چوتھا بھنگ کہتے ہیں۔

جیو پرتیکش پرمان سے بیان کرنے میں نہیں آتا۔ اس لئے آنکھوں کے لئے پرتیکش نہیں ہے۔ ایسی بات ہو۔ تو اس کو چھٹا بھنگ کہتے ہیں۔

ایک وقت میں جیو کا قیاساً ہونا اور نظر نہ آنے کے باعث نہ ہونا یکساں نہ رہنا بلکہ ہر لمحہ میں تبدیلی پاتا ہے۔ "اور نہیں ہے" نہ ہو۔ اور نہیں ہے اور ہے "کا بھی اطلاق نہ ہو۔ تو یہ ساتواں بھنگ کہلاتا ہے۔

۳۵۔ اسی طرح ہمیشگی کی سپت بھنگی اور غیر ہمیشگی کی سپت بھنگی نیز خاصۂ عام اور خاصۂ خاص صفات اور تغیرات کی ہر چیز میں سپت بھنگی ہوتی ہے۔ اسی طرح جوہر عرض عادات اور تغیرات کے لاانتہا ہونے کی وجہ سے سپت بھنگی بھی لاانتہا ہوتی ہے۔

دیگر سپت بھنگیاں

یہی بدھ اور جینیوں کا "سیاد واد" اور "سپت بھنگی" منطق کہلاتا ہے۔

۳۶ محقق۔ یہ بات صرف ایک "انیانیہ بھاؤ" (عدم موجودیت غیر نفس) میں یا "سادھرمیہ" (صفات موجبہ) و "ویدھرمیہ" (صفات سالبہ) میں شامل ہو سکتی ہے۔ اس آسان طریق کو چھوڑ کر مشکل جال پھیلانا محض نادانوں کے پھنسانے کیلئے ہوتا ہے۔ دیکھو جیو کی غیر از جیو میں اور غیر از جیو کی جیو میں نیستی ہی رہتی ہے۔ مثلاً جیو اور جڑ ہستی ہونے کی وجہ سے "سادھرمیہ" اور ذی شعور اور غیر

سپت بھنگی اور سیادواد کی تردید

جیو اور کال مانتے۔ تو ٹھیک تھا۔ جو نو جوہر دیشیشک میں مانے گئے ہیں۔ وہی ٹھیک ہیں۔ کیونکہ خاک وغیرہ پانچ عناصر زمان سمت آتما اور من بالتحقیق یہ نو جدا جدا جوہر ہیں۔ ایک جیو کو چیتن مان کر ایشور کا نہ ماننا جین اور بودھوں کی جھوٹی در تعصب آمیز باتیں ہیں۔

سات قسم کا بھنگ

۳۳ - اب جو بُدھ اور جینی لوگ "سپت بھنگی" (ہفتگانہ تردید) اور "سیادواد" مسئلہ بودھ مانتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ "سن گھٹ" (گھڑا ہے) اسکو پہلا بھنگ کہتے ہیں۔ کیونکہ گھڑا اپنی موجودگی سے وابستہ ہے۔ یعنی "گھڑا ہے" اس نے نیستی کی تردید کی ہے۔

دوسرا بھنگ "اسن گھٹ" گھڑا نہیں ہے۔ پہلے گھڑے کی ہستی کے مقابلہ میں اس گھڑے کی عدم موجودگی کی وجہ سے دوسرا بھنگ (تردید) ہے۔

تیسرا بھنگ یہ ہے کہ سن آسن گھٹ (گھڑا ہے۔ نہیں ہے) یعنی یہ گھڑا تو ہے۔ مگر کپڑا نہیں۔ کیونکہ ان دونوں سے علیحدہ ہو گیا۔

چوتھا بھنگ "گھٹو اگھٹہ" (گھڑا۔ غیر از گھڑا) مثلاً غیر از گھڑا کپڑا) اپنے اندر دوسری چیز یعنی کپڑے کی نیستی کے لحاظ سے گھڑا ہی (کپڑے میں) غیر از گھڑا کہلاتا ہے۔ گویا ایک وقت میں اس کی دو اصطلاحیں گھڑا اور غیر از گھڑا بھی ہو جاتی ہیں۔

پانچواں بھنگ یہ ہے۔ کہ گھڑے کو کپڑا کہنا نادرست ہے۔ یعنی اس میں گھڑا پن کہنا درست ہے۔ اور کپڑا پن کہنا نادرست ہے۔

چھٹا بھنگ یہ ہے۔ کہ اگر گھڑا نہیں ہے۔ تو وہ کہنے کے قابل بھی نہیں ہے۔ اور جو ہے۔ وہ ہے۔ اور کہنے کے قابل بھی ہے۔

اور ساتواں بھنگ یہ ہے۔ کہ جس کا کہنا مطلوب ہے۔ مگر وہ نہیں ہے۔ اور کہنے کے قابل بھی گھڑا نہیں۔ یہ "سپت بھنگ" کہلاتے ہیں۔ اسی طرح:-

स्यादस्ति जीवोऽयं प्रथमो भंगः ॥ १ ॥

स्यान्नास्ति जीवो द्वितीयो भंगः ॥ २ ॥

स्यादवक्तव्यो जीवस्तृतीयो भंगः ॥ ३ ॥

स्यादस्ति नास्तिरूपो जीवश्चतुर्थो भंगः ॥ ४ ॥

स्यादस्ति अवक्तव्यो जीवः पंचमो भंगः ॥ ५ ॥

"دُہرم آستی کایہ" "ادہرم آستی کایا" "آکاش آستی کایا" "پُدگل آستی کایہ" "جیو آستی کایہ" اور کال ان چھ جوہروں کو مانتے ہیں۔ ان میں سے کال کو آستی کایہ رہتی، نہیں مانتے۔ بلکہ ایسا کہتے ہیں کہ کال مجازاً جوہر ہے حقیقتاً نہیں۔

ان میں سے "دہرم آستی کایہ" حرکت کے تغیر سہل کی وجہ سے جیو اور ذرات مختلف تبدیلیاں حاصل کرتے ہیں۔ ان کے اکٹھا ہونے سے جو حرکتیں ہوتی ہیں۔ اُن کے قائم رکھنے کا ذریعہ ہے۔ وہ "دھرم آستی کایہ" ہے یہ بیشمار مقامات مقدار اور لوگوں میں ہوتا ہے۔ دُوسرا "ادہرم آستی کایہ"۔ وہ ہے کہ جو سکون (یعنی حرکت نہ کرنے) کے باعث تبدیلی پائے ہوئے جیو اور مادہ کے قیام کا ذریعہ ہے۔ تیسرا "آکاش آستی کایہ" اس کو کہتے ہیں۔ کہ جو سب جوہروں کا جائے قیام ہے اور جو آنے جانے ٹھیرنے وغیرہ حرکات کرنے والے جیووں اور نیز پدگلوں کے درآمد برآمد کا ذریعہ اور محیط کل ہے۔ چوتھا "پُدگل آستی کایہ" وہ ہے۔ جو بصورت علت لطیف نتیجہ (دائم) ہے۔

ایک ذائقہ والا۔ رنگ والا۔ بُو والا۔ لمس والا ہے۔ معلول کی شکل میں آنا۔ جس کی علامت ہے۔ اور گلنے کی خاصیت رکھتا ہے۔ پانچواں "جیو آستی کایہ" جو "چیتنا" (ادراک کی علامت) رکھتا ہے۔ درشن (علم مشاہدہ) کی صفت رکھتا ہے۔ لاانتہا تبدیلیوں سے تغیر پذیر اور کرتا بھوگتا (فاعل اور نتیجہ پانے والا) ہے۔ اور چھٹا "کال" وہ ہے کہ جو مذکورہ بالا پانچ "آستی کایوں" کے دور نزدیک حادث و قدامت کی علامت سے موصوف۔ معروف و مشہور زمانہ حال وغیرہ کی تبدیلی جس کے متعلق ہے۔ اُسے "کال" کہتے ہیں۔

۳۲ محقق۔ بودھوں نے جو چار جوہر ہر وقت نئے نئے مانے ہیں۔ وہ جھوٹے

بودھوں اور جینیوں کے چھ دروبہ

ہیں۔ کیونکہ آکاش۔ کال۔ جیو اور پرمانو (ذرات مادی) نئے یا پُرانے کبھی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ قدیم اور بصورت علت غیر فانی ہیں پھر نیا اور پرانا پن کس طرح صادق آسکتا ہے۔

اور جینیوں کا اعتقاد بھی درست نہیں۔ کیونکہ "دھرم" اور "آدھرم" جوہر نہیں ہیں بلکہ عرض ہیں۔ یہ دونو "جیو آستی کایہ" میں آجاتے ہیں۔ اس لئے آکاش۔ پرمانو

کے سادہوؤں کا بھیس ہے ÷

۴۰۔ جواب۔ اگر بُدھوں کا سُگت بُدھ ہی دیوتا ہے۔ تو اس کا گورو کون تھا

ان کی تردید | اور اگر دنیا لحہ بھر رہنے والی ہو۔ تو مُدت سے دیکھی ہوئی چیز کی یاد اس طرح نہ رہنی چاہئے۔ کہ یہ "وہی ہے"، اگر دُنیا لحہ بھر رہنے والی ہوتی۔ تو وہ چیز ہی نہ رہتی۔ پھر یاد کس کو رہتی ÷

اگر بُدھوں کا مارگ (طریقت) "کشنک واد" (مسئلہ عارضی) ہی ہے۔ تو ان کی مُکتی بھی لحہ بھر رہنے والی ہوگی ÷

اگر "وردیہ" (جوہر) علم سے مرکب ہوئی چیز ہو۔ تو جڑھ (غیر ذی شعور) جوہر میں بھی علم ہونا چاہئے۔ پھر وہ چلنا وغیرہ حرکت کس کے سہارے کرتا ہے ÷

بھلا جو رُوبرو دکھلائی دیتا ہے۔ وہ جھوٹا کیسے ہوسکتا ہے ÷

اگر بُدھی مجسم ہو۔ تو دکھلائی دینی چاہئے ÷

اگر صرف گیان ہی باطن یں آتما میں قائم ہو۔ اور اشیاء خارجی کو محض گیان ہی مانا جاوے۔ تو جاننے کے لائق اشیا کے بغیر گیان ہی نہیں ہوسکتا۔

اگر "واسنا" (خیال یا اثر) کا دور ہوجانا ہی مُکتی ہے۔ تو گہری نیند میں بھی مُکتی ماننی چاہئے ÷

ایسا ماننا علم کے خلاف ہونے کے باعث قابلِ نفرت ہے ÷

یہ چند باتیں بطریق اختصار بودھ مذہب والوں کی ظاہر کر دی ہیں۔ اب دُور اندیش عقلمند اسے دیکھ کر خود سمجھ جاوینگے۔ کہ ان کا علم اور عقیدہ کیا ہے۔ اس کو جین لوگ بھی مانتے ہیں۔ اس سے آگے جین دھرم کا بیان شروع کرینگے

جین دھرم

پرکرن رتناکر حصہ اوّل نئے چکر سار میں مندرجہ ذیل باتیں لکھی ہیں:۔

بینیوں کے چھ اَستی کار یعنی جوہر | ۴۱۔ بودھ لوگ وقتاً فوقتاً نئے پن (تجدید) کے ساتھ (۱) آکاش (۲) کال (۳) جیو (۴) پُدگل۔ یہ چار جوہر مانتے ہیں اور جینی لوگ

پدارتھ (چیزیں) ہیں"

(۲) اس دُنیا کو دُکھ کا گھر جاننے۔ اس کے بعد "سمُدیہ" یعنی ترقی ہوتی ہے۔ اور ان کی تشریح سلسلہ وار سُنو!

(۳) دُنیا میں دُکھ ہی ہے۔ جو پانچ "سکندھ" پہلے بیان کر آئے ہیں۔ ان کو جاننا چاہیئے۔

(۴) پانچ گیان اندریاں اُن کے آواز وغیرہ پانچ محسوسات اور من۔ بُدھی (یعنی انتہ کرن) یہ بارہ دھرم کے قیام گاہ ہیں۔

(۵) انسانوں کے دل میں جو رغبت۔ نفرت وغیرہ کا مجمع پیدا ہوتا ہے۔ وہ "سمدیہ" (کہلاتا ہے) جو آتما کی اور آتما سے تعلق رکھنے والی دیگر عادات ہیں۔ انہیں بھی پھر "سمدیہ" ہی کہتے ہیں۔

(۶) تمام سنسکار (تاثیرات) لمحہ بھر رہنے والے ہیں۔ جو ایسا خیال پیدا ہوتا ہے۔ وہ بودھوں کا مارگ (طریقت) ہے۔ اور اسی کا "شونیہ تتو" (عناصر نیستی) یعنی محض نیست ہو جانا مکتی ہے۔

(۷) بودھ لوگ پرتیکش اور انومان دو ہی پرمان مانتے ہیں۔

۲۹ - ان کے چار فرقے ہیں۔ "ویبھاشک" "سوترانتک" "یوگاچار" "مادھیمک"

بدھ مذہب کے چار طریقے

۸ - ان میں "ویبھاشک" اُن چیزوں کو جو گیان میں ہیں ہست مانتا ہے۔ کیونکہ جو گیان میں نہیں ہے۔ اس کی ہستی بدھ پُرش (شخص کمالیت رسیدہ) نہیں مان سکتا۔ اور "سوترانتک" پرتیکش اشیا کو باطن میں موجود مانتا ہے۔ ظاہر میں نہیں۔

(۹) "یوگاچار" بدھی کو مجسم اور علم سے مرکب مانتا ہے۔ اور "مادھیمک" صرف اپنے باطن میں اشیا کا محض علم مانتا ہے۔ اشیا کو نہیں مانتا۔

۱۰ - اور رغبت وغیرہ علم کے سلسلے کے خیال یا اثر کے نیست ہونے کے ذریعہ سے پیدا ہونے والی مکتی چاروں بودھوں کی ایکساں ہے۔

(۱۱) ہرن وغیرہ کا چمڑہ۔ کمنڈل۔ بال منڈوانا۔ درخت کی چھال کے کپڑے۔ دن کے پہلے پہر یعنی ۹ بجے سے پہلے کھانا کھانا۔ اکیلا نہ رہنا۔ سرخ کپڑے پہننا یہ بودھوں

बौद्धानां सुगतो देवो विश्वं च क्षणभंगुरम् ।
आर्य्यसत्वाख्यया तत्त्वचतुष्टयमिदं क्रमात् ॥ १ ॥
दुःखमायतनं चैव ततः समुदयो मतः ।
मार्गश्चेत्यस्य च व्याख्या क्रमेण श्रूयतामतः ॥ २ ॥
दुःखसंसारिणस्कन्धास्ते च पञ्च प्रकीर्त्तिताः ।
विज्ञानं वेदना संज्ञा संस्कारो रूपमेव च ॥ ३ ॥
पञ्चेन्द्रियाणि शब्दाद्या विषयाः पञ्च मानसम् ।
धर्मायतनमेतानि द्वादशायतनानि तु ॥ ४ ॥
रागादीनां गणो यः स्यात्समुदेति नृणां हृदि ।
आत्मात्मीयस्वभावाख्यः स स्यात्समुदयः पुनः ॥ ५ ॥
क्षणिकाः सर्वे संस्कारा इति या वासना स्थिरा ।
स मार्ग इति विज्ञेयः स च मोक्षोऽभिधीयते ॥ ६ ॥
प्रत्यक्षानुमानं च प्रमाण द्वितीयं तथा ।
चतुः प्रस्थानिका बौद्धाः ख्याता वैभाषिकादयः ॥ ७ ॥
अर्थो ज्ञानान्वितो वैभाषिकेण बहु मन्यते ।
सौत्रान्तिकेन प्रत्यक्षग्राह्योऽर्थो न बहिर्मतः ॥ ८ ॥
आकारसहिता बुद्धिर्योगाचारस्य संमता ।
केवलां संविदं स्वस्थां मन्यन्ते मध्यमाः पुनः ॥ ९ ॥
रागादिज्ञानसन्तानवासनाच्छेदसम्भवा ।
चतुर्णामपि बौद्धानां मुक्तिरेषा प्रकीर्त्तिता ॥ १० ॥

कृत्तिः कमण्डलुर्मौण्ड्यं चीरं पूर्वाह्णभोजनम् ।
संघो रक्ताम्बरत्वं च शिश्रिये बौद्धभिक्षुभिः ॥ ११ ॥

۲۸-۱۱۰: حضرت بُدھ (ملقب بہ) سُگت دیو یعنی بُدھوں کا لائق پرستش دیوتا۔ **بدھ مذہب کے عقائد** دُنیا کا لمحہ بھر رہنے والا ہونا۔ مرد و عورت کا آریہ (پاکیزہ) سمجھنا۔ نیز تتوں (عناصر) کا شمار یا نام وغیرہ کا جاننا یہ چار تتوں (اصولی باتیں) بدھوں میں قابل تسلیم

اب بھی اُن میں پڑھنے۔ پڑھانے سننے اور گیانیوں کی نیک صحبت کرنے کے بغیر گیانی کیوں نہیں بن جاتے۔ نہیں ہوتے تو یہ کہنا بالکل بے بنیاد اور عقل و دلیل سے خارج اس مریض کے بکواس کی مانند ہے۔ جو سنپات (فسادِ خلط) کے مرض میں مبتلا ہو“

(۴) اگر محض نیستی ہی کی بابت بودھوں کا اکیلا اُپدیش (قول) ہے۔ تو موجود شئے کی محض نیستی کبھی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ صرف لطیف حالت علت میں چلی جاتی ہے۔ اس لئے یہ قول بھی سراسر غلط ہے

(۵) اگر مال و دولت کے کمانے سے ہی مذکورہ بالا دوآدش ”آتین پوجا ہوتی ہے۔ جس کو مکتی کا وسیلہ مانتے ہیں۔ تو دس پران“ اور گیارہویں جیوآتما کی پوجا کیوں نہیں کرتے؟ جب حواس اور انتہ کرن کی پوجا بھی مکتی کے دینے والی ہے۔ تو ان بودھوں اور نفس[1] پرست لوگوں میں کیا فرق رہا۔ بلکہ یہ بودھ لوگ ان سے نہیں بچ سکے۔ تو اُن میں مکتی بھی کہاں رہی؟ جس جگہ ایسی باتیں ہوں وہاں مکتی کا کیا کام ہے۔

۲۷۔ انہوں نے کس درجہ تک اپنی اودیا (بے علمی) کی ترقی کی ہے۔ اس کی نظیر

بودھ کیوں گمراہ ہوئے

اُن کے سوائے دوسری ہو ہی نہیں سکتی۔ یقین تو یہی ہوتا ہے۔ کہ وید اور ایشور سے مخالفت کرنے کا اُن کو یہی نتیجہ ملا۔ پہلے تو تمام دنیا کو محض دکھ تصور کیا پھر بیچ میں دوآدش آتین پوجا لگا دی کیا اُن کی دوآدش آتین پوجا دنیا کی چیزوں سے خارج ہے۔ اگر یہ مکتی دینے والی ہو سکے۔ تو بھلا آنکھ بند کرکے کوئی شخص اگر جواہرات ڈھونڈھنا چاہے۔ یا ڈھونڈے۔ تو کبھی پا سکتا ہے؟ وید اور ایشور کو نہ ماننے کے باعث اُن کی ایسی حالت ہوئی۔ اب بھی سکھ چاہیں تو وید اور ایشور کا سہارا لے کر اپنا جنم سپھل کریں۔

”وِوِیک وِلاس“ کتاب میں بودھوں کا اعتقاد اس طرح لکھا ہے

نوٹ [1] کیونکہ اس کی پوجا کے یہی معنی ہو سکتے ہیں۔ کہ اُن کی خواہشات کو سیر کیا جاوے۔ اور اس کا نفسانی خواہشوں کی سیری میں لگ جانا ہی نفس پرستی ہے۔ (مترجم)

[2] کیونکہ اگر دنیا کی اشیا میں بھی شامل ہے۔ تو بھی دکھ روپ ہوئی۔ اور دُکھ روپ ہونے سے وہ مکتی کا سادھن نہیں ہو سکتی۔ مترجم

پہلے بیان ہو چکے ہیں۔ اُن کو ماننا چاہئے ۔

دو آدش آتین پوجا ۲۵-(۳) جو دو آدش آتین پُوجا (بارہ مقام کی (پُوجا) ہے وہی موکش کرنے والی ہے ۔

اُس پُوجا کی خاطر بہت سی دولت وغیرہ چیزوں کو حاصل کر کے "آدش آتین" یعنی بارہ قسم کے خاص مقامات بنا کر سب قسم کی پوجا کرنی چاہئے کسی اور کی پُوجا کرنے سے کیا مطلب ؟

(م) ان کی دو آدش آتین پوجا یہ ہے ۔

پانچ گیان " اندریاں یعنی کان - جلد - آنکھ - زبان اور ناک - پانچ کرم اندریاں یعنی زبان ہاتھ - پاؤں - گدا اور پیشاب گاہ یہ دس حواس اور من اور بدھی انہیں کی تعظیم یعنی ان کو آنند میں مشغول رکھنا وغیرہ وغیرہ بودھوں کا عقیدہ ہے۔

۲۶- جواب - اگر تمام دُنیا دُکھ ہی دُکھ ہوتی - تو کسی جیو کی پرورتی (رغبت)

تردید عقائد بودھ نہیں ہونی چاہئے - دنیا میں جیوؤں کی رغبت ظاہر طور پر دکھائی دیتی ہے - اس لئے تمام دُنیا محض دُکھ نہیں ہو سکتی - بلکہ اس میں دُکھ سُکھ دونو ہیں اور اگر بودھ لوگ ایسا ہی اعتقاد رکھتے ہیں - تو کھانے پینے کی چیزیں اور پرہیز اور ادویات وغیرہ کے استعمال کرنے سے جسم کی حفاظت کرنے میں مشغول ہو کر کیوں سُکھ مانتے ہیں - اگر کہیں کہ مشغول تو ہوتے ہیں - مگر اس کو دُکھ ہی مانتے ہیں - تو یہ بات ہی ناممکن ہے - کیونکہ جیو سُکھ سمجھ کر مشغول ہوتا ہے - اور دُکھ جان کر باز رہتا ہے - دُنیا میں دھرم کے کام ودّیا اور نیک صحبت وغیرہ اچھے کام سب سُکھ دینے والے ہیں - اُن کو کوئی صاحب علم بھی سوائے بودھوں کے دُکھ کا لنگ (باعث) نہیں مان سکتا ؟

(۲) جو پانچ "سکندھ" (حالتیں) ہیں - وہ بھی بالکل ناکمل ہیں - کیونکہ اگر ایسے ایسے "سکندھ" خیال میں لائے جاویں - تو ایک ایک کی بہت قسمیں ہو سکتی ہیں +

(۳) اگر تیرتھنکروں کو اپدیشک اور لوک ناتھ مانتے ہیں - اور جو ناتھوں کا بھی ناتھ قدیم پرماتما ہے - اُس کو نہیں مانتے تو ان تیرتھنکروں نے کس سے اُپدیش پایا - اگر کہیں ہیں خود بخود حاصل ہوا - تو یہ بات ناممکن ہے - کیونکہ بغیر علت کے معلول نہیں ہو سکتا - یا اگر اُن کے قول کے مطابق ایسا ہی ہوتا - تو

ساتھ تعلق کو ماننے کو "سنجیا سکندھ" (حالت تصدیق) ؛
پنجم - حالت تعقل - وید "نا سکندھ" سے پیدا ہوئی اُلفت - نفرت وغیرہ
کلیش (تکلیف) اور بھوک - پیاس وغیرہ "اُپ کلیش (ادنے تکلیف) مستی غفلت
غرور - دھرم - ادھرم کو سنسکار سکندھ" حالت تعقل مانتے ہیں ؛

۲۳ بودھ لوگ تمام دُنیا کو محض دُکھ کا گھر اور دُکھ کا ذریعہ مان کر دینا ہے -

دونوں کا اختلاف رائے مخلصی پاتا اور چارواکوں میں ان سے زیادہ خاص بات مکتی
انومان اور جیو کو نہ ماننا ہے۔ ؎ جو بودھ مانتے ہیں ؛

देशना लोकनाथानां सत्त्वाशयवशानुगाः ।
भिद्यन्ते बहुधा लोके उपायैर्बहुभिः किल ॥ १ ॥
गम्भीरोत्तानभेदेन क्वचिच्चोभयलक्षणः ।
भिन्ना हि देशना भिन्नशून्यताद्वयलक्षणा ॥ २ ॥
अर्थानुपार्ज्य बहुशो द्वादशायतनानि वै ।
परितः पूजनीयानि किमन्यैरिह पूजितैः ॥ ३ ॥
ज्ञानेन्द्रियाणि पंचैव तथा कर्मेन्द्रियाणि च ।
मनो बुद्धिरिति प्रोक्तं द्वादशायतनं बुधैः ॥ ४ ॥

۲۴ - (۱) یعنی جوگیا نی تارک الدنیا جیون مکت لوک ناتھوں - (یعنی بُدھ وغیرہ

تیرتھنکروں کی بے جا عزت تیرتھنکروں کا اشیاء کے خواص کو جاننے والا یعنی اشیاء
کا جُدا جُدا اُپدیش ہے - جس کو بہت طریقوں اور بہت تدبیروں سے بیان کیا گیا
ہے - اُس کو ماننا چاہئیے -
(۲) بڑے دقیق اور عام فہم طریق سے اور کہیں کہیں مخفی اور کہیں کہیں ظاہر
باتوں کے متعلق گوروؤں کے جُدا جُدا اُپدیش جو شونیہ لکش ؎ نیستی کو ثابت کرنیوالے

؎ یعنی چارواک مکتی - جیو اور انومان کو نہیں مانتے - لیکن بودھ اُن کو بھی مانتے ہیں - مترجم

(۳) اگر صرف "سولکشن" (ہر شے کو نشانوں یا ذریعہ شناخت سے موصوف)
مانیں تو آنکھ شکل کا "لکشن (ذریعہ شناخت) ہے۔ اور شکل "لکشیہ" ہے مثلاً گھڑے کی
شکل لکشیہ (شے قابل شناخت) سے گھڑے کی شکل کا لکشن (ذریعہ شناخت) آنکھ
علیحدہ ہے۔ اور "بو" (پرتھوی کا ذریعہ شناخت) شے علیحدہ نہیں ہے۔ اس لئے
"لکشن" "لکشیہ" کو علیحدہ شامل ماننا چاہئے۔

(۴) شونیہ کا جواب جو پہلے دیا گیا ہے۔ وہی ہے۔ یعنی

सवस्य संसारस्य दुःखात्मकत्वं सर्वतीर्थंकरसंगतम् ॥

سب تیرتھنکروں کا اعتقاد ہے۔ کہ تمام دنیا دکھ ہی دکھ ہے (مترجم)

۲۰۔ جن کو بودھ تیرتھنکر مانتے ہیں۔ انہیں کو جین بھی مانتے ہیں۔ اسی واسطے
اس بات میں دونوں ایک ہیں۔ | بودھ اور جین ایک ہیں

اور بودھ مذکورہ بالا "بھاونا چتشٹیہ" یعنی چار بھاوناؤں کے ذریعہ سے تمام
خیالات کو رفع کر کے نیست ہو جانے کو نروان یعنی مکتی مانتے ہیں۔ اپنے شاگردوں کو
"یوگ" (حصول اشیاء) اور "آچار" (گورو کی ہدایت پر چلنے) کا اپدیش کرتے ہیں۔
یعنی گورو کے قول کو مستند سمجھنا۔

۲۱۔ عقل میں قدیم سے واسنا (خیالات) چلے آنے کے باعث | عقل کیوں مختلف
خود عقل ہی مختلف شکلوں میں دکھائی دیتی ہے۔ | دکھائی دیتی ہے۔

(بدھی کی پانچ حالتیں)

اوّل۔ مادی حالت۔ جو اس کے ذریعہ سے جو شکل وغیرہ محسوسات کا علم
ہوتا ہے۔ وہ "روپ سکندھ" (حالت مادی)۔

دوم۔ حالت احساس۔ دوران شغل علم میں علم کے مادی رہنے کو "وگیان
سکندھ" (حالت احساس)

سوم۔ حالت ادراک "روپ سکندھ" اور "وگیان سکندھ" سے پیدا ہوئے
ہوئے سکھ دکھ وغیرہ کے احساس کے جاری رکھنے کو "ویدنا سکندھ" (ادراک)

چہارم۔ حالت تصدیق۔ گائے وغیرہ اسم (نام) کا موسوم (نام والے) کے

چہارم - دئی بھاشک "شونیہ" (نیستی) ہی کو ایک شے مانتا ہے - اول مادھیمک سب کو شونیہ مانتا تھا - وہی دعوے "دئی بھاشک" کا بھی ہے ؛

بودھوں میں ایسی ایسی بہت سی بحث کی باتیں ہیں - اسطرح پر وہ چار قسم کی بھاونا" (عقائد) مانتے ہیں -

ہرایک کی جُدا جُدا تردید

۱۸ جواب - اگر سب نیست ہو - تو نیست کا جاننے والا نیست نہیں ہو سکتا اور سب نیست ہووے - تو نیست کو نیست نہ جان سکے - اس لئے نیست کا جاننے والا اور جاننے کے لائق دو چیزیں ثابت ہوتی ہیں اور "یوگا چار" جو عدم خارجی مانتا ہے - تو پہاڑ اُسکے باطن میں ہونا چاہئے - اگر کہئے - کہ پہاڑ باطن میں ہے - تو اُسکے دل میں پہاڑ کے برابر جگہ کہاں ہے - اِسلئے پہاڑ خود باہر ہے اور پہاڑ کا علم آتما میں رہتا ہے ؛

سوترانتک "کسی شے کو پرتیکش (عین الیقین) نہیں مانتا - تو وہ آپ بذاتہ اور اُسکا قول بھی" انومانتہ (قیاس کرنیکے لائق شئے) ہونا چاہئے - نہ کہ پرتیکش - اور جب پرتیکش نہ ہوا - تو صادق نہیں ہو سکتا - کہ یہ گھڑا ہے - بلکہ یہ گھڑے کا ایک جزو ہے - حالانکہ ایک جزو کا نام گھڑا نہیں بلکہ مجموعہ کا نام گھڑا ہے - پس "یہ گھڑا ہے"- یہ پرتیکش ہے انومیہ نہیں - کیونکہ سب اجزا کے اندر کل ایک ہے - اس کے پرتیکش ہونے سے گھڑے کے سب اجزا بھی پرتیکش ہوتے ہیں - یعنی گھڑا اپنے اجزا سمیت پرتیکش ہوتا ہے ؛

چوتھا - "دئی بھاشک" خارجی اشیاء کو پرتیکش مانتا ہے - وہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ جہاں علم حاصل کرنیوالا اور علم ہوتا ہے - وہیں پرتیکش ہوتا ہے - اگرچہ پرتیکش ہونیوالی شئے باہر ہوتی ہے - مگر اُسی کے مطابق علم آتما کو ہوتا ہے ؛

چار قسم کی بھاونا کی تردید

۱۹ - (۱) اسی طرح اگر اشیاء کشنک (عارضی) اور ان کا علم بھی کشنک (عارضی) ہو - تو پرتی ابھگیا (حافظہ) یعنی میں نے یہ بات کی تھی - ایسی یادداشت نہیں ہونی چاہئے مگر پہلے دیکھی اور سُنی بات یاد رہتی ہے اسلئے کشنک کا مسئلہ بھی ٹھیک نہیں -

۲ - اگر سب دُکھ ہی ہو - اور سُکھ کچھ بھی نہ ہو - تو سُکھ کے مقابلہ کے بغیر دکھ کا ہونا ثابت نہیں ہو سکتا - جیسے رات کے مقابل دن اور دن کے مقابل رات ہوتی ہے - اس لئے سب دُکھ ماننا ٹھیک نہیں ؛

چیزیں باطن میں گیان کے اندر محسوس ہوتی ہیں ۔ باہر نہیں ہیں ۔ مثلاً جب گھڑے کا گیان آتما کے اندر ہے ۔ تب ہی آدمی کہتا ہے ۔ کہ یہ گھڑا ہے ۔ اگر باطن میں گیان نہ ہو ۔ تو نہیں کہہ سکتا ۔ یہ فرقہ ایسا ہی مانتا ہے ۔

(۳) سوترانتک

۱۴ ۔ سوم ۔ سوترانتک " جو خارجی اشیاء کو قیاسی مانتا ہے ۔ کیونکہ خارجی طور پر کوئی شئے مکمل طور پر پرتیکش نہیں ہوتی ۔ بلکہ ایک جزو کے پرتیکش ہونے سے باقی قیاس کیا جاتا ہے ۔ اُن کا یہی اعتقاد ہے ۔

(۴) ویبھاشک

۱۵ ۔ چہارم " ویبھاشک " ۔ اس کا عقیدہ یہ ہے ۔ کہ اشیاء باہر پرتیکش ہوتی ہیں باطن میں نہیں ۔ مثلاً " یہ نیلا گھڑا " ہے ۔ اس اظہار حالت میں گھڑے کی نیلی ہیئت خارج میں معلوم ہوتی ہے ۔ یہ اسی طرح مانتا ہے ۔

وجہ اختلاف

۱۶ ۔ اگرچہ اُن کا آچاریہ (بانی) بودھ ایک ہے ۔ تاہم شاگردوں کی اختلاف رائے کے باعث چار قسم کی شاخیں ہو گئی ہیں ۔ جیسے سوریہ کے غروب ہونے کے وقت زانی آدمی بیگانی عورت سے صحبت کرتا ہے ۔ اور صاحب علم لوگ راستگوئی وغیرہ اچھے کام کرتے ہیں ۔ وقت ایک ہوتا ہے ۔ لیکن اپنی عقل کے مطابق مختلف کام کرتے ہیں ۔

ہر ایک شاخ کے جدا جدا اعتقاد

۱۷ ۔ اب (ان) مذکورہ بالا چاروں میں سے مادھیمک سب کو کشنک (عارضی) مانتا ہے ۔ یعنی ہر ایک کشن (لمحہ) میں عقل کی تبدیلی ہونے کے باعث جس طرح کی چیز پہلے لمحہ میں معلوم ہوتی تھی ۔ اسی طرح کی دوسرے لمحہ میں نہیں رہتی ۔ اس لئے سب کو " کشنک " ماننا چاہئے ۔ وہ ایسا اعتقاد رکھتا ہے ۔

دوم ۔ یوگاچار " ، جو پرورتی (حرکت یا شغل) ہے ۔ وہ سب دکھ ہی ہے ۔ کیونکہ چیزوں کے حاصل ہونے پر کوئی بھی قناعت نہیں کرتا ۔ ایک چیز کے حاصل ہونے پر دوسری کی خواہش لگی ہی رہتی ہے ۔ وہ ایسا اعتقاد رکھتا ہے ۔

سوم ۔ سوترانتک " سب اشیاء اپنے اپنے لکشنوں (نشانات) یا ذریعہ شناخت سے پہچانی جاتی ہیں ۔ جس طرح گائے اپنے نشانوں سے اور گھوڑا اپنے نشانوں سے پہچانا جاتا ہے ۔ اسی طرح لکشن (نشان) یا ذریعہ شناخت ، لکشیہ (اہل نشان یا شناخت طلب شئے) کے اندر ہمیشہ رہتے ہیں ۔ یہ ایسا کہتا ہے ۔

ایک ہیں۔ یہ چارواک مذہب کا بیان اختصار سے لکھا گیا۔ اب بودھ دھرم کے متعلق لکھتے ہیں۔

بودھ دھرم

कार्यकारणभावाद्वा स्वभावाद्वा नियामकात् ।

अविनाभावनियमो दर्शनान्तरदर्शनात् ॥

بودھ دھرم کا جنم ۹۔ معلول اور علّت کا تعلق ہونے سے یعنی معلول کے دیکھنے سے علّت اور علّت کے دیکھنے سے معلول وغیرہ کا علم الیقین اور پرتیکش حصہ سے باقی میں انومان (قیاس) ہوتا ہے۔ اس کے بغیر تمام کاروبار انجام نہیں پا سکتے۔ ایسی ایسی تعریفوں سے انومان (قیاس) کی فوقیت (اعلیٰ درجہ) مان کر بودھوں کی شاخ چارواک سے الگ نکلی۔

بودھوں کی قسمیں ۱۰۔ بودھ چار قسم کے ہیں۔ اوّل "مادھیمک" دوم "یوگا چار" سوم "سوترانتک" چہارم "ویبھاشک"۔

بودھ کی وجہ تسمیہ ۱۱۔ "**बुद्ध्या निर्वर्तते सः बौद्धः**" جو عقل پر انحصار رکھے وہ بودھ ہے۔ جو بات عقل سے ثابت ہو یعنی جو جو بات اپنی عقل میں آوے۔ اُس کو مانے۔ اور جو عقل میں نہ آوے۔ اُسکو نہ مانے۔

(۱) مادھیمک ۱۲۔ ان میں سے اوّل یعنی "مادھیمک" "سرو شونیہ" (عدم کلی) مانتے ہیں یعنی جس قدر اشیاء ہیں۔ وہ سب شونیہ نیست ہیں۔ یعنی ابتدا میں نہیں تھیں اور آخر میں بھی نہیں رہینگی۔ اور درمیان میں جو معلوم ہوتا ہے۔ وہ بھی معلوم ہونے کے وقت تک ہے۔ بعد میں شونیہ ہو جاتا ہے۔ جیسے بننے سے پہلے گھڑا نہیں تھا۔ ٹوٹنے کے بعد نہیں رہتا ہے۔ اور گیان[1] کی حالت میں گھڑا معلوم ہوتا ہے۔ اور جب دوسری چیزوں میں گیان جاتا ہے۔ تو گھڑے کا گیان نہیں رہتا اسلئے شونیہ ہی ایک عنصر ہے۔

(۲) یوگا چار ۱۳۔ دوم یوگا چار جو باہیہ شونیہ (معدوم فی الظاہر) کو مانتا ہے۔

---

[1] یعنی جب تک گیان رہتا ہے (مترجم)

نہیں لکھا۔ اِس لئے بلاشک و شبہ ایسی ایسی جھوٹی باتوں کا پاپ اُن شرح کرنے والوں اور نیز اُن کو جنہوں نے ویدوں کے جاننے سُننے کے بغیر ہی من مانی ندمّت کی ہے۔ لگیگا۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ جنہوں نے ویدوں کی مخالفت کی۔ اور کرتے ہیں۔ یا کریں گے۔ وہ جہالت کے اندھیرے میں پڑے ہوئے سُکھ کے عوض جتنا سخت دُکھ پاویں۔ اُتنا ہی تھوڑا ہے۔ اس لئے کل نوع انسان کو وید کے مطابق چلنا عین واجب ہے۔

چارواک وغیرہ کی ایجاد

۷۔ جب وام مارگیوں نے جھوٹی من گھڑت تاویلیں کر کے ویدوں کے نام سے اپنا مطلب پورا کرنے یعنی حسب دلخواہ شراب نوشی۔ گوشت خوری اور بیگانی عورت سے صحبت وغیرہ بُرے کاموں کو رواج دینے کی غرض سے ویدوں کو دھبّہ لگایا۔ تو انہیں باتوں کو دیکھ کر چارواک بودھ اور جین لوگ ویدوں کی ندمّت کرنے لگے۔ اور ایک علیحدہ ویدوں کے خلاف اور ایشور سے منکر یعنی دہریہ مذہب کھڑا کر لیا۔ اگر یہ چارواک وغیرہ ویدوں کے اصلی معنوں پر غور کرتے۔ تو جھوٹی شرحوں کو دیکھ کر وید میں بیان کئے ہوئے سچے دھرم سے کیوں ہاتھ دھو بیٹھتے۔ مگر بیچارے کیا کریں؟

چارواک کی گمراہ کن تعلیم

۸۔ جب بربادی کا وقت آتا ہے۔ تب آدمی کی عقل اُلٹی ہو جاتی ہے۔ اب چارواک وغیرہ مت والوں میں جو فرق ہے۔ وہ لکھا جاتا ہے۔ یہ چارواک وغیرہ بہت سی باتوں میں ایک ہیں۔ لیکن چارواک جسم کی پیدائش کے ساتھ جیو کی پیدائش اور اُس کے فنا ہونے کے ساتھ جیو کا بھی فنا ہو جانا مانتا ہے۔ دوبارہ پیدائش اور دوسرے جنم کو نہیں مانتا۔ ایک پرتیکش پرمان" کے سوائے انومان (قیاس) وغیرہ پرمانوں کو بھی نہیں مانتا۔

لفظ چارواک کے معنی جو بولنے میں تیز طرار ہو۔ اور معنی میں زیادہ حجتیں نکالے۔ بودھ اور جین پرتیکش وغیرہ چاروں پرمان قدیم جیو۔ پُنرجنم (تناسخ) پرلوک عاقبت اور مُکتی کو بھی مانتے ہیں۔ چارواک سے بودھ اور جینیوں کا اتنا ہی اختلاف ہے۔

لیکن ناستک پن وید و ایشور کی ندمّت غیر مذاہب سے دشمنی چھ تینا (یعنی آگے بیان کئے ہوئے چھ فعل) اور جہان کے پیدا کرنے والا نہ ہونا وغیرہ باتوں میں سب

ہے۔ اس میں ذرا شک نہیں ہے۔

۵۔ جسم سے نکل کر جیو دوسری جگہ اور دوسرے جسم میں چلا جاتا ہے۔ اور اس کو پہلے جنم اور کنبہ وغیرہ کا کچھ بھی علم نہیں رہتا۔ اس لئے پھر کنبہ میں نہیں آسکتا۔

۶۔ ہاں براہمنوں نے مردے کا کریا کرم اپنی روزی کی خاطر جاری کیا ہوا ہے۔ لیکن چونکہ وہ ویدوں کے مطابق نہیں۔ اس لئے بے شک قابل تردید ہے۔

۷۔ اب کہیئے۔ اگر چارواک وغیرہ نے وید وغیرہ سچے شاستر دیکھے سُنے یا پڑھے ہوتے۔ تو کبھی اس طرح ویدوں کی مذمت نہ کرتے۔ کہ وید بھانڈ۔ دھورت اور نشاچر جیسے آدمیوں کے بنائے ہوئے ہیں۔ وہ ایسی بات ہرگز منہ سے نہ نکالتے البتہ مہیدھر وغیرہ ٹیکاکار (شارحان) بھانڈ۔ دھورت اور نشاچر تھے۔ یہ اُن کی مکاری ہے۔ ویدوں کا (قصور) نہیں۔ لیکن چارواک آبھانک بودھ اور جینیوں پر افسوس ہے۔ کہ انہوں نے چاروں ویدوں کی اصلی سنگھتاؤں کو نہ سُنا نہ دیکھا اور نہ کسی عالم سے پڑھا۔ اسی وجہ سے اُن کی عقل ماری گئی۔ اور وہ بے سرو پا ویدوں کی مذمت کرنے لگے۔ بد چلن وام مارگیوں کی بے ثبوت من گھڑت اور واہیات شرحوں کو دیکھ کر ویدوں کے مخالف بن گئے۔ اور بے علمی کے اتھاہ سمندر میں جا گرے۔

۸۔ جائے غور ہے۔ کہ عورت سے گھوڑے کا لنگ پکڑوا کر اس سے صحبت کرانا اور یجمان کی لڑکی سے ہنسی ٹھٹھا وغیرہ کرنا وام مارگیوں کے سوائے اور کسی کا کام نہیں۔ واہیات اور منشائے وید کے خلاف اور غلط شرح ان مہا پاپی وام مارگیوں کے سوا اور کون کرتا۔ بڑا افسوس تو ان چارواک وغیرہ پر آتا ہے۔ کہ وہ بلا سوچے سمجھے ویدوں کی مذمت کرنے پر مستعد ہو گئے۔ ذرا تو اپنی عقل سے کام لیتے۔ مگر بیچارے کرتے کیا۔ اُن میں اتنا علم ہی نہیں تھا۔ کہ حق و باطل پر غور کر کے حق کی تائید اور باطل کی تردید کر سکتے۔

۹۔ گوشت خوری بھی انہیں وام مارگی شرح کرنے والوں کی کارروائی ہے اس لئے انہیں کو راکشش کہنا بجا ہے۔ لیکن ویدوں میں کسی جگہ گوشت کا کھانا

۹۔ وید کے بنانے والے بھانڈ دھورت (مکار) اور نشاچر یعنی راکشش یہ تین طرح کے آدمی ہیں۔ "جربھری" "ترپھری" وغیرہ پنڈتوں کے مکر کی باتیں ہیں۔

ویدکی مذمت

۱۰۔ دیکھو! دھورتوں کی کارروائی کہ گھوڑے کے لنگ کو عورت پکڑے! یجمان کی عورت کا اس کے ساتھ ہم صحبت کرانا اور لڑکی سے ٹھٹھہ کرنا وغیرہ جو لکھا ہے۔ وہ دھورتوں کے سوائے (اور کسی) کا کام نہیں ہو سکتا۔

۱۱۔ اور جہاں گوشت کا کھانا لکھا ہے۔ وہ وید کا حصہ کسی راکشش کا بنایا ہوا ہے۔

مندرجہ بالا عقائد کا کھنڈن منڈن

۱۔ جواب۔ چیتن پرمیشور کے بنانے کے بغیر جڑ چیزیں آپس میں باترتیب مل کر خود بخود طبعاً پیدا نہیں ہو سکتیں۔ اگر طبعاً بن سکتیں۔ تو دوسرے سورج۔ چاند۔ زمین اور ستارے وغیرہ لوک کیوں نہیں بن جاتے۔

۲۔ سورگ سکھ بھوگنے اور نرک دکھ بھوگنے کا نام ہے۔ اگر جیو آتما نہ ہو۔ تو سکھ دکھ کا بھوگنے والا کون ہو سکیگا۔ جس طرح اس وقت سکھ دکھ کا بھوگنے والا جیو ہے۔ اسی طرح اگلے جنم میں بھی ہوتا ہے۔ کیا ورن آشرمیوں کی راست گوئی اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے کام بھی رائگاں جاویں گے؟ ہرگز نہیں۔

۳۔ جانور مار کر ہون کرنا وید وغیرہ سچے شاستروں میں کسی جگہ نہیں لکھا اور مرے ہوئے کا شرادھ ترپن کرنا من مانی گھڑنت ہے۔ کیونکہ وید وغیرہ سچے شاستروں کے خلاف ہونے کے باعث یہ بھاگوت وغیرہ پوران کے معتقدوں کا عقیدہ ہے۔ اس لئے اس بات کا رد تردید کے لائق نہیں ہے (یعنی اس کی تردید واجب ہے۔ مترجم)

۴۔ جو چیز ہست ہے۔ وہ نیست کبھی نہیں ہو سکتی۔ ہست جیو نیست نہیں ہو سکتا۔ جسم جل کر راکھ ہو جاتا ہے۔ جیو نہیں۔ جیو تو دوسرے جسم میں چلا جاتا ہے اس لئے جو شخص قرضہ وغیرہ لے کر بیگانے مال سے اس جسم میں بھوگ (عیش) کرتا ہے۔ اور اسے ادا نہیں کرتا۔ وہ یقیناً پاپی ہو کر دوسرے جسم میں نرک یعنی دکھ بھوگتا

اعتقاد رکھتا ہے۔ پرلوک (دوسرا لوک) اور جیو آتما کو بودھ اور جین مانتے ہیں۔ چارواک نہیں۔ ان تینوں کے باقی عقیدے بجز خاص خاص باتوں کے یکساں ہیں۔

۲۔ نہ کوئی سورگ ہے۔ نہ کوئی نرک۔ نہ کوئی پرلوک میں جانے والا آتما ہے۔ اور نہ ورن آشرم کے قائم کرنے سے کچھ فائدہ ہے (۲) جیو۔ سورگ۔ نرک وغیرہ

۳۔ اگر یجنہ میں جانور کو مار کر ہون کرنے سے وہ سورگ کو جاتا ہے۔ تو یجمان اپنے باپ وغیرہ کو مار کر ہون کر کے (انہیں) سورگ میں کیوں نہیں بھیجتا۔

۴۔ اگر مرے ہوئے جیوؤں کا شرادھ اور ترپن کرنے سے سیری ہو جاتی ہے۔ تو پردیس میں جانیوالے سفر میں زادِ راہ کے لئے کھانا کپڑا روپیہ وغیرہ کیوں لے جاتے ہیں۔ کیونکہ جس طرح مرے ہوئے کے نام سے دی ہوئی چیزیں سورگ میں پہنچتی ہیں تو دیش میں جانیوالوں کے لئے اُن کے رشتہ دار بھی گھر میں اُن کے نام سے دے کر دوسرے مقام میں پہنچا دیں اگر یہ نہیں پہنچتا۔ تو وہ سورگ میں کیونکر پہنچ سکتا ہے۔

۵۔ اگر اس جہانِ فانی میں دان کرنے سے سورگ کے رہنے والے سیر ہوتے ہیں۔ تو نیچے دینے سے گھر کے اوپر بیٹھا ہوا آدمی کیوں سیر نہیں ہوتا۔

۶۔ اس لئے جب تک زندہ رہے۔ تب تک سُکھ سے زندگی بسر کرے۔ اگر گھر میں چیز نہ ہو۔ تو قرضہ لے کر آنند کرے۔ قرضہ دینا نہیں پڑے گا۔ کیونکہ جس جسم میں جیو نے کھایا پیا ہے۔ وہ دونوں جسم و جیو پھر واپس نہیں آئینگے۔ پھر کون کس سے مانگے گا۔ اور کون دیگا۔

۷۔ جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ مرنے کے وقت جیو نکل کر پرلوک میں جاتا ہے۔ یہ بات غلط ہے۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا۔ تو کنبہ کے موہ (محبت) میں بندھا ہوا۔ جیو پھر گھر واپس کیوں نہیں آجاتا۔

۸۔ اس لئے یہ سب تدبیریں برہمنوں نے اپنے روزگار کے لئے نکالی ہیں۔ جو دس گاتر وغیرہ کریا کرم مُردہ کے کرتے ہیں۔ یہ سب لیلا اُن کے روزگار کی ہے۔

केनेदं चित्रितं तस्मात्स्वभावात्तद्व्यवस्थितिः ॥ १ ॥

چارواک کے مذہبی عقائد

न स्वर्गो नाऽपवर्गो वा नैवात्मा पारलौकिकः ।
नैव वर्णाश्रमादीनां क्रियाश्च फलदायिकाः ॥ २ ॥
पशुश्चेन्निहतः स्वर्गं ज्योतिष्टोमे गमिष्यति ।
स्वपिता यजमानेन तत्र कस्मान्न हिंस्यते ॥ ३ ॥
मृतानामपि जन्तूनां श्राद्धं चेत्तृप्तिकारणम् ।
गच्छतामिह जन्तूनां व्यर्थं पाथेयकल्पनम् ॥ ४ ॥
स्वर्गस्थिता यदा तृप्तिं गच्छेयुस्तत्र दानतः ।
प्रासादस्योपरिस्थानामत्र कस्मान्न दीयते ॥ ५ ॥
यावज्जीवेत्सुखं जीवेदृणं कृत्वा घृतं पिबेत् ।
भस्मीभूतस्य देहस्य पुनरागमनं कुतः ॥ ६ ॥
यदि गच्छेत्परं लोकं देहादेष विनिर्गतः ।
कस्माद्भूयो न चायाति बन्धुस्नेहसमाकुलः ॥ ७ ॥
ततश्च जीवनोपायो ब्राह्मणैर्विहितस्त्विह ।
मृतानां प्रेतकार्याणि न त्वन्यद्विद्यते क्वचित् ॥ ८ ॥
त्रयो वेदस्य कर्त्तारो भण्डधूर्त्तनिशाचराः ।
जर्फरीतुर्फरीत्यादि पण्डितानां वचः स्मृतम् ॥ ९ ॥
अश्वस्यात्र हि शिश्नं तु पत्नीग्राह्यं प्रकीर्त्तितम् ।
भण्डैस्तद्वत्परं चैव ग्राह्यजातं प्रकीर्त्तितम् ॥ १० ॥
मांसानां खादनं तद्वन्निशाचरसमीरितम् ॥ ११ ॥

آبھانک بودھ اور جین بھی جہان کی پیدائش از خود (طبعی خاصہ سے) مانتے ہیں۔

(۱) کوئی خالق نہیں

(۱) جو جو طبعی خواص ہیں۔ اُن کے ذریعہ "دروّیہ" (جوہر) باہم ترکیب پاکر سب چیزیں بنتی ہیں۔ جہان کا بنانے والا کوئی نہیں۔

(جو چار مذہب اوپر بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں سے چارواک حسب ذیل

وغیرہ کرم اُپاسنا اور گیان کانڈ پر عمل کرتے ہیں۔ وہ بے وقوف ہیں۔ جبکہ پرلوک (دوسرا لوک) ہی نہیں ہے۔ تو اس کی اُمید رکھنا جہالت کا کام ہے۔ کیونکہ

नाहं मोहं ब्रवीमि अनुष्ठितिधर्माधर्मावाप्नोति ।

अग्निहोत्रं त्रयो वेदास्त्रिदण्डं भस्मगुण्ठनम् ॥

چارواک مت کا واعظ برہسپتی کہتا ہے۔ کہ اگنی ہوتر تین وید تر ونڈ اور راکھ کے لگانے کو عقل اور ہمّت سے بے بہرہ لوگوں نے اپنی روزی کا ذریعہ بنا رکھا ہے در اصل کانٹے چبھنے وغیرہ سے جو دُکھ پیدا ہوتا ہے۔ اسی کا نام نرک ہے۔ دنیا میں جس کو راجہ مان لیا۔ وہی پرمیشور ہے۔ اور جسم کا فنا ہونا ہی موکش ہے۔ اسکے سوا مے اور کچھ بھی نہیں۔

جواب۔ محض نفسانی لذّت کے سُکھ کو پُرشارتھ کا پھل مان کر صرف عیاشی کے دُکھ کو رفع کرنے میں حصول مُراد اور سوَرگ ماننا جہالت ہے۔ غلط خیالات

اگنی ہوتر وغیرہ یگیوں سے ہوا اور بارش کے پانی کی صفائی ہو کر تندرستی ہوتی ہے اور اس سے دہرم۔ ارتھ کام اور موکش حاصل ہوتے ہیں۔ اس بات کو نہ جان کر وید ایشور اور ویدوں میں کہے ہوئے دھرم کی بُرائی کرنا دہورتوں (مکاروں) کا کام ہے۔

रूपविज्ञानवेदनासंज्ञासंस्कारस्कन्धाः ॥

جو تر ونڈ اور راکھ لگانے کی تردید کی گئی ہے۔ وہ ٹھیک ہے۔

اگر کانٹے وغیرہ سے پیدا ہونے والے دُکھ ہی کا نام نرک ہے۔ تو جو اس سے بڑھ کر سخت (مہلک) مرض وغیرہ ہیں۔ وہ نرک کیوں ہیں۔

اگر راجا کو صاحب حشمت اور رعایا پروری کے قابل ہونے کی وجہ سے افضل مانیں۔ تو درست ہے۔ لیکن جو بے انصاف اور پاپی راجہ ہے۔ اگر اس کو بھی پرمیشور کی مانند سمجھتے ہو۔ تو تم جیسا جاہل کوئی بھی نہیں۔ اگر صرف جسم سے علیحدہ ہونا ہی موکھش ہے۔ تو گدھے کتے وغیرہ اور تم میں کیا فرق رہا۔ فقط شکل ہی مختلف ہے

बुद्धिपौरुषहीनानां जीविकेति बृहस्पतिः ॥

अग्निरुष्णो जलं शीतं शीतस्पर्शस्तथाऽनिलः

تر ونڈ سے وہ تین لکڑیاں مراد ہیں۔ جو آج کل سنیاسی لوگ اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔

ہو۔ تو (کیا وجہ ہے۔ کہ) اس کے ساتھ ملنے سے چتنیتا (علم) اور جُدا ہونے سے جڑتا (علم کا نہ رہنا) ہوتی ہے۔ (پس) وہ جسم سے الگ ہے ؀

جس طرح آنکھ سب کو دیکھتی ہے۔ مگر اپنے آپ کو نہیں۔ اسی طرح پرتکیش (احساس) کرنے والا اپنے تئیں حواس کے ذریعہ سے (محسوس) نہیں کر سکتا۔ جس طرح (انسان) اپنی آنکھ سے گھوڑے کپڑے وغیرہ تمام اشیاء کو دیکھتا ہے۔ اسی طرح وہ آنکھ کو اپنے علم کے ذریعہ سے دیکھتا ہے۔ جو ناظر (دیکھنے والا) ہے۔ وہ ناظر ہی رہتا ہے۔ دکھائی دینے والا (منظور) کبھی نہیں ہوتا۔ جس طرح سہارے کے بغیر سہارا چاہنے والا علت کے بغیر معلول۔ کل کے بغیر جزو۔ اور فاعل کے بغیر فعل نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح پرتکش (محسوس) کرنے والے کے بغیر پرتکش (احساس) کس طرح ہو سکتا ہے ؀

اگر خوبصورت عورت کے ساتھ محبت کرنے ہی کو پرشارتھ کا پھل مانیں۔ تو

[۴۔ مباشرت پرشارتھ کا پھل نہیں]

وہ لمحہ بھر کا سُکھ ہے۔ اور اس سے دُکھ بھی ہوتا ہے تب وہ (دکھ) بھی پرشارتھ ہی کا پھل ہوگا۔ اگر یہ بات ہے۔ تو "سورگ" کے مٹ جانے سے دُکھ بھوگنا پڑیگا۔ اگر کہو کہ دُکھ کے دُور کرنے اور سُکھ کے بڑھانے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے تو اس سے مکتی کے سُکھ کی تردید ہوتی ہے۔[1] اس لئے وہ پرشارتھ کا پھل نہیں ہے ؀

[چارواکا]

۵۔ چارواک کہتا ہے۔ جو دُکھ سے ملے ہوئے سکھ کو ترک کرتے ہیں۔ وہ جاہل ہیں۔ جس طرح غلہ کا طالب دانہ کو نکال کر بھوسہ پھینک دیتا ہے۔ اسی طرح دنیا میں عقلمندوں کو چاہیئے۔ کہ سکھ کو لے لیں۔ اور دُکھ کو چھوڑ دیں کیونکہ جو اس جہان کے موجودہ سُکھ کو چھوڑ کر غیر موجود سورگ کے سُکھ کی خواہش کر کے لوگ (دوسرے لوگ) ان کے لئے دھورتوں (مکاروں) کے بنائے ہوئے وید وکت اگنی ہوتر

---

[1] یعنی اگر اصلی سکھ اسی کا نام ہے۔ کہ جہاں دکھ ہوا۔ تو فوراً اس کے دُکھ دور کرنے کی فکر کی تو سکھ یا صحت قائم رکھنے کے لئے ہر وقت کا فکر لگا رہنا سکھ کس طرح ہو سکتا ہے۔ فکر و تشویش مکتی میں شامل نہیں ہیں۔ مکتی دراصل ایسے مسلسل سکھ کا نام ہے۔ جس کے اثناء میں کسی قسم کا دُکھ واقع نہیں ہوتا گویا دکھ سکھ کے متواتر سلسلے کا نام مکتی ہے۔ (مترجم)

तत्तत्पयविशिष्टदेह एव आत्मा देहातिरिक्त आत्मनि प्रमाणाभावात ॥

اس لئے سمجھنے کی صفت والا جسم ہی آتما ہے۔ کیونکہ جسم سے علیحدہ آتما کی ہستی کا کوئی ثبوت نہیں (مترجم)

اس جسم میں چاروں عناصر کی ملاوٹ سے جیوآتما پیدا ہو کر ان کے جُدا جُدا ہونے ہی فنا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ مرنے کے بعد کوئی جیو بھی پرتیکش، محسوس نہیں ہوتا ہم صرف "پرتیکش" ہی کو مانتے ہیں۔ کیونکہ پرتیکش کے بغیر انومان وغیرہ ہوتے ہی نہیں اس لئے پرتیکش (احساس) جو مقدم ہے۔ اُس کے مقابلہ میں انومان (قیاس) وغیرہ مقدم ہونے کی وجہ سے تسلیم نہیں کئے جاتے"

۳۔ مباشرت پرشارتھ کا پھل ہے

حسین عورت کی بغل گیری سے آنند حاصل کرنا پرشارتھ (مقصد انسانی حاصل کرنے کرنے کے لئے جو فعل کیا جائے) کا پھل ہے"

ان عقاید کی تردید

۳ جواب۔ یہ خاک وغیرہ عناصر جڑ (بے جان) ہیں۔ اُن سے چیتن (ذی علم) کی پیدائش کبھی نہیں ہوسکتی۔ جس طرح اب ماں باپ کی صحبت سے جسم کی پیدائش ہوتی ہے۔ اسی طرح پیدائش دُنیا کے شروع میں انسان وغیرہ کے جسم کی بناوٹ پیدا کرنے والے پرمیشور کے بنا نہیں ہوسکتی چیتن کی پیدائش اور فنا نشہ کے مانند نہیں ہوتی۔ کیونکہ نشہ چیتن کو ہوتا ہے۔ جڑ کو نہیں"

اشیا نشٹ یعنی نظر سے غائب ہو جاتی ہیں۔ مگر کوئی چیز نابُود نہیں ہوتی۔ اسی طرح نظر سے غائب ہو جانے سے جیو کا نابُود ہونا بھی نہ ماننا چاہیئے۔ جب جیوآتما جسم والا ہوتا ہے۔ تب ہی اس کا ظہور ہوتا ہے۔ جب وہ جسم کو چھوڑ دیتا ہے۔ تب یہ جسم جس کی موت ہوئی ہے۔ ویسا نہیں ہوسکتا۔ جیسا کہ چیتن کے ساتھ ملا ہوا پہلے تھا۔ یہی بات برہدارنیک میں بھی کہی گئی ہے۔

یعنی یاگیہ ولکھیہ کہتے ہیں۔ کہ اے میتری! میں موہ (دل بستگی) سے یہ بات نہیں کہتا بلکہ دراصل، آتما غیر فانی ہے۔ جس کے ساتھ ملنے سے جسم حرکت کرتا ہے۔ جب جیو جسم سے الگ ہو جاتا ہے۔ تب جسم میں کچھ بھی علم نہیں رہتا۔ اگر جسم سے آتما الگ نہ

بارہواں باب

اب ناستک (ایشور کی ہستی سے منکر) متوں میں سے چارواک بودھ اور جین مت کے کھنڈن منڈن (تردید و تائید) کا مضمون شروع کرتے ہیں۔

برہسپتی کے عقائد

۱۔ ایک شخص برہسپتی نامی گزرا ہے۔ جو وید۔ ایشور اور یگیہ وغیرہ اچھے کاموں کو بھی نہیں مانتا تھا اس کا اعتقاد ملاحظہ کیجئے

यावज्जीवं सुखं जीवेन्नास्ति मृत्योरगोचरः ।
भस्मीभूतस्य देहस्य पुनरागमनं कुतः ॥

(جب تک جیوے سکھ سے جیوے۔ موت کے اختیار سے باہر کوئی نہیں۔ جسم کے خاکستر ہونے کے بعد پھر آواگون کیسے ہو سکتا ہے۔ مترجم)

اپدیش کا مقصد عیاشی ہے

۲۔ کوئی انسان وغیرہ ذی روح موت کے اختیار سے باہر نہیں ہے۔ یعنی سب کو مرنا ہے۔ اس لئے جب تک جسم میں جان رہے تب تک سکھ سے رہنا چاہئے۔ اگر کوئی کہے۔ کہ دھرم پر چلنے سے تکلیف ہوتی ہے اور اگر دھرم کو چھوڑیں۔ تو دوسرے جنم میں بڑا دکھ ملے (تو اس صورت میں کیا کرنا چاہئے) اس کو چارواک جواب دیتا ہے۔ کہ ارے بھولے بھائی! مرنے کے بعد وہ جسم جس نے کھایا پیا تھا۔ بھسم ہو جاتا ہے۔ وہ پھر دنیا میں نہیں آئیگا۔ اس لئے جس طرح ہو سکے آنند میں رہو۔ دنیا میں حکمت عملی سے رہو۔ حشمت بڑھاؤ۔ اور اس سے حسب مرضی لطف اٹھاؤ۔ اسی دنیا کو سمجھو۔ پرلوک (دوسرا جنم) کچھ نہیں ہے۔

۳۔ جسم ہی جیو ہے

دیکھو مٹی۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ ان چار عناصر کی تبدیل ہیئت سے یہ جسم بنا ہے اور انہیں کی ملاوٹ سے چیتنیہ (ادراک) پیدا ہوتا ہے۔ جس طرح نشہ دار چیزوں کے کھانے پینے سے نشہ پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح جیو جسم کے ساتھ پیدا ہو کر جسم کے فنا ہونے پر خود بھی فنا ہو جاتا ہے۔ پھر پاپ پُن کا پھل کس کو ملے گا؟

چڑھائی کی۔ اور لڑائی میں جیون سنگھ کو مار کر اندر پرستھ کی سلطنت کرنے لگا۔ پانچ پشتیں ۸۶ سال ۲۰ دن تک حکمران رہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	پرتھوی راج	۱۲	۲	۱۹
۲	ابھے پال	۱۴	۵	۷
۳	ورجن پال	۱۱	۴	۲
۴	اُدے پال	۱۱	۷	۳
۵	یشش پال	۲۶	۴	۷
	میزان	۷۶	۰	۰

راجا یشش پال پر سلطان شہاب الدین غوری گڈھ غزنی سے چڑھائی کر کے آیا اور راجہ یشش پال کو پراگ کے قلعہ میں سمت ۱۲۴۹ میں پکڑ کر قید کر لیا اور خود اندر پرستھ یعنی دہلی کی سلطنت کرنے لگا اور ۵۳ پشتیں ۷۴۵ سال ایک ماہ اور ۱۷ دن تک حکمران رہیں اس کی تفصیل بہت سی تاریخوں میں لکھی ہے۔ اس لئے یہاں نہیں لکھی۔

اس کے آگے بدھ اور جین مت کے بارہ میں لکھا جائیگا +

شری سوامی دیانند سرسوتی سوامی کی بنائی ہوئی شستہ عبارت سے آراستہ ستیارتھ پرکاش کا گیارہواں باب دربارہ تائید و تردید مذاہب آریہ ورت ختم ہوا +

نوٹ: پیڑھی کا ترجمہ پشت کیا گیا ہے اور پشت سے مراد جانشین کی سمجھنی چاہیئے (مترجم)۔ ؎ اس کے بعد اور تاریخوں میں اس طرح درج ہے کہ مہاراج پرتھوی راج پر سلطان شہاب الدین غوری چڑھ کر آیا۔ اور کئی بار ہار کر لوٹ گیا۔ آخر مرتبہ سمت ۱۲۴۹ میں آپس کی پھوٹ سے مہاراج پرتھوی راج کو شکست دیکر اور قید کر کے اپنے ملک کو لے گیا بعد ازاں دہلی یعنی اندر پرستھ کا راج خود کرنے لگا۔ مسلمانوں کا راج ۴۵ پشت اور ۶۱۳ برس رہا +

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱۰	رانی پدماوتی	۱	۰	۰
	میزان	۱۹۱	۱	۱۴

رانی پدماوتی لاولد مرگئی اسکے بعد تمام درباریوں نے مشورہ کرکے ہری پریم ویراگی کو تخت پر بٹھایا اور خود سلطنت کرنے لگے ۴ پشتیں ۵۰ سال ۲۱ دن تک حکمران رہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	ہری پریم	۷	۵	۱۶
۲	گوبند پریم	۲۰	۲	۸
۳	گوپال پریم	۱۵	۷	۲۸
۴	مہاباہو	۶	۸	۱۹
	میزان	۵۰	۰	۲۱

راجا مہاباہو سلطنت چھوڑکر جنگل میں تپسیا (ریاضت) کرنے چلے گئے۔ یہ بات بنگال کے راجہ ادھی سین نے سنتے ہی اندرپرستھ میں آکر خود سلطنت کرنی شروع کردی اور ۱۲ پشتیں ۱۵۱ سال ۱۱ مہینے ۲ دن تک حکمران رہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	راجا ادھی سین	۱۸	۵	۲۱
۲	ولاول سین	۱۲	۴	۲
۳	کیشو سین	۱۵	۷	۲۲
۴	مادھو سین	۱۲	۴	۲
۵	میور سین	۲۰	۱۱	۲۷
۶	بھیم سین	۵	۱۰	۹
۷	کلیان سین	۴	۸	۲۱
۸	ہری سین	۱۲	۰	۲۵
۹	کشیم سین	۸	۱۱	۱۵
۱۰	نارائن سین	۲	۲	۲۹
۱۱	لکشمی سین	۲۶	۱۰	۰
۱۲	دامودر سین	۱۱	۵	۱۹
	میزان	۱۵۱	۱۱	۲

راجہ دامودر سین نے اپنے امرا کو بہت ستایا۔ اس لئے راجا کے مشیر دیپ سنگھ نے فوج کے ساتھ ملکر راجا کے ساتھ لڑائی کی اور اس لڑائی میں راجا کو مارکر دیپ سنگھ خود راج کرنے لگا اور ۶ پشتیں ۱۰۷ سال ۶ مہینے ۲۲ دن تک حکمران رہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	دیپ سنگھ	۱۷	۱	۲۶
۲	راج سنگھ	۱۴	۵	۰
۳	رن سنگھ	۹	۸	۱۱
۴	نرسنگھ	۴۵	۰	۱۵
۵	ہری سنگھ	۱۳	۲	۲۹
۶	جیون سنگھ	۸	۰	۱
	میزان	۱۰۷	۱۶	۲۳

راجا جیون سنگھ نے کسی سبب سے اپنی تمام فوج شمال کی جانب بھیجدی۔ یہ خبر پاکر پرتھوی راج چوہان ویرات کے راجا نے جیون سنگھ پر

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۷	چندر سین	۴۷	۴	۲۸
۸	آری تک	۵۲	۱۰	۸
۹	راج پال	۳۶	۰	۰
	میزان	۱۴۵	۱۱	۲۶

راجا راج پال کو اس کے باجگزار مہان پال نے مار کر سلطنت کی اور ایک ہی پشت ۱۴ سال تک رہی اس کی تفصیل نہیں ہے۔

راجا مہاپال کی سلطنت پر راجہ وکرم آدیتہ نے راجہ اونتیکار (اجین) سے فوج کشی کی اور راجہ مہان پال کو مار کر سلطنت کرنے لگا۔ اور ایک ہی پشت ۹۳ سال تک حکمران رہی ان کی تفصیل نہیں ہے۔

راجا وکرم آدیتہ کو شالی واہن کے امرا سمدر پال یوگی پیتھن نے مار کر سلطنت کی اور ۱۶ پشتیں ۳۷۲ سال ۴ مہینے ۲۷ دن تک حکمران رہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

۱	سمدر پال	۵۴	۲	۲۰
۲	چندر پال	۳۶	۵	۴
۳	سہائے پال	۱۱	۴	۱۱
۴	دیو پال	۲۷	۱	۲۸
۵	نرسنگھ پال	۱۸	۰	۲۰
۶	سام پال	۲۷	۱	۱۷
۷	رگھو پال	۲۲	۳	۲۵
۸	گووند پال	۲۷	۱	۱۷

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۹	امرت پال	۳۶	۱۰	۳
۱۰	بلی پال	۱۲	۵	۲۷
۱۱	مہی پال	۱۳	۸	۴
۱۲	ہری پال	۱۴	۸	۴
۱۳	سبیس پال[1]	۱۱	۱۰	۱۳
۱۴	مدن پال	۱۷	۱۰	۱۹
۱۵	کرم پال	۱۶	۲	۲
۱۶	وکرم پال	۲۴	۱۱	۱۳
	میزان	۳۷۲	۴	۲۷

راجہ وکرم پال نے مغربی سمت کے راجا (ملکھ چند بوہرا) پر چڑھائی کر کے میدان میں لڑائی کی۔ اس لڑائی میں ملکھ چند نے وکرم پال کو مار کر اندر پرستھ کی سلطنت کی اور دس پشتیں ۱۹۱ سال ۱ مہینہ ۱۶ دن تک حکمران رہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے:-

۱	ملکھ چند	۵۴	۲	۱۰
۲	وکرم چند	۱۲	۷	۱۲
۳	امین چند[2]	۱۰	۰	۵
۴	رام چند	۱۳	۱۱	۸
۵	ہری چند	۱۴	۹	۲۴
۶	کلیان چند	۱۰	۵	۴
۷	بھیم چند	۱۶	۳	۹
۸	لوب چند	۲۶	۳	۲۲
۹	گووند چند	۲۱	۷	۱۲

[1] کسی تاریخ میں بھیم پال بھی لکھا ہے۔ [2] انکا نام کہیں انک چند بھی لکھا ہے [3] بیدماولی گووند چند کی رانی تھی

سو سال ۳ ماہ اور ۱۷ دن تک راج کیا ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

نمبر شمار	آریہ راجہ	برس	ماہ	دن
۱	ونشروا	۱۷	۳	۲۹
۲	پورسینی	۴۲	۸	۲۱
۳	ویرسینی	۵۲	۱۰	۷
۴	اننگ سائی	۴۷	۸	۲۳
۵	ہری جیت	۳۵	۹	۱۷
۶	پرم سینی	۴۴	۲	۲۳
۷	سکھ پاپال	۳۰	۲	۲۱
۸	کدرت	۴۲	۹	۲۴
۹	سج	۳۲	۲	۱۴
۱۰	امرچوڑ	۲۷	۳	۱۶
۱۱	امی پال	۲۲	۱۱	۲۵
۱۲	وشرتھ	۲۵	۴	۱۲
۱۳	ویرسال	۳۱	۸	۱۱
۱۴	ویرسال سین	۴۷	-	۱۴
	میزان	۵۰۰	۳	۱۷

راجہ ویرسال سین کو ویرمہا پردھان نے مار کر سلطنت کی اور اس کے بعد ۱۶ پشتیں ۴۴۵ برس ۵ مہینے ۳ دن تک حکمران رہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

نمبر شمار	آریہ راجہ	برس	ماہ	دن
۱	راجہ ویرمہا	۳۵	۱۰	۸
۲	اجت سنگھ	۲۷	۷	۹
۳	سرووت	۳۸	۳	۱۰
۴	بھون پتی	۱۵	۴	۱۰
۵	ویرسین	۲۱	۲	۱۳
۶	مہی پال	۴۰	۸	۷
۷	شترو شال	۲۶	۴	۳
۸	سنگھ راج	۱۷	۲	۱۰
۹	تیج پال	۲۸	۱۱	۱۰
۱۰	مانک چند	۳۷	۷	۲۱
۱۱	کام سینی	۴۲	۵	۱۰
۱۲	شترومرون	۸	۱۱	۱۳
۱۳	جیون لوک	۲۸	۹	۱۷
۱۴	ہری راؤ	۲۶	۱۰	۲۹
۱۵	ویرسین	۳۵	۲	۲۰
۱۶	آدیتہ کیتو	۲۳	۱۱	۱۳

راجا آدیتہ کیتو مگدھ کے راجا کو پرایگ کے راجا دھن دھر نامی نے مار کر سلطنت کی اور ۹ پشتیں یعنی ۳۷۴ سال ۱۱ مہینے ۲۶ دن تک حکمران رہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

نمبر شمار	آریہ راجہ	برس	ماہ	دن
۱	راجا دھن دھر	۴۲	۶	۲۴
۲		۴۱	۲	۲۹
۳		۵۰	۱۰	۱۹
۴		۳۰	۳	۸
۵		۲۸	۵	۲۵
۶		۴۵	۲	۵

ملک آریہ ورت کے راجاؤں کی ونشاولی یعنی شجرہ نسب

اندر پرستھ میں آریہ لوگوں نے شریمان مہاراجہ یش پال تک سلطنت کی شریمان مہاراجہ یدھشٹر سے لیکر مہاراجہ یش پال تک راجاؤں کی قریباً ایک سو چوبیس پشتوں نے ۴۱۵۷ سال ۹ ماہ ۱۴ دن تک سلطنت کی۔ اسکی تفصیل یوں ہے:-

راجہ	تعداد	برس	ماہ	دن
آریہ راجہ	۱۲۴	۴۱۵۷	۹	۱۴

شریمان مہاراجہ یدھشٹر وغیرہ کی قریباً ۳۰ پشتیں۔ ۱۷۷۰ سال ۱۱ مہینے ۱۰ دن تک حکمران رہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے:-

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	راجہ یدھشٹر	۳۶	۸	۲۵
۲	راجہ پریکشت	۶۰	۰	۰
۳	راجہ جنمیجے	۸۴	۷	۲۳
۴	راجہ اشومیدھ	۸۲	۸	۲۲
۵	دوتیہ راما	۸۸	۲	۸
۶	چھتر مل	۸۱	۱۱	۲۷
۷	چتر رتھ	۷۵	۳	۱۸
۸	وشٹ شیلیہ	۷۵	۱۰	۲۴
۹	راجہ اگر سین	۷۸	۷	۲۱
۱۰	" شور سین	۷۸	۷	۲۱
۱۱	بھون پتی	۶۹	۵	۵
۱۲	رنجیت	۶۵	۱۰	۴
۱۳	ریکشک	۶۴	۷	۴
۱۴	سکھدیو	۶۲	۰	۲۴
۱۵	نرہری دیو	۵۱	۱۰	۲
۱۶	سچی رتھ	۴۳	۱۱	۲
۱۷	شور سین (دوم)	۵۸	۱۰	۸
۱۸	پربت سین	۵۵	۸	۱۰
۱۹	سیدھاوی	۵۲	۱۰	۱۰
۲۰	سون چیر	۵۰	۸	۲۱
۲۱	بھیم دیو	۴۷	۹	۲۰
۲۲	نرہری دیو	۴۵	۱۱	۲۳
۲۳	پورن مل	۴۴	۸	۷
۲۴	کرودمی	۴۴	۱۰	۸
۲۵	الم مِک	۵۸	۱۱	۸
۲۶	اودے پال	۳۸	۹	۱۰
۲۷	اودن مل	۴۰	۱۰	۲۶
۲۸	دمات	۲۷	۰	۹
۲۹	بھیم پال	۵۸	۵	۸
۳۰	کشیمک	۴۸	۱۱	۲۱
	میزان	۱۷۷۰	۱۱	۱۰

راجہ کشیمک کے وزیر اعظم وِشروا نے راجہ کشیمک کو مار کر راج کیا اس کی چودہ پشتوں نے پانچ

یہ چانکیہ کا شلوک ہے جو کسی کی خوبی نہیں جانتا وہ اس کی مذمت ہمیشہ کرتا ہے جیسے جنگلی بھیل گج مکتا[1] کو چھوڑ گنجا[2] کا ہار پہن لیتا ہے۔ ویسے ہی جو شخص عالم، گیانی، دھرم پر چلنے والا، نیک آدمیوں کی صحبت میں رہنے والا، یوگی، جتی، نفس کش، نیک سیرت ہوتا ہے۔ وہی دھرم، ارتھ، کام اور موکش کو حاصل کر کے اس جنم اور آئندہ جنم میں ہمیشہ سکھ بھوگتا ہے۔

یہ آریہ ورت کے رہنے والے لوگوں کے مذاہب کے بارہ میں مختصر طور پر لکھا ہے اس کے آگے جو آریہ راجاؤں کی مختصر سی تاریخ ملی ہے وہ تمام شریف لوگوں کی آگاہی کے لئے ظاہر کی جاتی ہے۔

یدھشٹر سے یش پال تک کا مختصر شجرہ نسب

۱۱۵- اب مختصراً آریہ ورت کے راجاؤں کا شجرہ نسب کہ جس میں شریمان مہاراجہ یدھشٹر سے لیکر مہاراجہ یش پال تک (راجا ہوگئے ہیں) درج کرتے ہیں شریمان مہاراجہ سوائمبھو منو جی سے لیکر مہاراجہ یدھشٹر تک کی تواریخ مہابھارت وغیرہ میں لکھی ہوئی ہے۔ اس سے شریف لوگوں کو اس زمانہ کی تاریخ کا کچھ حال معلوم ہو جائیگا۔ اگرچہ یہ مضمون رسالہ ودیارتھی سمّلت ہرش چندرکا اور موہن چندرکا میں جو کہ پکش میں دو دفعہ شری ناتھ دوارہ متصل چتوڑ گڈھ ریاست اودے پور میواڑ ملک راجپوتانہ سے نکلتا تھا چھپا تھا اس سے ہم نے ترجمہ کیا ہے۔

اسی طرح سے اگر ہمارے آریہ سجن تواریخی اور علمی کتب کی تحقیقات کر کے لوگوں پر نتیجہ ظاہر کرینگے تو ملک کو بہت فائدہ پہنچیگا۔

مذکورہ بالا رسالہ کے ایڈیٹر کو اپنے ایک دوست سے ایک پرانی کتاب جو کہ سمت ۱۷۸۲ بکرمی لکھی ہوئی تھی (دستیاب ہوئی) اور اس میں سے (اس نے) اخذ کر کے رسالہ نمبر ۱۹ و ۲۰ بابت ماہ مگھر سمت ۱۹۳۹ میں مندرجہ ذیل شجرہ نسب شائع کیا ہے۔

[1] شاعرانہ خیال ہے کہ ہاتھی کے ماتھے میں موتی ہوتا ہے اسکو گج مکتا کہتے ہیں۔
[2] گنجا بمعنی مونگا (مترجم)

ہوئے گھر کی راہ لیتے ہیں۔ مرید بھی ان کے ساتھ ہی چلے جاتے ہیں۔ اسلئے کہ کوئی ان کی قلعی نہ کھول دے۔ وہ دولتمند اپنے جس دوست سے ملیں اسکے سامنے (اسکی) تعریف کرتے ہیں +

اسیطرح جو جو مریدوں کے ساتھ جاتے ہیں ان ان کا حال سب بتلا دیتے ہیں شہر میں (یہ) بڑا چرچا ہے کہ فلاں جگہ ایک بڑے سدھ پیر آئے ہیں ان کے پاس چلیں جب جوق درجوق لوگ جاتے ہیں اور بہت سے پوچھنے لگتے ہیں کہ مہاراج میرے دل کی بات کہئے تب تو انتظام کے درہم برہم ہوجانے سے چپ چاپ ہوکر وہ خاموشی اختیار کر بیٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم کو بہت مت ستاؤ۔ تب تو جھٹ اس کے مرید بھی کہنے لگ جاتے ہیں کہ اگر تم انکو بہت ستاؤگے تو وہ یہاں سے چلے جائینگے اور جو کوئی بڑا دولتمند ہوتا ہے تو وہ مرید کو الگ لیجا کر پوچھتا ہے کہ ہمارے دل کی بات کہلا دو تو ہم سچ مانیں۔ مرید نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے۔ دولتمند نے اسکو بتا دی۔ تب اسکو اسی قسم کے طریق سے لیجا کر بٹھا دیتا ہے۔ اسے سدھ نے سمجھ کر جھٹ کہہ دیا۔ تب تو سارا شہر نے سن لیا کہ اہو! بڑے ہی سدھ ہیں۔ کوئی مٹھائی کوئی پیسہ کوئی روپیہ۔ کوئی اشرفی۔ کوئی کپڑا۔ کوئی آٹا دال بھینٹ کرتا ہے پھر جبتک بھینٹ چڑھتی رہی تب تک جب دلخواہ لوٹتے رہے اور چند یعنی دو ایک آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے لوگوں کو لڑکا ہونے کی دعائے خیر بار لکھ اٹھا کر دیدیا ہے اور ان سے ہزاروں روپے لیکر کہدیتا ہے کہ اگر تیرا سچا اعتقاد ہوگا تو لڑکا ہوجائیگا۔

اس قسم کے بہت سے ٹھگ ہوتے ہیں جن کی عالم لوگ ہی آزمائش کر سکتے ہیں اور کوئی نہیں۔ اسلئے وید وغیرہ علم کا پڑھنا اور نیک صحبت میں رہنا چاہئے تاکہ انسان کو کوئی ٹھگ نہ سکے اور دوسروں کو بھی بچا سکے۔ انسانیت کی آنکھ علم ہی ہے بغیر تعلیم و تربیت کے علم حاصل نہیں ہوتا۔ جو بچپن سے نیک ہدایت پاتے ہیں وہ ہی انسان اور عالم ہوتے ہیں۔ جو بد صحبت میں رہتے ہیں وہ بدکار گنہگار۔ پہلے درجے کے جاہل ہوکر بڑی تکلیفات اٹھاتے ہیں۔ اسی وجہ سے گیان کی فضیلت کہی گئی ہے کہ جو جانتا ہے وہی مانتا ہے +

(برو ھ)

کی بات بتلا کر رات کو پیر مرید ملکر کھاتے پیتے اور سو رہتے ہیں پھر علی الصبح شہر یا گاؤں میں جاکر اسیطرح دو تین دن کہکر پھر چاروں مرید علیحدہ علیحدہ طور پر ایک ایک مالدار سے کہتے ہیں کہ وہ مہاتما مل گئے تمکو ان کا دیدار کرنا منظور ہو تو چلو وہ جب تیار ہوتے ہیں تب مرید ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کیا بات پوچھنی چاہتے ہو۔ ہم سے کہو۔ کوئی اولاد کی خواہش کرتا ہے کوئی دولت کی کوئی بیماری کے دفعیہ کی اور کوئی دشمن کے جیتنے کی۔

انکو وہ مرید لیجاتے ہیں، پیروں مریدوں نے جیسے اشارے مقرر کر رکھے ہیں۔ (اُن سے کام لیتے ہیں) یعنی جسکو دولت کی خواہش ہو اسکو داہنی طرف جسکو اولاد کی خواہش ہو اُسکو مقابل کی طرف اور جس کو بیماری کے دُور کرنیکی خواہش ہو اُسکو بائیں طرف اور جس کو دشمن پر غالب آنے کی خواہش ہو اس کو پیچھے سے لیجاکر مقابل والے کے درمیان بٹھا دیتے ہیں جب نمسکار کرتے ہیں اُسیوقت وہ پیر اپنی پیری کی جھپٹ میں باواز بلند بولتا ہے کیا یہاں ہمارے پاس لڑکے رکھے ہیں جو تو لڑکے کی خواہش کرکے یہاں آیا ہے۔

اسیطرح دولت کی خواہش والے سے "کیا یہاں تھیلیاں رکھی ہیں جو تو دولت کی خواہش کرکے آیا ہے فقیروں کے پاس دولت کہاں رکھی ہے" مریض سے کیا ہم طبیب ہیں جو تو مرض دُور کرنے کی خواہش سے آیا ہے ہم طبیب نہیں ہیں جو تیرا مرض دُور کردیں کسی طبیب کے پاس جا" لیکن جب اس کا باپ بیمار ہو تو اس کو مرید انگوٹھا۔ اگر ماں بیمار ہو تو انگوٹھے کے پاس کی انگلی اگر بھائی بیمار ہو تو درمیانی انگلی۔ اگر عورت بیمار ہو تو تیسری۔ اگر لڑکی بیمار ہو تو چھوٹی انگلی دکھا دیتا ہے۔ اس کو دیکھ کر وہ سدھ کہتا ہے کہ تیرا باپ بیمار ہے۔ تیری ماں۔ تیرا بھائی۔ تیری عورت اور تیری لڑکی بیمار ہے تب تو وہ چاروں ہی خدا ہو جاتے ہیں۔ صادق لوگ اُن سے کہتے ہیں دیکھو جیسے ہم نے کہا تھا ویسے ہی ہیں یا نہیں؟

گرہست کہتے ہیں ہاں جیسا تم نے کہا تھا ویسے ہی ہیں تمنے ہمارا بڑا بھلا کیا اور ہماری بھی بڑی خوشقسمتی تھی جو ایسے عارف ملے جن کے دیدار کرکے ہم خوش ہوگئے مرید کہتے ہیں سنو بھائی یہ مہاتما عارف آزاد ہیں یہاں بہت دن نہیں ٹھیرینگے۔ اگر آن کی دُعا سے خیر لینی ہو تو اپنی اپنی توفیق کے مطابق ان کی تن من دھن سے خدمت کرو۔ کیونکہ سیوا سے میوہ ملتا ہے" اگر کسی پر نظر عنایت ہوگئی تو نہ معلوم کیا دعا دے سنتوں کی کیفیت عجیب ہے۔ گرہستی ایسی للّو پتّو کی باتیں سنکر بڑی خوشی سے ان کی تعریف کرتے

غیر کی بھلائی کرنے کے لئے ہمت کرنے میں مستعد ہیں۔ تب ہی سب آشرم ترقی کر سکیں گے۔

عیسائی مسلمان وغیرہ کو ویدک دھرمی بنانا

۱۱۲۔ دیکھو تمہارے سامنے پاکھنڈ مت بڑھتے جاتے ہیں عیسائی مسلمان تک ہوتے جاتے ہیں ذرا بھی تم سے اپنے گھر کی حفاظت اور دوسروں کو (اپنے میں) ملا لینا نہیں ہو سکتا۔ ہو تو تب جب تم کرنا چاہو۔ جبتک موجودہ زمانے اور آنیوالے زمانے میں تمہارے اندر ترقی کرنے کی عادت پیدا نہیں ہوتی تبتک آریہ ورت اور دیگر ملکوں کے باشندوں کی ترقی نہیں ہوتی۔ جب ترقی کے باعث وید وغیرہ سچے شاستروں کا پڑھنا پڑھانا۔ برہمچریہ وغیرہ آشرموں کا ٹھیک ٹھیک کرنا اور سچے اپدیش ہوں تب ہی ملکی ترقی ہوتی ہے۔

لڑکے دینے والے سادھو

۱۱۳۔ خبردار رہو! بہت سی پاکھنڈ کی باتیں تمکو سچ سچ دکھائی دیتی ہیں مثلاً کوئی سادھو یا دوکاندار لڑکے وغیرہ دینے کی سدھیاں بتلاتا ہے اس کے پاس بہت سی عورتیں جاتی ہیں۔ اور ہاتھ جوڑ کے لڑکا مانگتی ہیں۔ باباجی سب کو لڑکا ہونے کی دعاءِ خیر کہدیتا ہے۔ ان میں سے جس جس کے ہاں لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ وہ سمجھتی ہیں کہ باباجی کی کلام کی برکت سے ہوا جب اس سے کوئی پوچھے کہ سوری۔ گدھی اور مرغی وغیرہ کے بچے کس باباجی کے کلام کی برکت سے ہوتے ہیں۔ تب وہ کچھ بھی جواب نہ دے سکے اگر کوئی کہے کہ میں لڑکے کو زندہ رکھ سکتا ہوں تو وہ آپ ہی کیوں مر جاتا ہے؟

دھن ساری کے ٹھگ

۱۱۴۔ کتنے ہی دغاباز ایسا فریب کھیلتے ہیں کہ بڑے بڑے عقلمند بھی دھوکا کھا جاتے ہیں مثلاً دھن ساری کے ٹھگ۔ یہ لوگ پانچ سات ملکر دور دراز ملکوں میں جاتے ہیں جو جسم کا موٹا تازہ ہوتا ہے اس کو پیر یا کامل بنا لیتے ہیں جس شہر میں یا گاؤں میں دولتمند لوگ ہوتے ہیں۔ اس کے نزدیک جنگل میں اس سدھ کو بٹھا دیتے ہیں اس کے ساتھی مرید شہر میں جا کر اجنبی بنکر ہر کسی سے دریافت کرتے ہیں کہ تم نے ایسے مہاتما کو یہاں کہیں دیکھا ہے یا نہیں وہ ایسا سنکر پوچھتے ہیں کہ وہ مہاتما کون اور کیسا ہے مرید کہتا ہے کہ بڑا سدھ ہے کہ دل کی باتیں بتلا دیتا ہے جو منہ سے کہتا ہے وہی ہو جاتا ہے بڑا یوگی راج ہے اس کے دیدار کیلئے ہم اپنے گھر بار چھوڑ کر تلاش میں ہیں۔ میں نے کسی سے سنا تھا کہ وہ مہاتما اس طرف کو آئے ہیں۔ گرہست کہتا ہے کہ جب وہ مہاتما تمکو ملیں تو ہم کو بھی بتلانا انکے دیدار کرینگے اور دل کی باتیں پوچھیں گے۔ اس طرح دن بھر شہر میں پھرتے اور ہر ایک کو اس پیر

اس قسم کے شلوک پڑھکر ہر ہر بول اُن کے اوپر پھولوں کی بارش کرلیتے، پڑھ کر نمسکار کرتے ہیں۔ جو کوئی ایسا نہ کرے اس کو وہاں رہنا بھی مشکل ہے۔ یہ سب دنیا کو دکھلانے کے لیے کرتے ہیں تاکہ دُنیا میں عزت ہو اور مال ملے۔

۱۰۹۔ کتنے ہی مٹھ دھاری گرہستی ہوکر بھی سنیاس کا گھمنڈ کرتے ہیں۔ کام کچھ
مٹھ دھاریوں کی لیلا نہیں (کرتے)۔

سنیاسی کے وہی کام ہیں جو پانچویں باب میں لکھ آئے ہیں انکو نہ کر کے وقت رائیگاں کھوتے ہیں جو کوئی اچھا اُپدیش کرے اس کے مخالف ہوجاتے ہیں۔ اکثر یہ لوگ بھسم اور رُدراکش پہنتے اور شیو (فرقہ میں) ہونیکا گھمنڈ کرتے ہیں جب کبھی شاستر ارتھ (مباحثہ) کرتے ہیں تو اپنے مت یعنی شنکر آچاریہ کے کہے ہوئے کی تائید اور چکرانکت وغیرہ کی تردید میں راغب ہوجاتے ہیں مگر وید کے طریق کی ترقی اور جتنے پاکھنڈ کے طریق ہیں، انکی تردید میں راغب نہیں ہوتے۔

۱۱۰۔ یہ سنیاسی لوگ ایسا سمجھتے ہیں کہ ہم کو تائید و تردید سے کیا مطلب؟ ہم تو مہاتما ہیں۔ ایسے لوگ بھی دنیا میں بوجھ ثابت ہورہے ہیں جب ان کی یہ حالت ہے تبھی تو وید مارگ کے مخالف وام مارگ وغیرہ فرقے والے عیسائی مسلمان جینی وغیرہ بڑھ گئے (اور) اب بھی بڑھتے جاتے ہیں۔ ان کی بربادی ہو رہی ہے تو بھی ان کی آنکھ نہیں کھلتی۔ کھلے کہاں سے کاش کہ ان کے دل میں رفاہِ عام کا خیال اور فرض کے پورا کرنے کا شوق ہو۔

۱۱۱۔ ۱۱۲۔ یہ لوگ اپنی عزت کھانے پینے کے سوائے اور کچھ بھی نہیں سمجھتے اور دُنیا کی
ان سنیاسیوں کی کمزوریاں مذمت سے بہت ڈرتے ہیں (لوکیشنا) دُنیاوی عزت (وِتیشنا) دولت بڑھانے میں مصروف ہوکر عیش اڑانا (تریشنا) اولاد کی مانند چیلوں سے محبت رکھنا۔ ان تین ایشناؤں (دنیوی خواہشوں) کا ترک کرنا مناسب ہے۔ جب دنیوی خواہش ہی نہیں چھوٹی تو پھر سنیاس کیونکر ہو سکتا ہے اور رو رعایت سے پاک ہو کر وید مارگ کے اُپدیش سے دُنیا کی بھلائی کرنے میں دن رات مشغول رہنا سنیاسیوں کا فرض اولین ہے۔ جب اپنے فرائض کو ادا نہیں کرتے تو پھر سنیاسی وغیرہ نام رکھنا فضول ہے جیسے گرہستی کار وبار اور اپنی بہتری کے لئے محنت کرتے ہیں۔ اگر سنیاسی لوگ اُن سے بھی زیادہ

نقلی برہمچاری اور سنیاسی

۱۰۷ سوال - جو برہمچاری سنیاسی ہیں وہ تو ٹھیک ہیں ؟

جواب - یہ آشرم تو ٹھیک لیکن آجکل ان میں بھی گڑبڑ ہے۔ کتنے برہمچاری نام رکھتے ہیں اور جھوٹ موٹ جٹا بڑھا کر کمال کا دعوے کرتے اور جپ پُرشچرن (عمل) وغیرہ میں پھنسے رہتے ہیں۔ علم پڑھنے کا نام تک نہیں لیتے کہ جس وجہ سے برہمچاری نام ہوتا ہے۔ برہم یعنی وید پڑھنے میں کچھ بھی محنت نہیں کرتے وہ برہمچاری بکری کی گردن کے پستان کی مانند فضول (غیر مفید) ہیں۔

ویسے ہی سنیاسی (بھی) بے علم (ہوکر) ڈنڈ (عصا) کمنڈل (کاسہ) لے کر محض بھیک مانگتے پھرتے اور کچھ بھی وید کے طریق کی ترقی نہیں کرتے (اور) چھوٹی عمر سے سنیاس لے کر گھومتے اور تحصیل علم کو چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ برہمچاری اور سنیاسی جو ادھر ادھر تری خشکی کی (سیر) تیرتھ وغیرہ بتوں کی زیارت اور عبادت کرتے پھرتے علم حاصل کئے بغیر ہی موٹے ہو بیٹھتے تنہا جگہ ہی جب دلخواہ کھاپی کر سوتے اور حسد وکینہ میں پھنس کر برائی بدفعلی کرکے گذران کرتے بھگوے کپڑے اور ڈنڈ (عصا) کے محض پکڑ لینے سے ہی اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھتے اور سب سے اعلیٰ جان کر نیک عمل نہیں کرتے ہیں وہ سنیاسی بھی دنیا میں فضول رہتے ہیں اور جو کل دنیا کی بھلائی کرتے ہیں وہ اچھے ہیں۔

آوارہ گرد گوسائیں

۱۰۸ سوال - گری، پوری، بھارتی وغیرہ گوسائیں لوگ تو اچھے ہیں۔ کیونکہ وہ منڈلی بنا کر ادھر اُدھر گھومتے رہتے ہیں سینکڑوں سادھوؤں کو تعلیم کراتے ہیں۔ اور سب جگہ ادویت مت (ہمہ اوست) کا اپدیش کرتے ہیں اور کچھ پڑھتے پڑھاتے بھی ہیں۔ اس لئے وہ اچھے ہونگے۔

جواب - یہ تمام دس نام پیچھے سے فرضی بنائے گئے ہیں۔ قدیمی نہیں۔ ان کی منڈلیاں محض کھانے کے لئے ہیں۔ بہت سے سادھو کھانے ہی کے لئے منڈلیوں میں رہتے ہیں۔ ٹھیک بھی نہیں ہیں کیونکہ ایک کو مہنت بناتے ہیں۔ شام کے وقت وہ مہنت جو اُن میں بڑا ہوتا ہے مسند پر بیٹھ جاتا ہے اور سب برہمن اور سادھو کھڑے ہو کر ہاتھ میں پھول لے کر

؎ بکری کی گردن کے نیچے جو کھال لٹکتی ہے اس سے مراد ہے۔

مت والے "کیا ہم ناپاک ہیں ؟" محقق "اندر سے بڑے ناپاک ہو"۔ مت والے "تم نے کیسے جانا ؟" محقق "تمہارے چال چلن (اور) کاروبار سے"۔ مت والے۔ "ویشناووں کا برتاؤ ہاتھی کے دانت کی مانند ہوتا ہے جیسے ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور ہوتے ہیں ویسے اندر سے ہم پاک ہیں اور باہر سے صرف لیلا کرتے ہیں"۔ محقق: "جو تم اندر سے پاک ہوتے تو تمہارے باہر کے کام بھی پاک ہوتے۔ اسلئے اندر سے بھی ناپاک ہو"۔

مت والے "ہم خواہ کیسے ہوں لیکن ہمارے چیلے تو اچھے ہیں"۔ محقق "جیسے تم گورو ہو ویسے تمہارے چیلے بھی ہونگے"۔ مت والے۔ ایک مت کبھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ انسانوں کے اوصاف اعمال اور خواص مختلف ہیں۔ محقق۔ جو بچپن میں ایک سی تعلیم دی جائے راست گفتاری وغیرہ دھرم کو اختیار کریں اور دروغگوئی وغیرہ ادھرم کا ترک کریں تو ایک مت ضرور ہو جاوے اور دو مت یعنی دھرم آتما اور ادھرم آتما ہمیشہ رہتے ہیں وہ تو رہیں۔ لیکن دھرم آتما زیادہ ہونے اور ادھرمی کم ہونے سے دنیا میں راحت بڑھتی ہے اور جب ادھرمی زیادہ ہوتے ہیں تب دکھ (بڑھتا ہے)۔ جب سب عالم یکساں اپدیش کریں تو ایک مت ہونے میں کچھ بھی دیری نہ ہو"۔

مت والے۔ "آجکل کلی یگ ہے۔ ست یگ کی بات مت چاہو"۔

محقق۔ کلی یگ نام کال (زمانہ) کا ہے۔ زمانہ حرکت کے ناقابل ہونے کی وجہ سے کچھ ادھرم ادھرم کے کرنے میں مددگار یا مخالف نہیں بلکہ تم ہی کلی یگ کی تصویر بن رہے ہو۔ اگر انسان ہی ست یگیہ کلی یگ نہ ہو تو کوئی بھی دنیا میں دھرم آتما نہ ہوتا یہ تمام صحبت کے بھلے برے پھل ہیں فطرت کے نہیں"۔

اتنا کہکر آپت کے پاس گیا ان سے کہا کہ مہاراج تم نے مجھے بچایا نہیں تو میں بھی کسی کے جال میں پھنسکر تباہ و برباد ہو جاتا۔ اب میں بھی ان پاکھنڈیوں کی تردید اور وید کے بتائے ہوئے ست مت کی تائید کیا کرونگا۔

یہی تمام انسانوں کا (عام) اور عالم و سنیاسیوں کا خاص کام ہے کہ سب انسانوں کو سچائی کی تائید اور جھوٹ کی تردید پڑھا سنا کر سچے اپدیش سے فیض پہنچائیں ❊

تولتا کلا ہے۔ دُنیا کی باتیں نہیں جانتا۔ دیکھو ٹکے کے بغیر دہرم ٹکے کے بغیر کرم ٹکے کے بغیر اعلیٰ رتبہ حاصل نہیں ہوتا جس کے گھر میں ٹکا نہیں ہے وہ ہائے ٹکا ہائے ٹکا کرتا کرتا اچھی اشیاء کو ٹک ٹک دیکھتا رہتا ہے کہ ہائے میرے پاس ٹکا ہوتا تو اس عمدہ شے کا میں لطف اڑاتا کیونکہ سب کوئی سولہ[1] کلا والے ۔ نہ نظر آنیوالے بھگوان (خدا) کی بابت سنا کرتے ہیں لیکن وہ تو نظر نہیں آتا۔ البتہ سولہ آنے اور پیسے کوڑی جزوں کی شکل والا یعنی کلا والا جو روپیہ ہے وہی ظاہر ابھگوان ہے۔ اسی لئے سب کوئی روپیوں کی تلاش میں لگے رہتے ہیں کیونکہ سب کام روپوں سے پورے ہوتے ہیں - ۲ +

محقق۔ ٹھیک ہے تمہاری اندر کی لیلا باہر آگئی ہے تمنے جتنا یہ پاکھنڈ کھڑا کیا ہے وہ سب اپنے سکھ کے لئے کیا ہے لیکن اس میں دُنیا کی بربادی ہوتی ہے کیونکہ جیسا ست اپدیش سے دُنیا کو فیض ہوتا ہے۔ ویسا ہی جھوٹے اپدیش سے نقصان ہوتا ہے جب تم کو روپیہ سے ہی مطلب ہے تو نوکری اور تجارت وغیرہ کام کر کے دولت کو اکٹھا کیوں نہیں کر لیتے ہو ؟

مت والے۔ اس میں محنت زیادہ اور نقصان بھی ہو جاتا ہے لیکن اس ہماری لیلا میں نقصان کبھی نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ فائدہ ہی فائدہ ہوتا ہے۔ دیکھو تلسی کے پتے ڈالکر چرنامرت دے کنٹھی باندھ دیتے ہیں چیلہ مونڈنے سے وہ چیلہ عمر بھر کیلئے مثل حیوان کے ہو جاتا ہے پھر جس طرح چلاویں چل سکتا ہے۔ محقق۔ یہ لوگ تم کو بہت سا مال کس لئے دیتے ہیں ؟

مت والے۔ دہرم سورگ اور مکتی کے لئے ۔ محقق۔ جب تم ہی مکت نہیں اور نہ مکتی کی ماہیت یا اس کے حاصل کرنے کے ذرائع جانتے تو تمہاری خدمت کرنے والوں کو کیا ملیگا ؟

مت والے۔ کیا اس جہان میں ملتا ہے ؟ نہیں بلکہ مرنے کے پیچھے آخرت میں ملتا ہے جتنا یہ لوگ ہم کو دیتے اور خدمت کرتے ہیں وہ سب ان لوگوں کو آخرت میں ملجاتا ہے۔ محقق۔ ان کو تو دیا ہوا ملجاتا ہے یا نہیں۔ مگر تم لینے والوں کو کیا ملیگا۔ جہنم یا کچھ اور۔ مت والے۔ ہم بھجن کیا کرتے ہیں۔ اس کا سکھ ہم کو ملیگا۔

محقق۔ تمہارا بھجن تو ٹکا ہی کے لئے ہے وہ سب ٹکے یہاں ہی پڑے رہینگے۔ اور جس گوشت دلو جسم کو یہاں پالتے ہو وہ بھی خاکستر ہو کر یہاں ہی رہجائیگا جو تم پرمیشور کا بھجن کرتے ہوتے تو تمہاری روح بھی پاک ہوتی۔

---

[1] سولہ صفات ایزدی کا نام سولہ کلا ہے۔ اُس کی تشریح سوامی جی نے رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں کی ہے مترجم

محقق۔ جب تم فریب سے غیر مذہب والے لوگوں کو ٹھگ کر ان کا نقصان کرتے ہو تو پرمیشور کے سامنے کیا جواب دو گے؟ اور گھور نرک میں پڑو گے۔ تھوڑی زندگی کے لئے اتنا بھاری گناہ کرنا کیوں نہیں چھوڑتے؟ مت والے۔ جب جیسا ہوگا تب دیکھا جائیگا۔ نرک اور پرمیشور کی طرف سے سزا جب ہوگی تب ہوگی۔ اب تو عیش کرتے ہیں۔ ہم کو خوشی سے دولت وغیرہ مال دیتے ہیں کچھ جبراً نہیں لیتے۔ پھر راجا کیوں سزا دے؟

محقق۔ جیسے کوئی چھوٹے بچے کو بہکا کر دولت وغیرہ اشیاء چھین لیتا ہے جیسے اُنکو سزا ملتی ہے۔ ویسے تم کو کیوں نہیں ملتی؟ کیونکہ

جو علم سے بے بہرہ ہے وہی بچہ ہے جو علم کا دینے والا ہے وہ بزرگ کہلاتا ہے۔ جو عقلمند عالم ہے وہ تو تمہاری باتوں میں نہیں پھنستا۔ البتہ جاہل لوگ جو بچے کی مانند ہیں۔ اُن کو ٹھگنے میں تم کو راجا کی طرف سے ضرور سزا ہونی چاہئے۔

مت والے "جب راجا رعیت سب ہمارے مت میں ہیں تو ہم کو سزا کون دینے والا ہے جب ایسا انتظام ہوگا تب ان باتوں کو چھوڑ کر دوسرا انتظام کرینگے۔

محقق۔ "جو تم بیٹھے بیٹھے فضول مال مارتے ہو سو علم پڑھ کر گرہستیوں کے لڑکے لڑکیوں کو پڑھاؤ۔ تو تمہارا اور گرہستیوں کا بھلا ہو جائے"۔ مت والے۔ جب ہم بچپن سے لیکر موت تک کے سکھوں کو چھوڑیں۔ بچپن سے جوانی تک علم پڑھنے میں رہیں۔ پھر پڑھانے میں اور اپدیش کرنے میں عمر بھر محنت کریں۔ ہم کو کیا مطلب ہے۔ ہم کو ایسے ہی لاکھوں روپے مل جاتے ہیں۔ چین کرتے ہیں۔ اس کو کیوں چھوڑیں۔

محقق "اس کا نتیجہ تو برا ہے۔ دیکھیے تم کو بڑی بڑی بیماریاں ہوتی ہیں جلد مر جاتے ہو عقلمندوں کے نزدیک برے سمجھے جاتے ہو پھر بھی کیوں نہیں سمجھتے؟ مت والے "ارے بھائی!

(آپت ودوان[1]) یہ سب مذہب بے علمی سے پیدا ہوئے اور علم کے خلاف ہیں۔ جاہل کمینے اور دھنی لوگوں کو بہکا کر اپنے جال میں پھنسا کر اپنی مطلب براری کرتے ہیں۔ وہ بیچارے اپنے منش جنم کے پھل سے بے بہرہ ہو کر اپنی انسانی زندگی کو ضائع کرتے ہیں۔ دیکھو! جس بات میں یہ ہزار اتفاق رائے کر سکیں وہ ویدمت قابل تسلیم ہے اور جس میں باہم اختلاف ہو۔ وہ فرضی جھوٹا۔ ادھرم۔ ناقابل تسلیم ہے۔

محقق۔ اس کی آزمائش کیسے ہو؟ آپت ودوان۔ تو جا کر ان باتوں کو پوچھ۔ سب کی ایک رائے ہو جائیگی۔

تب وہ ان ہزاروں کی منڈلی کے بیچ میں کھڑا ہو کر بولا کہ سنو سب لوگو! راست گفتاری میں دھرم ہے یا دروغگوئی؟ سب یک زبان ہو کر بولے کہ راست گفتاری میں دھرم ہے اور دروغگوئی میں ادھرم ہے۔ ویسے ہی علم پڑھنے، برہمچریہ رکھنے اور پوری جوانی میں شادی، نیک صحبت، ہمت اور سچے کاروبار وغیرہ (کے کرنے) میں دھرم اور جاہل رہنے، برہمچریہ نہ کرنے، زناکاری، بدصحبت، جھوٹے کاروبار، مکر و فریب، ایذا رسانی، دوسرے کو نقصان پہنچانے وغیرہ کاموں کی بابت سب نے متفق الرائے ہو کر یہ کہا کہ علم وغیرہ کے حاصل کرنے میں دھرم اور جہالت وغیرہ کے حاصل کرنے میں ادھرم ہے۔ تب محقق نے سب سے کہا کہ تم اسی طرح سب لوگ متفق الرائے ہو کر سچے دھرم کی ترقی اور جھوٹے طریق کی تنزلی کیوں نہیں کرتے ہو؟

وہ سب بولے۔ اگر ہم ایسا کریں تو ہم کو کون پوچھے۔ ہمارے چیلے ہمارے حکم میں نہ رہیں۔ روزی جاتی رہے۔ پھر جو ہم عیش اڑا رہے۔ وہ سب ہاتھ سے چلا جائے اس لئے ہم جانتے ہیں۔ تو بھی اپنے اپنے مذہب کا اپدیش اور اس کا ہٹ کرتے ہی جاتے ہیں کیونکہ دنیا "ٹھگ کیسے روٹی کھائے شک سے" ایسی بات ہے۔

دیکھو! دنیا میں سیدھے سچے انسان کو کوئی نہیں دیتا اور نہ پوچھتا ہے جو کچھ ڈھونگ بازی اور فریب کرتا ہے۔ وہی مال پاتا ہے۔

محقق۔ جو تم ایسا پاکھنڈ چلا کر غیر آدمیوں کو ٹھگتے ہو تمکو راجہ سزا کیوں نہیں دیتا۔ مہنت لوگ۔ ہمنے راجہ کو بھی اپنا چیلا بنا لیا ہے ہمنے پختہ انتظام کیا ہے۔ ٹوٹیگا نہیں

[1] جو پورا عالم، دھرماتما، سب پر مہربان اور بغیر لاگ لپیٹ کے محض سچائی کی ہدایت کرنیوالا اور خود اس پر عمل پیرا ہو اسکو آپت ودوان

محقق نے دل میں سمجھا کہ جب کھتری۔ پولیس کے سپاہی چوروں ڈاکوؤں اور دشمن نہیں ڈرتے۔ تو ہم راج کے نوکر کیوں ڈریں گے +

پھر آگے چلا تو ست مت والوں نے اپنے ہی کو سچا کہا۔ کوئی (کہنے لگا) کہ ہمارا کبیر سچا۔ کوئی نانک۔ کوئی داؤد۔ کوئی دلبھ۔ کوئی سہجانند۔ کسی کو مادھو وغیرہ کو بڑا اور اوتار بتلاتے سنا۔ ہزاروں نے پوچھا۔ ان کے ایک دوسرے کے باہمی نفاق کو دیکھ کر اچھی طرح سے یقین کر لیا کہ ان میں کوئی گورو بنانے کے لائق نہیں ہے کیونکہ ہر ایک کو جھوٹا بتلانے کے لئے نوسوننانوے گواہ ہو گئے اور جسطرح جھوٹے دوکاندار یا بیسوا اور بھڑوا وغیرہ اپنی اپنی چیز کی بڑائی اور دوسرے کی برائی کرتے ہیں اسیطرح ان کو جانو۔ بقول

سچائی کو کامل طور پر جاننے کے لئے وہ ہاتھ جوڑ ا رکت ہست (ہاتھ میں کچھ لئے ہوئے) ہو کر ویسے جاننے والے ایشور پر یقین رکھنے اور اس کو جاننے والے گورو کے پاس جاوے۔ ان پاکھنڈیوں کے دام میں نہ پھنسے۔ (۱)

جب ایسا محقق عالم کے پاس جائے (تو عالم) شانت چت غالب الحواس پاس آئے ہوئے محقق کو ٹھیک ٹھیک علم معرفت یعنی پرمیشور کے اوصاف اعمال اور خواص کا اپدیش کرے اور جس جس ذریعے سے وہ سننے والا دھرم ارتھ۔ کام۔ موکش اور پرمیشور کو جان سکے۔ ویسی ہدایت کیا کرے (منڈک ۱-۲-۱۲ و ۱۳)۔

جب وہ ایسے شخص کے پاس جا کر بولا کہ مہاراج! اب ان فرقہ والوں کے بکھیڑوں سے میرے دل میں شک ہو گیا ہے۔ کیونکہ اگر میں ان میں سے کسی ایک کا چیلا ہو جاؤنگا تو نوسوننانوے کا مخالف ہونا پڑیگا جس کے نوسوننانوے دشمن اور ایک دوست ہے اس کو سکھ کبھی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے آپ مجھ کو اپدیش کیجئے۔ جس کو میں قبول کروں۔

ویدانتی۔ ”ہم دھرم ادھرم کچھ بھی نہیں مانتے۔ ہم ظاہرا برہم (خدا) ہیں۔ ہم میں دھرم ادھرم کہاں ہیں؟ یہ جہان سب جھوٹا ہے اور جو گیانی (عالم) شدھ چیتن[۱] ہونا چاہے تو اپنے کو برہم مان جیو بھاؤ کو چھوڑ دے۔ نت[۲] مکت ہو جائیگا“ ♦ **محقق**۔ اگر تم نت مکت برہم ہو تو برہم کے اوصاف عمل اور خواص تم میں کیوں نہیں۔ اور جسم میں کیوں قید ہو؟

ویدانتی۔ ”تجھ کو جسم نظر آتا ہے۔ اس لئے تو بھولا ہوا ہے ہم کو سوائے برہم کے کچھ نظر نہیں آتا“۔

محقق۔ تم دیکھنے والے کون اور کس کو دیکھتے ہو؟ **ویدانتی**۔ ”دیکھنے والا برہم اور برہم کو برہم دیکھتا ہے“ **محقق**۔ کیا دو برہم ہیں؟ **ویدانتی**۔ ”نہیں اپنے آپ کو دیکھتا ہے“ **محقق**۔ کیا کوئی اپنے کندھے پر آپ چڑھ سکتا ہے۔ تمہاری بات سوائے پاگل پن کے کچھ نہیں۔

اس نے آگے جینیوں کے پاس جاکر پوچھا۔ انہوں نے بھی ویسا ہی کہا لیکن اتنا زیادہ کہا کہ ”جین دھرم کے سوائے سب دھرم خراب ہیں۔ دنیا کا بنانیوالا ازلی ایشور کوئی نہیں۔ دنیا ازل سے ایسی ہی بنی ہوئی ہے اور بنی رہیگی۔ آ تو ہمارا چیلہ ہوجا کیونکہ ہم سب طرح سے اچھے ہیں۔ نیک باتوں کو مانتے ہیں۔ جین مارگ کے علاوہ سب جھوٹے ہیں“ ♦

آگے چلکر عیسائی سے پوچھا اس نے دام مارگی کی مانند سب سوال و جواب کیئے۔ اتنا بڑھکر بتلایا کہ ”سب انسان گنہگار ہیں۔ اپنی طاقت سے گناہ نہیں چھوٹتا بغیر عیسٰے پر ایمان لائے پاک ہوکر نجات کو نہیں پاسکتا۔ عیسٰی نے سب کے کفارہ کے لئے اپنی جان کھو کر رحم ظاہر کیا ہے۔ تو ہمارا ہی چیلہ ہوجا“ ♦

محقق یہ سنکر مولوی صاحب کے پاس گیا۔ ان سے بھی ایسے ہی سوال و جواب ہوئے اتنا زیادہ کہا کہ ”لاشریک خدا۔ اس کے پیغمبر اور قرآن شریف کے بغیر مانے کوئی نجات نہیں پاسکتا جو اس مذہب کو نہیں مانتا وہ دوزخی اور کافر ہے۔ واجب القتل ہے“۔

محقق یہ سنکر ویشنو کے پاس گیا۔ ویسی ہی گفتگو ہوئی۔ اتنا زیادہ کہا کہ ”ہمارے تِلک چھاپ دیکھکر یم[۴] راج ڈرتا ہے“ ♦

۱؎ پاک روح مراد خدا سے ہے ۲؎ جیو بھاؤ کو چھوڑنا یعنی یہ خیال کہ میں روح ہوں چھوڑ دے۔ ۳؎ جو ہمیشہ نجات یافتہ ہو (مترجم)۔

۴؎ (مترجم) پورانک لوگ مثل مسلمانوں کے مانے ہوئے ہیں کہ میزان عمل سے گناہ و ثواب کی سزا جزاء دینے والا ایشور یا خدا انہوں کہیں تخت پر بیٹھا ہوا جسکو وہ یم راج کے نام سے نامزد کرتے ہیں ♦

سچائی کا متلاشی اور عالمگیر سچے دہرم کی تحقیق۔

ہیں۔ تردید کسی کی نہ کرنی چاہیئے۔ اگر کرتے ہو تو آپ ان سے بڑھکر کیا بتلاتے ہو؟ اگر بتلاتے ہو تو کیا آپ سے زیادہ یا برابر کوئی شخص نہ تھا اور نہ ہے ایسا غرور کرنا آپ کو مناسب نہیں کیونکہ پرمیشور کی خلقت میں ایک سے ایک زیادہ برابر اور کم بھی ہیں کسیکو غرور کرنا مناسب نہیں

جواب۔ دہرم سب ایک ہوتا ہے یا ایک سے زیادہ؟ اگر کہو کئی ہوتے ہیں تو ایکدوسرے کے مخالف ہوتے ہیں یا مطابق۔ اگر کہو کہ مخالف ہوتے ہیں تو ایک کے بعد دوسرا دہرم نہیں ہو سکتا اور اگر کہو کہ مطابق ہیں تو علیحدہ علیحدہ ہونا فضول ہے اس لئے دہرم اور ادہرم ایک ہی ہوتا ہے کئی نہیں اور یہی بات ہم خصوصیت سے کہتے ہیں مثلاً سب فرقوں کے اپدیشکوں کو کوئی راجا اکٹھا کرے تو ایک ہزار سے کم نہیں ہونگے لیکن ان میں بڑے فرقے دیکھو تو پورانی۔ کرانی جینی اور قرانی چار ہیں۔ کیونکہ ان چاروں کے اندر سب فرقے آجاتے ہیں کوئی راجا ان کی سبھا کرکے جگیاسو (محقق) ہو کر پہلے وام مارگی سے پوچھے کہ اے صاحب اپنے آجتک کوئی گورو (استاد) نہیں بنایا اور نہ کسی دہرم کو قبول کیا ہے کہیے سب مذاہب میں افضل دہرم کسکا ہے جسکو میں اختیار کروں؟ **وام مارگی** "ہمارا ہے" **محقق**۔ یہ نو سو ننانوے کیسے ہیں؟ "**وام مارگی**" سب جھوٹے اور دوزخی ہیں کیونکہ [illegible] اس مقولہ کے حوالہ سے ہمارے دہرم سے بڑھکر کوئی دہرم نہیں ہے۔ **محقق**۔ آپ کا کیا دہرم ہے؟

وام مارگی۔ بھگوتی کو ماننا۔ شراب گوشت وغیرہ پانچ مکاروں کا استعمال اور ردریامل وغیرہ چونسٹھ تنتروں کا ماننا وغیرہ۔ اگر تو مکتی کی خواہش کرتا ہے تو ہمارا چیلا ہو جا۔

محقق۔ اچھا لیکن دیگر مہاتماؤں کا بھی درشن کر (آن سے) دریافت کر آؤں پھر جس پر میرا اعتقاد اور محبت ہوگی اسکا چیلہ ہو جاؤنگا۔ **وام مارگی**۔ اسے کیوں شک کرتا ہے۔ یہ لوگ تجھکو بہکا کر اپنے جال میں پھنسا لینگے۔ کسی کے پاس مت جاؤ۔ ہمارے ہی زیر سایہ ہو جاؤ۔ ورنہ پچھتاؤگے۔ دیکھ ہمارے مت میں عیش اور نجات دونوں ہیں۔

محقق۔ اچھا دیکھ تو آؤں۔

آگے چلکر شیو کے پاس جا کر پوچھا تو ایسا ہی جواب اس نے دیا۔ اسقدر زیادہ کہا کہ بغیر شیو۔ رودراکھش بھسم ملنے اور لنگ پوجنے کے نجات کبھی نہیں ہوتی۔

وہ اسکو چھوڑ نوین ویدانتی جی کے پاس گیا۔

محقق۔ کہو مہاراج آپ کا دہرم کیا ہے؟

ایک یہ کہ ایشور کے علاوہ جو لے علے صفات والی اشیاء اور عالموں کو بھی دیو نہیں ماننا ہے وہ ٹھیک نہیں کیونکہ پرمیشور مہادیو (ہے) اور اگر دیو نہ ہوتے تو سب دیوؤں کا سوامی (مالک) ہونیکے باعث مہادیو کیوں کہلاتا ہے (۱۱)

اگنی ہوتر وغیرہ رفاہِ عام کے کاموں کو فرض نہ سمجھنا اچھا نہیں۔ (۱۲)

رشی مہرشیوں کے احسانوں کو فراموش کر عیسیٰ کی طرف میلان رکھنا اچھا نہیں ۔ (۱۳)

ویدوں کے علوم کو علت مانے بغیر دیگر معلول علوم کی اشاعت کا ماننا بالکل ناممکن بات ہے (۱۴)

علم کا نشان جو یگیوپویت ہے اسکو اور چوٹی کو کاٹ کر مسلمان عیسائیوں کی مانند بن بیٹھنا یہ بھی فضول ہے جب پتلون وغیرہ کپڑے پہنتے ہو اور تمغوں کی خواہش کرتے ہو تو کیا یگیوپویت وغیرہ کا کچھ بڑا بوجھ ہو گیا تھا؟ (۱۵)

برہما سے لیکر اس کے بعد آریہ ورت میں بہت سے عالم ہو گذرے ان کی تعریف نہ کرکے یورپین ہی کی تعریف کے پل باندھنا اسکو طرفداری اور خوشامد نہ کہیں تو کیا کہیں؟ (۱۶)

تخم اور اس کے انکر کی طرح جیو اور بے جان کے ملاپ سے روح کی پیدائش کا ماننا پیدائش سے پہلے روح کی ہستی کا نہ ماننا اور پیدا شدہ کو یہ ماننا کہ فنا نہیں ہوتی۔ یہ اجتماع ضدین ہے اگر پیدائش کے پہلے جاندار اور بے جان چیزیں نہ تھیں تو روح کہاں سے آ گئی اور ملاپ کن کا ہوا۔ اگر ان دونوں کو ازلی مانتے ہو تو ٹھیک لیکن پیدائش دنیا سے بیشتر ایشور کے سوائے دیگر کسی شئے کو نہ ماننا یہ آپکا دعویٰ فضول ہو جائیگا۔

اسلئے اگر ترقی کرنا چاہتے ہو تو آریہ سماج کیساتھ ملکر اُن کے مقاصد کے مطابق عمل کرنا منظور کیجئے ورنہ کچھ ہاتھ نہ لگیگا کیونکہ ہمارا اور آپکا عین فرض ہے کہ جس ملک کی چیزوں سے اپنا جسم بنا اور اب بھی پرورش پا رہا ہے اور آئندہ پائیگا۔ اس کی ترقی تن من دھن سے سب لوگ ملکر محبت سے کریں۔ اسلئے جیسا کہ آریہ سماج ملک آریہ ورت کی ترقی کا باعث ہے ویسا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اگر اس سماج کو ٹھیک طور پر مدد دیں تو بہت اچھی بات ہے کیونکہ سماج کی خوشحالی کا بڑھانا مجمع کا کام ہے ایک کا کام نہیں۔

۱۰۶۔ سوال۔ آپ سب کی تردید ہی کرتے آتے ہو لیکن اپنے اپنے دھرم میں سب اچھے

ے کیئے ہوئے کرموں کا پھل نہ ملنا کرت ہانی یعنی تضیع اعمال ہے۔ ے کام کرنے کے بغیر پھل کا پراپت ہونا اکرتا بھیاگم یعنی حصول بلا عمل ہے ے نیر گھر نیہ یعنی بیرحمی۔ ے ویشمیہ یعنی عدم مساوات ۔

جواب۔ ایسا کہے۔ تو پرمیشور کا انصاف نہ رہے۔ اور نیک اعمال کی ترقی بھی کوئی نہ کرے۔ کیونکہ تھوڑے سے بھی نیک اعمال کا لا انتہا ثمرہ پرمیشور دیدیگا اور پشچاتاپ۔ یا پرارتھنا سے گناہ خواہ کسی قدر ہوں چھوٹ جائینگے۔ ایسی باتوں سے دھرم کی تنزلی اور بد اعمالی کی ترقی ہوتی ہے۔

سوال۔ ہم فطرتی علم کو وید سے بھی بڑا مانتے ہیں۔ خارجی کو نہیں کیونکہ جو فطرتی علم خدا کا عطا کردہ ہم میں نہ ہوتا تو ویدوں کو بھی کیسے پڑھ پڑھا سمجھ سمجھا سکتے۔ اس لئے ہم لوگوں کا مذہب بہت اچھا ہے۔

جواب۔ یہ تمہاری بات فضول ہے کیونکہ جو کسی کا دیا ہوا علم ہوتا ہے وہ فطرتی نہیں ہوتا جو فطرتی ہے وہ سہج (جبلی) گیان یا علم ہوتا ہے اور اسکو کوئی گھٹا بڑھا نہیں سکتا۔ اس کی ترقی کوئی بھی نہیں کر سکتا کیونکہ جنگلی لوگوں میں بھی فطرتی علم موجود ہے۔ تو بھی وے اپنی ترقی نہیں کر سکتے۔ اور جو خارجی علم ہے وہی ترقی کا باعث ہے۔ دیکھو تم ہم لڑکپن میں افعال کردنی ناکردنی اور دھرم ادھرم کچھ بھی ٹھیک نہیں جانتے تھے جب ہم عالموں سے پڑھے تب ہی افعال کردنی ناکردنی اور دھرم ادھرم کو سمجھنے لگے اس لئے فطرتی علم کو سب سے افضل ماننا ٹھیک نہیں ہے۔ (۹)

جو آپ لوگوں نے پورو (پچھلا) اور اُتر جنم (دوبارہ جنم) نہیں مانا ہے۔ وہ عیسائی اور مسلمانوں کی نقل کی ہے۔ اس کا بھی جواب پنر جنم کی تشریح کے مضمون سے سمجھ لینا لیکن اتنا سمجھو کہ جیو (روح) سناتن (ازلی) یعنی قدیمی ہے۔ اور اس کے اعمال بھی پرواہ روپ دور تسلسل سے نت (ازلی) ہیں فعل اور فاعل کا ہمیشہ تعلق ہوتا ہے۔ کیا وہ جیو کہیں نکما بیٹھا رہتا یا بیٹھا رہیگا اور تمہارے کہنے سے تو پرمیشور بھی نکما ٹھہرتا ہے۔

پورو اپر (پچھلا اور آئندہ) جنم نہ ماننے سے کرت ہانی اور اکرتا بھیاگم نیر گھرنیہ اور ویشمیہ دوش بھی ایشور میں آتے ہیں کیونکہ جنم نہ ہو تو گناہ ثواب کے ثمرہ کو بھوگنا جاتا رہے کیونکہ جسطرح دوسرے کو سکھ دکھ یا نفع نقصان پہنچایا ہوتا ہے اسیطرح اسکا ثمرہ بغیر جسم کے حاصل کئے نہیں مل سکتا دوسرا پورو جنم کے گناہ و ثواب کے بغیر رنج و راحت کا ملنا اس جنم میں کیونکر ہووے اگر پورو جنم کے گناہ و ثواب کے مطابق رنج و راحت نہ ہو تو پرمیشور غیر منصف ٹھہرے اور بھوگنے (کی حالت میں) نہ ہونے کے برابر اعمال کا ثمرہ ہو جائیگا۔ اس لئے یہ بھی بات آپ لوگوں کی اچھی نہیں (۱۰)

بھی نہیں ہو سکتے کیونکہ تم در در کے بھکھاری بنے ہو تم نے سمجھا ہے کہ اسبات سے ہم لوگ اپنا اور دوسروں کا بھلا کر سکینگے سو نہیں کر سکیں گے۔ جیسے کسی کے ماں باپ دونوں (ملکر) کل دنیا کے لڑکوں کی پرورش کرنے لگیں تو سب کی پرورش کرنا تو غیر ممکن ہے۔ البتہ ایسا کرنے سے وہ اپنے لڑکوں کو بھی مار بیٹھیں گے ویسے ہی آپ لوگوں کی حالت ہے۔

بھلا وید وغیرہ سچے شاستروں کو مانے بغیر تم اپنے قول کی سچائی اور جھوٹ کی آزمائش اور آریہ ورت کی ترقی بھی کبھی کر سکتے ہو۔ ملک کو جو بیماری ہوئی ہے اس کی دوائی تمہارے پاس نہیں ہے یورپین لوگ تمہاری پرواہ نہیں کرتے اور آریہ ورتی لوگ تمکو دیگر مذاہب والوں کی مانند سمجھتے ہیں۔ اب بھی سمجھکر وید وغیرہ کی قدر کرنے سے ملک کی ترقی کرنے لگو تو بھی اچھا ہے جب تم یہ کہتے ہو کہ تمام سچائیاں پرمیشور سے ظاہر ہوتی ہیں تو رشیوں کے آتماؤں میں ایشور سے ظاہر کئے گئے ستیارتھ (سچے معنی) ویدوں کو کیوں نہیں مانتے۔ ہاں یہی وجہ ہے کہ تم لوگ وید نہیں پڑھتے اور نہ پڑھنے کی خواہش کرتے ہو کیونکہ تم کو وید وکت (ویدوں فرمودہ) علم حاصل ہو سکیگا (۶)

دوئم۔ دنیا کی علت مادی کے بغیر دنیا کی پیدائش اور روح کو بھی پیدا شدہ مانتے ہو جیسے عیسائی اور مسلمان وغیرہ مانتے ہیں اسکا جواب دنیا کی پیدائش اور جیو اینشور کی تشریح (کے مضمون) میں دیکھ لیجئے (باب آٹھواں) علت کے بغیر معلول کا ہونا بالکل ناممکن اور پیدا شدہ چیز کا فنا نہ ہونا ویسا ہی ناممکن ہے (۷)

ایک یہ بھی تمہارا نقص ہے کہ جو پشچاتاپ (توبہ) اور پرارتھنا (دعا) سے گناہوں کا دفعیہ مانتے ہو اسی بات سے دنیا میں بہت سے گناہ بڑھ گئے ہیں کیونکہ پرانی لوگ تیرتھ وغیرہ کی زیارت سے جینی لوگ۔ نوکار منتر جپ اور تیرتھ وغیرہ سے عیسائی لوگ عیسیٰ کے بھروسہ پر اور مسلمان لوگ توبہ کرنے سے گناہ کا چھوٹ جانا بغیر بھوگنے کے مانتے ہیں اسی وجہ سے گناہوں سے نہ ڈر کر گناہ (کرتے ہیں) بہت رغبت ہو گئی ہے۔ اسبات میں برہمو اور پرارتھنا سماجی بھی پرانی وغیرہ (لوگوں) کی مانند ہیں۔ اگر (تم) ویدوں کو سنتے تو (معلوم ہوتا) کہ بغیر بھوگنے کے گناہ و ثواب کا دفعیہ نہیں ہو سکتا (یہجانکر) گناہوں سے ڈرتے اور دھرم میں ہمیشہ راغب رہتے۔ اگر بھوگنے کے بغیر (گناہوں کا) دفعیہ مانیں تو ایشور غیر منصف ٹھہرتا ہے (۸) جو تم روح کی لا انتہا ترقی مانتے ہو سو بھی نہیں ہو سکتی کیونکہ محدود روح کے وصف۔ عمل۔ فطرت کا ثمرہ بھی محدود ہونا ضروری ہے۔

سوال۔ پرمیشور رحیم ہے۔ محدود کرموں کا پھل لا انتہا دے دیگا ﴾

بدولت ان بے علم لوگوں کو فیض پہنچتا۔ اور اگر کہو کہ وے (فیض) حاصل نہیں کرتے ہم کیا کریں تو یہ تمہارا نقص ہے انکا نہیں کیونکہ تم اگر اپنا چالچلن اچھا رکھتے ہو تو وہ تم سے محبت کرتے اور فیضیاب ہوتے لیکن تم نے ہزاروں کی بھلائی برباد کرکے اپنا ہی آرام ڈھونڈا۔ لہذا یہ تمسے بڑا قصور ہوا۔ کیونکہ دوسروں کی بھلائی کرنا دھرم اور دوسروں کو نقصان پہنچانا ادھرم کہلاتا ہے۔ اس لئے عالم شخص کو مناسب برتاؤ کرکے جاہلوں کو دکھ کے سمندر سے عبور کرانے کے لئے بمنزلہ جہاز کے بننا چاہیئے بالکل جاہلوں کی مانند کام نہ کرنے چاہیئیں بلکہ جس میں ان کی اور اپنی دن بدن محبت اور ترقی ہو ویسے کام کرنے مناسب ہیں

سوال - ہم کوئی کتاب الہامی یا کسی کو ہر ایک پہلو میں سچی نہیں مانتے کیونکہ انسانوں کی عقل غلطی سے پاک نہیں ہوتی۔ اس لئے ان کی تصنیف شدہ کتابیں سب غلطی والی ہوتی ہیں لہذا ہم سب سے سچائی حاصل کرتے اور جھوٹ کو چھوڑ دیتے ہیں خواہ سچائی وید بائبل یا قرآن میں یا دیگر کسی کتاب میں پائی جائے وہ ہمارے قبول کرنے کے لائق ہے جھوٹ کسی کا نہیں ہے۔

جواب - جس بات سے تم سچائی قبول کرنے والے ہونا چاہتے ہو اسی بات سے جھوٹ کے قبول کرنیوالے بھی ٹھیرتے ہو کیونکہ جب تمام انسان غلطی سے پاک نہیں ہو سکتے تو تم بھی انسان ہونے سے غلطی سے پاک نہیں ہو جب غلطی (کرنے) والے کے الفاظ مکمل طور پر قابل تسلیم نہیں ہو سکتے تو تمہاری بات کا بھی اعتبار نہیں ہو سکتا پھر تو تمہاری بات کا بالکل اعتبار نہ کرنا چاہیئے جب یہ حالت ہے تو تمہارا کہنا زہر آلودہ اناج کی مانند قابل ترک ہے لہذا تمہاری تصنیف شدہ (کتابیں) تو بالکھوان (بیشک کسی شخص) کو بھی نہیں ماننی چاہیئے۔

"چلے تو چوبے جی چھبے جی بننے کو۔ گانٹھ کے دو کھو کر دوبے جی بن گئے"۔ جیسے کہ دیگر انسان ہمہ داں نہیں ہیں (ویسے ہی) تم (بھی) کچھ ہمہ داں نہیں ہو شاید (تم) غلطی سے جھوٹ کو قبول کر لیتے اور سچائی چھوڑ دیتے ہوگے لہذا ہمہ داں پرمیشور کی کلام کا سہارا ہم محدود العقل انسانوں کو ضرور لینا چاہیئے۔ جیسا کہ وید کے مضمون میں لکھ آئے ہیں ویسا تمکو ضرور ماننا چاہیئے۔ ورنہ [illegible]

ابتر سے بدتر ہوتا ہے جب کل سچائیاں ویدوں سے حاصل ہوتی ہیں جن میں کہ جھوٹ ذرا بھی نہیں ہے تو ان کو تسلیم کرنے میں شک کرنا (گویا) اپنا اور دوسرے کا محض نقصان کرنا ہے۔ اسی وجہ سے تم کو آریہ ورتی لوگ اپنا نہیں سمجھتے اور تم آریہ ورت کی ترقی کا باعث

اور انجمن سے فیصلہ کرتے ہیں۔ اپنی قوم کی ترقی کیلئے تن من دہن صرف کرتے ہیں۔ آلسی اور سستی کو چھوڑ کر ہمت کیا کرتے ہیں۔ دیکھو! اپنے ملک کے بنے ہوئے جوتے کو دفتر اور کچہری میں جانے دیتے ہیں۔ یہاں کے دیسی جوتے کو نہیں۔ اتنے ہی سے سمجھ لو کہ اپنے ملک کے بنے ہوئے جوتوں کی جتنی قدر اور تعظیم کرتے ہیں اتنی غیر ملک کے باشندوں کی نہیں کرتے۔ دیکھئے سو برس سے چند سال زیادہ ہوئے کہ اس ملک میں یوروپین لوگ آئے اور آجتک وہ لوگ موٹے کپڑے وغیرہ پہنتے ہیں جیسا کہ اپنے ملک میں پہنتے تھے۔ انہوں نے اپنے ملک کا چال چلن نہیں چھوڑا اور تم میں سے بہت سے لوگوں نے اُن کی نقل کر لی اسوجہ سے تم بے عقل اور وہ عقلمند ثابت ہوتے ہیں نقل کرنا کسی عقلمند کا کام نہیں۔ ان لوگوں میں جو شخص جس کام پر تعینات ہوتا ہے (وہ) اس کو بخوبی پورا کرتا ہے۔ حکم کی تعمیل برابر کرتے ہیں اپنے ملک والوں کو تجارت وغیرہ میں مدد دیتے ہیں اس قسم کی خوبیوں اور عمدہ کاموں کی بدولت ان کی ترقی ہے نہ کہ بوٹ۔ کوٹ پتلون ہوٹل میں کھانے پینے وغیرہ معمولی اور بُرے کاموں سے۔

ان میں ذات کا امتیاز بھی ہے دیکھو جب کوئی یوروپین خواہ کتنا ہی معزز اور بڑے عہدے پر ممتاز کیوں نہ ہو کسی غیر ملک غیر مذہب والوں کی لڑکی سے (بیاہ کر لیتا) یا یوروپین کی لڑکی غیر ملک والوں سے شادی کر لیتی ہے تب اسیوقت اس کی دعوت کرنا اس کے ساتھ ملکر کھانا اور شادی وغیرہ کرنے کو دیگر لوگ بند کر دیتے ہیں یہ ذات کا امتیاز نہیں تو کیا ہے؟ اور تم سادہ لوح آدمیوں کو بہکاتے ہو کہ ہم میں ذات کا امتیاز نہیں ہے۔ تم اپنی جہالت کے باعث مان بھی لیتے ہو۔ لہذا جو کچھ کرنا ہو وہ سوچ سمجھکر کرنا چاہئے تاکہ پھر افسوس سے ہاتھ نہ ملنا پڑے۔

دیکھو حکیم اور دوائی کی ضرورت بیمار کے لئے ہوتی ہے تندرست کیلئے نہیں عالم شخص تندرست کی مانند ہے اور جاہل (کو سمجھو کہ) مرض جہالت میں مبتلا رہتا ہے اس مرض کے دور کرنے کیلئے سچا علم اور سچا اُپدیش درکار ہے جاہلوں کو جہالت کے باعث یہ مرض ہے کہ کھانے پینے ہی میں دہرم رہتا اور جاتا ہے جب بھی وہ کسی کو کھانے پینے میں خرابی کرتے ہوئے پاتے ہیں تب جانتے اور کہتے ہیں کہ وہ دہرم سے گر گیا ہے۔ نہ اس کی بات سنتے اور نہ اس کے پاس بیٹھتے اور نہ اس کو اپنے پاس بیٹھنے دیتے ہیں۔ اب کہئے کہ تمہارا علم خود غرضی کے لئے ہے یا دوسروں کی بھلائی کے لئے۔ دوسروں کی بھلائی تو تب ہی ہوتی جبکہ تمہارے علم کی

ایسی باتوں سے سدھار (اصلاح) تو کجا اُلٹا بگاڑ ہوتا ہے۔

۵ سوال۔ ذات کا امتیاز ایشور کا کیا ہوا ہے یا انسان کا۔

جواب۔ ایشور اور انسان دونوں کا کیا ہوا ہے۔

سوال۔ کونسا ایشور کا اور کونسا انسان کا کیا ہوا ہے؟

جواب۔ انسان حیوان، پرند، درخت، آبی جاندار وغیرہ ذاتیں پرمیشور کی بنائی ہوئی ہیں جس طرح حیوانوں میں گائے، گھوڑا، ہاتھی وغیرہ ذاتیں۔ درختوں میں پیپل، بڑ، آم وغیرہ۔ پرندوں میں ہنس، کوا، بگلا وغیرہ۔ آبی جانداروں میں مچھلی، کیکڑا وغیرہ ذاتیں جدا جدا ہیں اسی طرح انسانوں میں برہمن، کھشتری، ویش، شودر، چنڈال مختلف ذاتیں بھی ایشور کی طرف سے ہیں۔ لیکن انسانوں میں براہمن وغیرہ کو سامانیہ جاتی (جنس عام) (بلحاظ جسم) میں نہیں بلکہ سامانیہ وشیش آتمک جاتی (عام) بلحاظ جسم اور خاص بلحاظ روحانیت شمار کرتے ہیں جس طرح کہ پہلے ورن آشرم بیوستھا (دیکھو چوتھا باب) میں لکھ آئے ہیں۔ ویسے ہی وصف عمل فطرت کے مطابق ورن بیوستھا ماننی ضرور چاہئے۔

اس انسانی فعل کے لحاظ سے ان کے وصف عمل فطرت کے مطابق سابقہ بیان کئے ہوئے طریق سے برہمن، کھشتری، ویش، شودر وغیرہ ورنوں کی پڑتال کر کے درجے قائم کرنے راجا اور عالم لوگوں کا کام ہے۔

کھانے کا فرق بھی ایشور اور انسان کا کیا ہوا ہے جیسے شیر گوشت خور ہے اور ارنا بھینسا گھاس وغیرہ خوراک کھاتے ہیں اسکو ایشور کا کیا ہوا (طبعی) جانو اور مکان زمانہ چیزوں کے لحاظ سے کھانے میں فرق انسان کی وجہ سے (ہوتا) ہے۔

سوال۔ دیکھو یورپین (فرنگی) لوگ بوٹ، کوٹ، پتلون پہنتے ہوٹل میں سب کے ہاتھ کا کھاتے ہیں۔ اسی وجہ سے اپنی ترقی کر رہے ہیں۔

جواب۔ یہ تمہاری غلطی ہے کیونکہ مسلمان، چانڈال لوگ سب کے ہاتھ کا کھاتے ہیں۔ پھر ان کی ترقی کیوں نہیں ہوتی؟

یوروپین لوگوں میں چھوٹی عمر میں شادی نہ کرنا، لڑکے لڑکی کو تعلیم و تربیت یافتہ بنانا۔ اور سوئمبر بیاہ کا طریق جاری ہے آنہ برے لوگوں کا اپدیش اثر پذیر نہیں ہوتا اس لئے وہ عالم ہو کر ہر کسی کے پاکھنڈ میں نہیں پھنستے جو کچھ کرتے ہیں وہ سب باہمی مشورہ

۱۰۵۔ سوال۔ برہم سماج اور پرارتھنا سماج تو اچھا ہے؟ یا نہیں۔

برہم سماج اور پرارتھنا سماج

جواب۔ کچھ کچھ باتیں اچھی ہیں اور بہت سی بری ہیں۔

سوال۔ برہم اور پرارتھنا سماج سب سے اچھا ہے کیونکہ اس کے اصول بہت اچھے ہیں۔

جواب۔ اصول کلہم اچھے نہیں کیونکہ وید ودیا سے بے بہرہ لوگوں کے خیالات بالکل سچے کیونکر ہو سکتے ہیں جو کچھ برہم سماج اور پرارتھنا سماجیوں نے عیسائی مذاہب میں شامل ہونے سے تھوڑے سے لوگوں کو بچایا اور کچھ کچھ پتھر وغیرہ کی پرستش (یعنی بت پرستی) کو ہٹایا اور دیگر بناوٹی کتابوں کے پھندے سے بھی کچھ لوگوں کو بچایا ہے۔ باتیں اچھی ہیں لیکن ان لوگوں میں اپنے ملک کی ہمدردی بہت کم ہے عیسائیوں کے چلن بہت سے اختیار کئے ہیں کھانے پینے اور شادی وغیرہ کے اصول بھی بدل دئے ہیں۔

(۲) اپنے ملک کی تعریف یا بزرگوں کی بڑائی کرنی تو دور رہی اس کے عوض میں پیٹ بھر برائی کرتے ہیں لیکچروں میں عیسائی وغیرہ انگریزوں کی تعریف دل کھول کر کرتے ہیں۔ برہما وغیرہ مہرشیوں کے نام (تک) بھی نہیں لیتے۔ برخلاف اس کے ایسا کہتے ہیں کہ بغیر انگریزوں کے دنیا میں کوئی بھی آج تک عالم نہیں ہوا۔ آریہ ورتی لوگ ہمیشہ سے جاہل چلے آئے ہیں ان کی ترقی کبھی نہیں ہوئی۔

(۳) وید وغیرہ کی عزت کرنا تو دور رہا برائی کرنے سے بھی باز نہیں رہتے برہم سماج کے مقاصد کی کتاب میں سادھوؤں کی فہرست میں عیسیٰ۔ موسیٰ۔ محمدؐ۔ نانک اور چیتنیہ کے نام لکھے ہیں (لیکن) کسی رشی مہرشی کا نام نہیں ہے۔

اس سے پایا جاتا ہے کہ ان لوگوں نے جنکا نام لکھا ہے انہی کے مت کے مطابق اعتقاد رکھنے والے ہیں بھلا جب آریہ ورت میں پیدا ہوئے۔ اسی ملک کا آب و دانہ کھایا پیا (اور) اب بھی کھاتے پیتے ہیں (تو) اپنے باپ دادا کے راستے کو چھوڑ کر دیگر ممالک کے مذہبوں کی طرف زیادہ مائل ہو جانا (اور) برہم سماج اور پرارتھنا سماجیوں کا اس ملک میں رہکر علم سنسکرت سے بے بہرہ ہو کر اپنے کو عالم ظاہر کرنا انگریزی زبان پڑھکر پنڈت کا گھمنڈ کرنا (اور) فوراً ایک مذہب چلانے کیلئے راغب ہو جانا یہ انسانوں کے لئے پائدار اور ان کی ترقی کرنے والا کام کیونکر ہو سکتا ہے۔

(۴) انگریز مسلمان چنڈال وغیرہ کے ساتھ کھانے پینے کی تمیز نہیں رکھی۔ انہوں نے یہی سمجھا ہوگا کہ کھانے پینے اور ذات کی تمیز توڑنے سے ہم اور ہمارا ملک سدھر جائیگا۔ لیکن

ایسے ہی جب گوکلیا گوسائیں مرتا ہے تب انکے چیلے کہتے ہیں کہ گوسائیں جی لیلا دستار (پھیلا) کر گئے جو اُن گوسائیوں اور سوامی نارائن والونکا اپدیش کرنیکا منتر ہے وہ ایک ہی ہے۔ اس کا ترجمہ ایسا کرتے ہیں کہ سری کرشن میری جائے پناہ ہے یعنی میں سری کرشن کے سہارے ہوں لیکن اس کا ترجمہ سری کرشن میری پناہ کو حاصل ایسا بھی ہو سکتا ہے۔

جتنے بھی یہ مت ہیں وہ بے معنی فضول شاستروں کے برخلاف کلام بناتے ہیں۔ کیونکہ ان کو بے علم ہونے سے علمی اصولوں کی واقفیت نہیں ہے۔

۱۰۳ سوال۔ مادھو مت تو اچھا ہے۔

مادہومت | جواب۔ جیسے دیگر مت والے ہیں ویسے ہی مادہو بھی ہے کیونکہ یہ بھی چکرانکت ہوتے ہیں۔ ان میں چکرانکتوں سے اتنی زیادتی ہے کہ رامانجی ایک بار چکرانکت ہوتے ہیں اور مادھو ہر سال بار بار چکرانکت ہوتے ہیں چکرانکت ماتھے پر پیلا خط اور مادہو کالا خط کھینچتے ہیں۔ ایک مادہو پنڈت سے کسی ایک مہاتما کا شاستر ارتھ ہوا تھا۔

(مہاتما) تم نے یہ کالا خط اور ہلال کی شکل کا تلک کیوں لگایا۔

(شاستری) اس کے لگانے سے ہم بیکنٹھ کو جائینگے۔ اور سری کرشن کا جسم بھی کالے رنگ کا تھا۔ اس لئے ہم کالا تلک لگاتے ہیں۔

(مہاتما) جو کالے خط اور ہلال نما تلک لگانے سے بیکنٹھ کو جاتے ہو تو تمام منہ سیاہ کرنے سے کہاں جاؤ گے کیا بیکنٹھ سے بھی پار اُتر جاؤ گے اور جیسا کرشن کا تمام بدن سیاہ تھا۔ ویسا تم بھی تمام جسم کالا کر لیا کرو تب سری کرشن کی مانند ہو سکتے ہو۔ ان کو بھی مذکورہ بالا مت والوں کی مانند جاننا چاہیئے۔

۱۰۴ سوال۔ لنگانکت کا مت کیسا ہے ؟

لنگانکت مت | جواب۔ جیسے چکرانکت کا مت ہے جیسے چکرانکت چکر (گول نشان) سے داغے جاتے ہیں اور نارائن کے سوائے کسی کو نہیں مانتے ویسے لنگانکت لنگ کے نشان سے داغے جاتے ہیں اور بغیر مہادیو کسی غیر کو نہیں مانتے۔ ان میں زیادتی یہ ہے کہ یہ لنگانکت پتھر کا ایک لنگ سونے یا چاندی میں منڈھوا کر گلے میں ڈال رکھتے ہیں جب پانی بھی پیتے ہیں تب اسکو دکھا کر پیتے ہیں۔ ان کا منتر شیو لوگوں کی مانند ہوتا ہے۔

سہجانند مکتی دھام کو لیجانے کے لئے آتے ہیں۔ اور ہمیشہ اس مندر میں ایک بار آیا کرتے ہیں جب میلا ہوتا ہے تب مندر کے اندر پجاری رہتے ہیں اور نیچے دوکان لگا رکھی ہے مندر میں سے دوکان کو جانے کے لئے سوراخ رکھتے ہیں کسی نے ناریل چڑھایا تو وہ دوکان میں پھینک دیا یعنی اسی طرح ایک ناریل دن میں ہزار دفعہ بکتا ہے۔ ایسے ہی سب چیزوں کو بیچتے ہیں جس ذات کا سادھو ہو اس سے ویسے ہی کام کراتے ہیں۔ اگر حجام ہو تو اس سے حجامت کا کمہار سے کمہار پن کا۔ کاریگر سے کاریگری کا بنئے سے بنئے کا۔ اور شودر سے خدمت وغیرہ کا کام لیتے ہیں۔ اپنے چیلوں پر ایک ٹیکس لگا رکھا ہے لاکھوں کروڑوں روپے ٹھگ کر جمع کر لئے ہیں اور کرتے جاتے ہیں۔ جو مسند پر بیٹھتا ہے وہ گرہستی (رہنے کے لئے) شادی کرتا اور زیور پہنتا ہے جہاں کہیں بدھراونی (دعوت) ہوتی ہے۔ وہاں گوکلئے کی مانند گوسائیں جی بہو جی وغیرہ کے نام سے بھینٹ پوجا لیتے ہیں اپنے کو ست سنگی اور دوسرے مت والوں کو کُسنگی کہتے ہیں۔ اپنے سوائے دوسرا کیسا ہی اچھا دھرم پر چلنے والا عالم شخص کیوں نہ ہو لیکن اس کی عزت اور خدمت کبھی نہیں کرتے کیونکہ دیگر مت والوں کی خدمت کرنے میں گناہ سمجھتے ہیں۔ لوگوں کے سامنے ان کے سادھو عورتوں کا منہ نہیں دیکھتے لیکن در پردہ نہ معلوم کیا لیلا ہوتی ہوگی۔ یہ بات سب جگہ کم معلوم ہوئی ہے کہیں کہیں سادھوؤں کی زناکاری وغیرہ کی لیلا ظاہر ہو گئی ہے اور ان میں جو بزرگ ہوتے ہیں وہ جب مرتے ہیں تب ان کو پوشیدہ کنوئیں میں پھینک کر مشہور کر دیتے ہیں کہ فلاں مہاراج جسم سمیت بیکنٹھ (بہشت) میں گئے۔ سہجانند آ کر لے گئے۔ ہم نے بہت التماس کی تھی کہ مہاراج ان کو نہ لیجایئے کیونکہ اس مہاتما کے یہاں رہنے سے بہتری ہے۔ سہجانند جی نے کہا کہ نہیں اب ان کی بیکنٹھ میں بڑی ضرورت ہے۔ اس لئے لیجاتے ہیں۔ ہم نے اپنی آنکھ سے سہجانند جی کو اور دیمان (غبارہ) کو دیکھا تھا جو مرنے والے تھے ان کو دیمان میں بٹھلا دیا۔ اوپر کو لے گئے پھولوں کی بارش کرتے گئے۔

جب کوئی سادھو بیمار پڑتا ہے۔ اور اس کے جینے کی امید نہیں رہتی تب کہتا ہے کہ میں کل رات بیکنٹھ میں جاؤنگا۔ سنا ہے کہ اس رات اگر اس کی جان نہ نکلے اور بیہوش ہو جائے تو بھی کنوئیں میں پھینک دیتے ہیں کیوں جو اس رات نہ پھینکیں تو جھوٹے ثابت ہوں اسلئے ایسا کام کرتے ہونگے۔

دیوان۔ آپ کو انتظام سلطنت سے واقفیت نہیں ہے جیسا میں کہتا ہوں ویسا کیجئے۔
راجا۔ اچھا بھائی۔ فوج تیار کرو۔ راجا ساڑھے نو بجے سوار ہوکر سب کو (ساتھ) لیکر گیا۔ انکو دیکھکر وہ ناچنے اور گانے لگے۔ بیٹھنے پر راجہ نے ان کے مہنت کو جس نے یہ پھیر والے (فرقہ) چلایا تھا۔ اور جس کی اول ناک کٹی تھی۔ بلاکر کہا کہ آج ہمارے دیوان جی کو نارائن کا درشن کراؤ۔ اس نے کہا اچھا جب دس بجے کا وقت ہوا تب ایک آدمی نے ایک تھالی ناک کے نیچے پکڑ رکھی۔ اس نے تیز چاقو سے ناک کاٹ کر تھالی میں رکھدی اور دیوان جی کی ناک سے خون کی دھار بہنے لگی۔ دیوان جی کا منہ پژمردہ ہوگیا پھر اس مکار نے دیوان جی کے کان میں منتر پھونکا کہ آپ بھی ہنسکر سب سے کہئے کہ مجھکو نارائن نظر آتا ہے۔ اب ناک کٹی ہوئی نہیں آئیگی۔ اگر ایسا نہ کہوگے تو تمہارا بڑا مخول اڑیگا۔ سب لوگ ہنسی کرینگے۔ وہ اتنا کہکر الگ ہوگیا۔ اور دیوان جی نے انگوچھا ہاتھ میں لیکر ناک پر رکھ لیا۔

جب دیوان جی سے راجہ نے پوچھا کہ کہئے نارائن نظر آتا ہے یا نہیں۔ تو دیوان جی نے راجہ کے کان میں کہا کہ کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ فضول اس مکار نے ہزاروں آدمیوں کو خراب کیا۔ راجہ نے دیوان سے کہا کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔ دیوان نے کہا۔ ان کو پکڑکر سخت سزا دینی چاہیئے جب تک زندہ رہیں تب تک قید خانے میں رکھنا چاہیئے اور اس بدکار کو جس نے ان سب کو بگاڑا ہے۔ گدھے پر چڑھا کر بڑی ذلت سے مارنا چاہیئے۔ جب راجا اور دیوان کان میں باتیں کرنے لگے۔ تب انہوں نے ڈر کر بھاگنے کی تیاری کی۔ لیکن چاروں طرف فوج نے گھیر لیا ہوا تھا۔ بھاگ نہ سکے۔ راجہ نے حکم دیا کہ سب کو پکڑکر بیڑیاں ڈالدو۔ اور اس بدکار کا منہ کالا کر گدھے پر چڑھا اس کے گلے میں ٹوٹے ہوئے جوتوں کا ہار پہنا سب جگہ پھراکر لڑکوں سے دھول خاک اس پر پھنکواؤ۔ چوک در چوک جوتوں سے پٹواؤ۔ کتوں سے نچوا مروا ڈالا جائے۔ اگر ایسا نہ ہوگا تو دوبارہ دوسرے بھی ایسا کام کرنے سے نہ ڈرینگے۔

جب ایسا ہوا تب ناک کٹوں کا فرقہ بند ہوا۔ اسی طرح تمام وید کے مخالفین دوسروں کی دولت لوٹنے میں بڑے ہوشیار ہیں۔ سمپردا والوں کی لیلا اسی قسم کی ہے۔

یہ سوامی نارائن مت والے دولت کے لٹیرے مکر وفریب سے کام کرتے ہیں۔ کتنے ہی جاہلوں کے بہکانے کیلئے ان کے مرتے وقت کہتے ہیں کہ سفید گھوڑے پر بیٹھ کر

دن صبح کے آٹھ بجے ناک کٹوں نے اور نارائن کے درشن کرنے کا بڑا اچھا مہورت ہے + واہ رے پوپ جی! اپنی پوتھی میں ناک کاٹنے کٹوانے کا بھی مہورت لکھ دیا۔ جب راجا نے (ایسی خواہش کی) اور ان ہزاروں نکٹوں کا روزینہ مقرر کر دیا۔ تب تو وہ بڑے ہی خوش ہو کر ناچنے کودنے اور گانے لگے۔ یہ بات راجا کے دیوان وغیرہ کو جو کچھ عقلمند تھے اچھی معلوم نہ ہوئی۔ راجہ کے ہاں ایک چار پشت کا بوڑھا دیوان نوے برس کی عمر کا تھا۔ اس کو جا کر اس کے پڑپوتے نے جو کہ اس وقت دیوان تھا وہ بات سنائی تب اس عمر رسیدہ دیوان نے کہا کہ وہ لوگ مکار ہیں تو مجھ کو راجا کے پاس لے چل وہ لے گیا۔ بیٹھتے وقت راجا نے بہت خوش ہو کر ان ناک کٹوں کی باتیں سنائیں۔ دیوان نے کہا۔ کہ سنئے مہاراج! ایسی جلدی نہ کرنی چاہئے۔ بغیر آزمائش کے پیچھے پچھتانا پڑتا ہے +

راجا۔ کیا یہ ہزاروں آدمی جھوٹ بولتے ہیں۔

دیوان۔ جھوٹ بولیں یا سچ بغیر تحقیق کئے سچ جھوٹ کیسے کہہ سکتے ہیں۔

راجا۔ تحقیق کس طور پر کرنی چاہیئے۔

دیوان۔ علم قانون قدرت اور پرتیکھش آدی پرمانوں سے۔

راجا۔ جو شخص پڑھا ہوا نہ ہو وہ تحقیق کیسے کرے۔

دیوان۔ عالموں کی صحبت کے ذریعہ معلومات بڑھانے سے۔

راجا۔ اگر عالم نہ ملے تو کیا کرے۔

دیوان۔ ہمت والے کے لئے کوئی بات بھی مشکل نہیں۔

راجا۔ تو آپ ہی کہئے کیسا کیا جائے؟

دیوان۔ میں بوڑھا ہوں اور گھر میں بیٹھا رہتا ہوں اور اب تھوڑے ہی دن زندگانی کے ہونگے۔ اسلئے اول میں تحقیق کر لوں بعد ازاں آپ جیسا مناسب سمجھیں ویسا کیجئے۔

راجا۔ بہت خوب! جوتشی جی! دیوان جی کے لئے مہورت دیکھئے۔

جوتشی۔ جو حضور کا حکم ہو یہی شکل پنچمی دس بجے کا وقت اچھا ہے۔

جب پنچمی ہوئی تب آٹھ بجے بوڑھے دیوان جی نے راجا کے پاس آکر کہا کہ ہزار دو ہزار فوج لے کر چلنا چاہیئے۔

راجا۔ وہاں فوج کا کیا کام ہے؟

(سہجانند نے) وہاں ہی اپنی بنیاد مضبوط کی۔ پھر ادھر اُدھر گھومتا رہا۔ سب کو اُپدیش کرتا تھا کئی لوگوں کو سادھو بھی بناتا تھا۔ کبھی کبھی کسی سادھو کے گلے کی ناڑی کو ملکر بیہوش بھی کر دیتا تھا۔ اور سب سے کہتا تھا کہ ہم نے ان کو سمادھی چڑھا دی ہے۔ ایسے ایسے فریبوں سے کاٹھیاواڑ کے سادہ لوح آدمی اُس کے داؤ پیچ میں پھنس گئے۔ جب وہ مر گیا تب اس کے چیلوں نے بہت پاکھنڈ پھیلایا۔ ان کے حال پر یہ مثال صادق آتی ہے۔ جیسے کوئی شخص چوری کرتا گرفتار ہو گیا۔ حاکم نے اس کا ناک کاٹ ڈالنے کی سزا دی۔ جب اس کی ناک کاٹی گئی تب وہ بدمعاش ناچنے گانے اور ہنسنے لگا۔ لوگوں نے پوچھا تو کیوں ہنستا ہے؟ اس نے کہا کچھ کہنے کی بات نہیں ہے۔ لوگوں نے پوچھا ایسی کونسی بات ہے؟ اُس نے کہا بڑے بھاری تعجب کی بات ہے جو ہم نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ لوگوں نے کہا کہو کیا بات ہے؟ اس نے کہا میرے سامنے ساکشات چتربھج نارائن کھڑے ہیں۔ میں دیکھ کر بڑا خوش ہو کر ناچتا گاتا اپنے نصیب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ میں نارائن کا ظاہرا درشن کر رہا ہوں۔ لوگوں نے کہا ہم کو درشن کیوں نہیں ہوتا۔ وہ بولا ناک کی آڑ ہو رہی ہے جو ناک کٹوا ڈالو تو نارائن نظر آوے ورنہ نہیں۔ ان میں سے کسی جاہل نے چاہا کہ ناک جائے تو جائے۔ لیکن نارائن کا درشن ضرور کرنا چاہیئے۔ اس نے کہا کہ میری بھی ناک کاٹ لو مگر نارائن کو ضرور دکھلاؤ۔ اُس نے اُن کی ناک کاٹ کر کان میں کہا کہ تو بھی ایسا ہی کر نہیں تو میرا اور تیرا مخول اُڑیگا۔ اس نے بھی سمجھا کہ اب ناک تو آتی نہیں اس لئے ایسا ہی کہنا ٹھیک ہے۔ تب تو وہ بھی اس کی مانند ناچنے کودنے گانے بجانے ہنسنے اور کہنے لگا کہ مجھکو بھی نارائن نظر آتا ہے۔ ویسے ہوتے ہوتے ایک ہزار آدمی کا گروہ ہو گیا۔ اور بڑا شور و شر برپا ہوا۔ اپنے سمپردائے (فرقہ) کا نام نارائن درشی رکھا۔ بہحال کسی جاہل راجا نے سُنا۔ اُن کو بلایا۔ جب راجا ان کے پاس گیا تب تو وہ ناچنے کودنے اور ہنسنے لگے۔ تب راجا نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا کہ ظاہرا نارائن ہم کو نظر آتا ہے۔

راجا۔ ہم کو کیوں نظر نہیں آتا؟

نارائن درشی۔ جبتک ناک ہے تب تک نظر نہیں آئیگا اور جب ناک کٹوا لوگے تب نارائن ظاہرا نظر آئینگے۔ اس راجا نے سوچا کہ یہ بات ٹھیک ہے (راجا نے کہا) کہ جوتشی (نجومی) جی! مہورت **دیکھیئے**۔

جوتشی جی نے جواب دیا کہ جو حکم ہو۔ آنند داتا (خداوند نعمت)! دشمی (دسویں تاریخ) کے

۱۰۴ سوال ۔ سوامی نارائن کا مت کیسا ہے؟

جواب جیسی گوسائیں جی کے دھن لوٹنے وغیرہ کی عجیب لیلا ہے سوامی نارائن کا مت ویسی ہی سوامی نارائن کی بھی ہے۔ دیکھیے ایک شخص سہجانند نامی اجودھیا کے قرب وجوار کے ایک گاؤں میں پیدا ہوا تھا۔ وہ برہمچاری ہوکر گجرات۔ کاٹھیاواڑ کچھ بھج وغیرہ ممالک میں پھرتا تھا اس نے دیکھا کہ اس ملک کے لوگ جاہل اور سیدھے سادھے ہیں جسطرح سے اُن کو اپنے مت میں جھکانا چاہیں ویسے ہی یہ لوگ جھک سکتے ہیں وہاں اس نے دو چار چیلے بنائے انھوں نے آپس میں اتفاق کرکے ظاہر کیا کہ سہجانند نارائن کا اوتار اور بڑا صاحب قدرت ہے اور بھگتوں کو چتربھج کی شکل بناکر ساکھشات درشن بھی دیتا ہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کاٹھیاواڑ میں ایک کاٹھی بنام دادکھاچر گڈھڑے کا زمیندار تھا اس کو چیلوں نے کہا کہ تم اگر چتربھج نارائن کا درشن کرنا چاہو تو ہم سہجانند جی سے التماس کریں۔ وہ سادہ لوح تھا اس نے کہا کہ بہت اچھا۔

ایک کوٹھری میں سہجانند سر پر مکٹ پہن شنکھ چکر اپنے ہاتھ میں اوپر کو اٹھائے ہوئے گیا۔ اور دوسرا آدمی اسکے پیچھے کھڑا ہوگیا گدا پدم اپنے ہاتھ میں لیکر سہجانند کی بغل میں سے آگے کو ہاتھ نکال چتربھج کی مانند بن ٹھن گئے۔ دادکھاچر سے اُن کے چیلوں نے کہا کہ ایک بار آنکھ اُٹھا کر دیکھنا پھر آنکھ بند کرلینا اور فوراً ادھر کو چلے آنا جو زیادہ دیکھوگے تو نارائن خفا ہو جائینگے کیونکہ چیلوں کے من میں تو یہ تھا کہ ہمارے فریب کا پتہ نہ لگ جائے (چنانچہ اسکو لیگئے؟) وہی سہجانند کلابتون اور چمکتے ہوئے ریشمی کپڑے پہنے ہوئے اندھیری کوٹھری میں کھڑا تھا اسکے چیلوں نے یکبارگی کوٹھری کی طرف شمعدان سے روشنی کی۔ دادکھاچر نے دیکھا تو چتربھج کی شکل نظر آئی پھر جیب چراغ کو آڑ میں کردیا۔ وہ سب نیچے گرے اور نمسکار کر دوسری طرف چلے آئے اور اسیوقت بیچ میں باتیں کرنے لگ گئے کہ تمہاری خوش نصیبی ہے اب تم مہاراج کے چیلے ہوجاؤ۔ اُس نے کہا بہت اچھی بات ہے پھر جتنی دیر میں لوٹ کر دوسری جگہ پہنچے اتنی دیر میں دوسری پوشاک پہن کر سہجانند گدی پر بیٹھا ہوا ملا۔ تب چیلوں نے کہا کہ دیکھو اب دوسری شکل بدلکر یہاں موجود ہیں۔

وہ دادکھاچر اُن کے جال میں پھنس گیا۔ وہیں سے اُن کے مت کی بنیاد مضبوط ہو گئی۔ کیونکہ وہ ایک بڑا زمیندار تھا۔

آچمن کرتے ہیں۔

خوب مصالحہ بھر کر پان بیرا گوسائیں جی کو دیتے ہیں۔ وہ چبا کر کچھ نگل جاتے ہیں اور باقیماندہ ایک چاندی کے کٹورے میں جس کو اُگالدان کہتے ہیں تھوک دیتے ہیں۔ پھر اس کو خاص خاص خادموں کو نوالے کے بطور بانٹ دیتے ہیں (اس بھیک کی بھی پرسادی بٹتی ہے جسکو خاص پرسادی کہتے ہیں) +

اب سوچئے کہ یہ لوگ کس قسم کے انسان ہیں؟ اگر جہالت اور غلاظت کوئی چیز ہے تو اس سے بڑھ کر کیا ہوگی؟ بہت سے برہمن بیٹھے ہیں۔ ان میں سے کتنے ہی ویشنووں کے کے ہاتھ کا کھاتے ہیں۔ دوسرے کے ہاتھ کا نہیں۔ کتنے ہی ویشنووں کے ہاتھ کا بھی نہیں کھاتے۔ لکڑیاں دھو لیتے ہیں۔ لیکن آٹا۔ گڑ چینی وغیرہ نہیں۔ کیونکہ ان کے دھونے سے ان کی شکل بگڑ جاتی ہے۔ بچارے کیا کریں۔ اگر اُن کو دھوئیں تو شے ہی ہاتھ سے کھو بیٹھیں +

وہ کہتے ہیں کہ ہم ٹھاکر جی کے رنگ راگ بھوگ میں بہت سا مال صرف کر دیتے ہیں لیکن وہ رنگ راگ بھوگ آپ ہی کرتے ہیں اور سچ پوچھو تو بڑے بڑے گناہ ہوتے ہیں یعنی ہولی کے دنوں میں پچکاریاں بھر کر عورتوں کے اندام نہانی پر مارتے ہیں۔ اور رس وکریہ جو برہمن کے لئے ممنوع فعل ہے اسکو بھی کرتے ہیں۔

سوال۔ گوسائیں جی۔ روٹی۔ دال۔ کڑھی۔ بھات۔ ساگ۔ مٹھڑی اور لڈو وغیرہ کو کھلے طور پر دوکان میں بیٹھ کر تو نہیں بیچتے۔ بلکہ اپنے نوکر چاکروں کو پتلیں بانٹ دیتے ہیں وہ لوگ بیچتے ہیں۔ گوسائیں جی خود نہیں بیچتے۔

جواب۔ اگر گوسائیں جی اُن کو ماہواری روپے دیں تو وہ پتلیں کیوں لیں؟ گوسائیں جی اپنے نوکروں کے ہاتھ دال۔ بھات وغیرہ تنخواہ کے عوض میں بیچ دیتے ہیں۔ وے لیجا کر دکان یا بازار میں بیچتے ہیں۔ اگر گوسائیں جی خود باہر بیچتے تو وہ نوکر جو برہمن وغیرہ ہیں وے تو رس وکریہ دوش سے بچ جاتے اور اکیلے گوسائیں جی رس وکریہ روپی گناہ کے مرتکب ہوتے۔ اول اس گناہ میں آپ ڈوبے پھر اوروں کو بھی ڈوبایا۔ اور کہیں کہیں (مثلاً) ناتھ دوارہ وغیرہ میں گوسائیں جی خود بھی بیچتے ہیں۔ رس وکریہ کرنا رذیلوں کا کام ہے۔ شریفوں کا نہیں۔ ایسے ایسے لوگوں نے بھی اس آریہ ورت کی تنزلی کی ہے۔

ل (نوٹ مترجم) دودھ وغیرہ اشیاء کا بیچنا رس وکریہ کہلاتا ہے۔

کوئی ان کو بھول سے لڑکی بیاہ دیتا ہے۔ وہ بھی ذات سے خارج ہو کر برباد ہو جاتا ہے کیونکہ یہ ذات سے خارج کئے جا چکے ہیں۔ (یہ لوگ) بے علمی کی حالت میں رات دن خواب غفلت میں پڑے رہتے ہیں اور دیکھئے جب کوئی شخص گوسائیں کی دعوت کرتا ہے۔ تب گوسائیں اس کے گھر پر جا کر چپ چاپ کاٹھ کی پتلی کی مانند بیٹھا رہتا ہے کچھ بھی نہیں بولتا۔ بیچارہ بولے۔ تو تب اگر جاہل نہ ہو۔ मूर्खां वलं मौनम्
کیونکہ خاموشی جاہلوں کی حفاظت ہے۔ اگر بولے۔ تو اس کا پول کھل جائے۔ لیکن عورت کی طرف خوب توجہ سے تکتا رہتا ہے۔ اور جس کی طرف گوسائیں جی دیکھیں تو سمجھو (اس کی) بڑی خوش قسمتی ہے۔ اور اس کا خاوند بھائی بہن ماں باپ بڑے خوش ہوتے ہیں۔ ہاں سب عورتیں گوسائیں جی کے پاؤں چھوتی ہیں جسکو گوسائیں جی کا من چاہے۔ یا جس عورت پر ان کی عنایت ہو۔ اس کی انگلی پاؤں سے دبا دیتے ہیں۔ وہ عورت اور اسکا خاوند اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہیں۔ اور اس عورت کو خاوند وغیرہ سب کہتے ہیں۔ کہ تو گوسائیں جی کی خدمتگزاری کیلئے چلا اور جہاں نہیں اس کے خاوند وغیرہ خوش نہیں ہوتے۔ وہاں دوتی اور کٹنیوں سے مطلب براری کرا لیتے ہیں۔ سچ پوچھو۔ تو ایسے کام کرنیوالے ان کے مندروں میں اور ان کے نزدیک بہت سے رہا کرتے ہیں۔

اب ان کی دکھشنا کی لیلا (سنئے) یعنی اس طرح مانگتے ہیں۔ لاؤ جی بھینٹ گوسائیں جی بہو جی کی لال جی کی بیٹی جی کی مکھیا جی کی باہر یا جی کی۔ گویا جی کی اور ٹھاکر جی کی۔ ان ساتوں دکانوں کے ذریعے حسب دلخواہ مال مار لیتے ہیں۔

جب کوئی گوسائیں جی کا پیرو مرنے لگتا ہے۔ اس کی چھاتی پر گوسائیں جی پاؤں دھرتے ہیں اور جو کچھ ملتا ہے۔ اس کو گوسائیں جی ہڑپ کر جاتے ہیں۔ کیا یہ کام برہم اور کرر ٹھیا اور مردہ دل کی مانند نہیں ہے۔

کئی چیلے بیاہ میں گوسائیں جی کو بلا کر ان ہی سے لڑکے لڑکی کا پانی گرہن (ہتھلیوا) کراتے ہیں۔ کئی چیلے کیسر سے اسنان کراتے ہیں یعنی گوسائیں جی کے جسم پر عورتیں کیسر کا اُبٹنا ملکر ایک بڑے برتن میں بٹھا کر گوسائیں جی کو عورت مل کر غسل کراتے ہیں لیکن خاص کر عورتیں غسل کراتی ہیں پھر گوسائیں جی پیتامبر [illegible] پہن کر باہر نکل آتے ہیں اور دھوتی اسی میں پھینک دیتے ہیں۔ پھر اس کا مرید اس پانی کا

ایسے گولوک سے تو مرت لوک (یہ دنیا) ہی بیچارہ بھلا ہے۔ دیکھو یہاں
گوسائیں جی اپنے کو سری کرشن لوگ مانتے اور کئی عورتوں کے ساتھ لیلا کرتے
سے بھگندر وجریان منی وغیرہ امراض میں مبتلا ہو کر سخت عذاب جھیلتے ہیں ایسے
جن کا قائمقام گوسائیں (عذاب میں) مبتلا ہوتا ہے۔ تو گولوک کا سوامی سری کرشن
ان امراض میں کیوں مبتلا نہ ہوتا ہوگا۔ اور نہیں ہوتا۔ تو ان کے قائمقام گوسائیں
جی (یہاں) دُکھ کیوں اُٹھاتے ہیں؟

سوال:۔ مرت لوک (دنیا فانی) لیلا اوتار دھارن کرنے سے مرض ہو جاتے ہیں
گولوک میں نہیں۔ کیونکہ وہاں مرض اور ان سے پیدا ہونیوالے عیب ہی نہیں
ہیں؟ جواب [illegible] रोगवश جہاں عیش و عشرت ہے۔ وہاں مرض ضرور ہوتے
ہیں۔ (بتا) سری کرشن کی کروڑہا عورتوں سے بال بچے ہوتے ہیں یا نہیں۔ اگر ہوتے ہیں تو
لڑکے ہی لڑکے ہوتے ہیں یا لڑکیاں ہی لڑکیاں۔ یا لڑکے لڑکیاں ملے جلے۔ اگر کہو
کہ لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوتی ہیں۔ تو انکی بیاہ شادیاں کن کے ساتھ ہوتی ہوں گی۔ کیونکہ وہاں
بغیر سری کرشن کے دوسرا کوئی مرد نہیں ہے۔ اگر (کوئی) دوسرا ہے۔ تو تمہارا دعوےٰ
باطل ہوا۔ اگر کہو لڑکے ہی لڑکے ہوتے ہیں تو بھی یہی نقص عائد ہوگا یعنی انکی بیاہ شادیاں
کہاں اور کن کیساتھ ہوتی ہیں۔ یا اگر گھر کے گھر ہی میں گٹ پٹ کر لیتے ہیں۔ یا دیگر کسی
کی لڑکیاں یا لڑکے ہیں۔ اس حالت میں بھی تمہارا دعوےٰ کہ گولوک میں ایک فرد سری کرشن ہی
ہے۔ قایم نہیں رہے گا۔ اور کہو کہ اولاد ہوتی ہی نہیں تو سری کرشن میں نامردی اور عورتوں
میں بانجھ پن کا نقص عائد ہوگا۔ بھلا یہ گولوک کیا ہوا۔ گویا کہ دہلی کے بادشاہوں کی بیویوں
کی فوج ہو گئی۔ اب جو گوسائیں لوگ چیلے اور چیلیوں کا تن من اور دھن اپنی بھینٹ کرا
لیتے ہیں۔ وہ بھی ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ تن (جسم) تو شادی کے وقت عورت اور خاوند کی بھینٹ
ہو جاتا ہے۔ پھر من بھی دوسرے کی بھینٹ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ من ہی کے ساتھ تن کا بھینٹ
کرنا بن سکتا ہے۔ اور اگر کریں۔ تو زناکار کہلائینگے۔ اب رہا۔ دھن۔ اس کی بھی یہی
لیلا سمجھو۔ یعنی من کے بغیر کچھ بھینٹ بھی نہیں ہو سکتا۔ ان گوسائیوں کا مدعا یہ ہے
کہ کماویں تو چیلے اور عیش اڑاویں ہم"
جتنے ولبھ سمپردائی گسائیں لوگ ہیں۔ وہ اب تک تیلنگ ذات میں شامل نہیں ہیں اور جو

اور مقدس الہٰور وکت وید کے بتائے ہوئے سیدھے راستہ پر آکر اپنے منش رُوپی جنم کو سپھل (بامراد) کر دھرم ارتھ۔ کام۔ موکش ان چاروں پھلوں کو حاصل کر کے آنند بھوگو۔ اور دیکھئے یہ گوسائیں لوگ اپنے سمپردا (فرقہ) کو پُشٹی مارگ کہتے ہیں یعنی کھانے پینے تر و تازہ ہونے اور سب عورتوں سے حسب خواہش عیش و عشرت یا صحبت کرنے کا پُشٹی مارگ نام ہے۔ لیکن ان سے پوچھنا چاہیئے۔ کہ جب سخت تکلیف بھگندر وغیرہ امراض میں مبتلا ہو کر ایسا کرنیوالے بلک بلک کر مر جاتے ہیں۔ کہ جس کو وہی جانتے ہیں۔ تو پھر سچی بات یہ ہے۔ کہ پُشٹی (توانائی) مارگ نہیں۔ بلکہ کُشٹی (جزامی پن) مارگ ہے جس طرح جذامی کے جسم کی سب رطوبتیں پگھل پگھل کر خارج ہو جاتی ہیں۔ اور گریہ وزاری کرتا ہوا جان دیتا ہے۔ اسی طرح کی لیلا ان کی بھی دیکھنے میں آتی ہے۔ اسلئے نرک مارگ بھی اسکو کہنا ٹھیک ہو سکتا ہے کیونکہ تکلیف کا نام نرک اور راحت کا نام سورگ ہے اسطرح پر جھوٹ کا جال پھیلا کر بیچارے سادہ لوح انسانوں کو دام میں پھنسایا ہے اور اپنے آپکو سری کرشن مان کر سب کے سوامی (آقا) بن بیٹھے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ جتنی نورانی روحیں گولوک سے یہاں آئی ہیں ان کے اُدھار کے لئے ہم لیلا پرشوتم پیدا ہوئے ہیں جبتک وہ ہمارا اُپدیش حاصل نہ کریں۔ تبتک گولوک میں داخل نہیں ہو سکتیں وہاں ایک سری کرشن مرد اور باقی سب عورتیں ہیں واہ جی واہ تمہارا عقیدہ خوب ہے کیا گوسائیوں کے جتنے چیلے وہ سب عورتیں بنجائیں گی۔ اب غور کیجیئے کہ جس مرد کی دو عورتیں ہوتی ہیں اسکو سخت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے اور جہاں ایک مرد ہو۔ اور کروڑوں عورتیں اس اکیلے کے پیچھے لگی ہوں اسکے دکھ کا کیا شمار ہے؟ اگر کہو کہ سری کرشن میں بڑی بھاری طاقت ہے کہ جس سے وہ سب کو خوش کر لیتے ہیں۔ تو جو اسکی عورت ہے جس کو سوامی جی ملکہ کہتے ہیں۔ اس میں بھی سری کرشن کی مانند طاقت ہوگی۔ کیونکہ وہ ان کی اردھانگنی (نصف بہتر) ہے۔ جیسے یہاں عورت مرد کی شہوت مساوی یا مرد سے عورت کی زیادہ ہوتی ہے۔ تو گولوک میں کیوں نہیں ہوگی؟ اگر ایسا ہی حال ہے۔ تو دیگر عورتوں کے ساتھ سوامنی جی کا سخت فساد اور بکھیڑا مچتا ہوگا۔ کیونکہ (عورت کو) سوکن کا خیال بہت بڑا معلوم ہوتا ہے پھر تو گولوک سورگ کہاں رہا۔ نرک کی مانند ہو گیا ہوگا۔ جیسے بھاری زناکار مرد بھگندر وغیرہ امراض میں مبتلا رہتے ہیں۔ ویسا ہی حال گولوک میں بھی ہوگا۔ چھی چھی چھی

دنیا میں حلال حرام کہتے ہیں۔ اور نیز ویدوکت یعنی دروغگوئی وغیرہ۔ چہارم ستیو گیج جو کہ بد
صحبت سے ہوتے ہیں یعنی چوری۔ زناکاری۔ ماں۔ بہن۔ لڑکی بہو۔ گورو پتنی وغیرہ سے
ہمبستر ہونا۔ پنجم سپر سنسرگ۔ نہ چھونے والی اشیاء کا چھونا۔ ان پانچ عیوب کے رفع کرنے
کیلئے بغیر گوسائیں جی کے مت کے نہیں ہے۔ اس لئے بغیر سمرپن کئے اسی ہاتھ کو
گوسائیں جی کے چیلے نہ بھوگیں۔ اسی لئے ان کے چیلے اپنی عورت۔ لڑکی۔ بہو اور دھن مال
وغیرہ چیزوں کو بھی وقف کرتے ہیں۔ اور سمرپن (وقف) کا اصول یہ ہے۔ کہ جبتک گوسائیں جی
کی چرن سیوا میں سمرپت نہ ہو۔ تبتک انکا خاوند اپنی بیوی کو نہ چھوئے (۴) اسلئے گوسائیوں
کے چیلے سمرپن کرکے پھر اپنی اپنی پتنی کا بھوگ کریں۔ کیونکہ مالک کے بھوگ کر لینے پر سمرپن
نہیں ہوتا (۵) اسلئے اول سب کاموں میں سب اشیاء کو سمرپن کریں۔ اول عورت وغیرہ گوسائیں
جی کے سمرپن کرکے پھر حاصل کریں۔ ویسے ہی ہری کے تمام اشیاء سمرپن کرکے پھر حاصل
کریں (۶) گوسائیں جی کے مت کے علاوہ دیگر مذاہب کی کلام تک کو بھی گوسائیوں کے
بیٹے چیلے بھی نہ سنیں نہ اختیار کریں۔ یہی ان کے چیلوں کا عمل مشہور ہے (۷) ویسے ہی سب
چیزوں کا سمرپن کرکے سب کے بیچ میں برہم کی نگاہ سے دیکھے۔ اسکے بعد جیسے گنگا میں دیگر دریا ملکر
گنگا کی شکل کے ہوجاتے ہیں ویسے ہی اپنے مت کی خوبیاں اور دوسرے مت کی برائیاں ہیں۔ اسلئے
اپنے مت کی خوبیوں کا ذکر کیا کریں (۸) اب دیکھئے گوسائیوں کا مت سب متوں سے بڑھکر اپنی
غرض پوری کرنیوالا ہے۔ بھلا ان گوسائیوں سے کوئی پوچھے کہ برہم (خدا) کا ایک صفت بھی
تم نہیں جانتے۔ تو تم چیلے چیلیوں کا برہم سمبندھ کیسے کرا سکو گے؟ اگر کہو ہم ہی برہم ہیں ہمارے
ساتھ سمبندھ (تعلق) ہونے سے تعلق ہوجاتا ہے۔ تو تم میں برہم کی صفات افعال و
خواص ایک بھی نہیں ہے پھر کیا تم غرض عیش و عشرت کیلئے برہم بن بیٹھے ہو۔ بھلا چیلے اور چیلیوں
کو تو تم اپنے ساتھ سمرپت کرکے پاک کرتے ہو لیکن تم اور تمہاری عورت لڑکی اور بہو وغیرہ سمرپت
ہوئے بغیر ناپاک رہ جاتی ہیں یا نہیں؟ اور تم غیر سمرپت شدہ چیز کو ناپاک مانتے ہو۔ پھر ان سے
پیدا شدہ تم لوگ ناپاک کیوں نہیں۔ اس لئے تم کو بھی مناسب ہے۔ کہ تم اپنی
عورت۔ لڑکی اور بہو کو دیگر مت والوں کے ساتھ سمرپت کرایا کرو۔ اگر
کہو کہ نہیں تو تم بھی غیر عورت مرد اور دولت وغیرہ اشیاء کا سمرپت کرنا کرانا چھوڑ
دو۔ خراب تک جو ہوا۔ سو ہوا لیکن اب تو اپنے جھوٹے مکر و فریب وغیرہ برائیوں کو چھوڑ دو

(۱) گوسائیں جی [illegible] (۲) اور گوسائیں کی

श्रावणस्यामले पक्षे एकादश्यां महानिशि ।
साक्षाद्भगवता प्रोक्तं तदक्षरश उच्यते ॥ १ ॥
ब्रह्मसम्बन्धकरणात्सर्वेषां देहजीवयोः ।
सर्वदोषनिवृत्तिर्हि दोषाः पञ्चविधाः स्मृताः ॥ २ ॥
सहजा देशकालोत्था लोकवेदनिरूपिताः ।
संयोगजाः स्पर्शजाश्च न मन्तव्याः कदाचन ॥ ३ ॥
अन्यथा सर्वदोषाणां न निवृत्तिः कथञ्चन ।
असमर्पितवस्तूनां तस्माद्वर्जनमाचरेत् ॥ ४ ॥
निवेदिभिः समर्प्यैव सर्वं कुर्यादिति स्थितिः ।
न मतं देवदेवस्य स्वामिभुक्तिसमर्पणम् ॥ ५ ॥
तस्मादादौ सर्वकार्ये सर्ववस्तुसमर्पणम् ।
दत्तापहारवचनं तथा च सकलं हरेः ॥ ६ ॥
न ग्राह्यमिति वाक्यं हि भिन्नमार्गपरं मतम् ।
सेवकानां यथा लोके व्यवहारः प्रसिध्यति ॥ ७ ॥
तथा कार्यं समर्प्यैव सर्वेषां ब्रह्मता ततः ।
गङ्गात्वं सर्वदोषाणां गुणदोषादिवर्णनम् ॥ ८ ॥

اس قسم کے شلوک گوسائیوں کے سدھانت رہسیہ وغیرہ کتب میں لکھے ہیں۔ یہی گوسائیوں کے مت کا بنیادی اصول ہے۔ بھلا ان سے کوئی پوچھے۔ کہ سری کرشن کو فوت ہوئے تو تقریباً ۵ ہزار برس گذر ے۔ وہ ولبھ سے ساون مہینے کی آدھی رات کو کیسے ملے کہ جو گوسائیں کا چیلا بنے۔ وہ گوسائیں کیلئے سب اشیاء سمرپن (خیرات) کرے تو اسکے جسم اور روح کے جملہ عیب دور ہو جاتے ہیں۔ یہی ولبھ کا پرپنچ بے علم لوگوں کو بہکا کر اپنے مت میں لانے کا ہے۔ اگر گوسائیں کے چیلے چیلیوں کے سب عیب دور ہو جائیں۔ تو پھر بیماری۔ مفلسی وغیرہ تکلیفوں میں مبتلا کیوں ہیں۔ اور وہ عیب پانچ قسم کے ہیں۔ (۱) ایک سہج دوش (عیب) جو کہ قدرتی یعنی شہوات غضب وغیرہ سے پیدا ہونیوالے ہیں دوسرے وہ جو کسی ملک یا زمانے میں مختلف قسم کے گناہ کئے جاتے ہیں۔ تیسرے وہ جنکو

کہا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ ولبھ مت بھی وام مارگیوں کی شاخ ہے۔ اسی لئے عورتوں کی صحبت گسائیں لوگ عموماً کیا کرتے ہیں۔

کیا کرشن گوپیوں ہی کو پیارے تھے۔ دوسروں کو نہیں۔ عورتوں کا پیارا وہی ہوتا ہے جو مستریں یعنی شہوت پرستی میں پھنسا ہو۔ کیا شری کرشن جی ایسے تھے؟ اس میں ہزاروں سالوں کی گنتی فضول لکھی ہے کیونکہ ولبھ اور ان کے چیلے کچھ سروداں نہیں۔ کیا کرشن کی جدائی ہزاروں برس سے ہوئی۔ اور آجتک یعنی جبتک ولبھ کا مت نہ ہوا۔ اور نہ ولبھ پیدا ہوا تھا۔ اس سے پہلے اپنی دیوی جیواں کو نجات دینے کیوں نہ آیا۔ "تاپ" اور کلیش یہ دونوں مترادف ہیں۔ ان میں سے ایک کا استعمال کرنا واجب تھا۔ دو کا نہیں۔ اننت لفظ کا پاٹھ کرنا فضول ہے۔ کیونکہ جو اننت لفظ رکھو۔ تو سہسر لفظ کا پاٹھ نہ رکھنا چاہیئے۔ اور جو سہسر لفظ کا پاٹھ رکھو۔ تو اننت لفظ کا پاٹھ رکھنا فضول ہے۔ اور جو اننت (بیشمار) زمانہ تک "تروہت" یعنی پوشیدہ رہا ہے اسکی نجات کیلئے ولبھ کا ہونا بھی فضول ہے۔ کیونکہ اننت (لا انتہا) کا اور انت (انتہا) نہیں ہو سکتا۔ بھلا جسم جو اس پر ان انتہکرن اور ان کے دھرم عورت مکان لڑکا حاصل کردہ دولت کا ارپن (سپردگی) کرشن کو کیوں کرتا۔ کیونکہ کرشن پورن کام[1] ہونے سے کسی کے جسم وغیرہ کی خواہش نہیں کر سکتے۔ اور جسم وغیرہ کا ارپن کرنا بھی نہیں ہو سکتا۔ ناخن سے چوٹی تک جسم کہلاتا ہے۔ اس میں جو کچھ اچھی بُری اشیا ہیں وہ جسم کے ارپن کرنے کیا تھوہی ارپن ہو جائینگی یعنی بول و براز وغیرہ بھی کیسے ارپن کر سکوگے؟ اور جو افعال نیکی بدی کیصورت میں ہیں۔ انکو کرشن کے ارپن کیا جائے تو ان کے ثمرہ بھوگنے والے بھی کرشن ہی ہونگے۔ نام تو کرشن کا لیتے ہیں۔ اور سمرپن اپنے لئے کرتے ہیں۔ جسم میں جو کچھ بول و براز ہیں۔ وہ بھی گوسائیں جی کے ارپن کیوں نہیں ہوتے کیا میٹھا میٹھا ہڑپ اور کڑوا کڑوا تھو۔ یہ بھی لکھا ہے کہ گوسائیں جی کے ارپن کرنا چاہئے۔ غیر مت والے کے نہیں۔ یہ سب خودغرضی اور بیگانہ مال وغیرہ اشیا لوٹنے اور ویدوکت دھرم کے برباد کرنے کی لیلا بنائی ہے۔ دیکھو یہ لکھا پنچ

[1] جس کے جملہ مقاصد اور خواہشیں پوری ہو جائیں۔ اسے پورن کام کہتے ہیں)

چنارگڈھ جو کاشی کے نزدیک ہے۔ اسکے متصل چمپارنیہ نامی جنگل میں چلے جاتے تھے وہاں کوئی شخص ایک لڑکے کو جنگل میں چھوڑ چاروں طرف دور دور تک آگ جلا کر چلا گیا تھا کیونکہ چھوڑنے والے نے یہ سمجھا ہوگا۔ کہ اگر آگ نہ جلائیگا تو ابھی کوئی حیوان مار ڈالیگا لکشمن بھٹ اور اس کی عورت نے لڑکے کو لیکر اپنا بیٹا بنا لیا۔ پھر کاشی میں جا رہے۔ جب وہ لڑکا بڑا ہوا۔ تب اس کے ماں باپ فوت ہو گئے۔ کاشی میں بچپن سے جوانی تک کچھ پڑھتا بھی رہا۔ پھر اور کہیں جا کر وشنو سوامی کے مندر میں چیلا ہو گیا۔ وہاں سے پھر کچھ اَن بن ہونے پر کاشی کو چلا گیا۔ اور سنیاس لے لیا۔ پھر کوئی ویسا ہی ذات سے خارج برہمن کاشی میں رہتا تھا۔ اس کی لڑکی نوجوان تھی۔ اس نے اس کو کہا۔ کہ سنیاس چھوڑ کر میری لڑکی سے شادی کر لے۔ ویسا ہی ہوا۔ جس کے باپ نے جیسی لیلا کی۔ ویسی ہی اس کا بیٹا کیوں نہ کرے۔ بیوی کو لے کر وہاں چلا گیا۔ کہ جہاں اوّل وشنو سوامی کے مندر میں چیلا ہوا تھا۔ شادی کرنے کے باعث ان کو وہاں سے نکال دیا گیا۔ پھر برج دیش (گوکل کا علاقہ) میں جہاں کہ جہالت نے گھر کر رکھا تھا۔ جا کر اپنا پرپنچ کئی طرح کی جھوٹی دلیلوں سے پھیلانے لگا۔ اور جھوٹی باتوں کو مشہور کرنے لگا کہ سری کرشن مجھکو ملے۔ اور کہا جو گولوک دیوی جیومرت لوک (دار فانی) میں آئے ہیں ان کو برہم سمبندھ وغیرہ سے پاک کرکے گولوک میں بھیجو۔ جاہلوں کو اس قسم کی فریفتہ کرنے والی باتیں سنا کر تھوڑے سے لوگوں کو پھنسایا۔ یعنی چوراسی ویشنو بنائے اور مندرجہ ذیل منتر بنائے۔ اور ان میں بھی اختلاف رکھا۔ جیسے

गोपालसहस्रनाम ॥

श्रीकृष्णः शरणं मम सहस्रपरिवत्सरमितकालजात

(گوپال سہسر نام) یہ دونوں معمولی منتر ہیں۔ لیکن آگے کا منتر برہم سمبندھ اور سمرپن کرانیکا ہے

कृष्ण वियोगजनिततापक्लेशानन्ततिरोभावोऽहं भगवते कृष्णाय देहेन्द्रिय प्राणान्तः करणतद्धर्मांश्च दारागारपुत्राप्तवित्तेह परा- ण्यात्मना सह समर्पयामि दासोऽहं कृष्ण तवास्मि ॥

اس منتر کا اپدیش کرکے چیلے چیلیوں کو سمرپن کراتے ہیں کلیم کرشن آہیتی۔ یہ کلیم منتر گرنتھ

کی خدمت میں دھرم بتلاتے ہیں۔ ورن آشرم کو نہیں مانتے۔ جو برہمن رام سنیہی نہ ہو تو اس کو ادنےٰ اور چنڈال۔ رام سنیہی ہو۔ تو اس کو افضل جانتے ہیں (۱) ایشور کا اوتار نہیں مانتے۔ اور ایحرن کا قول جو اوپر لکھ آئے ہیں۔ کہ بھگتی ہنیہی اور تا ہی دھری" "بھگتی اور سنتوں کی خاطر اوتار کو بھی مانتے ہیں۔ اس قسم کا پاکھنڈ پرپنچ (مکر و فریب) ان کا جتنا ہے۔ وہ سب ملک آریہ ورت کو نقصان دہ ہے۔ اتنے ہی سے عقلمند سب کچھ سمجھ لیں گے

۱۰۱۔ سوال :۔ گوکلئے گوسائیوں کا مت تو بہت اچھا ہے۔ دیکھو کیسا امیری کا لطف اڑاتے ہیں۔ کیا یہ امیری لیلا کے بغیر ہو سکتی ہے؟

ولبھ سمپردا

جواب :۔ یہ امیری گرہستوں کی ہے۔ گوسائیوں کی کچھ نہیں۔

سوال :۔ واہ! واہ!! گوسائیوں کی بدولت ہے۔ کیونکہ ایسی امیری دوسروں کو کیوں میسر نہیں ہوتی؟

جواب :۔ دوسرے بھی اسی قسم کا مکر و فریب کریں تو امیری ملنے میں کیا شک ہے اور اگر ان سے بڑھ کر چالاکی کریں۔ تو زیادہ امیری ہو سکتی ہے۔

سوال :۔ واہ جی واہ!! اس میں کیا چالاکی ہے۔ یہ تو سب گولوک کی لیلا ہے۔

جواب :۔ گولوک کی لیلا نہیں۔ بلکہ گوسائیوں کی لیلا ہے۔ جو گولوک کی لیلا ہے۔ وہ گولوک بھی ایسا ہی ہوگا۔

یہ مت "تیلنگ" کے ملک سے جاری ہوا ہے کیونکہ ایک تیلنگی لکھشمن بھٹ نامی برہمن نے شادی کر کے کسی باعث سے ماں باپ اور عورت کو چھوڑ کر کاشی میں جا کر سنیاس لے لیا تھا اور جھوٹ بولا تھا۔ کہ میری شادی نہیں ہوئی۔ اتفاق سے اس کے والدین اور عورت نے سنا۔ کہ وہ کاشی میں سنیاسی ہو گیا ہے۔ اس کے ماں باپ اور عورت نے کاشی میں پہنچکر جس نے اس کو سنیاس دیا تھا۔ اسکو کہا۔ کہ اسکو سنیاسی کیوں کیا۔ دیکھو۔ اسکی جوان عورت ہے۔ اور عورت نے کہا۔ اگر آپ میرے خاوند کو میرے ہمراہ نہ کریں۔ تو مجھکو بھی سنیاس دے دیجئے۔ تب اس نے اسکو بلا کر کہا۔ تو بڑا جھوٹا ہے سنیاس چھوڑ کر گرہستی بن کیونکہ تو نے جھوٹ بول کر سنیاس لیا ہے۔ اس نے پھر ویسا ہی کیا۔ یعنی سنیاس چھوڑ کر اس کے ساتھ ہو لیا۔ دیکھو اس مت کی بنیاد ہی جھوٹ فریب سے قائم ہوئی ہے ملک تیلنگ میں گئے۔ اور اسکو ذات میں کسی نے شامل نہ کیا۔ تب وہاں سے نکلکر گھومنے لگے

ساتھ لگاتا تھا۔ اسطرح گھومتا گھومتا سیتھل* میں "ڈھیڑوں" کا گورو "رامداس" تھا۔ اس کو جا کر ملا۔ اس نے اسکو رامدیو کا پنتھ بتا کر اپنا چیلا بنایا۔ اس رامداس نے کھیڑا پا گاؤں میں جگہ بنائی۔ اور اسکا ادھرست چیلا۔ اور شاہ پورہ میں رام چرن کا۔ اس کا بھی حال ایسا سنا ہے۔ کہ وہ جے پور کا بنیا تھا۔ اس نے دانترا گاؤں میں ایک سادھو سے سنیاس لیا۔ اور اسکو گورو کیا۔ اور شاہپورہ میں آکر ٹکی جمائی۔ سادہ لوح آدمیوں میں پاکھنڈ کی جڑ جلد قایم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ قایم ہوگئی۔ یہ مذکورہ بالا رامچرن کے اقوال کی سند پر چیلا کر کے اونچ نیچ کا کچھ امتیاز نہیں کرتے۔ برہمن سے چنڈال تک انکے چیلے بنتے ہیں۔ اب بھی کونڈا پنتھی وانوں کیطرح ہی ہیں۔ کیونکہ مٹی کے کونڈوں میں کھاتے اور سادھوؤں کی جوٹھ کھا جاتے ہیں بہکا کر دیدھرم والدین دُنیاوی کاروبار چھڑا دیتے اور چیلہ بنا لیتے ہیں۔ رام نام کو بڑا منتر مانتے ہیں۔ اور اسی کو چھوچھم وید بھی کہتے ہیں۔ رام رام کہنے سے بیشمار جنموں کے پاپ چھوٹ جاتے ہیں۔ اور اسکے بغیر مکتی کسی کی نہیں ہوتی۔ جو ہر ایک سانس کے ساتھ رام رام کہنے کی ہدائیت کرے۔ اسکو سچا گورو مانتے ہیں اور ایسے گورو کو پرمیشور سے بھی بڑا مانتے ہیں۔ اور اس کے بُت کا دھیان کرتے ہیں۔ سادھوؤں کے پاؤں دھو کر پیتے ہیں۔ جب گورو سے چیلہ دور ہو جائے۔ تو گورو کے ناخن اور داڑھی کے بال اپنے پاس رکھ لیتا ہے۔ اس کا چرنامرت روز لیتا ہے۔ رامداس اور ہرنامداس کے اقوال کی کتاب کو وید سے زیادہ مانتے ہیں۔ اسکا طواف کرتے اور آٹھ ڈنڈوت پرنام کرتے ہیں۔ اور اگر گورو نزدیک ہو۔ تو گورو کو ڈنڈوت پرنام کر لیتے ہیں۔ عورت اور مرد کو رام نام کا یکساں ہی منتر اپدیش کرتے ہیں۔ اور رام سمرن سے ہی بہبودی مانتے ہیں۔ مگر پڑھنے میں گناہ سمجھتے ہیں ان کی ساکھی یہ ہے:۔ پنڈتائی پانے پڑی۔ اور پورب لو پاپ

رام رام ہمریاں بنا۔ رہ گیو رہتو آپ

دید پران پڑھے پڑھ گیتا رام بھجن نہ گئے ریتا

ایسی ایسی تنئیں بنائی ہیں۔ عورت کو خاوند کی خدمت کرنے میں گناہ اور گورو سادھو

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۰۰) رنگ کر رامدیو وغیرہ کے گیت جنکو وہ شبد کہتے ہیں۔ چماروں اور دیگر ذاتوں کو سناتے ہیں ویسے دکا مڑیا کہلاتے ہیں۔ *سیتھل" جو دھپور کے راج میں ایک بڑا قصبہ ہے (مصلحت مترجم) کونڈا بمعنی مٹی کا برتن سے چھوچھم سوکھشم کا بگاڑ ہے۔ سوکشم بمعنی لطیف (مترجم)

رام کہے تیں کوئی بھے ناہیں۔ تین لوک میں کیرتی گاہیں

رام رٹت جگ چور نہ لاگے

رام نام لکہ پتھر ترائی بھگتی ہیتی اوتاری دھری

اُونچ نیچ کل بھید بچارے سو تو جنم آپنو ہارے

سنتاں کی کل دی ہے ناہیں رام رام کہہ رام سماہیں

ایسو تن جو کیرتی گاوے ہری ہری جن کو پار نہ پاوے

رام سنتان کا انت نہ آوے آپ آپ کی بدھی سم گاو

ان کی تردید | اول تو رام چرن وغیرہ کی تصنیفات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ گنوار ایک سیدھا سادہ آدمی تھا۔ وہ کچھ پڑھا نہیں تھا۔ ورنہ ایسی گپڑ چوتھ کیوں لکھتا۔ یہ صرف انکو وہم ہے۔ کہ رام رام کہنے سے کرم و اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ یہ محض اپنا اور دوسروں کا جنم کھوتے ہیں۔ موت کا خوف تو بڑا بھاری ہے۔ لیکن سرکاری سپاہی چور۔ ڈاکو بھیڑیا سانپ بچھو اور مچھر وغیرہ کا خوف کبھی دور نہیں ہوتا۔ خواہ رات دن رام رام کیا کریں۔ کچھ بھی نہیں ہوگا جیسے شکر شکر کہنے سے منہ میٹھا نہیں ہوتا۔ ویسے راستگفتاری وغیرہ فعل کئے بغیر رام رام کہنے سے کچھ نہیں ہوگا۔ اور اگر رام رام ایک دفعہ کہنے سے ان کا رام نہیں سنتا۔ تو عمر بھر کہنے سے بھی نہیں سنیگا۔ اور اگر سنتا ہے۔ تو دوسری دفعہ رام رام کہنا فضول ہے۔ ان لوگوں نے اپنا پیٹ بھرنے اور دوسروں کی بھی عمر برباد کرنے کے لئے ایک پاکھنڈ کھڑا کیا ہے۔ سو یہ بڑا عجوبہ ہم سنتے اور دیکھتے ہیں۔ کہ نام تو رکھا رام سنیہی اور کام کرتے ہیں رانڈ سنیہی۔ جہاں دیکھو وہاں رانڈہی رانڈ سنتوں کو گھیر رہی ہیں۔ اگر ایسے پاکھنڈ نہ پھیلتے۔ تو ملک آریہ ورت کی تباہی کیوں ہوتی ؟

یہ لوگ اپنے چیلوں کو جوٹھا کھلاتے ہیں۔ اور عورتیں بھی لیٹ کر ڈنڈوت پرنام کرتی ہیں تنہائی میں عورتیں اور سادھو اکٹھے بیٹھے رہتے ہیں۔ انکی دوسری شاخ ڈنبیہ کھیڑا پا ملک مارواڑ سے جاری ہوئی ہے۔ اسکا حال یہ ہے۔ ایک شخص رامداس نامی ذات کا ڈھیڑ بڑا چالاک تھا۔ اس کی دو بیبیاں تھیں۔ وہ پہلے بہت دن تک اوگھڑ ہو کر کتوں کے ساتھ کھاتا رہا۔ پھر وامی کونڈا پنتھی بنا۔ بعد ازاں رامدیو کا کامڑیا بنا۔ اپنی دونو بیویوں کے

---

[1] ہندوستان کے خاص دیہات میں ڈھیڑ بھنگی کو کہتے ہیں [2] راجپوتانہ میں چمار لوگ بھگت کرتے

کھرجے پور کے پاس اجمیر میں رہتے تھے۔ تیلی کا کام کرتے تھے۔ پرمیشور کی خلقت کا عجیب تماشہ ہے۔ کہ دادو جی کی پرستش شروع ہوگئی۔ اب وید وغیرہ شاستروں کی تمام باتیں چھوڑ کر دادو رام دادو رام میں ہی مکتی مان لی ہے جب سچے اُپدیشک نہیں ہوتے۔ تب ایسے ایسے ہی بکھیڑے چلا کرتے ہیں۔

۱۰۰۔ تھوڑے دن ہوئے۔ "رام سنیہی" مت شاہ پور سے جاری ہوا ہے۔ انہوں نے

رام سنیہی پنتھ | سب وید وکت دھرم کو چھوڑ کر رام رام پکارنا اچھا مانا ہے اسی میں گیان دھیان۔ مکتی مانتے ہیں۔ لیکن جب بھوک لگتی ہے۔ تب رام نام میں سے روٹی ساگ نہیں نکلتا۔ کیونکہ کھانے پینے کی چیزیں تو گرہستوں کے گھر میں ملتی ہیں۔ وہ بھی بت پرستی پر لعنت کرتے ہیں لیکن آپ خود مجسمہ بت بن رہے ہیں۔ عورتوں کی صحبت میں بہت رہتے ہیں۔ کیونکہ رام جی کو جانکی کے بغیر چین نہیں مل سکتا۔

ایک رام چرن نامی سادھو ہوا ہے جس کا مت خاص کر شاہپور بمقام میواڑ سے جاری ہوا۔ وہ رام رام کہنے ہی کو اعلیٰ منتر اور اسی کو اصول مانتے ہیں۔ ان کی ایک کتاب میں کہ جس میں سنت داس جی وغیرہ کے اقوال ہیں۔ ایسا لکھا ہے۔ اُن کا قول:۔

بھرم روگ تب ہی مٹیا۔ رٹیا نرنجن رائے
تب جم کا کاگج پھٹیا۔ کٹیا کرم تب جائے ۱۔ساکھی ۶

اب عقلمند لوگ غور کریں۔ کہ رام رام کہنے سے بھرم جو کہ جہالت ہے۔ یا یم راج (پرمیشور) کا گناہ کے مطابق سزا دینا یا کئے ہوئے فعل کبھی چھوٹ سکتے ہیں؟ یہ محض لوگوں کو گناہوں میں پھنسانا اور انسانی زندگی کو تباہ کرنا ہے۔

اب ان کا جو اعلیٰ گورو رام چرن ہوا ہے۔ اس کے اقوال دیکھتے ہیں)

مہما نام پرتاپ کی۔ سنو سرون چت لائی
رام چرن رسنا رٹو۔ کرم سکل جھڑ جائی
جن جن سمریا نام کو۔ سو سب اُتریا پار
رام چرن جو وسریا۔ سو ہی جم کے دوار
رام بنا سب جھوٹ بتایو
رام بھجت چھٹیا سب کرما۔ چند اور سوریہ پرکرما

کو بہت ایذا پہنچائی تھی۔ وہ ان سے بدلہ لینا چاہتے تھے لیکن ان کے پاس کچھ سامان نہ تھا۔ ادھر مسلمانوں کی بادشاہت عروج پر تھی۔ انہوں نے ایک پرشچرن ہون کا عمل کر دیا مشہور کیا۔ کہ مجھ کو دیوی نے دعا اور تلوار دی ہے۔ کہ تم مسلمانوں سے لڑو۔ تمہاری فتح ہوگی بہت سے لوگ، ان کے ساتھی ہو گئے۔ اور انہوں نے جیسے وام مارگیوں نے "پنچ مکار" چکر انتوں سے "پنچ سنسکار" جاری کئے تھے ویسے ہی "پنچ ککار" جاری کئے۔ یعنی انکے پنچ ککار جنگ کے لئے مفید تھے۔ ایک کیش "یعنی جنکے رکھنے سے لڑائی میں لکڑی اور تلوار سے کچھ بچاؤ ہو۔ دوسرا "کنگن" جو سر کے اوپر پگڑی میں اکالی لوگ رکھتے ہیں۔ اور ہاتھ میں کڑا جس سے ہاتھ اور سر بچ سکے۔ تیسرا "کچھ" یعنی زانو کے اوپر ایک جانگیا جو کہ دوڑنے اور کودنے میں اچھا ہوتا ہے۔ عموماً اکھاڑے کے پہلوان اور نٹ بھی اسکو اسی لئے پہنا کرتے ہیں۔ کہ اس سے جسم کا نرم مقام محفوظ رہے اور رکاوٹ نہ ہو۔ چوتھا "کنگھا"۔ کہ جس سے بال سنوارتے ہیں۔ "کاچ" (چاقو یا چھری) کہ جو دشمن سے مقابلہ ہو تو پھر لڑائی میں کام آسکے۔ اسی لئے یہ طریق گورو گوبند سنگھ جی نے اپنی دانائی سے اسوقت کیلئے جاری کیا تھا۔ اب اسوقت ان کا رکھنا کچھ مفید نہیں ہے لیکن جو جنگ کے مدعا کیلئے باتیں ضروری تھیں۔ انکو اب دھرم میں شامل مان لیا ہے۔ بُت پرستی تو نہیں کرتے لیکن اس سے بڑھکر گرنتھ (کتاب) کی پرستش کرتے ہیں۔ کیا یہ بت پرستی نہیں ہے کسی بیجان چیز کے سامنے سر جھکانا یا اسکی پرستش کرنا تمام بت پرستی ہے۔ جیسے مورتی (بت) والوں نے اپنی دکان جما کر روزی کی صورت نکالی ہے۔ ویسے ان لوگوں نے کرلی ہے جیسے پجاری لوگ بُت کا درشن کراتے اور نذریں لیتے ہیں۔ ویسے ہی نانک پنتھی لوگ گرنتھ (کتاب) کی پرستش کرتے کراتے اور بھینٹ بھی لیتے ہیں لیکن بت پرستی والے جتنی عزت وید کی کرتے ہیں۔ اتنی یہ لوگ گرنتھ صاحب والے نہیں کرتے۔ ہاں یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ انہوں نے ویدوں کو نہ سنا نہ دیکھا کیا کریں۔ اگر سننے اور دیکھنے میں آئیں۔ تو تمام فرقوں کے عقلمند لوگ جو کہ ضدی اور متعصب نہیں ہیں وہ ویدمت قبول کر سکتے ہیں۔ ان سب نے کھانے پینے کا بکھیڑا بہت سا ہٹا دیا ہے جیسے اسکو ہٹایا۔ ویسے شہوت پرستی اور تکبر کو بھی ہٹا کر ویدمت کی ترقی کریں۔ تو بہت اچھی بات ہے۔

۹۹ سوال :- دادو پنتھی کا طریق تو اچھا ہے؟

دادو پنتھ

جواب :- اچھا تو وید کا طریقہ ہے جو پکڑا جائے۔ تو پکڑو نہیں تو ہمیشہ غوطے کھاتے رہو گے۔ ان کے اعتقاد کے مطابق دادو جی کی پیدائش گجرات میں ہوئی تھی۔

کیا وید پڑھنے والے مرگئے۔ اور نانک جی وغیرہ اپنے کو غیر فانی سمجھتے تھے۔ کیا وہ نہیں مرگئے۔ وید تو سب علوم کا بھنڈار ہے۔ لیکن جو چاروں ویدوں کو کہانی کہے۔ اسکی سب باتیں کہانی ہیں۔ اگر جاہلوں کا نام سنت ہوتا ہے۔ تو بیچارے ویدوں کی عظمت کبھی نہیں جان سکتے۔ اگر نانک جی ویدوں ہی کی تعظیم کرتے۔ تو انکا فرقہ نہ چلتا۔ نہ وہ گورو بن سکتے کیونکہ علم سنسکرت تو پڑھے ہی نہیں تھے۔ پھر دوسرے کو پڑھا کر شاگرد کیسے بنا سکتے تھے۔ یہ سچ ہے۔ کہ جبوقت نانک جی پنجاب میں پیدا ہوئے تھے۔ اس وقت پنجاب علم سنسکرت سے بالکل بے بہرہ اور مسلمانوں سے تکلیف پا رہا تھا۔ اس وقت کچھ لوگوں کو انہوں نے بچایا۔ نانک جی کی زندگی میں ان کا فرقہ بہت نہیں بڑھا۔ یعنی بہت سے چیلے نہیں ہوئے تھے کیونکہ جاہلوں میں یہ طریقہ ہے۔ کہ مرنے کے بعد انکو سدھ (صاحب قدرت) بنا لیتے ہیں۔ پھر بہت سی بڑائی کرکے پرمیشور کے برابر مان لیتے ہیں۔ نانک جی بڑے دولتمند اور رئیس بھی نہیں تھے لیکن ان کے چیلوں نے نانک چندر ادے اور جنم ساکھی وغیرہ میں بڑے سدھ (صاحب قدرت) اور بڑے اقبال والے تھے۔ ایسا لکھا ہے۔ نانک جی برہما وغیرہ سے ملے۔ بہت بات چیت کی سب نے انکی عزت کی۔ نانک جی کی شادی پر بہت سے گھوڑے۔ رتھ۔ ہاتھی۔ سونا۔ چاندی موتی پنا وغیرہ تھے۔ اور جواہرات سے مرصع (سامان) اور بیش بہا جواہرات کا تو حد و حساب نہیں۔ ایسا لکھا ہے۔ بھلا یہ گپوڑے نہیں۔ تو کیا ہیں۔ مگر اس میں ان چیلوں کا قصور ہے۔ نانک جی کا نہیں۔ دیگران کے پیچھے ان کے لڑکے اوداسی و ساد ھوؤں کا سلسلہ جاری ہوا۔ اور رامداس وغیرہ سے نہ ملے کتنے ہی گدی والوں نے اپنی عبارت بنا کر گرنتھ میں ملا دی ہے۔ ان کے دسویں گورو گوبند سنگھ جی ہوئے۔ ان کے بعد اس گرنتھ میں کسی کی عبارت نہیں ملائی گئی بلکہ اس وقت تک کی جتنی چھوٹی چھوٹی کتابیں تھیں۔ ان سب کو یکجا کرکے جلد بند ہوا دی ہے۔ ان لوگوں نے بھی نانک جی کے پیچھے بہت عبارت بنائی۔ بعض نے تو طرح طرح کی مثل پرانوں کی جھوٹی کہانیاں کے بنا دی۔ لیکن برہم گیانی آپ پرمیشور بننے پر بھی کرم اپاسنا ترک کرنے کی طرف، ان کے چیلے مائل ہوتے گئے۔ اس بات نے بہت بگاڑ کر دیا۔ ورنہ جو نانک جی نے کچھ بھگتی و ستیش پرمیشور کی لکھی تھی۔ اسے کرتے آتے تو اچھا تھا اب اُداسی کہتے ہیں۔ ہم بڑے۔ نرملے کہتے ہیں ہم بڑے۔ اکالی اور سُتھرے شاہی کہتے ہیں۔ کہ سب سے بڑے ہم ہیں۔ ان میں گورو گوبند سنگھ جی بہادر ہوئے ہیں۔ مسلمانوں نے ان کے بزرگوں

ہے؟ یہ محض لڑکوں کی مانند لیلا ہے۔

نانک پنتھ ۱۰۹ **سوال**:۔ ملک پنجاب میں نانک جی نے ایک طریق چلایا ہے۔ کیونکہ وہ بھی بت پرستی کی تردید کرتے تھے۔ مسلمان ہونے سے بچاتے۔ وہ سادھو بھی نہیں ہوئے بلکہ عیالدار بنے رہے۔ دیکھو انہوں نے منتر اپدیش کیا ہے۔ اسی سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان کا مدعا اچھا تھا۔ اوم ست نام کرتا پرکھ نربھو۔ نرویر اکال مورت اجونی سہہ بھنگ گور پرشاد جپ آدی سچ جگ آدی سچ ہے بھی سچ نانک ہوسی بھی سچ۔ جپ جی پوڑی (۱) (اوم) جس کا نام سچا ہے۔ وہ کرتا پرش (خالق) خوف اور دشمنی سے مبرا۔ اکال مورتی جو زمانہ اور رحم میں نہیں آتا منور ہے۔ اسی کا جپ گورو کی مہربانی سے کرو۔ پرمیشور آغاز میں سچ تھا۔ جگوں کے آغاز میں سچ۔ زمانہ حال میں سچ اور ہوگا بھی سچ۔

جواب:۔ نانک جی کا مدعا تو اچھا تھا۔ لیکن علمیت کچھ بھی نہیں تھی۔ ہاں زبان اس ملک کی جو کہ گاؤں کی ہے۔ اس کو جانتے تھے۔ وید آدی شاستر اور سنسکرت کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ اگر جانتے ہوتے۔ تو نربھے لفظ کو نربھو کیوں لکھتے؟ اور اسکی مثال انکا بنایا سنسکرتی ستوتر ہے۔ چاہتے تھے۔ کہ سنسکرت میں بھی قدم رکھوں۔ لیکن بغیر پڑھے سنسکرت کیسے آسکتی ہے؟ ہاں ان گنواروں کے سامنے کہ جنہوں نے سنسکرت کبھی سنی بھی نہیں تھی سنسکرت بنا کر سنسکرت کے پنڈت بن گئے ہوں گے۔ یہ بات اپنی بڑائی۔ عزت اور اپنی شہرت کی خواہش کے بغیر بھی نہ کرتے۔ انکو اپنی شہرت کی خواہش ضرور تھی۔ نہیں تو جیسی زبان جانتے تھے۔ کہتے رہتے۔ اور یہ بھی کہدیتے۔ کہ میں سنسکرت نہیں پڑھا۔ جب کچھ خود پسندی تھی۔ تو عزت اور شہرت کیلئے کچھ دمبھ بھی کیا ہوگا۔ اسی لئے ان کے گرنتھ میں جابجا ویدوں کی مذمت اور تعریف بھی ہے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ کرتے۔ تو ان سے بھی کوئی وید کے معنی پوچھتا۔ جب نہ آتے۔ تب عزت میں فرق آتا۔ اس لئے پہلے ہی اپنے چیلوں کے سامنے کہیں کہیں ویدوں کے خلاف کہتے تھے۔ اور کہیں کہیں ویدوں کے بارے میں اچھا بھی کہا ہے۔ کیونکہ اگر اچھا نہ کہتے۔ تو لوگ ان کو ناستک بناتے۔ جیسے

وید پڑھت برہما مرے چاروں وید کہانی
سنت کی مہما وید نہ جانے سکھمنی پوڑی ۷ چوپائی
نانک برہم گیانی آپ پرمیشور سکھمنی پوڑی ۸ چوپائی

وہ تو جگہ پوڑی کی جگہ اشٹ پدی اور چوپائی کی جگہ پد چاہیے۔

لگانے سے چین میں رہیں۔ مگر ان کو اتنی عقل کہاں سے آوے۔ اور اپنا نام اسی دھونی تپنے سے تپسوی رکھ چھوڑا ہے۔ اگر اس طرح تپسوی (ریاضت کش) ہو سکیں۔ تو جنگلی آدمی ان سے بھی زیادہ تپسوی ہو جائیں۔ اگر کوئی جٹا بڑھانے راکھ لگانے۔ تلک کرنے سے تپسوی ہو سکے۔ تو سب کوئی ہو سکتا ہے۔ یہ باہر سے تارک الدنیا اور اندر سے بڑے حریص ہوتے ہیں۔

۷۹۔ سوال :۔ کبیر پنتھی تو اچھے ہیں؟ جواب :۔ نہیں۔

کبیر پنتھ | سوال :۔ کیوں اچھے نہیں؟ یہ پتھر وغیرہ بت پرستی کی تردید کرتے ہیں۔ کبیر صاحب پھولوں سے پیدا ہوئے۔ اور آخر کو بھی پھول ہو گئے۔ برہما۔ وشنو۔ مہادیو کا جنم جب نہیں تھا تب بھی کبیر صاحب تھے۔ بڑے صاحب قدرت ایسے کہ جس بات کو وید پران بھی نہیں جان سکتے۔ اس کو کبیر صاحب جانتے ہیں۔ (جو سچا راستہ ہے۔ سو کبیر ہی نے دکھایا ہے) ان کا منتر ست نام کبیر وغیرہ ہے؟

جواب :۔ پتھر وغیرہ کو چھوڑ پلنگ۔ گدی تکئے۔ کھڑاواں جیوتی یعنی چراغ وغیرہ کی پرستش کرنا پتھر کے بت سے کم نہیں۔ کیا کبیر صاحب بھنگا تھا یا غنچہ جو پھولوں سے پیدا ہوا اور آخر پھول ہو گیا۔ یہاں جو یہ بات سنی جاتی ہے۔ وہی سچی ہوگی۔ کہ کوئی جلاہا کاشی میں رہتا تھا اسکے بال بچے نہیں تھے۔ ایک وہ تھوڑی سی رات تھی ایک کوچے میں جا رہا تھا۔ تو دیکھا۔ کہ سڑک کے کنارے ایک ٹوکری کے اندر پھولوں میں اسی رات کا پیدا شدہ بچہ تھا۔ وہ اسکو اُٹھا لے گیا۔ اپنی عورت کو دیا۔ اس نے پرورش کی۔ جب وہ بڑا ہوا۔ تب جلاہے کا کام کرتا تھا۔ کسی پنڈت کے پاس سنسکرت پڑھنے کیلئے گیا۔ اس نے اس کی بے عزتی کی۔ کہا۔ کہ ہم جلاہے کو نہیں پڑھاتے۔ اسی طرح کئی پنڈتوں کے پاس گیا لیکن کسی نے نہ پڑھایا۔ تب اوٹ پٹانگ بھاشا بنا کر جولاہے وغیرہ نیچ لوگوں کو سمجھانے لگا۔ تنبورے کر گاتا تھا۔ بھجن بناتا تھا۔ خاصکر پنڈت شاستر۔ ویدوں کی مذمت کیا کرتا تھا۔ کچھ جاہل لوگ اس کے دام میں پھنس گئے۔ جب مر گیا تب لوگوں نے اس کو صاحب قدرت (سدھ) بنا لیا۔ جو جو اس نے جیتے جی تصنیف کیا تھا۔ اسکو اسکے چیلے پڑھتے رہے۔ کان کو بند کرنے پر جو آواز سنی جاتی ہے۔ اسکو انحد شبد کہکر اصول مقرر کیا۔ من کی ورتی کو سُرتی کہتے ہیں۔ اس کو اس آواز سننے میں لگاتا۔ اسی کو سنت اور پرمیشور کا دھیان بتلاتے ہیں۔ وہاں موت نہیں پہنچتی۔ برچھی کی مانند تلک اور چندن وغیرہ لکڑی کی کنٹھی باندھتے ہیں۔ بھلا وچار کر دیکھو۔ کہ اس میں روح کی ترقی اور علم کیا بڑھ سکتا

پنڈت: جن کی قسمت پھوٹی ہے۔ ان کو تمہاری سی عقل اور غرور نصیب ہوتا ہے ڈاکی آسن پر چلا گیا۔ اور پنڈت گھر کو لوٹے۔ جب سندھیا آرتی ہو گئی تب اس خاکی کو بوڑھا سمجھ کر بہت سے خاکی ڈنڈوت۔ ڈنڈوت کہتے ساشٹانگ کر کے بیٹھے۔ اس خاکی نے پوچھا۔ اے رامداس تو کیا پڑھا ہے

رامداس: مہاراج بشنو سہسترنام پڑھا ہے۔ اے گوبندداس تو کیا پڑھا ہے۔ **گوبنداس** میں رام ستوراج پڑھا ہوں۔ فلاں خاکی جی کے پاس سے۔ تب رامداس بولا۔ کہ مہاراج آپ کیا پڑھے ہیں؟ **خاکی**: ہم گیتا پڑھے ہیں۔ **رامداس**: کس سے؟ **خاکی**: جی چل بے چھوکرے ہم کسی کو گورو نہیں بناتے۔ دیکھو ہم پریاگ راج میں رہتے ہیں۔ ہم کو اکھر (حرف) نہیں آتا تھا۔ جب کسی لمبی دھوتی والے پنڈت کو دیکھا تھا۔ تب گیتا کے گٹکے میں پوچھتا تھا۔ کہ اس کلنگی والے اکھر کا کیا نام ہے؟ ایسے پوچھتے پوچھتے اٹھارہ ادھیائے گیتا رگڑ ماری گورو ایک بھی نہیں کیا۔ بھلا ایسے علم کے دشمن (کے پاس) جہالت گھر کر کے نہ ٹھہرے تو اور کہاں جائے۔

یہ لوگ سوائے نشہ پینے غفلت میں رہنے۔ لڑنے۔ کھانے سونے۔ جھانجھ پیٹنے گھنٹہ گھڑیال اور سنکھ بجانے۔ دھونی جگا رکھنے نہانے دھونے سب طرفوں میں آوارہ گردی کرنے کے اور کچھ بھی اچھا کام نہیں کرتے چاہے کوئی پتھر کو بھی پگھلا دے لیکن ان خاکیوں کی روحوں کو علم سکھانا مشکل ہے۔ کیونکہ اکثر وہ شودروں کی اولاد ہوتے یا مزدور کسان کمہار وغیرہ (یعنی) مزدوری چھوڑ صرف خاک رما کر بیراگی۔ خاکی وغیرہ بنجاتے ہیں ان کو علم یا نیک صحبت وغیرہ کی عظمت معلوم نہیں ہو سکتی

۹۶ - ان میں سے ناتھوں کا منتر "نمہ شوائے" خاکیوں کا "نرسنگھائے نمہ" رام اوتاروں کا منتر

ان کے منتروں کا بیان

"رام چندرائے نمہ" یا "سیتا راما بھیام نمہ"۔ کرشن اُپاسکوں کا منتر "رادھا کرشنا بھیام نمہ" "نمو بھگوتے واسدیوائے" اور بنگالیوں کا "گووندائے نمہ" ان منتروں کو کان میں پڑھنے ہی سے چیلہ بنا لیتے ہیں۔ اور ایسی ایسی ہدایت کرتے ہیں۔ کہ بچہ تونبے کا منتر پڑھ لے:

جل پوتر ستھل پوتر اور پوتر کوا
شو کہے سن پاربتی تونبا پوتر ہوا

بھلا ایسے لوگوں کی قابلیت سادھو یا عالم ہونے یا دنیا کی بہتری کرنے کی ہو سکتی ہے؟ خاکی رات دن لکڑی اور جنگلی اُپلے جلایا کرتے ہیں ایک مہینے میں کئی روپے کی لکڑی پھونک دیتے ہیں اگر ایک مہینے کی لکڑی کے دام سے عوض کمبل وغیرہ کپڑا لے لیں۔ تو سواں حصہ پیسہ

دیکھ تو ایک قسم کا ملفظ جانتا ہے۔ ہم تین قسم کے جانتے ہیں۔ بہتری گنبتا جسمے بہتری گنے سائیں میں بہتری گنے سائے نہیں۔ پنڈت۔ سنو سادھو جی! علم کی بات بہت مشکل ہے۔ (علم) بغیر پڑھے نہیں آتا۔ خاکی۔ چل بے سب عالم ہم نے۔ گرما سے بھانگ میں گھونٹ ایک دم سب اُڑا دئے۔ سنتوں کا گھر بڑا ہے۔ تو بالوڑا کیا جانے۔ پنڈت۔ دیکھو اگر تم نے علم پڑھا ہوتا تو ایسے خراب لفظ کیوں بولتے سب قسم کی تم کو واقفیت ہوتی۔ خاکی۔ ابے تو ہمارا گورو بنتا ہے۔ تیرا اُپدیش ہم نہیں سنتے۔ پنڈت۔ سنو کہاں سے عقل ہی نہیں ہے۔ اُپدیش جاننے سمجھنے کیلئے علم چاہیئے۔ خاکی۔ جو شخص سب وید شاستر پڑھے اور سنتوں کو نہ مانے تو جانو کہ وہ کچھ بھی نہیں پڑھا۔ پنڈت۔ ہاں ہم سب سنتوں کی خدمت کرتے ہیں لیکن تمہارے جیسے ہُڑدنگوں کی نہیں کرتے کیونکہ سنت شریف۔ فاضل۔ دھارمک سب کی بہتری چاہنے والوں کو کہتے ہیں۔ خاکی۔ دیکھ ہم رات دن ننگے رہتے ہیں۔ دھونی تاپتے گانجے چرس کے سینکڑوں دم لگاتے۔ تین تین لوٹا بھانگ پیتے۔ گانجہ بھانگ دھتوروں کے پتوں کا ساگ بنا کر کھاتے۔ سنکھیا اور افیون بھی جھٹ نگل جاتے۔ نشہ میں غرق رات دن بے غم رہتے ہیں۔ دنیا کو کچھ نہیں سمجھتے اور بھیک مانگ کر (ٹکڑ) موٹی چھوٹی روٹی بنا کھاتے ہیں۔ رات بھر ایسی کھانسی اٹھتی ہے کہ جو نزدیک سوتا ہو اس کو بھی نیند کبھی نہ آوے اس قسم کی قدرتیں اور سادھوپن (شرافت کی باتیں) ہم میں ہیں۔ پھر تو ہماری برائی کیوں کرتا ہے؟ خبردار بالوڑے جو ہم کو دق کریگا تو ہم تم کو راکھ کر ڈالینگے۔ پنڈت۔ یہ سب اوصاف غیر مہذب بے عقل اور گبر گنڈوں (گپیوں) کے ہیں۔ سادھوؤں کے نہیں۔ سنو!

جو دھرم بھگت نیک کام کرے۔ ہمیشہ سب کی بہتری میں مشغول رہے جس میں کوئی عیب نہ ہو عالم ہو ست اُپدیش سب کی بھلائی کرے اسکو سادھو کہتے ہیں۔ خاکی۔ چل بے تو سادھو کے کام کیا جانے سنتوں کا گھر بڑا ہے کسی سنت سے جھگڑنا نہیں۔ نہیں تو دیکھ ایک چمٹا اُٹھا کر مار یگا سر توڑ ڈالیگا۔ پنڈت۔ اچھا خاکی اپنی جگہ پر جاؤ۔ ہم سے بہت خفا مت ہو۔ جانتے ہو راج کیسا ہے کسیکو مارو گے تو پکڑے جاؤ گے قید خانے کی سزا پاؤ گے۔ بہت کھاؤ گے یا کوئی تم کو بھی مار بیٹھیگا پھر کیا کرو گے یہ سادھو کی علامت نہیں۔ خاکی۔ چل بے چیلے کس راکھشس کا منہ دکھایا۔ پنڈت۔ تم نے کبھی کسی مہاتما کی صحبت نہیں کی نہیں تو ایسے جاہل بطالت بنتے۔ خاکی۔ ہم آپ ہی مہاتما ہیں۔ ہم کو کسی دوسرے سے غرض نہیں۔

وہاں یم کے فرشتے اس کو لینے آئے اتنے میں وشنو کے فرشتے بھی پہونچ گئے دونوں جھگڑا کرتے تھے (ایکطرف کے کہتے تھے) کہ یہ ہمارے آقا کا حکم ہے ہم یم لوک میں لیجائینگے۔ وشنو کے فرشتوں نے کہا کہ ہمارے آقا کا حکم بیکنٹھ میں لیجانے کا ہے۔ دیکھو اس کے ماتھے پر وشنوی تلک ہے تم کیسے لیجاؤگے تب تو یم کے فرشتے چپ ہو کر چلے گئے وشنو کے فرشتے آرام سے اسکو بیکنٹھ میں لے گئے۔ نارائن نے اس کو بیکنٹھ میں رکھا۔ دیکھو جب اتفاقیہ تلک بن جانیکا ایسا مہاتم ہے۔ تو جو اپنی محبت اور ہاتھ سے تلک لگاتے ہیں وہ نرک سے چھوٹ بیکنٹھ میں جاویں تو اس میں کیا تعجب ہے ہم پوچھتے ہیں کہ جب چھوٹے سے تلک کے کرنے سے بیکنٹھ میں جاتے ہیں تو منہ پر لیپ یا کالا منہ کرنے سے یا جسم پر لیپ کرنے سے بیکنٹھ سے بھی آگے پہنچ جاتے ہیں یا نہیں اس لئے یہ باتیں سب فضول ہیں۔

۹۵۔ ان میں بہت خاکی لنگوٹی باندھ لکڑی کی دھونی تاپتے جٹا بڑھاتے سدھ کا بھیس

جھوٹے سادھوؤں کی لیلا

کر لیتے ہیں بگلے کی مانند دھیان لگا کر بیٹھتے ہیں۔ گانجا بھنگ۔ چرس کے دم لگانے لال آنکھیں بنائے رکھتے سب سے چٹکی چٹکی اناج آٹا کوڑی پیسے مانگتے اور گرہستیوں کے لڑکوں کو بہکا کر چیلے بنا لیتے ہیں۔ عموماً ان میں مزدور لوگ ہوتے ہیں۔ کوئی علم پڑھتا ہو تو اسکو پڑھنے نہیں دیتے کہتے ہیں کہ

”سنتوں کو علم پڑھنے سے کیا کام کیونکہ علم پڑھنے والے بھی مرجاتے ہیں پھر دانت کٹا کٹ کیوں کرنا۔ سادھوؤں کو چاروں طرف پھرتا سنتوں کی خدمت کرنی اور رام جی کا بھجن کرنا چاہئے“

اگر کسی نے بے عقلی اور جہالت کی شکل نہ دیکھی ہو تو خاکی جی کا درشن کریں ان کے پاس جو کوئی جاتا ہے ان کو بچہ بچی کہتے ہیں خواہ وہ خاکی جی کے ماں باپ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں جیسے خاکی جی ہیں ویسے ہی رونکھڑ۔ سونکھڑ۔ گودڑے اور جماعت والے ستھرے۔ شاہی اور اکالی۔ کان پھٹے جوگی۔ اوگھڑ وغیرہ (گویا) سب ایک سے ہیں۔

ایک خاکی کا چیلا ”شری گنیشا ءنمہ“ رٹتا رٹتا کوئیں پر پانی بھرنے کو گیا وہاں پنڈت بیٹھا ہوا تھا وہ اس کو ”شری گنیشا جنمے“ رٹتے ہوئے دیکھکر بولا۔ ارے سادھو! غلط یاد کرتا ہے۔ ”شری گنیشا ءنمہ“ ایسا کہو اس نے فوراً لوٹا بھر گورو جی کے پاس جا کر کہا کہ ایک بمن (یعنی برہمن) میرے تلفظ کو غلط کہتا ہے ایسا سنکر جھٹ خاکی جی اٹھا کنوئیں پر گیا اور پنڈت سے کہا تو میرے چیلے کو بہکاتا ہے توں گورو کی لنڈی کیا پڑھا ہے؟

ہو کر چتر بھج کی شکل میں درشن دیا۔ کہا تو میرا بڑا عزیز بھگت ہے کیونکہ سب دولت اڑا لوٹ چوری کر وشنوؤں کی خدمت کرتا ہے اسلئے تو مبارک ہے پھر اس نے جا کر وشنوؤں کے پاس سب زیورات رکھ دئے۔

ایک دفعہ پریکال کو کوئی ساہوکار نوکر رکھ جہاز میں بٹھلا کر غیر ملک میں لے گیا وہاں سے جہاز میں سپاری بھری۔ پریکال نے ایک سپاری توڑ آدھا ٹکڑا کر بنئے سے کہا۔ یہ میری آدھی سپاری جہاز میں رکھ دو اور لکھدو کہ جہاز میں آدھی سپاری پریکال کی ہے بنئے نے کہا کہ خواہ تمنے ہزار سپاری لے لینی پریکال نے کہا نہیں ہم ادھرمی نہیں ہیں جو ہم جھوٹ موٹھ لے لیں ہم کو تو آدھی چاہئے۔ بنیا بیچارہ بھولا بھالا تھا اس نے لکھدیا جب اپنے ملک میں جہاز بندر پر آیا اور سپاری اتارنے کی تیاری ہوئی تب پریکال نے کہا ہماری آدھی سپاری دیدو بنیا وہی آدھی سپاری دینے لگا تب پریکال جھگڑنے لگا میری تو جہاز میں آدھی سپاری ہے۔ آدھا بانٹ لونگا۔ حکام تک جھگڑا گیا پریکال نے بنئے کی تحریر دکھائی کہ اس نے آدھی سپاری دینی لکھی ہے۔ بنیا بہت سا کہتا رہا لیکن اس نے نہ مانا آدھی سپاری لیکر وشنوؤں کی نذر کر دیں۔ تب تو وشنو بڑے خوش ہوئے۔ ابتک اس ڈاکو چور پریکال کے بت مندروں میں رکھتے ہیں یہ کتھا بھگت مال میں لکھی ہے صاحب عقل دیکھ لیں کہ وشنوان کے بیرد اور نارائن تینوں چور منڈلی ہے یا نہیں اگرچہ مت متانتر والے کے معتقدوں میں کوئی شخص قدرے اچھا بھی ہوتا ہے تاہم اس مت میں رہ کر بالکل اچھا نہیں ہو سکتا اب دیکھو وشنوؤں میں نا اتفاقی کی باتیں یعنی مختلف قسم کے تلک اور کنٹھی دھارن کرتے اور پہنتے ہیں۔ رامانندی آس پاس گوپی چندن بیچ میں لال بیندادت دگر دکے) دونوں خط باریک کھینچتے۔ بیچ میں کالا نقطہ لگاتے) مادھو سیاہ خط اور گوڑ بنگالی کٹاری کی مانند اور رام پرساد والے بلال کی شکل والے خطوط کے درمیان ایک سفید گول ٹیکا وغیرہ وغیرہ لگاتے ہیں) اور ان کی بابت مختلف باتیں بناتے ہیں۔ رامانندی لال خط کو لکھشمی کا نشان اور نارائن کا دل بتلاتے اور گوسائیں سری کرشن چندرجی کے دل میں رادھا بیٹھی ہوئی ہے اس قسم کی باتیں کرتے ہیں۔

بھگت مال میں ایک کتھا لکھی ہے کہ کوئی شخص درخت کے نیچے سو رہا تھا سوتے سوتے ہی مر گیا اوپر سے کوئے نے بیٹ کر دی تھی وہ ماتھے پر تلک کی شکل میں نمودار ہو گئی تھی

ویشنوؤں کی لیلا

جواب - کیا خاک اچھے ہیں جیسے وے ہیں ۔ ویسے یہ ہیں دیکھئے ویشنوؤں کی لیلا اپنے کو ویشنو کا داس (خادم) مانتے ہیں۔ انہیں سے شری ویشنو جو چکرانکت ہوتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو سب سے اعلےٰ مانتے ہیں سو کچھ بھی نہیں ہیں۔

سوال - کیوں کچھ بھی نہیں۔ سب کچھ ہیں دیکھو ماتھے پر نارائن کے چرنارونو (پاؤں) کی مانند تلک اور بیچ میں پیلا خط جو کہ شری ہے لگاتے (اور) اسلئے ہم شری ویشنو کہلاتے ہیں۔ ایک نارائن کے سوائے دوسرے کسی کو نہیں مانتے۔ مہادیو کے لنگ کا درشن بھی نہیں کرتے کیونکہ ہمارے ماتھے پر شری موجود ہے وہ شرمندہ ہوتی ہے۔ آل مندار وغیرہ ستوتروں کے پاٹھ کرنے اور نارائن کی منتر کے ذریعے پرستش کرتے ہیں۔ گوشت نہیں کھاتے شراب نہیں پیتے پھر اچھے کیوں نہیں ہیں۔

جواب - اس تمہارے تلک کو ہری کے پاؤں کی شکل اور اس پیلے خط کو شری ماننا فضول ہے کیونکہ یہ تو ہاتھ کی کاریگری اور ماتھے کا نقش ہے جسطرح کہ ہاتھی کے ماتھے پر نقش ونگار کئے جاتے ہیں۔ تمہارے ماتھے پر وشنو کے پاؤں کا نقش کہاں سے آگیا۔ کیا کوئی بیکنٹھ میں جاکر وشنو کے پاؤں کا نشان ماتھے پر کرا آیا ہے؟ (محقق) شری جاندار ہے یا بے جان (ویشنو) جاندار ہے (محقق) تو یہ خط بے جان ہونے سے شری نہیں ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ شری پیدا شدہ ہے یا غیر پیدا شدہ۔ اگر غیر پیدا شدہ ہے تو یہ شری نہیں کیونکہ اسکو تو تم ہمیشہ اپنے ہاتھ سے بناتے ہو۔ پھر یہ شری نہیں ہو سکتی اگر تمہارے ماتھے پر شری ہوتی (تو) کتنے ہی ویشنوؤں کا بڑا منہ یعنی خوشی سے خالی کیوں نظر آتا ماتھے پر شری اور در در بھیک مانگتے اور سدابرت (خیرات گاہ) سے لیکر پیٹ کیوں بھرتے پھرتے؟ یہ بات سودائی اور بے غیرتوں کی ہے کہ ماتھے پر شری رکھیں اور بھاری کنگلوں کے کام کریں۔ ان میں اُن میں ایک "پربکال" نامی ویشنو بھگت تھا۔ وہ چوری۔ ڈاکہ مار۔ دھوکہ فریب کر بیگانہ مال اُڑا ویشنو کے پاس رکھکر خوش ہوتا تھا ایک دفعہ اس کو چوری میں کوئی چیز نہ ملی کہ جس کو لوٹے۔ گھبرا کر پھر رہا تھا۔ نارائن نے سمجھا کہ ہمارا بھگت تکلیف پاتا ہے۔ سیٹھ جی کی شکل بنا انگوٹھی وغیرہ زیورات پہن رتھ میں بیٹھکر سامنے آئے۔ تب تو پربکال رتھ کے پاس گیا۔ سیٹھ سے کہا کہ سب چیزیں جلدی اُتار دو نہیں تو مار ڈالونگا۔ اُتارتے اُتارتے انگوٹھی اُتارنے میں دیر لگی۔ پربکال نے نارائن کی انگلی کاٹ انگوٹھی لے لی۔ نارائن نے بڑے خوش

کرنے اور بہت نشہ چڑھنے کے باعث جوتے وغیرہ سے باہم لڑتے بھڑتے ہیں جب علی الصباح کچھ رات ہونے پر اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں تب ماں ماں لڑکی لڑکی بہن بہن اور بہو بہو ہوجاتی ہے اور بیچ مارگی عورت مرد کی مجامعت کے بعد پانی میں منی ڈال ملا کر پی پیتے ہیں۔ یہ پاجی ایسے کرموں کو نجات کا ذریعہ مانتے اور علم وچار شرافت وغیرہ سے محروم رہتے ہیں۔

شومت کا طریق پرستش

۹۳۔ سوال۔ شومت والے تو اچھے ہوتے ہیں۔

جواب۔ اچھے کہاں سے ہوتے ہیں جیسے پریت ناتھ ویسے بھوت ناتھ جیسے وام مارگی منتر کے اپدیش وغیرہ سے انکا مال اڑاتے ہیں ویسے شو بھی (کرتے ہیں)۔

ओं ह्रं नमः शिवाय

وغیرہ پنچ اکشر (حروف) والے منتروں کا اپدیش کرتے رودراکش بھسم لگاتے مٹی کا اور پتھر وغیرہ کے لنگ بنا کر پوجتے اور ہر ہر بم بم اور بکرے کی آواز کی مانند بڑ بڑ بڑ منہ سے آواز کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ بتلاتے ہیں کہ تالی بجانے اور بم بم کی آواز نکالنے سے پاربتی خوش اور مہادیو ناراض ہوتا ہے کیونکہ جب بھسماسر کے آگے سے مہادیو بھاگے تھے تب بم بم اور مسخری کے طور پر تالیاں بجی تھیں اور گال بجانے سے پاربتی ناخوش اور مہادیو خوش ہوتے ہیں کیونکہ پاربتی کے باپ دکش پرجاپتی کا سر کاٹ آگ میں ڈال اس کے دھڑ پر بکرے کا سر لگا دیا تھا۔ اسی نقل کو بکرے کی آواز کی مانند گال بجانا مانتے ہیں۔ سوارتری کو شام تک فاقہ کرتے (اور) اس قسم کی باتوں سے نجات مانتے ہیں اس لئے جیسے وام مارگی توہمات میں پھنسے ہیں ویسے ہی شیو بھی (ہیں)۔ انہیں خاص کر کن پھٹے ناتھ گری۔ پری۔ بن۔ آرنیہ۔ پربت اور ساگر اور نیز گرہستی بھی شیو ہوتے ہیں۔ کوئی کوئی دونوں گھوڑوں پر چڑھتے ہیں یعنی وام اور شیو دونوں متوں کو مانتے ہیں اور کئی ویشنو بھی رہتے ہیں۔ اُن کا مقولہ ہے:۔

अन्तः शाक्ता बहिश्शैवाः सभामध्ये च वैष्णवाः

नानारूपधराः कौला विचरन्ति महीतले ॥

یہ تنتر کا شلوک ہے۔ اندرونی طور پر شاکت یعنی وام مارگی (رہتے) بیرونی طور پر شیو یعنی رودراکش بھسم دھارن کرتے ہیں اور مجلس میں ویشنو کہلاتے ہیں یعنی یہ کہ ہم ویشنو کے اپاسک ہیں۔ اسی طرح کئی طرح کے سوانگ بھر کر وام مارگی دنیا میں پھرتے ہیں۔

۹۴۔ سوال۔ ویشنو تو اچھے ہیں؟

سب کچھ کرتے ہیں جب کسی کو مارنے کا پریوگ کرتے ہیں۔ تب ادھر کرانے والے سے دہن لیکر آٹے یا مٹی کا پتلا جس کو مارنا چاہتے ہیں اسکا بنا لیتے ہیں اسکی چھاتی ناف اور گلے میں چھری داخل کر دیتے ہیں۔ آنکھ۔ ہاتھ۔ پاؤں میں کیلیں ٹھوک دیتے ہیں اس کے اوپر بھیرو یا درگا کا بت بنا ہاتھ میں ترشول دے، اس کے دل پر لگاتے ہیں ایک ویدی بنا کر گوشت وغیرہ کا ہوم کرنے لگتے ہیں اور ادھر جاسوس وغیرہ بھیجکر اس کو زہر وغیرہ سے مارنے کی تدبیر کرتے ہیں جو اپنے پرسچرن (عمل) کے بیچ میں اس کو مار ڈالا تو بھیرو دیوی کا سدھ بتلاتے ہیں۔

भैरवो भूतनाथश्च وغیرہ وغیرہ کا پاٹھ کرتے ہیں اور

नाशय २, इन्द्र हन २, विघ्न पय २, छिन्धि २, भिन्धि २,

नरां कुरु २ आदय २, भक्षय २, शादय, नाशय, २ मम

शत्रुं च जिहि २, हुं फट् स्वाहा ॥ कामरत्न तन्त्र उच्चाटन

प्रकरण मं० (१ – ९)

کام رتن تنتر اچاٹن پرکرن منترہ لغایت ۹ وغیرہ منتر جیسے۔ گوشت شراب وغیرہ حسب دلخواہ کھاتے پیتے بھوؤں کے بیچ میں سیندور سے خط کھینچتے۔ کبھی کبھی کالی وغیرہ کے لئے کسی آدمی کو پکڑ ہوم کر کچھ کچھ اسکا گوشت کھاتے بھی ہیں جو کوئی بھیروی چکر میں شامل ہو اور گوشت و شراب نہ کھائے پیئے تو اس کو مار اُس کا ہوم کر دیتے ہیں۔ ان میں جو اگھوری ہوتا ہے وہ مردہ انسان کا بھی گوشت کھا لیتا ہے اجری وجری کرنے والے بول و براز بھی کھاتے پیتے ہیں۔

۹۲ - ایک چولی مارگی اور دوسرے بیج مارگی بھی ہوتے ہیں چولی مارگی والے ایک پوشیدہ جگہ یا زمین پر ایک مقام بناتے ہیں وہاں سب کی عورتیں اور مرد لڑکا۔ لڑکی بہن ماں بہو وغیرہ سب جمع ہوتی ہیں اور سب لوگ مل جلکر گوشت کھاتے شراب پیتے ہیں سب لوگ ایک عورت کو برہنہ کر کے اس کے اندام نہانی (بھگ) کی پرستش کرتے ہیں اور اُس کا نام درگا دیوی رکھتے ہیں (اور) سب عورتیں ایک مرد کو برہنہ کر اس کے آلہ تناسل کی پرستش کرتی ہیں۔ جب شراب پی کر مست ہو جاتے ہیں تب تمام عورتوں کی چھاتی کے لباس جس کو چولی کہتے ہیں ایک بڑے مٹی کے برتن میں اکٹھے رکھ دیتے ہیں۔ ایک ایک مرد اس میں ہاتھ ڈالتا ہے جس کے ہاتھ میں جس کا کپڑا آوے (یعنی وہ کپڑے والی خواہ) اُس کی ماں بہن۔ لڑکی اور بہو ہی کیوں نہ ہو اسوقت کے لئے اس کی عورت بن جاتی ہے ایسی بدفعلی

چولی مارگی اور بیج مارگی

اس قسم کی باتیں اُن کی بابت بناتے ہیں اور راس منڈل یا رام لیلا کے اخیر میں سیتا رام یا رادھا کشن سے بھیک منگواتے ہیں جہاں میلا وغیرہ ہوتا ہے وہاں کسی چھوٹے سے لڑکے پر مکٹ (تاج) دھر کنہیا بنا راستے میں بٹھا بھیک منگواتے ہیں۔ اس قسم کی باتوں کو آپ لوگ سوچ لیجئے کتنے بڑے افسوس کی بات ہے بھلا کہو کہ کیا سیتا رام وغیرہ ایسے مفلس اور گدا گر تھے۔ یہ اُن کی ہنسی اور مذمت نہیں تو کیا ہے۔ اس سے اپنے معزز بزرگوں کی سخت مذمت ہوتی ہے بھلا جس وقت یہ موجود تھے اس وقت سیتا رکمنی لکشمی اور پاربتی کو سڑک پر یا کسی مکان میں کھڑا کر پجاری کہتے کہ آؤ ان کے درشن کرو اور کچھ بھینٹ پوجا دھرو تو سیتا رام وغیرہ ان بے عقلوں کے کہنے سے ایسا کام کبھی نہ کرتے اور نہ کرنے دیتے جو کوئی ایسا مخول انکا اڑاتا تھا اُن کو بدون سزا دیئے کبھی چھوڑتے تھے؟ ہاں جب ان سے سزا نہ مل سکی تو اُن کے کرموں نے پجاریوں کو بہت سا بتوں کے مخالفوں سے انعام دلایا اور اب بھی ملتا ہے اور جبتک اس فعل بد کو نہ چھوڑینگے تب تک نہ ملیگا۔ اس میں کیا شک ہے کہ آریہ ورت کی روز بروز مفت تنزلی اور پتھر وغیرہ بتوں کی پرستش کرنیوالوں کی شکست انہی کرموں کے باعث ہوتی ہے کیونکہ گناہ کا پھل تکلیف ہے۔ انہی پتھر وغیرہ کے بتوں کے بھروسے بہت سا نقصان ہو گیا جو نہ چھوڑینگے تو روز بروز زیادہ ہوتا جائیگا۔

۹۰۔ ان میں وام مارگی بڑے بھاری قصوروار ہیں جب وہ چیلا بناتے ہیں تب معمولی آدمی کو

ॐ दुर्गायै नमः ॐ भैरवाय नमः ॥

ऐं ह्रीं क्लीं चामुण्डायै विच्चे ॥

وام مارگیوں کا اپنے چیلے کو اپدیش

اس قسم کے منتروں کا اپدیش کر دیتے ہیں اور بنگال میں خاص کر ایک اکھشری (ایک حروف والے) منتر کا اپدیش کرتے ہیں جیسے

ह्रीं, श्रीं, क्लीं ॥ शाक्तरत्न० तं० प्रकाश० प्र० ५६ ॥

وغیرہ اور امیروں کو کامل طور پر چیلہ بنایا کرتے ہیں ایسے ہی دس مہاودیاؤں کے منتر

ॐ ह्रीं हूं_ छिन्नमस्तायै फट् स्वाहा ॥ शा० प्रकाश० प्र० ५६ ॥

हूं फट् स्वाहा ॥ कामरत्न तं० बीजमन्त्र ॥ کہیں کہیں کام رتن تنتر بیج منتر ॥۳॥

۹۱۔ اور مارن (مارنا) موہن (بیہوش کرنا) اُچاٹن تباہ کرنا ودیش (دشمنی ڈالنا) وشی کرن (بس میں لانا) وغیرہ پریوگ (زبانی عمل) کرتے ہیں سو منتر سے تو کچھ بھی نہیں ہوتا لیکن فعل سے

اس بُت پرستی وغیرہ کا حوالہ نہیں تھا۔ یہ سب شاخیں وید نہیں ہیں کیونکہ ان میں پرمیشور کے بنائے ہوئے ویدوں کی سرخی دیگر تشریح اور دنیاوی لوگوں کی تاریخ وغیرہ لکھی ہیں اس لیئے ویدوں میں یہ باتیں کبھی نہیں ہو سکتیں۔ ویدوں میں تو صرف انسان کو علم کی ہدایت کی ہے کسی انسان کا نام تک بھی نہیں اس لیئے بُت پرستی کی قطعی تردید ہے۔

مورتی پوجا سے بزرگوں کی ہنسی

۸۹۔ دیکھو بُت پرستی کے سبب سری رام چندر سری کرشن نارائن اور شِو وغیرہ کی بڑی مذمت اور ہنسی ہوتی ہے۔ سب لوگ جانتے ہیں کہ وہ بڑے مہاراجہ ادھیراج اور اُن کی عورتیں سیتا۔ رکمنی۔ لکھشمی اور پاربتی وغیرہ مہارانیاں تھیں لیکن جب ان کے بت مندر وغیرہ میں رکھ کر پجاری (مجاور) لوگ ان کے نام سے بھیک مانگتے ہیں یعنی اُن کو بھکاری بناتے ہیں آؤ مہاراج مہاراجہ جی سیٹھ ساہوکار درشن کیجیئے بیٹھیئے چرن امرت لیجیئے کچھ بھینٹ چڑھائیے مہاراج سیتا رام کرشن رکمنی یا رادھا کرشن۔ لکھشمی۔ نارائن اور مہادیو۔ پاربتی جی کو تین روز سے بال بھوگ یا راج بھوگ یعنی آب و دانہ بھی نہیں ملا ہے۔ آج اُن کے پاس کچھ بھی نہیں ہے سیتا وغیرہ کی نتھنی رانی جی یا سیٹھانی جی بنوا دیجیئے اناج وغیرہ بھیجو۔ تو رام کرشن وغیرہ کا بھوگ لگا دیں کپڑے سب پھٹ گئے ہیں مندر کے کونے سب گر پڑے ہیں۔ اوپر سے پانی ٹپکتا ہے جو کچھ تھا اس کو بد معاش اور چور اکٹھا کر کے لے گئے کچھ چوہوں نے کاٹ ڈالے۔ دیکھیئے چوہوں نے ایکدن ایسا غضب کیا کہ ان کی ایک آنکھ بھی نکال کر بھاگ گئے اب ہم چاندی کی آنکھ نہ بنا سکے اس لیئے کوڑی کی لگا دی۔

رام لیلا اور راس منڈل بھی کراتے ہیں سیتا رام رادھا کرشن ناچ رہے ہیں راجہ اور مہنت وغیرہ اُن کے پیرو مرید سے بیٹھے ہیں۔ مندر میں سیتا رام وغیرہ کھڑے ہیں اور پجاری یا مہنت جی آسن (نشستگاہ) یا گدی پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں۔ موسم گرما میں بھی قفل لگا کر اندر بند کر دیتے ہیں اور آپ ٹھنڈی ہوا میں پلنگ بچھا کر سوتے ہیں۔ بہت سے پجاری اپنے نارائن کو ڈبیہ میں بند کر اوپر سے کپڑے وغیرہ باندھ گلے میں لٹکا لیتے ہیں جس طرح بندریا اپنے بچے کو گلے میں لٹکا لیتی ہے۔ ویسے پجاریوں کے گلے میں بھی لٹکتے ہیں جب کوئی بت کو توڑتا ہے تب ہائے ہائے کر چھاتی پیٹ بکتے ہیں کہ سیتا رام جی۔ رادھا کرشن جی اور شِو پاربتی جی کو بد معاشوں نے توڑ ڈالا۔ اب دوسرا بت منگوا کر جو کہ اچھے کاریگر نے سنگ مرمر کا بنایا ہو قائم کر اس کی پرستش کرنی چاہیئے۔ نارائن کو گھی کے بغیر بھوگ نہیں لگتا۔ بہت نہیں تو تھوڑا سا ضرور بھیج دینا

جواب - جیسے شاخیں جس درخت کی ہوتی ہیں۔ اسی کے مطابق ہوا کرتی ہیں۔ برخلاف نہیں۔ خواہ شاخیں چھوٹی بڑی ہوں لیکن ان میں اختلاف نہیں ہوسکتا ویسے ہی جتنی شاخیں ملتی ہیں۔ جب ان میں پتھر وغیرہ بت پرستی اور تری خشکی کی خصوصیت (والے) تیرتھوں کا حوالہ نہیں ملتا تو ان گمشدہ شاخوں میں بھی نہیں تھا۔ اور چار وید مکمل ملتے ہیں۔ ان کے برخلاف شاخیں کبھی نہیں ہوسکتیں اور جو برخلاف ہیں ان کو شاخیں کوئی بھی نہیں ثابت کرسکتا جب یہ بات ہے تو پران ویدوں کی شاخیں نہیں بلکہ فرقہ والے لوگوں نے باہمی مخالفت کی کتابیں بنا رکھی ہیں۔ ویدوں کو تم پرمیشور کے بنائے ہوئے مانتے ہو تو "آشولائن" وغیرہ رشی منیوں کے نام سے مشہور کتابوں کو وید کیوں مانتے ہو؟ جیسے ڈالی اور پتوں کے دیکھنے سے پیپل بڑ اور آم وغیرہ درختوں کی پہچان ہوتی ہے۔ ویسے ہی رشی منیوں کی تصانیف وید انگ۔ چاروں براہمن انگ اپانگ اور آپ وید وغیرہ سے وید کے معنی جانے جاتے ہیں۔ اس لئے ان کتابوں کو شاخیں مانا ہے جو ویدوں کے خلاف ہے مستند اور جو مطابق ہے وہ غیر مستند نہیں ہوسکتا۔ جو تم نادیدہ شاخوں میں مورتی وغیرہ کے حوالہ کو فرض کروگے تو جب کوئی ایسا دعوے کریگا کہ گمشدہ شاخوں میں ورن آشرم کا طریق الٹا ہے یعنی ذلیل اور شودر کا نام برہمن وغیرہ اور برہمن کا نام شودر اور ذلیل وغیرہ عمل میں نہ لانیوالی چیز کو عمل میں لانا نہ کرنے لائق کام کو کرنا۔ دروغگوئی وغیرہ دھرم۔ راست گفتاری وغیرہ ادھرم وغیرہ وغیرہ لکھا ہے تو تم اس کو وہی جواب دوگے جو کہ ہم نے دیا یعنی وید اور مشہور شاخوں میں جس طرح برہمن وغیرہ کا نام برہمن وغیرہ اور شودر وغیرہ کا نام شودر وغیرہ لکھا ہے ویسا ہی نادیدہ شاخوں میں بھی ماننا چاہئے نہیں تو ورن آشرم بیوستھا وغیرہ سب الٹ پلٹ ہو جائینگے۔

بھلا جیمنی۔ ویاس پتنجلی کے زمانہ تک تو سب شاخیں موجود تھیں۔ یا نہیں۔ اگر تھیں تو تم کبھی تردید نہ کرسکوگے اور اگر کہو کہ نہیں تھیں تو پھر شاخوں کے ہونیکا کیا ثبوت ہے؟ دیکھو جیمنی نے میمانسا میں سب کرم کانڈ پتنجلی منی نے یوگ شاستر میں سب اپاسنا کانڈ اور ویاس منی نے شاریرک سوتروں میں سب گیان کانڈ وید کے مطابق لکھا ہے۔ ان میں پتھر وغیرہ بت پرستی یا پریاگ وغیرہ تیرتھوں کا نام تک بھی نہیں لکھا اور لکھنے کہاں سے؟ جو کہیں ویدوں میں ہوتا تو لکھے بغیر کبھی نہ چھوڑتے۔ اس لئے گمشدہ شاخوں میں بھی

واہ رے آنکھ کے اندھے لوگو جو یہ بات سچی ہو تو ہم ایک پان کا بیڑا جو کہ سورگ میں نہیں ہوتا سب الکا دشی والے اپنا اپنا پھل دیدو جو ایک پان کا بیڑا اوپر کو چلا جائیگا تو پھر لاکھوں کروڑوں پان وہاں بھیجینگے۔ اور ہم بھی ایکادشی کیا کرینگے اور جو ایسا نہ ہوگا تو ہم لوگوں کو اس بھوکے مرنے کی مصیبت سے بچائینگے۔

ان چوبیس ایکادشیوں کے نام جُدا جُدا رکھے ہیں کسیکا نام دھن دا[۱] کسیکا کام دا[۲] کسی کا پترد ا[۳] کسیکا نرجلا[۴]۔ بہت سے مفلس بہت مرادوں کے خواہاں اور بہت سے بے اولاد ایکادشی کا برت رکھکر بوڑھے ہو گئے اور مر بھی گئے لیکن دولت مراد اور اولاد نصیب نہ ہوئی اور جیٹھ مہینے کے شکل پکش میں کہ جسوقت ایک گھڑی بھر پانی نہ پاوے تو انسان بیقرار ہو جاتا ہے اور برت کرنے والوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ خاصکر بنگال میں جہاں کہ سب بیوہ عورتوں کی ایکادشی کے روز بڑی خرابی ہوتی ہے اس بے رحم قسائی کو لکھتے وقت کچھ بھی دل میں رحم نہ آیا نہیں تو نرجلا کا نام سبلا (پانیوالی) اور پوس کے شکل پکش کی ایکادشی کا نام نرجلا رکھ دیتا۔ تو بھی کچھ اچھا ہوتا لیکن اس پوپ کو رحم سے کیا کام کوئی جیئے یا مرے پوپ جی کا پیٹ پورا بھرے۔ حاملہ یا نئی بیاہی ہوئی عورت لڑکوں یا جوان لوگوں کو کبھی فاقہ نہ کرنا چاہیئے لیکن اگر کسی کو کرنا بھی ہو تو جسدن بدہضمی ہو بھوک نہ لگے اسدن شربت یا دودھ پیکر رہنا چاہیئے جو بھوک کے وقت نہیں کھاتے اور بغیر بھوک کے کھانا کھاتے ہیں وہ دونوں بیماریوں کے سمندر میں غوطے کھاکر تکلیف اٹھاتے ہیں۔ ان بدچلنوں کی تقریر و تحریر کا حوالہ کوئی بھی درست نہ مانے۔

۸۸۔ اب گورو شِشیہ کا منتر اپدیش اور مت متانتروں کے حالات کا بیان کرتے ہیں۔

ویدکی گم شدہ شاخیں

مورتی پوجک (بت پرست) فرقے والے لوگ سوال کرتے ہیں کہ وید لا انتہا ہیں۔ رگ وید کی ۲۱ یجروید کی ایکسو ایک سام وید کی ایک ہزار اور اتھروید کی نو شاخیں ہیں ان میں سے تھوڑی سی ملتی ہیں بقیہ گم ہو گئی ہیں۔ انہی میں بت پرستی اور تیرتھوں کا حوالہ ہوگا۔ اگر نہ ہوتا تو پرانوں میں کہاں سے آتا جب معلول کو دیکھکر علت کا قیاس ہوتا ہے تب پرانوں کو دیکھکر بت پرستی میں کیا شبہ ہے۔

---

[۱] دھن دا یعنی دولت دینے والی [۲] کام دا یعنی خواہش کے پورا کرنے والی [۳] پترد ا یعنی اولاد کے دینے والی۔ [۴] نرجلا یعنی بغیر پانی کے (مترجم)۔

آبیا دیوی کی پرتی پدا اور ییتروں کی آماوس پُران کے طریق سے یہ دن روزہ رکھنے کے ہیں۔ اور سب جگہ یہی لکھا ہے کہ جو انسان ان دنوں اور تاریخوں میں کھائے پئیگا وہ نرک (دوزخ) کو جائیگا۔ اب پوپ اور پوپ جی کے چیلوں کو چاہئے کہ کسی دن یا کسی تاریخ کو بھی کھانا نہ کھائیں کیونکہ جو خوراک کھائی یا پانی پیا تو جہنمی ہونگے۔ اب نرنے سندھو۔ دہرم سندھو۔ "برتارک" وغیرہ کتابیں جو نشہ بازوں کی تصنیف کردہ ہیں ان میں ایک ایک برت روزہ کی ایسی مٹی پلید کی ہے کہ جیسے اکادشی کو ستو دشمی ودھا کوئی دوادشی کو ایکادشی کا روزہ رکھتے ہیں یعنی کیا بڑی عجیب پوپ لیلا ہے کہ بھوکے مرنے میں بھی جھگڑا فساد ہی کرتے ہیں جو ایکادشی کا برت جاری کیا ہے تو اس میں اپنی خود غرضی ہی ہے اور اسمیں کچھ بھی نہیں رکھتے ہیں کہ ध कीट्र पान्नत वापनि वसनि जسقدر گناہ ہیں وہ سب ایکادشی کے دن اناج میں رہتے ہیں۔ اس پوپ جی سے پوچھنا چاہئے کہ کس کے گناہ میں رہتے ہیں۔ تیرے یا تیرے باپ کے؟ جو سب کے سب گناہ ایکادشی میں جا ٹھہریں تو ایکادشی کے دن کسی کو تکلیف نہ رہنی چاہئے۔ ایسا تو نہیں ہوتا بلکہ اُلٹا بھوک وغیرہ سے تکلیف ہوتی ہے۔ تکلیف گناہ کا پھل ہے اس لئے بھوکے مرنا گناہ ہے اس کا بڑا مہاتم بنایا ہے جس کی کتھا سنا کر بہت ٹھگے جاتے ہیں۔ اس میں ایک کتھا ہے کہ برہم لوک میں ایک اپسرا تھی اُس نے کچھ گناہ کیا۔ اس کو بددعا ہوئی کہ تو زمین پر گر جا۔ اس نے التجا کی کہ میں پھر سورگ یعنی بہشت میں کیونکر آسکونگی؟ اُس نے کہا کہ جب کبھی ایکادشی کے برت کا پھل کوئی تجھے دیگا تب ہی تو سورگ میں آجائیگی۔ وہ غبارے سمیت کسی شہر میں گر پڑی۔ وہاں کے راجہ نے اُسسے پوچھا کہ تو کون ہے تب اُس نے سب ماجرا کہہ سنایا اور کہا کہ جو کوئی مجھکو ایکادشی کا پھل بخشے تو پھر بھی سورگ کو جا سکتی ہوں۔ راجہ نے شہر میں تلاش کرائی کوئی بھی ایکادشی کا برت کرنیوالا نہیں ملا لیکن ایکدن کسی شودر عورت اور مرد میں لڑائی ہوئی تھی غصہ کے مارے عورت دن رات بھوکی رہی تھی۔ اتفاق سے اُسدن ایکادشی ہی تھی اُس نے (————) اسدن بھوکی رہ گئی تھی (اُس نے) ایسا راجہ کے نوکروں سے کہا تب تو وہ اس کو راجہ کے سامنے لے آئے اُسکو راجہ نے کہا کہ تو اس غبارے کو چھو اس نے اس کو چھوا تو اسیوقت غبارہ اوپر کو اُڑ گیا یہ تو بغیر جانے کا ایکادشی برت کا پھل ہے جو جان کر کرے تو اس کے پھل کا کیا حد و حساب ہے۔

کیلئے دے۔ درمیانہ وہ ہے جو تعریف یا خودغرضی کے لئے خیرات کرے۔ ادنےٰ وہ ہے کہ اپنے یا بیگانے کا کچھ بھی فائدہ نہ کرسکے بلکہ زناکاری یا بھانڈ بھاٹوں کو دے دیتے وقت بے غرقی بے عزتی ناشائستہ حرکات کرے۔ مستحق غیر مستحق میں کچھ تمیز نہ کرے۔ بلکہ سب اناج بارہ پنسیری بیچنے والوں کی مانند جھگڑا لڑائی کرے۔ دوسرے نیک سبھروں کو تکلیف دیکر اپنی آسائش کے لئے خیرات کیا کرے وہ ادنےٰ قسم کا سخی ہے یعنی جو جانچ پڑتال کر عالم دھرماتماؤں کی عزت کرے۔ وہ علما اور جو کچھ جانچ کرے یا نہ کرے لیکن جس میں اپنی تعریف کا خیال ہو۔ اس کو درمیانہ اور جو نادہندہ بلا تمیز بیفائدہ دان دیا کرے وہ ادنےٰ درجہ کا سخی کہلاتا ہے۔

خیرات کا پھل دینے والا

[illegible] سوال۔ خیرات کے پھل (ثمرہ) یہاں ملتے ہیں یا عاقبت میں؟

جواب۔ سب جگہ ہوتے ہیں۔

سوال۔ خودبخود ہوتے ہیں یا کوئی ثمرہ دینے والا ہے۔

جواب۔ ثمرہ دینے والا پرمیشور ہے جیسے کوئی چور ڈاکو خودبخود قید خانہ میں جانا نہیں چاہتا البتہ راجا اس کو ضرور بھیجتا ہے۔ دھرماتماؤں کے سکھ کی حفاظت کرنا۔ بھگانا۔ رہزن وغیرہ سے بچاکر ان کو آرام میں رکھتا ہے۔ ویسے ہی پرمیشور سبکو گناہ و ثواب کے دکھ سکھ روپ پھلوں کو ٹھیک ٹھیک بھگاتا ہے۔

گرڑپران وغیرہ سب وید کے برخلاف ہیں

[illegible] سوال۔ جو یہ گرڑ پران وغیرہ کتابیں ہیں وید کے مطلب کی تائید کرنے والی ہیں یا نہیں۔

جواب۔ نہیں وید کے خلاف بلکہ برعکس ہیں اور تنتر بھی ویسے ہی ہیں۔ جیسے کوئی انسان ایک کا دوست اور ساری دنیا کا دشمن ہو ویسے ہی پران اور تنتر کے ماننے والا انسان ہوتا ہے کیونکہ ایکدوسرے سے مخالف کرانے والی یہ کتابیں ہیں ان کا ماننا کسی عالم کا کام نہیں بلکہ ان کا ماننا جہالت ہے۔ دیکھو شوپران کی رو سے تریودشی سوموار۔ ادیتہ پران کی رو سے اتوار چندرکھنڈ کی رو سے سوم گرہ والی منگل بدھ جمعرات۔ جمعہ سنیچر۔ راہو کیتو کی ویشنو ایکادشی۔ وامن کی دوادشی۔ نرسنگھ یا اننت کی چودس چاند کی پورنماشی۔ وگ پالوں کی دسویں درگا کی نویں۔ وسوؤں کی اشٹمیں منیوں کی سپتمی سوامی کارتک کی ششٹی۔ ناگ پنچویں۔ گنیش کی چوتھا۔ گوری کی ترتیا۔ اشونی کمار کی دتیا

ہی خدمت کرنے اور دیگر لائق آدمیوں کی خدمت نہ کرنے کی ہدایت دینا۔ سچے علوم وغیرہ کی اشاعت کے مخالف بننا اور دنیا کے کاروباری یعنی بیوی خاوند۔ ماں باپ۔ اولاد۔ راجہ رعیت۔ عزیزوں اور دوستوں سے محبت کو ہٹانا۔ یہ کہکر کہ سب فانی ہیں اور دنیا بھی جھوٹی ہے۔ اس قسم کے خراب اُپدیش کرنا وغیرہ کُپاتروں (غیر مستحق آدمیوں) کے اوصاف ہیں۔

جو برہمچاری حواس پر غالب وید وغیرہ علم کے پڑھنے پڑھانے والے نیک سیرت۔ راستگو سب کی بہتری کے خواہاں۔ باہمت فیاض علم و دھرم کی ہمیشہ ترقی کرنے والے دھرماتما شانت۔ برائی و تعریف میں خوشی غمی سے بری۔ بے خوف۔ پرجوش یوگی عالم۔ قانون قدرت۔ وید کے احکام اور پرمیشور کے صفات افعال اور خواص کے مطابق عمل کرنے والے انصاف پسند غیر متعصب۔ سچے اُپدیش اور سچے شاستروں کے پڑھنے پڑھانیوالوں کے (امتحان لینے والے) کسی کی خوشامد نہ کرنے والے سوالوں کے ٹھیک ٹھیک جواب دینے والے اپنی مانند دوسرے کا بھی راحت و رنج نفع نقصان سمجھنے والے۔ جہالت وغیرہ آزار۔ ضد۔ ہٹ دھرمی و غرور سے پاک۔ آبحیات کی مانند بے عزتی اور زہر کی مانند عزت کو سمجھنے والے صبر کرنیوالے۔ جو کوئی محبت سے جتنا دیوے اتنے ہی پر قناعت کرنے والے تنگ دستی کی حالت میں مانگنے پر بھی نہ دینے یا منع کرنے پر بھی رنج یا بُرا خیال نہ کرنا وہاں سے فوراً لوٹ جانا۔ اُس کی بُرائی نہ کرنا جو راحت میں ہوں اُن کے ساتھ دوستی جو مصیبت زدہ ہوں اُن پر رحم۔ نیکوں سے خوش اور گنہگاروں سے نفرت نہ کرنا۔ راست خیال۔ راست گو۔ راست باز۔ مکر و حسد۔ کینہ سے بری۔ عالی دماغ۔ نیکوکار۔ دھرم والے اور بالکل بدچلنی سے پاک تن من دھن کو دوسروں کی بھلائی میں لگانے والے دوسروں کے آرام کے لئے اپنی جان کو بھی دینے والے اس قسم کے نیک اوصاف والے سُپاتر (مستحق) ہوتے ہیں۔ لیکن قحط سالی وغیرہ وقت مصیبت میں اناج پانی۔ کپڑا۔ دوائی۔ پتھیہ (غذا) وغیرہ اور مکان کے مستحق سب جاندار ہو سکتے ہیں۔

۸۵ سوال۔ داتا (سخی) کتنے قسم کے ہوتے ہیں۔

تین قسم کے سخی

جواب۔ تین قسم کے اعلیٰ۔ درمیانی اور ادنےٰ۔ اعلےٰ سخی اسکو کہتے ہیں کہ مقام وقت اور مستحق کو جان کر علوم حقیقی اور دھرم کی ترقی کی خاطر سب کی بھلائی

دان دیتے ہیں عزیز دوست اور ذات برادری میں خوب دعوتیں ہوتی ہیں۔ اچھے اچھے کپڑے ملتے ہیں۔ تمہارے کہنے کے مطابق سورگ میں کچھ بھی نہیں ملتا۔ ایسے بے رحم۔ کنجوس۔ کنگال سورگ میں پوپ جی جا کر خراب ہوں۔ وہاں بھلے لوگوں کا کیا کام۔

۸۲ **سوال**۔ جب تمہارے کہنے کے مطابق یم لوک اور یم نہیں ہیں تو مر کر جیو کہاں جاتا اور اس کا انصاف کون کرتا ہے۔

جیو اور یم لوک

جواب۔ تمہارے گرڑ پران کا کہا ہوا (یم) تو نا قابل تسلیم ہے لیکن جو وید میں کہا ہے۔

यमेन, वायुना । सत्यराजन ॥ ऋ० १० । १४ ॥ (وہ درست ہے)۔

اس قسم کے وید کے اقوال سے تحقیق ہے کہ یم نام ہوا کا ہے جسم چھوڑنے پر جیو ہوا کے ساتھ انترکھش (خلا بالائے زمیں) میں جیو رہتے ہیں اور جو ٹھیک ٹھیک کرنے والا طرفداری سے بری پرمیشور دھرم راج ہے۔ وہی سب کا انصاف کرنیوالا ہے۔

۸۳ **سوال**۔ تمہارے کہنے کے مطابق گائے وغیرہ کا دان (خیرات) کسی کو نہ دینا اور نہ کچھ خیرات و ثواب کرنا چاہئے ایسا ثابت ہوتا ہے۔

دان مستحق کو نہ دینا

جواب۔ یہ تمہارا کہنا سراسر فضول ہے کیونکہ مستحق آدمیوں کو سب کی بھلائی کرنیوالوں کو بھلائی کی خاطر سونا چاندی ہیرے موتی یاقوت۔ اناج۔ پانی۔ مکان کپڑے وغیرہ کا دان ضرور کر دینا چاہئے لیکن غیر مستحق لوگوں کو کبھی نہ دینا چاہئے۔

۸۴ **سوال**۔ غیر مستحق اور مستحق کی کیا پہچان ہے؟

شپاتر اور کپاتر

جواب۔ جو فریبی۔ مکار۔ خود غرض۔ عیاش۔ غضبناک۔ حریص۔ دوسرے کو نقصان پہنچانے والے۔ عیاشی کے پتلے۔ دروغ گو۔ جاہل۔ بد صحبت رکھنے والے شسن الوجود جو کوئی سخی ہو اس سے بار بار مانگنا۔ دھرنا مارنا۔ (انکاری جواب پا کر بھی اصرار سے مانگتے ہی جانا)۔ صبر نہ ہونا جو نہ دے اس کی مذمت کرنا۔ بد دعا اور گالی وغیرہ دینا۔ کئی بار جو خدمت کرے اور ایک دفعہ نہ کرے تو اس کا دشمن بن جانا۔ اوپر سے سادھو کا بھیس بنا لوگوں کو بہکا کر ٹھگنا اور اپنے پاس چیز ہو تو بھی یہ کہنا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے سب کو پھسلا کر اپنی مطلب براری کرنا۔ رات دن بھیک مانگنے ہی میں مشغول رہنا۔ دعوت کئے جانے پر خوب بھنگ وغیرہ نشے والی چیز کھا پی کر بہت سا بیگانہ مال کھا جانا پھر مست ہو کر پاگل ہونا۔ سچائی کی مخالفت اور جھوٹے رستے کی مطلب براری کے لئے پیروی کرنا۔ اسی طرح اپنے چیلوں کو صرف اپنی

پوپ جی" تمہارے باپ کے ویترنی ندی پار کر کے بیٹھے" **جاٹ جی**" اچھا تمنے وہاں ویترنی ندی کے کنارے پر گئے کیوں نہیں پہنچائی۔ ہم تو تمہارے بھروسے پر رہے اور تم اپنے گھر میں باندھ بیٹھے نہ جانے میرے باپ نے ویترنی میں کتنے غوطے کھائے ہونگے۔

پوپ جی" نہیں نہیں۔ وہاں اس دان کے ثواب کے طفیل دوسری گائے بنکر اسکو اتار دیا ہوگا۔

جاٹ جی۔ ویترنی ندی یہاں سے کتنی دور ہے اور کس طرف ہے؟ **پوپ جی**۔ قیاساً کوئی تین کروڑ کوس دور ہے کیونکہ انچاس کروڑ یوجن زمین ہے اور جنوب مغرب کی سمت میں ویترنی ندی ہے" **جاٹ جی**۔ اتنی دور سے تمہارا خط یا تار خبر گیا ہوگا۔ اس کا جواب آیا ہو کہ وہاں پن (ثواب) کی گائے بن گئی۔ فلاں شخص کے باپ کو پار اتار دیا۔ تو دکھلاؤ" **پوپ جی**۔ ہمارے پاس گرڑ پوران کی تحریر کے سوائے ڈاک یا تار برقی دوسری کوئی نہیں **جاٹ جی** اس گرڑ پران کو ہم سچا کیسے مانیں"؟ **پوپ جی**" جیسے سب مانتے ہیں" **جاٹ جی**۔ یہ کتاب تمہارے بزرگوں نے تمہاری روزی کے لیے بنائی ہے چونکہ باپ کو اپنے لڑکوں سے زیادہ کوئی عزیز نہیں اس لیے جب میرا باپ میرے پاس خط یا تار بھیجیگا تب ہی میں ویترنی ندی کے کنارے گائے پہنچا دونگا اور ان کو پار اتار پھر گائے کو گھر میں لا دودھ کو میں اور میرے بچے پیا کرینگے۔ لاؤ! دودھ کی بھری ہوئی ٹلوہی گائے بچھڑا لیکر جاٹ جی اپنے گھر کو چلا۔

پوپ جی" تم دان دیکر لیتے ہو۔ تمہارا ستیاناس ہو جائیگا۔" **جاٹ جی**" چپ رہو ورنہ تیرہ دن دودھ کے بغیر جتنی تکلیف ہم نے پائی ہے اس کی سب کسر نکال دونگا تب پوپ جی چپ رہے اور جاٹ جی گائے بچھڑا لے اپنے گھر پہنچے۔

جب ایسے ہی جاٹ جی جیسے آدمی ہوں۔ تو پوپ لیلا دنیا میں نہ پھیلے۔ جو یہ کہتے ہیں کہ دس گاتر کے پنڈوں سے دس اعضا سپنڈی کرنے سے جسم کے ساتھ جیو کا ملاپ ہو کر انگوٹھا بھر جسم بنکر پھر یم لوک کو جاتا ہے تو مرتے وقت یم دوتوں (ملک الموت) کا آنا فضول ہو جاتا ہے تیرہویں دن کے بعد آنا چاہیئے اگر جسم بن جاتا ہو تو اپنی عورت اولاد اور عزیز دوستوں کی محبت کے مارے کیوں نہیں لوٹ آتا۔

۱۸ سوال سورگ میں کچھ بھی نہیں ملتا جو دان کیا جاتا ہے وہی ملتا ہے۔ اس لیے

پرانکوں کا سورگ | سب قسم کے دان کرنے چاہئیں۔

جواب۔ اس تمہارے سورگ سے یہی جہان اچھا ہے جس میں دھرم شالا ہیں لوگ

اسکا بڑا اللذیذ ہوتا تھا۔ کبھی کبھی پوپ جی کے منہ میں بھی پڑتا تھا۔ اس کی بابت پروہت یہ خیال کرتا تھا کہ جب جاٹ کا بوڑھا باپ مرنے لگیگا تب اس گائے کا (دان) کرا لونگا۔ تھوڑے سے دنوں میں قضا کار اس کے باپ کے مرنے کا وقت آگیا۔ زبان بند ہوگئ اور چارپائی سے زمین پر اُتار لیا یعنی دم نکلنے کا وقت آپہنچا اسوقت جاٹ کے دوست آشنا اور رشتہ دار بھی موجود تھے۔ تب پوپ جی نے پکارا کہ یجمان! اب تو اس کے ہاتھ سے گائے دان کرا جاٹ نے دس روپے نکال کر باپ کے ہاتھ میں رکھ کر کہا۔ پڑھو سنکلپ۔ پوپ جی بولے۔ واہ واہ! کیا باپ بار بار مرتا ہے؟ اسوقت تو بیچ مچ گائے کو لاؤ۔ جو دودھ دیتی ہو۔ بوڑھی نہ ہو سب طرح سے اچھی ہو ایسی گائے کا دان کرنا چاہیئے۔

جاٹ جی ہمارے پاس تو ایک ہی گائے ہے اسکے بغیر ہمارے بال بچوں کا گذارہ نہ ہوسکیگا۔ اس لئے اسکو نہ دونگا۔ لو بیس روپے کا سنکلپ پڑھ دو اور ان روپیوں سے دوسری دودھ والی گائے لے لینا۔

پوپ جی۔ واہ جی واہ! تم گائے کو اپنے باپ سے بھی زیادہ (عزیز) سمجھتے ہو۔ کیا اپنے باپ کو ویترنی ندی میں ڈبو کر دکھ دینا چاہتے ہو؟ تم تو اچھے سعادتمند فرزند ہوئے۔ تب تو پوپ جی کے طرفدار تمام گھر والے ہوگئے۔ کیونکہ ان سب کو پہلے ہی پوپ جی نے بہکا رکھا تھا اور اسوقت بھی اشارہ کر دیا۔ سب نے ملکر ضد سے اُسی گائے کا دان پوپ جی کو دلا دیا۔ اسوقت جاٹ کچھ نہ بولا۔ اس کا باپ مر گیا اور پوپ بچھڑے سمیت گائے اور دوہنے کے برتن کو اپنے گھر میں لایا اور گائے باندھ برتن رکھ۔ پھر جاٹ کے گھر گیا اور نعش کے ساتھ شمشان میں جا کر جلانے کا کام کرایا۔ وہاں بھی کچھ کچھ پوپ لیلا چلائی۔ بعد ازاں دس گاترسپنڈی کرانے وغیرہ میں بھی اسکو مونڈا۔ مہابراہمنوں نے بھی لوٹا۔ اور بھکشوکوں نے بھی بہت سا مال پیٹ میں بھرا یعنی جب سب کام ہو چکے تب جاٹ جس نے اِدھر اُدھر سے دودھ مانگ کر گذارہ کیا تھا چودہویں دن علی الصباح پوپ جی کے گھر پہنچا۔ دیکھا تو گائے دودھ کی بٹلوہی (برتن) بھر پوپ جی کے اُٹھنے کی تیاری تھی اتنے ہی میں جاٹ جی پہنچے۔ ان کو دیکھ پوپ جی بولا۔ آئیے یجمان بیٹھئے۔ جاٹ جی۔ تم بھی پروہت جی اِدھر آؤ۔ پوپ جی۔ "اچھا دودھ رکھ آؤں"۔ جاٹ "نہیں نہیں دودھ کی بٹلوہی اِدھر لاؤ"۔ پوپ جی بچارے جا بیٹھے اور بٹلوہی سامنے رکھ دی۔ جاٹ جی۔ تم بڑے جھوٹے ہو"۔ پوپ جی۔ "کیا جھوٹ کیا"۔ جاٹ جی۔ "کہو تم نے گائے کس لئے لی تھی؟

جواب: بالکل جھوٹا ہے۔

گرڑ پران کی گپیں

سوال: مرے ہوئے جیو کی کیا گتی ہوتی ہے؟

جواب: جیسے اس کے کرم (اعمال) ہیں۔

سوال: جو یم راج، راجہ چترگپت وزیر اس کے بڑے خوفناک نوکر کاجل کے پہاڑ کی مانند جسم والے جیو کو پکڑ کر لے جاتے ہیں۔ گناہ اور ثواب کے مطابق دوزخ و بہشت میں ڈالتے ہیں۔ اس کے لئے دان پُن شرادھ ترپن گئو کا دان وغیرہ ویترنی ندی عبور کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ یہ سب باتیں جھوٹی کیونکر ہو سکتی ہیں۔

جواب: یہ سب باتیں پوپ لیلا کے گپوڑے ہیں۔ جو اور جگہ کے جیو وہاں جاتے ہیں ان کا دھرم راج چترگپت وغیرہ انصاف کرتے ہیں۔ اگر یم لوک کے جیو گناہ کریں تو دوسرا یم لوک ہونا چاہیئے تاکہ وہاں کے منصف ان کا انصاف کریں اور پہاڑ جیسے نوکروں کے بدن ہوں تو نظر کیوں نہیں آتے اور مرنے والے جیو کو لینے کیلئے انسانی (جسم) کے چھوٹے سے دروازہ میں ان کی ایک انگلی بھی نہیں جا سکتی اور سڑک یا گلی میں کیوں نہیں رک جاتے۔ جو کہو کہ وہ لطیف جسم بھی اختیار کر سکتے ہیں تو پہلے پہاڑ جیسے جسم کے بڑے بڑے ہاڑ پوپ جی اپنے گھر کے سوائے کہاں دھریں گے۔ جب جنگل میں آگ لگتی ہے۔ تب ایک دم میں چیونٹی وغیرہ جانداروں کے جسم تلف ہو جاتے ہیں۔ ان کو پکڑنے کیلئے بیشمار یم کے نوکر آویں تو وہاں سایہ سے اندھیرا ہو جانا چاہیئے۔ اور جب سب مل کر جیو کو پکڑنے دوڑیں گے تب کبھی ان کے اجسام ٹھوکر کھا جائیں گے۔ جو جیسے پہاڑ کی بڑی بڑی چوٹیاں ٹوٹ کر زمین پر گرتی ہیں ویسے ان کے بڑے بڑے ٹکڑے گرڑ پران کے سننے سنانے والوں کے صحن میں گر پڑیں تو وہ دب مریں گے۔ یا گھر کا دروازہ کا سڑک رک جائیگی تو وے کیسے نکل اور چل سکیں گے۔

شرادھ ترپن پنڈ کے دینا ان مرے ہوئے جیووں کو تو کچھ نہیں پہنچتا البتہ مردوں کے قائم مقام پوپ جی کے گھر پیٹ اور ہاتھ میں ضرور پہنچتا ہے۔ جو ویترنی کے لئے گئو کا دان لیتے ہیں وہ پوپ جی کے گھر یا قصائی کے گھر پہنچتا ہے۔ ویترنی پر گئو نہیں جاتی پھر کس کی پونچھ پکڑ کر عبور کرے گا۔ اور ہاتھ تو یہاں ہی جلا یا گاڑ دیا گیا پھر پونچھ کو کیسے پکڑیگا۔ یہاں ایک مثال اس بات پر صادق آتی ہے۔

ایک جاٹ تھا اس کے گھر میں ایک گائے بہت اچھی تھی اور بیس سیر دودھ دینے والی تھی دودھ

ہندسہ ہے وہ سچا اور ہیت وِدّیا یعنی گرہوں کے پھل بتانیوالی نجوم قدرتی تعلقات کے نتیجوں کو چھوڑ کر (باقی سب) جھوٹی ہے انولوم (حرکت مستقیم) پرتی لوم (حرکت معکوس) گھومنے والی زمین اور چاند کے حساب سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ فلاں وقت پر فلاں مقام میں اور فلاں حصے میں سورج یا چاند گرہن ہو گا۔ جیسے۔

یہ سدہانت شرومنی (گرہ لاگھو) کے ادھیائے کا ۹ واں شلوک ہے اسی طرح سورج سدہانت میں بھی ہے یعنی جب سورج اور زمین کے درمیان چاند آجاتا ہے تب سورج گرہن اور جب سورج اور چاند کے درمیان زمین آجاتی ہے تب چاند گرہن واقع ہوتا ہے۔ یعنی چاند کا سایہ زمین پر اور زمین کا سایہ چاند پر پڑتا ہے۔ سورج کے روشن ہونے سے اس کے سامنے سایہ کسی کا نہیں پڑتا۔ بلکہ جیسے روشن سورج یا چراغ سے جسم وغیرہ کا سایہ الٹ جاتا ہے۔ ویسے ہی گرہن کی حالت میں سمجھو۔

(انسان) جو امیر غریب۔ رعیت۔ راجا اور مسکین ہوتے ہیں وے اپنے کرموں کے سبب سے ہوتے ہیں۔ گرہوں کے سبب سے نہیں۔ بہت سے نجومی لوگ اپنے لڑکے لڑکی کی شادی گرہوں کے علم حساب کے مطابق کرتے پھر ان میں فساد ہوتا اور عورت رانڈ یا مرد رنڈوا ہو جاتا ہے۔ اگر علم نجوم سچا ہوتا تو ایسا کیوں ہوتا۔ اس لئے کرم کا نتیجہ سچا ہے اور گرہوں کا پھل اور دوہ بھوگنے ہیں سب نہیں ہو سکتا۔

اگر وہ اکاش میں اور زمین بھی آکاش میں (ایکدوسرے سے) بہت فاصلے پر ہیں۔ ان کا تعلق فاعل اور افعال سے ظاہر نہیں افعال اور ان کے ثمرے کا فاعل اور بھوگنے والا جیو اور کرموں کے پھل بھگتانے والا پرمیشور ہے اگر تم گرہوں کا اثر مانو تو اس کا جواب دو کہ جس لمحے میں ایک انسان کی پیدائش ہوتی ہے جسکو تم دھروا یا تروٹی مانکر جنم پتر (زائچہ) بناتے ہو عین اسی وقت کرہ زمین پر کسی اور شخص کی پیدائش ہوتی ہے یا نہیں اگر کہو کہ نہیں تو یہ کہنا جھوٹ ہے۔ اور اگر کہو کہ ہوتی ہے تو ایک شہنشاہ عالم کی مانند کرہ زمین پر دوسرا شہنشاہ عالم کیوں نہیں ہوتا۔ ہاں اتنا تم کہہ سکتے ہو کہ یہ لیلا ہما سے پیٹ بھرنے کی ہے۔ اس کو کوئی (نہ کوئی) مان سکتا ہے

۸۰ سوال۔ کیا گرڑ پران بھی جھوٹا ہے۔

اور جس کو تم بیر مانتے ہو اس کو بس میں کر کے خواہ کتنی ہی دولت لے آیا کرو بیچارے غریبوں کو کیوں لوٹتے ہو اگر دان دینے سے گرہ خوش اور نہ دینے سے ناراض ہوتے ہوں تو ہم کو سورج وغیرہ گرہوں کی خوشی ناراضگی پرتیکش (ظاہرا) دکھلاؤ۔ ایک کو آٹھویں سورج چاند اور دوسرے شخص کو تیسرا ہو۔ ان دونوں کو جیٹھ کے مہینے میں بغیر جوتا پہنے تپتی ہوئی زمین پر چلاؤ جس پر خوش ہیں ان کے پاؤں جسم نہ جلنے اور جس پر ناراض ہیں ان کے جل جانے چاہئیں تیز پوش کے مہینے میں دونوں کو ننگے کر پورن ماشی (بدر) کی رات بھر میدان میں رکھیں ایک کو سردی لگے اور دوسرے کو نہیں تو جانوں کہ گرہ منحوس اور فائدہ مند ہوتے ہیں۔ کیا گرہ تمہارے رشتہ دار ہیں۔ کیا تمہاری ڈاک یا تار ان کے پاس آتی جاتی ہے۔ یا انکے یا وہ تمہارے پاس آتے جاتے ہیں۔ اگر تم میں منتر کی طاقت ہو تو تم خود راجہ یا دولت مند کیوں نہیں جاؤ یا کے خلاف پوپ لیلا جاری کرے۔ اگر تم کو گرہ دان نہ دے اور جس پر گرہ ہے وہ خود گرہ دان کو بھوگو تو کیا ہرج ہے۔ اگر تم کہو کہ نہیں ہم ہی کو دینے سے وہ خوش ہوتے ہیں غیر کو دینے سے نہیں تو کیا تم نے گرہوں کا ٹھیکہ لے لیا ہے۔ اگر ٹھیکہ لے لیا ہو تو سورج وغیرہ کو اپنے گھر بلا کر جل مرو سچ تو یہ ہے کہ سورج وغیرہ کرّے بیجان ہیں وے نہ کسی کو تکلیف نہ آرام دینے کا ارادہ کر سکتے ہیں۔ البتہ جتنے تم گرہ دان پر گذارہ کرنے والے ہو تم سب گرہ مجسم ہو کیونکہ گرہ لفظ کے معنے بھی تم میں ہی گھٹتے ہیں ~~ये गृहणादिते ब्रह्म~~ جو لیتے ہیں انکا نام گرہ جب تک تمہارے قدم راجائیں سیٹھ۔ ساہوکار اور مفلسوں کے پاس نہیں پہنچتے تب تک کسی کو تو گرہوں کی یاد بھی نہیں ہوتی جب تم ظاہر مجسم سورج سنیچر وغیرہ ان پر جاؤں پڑھتی ہو تب بغیر گرہن کئے ان کو کبھی نہیں چھوڑتے اور اگر کوئی تمہارے پھندے میں نہ پھنسے تو ان کی مذمت ناستک (دہریہ) وغیرہ کہنے سے کرتے پھرتے ہو۔

جوتش اور گرہ کا پھل

۹۷ پوپ جی دیکھو جوتش کا ظاہر انتیجہ اکاش میں رہنے والے سورج چاند اور راہو کیتو کے اکٹھا ہونے یعنی گرہن کو پہلے ہی بتا دیتے ہیں جیسا کہ یہ ظاہر ہوتا ہے۔ ویسا گرہوں کا بھی ثمرہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ دیکھو امیر غریب۔ راجا۔ کنگال سکھی۔ دکھی گرہوں ہی سے ہوتے ہیں۔

(راست گو) جسکا یہ گرہن روپ ظاہرہ نتیجہ ہے وہ علم ہندسہ کا ہے پھلت کا نہیں جو علم

چوتھا جہان پانچواں عالم چھٹا منی اور خوراک ساتواں پانی پران اور پرمیشور آٹھواں دوست نواں گیان کے حاصل کرنے کے لئے ہیں۔ یہ گیارہویں کو ظاہر کرنے والے وید منتر ہیں، لوگ معنی نہ جاننے کے باعث وہم کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں۔

گرہوں کا پھل

سوال۔ گرہوں کا پھل ہوتا ہے یا نہیں۔

جواب۔ جیسا پوپ لیلا ہے ویسا نہیں۔ بلکہ جیسے سورج چاند کی شعاع کے ذریعہ گرمی سردی یا گرہ اپنے اپنے وقت کی گردش مثل تبدیلی موسم وغیرہ کی وجہ سے انسان کی مزاجوں کے موافق یا برخلاف سکھ دکھ کے باعث ہوتے ہیں لیکن جو پوپ لیلا والے کہتے ہیں کہ سنو مہاراج سیٹھ جی یجمان تمہارے آٹھویں چاند سورج وغیرہ منحوس گھر میں آئے ہیں اڑھائی برس کا سنیچر پاؤں میں آتا ہے۔ تم کو بڑی مشکل سامنے آئیگی گھر بار چھوڑ کر پردیس میں [illegible] گا۔ لیکن اگر تم گرہوں کا دان جپ پاٹھ پوجا کراؤ گے تو تکلیف سے بچ جاؤ گے۔ ان سے کہنا چاہئے کہ سنو پوپ جی تمہارا اور گرہوں کا کیا تعلق ہے؟ گرہ کیا چیز ہیں پوپ جی (جواب دیں گے

इति: प्रथम: स्कन्ध: ॥ १ ॥

दैवाधीनं जगत्सर्वं मन्त्राधीनाश्च देवताः ।

دیکھو کیسا حوالہ ہے۔ دیوتاؤں کے تابع سارا جہان منتروں کے تابع سب دیوتا اور وے منتر سب براہمنوں کے بس میں ہیں اس لئے براہمن دیوتا کہلاتے ہیں کیونکہ اگر چاہیں تو ان دیوتاؤں کو منتر کے زور سے بلا کے خوش کر کے مطلب پورا کرانے کا ہمیں کو اختیار ہے۔ اگر ہم میں منتر کی طاقت نہ ہوتی تو تم جیسے ناستک (دہریہ) ہم کو سنسار میں رہنے ہی نہ دیتے۔ راستگو۔ جو چور ڈاکو بدمعاش لوگ ہیں وے بھی تمہارے دیوتاؤں کے تابع ہونگے۔ دیوتا ہی ان سے بُرے کام کراتے ہونگے اگر ایسا ہے تو تمہارے دیوتا اور راکششوں میں کچھ فرق نہ رہے گا۔ جو منتر تمہارے بس میں ہیں ان سے تم جو چاہو کرا سکتے ہو تو ان منتروں سے دیوتاؤں کو قابو میں کر راجاؤں کے خزانے اٹھا اٹھا کر اپنے گھر میں بھر کر بیٹھ کر چین کیوں نہیں اڑاتے گھر گھر میں سنیچر وغیرہ کے تیل وغیرہ کا چھایا دان لینے کو مارے مارے کیوں پھرتے ہو۔

۱؎ از مترجم۔ پورانک لوگ ایک برتن میں گھی ڈال کر اس میں اپنی شکل کو دیکھتے ہیں۔ اور یہ خیال کرتے ہیں کہ ایسا کرنے سے عمر بڑھتی ہے۔ وہ گھی جس میں منہ دیکھا گیا ہے چھایا دان کہلاتا ہے۔ ۲؎ دولت کے دیوتا جن کو پورانک لوگ کوبیر مانتے ہیں۔

کوئی جو مفصل دیکھنا چاہے وہ پوپ دیوتا کی بنائی کتاب ہماری کتاب میں دیکھ لے اسی طرح دیگر پرانوں کی لیلا سمجھنی چاہیئے - لیکن اٹھارہ میں اکیس یعنی ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں -

دیکھو سری کرشن جی کی تواریخ مہابھارت نہایت عمدہ ہے - ان کے اوصاف عادات - اور افعال و کام آپت پرشوں کی مانند ہیں - جن میں کوئی انکی دہرم کی کاروائی یعنی سری کرشن جی پیدائش سے موت تک برا کام کچھ بھی کیا ہو - ایسا نہیں لکھا - اور اس بھاگوت کے مصنف نے ناواجب من گھڑت عیب لگائے ہیں - دودھ دہی مکھن وغیرہ کی چوری وغیرہ کے الزام لگا اور کبجا لونڈی سے بدفعلی کرنا وغیرہ وغیرہ عورتوں سے راس منڈل میں کھیل کرنا وغیرہ جھوٹے عیب سری کرشن جی پر لگاتے ہیں - اس کو پڑھ پڑھا سن سنا کر دیگر مذاہب والے سری کرشن کی بہت سی مذمت کرتے ہیں - اگر یہ بھاگوت نہ ہوتا تو سری کرشن جیسے مہاتماؤں کی جھوٹی مذمت کیسے ہوتی ؟ شیو پران میں بارہ نوارتی لنگوں کا ذکر ہے - جن میں روشنی کا شمہ بھی نہیں رات کو بغیر چراغ جلائے لنگ بھی اندھیرے میں نظر نہیں آتے یہ سب لیلا پوپ جی کی ہے -

وید کے پڑھنے وغیرہ کا استحقاق

۱۷۲ - سوال - جب وید پڑھنے کی قابلیت نہ رہی تب سمرتی - جب سمرتی کے پڑھنے کی عقل نہ رہی تب شاستر جب شاستر پڑھنے کی قابلیت نہ رہی تب پوران بنائے گئے - عورت اور شودروں کیلئے کیونکہ انکو وید پڑھنے سننے کا استحقاق نہیں ہے -

جواب :- یہ بات جھوٹی ہے - کیونکہ قابلیت پڑھنے پڑھانے سے ہی ہوتی ہے - اور وید پڑھنے سننے کا استحقاق سب کو ہے - دیکھو گارگی وغیرہ عورتوں کا حال (اور چاندوگیہ میں ذکر ہے (کہ) جان شرتی شودر نے ریکیہ منی کے پاس وید پڑھا تھا اور یجر وید کے چھبیسویں ادھیائے کے منتر دوم میں لکھا ہے - کہ ویدوں کے پڑھنے اور سننے کا حق کل نوع انسان کو ہے - پھر جو ایسی ایسی جھوٹی کتابیں بنا کر لوگوں کو سچی کتابوں سے روک کر جال میں پھنسا اپنی مطلب براری کرتے ہیں وے بیچاری گنہگار کیوں نہیں ؟ -

۱۷۳ - دیکھو گرہوں کا چکر کیسا چلایا ہے - کہ جس نے بے علم آدمیوں کو قابو کر لیا ہے -

وید منتروں سے گرہوں کی حیلہ

(۱) سورج کا منتر (۲) چاند کا منتر (۳) منگل کا منتر (۴) بدھ کا منتر (۵) برہسپتی کا منتر (۶) شکر کا منتر (۷) سنیچر کا منتر (۸) راہو کا منتر (۹) کیتو کی کنڈیکا کہتی ہے - ان میں سے پہلا منتر سورج اور کرشن کے نقل کے بارے میں ہے دوسرا راج گرہن تیرا الخ

(۱) شانتی منتر کے منتر آیت کی تشریح کے لئے دیکھو سمہ باب ۱۰ راج گرہن سے مراد اجائے اوصاف سے ہے

شلوک کا مطلب تھا اس مطلب کے ہم نے دو شلوک بنا کر ذیل میں لکھے ہیں جس کو دیکھنا ہو وہ "ہماری کتاب" میں دیکھ لے۔

हिमाद्रेः सचिवस्यार्थे सूचना क्रियतेऽधुना ।
स्कन्धाध्यायकथानां च यत्प्रमाणं समासतः ॥ १ ॥
श्रीमद्भागवतं नाम पुराणं च मयेरितम् ।
विदुषा बोपदेवेन श्रीकृष्णस्य यशोन्वितम् ॥ २ ॥

اس قسم کے گم شدہ ورق پر شلوک تھے یعنی راجہ کے وزیر "بہادری" نے بوپ دیو پنڈت سے کہا کہ مجھ کو تمہارے بنائے ہوئے شریمد بھاگوت کے مکمل سننے کی فرصت نہیں ہے۔ اسلئے تم مختصر طور پر شلوکوں میں فہرست مضامین تیار کرو جس کو دیکھ کر میں شریمد بھاگوت کی کتھا کو مجملاً جان لوں۔ پس مندرجہ ذیل فہرست مضامین اس بوپ دیو نے بنائی اس میں سے اس گمشدہ ورق کے دس شلوک گم ہو گئے گیارہویں شلوک سے لکھتے ہیں۔
یہ مندرجہ ذیل شلوک سب بوپ دیو کے تصنیف کردہ ہیں۔

बाधन्तीति हि प्राहुः श्रीमद्भागवतं पुनः ।
पञ्च प्रश्नाः शौनकस्य सूतस्यात्रोत्तरं त्रिषु ॥ ११ ॥
प्रश्नावतारयोश्चैव व्यासस्य निर्वृतिः कृतात् ।
नारदस्यात्र हेतूक्तिः प्रतीत्यर्थं स्वजन्म च ॥ १२ ॥
सुप्तघ्नं द्रौण्यभिभवस्तदस्त्रात्पाण्डवावनम् ।
भीष्मस्य स्वपदप्राप्तिः कृष्णस्य द्वारिकागमः ॥ १३ ॥
श्रोतुः परीक्षितो जन्म धृतराष्ट्रस्य निर्गमः ।
कृष्णमर्त्यत्यागसूचा ततः पार्थमहापथः ॥ १४ ॥
इत्यष्टादशभिः पादैरध्यायाः क्रमात् स्मृताः ।
स्वपरप्रतिबन्धोनं स्फीतं राज्यं जहौ नृपः ॥ १५ ॥
इति वै राज्ञो दार्ढ्यांको प्रोक्ता द्रौणिजयादयः ।

اس طرح بارہ سکندھوں کی فہرست مضامین اسی طور پر بوپ دیو پنڈت نے بنا کر "بہادری" وزیر

اور ہرنیہ کشیپ چوتھی پشت میں ہوتا ہے۔ اکیس پشت تو پرہلاد کی ہوئی بھی نہیں پھر اکیس بزرگ سدگتی نجات کو گئے یہ کہنا کتنی بے سمجھی کی بات ہے۔ اور پھر وے ہی ہرناکش اور ہرنیہ کشیپ راون کنبھ کرن پھر ششوپال دنت وکر پیدا ہوئے تو نرسنگھ کا وردان کہاں اڑ گیا۔ ایسی بے سمجھی کی باتیں بے سمجھ کرتے اور سنتے ہیں۔ عالم نہیں ہوتا اور اکرور کے بارہ میں دیکھو بھاگوت ۱۰ - ۳۹ - ۳۸ - ۳۸ -

रथे। वायु वेगै:॥ भा० स्कं० १० । अ० ३९ । श्लोक ३८॥

जग्राम गोकुलं प्रति॥ भा० स्कं० १० । पू० अ० ३८ । श्लोक २४॥

اکرور جی کنس کے بھیجے ہوئے ہوا کی تیزی کے مانند دوڑنے والے گھوڑوں کے رتھ پر بیٹھ کر طلوع آفتاب کے وقت چلے اور ۴ میل گوکل میں غروب آفتاب کے وقت پہنچے شاید گھوڑے بھاگوت بنانے والے کا طواف کرتے رہے ہونگے یا راستہ بھول بھاگوت بنانے والے کے گھر میں گھوڑے ہانکنے والے اور اکرور جی آکر سوئے ہونگے۔ پوتنا کا جسم چھ کوس چوڑا اور بہت سا لمبا لکھا ہے متھرا اور گوکل کے درمیان اسکو مار کر سری کرشن جی نے ڈالدیا۔ اگر ایسا ہوتا تو متھرا اور گوکل دونوں دب جاتے اور اس پوپ جی کا گھر بھی دب گیا ہوتا۔

اور اجامیل کی حکایت سراسر بے معنی لکھی ہے۔ اس نے نارد کے کہنے سے اپنے لڑکے کا نام نارائن رکھا تھا مرتے وقت اپنے لڑکے کو پکارا بیچ میں نارائن (خدا) کو دیڑا کیا نارائن اس کے دل کو نہیں جانتے تھے کہ وہ اپنے لڑکے کو پکارتا ہے مجھ کو نہیں اگر ایسا ہی نام کا مہاتم ہے تو آجکل بھی نارائن سمرن یا دکرنیوالوں کے دکھ چھوڑانیکو کیوں نہیں آتے اگر یہ بات سچی ہوتی تو قیدی لوگ نارائن نارائن کرکے کیوں نہیں چھوٹ جاتے ایسا ہی جوتش شاستر کے خلاف سمیرو پہاڑ کا اندازہ لکھا ہے۔ اور پریہ برت راجہ کی رتھ کے پہیے کے خط سے سمندر ہے انچاس کروڑ یوجن زمین ہے اسی قسم کی جھوٹی باتوں کا پوڑھ بھاگوت میں لکھا ہے کہ جسکا کچھ حساب نہیں یہ بھاگوت پوپ کی تصنیف ہے جس کے بھائی جی دیو نے گیتا گوبند بنایا۔ دیکھو اس نے شلوک اپنی بنائی ہماددری نامی کتاب میں لکھے ہیں کہ شریمد بھاگوت پران میں نے بنایا ہے اس تحریر کے تین ورق ہمارے پاس تھے ان میں سے ایک ورق گم ہو گیا ہے۔ اس ورق کے

نوٹ (مترجم) قصہ ہے اجامیل بڑا پاپی تھا۔ اسکے بیٹے کا نام نارائن تھا۔ اس نے اسکو آواز دی نارائن نامی خدا دھوکہ میں آگر سمجھا کہ مجھے پکارتا ہے ۵۲ ایک یوجن چار کوس کا ہوتا ہے۔

تو کچھ نہ کہہ سکیں گے کیونکہ پورانک لوگ علم جغرافیہ کے دشمن ہیں بھلا جب پیپتا کرنے
رکھ لی تو آپ کس پر سویا اور براہ جی کس پر قدم رکھ کر دوڑ گئے زمین کو تو براہ جی نے منہ
میں رکھا پھر دونوں کس پر کھڑے ہو کر لڑے وہاں تو اور کوئی ٹھہرنے کی جگہ نہیں تھی شاید
بھاگوت وغیرہ پران بنانے والے پوپ جی کی چھاتی پر کھڑے ہو کر لڑے ہونگے لیکن پوپ
جی کس پر سوئے ہونگے یہ بات جیسے گپی کے گھر گپی آئے بولے گپی جی جب جھوٹ بننے
والوں کے گھر دوسرے گپی لوگ آتے ہیں پھر اس قسم کی گپ مارنے میں کیا کسر رہا ہے
کشیپ اس کا جو لڑکا پرہلاد تھا وہ بھگت ہو گذرا ہے اس کا باپ جب اس کو پڑھانے کو
پاٹھشالہ (مدرسہ) میں بھیجتا تھا تب وہ استادوں سے کہتا تھا کہ میری تختی پر رام رام لکھ دو
جب اسکے باپ نے سنا تو اسکو کہا کہ ہمارے دشمن کا بھجن (عبادت) کیوں کرتا ہے پھر لڑکے
نے نہ مانا تب اسکے باپ نے اس کو باندھ کر پہاڑ سے گرایا کنوئیں میں ڈالا لیکن اسکو کچھ نہ ہوا
تب اس نے لوہے کا ستون آگ میں گرم کر کے اس سے کہا اگر تیرا معبود رام سچا ہے تو
تو اس کو پکڑنے سے نہ جلے گا۔ پرہلاد پکڑنے لگا دل میں شک ہوا کہ جلنے سے بچونگا یا
نہیں؟ نارائن نے اس ستون پر چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کی قطار چلا دی اسکو یقین ہو
گیا اور جھٹ ستون کو جا پکڑا وہ ستون پھٹ گیا اس میں سے نرسنگھ (شیر کی
شکل والا انسان) نکلا جس نے اس کے باپ کو پکڑ کر اسکا پیٹ پھاڑ ڈالا۔ بعد ازاں پرہلاد
کو لاڈ سے چاٹنے لگا پرہلاد سے کہا ور مانگ اس نے اپنے باپ کی سدگتی (نجات) مانگی
نرسنگھ نے ور دیا کہ تیرے اکیس پشت سدگتی کو گئے اب دیکھئے یہ بھی دوسرے گپوڑے کا
بھائی گپوڑہ ہے کسی بھاگوت سننے یا سنانے والے کو پکڑ پہاڑ کے اوپر سے گرا دے تو
کوئی نہ بچاوے چکنا چور ہو کر مر ہی جاوے۔ پرہلاد کا باپ اسے پڑھنے کیلئے بھیجتا تھا تو
کیا برا کام کیا تھا؟ اور وہ پرہلاد ایسا بیوقوف تھا کہ پڑھنا چھوڑ بیراگی ہونا چاہتا تھا۔ جیسے جو
ستون پر چیونٹیاں چڑھنے لگیں اور پرہلاد مس کرنے سے نہ جلا اس بات کو بھی جو شخص
سچی مانے اس کو بھی ستون کے ساتھ لگا دینا چاہیئے۔ اگرچہ نہ جلے تو جانو کہ وہ بھی
نہ جلا ہوگا۔ نرسنگھ بھی کیوں نہ جلا پہلے تیسرے جنم میں بیکنٹھ میں آنیکی دعا سنکادک
کی تھی کیا اس کو بھلا بھول گیا؟ بھاگوت کے حساب سے برہما پرجاپتی کشیپ کرشن

نوٹ (مترجم) بیراگی اس فرقہ کو کہتے ہیں۔ جو رام نام کا سمرن ہی نجات کا وسیلہ سمجھتے۔ ضرورت خوانندہ گان

رہیہ بھی دو بار ہیئے جب بے بنیادی شلوک بے معنی ہیں تو کتاب بے معنی کیوں نہیں برہما جی کو ور (نیک دعا) دیا

भवान्कल्पविकल्पेषु न विमुह्यति कर्हिचित् ॥

भाग० १ । स्कं० २ । अ० ९ । श्लोक ३६ ॥

آپ کلپ یعنی سرشٹی اور وکلپ یعنی پرلے میں بھی موہ (دنیوی محبت) میں کبھی نہ پڑوگے۔ ایسا لکھ کر پھر دسویں سکندھ میں وہ بس ہوکر چیز اچرا لیا۔ ان دونوں میں سے ایک بات سچی دوسری جھوٹی۔ ایسا ہونے سے دونوں باتیں جھوٹی ہیں۔

جب بیکنٹھ (جنت) میں رغبت۔ نفرت۔ غصہ۔ حسد۔ تکلیف نہیں ہے تو سنک وغیرہ کو بیکنٹھ کے دروازے پر غصہ کیوں آیا؟ اگر غصہ آگیا تو وہ سورگ نہیں اس وقت جے وجے دربان تھے۔ مالک کا حکم ماننا ضروری تھا۔ انہوں نے سنک وغیرہ کو روکا تو کیا قصور کیا۔ اس پر بغیر قصور شاپ (بددعا) ہی نہیں لگ سکتا جب شاپ لگا کہ تم زمین پر گر پڑو تو اس کہنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ وہاں زمین نہ ہوگی آکاش ہوا آگ اور پانی ہوگا۔ تو ایسا دروازہ مکان اور پانی کس کے سہارے تھے جے وجے نے سنک وغیرہ کی تعریف کی کہ مہاراج پھر ہم بیکنٹھ میں کب آئیں گے۔

انہوں نے ان سے کہا کہ جو محبت سے نارائن کی عبادت کروگے تو ساتویں جنم اور مخالفت سے عبادت کروگے تو تیسرے جنم بیکنٹھ کو حاصل کروگے۔ اس میں سوچنا چاہیے کہ جے وجے نارائن کے نوکر تھے انکی حفاظت کرنا نارائن کا فرض تھا اگر کسی کے نوکر کو کوئی بلا قصور تکلیف دے اور ان کو ان کا آقا سزا نہ دے تو اس کے نوکروں کی خرابی سب کوئی کرے گا۔ نارائن کو واجب تھا کہ جے وجے کی قدر کرتے اور سنک وغیرہ کو خوب سزا دیتے کیونکہ انہوں نے اندر آنے کیلئے اصرار کیا۔ کیوں کیا اور نوکروں سے کیوں لڑے شاپ دیا ان کے بدلے سنک کو زمین وغیرہ پر گرا دینا نارائن کا انصاف تھا۔ جب اتنا اندھیر نارائن کے گھر میں ہے تو اس کے پیروؤں کی جو ویشنو کہلاتے ہیں۔ جسقدر ذلت ہو اتنی ہی تھوڑی ہے۔

پھر وے ہرنیاکش اور ہرنیاکشیپ پیدا ہوئے ایک سے ہرنیاکش کو براہ اوتار نے مارا اسکی کتھا اس طرح پر لکھی ہے کہ وہ زمین کو چٹائی کی مانند لپیٹ سرہانے دھر سو گیا۔ وشنو نے سور کی شکل بنا کر اسکے سر کے نیچے سے زمین کو منہ میں رکھ لیا وہ اٹھا دونوں کی لڑائی ہوئی براہ نے ہرنیاکش کو مار ڈالا انسے کوئی پوچھے کہ زمین گول ہے یا چٹائی کی مانند

तस्मात् काश्यप्य इमाः प्रजाः ॥ शत० ७ । १ । ७ ॥

شت پتھ میں یہ لکھا ہے کہ یہ سب مخلوقات کشیپ کی بنائی ہوئی ہیں۔

कश्यप कस्मात् पश्यको भवतीति ॥ निरु० । अ० २ । ख० २ ॥

دنیا کے بنانے والے پرمیشور کا نام کشیپ اس لئے ہے کہ پشیک یعنی

पश्यतीति पश्यः पश्य एव पश्यकः ।

جو غلطی سے پاک ہو کر ساکن اور متحرک عالم سب روحوں اور ان کے افعال اور تمام علوم کو بخوبی دیکھتا یعنی جانتا ہے اور आद्यन्तविपर्ययश्च اس مہابھاشیہ کے قول کے مطابق شروع کا حرف اخیر میں اور اخیر کا حرف شروع میں آنے سے (لفظ) پشیک کشیپ بن گیا۔ اس کے معنے نہ جانتے ہوئے بھانگ کے لوٹے چڑھا کر اپنی عمر قانون قدرت کے خلاف باتیں بیان کرنے میں رائیگاں کھو دی۔

جیسے مارکنڈے پران کے درگا پاٹھ میں دیوتاؤں کے جسموں سے نور نکل کر ایک دیوی بنی اس نے مہی شاسر کو مارا اور رکت بیج کے جسم سے ایک قطرہ زمین پر ٹپکنے سے اس کی مانند رکت بیج کے پیدا ہونے سے سب جہاں میں رکت بیج کا بھر جانا اور خون کی ندیوں کا بہ نکلنا وغیرہ گپوڑے بہت سے لکھ رکھے ہیں۔ جب رکت بیج سے سب جہان بھر گیا۔ تو دیوی اور دیوی کا شیر اور اس کی فوج کہاں پر رہتی تھی اگر کہو کہ دیوی سے دور دور رکت بیج تھے۔ تو پھر تمام جہاں رکت بیج سے نہیں بھرا ہوگا۔ اگر بھر جاتا تو چوپائے پرندے انسان متنفس تری خشکی مگرمچھ کچھوے مچھلی وغیرہ نباتات وغیرہ درخت کہاں رہتے یہاں یہی یقین جانو کہ اگر درگا پاٹھ بنانے والے پوپ کے گھر میں بھاگ کر چلے گئے ہونگے دیکھئے کیا ہی ناممکن کتھا کا گپوڑا بھنگ کی لہر میں اڑا دیا جس کا کوئی حد و حساب نہیں۔ اب جس کو شریمد بھاگوت کہتے ہیں۔ اسکی لیلا سنو۔ برہما جی کو نرائن نے چار شلوکوں والے بھاگوت کا اپدیش کیا

ज्ञानं परमगुह्यं मे यद्विज्ञानसमन्वितम् ।

सरहस्यं तदङ्गं च गृहाण गदितं मया । بھاگوت ۲-۹-۳۰

اے برہما جی تو میرا پرم گوہیہ (نہایت رازوالی) گیان جو وگیان (علم تحقیقی) اور رہسیہ یکت (راز سے پُر) اور دھرم ارتھ کام موکش کا جزو ہے۔ اس کو مجھ سے حاصل کر جب وگیان یکت گیان کہا تو پرم یعنی گیان کی صفت رکھنی فضول ہے۔ اور گوہیہ صفت ہونے سے

شیر۔ کتنے گدھے اور درخت وغیرہ عورت کے رحم میں بیٹھنے کیلئے جگہ کہاں ہو سکتی ہے اور شیر وغیرہ پیدا ہو کر اپنے ماں باپ کو کیوں نہ کھا گئے۔ اور انسان کے جسم سے حیوان پرندے درخت وغیرہ پیدا ہونا کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔ افسوس ہے کہ ان لوگوں کی بنائی ہوئی اس سخت ناممکن لیلا پر جس نے کہ دنیا کو ابھی تک مغالطہ میں ڈال رکھا ہے بھلا ان پرلے درجہ کی جھوٹی باتوں کو وے اندھے پوپ اور باہر اندر کی پھوٹی آنکھوں والے ان کے وغیرہ پرانوں کے بنانیوالے پیدا ہوتے ہی کیوں نہ رحم ہی میں ضائع ہو گئے۔ یا پیدا ہونے کے وقت مر کیوں نہ گئے تاکہ وے ان گناہوں سے بچتے اور ملک آریہ ورت ان مصیبتوں سے بچ جاتا۔

۷۵ سوال ۔ ان باتوں میں اختلاف نہیں آسکتا۔ کیونکہ جسکا بیاہ اسی کے گیت "جب وشنو کی تعریف کرنے لگے تب وشنو کو پرمیشور دوسروں کو غلام جب شیو کے گن گانے لگے تب شیو کو پرمیشور دوسروں کو غلام بنا دیا (مارکنڈے پران اور بھاگوت پران کی گپیں) اور پرمیشور کی مایا (دھوکہ) سے سب کچھ بن سکتا ہے۔ انسان سے پیدائش پرمیشور کر سکتا ہے۔ دیکھو بغیر علت اپنی مایا سے سب خلقت کھڑی کر دی ہے اس میں کونسی بات ناممکن ہے۔ جو کرنا چاہے سو سب کر سکتا ہے۔

جواب:۔ ارے بھولے لوگو بیاہ میں جس کے گیت گاتے ہیں اس کو سب سے بڑا اور دوسروں کو چھوٹا یا قابل مذمت یا اسکو سب کا باپ تو نہیں بنا دیتے کہو پوپ جی تم بھاٹ۔ اور خوشامدی گیت گانے والوں سے بھی بڑھ کر گپی (لاف زن) ہو یا نہیں۔ کہ جس کے پیچھے لگو اس کو سب سے بڑا بناؤ۔ اور جس سے مخالفت کرو اس کو سب سے ادنےٰ ٹھیراؤ۔ تم سچائی اور دھرم سے کیا مطلب بلکہ تم کو تو اپنی غرض ہی سے کام ہے مایا (دھوکہ) انسان میں ہو سکتی ہے جو دھوکے باز فریبی ہیں انہیں مایا والے کہتے ہیں۔ سو پرمیشور میں مکر و فریب وغیرہ عیب نہ ہونے سے اس کو مایا دالا نہیں کہہ سکتے اگر دنیا کی پیدائش کے شروع کشیپ اور کشیپ کی عورتوں سے چار پائے پرندے سانپ۔ درخت وغیرہ ہوئے ہوتے تو آج کل بھی ویسی اولاد کیوں نہیں ہوتی۔ پیدائش کا سلسلہ جو کہ آئے ہیں وہی درست ہے۔ اور خیال پڑتا ہے کہ پوپ جی وہیں سے دھوکہ کھا کر بہکے ہونگے۔

تب لنگ میں سے آواز آئی ۔ اسنے اول درخت کو بد دعا دی کہ چونکہ تونے جھوٹ بولا ہے اس لیے تیرا پھول مجھ پر یا کسی اور دیوتا پر دنیا میں کہیں نہیں چڑھے گا ۔ اور جو کوئی چڑھاویگا اس کا ستیاناس ہوگا ۔ گائے کو بد دعا دی کہ جس منہہ سے تو جھوٹ بولی ہے اس سے برا زکھا یا کرے گی ۔ تیرے منہہ کی پرستش کوئی نہیں کریگا ۔ لیکن دم کی کریں گے اور برہما کو بد دعا دی کہ تو جھوٹ بولا ہے اس لیئے تیری پرستش دنیا میں کہیں نہیں ہوگی ۔ اور وشنو کو دعا دی کہ چونکہ تو نے سچ بولا ہے ۔ اس لئے تیری پرستش سب جگہ ہوگی ۔ پھر دونوں نے لنگ کی تعریف کی ۔ اس تعریف سے خوش ہو کر اس لنگ میں سے ایک جٹا جوٹ صورت نکل آئی ۔ اور کہنے لگی کہ تم کو میں نے خلقت پیدا کرنے کے لئے بھیجا تھا ۔ تم جھگڑے میں کیوں پڑ گئے ۔ برہما اور وشنو نے کہا کہ ہم بغیر سامان کے خلقت کہاں سے پیدا کریں ۔ تب مہا دیو نے بالوں میں سے ایک راکھ کا گولا نکال کر دیا ۔ اور کہا کہ جاؤ اس میں سے سب خلقت پیدا کرو ۔ وغیرہ کیسا کوئی ان پرانوں کے بنانیوالے سے پوچھے کہ جب ذرات اور پانچ مہا بھوت (عناصر) بھی نہیں تھے تو برہما وشنو اور مہا دیو کے جسم پانی کمل لنگ گائے اور کیتکی کا درخت اور راکھ کا گولا تمہارے باپ کے گھر میں سے آگرے ۔

ویسا ہی بھاگوت میں لکھا ہے کہ وشنو کی ناف سے کنول پیدا ہوا اور اس کنول سے برہما اور برہما کے داہنے پاؤں کے انگوٹھے سے سوایمبھو اور بائیں انگوٹھے سے ستروپا رانی ۔ ماتھے سے رودر اور مریچی وغیرہ دس لڑکے پیدا ہوئے ان میں دس پرجاپتی ہوئے ۔ اور ان کی تیرہ لڑکیوں کے بیاہ شادی کا کشیپ سے ہونا لکھا ہے ان میں سے دتی کے بطن سے دیت ۔ دنو کے بطن سے دانو ۔ ادیتی کے بطن سے آدیتہ ۔ ونتا کے بطن سے پرندے ۔ کدرو کے بطن سے سانپ ۔ سرما کے بطن سے کتے گیدڑ وغیرہ اور دیگر عورتوں کے بطن سے ہاتھی گھوڑے اونٹ گدھے بھینسے گھاس پھوس اور ببول وغیرہ درخت کانٹوں سمیت پیدا ہوئے واہ رے واہ بھاگوت کے بنانے والے لال بجھکڑ کیا کہنا تجھ کو ایسی جھوٹی باتیں لکھتے ہیں ذرا بھی حیا اور شرم نہ آئی محض اندھا ہی بن گیا ۔ عورت مرد کے حیض اور منی کی آمیزش سے انسان تو بنتے ہی ہیں لیکن پرمیشور کے قانون قدرت کے خلاف چار پائے پرندے سانپ وغیرہ کبھی پیدا نہیں ہو سکتے ۔ اور ہاتھی اونٹ

نوٹ : ۔ (مترجم) اسے اور یعنی دعائے منیر

۱

عجیب طور سے بنی ہے۔ جو کہ بالکل ناممکن ہے جیسے۔

شیو پران میں وشنو نے خواہش کی کہ میں دنیا کو پیدا کروں تو ایک راتن نامی پانی ٹھہرنے کی جگہ کو پیدا کر کے بیٹھ گئے ناف سے کمل، کمل سے برہما پیدا کیا۔ اسنے دیکھا کہ سب پانی ہی پانی ہے اسنے ایک چلو پانی اٹھا کر دیکھا پانی میں پھینک دیا۔ اسسے ایک بلبلا اٹھا اور بلبلے میں سے ایک آدمی پیدا ہوا۔ اس نے برہما سے کہا کہ اے بیٹے دنیا کو پیدا کر۔ برہما نے اس کو کہا میں تیرا بیٹا نہیں تو میرا بیٹا ہے۔ ان میں جھگڑا برپا ہوا۔ اور دو ہزار برس* تک دونوں پانی میں لڑتے رہے۔ تب مہادیو نے سوچا جن کو میں نے دنیا بنانے کے لئے بھیجا تھا وہ دونوں آپس میں لڑ رہے ہیں۔ تب ان دونوں کے بیچ میں سے ایک نورانی لنگ پیدا ہوا اور وہ فوراً آسمان میں چلا گیا۔ اسکو دیکھ کر دونوں حیران رہ گئے سوچنے لگے کہ اس کا شروع اور آخر معلوم کرنا چاہیئے جو شروع اور آخر معلوم کر کے جلد لوٹے وہی باپ جو پیچھے لوٹے یا پتہ نہ لگا کر آوے وہ بیٹا کہلاوے۔ وشنو کچھوے کی شکل اختیار کر کے نیچے کو چلا اور برہما ہنس کا جسم اختیار کر کے اوپر کو اڑا دونوں من کی تیز رفتار سے چلے۔ دو ہزار برس تک دونوں چلتے رہے تو بھی اسکی حد نہ پائی تب نیچے سے اوپر آگیا۔ وشنو اور اوپر سے نیچے جانے والے برہما نے سوچا کہ اگر وہ پتہ لے آیا ہوگا تو مجھکو بیٹا بننا پڑیگا ایسا سوچ رہا تھا کہ اسی وقت ایک گائے اور ایک کیتکی کا درخت اوپر سے اتر آیا ان سے برہما نے پوچھا تم کہاں سے آئے ہو انہوں نے جواب دیا کہ ہم ہزاروں برس سے اس لنگ کے سہارے چلی آتی ہیں۔ برہما نے پوچھا اس لنگ کی حد ہے یا نہیں انہوں نے کہا کہ نہیں برہما نے کہا تم ہمارے ساتھ چلو اور ایسی گواہی دو کہ اس لنگ کے سر پر دودھ کی دھار برستی تھی اور درخت کہے پھول برساتا تھا ایسی گواہی دو گے تو میں تمہیں ساتھ لے چلوں گا۔ انہوں نے کہا ہم جھوٹی گواہی نہیں دینگے تب برہما خفا ہو کر بولا اگر گواہی نہیں دوگے تو میں تم کو ابھی خاکستر کر دیتا ہوں تب دونوں نے ڈر کر کہا کہ جیسی تم کہتے ہو ہم ویسی گواہی دینگے تب تینوں نیچے کی طرف چلے وشنو پہلے ہی آگیا تھا۔ برہما بھی آپہنچا۔ اس نے وشنو سے سوال کیا کہ تونے حد معلوم کی ہے یا نہیں تب وشنو بولا مجھکو اس کی حد نہیں ملی۔ برہما نے کہا میں پتہ لے آیا ہوں وشنو نے کہا کہ کوئی گواہی دو تب گائے اور درخت نے گواہی دی کہ ہم دونوں لنگ کے سر

* یہ دو ہزار برس برہما جی کا تمام ہے اسکی تشریح آٹھویں باب کے ایک نوٹ میں کی گئی ہے۔ وہاں سے

جنم نام تو کرشن دو پیاین تھا۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ویدوں کو ویاس جی نے اکٹھا کیا۔ یہ بات جھوٹی ہے۔ کیونکہ ویاس جی کے باپ دادا پردادا۔ پراشر شکتی۔ وششٹھ اور برہما وغیرہ نے بھی چاروں وید پڑھے تھے۔ پھر یہ بات کیونکر درست ہو سکتی ہے۔

سوال۔ پرانوں میں سب باتیں جھوٹی ہیں۔

جواب۔ بہت سی باتیں جھوٹی ہیں اور کوئی گھناکھشر نیا (گھن سے الفاظ بننے کے مثل) سے سچی بھی ہے۔ جو سچی ہے وہ وید وغیرہ سچے شاستروں کی اور جو جھوٹی ہیں وے ان پوپوں کے پران روپ گھر کی ہیں۔ جیسے شیو پران میں شیووں نے شیو کو پرمیشور مان کر وشنو۔ برہما۔ اندر گنیش اور سوریہ وغیرہ کو اس کا غلام قرار دیا ہے۔ وشنوؤں نے وشنو پران وغیرہ میں وشنو کو پرمیشور مانا اور شیو وغیرہ کو وشنو کا غلام قرار دیا ہے۔

دیوی بھاگوت میں دیوی کو پرمیشوری اور شیو و وشنو وغیرہ کو اس کا غلام بنایا گنیش کھنڈ میں گنیش کو پرمیشور اور باقی سب کو غلام بنایا ہے۔ بھلا یہ بات اس سمپردائی (فرقے والے) لوگوں کی نہیں تو کن کی ہے۔ جب ایک معمولی انسان کی تصنیف میں ایسی متضاد بات نہیں ہوتی تو عالم کی تصنیف میں بھی کبھی نہیں ہو سکتی۔ اسمیں سے اگر ایک بات کو سچی مانیں تو دوسری کو جھوٹی اور دوسری کو سچی مانیں تو تیسری کو جھوٹی اور اگر تیسری کو مانیں تو باقی سب جھوٹی ہو جاتی ہیں شیو پران والے نے شیو سے وشنو پران والوں نے وشنو سے دیوی پران والوں نے دیوی سے گنیش کھنڈ والے نے گنیش سے سورج پران والوں نے سورج سے وایو پران والوں نے وایو سے دنیا کی پیدائش اور پرلے لکھ کر ہر ایک سے دنیا کے ایک ایک کے سبب یعنی علت کی پیدائش لکھی ہے۔ کہ اگر کوئی پوچھے کہ جو عالم کی پیدائش۔ قیام اور پرلے کرنے والا ہے وہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اور جو پیدا ہونیوالی چیز ہے وہ جہان کی علت کبھی ہو سکتی ہے تو صرف چپ رہنے کے بدوں کچھ بھی نہیں کہہ سکیں گے اور ان سب کے جسم کی پیدائش بھی ضرور ہوئی ہو گی پھر وے خود مخلوق اور محدود ہونیکے باعث دنیا کی پیدائش کرنیوالے کیونکر ہو سکتے ہیں۔ اور پیدائش بھی

نوٹ منجانب مترجم۔ ۱؎ جہاں لکڑی میں گھن لگ جائے وہاں اسکے اوپر اکثر اوقات حروف کی شکل سی بن جاتی ہے۔ اسے دیکھ کر کوئی کہہ اٹھے کہ یہ کسی نے لکھا ہے۔

جواب:- جو اٹھارہ پرانوں کے مصنف ویاس جی ہوتے تو ان میں اتنے گپوڑے نہ ہوتے کیونکہ شاریرک سوتر یوگ شاستر کے بھاشیہ وغیرہ ویاس کی تصنیفات کو دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ویاس جی بڑے عالم۔ راستباز و یوگی تھے۔ وے ایسی جھوٹی کتھا کبھی نہ لکھتے اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جن سمپرادائی باہم مخالف لوگوں نے بھاگوت وغیرہ جدید فرضی کتابیں بنائی ہیں۔ ایسی ویاس جی کے اوصاف کی جھلک تک نہ تھی۔ اور وید شاستر کے خلاف جھوٹی باتیں لکھنا ویاس جیسے عالموں کا کام نہیں یہ کام مخالف خود سا اور غیر فاضل لوگوں کا ہے۔ اتہاس و تواریخ اور پران شیو پران وغیرہ کا نام نہیں بلکہ

ब्राह्मणानीतिहासान् पुराणानि कल्पान् गाथानाराशंसीरिति ॥

یہ براہمن اور سوتروں کا قول ہے۔

تیرے۔ شت پتھ۔ سام اور گوپتھ۔ براہمن کتابوں ہی کے اتہاس۔ پران۔ کلپ۔ گاتھا اور ناراشنسی یہ پانچ نام ہیں۔

(۱) اتہاس، جیسے جنک اور یاگیہ ولکیہ کا مباحثہ۔

(۲) پران، دنیا کی پیدائش وغیرہ کا بیان۔

(۳) کلپ، وید الفاظ کے سامرتھ (وسعت) کا بیان اور معنوں کا ظاہر کرنا۔

(۴) گاتھا، کسی کی مثال سے منتیجہ نکال کر اسے کتھا کی صورت میں بیان کرنا۔

(۵) ناراشنسی، انسانوں کے قابل تعریف اور قابل مذمت افعال کا بیان کرنا۔

انہی سے وید کے سنے جانے جاتے ہیں۔ پتری یعنی علم معرفت کے جاننے والوں کی تعریف میں یجروید سنتا۔ اشومیدھ کے افتتام پر بھی انہی کا سنتا لکھا ہے۔ کیونکہ جو ویاس جی کی تصانیف ہیں۔ ان کا سننا سنانا ویاس جی کی پیدائش کے بعد ہو سکتا ہے۔ پیشتر نہیں جب ویاس جی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ تب وید ارتھ کو پڑھتے پڑھاتے تھے سنتے تھے۔ اسی لئے سب سے پرانے براہمن گرنتھوں ہی پر یہ سب باتیں صادق آسکتی ہیں۔ ان جدید فرضی شریمد بھاگوت شو پران وغیرہ بناوٹی یا غلط پر نقائص کتابوں پر نہیں صادق آسکتیں۔

چونکہ ویاس جی نے وید پڑھے اور پڑھا کر وید کے معنوں کی اشاعت کی اسی لئے ان کا نام "ویاس" ہوا۔ کیونکہ ویاس قطر کو کہتے ہیں یعنی رگوید کے شروع سے لیکر اتھروید کے آخر تک چاروں وید پڑھے تھے۔ اور شک وید اور جیمنی وغیرہ شاگردوں کو پڑھاتے بھی تھے ورنا اُن کا

دودھ وغیرہ مطلب نکالتے ہیں ویسے ہی شاگردوں چیلوں کی دولت لوٹ کر اپنا مطلب پورا کرتے ہیں۔

دوہا

لوبھی گورو لالچی چیلا دونوں کھیلیں داؤ
بھو ساگر میں ڈوبتے بیٹھ پتھر کی ناؤ

گورو سمجھیں کہ چیلے چیلی کچھ نہ کچھ دیں گے ہی اور چیلے سمجھیں کہ چلو گورو جھوٹی قسم کھانے اور گناہ دور کرنے کو ہیں گے۔ ایسے ایسے لالچ سے دونوں کپٹ منی بھو ساگر کے عذاب میں ڈوبتے ہیں۔ جیسے کہ پتھر کی ناؤ میں بیٹھنے والے سمندر میں ڈوب مرتے ہیں۔ ایسے گورو اور چیلوں کے منہ پر خاک دھول پڑے۔ اس کے پاس کوئی بھی کھڑا نہ رہے۔ جو رہے وہ بحر عذاب میں ڈوبیگا جیسی لیلا پجاری پورانیوں نے چلائی ہے۔ ویسی ان گدڑیے گورؤں نے بھی چلائی ہے یہ سب کام خود غرض لوگوں کا ہے۔ جو دوسروں کے خیرخواہ ہیں وہ خود تکلیف اٹھاویں تو بھی عالم کی بھلائی کرنا نہیں چھوڑتے۔ اور گورو مہاتم بدھ لیلا وغیرہ بھی انہی بدکردار گورو لوگوں نے بنائی ہے سوال

अष्टादशपुराणानां कर्ता सत्यवतीसुतः ॥१॥

इतिहासपुराणाभ्यां वेदार्थमुपबृंहयेत् ॥२॥ महाभारत

पुराणान्यखिलानि च ॥३॥ मनु० ॥

इतिहासपुराणः पंचमो वेदानां वेदः ॥४॥

छान्दोग्य० प्र० ७ । खं० १ ॥

दशमेऽहनि किंचित्पुराणमाचक्षीत ॥५॥

पुराणविद्या वेदः ॥६॥ सूत्र ॥

(۱) اٹھارہ پرانوں کے مصنف ویاس جی ہیں۔ ویاس کے قول کو مستند ضرور سمجھنا چاہیئے۔ (۲) تواریخ مہابھارت اٹھارہ پرانوں سے ویدوں کے معنی پڑھیں پڑھاویں۔ کیونکہ تواریخ اور پران ویدوں کے ہی معنوں کے مطابق ہیں۔ (۳) پتری کرم میں پران اور ہری ونش کی کتھائیں (۴) شرادھ میدھ کے اختتام پر دسویں روز تھوڑی سی پرانی کتھائیں (۵) پرانوں علم وید کے معنے بتانے ہی سے وید ہے (۶) تواریخ اور پران پانچواں وید کہلاتے ہیں۔ اس قسم کے حوالوں سے پرانوں کا مستند ہونا اور ان کے حوالوں سے بت پرستی اور تیرتھ بھی قابل تسلیم ہیں کیونکہ پرانوں میں بت پرستی اور تیرتھوں کی اجازت ہے۔

اپنی قدرت ہی سے سب دنیا کی پیدائش قیام اور فنا کرنیوالا مدد کسیکی نہیں لیتا۔ برہم طرح طرح کی دنیوی اشیاء کو بنانیوالا وشنو سب میں حاضر ناظر ہو کر حفاظت کرتا ہے۔ مہادیو ونکا دیو رودر ہر یعنی فنا کرنیوالا وغیرہ ناموں کے معنوں کو اپنے میں دھارن (جذب) کرے یعنی بڑے کاموں کے کرنیسے بڑا ہو۔ طاقتوروں میں طاقتور ہو۔ قابلیتوں کو بڑھاتا جائے۔ اور مجرم کبھی نہ کرے سب پر رحم کرے سب قسم کے سادھنوں (تدابیر) کو سمرتھ (نشوونما) کرکے صنعت و حرفت سے طرح طرح کی چیزوں کو بنائے سب دنیا میں خاص اپنی طرح رنج و راحت محسوس کرے سب کی حفاظت کرے عالموں میں عالم ہو۔ برے کام کرنے والوں کو کوشش سے سزا دے اور شریفوں کی حفاظت کرے اسطرح پرمیشور کے ناموں کے معنی جان کر پرمیشور کے اوصاف افعال و خواص کے مطابق اپنے اوصاف۔ افعال و خواص کو کرتے جانا ہی پرمیشور کا نام سمرن (نام لینا) ہے۔

गुरुर्ब्रह्मा गुरुर्विष्णुर्गुरुर्देवो महेश्वरः
गुरुरेव परं ब्रह्म तस्मै श्रीगुरवे नमः ॥

سوال ۲۷ | گوروڈم کی تردید

اس قسم کا گورو مہاتم تو سچا ہے۔ گورو کے پاؤں دھوکر پینا جیسا حکم کرے ویسا کرنا۔ گورو لالچی ہو تو وامن (اوتار) کی مانند۔ غصے والا ہو تو نرسنگھ (اوتار) کی مانند۔ محبت کرنے والا ہو تو رام کی مانند اور شہوتی ہو تو کرشن کی مانند گورو کو جاننا چاہیئے۔ خواہ گورو جی کیسا ہی گناہ کریں تو بھی اشردھا (بے اعتقادی) نہ کرنی۔ سنت یا گورو کے دیدار کو جانے میں قدم قدم پر اشومیدھ یگیہ کا ثمرہ ملتا ہے یہ بات ٹھیک ہے یا نہیں ؟

جواب:۔ نہیں۔ برہما۔ وشنو۔ مہیشور اور پاربرہم پرمیشور کے نام ہیں اسکے برابر گورو کبھی نہیں ہوسکتا۔ یہ گورو مہاتم۔ گورو گیتا بھی ایک بڑی پوپ لیلا ہے۔ گورو تو ماں باپ استاد اور اپالیشک ہوتے ہیں۔ انکی خدمت کرنی ان سے علم اور تربیت حاصل کرنی کرانی شاگرد اور استاد کا کام ہے۔ لیکن جو گورو لالچی غصہ و محبت میں غلطان اور شہوتی ہو تو اسکو بالکل ترک کر دینا تنبیہ کرنی معمولی تنبیہ سے نہ مانے تو ارگھیہ پادیہ یعنی تاڑنا سزا دینا۔ جان تک لینے میں بھی کچھ عیب نہیں۔ جو علم وغیرہ اچھے اوصاف میں بڑے نہیں ہیں جھوٹ موٹ کنٹھی تلک۔ وید کے برخلاف منتر اپدیش کرنیوالے ہیں۔ وے گورو ہی نہیں بلکہ گڈریئے کی مانند ہیں۔ جیسے گڈریئے اپنی بھیڑ بکریوں سے

شوا اور بھگوتی کا نام لینے سے گناہ کبھی نہیں چھوٹتے۔ اگر چھوٹیں تو دکھی کوئی نہ رہے اور گناہ کرنے سے کوئی بھی نہ ڈرے۔ جیسے کہ آج کل پوپ لیلا میں گناہ بڑھ کر ہو رہے ہیں۔ جاہلوں کو یقین ہے۔ کہ ہم گناہ کر کے نام سمرن یا تیرتھ یاترا کریں گے۔ تو گناہ دور ہو جائیں گے۔ اس یقین پر گناہ کر کے دنیا اور عاقبت کو برباد کرتے ہیں۔ لیکن آخیر میں کیا ہوا گناہ بھوگنا ہی پڑتا ہے۔ (سوال) تو کوئی تیرتھ نام سچا ہے یا نہیں۔

سچے تیرتھ اور سچا نام سمرن

(جواب) سچا ہے۔ وید وغیرہ سچے شاستروں کا پڑھنا پڑھانا دھارمک عالموں کی صحبت۔ سب کی بھلائی کرنا دھرم پر چلنا۔ یوگابھیاس دشمنی اور فریب کا نہ کرنا۔ راست بازی سچائی کا اعتقاد۔ راست کرداری۔ برہمچریہ رکھنا۔ اُستاد۔ درویش ماں باپ کی خدمت کرنا۔ پرمیشور کی ستتی[1]۔ پرارتھنا۔ اپاسنا۔ شانتی نفس کشی۔ نیک سیرتی۔ نیک کوششیں علم اعلےٰ وغیرہ سچے اوصاف افعال دکھوں سے عبور کرانے والے ہونیکے سبب تیرتھ ہیں اور جو تری یا خشکی والے ہیں وے تیرتھ یعنی نہیں ہو سکتے کیونکہ انسان جنکے ذریعہ دکھوں سے ترجاویں ان کا نام تیرتھ ہے۔ تری و خشکی تیرانے والے نہیں بلکہ ڈبا کر مارنے والے ہیں برخلاف اسکے جہاز وغیرہ کا نام تیرتھ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ان سے سمندر وغیرہ کو عبور کرتے ہیں۔

یجروید ادھیائے ۱۶ समानतीर्थ वासी ॥ अ० ४ । पा० ४ । १०८ ॥

۴۲-۴۲-۸۰ नमस्तीर्थ्याय च ॥ यजुः ॥ अ० १६ । (मं० ४२)

جو برہمچاری ایک آچاریہ سے یا ایک شاستر کو ساتھ ساتھ پڑھتے ہوں۔ وے ستیرتھ یعنی برابر کے تیرتھ سیوی ہم جماعت ہوتے ہیں جو وید وغیرہ شاستر اور راستبازی وغیرہ دھرم کی صفات میں سادھو ہو۔ تدابیر کرنیوالا ہو۔ اسکو اناج وغیرہ اشیا کا دینا۔ سے علم حاصل کرنا وغیرہ تیرتھ کہلاتا ہے۔ نام سمرن اسکو کہتے ہیں کہ

یجروید ادھیائے ۳۲-۳ यस्यनाममहद्यशः ॥ यजुः ॥

پرمیشور کا نام بڑے یش یعنی دھرم کے کاموں کا کرنا ہے۔ جیسے برہم۔ پرمیشور۔ ایشور۔ نیاء کاری (عادل) دیالو (رحیم) سرب شکتیمان (قادر مطلق) وغیرہ نام پرمیشور کے اوصاف افعال اور خواص کے باعث ہیں۔ مثلاً برہم سب سے بڑا پرمیشور مالکوں کا مالک۔ ایشور قدرت والا نیاء کاری جو کبھی بے انصافی نہیں کرتا۔ دیالو جو سب پر نظر عنایت رکھتا ہے سرب شکتی مان

[1] نوٹ: مینجانب مترجم ستتی پرارتھنا۔ اپاسنا کی تشریح کیلئے دیکھو ساتواں باب۔

اور یہ تیرتھ بھی نہیں تھے جب جینیوں نے گرنار۔ پالی ٹانہ۔ شکھر۔ شترنجے اور آبو وغیرہ وغیرہ تیرتھ (زیارت گاہ) بنائے تو انکے مطابق ان لوگوں نے بھی بنا لیے جو کوئی انکے شروع ہونیکی تحقیقات کرنا چاہے وہ پنڈوں کی پرانی بہی کھاتے اور تانبے کے پتر وغیرہ کی تحریریں دیکھے تو یقین ہو جائیگا کہ یہ سب تیرتھ پانسو ایکہزار برس سے پیچھے ہی بنے ہیں۔ ہزار برس سے پیشتر کی تحریر کسی کے پاس نہیں نکلتی اس لئے جدید ہی ہیں۔

تیرتھ یاترا سے گناہ نہیں چھوٹتے

۶۹۔ سوال۔ جو جو تیرتھ یا نام کا مہاتم یعنی جیسے

...य क्षेत्रे कृतं पापं काशी क्षेत्रे विनश्यति ।

اس قسم کی باتیں ہیں وے سچی ہیں یا نہیں؟

جواب۔ نہیں کیونکہ جو پاپ چھوٹ جاتے ہیں۔ تو مفلسوں کو دولت بادشاہت اندھوں کو آنکھ ملجاتی۔ کوڑھیوں کے جذام وغیرہ امراض دور ہو جاتے مگر ایسا نہیں ہوتا۔ اسلئے گناہ یا ثواب کسیکا نہیں چھوٹتا۔

گنگا گنگا کہنے سے گناہ دور نہیں ہوتے

۷۰۔ سوال:-

गङ्गागङ्गेति यो ब्रूयाद्योजनानां शतैरपि ।
मुच्यते सर्वपापेभ्यो विष्णुलोकं स गच्छति ॥१॥
हरिर्हरति पापानि हरिरित्यक्षरद्वयम् ॥२॥
प्रातःकाले शिवं दृष्ट्वा निशिपापं विनश्यति ।
आजन्मकृतं मध्याह्ने सायाह्ने सप्तजन्मनाम् ॥३॥

اس قسم کے شلوک روپ پران کے ہیں۔ جو سینکڑوں ہزاروں کوس دور سے بھی گنگا گنگا کہے تو اس کے گناہ دور ہو جاتے ہیں اور وہ وشنولوک یعنی بیکنٹھ (جنت) کو جاتا ہے۔ "ہری" ان دونوں حرفوں کا نام لینا سب گناہوں کو دور کر دیتا ہے۔ ویسے ہی رام کرشن شیو بھگوتی ناموں کا مہاتم ہے اور جو آدمی صبح کے وقت شیو یعنی لنگ یا اسکے بت کا درشن کرے تو رات میں کیا ہوا۔ دوپہر میں درشن کرنیسے عمر بھر کا شام کے وقت درشن کرنیسے سات جنموں کا پاپ (گناہ) چھوٹ جاتا ہے۔ یہ درشن کا مہاتم ہے کیا جھوٹا ہو جائیگا؟

جواب:- جھوٹ ہونے میں شک ہی کیا ہے؟ کیونکہ گنگا گنگا یا ہرے۔ رام کرشن۔ نارائن۔

ہو سکتی۔

یہ بالکل ناممکن بات ہے۔ کہ ایودھیا کا شہر۔ آبادی۔ کتے۔ گدھے۔ بھنگی۔ چمار اور جائے ضرور سمیت تین دفعہ بہشت میں گیا ہو۔ بہشت میں تو نہیں گیا وہاں کا وہاں ہی ہے لیکن پوپ جی کے زبانی گپوڑوں میں اجدھیا بہشت کو اڑ گئی۔ یہ گپوڑہ واقعی لفظوں کی صورت میں اُڑتا پھرتا ہے۔ ایسے ہی نیمیش آرنیہ وغیرہ بھی انہی لوگوں کی لیلا جانو۔

"متھرا تین لوک سے نرالی" تو نہیں لیکن اس میں تین چار جاندار بڑے لیلا دھاری ہیں کہ جنکے مارے تری خشکی اور ہوا میں کسیکو آرام ملنا مشکل ہے۔ ایک چوبے جو کوئی غسل کرنے جائے اپنا محصول لینے کیلئے کھڑے ہوکر بکتے رہتے ہیں۔ کہ لاؤ یجمان! بھانگ مرچ اور لڈو کھائیں پیئیں اور یجمان کی جے جے منائیں۔ دوسرے پانی میں کچھوے کاٹ ہی کھاتے ہیں جنکے مارے غسل کرنا بھی گھاٹ پر مشکل ہو جاتا ہے تیسرے آکاش میں اوپر لال منہ کے بندر پگڑی ٹوپی زیور اور جوتیاں تک بھی نہ چھوڑیں۔ کاٹ کھاویں دھکے دیں گرا کر مار ڈالیں اور تینوں پوپ جی اور پوپ جی کے چیلوں کے معبود ہیں۔ کچھووں کی منوں چنے وغیرہ اناج سے بندروں کی چنے گڑ وغیرہ اور چوبوں کی دکشنا اور لڈوؤں سے لوگ خدمت کیا کرتے ہیں اور بندرابن[1] جب تھا تب تھا۔ اب تو بیسوا بن کی مانند چھوکرا چھوکری اور گورو چیلی وغیرہ کی لیلا پھیل رہی ہے۔ ویسے ہی دیپ مالی کا دیوالی کے میلے پر گوبردھن اور برج یاترا میں بھی پوپوں کی بن پڑتی ہے۔

کورکھشیتر میں بھی وہی روزی کی لیلا سمجھ لو۔ ان میں جو شخص ہار مک اور دوسروں کی بہتری کا خواہاں ہے۔ وہ اس پوپ لیلا کو چھوڑ دیتا ہے۔

۶۸۔ سوال۔ یہ بت پرستی اور تیرتھ قدیم سے چلے آتے ہیں۔ جھوٹے کیونکر ہو سکتے ہیں۔

بت پرستی کا آغاز

جواب:۔ تم قدیم کسکو کہتے ہو؟ جو ہمیشہ سے چلا آتا ہے۔ اگر یہ ہمیشہ سے ہوتے تو وید اور برہمن وغیرہ رشی منی کی تصنیف کردہ کتابوں میں انکا نام کیوں نہیں؟ یہ بت پرستی اڑھائی تین ہزار برس سے پیچھے پیچھے وام مارگی اور جینیوں سے چلی ہے۔ پہلے آریہ ورت میں نہیں تھی

نوٹ[1] برندابن کے لفظی معنی پاک جنگل کے ہیں۔[2] دوسرے مقام میں کیا ہوا پاپ کاشی کے مقام میں دور ہو جاتا ہے۔ (مترجم)

پوپونکی دس بیس پشتونکی ہوگی۔ جیسے خاکیوں کو دھونی اور پارسیوں کا آتشکدہ ہمیشہ جلتا رہتا ہے
تپت کنڈ (گرم چشمہ) چونکہ پہاڑوں کے اندر سخت حرارت ہوتی ہے۔ اسلئے، اس میں گرم
پانی آتا ہے۔ اسکے نزدیک دوسرے حوض میں اوپر کا پانی یا جہاں گرم نہیں وہاں آتا ہے
اسلئے ٹھنڈا ہے۔ کیدار کے مقام کی جگہ بہت اچھی ہے۔ لیکن وہاں بھی ایک جمے ہوئے
پتھر پر پجاری یا انکے چیلوں نے مندر بنا رکھا ہے۔ وہاں مہنت پجاری اور پنڈے
آنکھ کے اندھے گانٹھ کے پوروں سے مال اڑاکر عیش و عشرت کرتے ہیں۔ ویسے ہی بدری نرائن
میں ٹھگ ودیا والے بہت سے پجاری بیٹھے ہیں "راول جی" وہاں کے سردار ہیں ایک عورت
کی بجائے بہت سی کر بیٹھے ہیں۔ پشوپتی ایک مندر اور پنچ مکھی بت کا نام دھر کر چھوڑا ہے۔
جب کوئی نہ پوچھے تب ہی ایسی لیلا زور میں ہوتی ہے لیکن جیسے تیرتھ کے لوگ دغاباز
مال اڑانے والے ہوتے ہیں ویسے پہاڑی لوگ نہیں ہوتے وہاں کی زمین پر فضا اور پاک ہے۔
۷۱۔ سوال۔ وندھیاچل میں وندھیشوری۔ کالی۔ اشٹ بھجی ظاہرا موجود ہے۔ وندھیشوری

پریاگ اجودھیا۔ متھرا بندرابن کورکھیشتر کی یاترا

تینوں وقت میں تین شکلیں بدلتی ہے۔ اور اس کے احاطہ میں مکھی
ایک بھی نہیں ہوتی۔ پریاگ۔ تیرتھ راج وہاں سر منڈالنے سے
سدھی اور گنگا جمنا کے ملنے کی جگہ میں غسل کرنے سے مراد بر آتی ہے۔ ویسے ہی اجودھیا کئی دفعہ اڑکر
تمام آبادی سمیت بہشت میں چلی گئی۔ متھرا سب تیرتھوں سے بڑھکر۔ بندرابن لیلا کا
مقام اور گوبردھن برج یاترا بڑے نصیب سے ہوتی ہے۔ سورج گرہن میں کورکھیشتر میں
لاکھوں آدمیوں کا میلا ہوتا ہے۔ کیا یہ سب باتیں جھوٹی ہیں؟

جواب۔ ظاہرا تو آنکھوں سے تینوں مورتیاں نظر آتی ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
پتھر کے بت ہیں مگر تین وقتوں میں تین قسم کی شکلیں ہونیکا سبب پجاری لوگوں کے کپڑے
زیور وغیرہ پہنانے کی چالاکی ہے۔ اور مکھیاں ہزاروں لاکھوں ہوتی ہیں میں نے
بچشم خود دیکھا ہے۔ پریاگ میں کسی حجام شلوک بنانے والے نے یا پوپ جی کو کچھ روپے
دیکر سر منڈوانے کا مہاتم (بزرگی) بنایا یا بنوایا ہوگا۔ پریاگ میں غسل کرکے بہشت کو جاتا تو
واپس گھر میں کیوں آتا۔ ایسا کوئی بھی نظر نہیں آتا۔ بلکہ گھر کو سب آتے ہوئے نظر آتے ہیں۔
جو کوئی وہاں ڈوب مرتا ہے۔ اسکا جیو (روح) بھی آکاش میں ہوا کیساتھ گھوم کر جنم لیتا ہوگا
تیرتھ راج نام بھی ٹکا لینے والوں نے رکھا ہے۔ بے جان شئے پر راجہ رعیت کی تمیز کبھی نہیں

اچھا ہوگا۔ اسلئے اسکا نام امرتسر رکھ دیا ہے۔ اگر آب حیات ہوتا تو پرانیوں کے اعتقاد کے مطابق کوئی کیوں مرتا؟

دیوار کی کچھ بناوٹ ایسی ہوگی۔ جس سے جھکتی ہوگی۔ اور گرتی نہیں۔ دیمک قلم کے پیوندی ہوں گے۔ یا گپ ہوگی۔ ریوالسر میں بیڑے تیرانے میں کچھ کاریگری ہوگی۔ امرناتھ میں برف کے پہاڑ بنتے ہیں۔ پھر پانی کا جم کر چھوٹے لنگ کی شکل کا بننا کون تعجب ہے اور کبوتر کے جوڑے پالتو ہوں گے۔ پہاڑ کی آڑ میں آدمی چھوڑتے ہونگے۔ دکھلا کر ٹکے لوٹتے ہونگے +

ہردوار وغیرہ تیرتھوں کا مہاتم

۴۶۔ سوال:- ہردوار بہشت کا دروازہ۔ ہر کی پوڑی پر غسل کرے تو گناہ چھوٹ جاتے ہیں۔ اور تپوبن میں رہنے سے تپسوی ہوتا ہے۔ دیوپریاگ گنگوتری میں گئو مکھ۔ اتر کاشی میں گپت کاشی۔ تریگی نارائن کے دیدار ہوتے ہیں۔ کیدار اور بدری نارائن کی پرستش چھ مہینے تک انسان اور چھ مہینے تک دیوتا کرتے ہیں۔ مہادیو کا منہ نیپال میں پشوپتی۔ چوتڑ کیدار اور تنگ ناتھ میں زانو۔ پاؤں امرناتھ میں ان کے درشن سپرشن (چھونے) اور غسل کرنے سے مکتی ہو جاتی ہے۔ وہاں کیدار اور بدری نارائن سے بہشت میں جانا چاہے۔ تو جا سکتا ہے۔ اس قسم کی باتیں کیسی ہیں؟

جواب:- ہردوار شمال کے پہاڑوں میں جانیکے ایک راستے کا شروع ہے۔ ہر کی پوڑی غسل کیلئے ایک کنڈ کی سیڑھیوں کو بنایا ہے۔ سچ پوچھو تو ہاڑ پوڑی ہے کیونکہ ملک ملک کے مردوں کی ہڈیاں اسمیں پڑا کرتی ہیں۔ گناہ کبھی بھی بغیر بھوگے نہیں چھوٹ سکتے یعنی نہیں کٹتے۔ تپوبن جب ہوگا۔ اب تو بھکشک بن (یعنی بھکاریوں کا جنگل) ہے۔ تپوبن میں محض جانے اور رہنے سے تپ (ریاضت) نہیں ہوتا۔ بلکہ ریاضت تو کرنیسے ہوتی ہے۔ کیونکہ وہاں بہت سے دوکاندار جھوٹ بولنے والے بھی رہتے ہیں +

پہاڑ کے اوپر سے پانی گرتا ہے۔ گئو کے منہ کی شکل لکالینے والوں نے بنائی ہوگی اور وہی پہاڑ کے پوپ کا بہشت ہے۔ وہاں اتر کاشی وغیرہ مقامات عابدوں کیلئے تو اچھے ہیں لیکن دوکانداروں کیلئے وہاں بھی دوکانداری ہے۔ دیو پریاگ پرانکے گپوڑوں کی لیلا ہے۔ یعنی جہاں الکھ نندا اور گنگا ملی ہے۔ اس سے وہاں دیوتا رہتے ہیں۔ ایسی گپیں نہ ہانکیں تو وہاں کون جائے؟ اور ٹکا کون دے؟ گپت کاشی (پوشیدہ کاشی) تو نہیں ہے وہ تو پرسدھ کاشی (ظاہرا کاشی) ہے۔ تین یگوں کی دھونی تو نظر نہیں آتی لیکن

کہ جسکا محافظ مار کھائے اس کے پناہ پکڑنے والے کیوں نہ پیٹے جائیں؟

۶۴۔ **سوال**۔ جوالا مکھی تو ظاہرا دیوی ہے۔ سب کو کھا جاتی ہے۔ اور پرساد دیا جائے۔ تو آدھا کھا جاتی ہے۔ اور آدھا چھوڑ دیتی ہے۔ مسلمان بادشاہوں نے اسپر نہر چھڑوائی اور لوہے کی چادریں جڑا دی تھیں تو بھی جوالا نہ بجھی اور نہ رکی ویسے ہی ہنگلاج بھی آدھی

جوالا مکھی

رات کو سواری کئے ہوئے پہاڑ پہ دکھائی دیتی پہاڑ پر گرجتی ہے۔ چندرکوپ بولتا اور یونی جنتر کے نکلنے سے دوبارہ جنم نہیں ہوتا۔ ٹھومرا باندھنے سے پورا بزرگ کہاتا۔ جب تک سنگ لاج نہ ہو آوے۔ تب تک منصف بزرگ کہلاتا ہے۔ اس قسم کی سب باتیں کیا قابل تسلیم نہیں؟

جواب۔ نہیں کیونکہ وہ جوالا مکھی (آتش چیز) پہاڑ سے آگ نکلتی ہے۔ اس میں پجاری لوگوں کی عجیب چالاکی ہے۔ جیسے گرم گھی کے چمچے میں شعلہ آجاتا۔ علیحدہ کرنے یا پھونک مارنے سے بجھ جاتا۔ اور تھوڑے سے گھی کو کھا جاتا۔ باقی چھوڑ جاتا ہے۔ اسی کی مانند وہاں بھی ہے۔ جیسے چولہے کے شعلہ میں جو ڈالا جائے۔ سب خاکستر ہو جاتا ہے۔ جنگل یا گھر میں لگ جائے سب کو کھا جاتا ہے۔ اس سے وہاں کیا بڑھ کر ہے۔ سوائے ایک مندر حوض اور ادھر ادھر نالیوں کی بناوٹ کے۔

ہنگلاج میں کوئی سواری نہیں نکلتی اور جو کچھ ہوتا ہے۔ وہ سب پجاریوں کی چالاکی کے سوائے اور کچھ بھی نہیں ایک پانی اور دلدل کا حوض بنا رکھا ہے۔ جس کے نیچے سے بلبلے اٹھتے ہیں۔ اور اسکو جاہل لوگ سپھل یاترا (نتیجہ خیز زیارت) ہونا مانتے ہیں۔ یونی کا جنتر ان لوگوں نے دولت لوٹنے کے لئے بنوا رکھا ہے۔ اور ٹھمرے بھی اسی طرح پوپ لیلا کے ہیں۔ اس سے بزرگی ہوتی ہو۔ تو ایک حیوان پر ٹھمرے کا بھار لاد دیں۔ تو کیا وہ بزرگ یا بڑا آدمی ہو جائیگا۔ بڑا آدمی تو اعلےٰ دھرم کے کاموں سے ہوتا ہے۔

۶۵۔ **سوال**:۔ امرتسر کا تالاب بمنزلہ آبحیات (ریٹھے) کا پھل آدھا میٹھا ہے۔ اور

امرتسر ریوال سر امرناتھ وغیرہ

ابتک دیوار جھکتی ہے لیکن گرتی نہیں ریوالسر میں بیڑے تیرتے ہیں۔ امرناتھ میں خود بخود لنگ بن جاتے۔ ہمالہ سے کبوتر کے جوڑے آ سب کو درشن دے کر چلے جاتے ہیں کیا یہ بھی قابل تسلیم نہیں؟

جواب: نہیں اس تالاب کا صرف نام امرتسر ہے۔ جب کبھی جنگل ہوگا۔ تب اسکا پانی

ڈالیں گے۔ اندھا کردیں گے۔ ابھی ہمارا دیوتا ظاہر ہو جاتا ہے۔ ہنومان درگا اور بھیرو نے
خواب میں کہا ہے کہ ہم سب کام کریں گے۔ وے بیچارے بھولے راجا اور کھشتری پوپوں کے
بہکانے سے اعتبار کر بیٹھے کتنے ہی نجومی پوپوں نے کہا۔ کہ ابھی تمہاری چڑھائی کا وقت
نہیں ہے۔ ایک نے آٹھواں چندرمان بتلایا دوسرے نے یوگنی سامنے دکھائی۔ اس قسم
کی بہکاوٹ ہی میں رہے۔ جب ملیچھوں کی فوج نے آکر گھیر لیا۔ تب ذلت سے بھاگ گئے کتنے
ہی پوپ پجاری اور انکے چیلے پکڑے گئے۔ پجاریوں نے یہ بھی ہاتھ جوڑ کر کہا۔ کہ تین کروڑ
روپیہ لیلو مگر مندر بت مت توڑو۔ مسلمانوں نے کہا کہ ہم بت پرست نہیں۔ بلکہ بت شکن ہیں۔
اور جاکر جھٹ مندر توڑ دیا جب اوپر کی چھت ٹوٹی تب سنگ مقناطیس کے جدا ہونیسے بت
گر پڑا جب بت توڑا۔ تب سنتے ہیں۔ کہ اٹھارہ کروڑ روپے کے جواہرات نکلے جب پجاری اور
پوپوں پر کوڑے پڑنے لگے۔ کہا کہ خزانہ بتلاؤ۔ مارکے مارے جھٹ بتلا دیا۔ تب سب خزانہ
لوٹ مار کر غنیم کر پوپ اور ان کے چیلوں کے غلام بیگاری بنا چکی پسوائی۔ گھاس کھدوایا۔
بول و براز وغیرہ اٹھوایا۔ اور چنے کھانے کو دئے۔ ہائے! کیوں پتھر کی پرستش کر تباہ
و برباد ہوئے۔ کیوں پرمیشور کی عبادت نہ کی؟ جو ملیچھوں کے دانت توڑ ڈالتے اور خود فتح پاتے
دیکھو جتنے بت ہیں۔ اگر انکے عوض میں بہادر جوانمردوں کی تعظیم کرتے تو بھی کتنی حفاظت ہوتی
پجاریوں نے ان پتھروں کی اتنی عبادت کی۔ لیکن بت ایک بھی ان دشمنوں کے سر پر اڑ
کر نہ لگا۔ جو کسی ایک بہادر جوانمرد کی بت کی مانند خدمت کرتے تو وہ اپنے خادموں کو
حتی الوسع بچاتا اور ان دشمنوں کو مارتا۔

۴۶۔ سوال:۔ دوارکاجی کے رنچھوڑ جی نے نرسی مہتہ کے پاس ہنڈوی

نرسی مہتہ کی ہنڈوی

بھیجدی اور اسکا قرضہ اتار دیا۔ اس قسم کی بات بھی کیا جھوٹی ہے؟

جواب۔ کسی ساہوکار نے روپے دیدئے ہونگے۔ کسی نے جھوٹا نام اڑا دیا ہوگا۔ کہ
سری کرشن نے بھیجے ہیں۔ جب سمت ۱۹۱۴[۱] میں توپوں کے مارے مندر اور بت انگریزوں
نے اڑا دئے تھے۔ تب بت کہاں گئے تھے؟ خلاف اسکے باگھیر یعنی بھگیلے لوگوں نے جتنی
بہادری کی اور لڑے۔ دشمنوں کو مارا۔ لیکن بت ایک مکھی کی ٹانگ بھی نہ توڑ سکا۔ جو
سری کرشن کی مانند کوئی ہوتا۔ تو انکے دھرّے اڑا دیتا۔ اور بھاگتے پھرتے بھلا یہ تو کہو

[۱] مطابق ۱۸۵۷ء یعنی غدر کا زمانہ

دیوتا۔ مہادیو پرمیشور ہے۔ اسکے فضل سے ہمکو سب سامان یہاں میسر ہوئے اور دیکھ یہ پل ہمنے باندھ کر اور اس راون کو مار کر ہم تجھ کو لے آئے۔ اس کے سوا وہاں والمیک نے اور کچھ بھی نہیں لکھا۔

۶۰۔ **سوال** :۔ رنگ ہے کالیا کنت کو جس نے حقہ پلا یا سنت کو۔ دکھن میں ایک کالیا کنت کا بت ہے۔ وہ ابتک حقہ پیا کرتا ہے۔ جو بت پرستی جھوٹی ہو تو یہ معجزہ بھی جھوٹا ہو جائے۔

کالیا کنت کا معجزہ

جواب :۔ جھوٹ بالکل جھوٹ یہ سب پوپ لیلا ہے۔ کیونکہ اس بت کا منہ کھوکھلا ہوگا۔ اسکی پیٹھ میں سوراخ نکالکر دیوار کے پار دوسرے مکان میں نالی لگی ہوگی جب پجاری حقہ بھر یا پیچوان لگا منہ میں نالی جما پردے ڈالکر نکل آتا ہوگا۔ تب ہی پیچھے والا آدمی منہ سے کھینچتا ہوگا۔ تو ادھر حقہ گڑ گڑ بولتا ہوگا۔ دوسرا سوراخ ناک اور منہ کے ساتھ لگا ہوگا۔ جب پیچھے پھونکیں مارتا ہوگا۔ تب ناک اور منہ کے سوراخوں سے دھواں نکلتا ہو اسوقت بہت سے جاہلوں کی دولت وغیرہ اشیا لوٹ کر اُن کو مفلس کر دیتے ہونگے

۶۱۔ **سوال**۔ دیکھو ڈاکور جی کا بت دوارکا سے بھگت کے ساتھ چلا آیا۔ ایک سوا رتی سونے میں کئی من کا بت تل گیا۔ کیا یہ بھی معجزہ نہیں؟

ڈاکور جی کا معجزہ

جواب۔ نہیں وہ بھگت بت کو چرا لایا ہوگا۔ اور سوا رتی کے برابر وزن ہونا کسی بھنگڑ آدمی نے گپ ہانکی ہوگی۔

۶۲۔ **سوال**۔ دیکھو! سومناتھ جی زمین سے اوپر رہتے تھے۔ اور بڑا معجزہ تھا۔ کیا یہ بھی جھوٹی بات ہے؟

سومناتھ کا معجزہ

جواب:۔ ہاں جھوٹی ہے۔ سنو! اوپر نیچے سنگ مقناطیس لگا رکھا تھا۔ اسکی کشش سے وہ بت درمیان میں کھڑا تھا۔ جب محمود غزنوی آکر لڑا۔ تب یہ معجزہ ہوا کہ اُس کا مندر توڑا گیا۔ اور پجاری بھگتوں کی ذلت اور خواری ہوگئی۔ اور لاکھوں آدمیوں کی فوج دس ہزار فوج سے بھاگ گئی۔ جو پوپ پجاری پرستش پرشچرن حمد وثنا دعا کرتے تھے۔ کہ اے مہادیو! اس ملیچھ کو تو مار ڈال۔ ہماری رکھشا کر اور وہ اپنے چیلے راجاؤں کو سمجھاتے تھے۔ کہ آپ بے فکر رہیئے۔ مہادیو جی بھیرو یا ویر بھدر کو بھیجدیں گے۔ وے سب ملیچھوں کو مار

اسوقت نہیں کرتے لیکن وے تینوں وہاں سردار بنے رہتے ہیں۔ جھوٹوں کو تکلیف دیتے ہونگے۔ اتفاق کر کے اسیوقت یعنی کلیور بدلنے کے وقت وے تینوں حاضر رہتے ہیں۔ بت کا پیٹ کھوکھلا رکھا ہے۔ اس میں سونے کے خانہ میں ایک سالگرام رکھتے ہیں۔ کہ جس کو ہر روز دھو کر چرنامرت بناتے ہیں۔ اس پر رات کو سوتے وقت کی آرتی میں ان لوگوں نے زہریلا تیزاب لگا دیا ہوگا۔ اسکو دھو کر اپنی تینوں کو پلایا ہوگا۔ کہ جس سے وے کبھی مر گئے ہونگے مرے تو اسطرح لیکن پیٹ بندوں نے مشہور کیا ہوگا۔ کہ جگن ناتھ جی اپنا قالب بدلنے کے وقت تینوں بھگتوں کو بھی ساتھ لے گئے۔ ایسی جھوٹی باتیں بیگانہ مال ٹھگنے کیلئے بہت ہوا کرتی ہیں۔

۵۹۔ سوال:۔ جو رامیشور میں گنگوتری کا پانی چڑھاتے وقت لنگ بڑھ جاتا ہے۔ کیا یہ بھی بات جھوٹی ہے۔

رامیشور کی لیلا

جواب:۔ جھوٹی۔ کیونکہ اس مندر میں بھی دن میں اندھیرا رہتا ہے۔ چراغ رات دن جلتے رہتے ہیں۔ جب پانی کی دھار چھوڑتے ہیں۔ تب اس پانی میں بجلی کی مانند چراغ کا عکس چمکتا ہے اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔ نہ پتھر گھٹے نہ بڑھے جتنے کا اتنا بنا رہتا ہے۔ ایسی لیلا کر کے بیچارے کم عقلوں کو ٹھگتے رہتے ہیں۔

سوال:۔ رامیشور کو رامچندر نے قائم کیا ہے۔ اگر بت پرستی وید کے خلاف ہوتی تو رامچندر بت کو قائم کیوں کرتے۔ اور بالمیک جی رامائن میں کیوں لکھتے؟

جواب:۔ رامچندر جی کے زمانہ میں اس لنگ یا بت کا نام و نشان بھی نہ تھا بلکہ یہ ٹھیک ہے کہ دکھن ملک کے رام نامی راجہ نے مندر بنوا لنگ کا نام رامیشور دھر دیا ہے۔ جب رامچندر سیتا جی کو لیکر ہنومان وغیرہ کے ساتھ لنکا سے چلے۔ آکاش کے راستہ میں غبارہ پر بیٹھ اجودھیا کو آرہے تھے۔ تب سیتا جی سے کہا تھا کہ

अत्र पूर्वं महादेवः प्रसादमकरोद्विभुः । सेतुबन्ध इति विख्यातम् ॥ बाल्मीकि रा० लंकाकांड सर्ग १२५ श्लो० २०)

والمیکی رامائن لنکا کانڈ ۱۲۵-۲۰-

اے سیتا تیری جدائی سے ہم بے قرار ہو کر گھومتے تھے اور اسی مقام پر چوماسہ (چار ماہ) کیا تھا اور پرمیشور کی اپاسنا دھیان بھی کرتے تھے۔ وہی جو سب جگہ موجود دیوتاؤں کا

بنا کھاکر چلے آتے ہیں۔ کوئی بھی جذام وغیرہ بیماری نہیں ہوتی۔ اور اس جگناتھ پوری میں بھی بہت سے پرسادی نہیں کھاتے۔ انکو بھی جذام وغیرہ امراض نہیں ہوتے۔ علاوہ ازیں اس جگناتھ پوری میں بھی بہت سے جذامی ہیں جنکا مرض ہمیشہ جھوٹا کھانیسے بھی دور نہیں ہوتا۔

اور اسی جگناتھ میں وام مارگیوں نے بھیردی چکر بنایا ہے۔ کیونکہ سوبھدرا استری کرشن اور بلدیو کی بہن لگتی ہے۔ اسکو دونوں بھائیوں کے بیچ میں عورت اور ماں کی جگہ بٹھایا ہے۔ اگر بھیردی چکر نہ ہوتا تو یہ بات کبھی نہ ہوتی اور رتھ کے پہیوں کے ساتھ کلیں لگی ہوتی ہیں۔ جب انکو سیدھا گھماتے ہیں۔ کلیں گھومتی ہیں۔ تب رتھ چلتا ہے جب میلے کے بیچ میں پہونچتا ہے۔ تب ہی اسکی کیل کو الٹا گھما دیتے ہیں اور رتھ ٹھیر جاتا ہے۔ پوجاری لوگ پکارتے ہیں۔ خیرات کرو۔ ثواب کا کام کرو۔ جس سے جگناتھ خوش ہوکر اپنا رتھ چلائیں۔ اپنا دہرم رہے جبتک نذر بھینٹ آتی رہتی ہے تبتک اسی طرح پکارتے جاتے ہیں۔ جب آچکتی ہے۔ تب ایک برہمن اچھے کپڑے دوشالہ اوڑھ کر کھڑا ہوکر ہاتھ جوڑ کر تعریف کرتا ہے۔ "اے جگن ناتھ سوامی آپ مہربانی کرکے رتھ کو چلایئے۔ ہمارا دہرم رکھیئے"۔ اس قسم کے الفاظ بولکر ساشٹانگ ڈنڈوت پرنام کرکے رتھ پر چڑھتا ہے۔ اُسیوقت کیل سیدھی گھما دیتے ہیں اور جے جے کے نعرے بلند کر ہزاروں لوگ رسی کھینچتے ہیں۔ رتھ چلتا ہے۔ بہت سے لوگ زیارت کو جاتے ہیں۔ اتنا بڑا مندر ہے کہ جس میں دن کے وقت بھی اندھیرا رہتا ہے اور چراغ جلانا پڑتا ہے۔ ان بتوں کے آگے کھینچکر لگا کے پردے دونوں طرف رہتے ہیں۔ پنڈے پجاری اندر کھڑے رہتے ہیں۔ جب ایکطرف والے نے پردے کو کھینچا۔ جھٹ بت آڑ میں آجاتا ہے۔ تب سب پنڈے اور پجاری پکارتے ہیں۔ تم بھینٹ دھرو تمہارے گناہ چھوٹ جاینگے۔ تب زیارت ہوگی۔ جلدی کرو۔ وے بیچارے سادہ لوح آدمی دغابازوں کے ہاتھ لٹ جاتے ہیں اور جھٹ پردہ دوسرا کھینچ لیتے ہیں تب ہی زیارت ہوتی ہے۔ تب جے کا لفظ بول خوش ہوکر دھکے کھا ذلیل ہوکر چلے آتے ہیں۔ اندر وہی ہے جسکے خاندان کے آدمی ابتک کلکتہ میں ہیں۔ وہ دولتمند راجا اور دیوی کی پرستش کر نیوالا تھا۔ اسنے لاکھوں روپے لگاکر مندر بنوایا تھا۔ اسلیئے کہ آریہ ورت ملک سے کھانے پینے کا بکھیڑا اسطرح سے دور کریں۔ لیکن وے جاہل کب چھوڑتے ہیں۔

دیوتا مانو تو انہی کاریگروں کو مانو کہ جن ہنرمندوں نے مندر بنایا۔ راجا۔ پنڈا اور بڑہئی

۵۸ ۔سوال ۔ بھلا یہ تو جانے دو لیکن جگن ناتھ جی میں ظاہر معجزہ ہے ۔ ایک کلیور **جگنّا تھ کا مندر** (جسم یا چولا) بدلنے کے وقت صندل کی لکڑی سمندر میں سے خود بخود آتی ہے ۔ چولھے پر اوپر اوپر سات ہنڈیاں دھرنے سے اوپر اوپر کی پہلے پکتی ہیں ۔ اور جو کوئی وہاں جگن ناتھ کی پرسادی (شیرینی) نہ کھائے ۔ تو جذامی ہو جاتا ہے ۔ اور رتھ (گاڑی) خود بخود چلتا ۔ گنہگار کو درشن (زیارت) نہیں ہوتا ہے ۔ اندردمن کے راج میں دیوتاؤں نے مندر بنایا ہے ۔ قالب بدلنے کے وقت ایک راجا پانڈا اور ایک بڑھئی مر جانے وغیرہ معجزوں کو تم جھوٹا ثابت نہیں کر سکو گے ۔

جواب ۔ جس نے بارہ برس تک جگن ناتھ کی پوجا کی تھی ۔ وہ ورکت (تارک الدنیا) ہو کر متھرا میں آیا تھا ۔ مجھ سے ملا تھا ۔ میں نے ان باتوں کا جواب پوچھا تھا ۔ انہوں نے یہ سب باتیں جھوٹ بتائیں ۔ لیکن سوچنے سے یقین پڑتا ہے ۔ کہ جب کلیور بدلنے کا وقت آتا ہے ۔ تب کشتی میں صندل کی لکڑی لے سمندر میں ڈالتے ہیں ۔ وہ سمندر کی لہروں سے کنارے لگ جاتی ہے ۔ اسکو لیکر کاریگر لوگ بت بناتے ہیں ۔ جب کھانا پکتا ہے تب کواڑ بند کر باورچیوں کے بغیر اور کسی کو نہ جانے نہ دیکھنے دیتے ہیں ۔ زمین پر چاروں طرف چھ اور بیچ میں ایک گول شکل کا چولھا بناتے ہیں ۔ ان ہنڈیوں کے نیچے گھی ۔ مٹی اور راکھ لگا چھ چولھوں پر چاول پکا انکے تلے مانج کر اس بیچ کی ہانڈی میں اسیوقت چاول ڈال چولھوں کے منہ لوہے کے تووں سے بند کر زیارت کرنے والوں کو جو کہ دولت مند ہوتے ہیں ۔ بلا کر دکھاتے ہیں ۔ اوپر اوپر کی ہانڈیوں سے چاول نکال پکے ہوئے چاولوں کو دکھا نیچے کے کچے چاول نکالکر دکھاتے ہیں ۔ اور ان سے کہتے ہیں ۔ کہ کچھ ہانڈیوں کیلئے رکھدو ۔ آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے روپے ۔ اشرفی رکھتے اور کوئی ایک ماہواری وظیفہ بھی مقرر کر دیتے ہیں ۔ شودر رذیل لوگ مندر میں نئی وید (تبرک) لاتے ہیں جب نئی وید ہو چکتا ہے ۔ تب وے شودر رذیل لوگ جوٹھا کر دیتے ہیں ۔

بعد ازاں جو کوئی روپیہ دیکر پنڈے یا پوے اسکے گھر پہنچاتے اور غریب ہستی اور سادھو سنتوں سے لیکر شودر اور چانڈال تک ایک قطار میں بیٹھ ایک دوسرے کا جوٹھا کھانا کھاتے ہیں ۔ جب اس قطار کے آدمی اٹھتے ہیں ۔ تب انہیں پتلوں پر دوسروں کو بٹھاتے جاتے ہیں ۔ یہ نہایت پلید کارروائی ہے ۔ اور بہت سے لوگ وہاں جا کر انکا جوٹھا نہ کھا کر اپنے ہاتھ سے

جواب :- بھلا اسکے کوتوال کال بھیرو لاٹ وغیرہ بھوت پریت اور گرگڑ وغیرہ گنوں دوتوں نے مسلمانوں کو لڑ کر کیوں نہ ہٹا دیا۔ جب مہادیو اور وشنو کی پُرانوں میں کہانی ہے۔ کہ کئی ایک تری پُراسُر وغیرہ بڑے بڑے خوفناک اُسروں کو خاکستر کر دیا۔ تو مسلمانوں کو خاک کیوں نہ کیا ؟ اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بیچارے پتھر کیا لڑتے لڑاتے ؟ جب مسلمان مندر اور بتوں کو توڑتے پھوڑتے ہوئے کاشی کے نزدیک پہونچے۔ تب پجاریوں نے اس پتھر کے لنگ کو کنوئیں میں ڈال اور بینی مادھو کو برہمن کے گھر میں چھپا دیا۔ جب کاشی میں کال بھیرو کے ڈر کے مارے یم دوت (موت کے فرشتے) نہیں جاتے اور پرلے کے وقت بھی کاشی کی تباہی نہیں ہونے دیتے تو ملیچھوں کے دوت (سپاہی) کیوں نہ ڈرائے اور اپنی بادشاہت کے مندر کی کیوں تباہی ہونے دی ؟ یہ سب پوپ لیلا اور چالاکی ہے ۔

۵۶۔ سوال :- گیا میں شرادھ کرنے سے پتروں (مرے ہوئے بزرگوں) کے گناہ دور ہو کر وہاں کے شرادھ کے ثواب کی طاقت سے پتر سورگ (بہشت) میں چلے جاتے اور پتر اپنا ہاتھ نکال کر پنڈ لیتے ہیں۔ کیا یہ بھی بات جھوٹی ہے ؟

گیا میں مردوں کے شرادھ

جواب۔ ہاں ! بالکل جھوٹ۔ اگر وہاں پنڈ دینے کی ایسی طاقت ہے۔ تو جن پنڈوں کو پتروں کے سکھ کیلئے لاکھوں روپے دیتے ہیں۔ اسکو گیا والے رنڈی بازی وغیرہ گناہ میں خرچ کرتے ہیں وہ گناہ کیوں دور نہیں ہوتا ؟ اور ہاتھ نکلنا آجکل کہیں نظر نہیں آتا۔ سوائے پنڈوں کے ہاتھوں کے کبھی کسی دغا باز نے زمین میں گفا کھود کر اس میں ایک آدمی بٹھا دیا ہوگا۔ پھر اسکے منہ پر کُشا (گھاس) بچھا پنڈ دیا ہوگا۔ اور اس مکار نے اٹھا لیا ہوگا۔ کسی آنکھ کے اندھے گانٹھ کے پورے کو اسطرح ٹھگ لیا ہو۔ تو تعجب نہیں۔ ویسے ہی بیج ناتھ کو راون لایا تھا۔ یہ بھی جھوٹی بات ہے۔

۵۷۔ سوال :- دیکھو کلکتہ کی کالی درگا ماکشا وغیرہ دیوی کو لاکھوں آدمی مانتے ہیں۔ کیا یہ معجزہ نہیں ہے ؟

کلکتہ کی کالی دیوی

جواب :- کچھ بھی نہیں۔ یہ بے علم لوگ بھیڑ کی مانند ایک کے پیچھے دوسرے چل کر کنوئیں یا گڑھے میں گرتے ہیں۔ ہٹ نہیں سکتے ویسے ہی ایک بے علم کے پیچھے دوسرے چلکر بت پرستی کے گڑھے میں پھنسکر تکلیف پاتے ہیں ۔

سلہ (نوٹ منجانب مترجم) پنڈوں یعنی گیا کے پجاری لوگوں ۔

چیزیں لے کر آپ بھوگتے ویسے ہی ایلا ان پجاریوں یعنی پوجا بمعنی نیک اعمال کے دشمنوں کی ہے۔ یہ لوگ چٹک مٹک چلک جھلک بتوں کو بنا ٹھنا کر آپ ٹھگوں کی مانند بن ٹھن کے بیچارے بیوقوف غریبوں کا مال اُڑا کر موج کرتے ہیں۔ اگر کوئی دھارمک راجہ ہوتا تو ان پتھر دنگے دلدادہ لوگوں کو پتھر گھڑنے گھر ٹالنے اور گھر بنانے وغیرہ کاموں میں لگا کر کھانے پینے کو دیکر گذران کرتا۔

کیسی مورتی دیکھنے سے شانتی

۵۳۔ **سوال**:- جسطرح پر کہ عورتوں کے پتھر وغیرہ کے بت دیکھنے سے شہوت پیدا ہوتی ہے ویسے تارک الدنیا شانت (انسان) کا بت دیکھنے سے ویراگ (ترک) اور شانتی نصیب کیوں نہ ہوگی۔

جواب:- نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ بُت کا خاصہ جڑپن روح میں آنے سے سوچنے کی طاقت گھٹ جاتی ہے۔ وویک[1] اور ویراگ[2] کے بغیر وگیان (علم معرفت) وگیان کے بغیر شانتی[3] حاصل نہیں ہوتی اور جو کچھ ہوتا ہے۔ وہ انکی صحبت اپدیش اور ان کی زندگی کے حالات وغیرہ کے دیکھنے سے ہوتا ہے۔ کیونکہ جبکی صفات یا عیب نہ جانے اس کے محض بُت دیکھنے سے محبت پیدا نہیں ہوتی۔ محبت ہونیکا باعث اوصاف کا جاننا ہے۔ ایسی بت پرستی وغیرہ بڑے کاموں ہی سے آریہ ورت میں نکمّے پجاری بھکھاری سست۔ کم ہمت کروڑوں آدمی ہو گئے ہیں بیارے۔ جہان میں جہالت انہوں نے ہی پھیلائی ہے جھوٹ فریب بھی بہت پھیلایا ہے۔

بنارس کے بتوں کے معجزے

۵۴۔ **سوال**:- دیکھو کاشی میں اورنگ زیب بادشاہ کو "لاٹ بھیرو" نے بڑے بڑے معجزے دکھائے تھے۔ جب مسلمان اُنکو توڑنے گئے۔ اور اُنہوں نے جب ان پر توپ گولہ وغیرہ چلائے۔ تب بڑے بڑے بھیروں نے نکلکر سب فوج کو تنگ کرکے بھگا دیا۔

جواب:- یہ پتھر کا معجزہ نہیں بلکہ وہاں بھیڑوں کے چھتے لگے ہوئے ہونگے۔ انکا خاصہ ہی موذی پن ہے۔ جب کوئی انکو چھیڑے تو وے کاٹنے کو دوڑتے ہیں۔ اور جو دودھ کی دھار کا معجزہ ہوتا تھا۔ وہ پجاری جی کی لیلا تھی۔

مہادیو کا کنوئیں میں گرنا اور بُت کا برہمن کے گھر میں چھپنا

۵۵۔ **سوال**:- دیکھو مہادیو ملیچھ کو صورت نہ دکھانے کے لئے کوئیں میں اور بینی مادھو ایک برہمن کے گھر میں جا چھپے کیا یہ معجزہ نہیں ہے۔

[1] نوٹ مترجم۔ ہر ایک چیز کو علیحدہ طور پر اسکی اصلیت میں سوچنا وویک ہے۔ [2] بُرے کاموں کے ترک کرنیکا نام ویراگ ہے [3] راحت کو شانتی کہتے ہیں۔

पितृभिर्भ्रातृभिश्चैताः पतिभिर्देवरैस्तथा ।
पूज्या भूषयितव्याश्च बहुकल्याणमीप्सुभिः ॥८॥
मनु० अ० ३ । ५५ ॥ पूज्यो देववत्पतिः ॥६॥ मनुस्मृती

اول "ماں مورتی متی دیوتا" مجسم تعظیم کے قابل دیوتا، یعنی اولاد کو تن من دھن سے خدمت کرکے والدہ کو خوش رکھنا چاہئے۔ ہنسا یعنی تکلیف و رنج کبھی نہ دینا۔ دوسرا باپ "ست عمل والا دیو"۔ اس کی بھی ماں کی مانند خدمت کرنی۔ تیسرا آچاریہ جو علم کا دینے والا ہے۔ اسکی تن من دھن سے خدمت کرنی۔ چوتھا سنیاسی (اتتھی) جو فاضل دھرم پر چلنے والا فریب سے الگ۔ سب کی ترقی کا خواہاں۔ دنیا میں پھرتا ہوا سچے اپدیش سے سب کو آرام پہنچاتا ہے۔ اسی کی خدمت کریں۔ پانچویں بیوی کے واسطے خاوند اور خاوند کے لئے بیوی تعظیم کے قابل ہے۔

یہ پانچ مورتی مان دیوتا جن کی طفیل انسانی جسم کی پیدائش پرورش رہوتی اور انسان کو سچی تعلیم۔ علم اور سچا اپدیش حاصل ہوتا ہے۔ یہ ہی پرمیشور کو حاصل کرنیکی سیڑھیاں ہیں۔ ان کی خدمت نہ کرتے ہوئے جو پتھر وغیرہ بتوں کی پرستش کرتے ہیں۔ وہ وید کے سخت مخالف ہیں۔

۵۲۔ سوال: ماں باپ وغیرکی خدمت کریں اور بُت پرستی بھی کریں۔ تب تو کوئی عیب نہیں؟

بُت پرستی ہر حالت میں منع ہے | **جواب:** پتھر وغیرہ بُت پرستی کو قطعی چھوڑنے اور ماتا وغیرہ مورتی والوں کی خدمت کرنے میں ہی بہتری ہے۔ بڑے غضب کی بات ہے کہ لوگوں نے، ماتا وغیرہ ظاہرا راحت بخش سامنے موجود دیوتوں کو چھوڑ کر غیر دیوتا پتھر وغیرہ میں سر مارنا قبول کیا۔ اسکو لوگوں نے اسلئے قبول کیا ہے کہ جو ماں باپ وغیرہ کے سامنے نذر یا بھینٹ دھریں گے۔ وہ خود کھالیں گے۔ اور ان کی بھینٹ پوجا لینے سے ہمارے منہ میں یا ہاتھ میں کچھ نہ پڑیگا۔ اسلئے پتھر وغیرہ کے بُت بنا۔ اس کے آگے نذرانہ دھر گھنٹہ کی آواز ٹن ٹن پوں پوں اور شنکھ بجا۔ شور مچا۔ (ان کو) انگوٹھا دکھانے لگے۔ جیسے کوئی کسیکو چھلے یا چڑاوے۔ [illegible] کر تو گھنٹے اور انگوٹھا دکھا اوے اسکے آگے سے سب

بُت پرستی کے کرنے سے ایسے ایسے کئی عیب واقع ہوتے ہیں۔ اسلئے پتھر وغیرہ کی بُت پرستی شریف لوگوں کیلئے قطعی طور پر ممنوع ہے۔ اور جنہوں نے پتھر کے بت کی پرستش کی ہے کرتے ہیں اور کریں گے۔ وے مذکورہ بالا عیبوں سے بچے نہ بچتے ہیں۔ اور نہ بچیں گے۔

۵۱- سوال:- کسی قسم کی بت پرستی کرنی کرانی تو نہ سہی۔ لیکن جو آپنے آریہ ورت میں

پنچ تن پوجا۔ پنچ دیو پوجا کا لفظ قدیم سے برابر چلا آتا ہے۔ اسکا مطلب یہی پنچ تن پوجا ہے، جو کہ سیو۔ وشنو۔ امبکا۔ گنیش اور سورج کا بُت بنا کر پرستش کرتے ہیں۔ یہ پنچ تن پوجا (جائز) ہے یا نہیں؟

جواب:- کسی قسم کی بُت پرستی نہ کرنی لیکن مورتی مان" جو ذیل میں کہیں گے۔ اُن کی پوجا یعنی تعظیم کرنی چاہیئے۔ وہ پنچ دیو پوجا یا پنچ تن پوجا لفظ بہت اچھے معنی والا ہے لیکن بے علم جاہلوں نے اس کے اچھے معنی چھوڑ کر خراب معنی کیلئے جو آج کل شیو وغیرہ پانچوں کے بُت بنا کر پرستش کرتے ہیں۔ اِن کی تردید تو ابھی کر چکے ہیں لیکن سچی پنچ تن ویدوں میں کہی ہوئی اور ویدک کے مطابق کہی ہوئی دیو پوجا اور مورتی پوجا جو ہے۔ وہ سُنو:-

मा नो बधीः पितरं मोत मातरम् ॥ १ ॥

यजु० ॥ (अ० १६ । मं० १५)

आचार्य्यो ब्रह्मचर्य्येण ब्रह्मचारिणमिच्छते ॥ २ ॥

अथर्व० ॥ (कां० ११ । व० ५ । मं० १७)

अतिथिर्गृहानागच्छेत् ॥ ३ ॥

अथर्व० (कां० १५ । व० १३ । मं० ३)

अर्चत प्रार्चत प्रियमेधासो अर्चत ॥ ४ ॥ ऋग्वेदे ॥

त्वमेव प्रत्यक्षं ब्रह्मासि त्वामेव प्रत्यक्षं ब्रह्म वदिष्यामि ॥ ५ ॥

(वल्ली० १ । अनु० १)

कतम एको देव इति स ब्रह्मेत्यदित्याचक्षते ॥६॥

शतपथ० ॥ कां० १४ । प्रपाठ० ६ । ब्राह्म० ७ । कंडिका

मातृदेवो भव पितृदेवो भव आचार्य्यदेवो भव अतिथिदेवो भव ॥ ७ ॥ तैत्तिरीयो० ॥ (व० १ । अनु० ११)

ہوکر مارتا یا گالی دیتا ہے۔ ویسے ہی جو پرمیشور کی عبادت کی جگہ دل اور نام پر پتھر وغیرہ بُت دھرتے ہیں۔ ان بے عقلوں کی تباہی پرمیشور کیوں نہ کرے؟

ہشتم۔ وہم میں پڑ کر مندر بمندر، مُلک بمُلک پھرتے پھرتے تکلیف پاتے۔ دھرم، دُنیا اور عاقبت برباد کرتے، چور وغیرہ سے عذاب پاتے اور ٹھگوں وغیرہ سے لُٹتے رہتے ہیں۔

نہم۔ بدچلن پُجاریوں (مجاوروں) کو دولت دیتے ہیں۔ وہ اس دولت کو زناکاری، شراب اور گوشت کے کھانے اور لڑائی بکھیڑوں پر خرچ کرتے ہیں۔ جس سے دینے والے کے آرام کی جڑ کٹ کر تکلیف ہوتی ہے۔

دہم۔ ماں۔ باپ وغیرہ قابلِ تعظیم لوگوں کی بیعزتی کر پتھر وغیرہ بتوں کی عزت کر کے احسان کُش ہو جاتے ہیں۔

یازدہم۔ جب ان بُتوں کو کوئی توڑ ڈالتا یا چُرا کر لیجاتا ہے تب ہائے ہائے کر کے روتے رہتے ہیں

دوازدہم۔ پجاری غیر عورتوں کی صحبت اور پجارن غیر مردوں کی صحبت سے معیُوب ہو کر اکثر خاوند اور بیوی کی محبت کی راحت کو ہاتھ سے کھو بیٹھتے ہیں۔

سیزدہم۔ سوامی (آقا) سیوک (نوکر) کے فرائض پُوری طرح ادا نہ ہونے سے باہم مخالفت ہو کر تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔

چہاردہم۔ بے جان کا دھیان کرنیوالے کی رُوح بھی کُند ہو جاتی ہے۔ کیونکہ دھیان کی گئی چیز کی جڑپن کا خاصہ انتہکرن کے ذریعے رُوح میں ضرور آتا ہے۔

پانزدہم۔ پرمیشور نے خوشبُودار پھُول وغیرہ اشیاء ہوا پانی کی بدبُو دُور کرنے اور صحت کی بحالی کیلئے بنائے ہیں۔ ان کو پُجاری جی توڑ کر یہ نہ جانتے ہوئے کہ ان پھُولوں کی کتنے دن تک خوشبُو آکاش میں پھیل کر ہوا پانی کی صفائی کرتی۔ اور پوری خوشبُو کے وقت تک ان میں رہتی۔ ان کی بربادی درمیان میں ہی کر دیتے ہیں۔ پھُول وغیرہ کیچڑ کے ساتھ مل کر اُلٹی بدبُو پیدا کرتے ہیں۔ کیا پرمیشور نے پھُول وغیرہ خوشبُودار اشیاء پتھر پر چڑھانے کے لئے بنائی ہیں؟

شانزدہم۔ پتھر پر چڑھے ہوئے پھُول۔ صندل اور چاول وغیرہ سب پانی اور مٹی کے ساتھ ملنے سے موری یا حوض میں آکر سڑ جاتے ہیں۔ اس سے اتنی بدبُو آکاش میں پھیلتی ہے کہ جتنی انسان کے مَل کی بھی نہیں۔ اور ہزاروں جانور اس میں پڑتے اسی میں مرتے سڑتے ہیں

نیک تربیت کا ہونا گرنتھوں کے تکمیل کی طرح پرمیشور کے حصول کا ذریعہ ہے۔ سُنیئے
جب (انسان) اچھی تربیت اور علم کو حاصل کریگا تب سچے مالک پرمیشور کو بھی حاصل کریگا۔

۴۹۔ سوال۔ شکل والی چیزوں میں من ٹھہرتا ہے۔ اور بے شکل میں ٹھہرنا مشکل ہے
اسلئے بُت پرستی رہنی چاہیئے۔ | من غیر مجسّم میں ہی ٹھہرتا ہے

جواب۔ شکل والی چیزوں میں من قائم کبھی نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ اُسکو من فوراً قبول کرکے
اُسی کے ایک ایک حصّہ میں گھومتا اور دُوسرے میں دوڑ جاتا ہے۔ اور بے شکل پرمیشور
کے قبول کرنے میں حتیٰ المقدور من نہایت تیزی سے دوڑتا ہے۔ تب بھی انتہا نہیں
پاتا۔ حصّوں سے پاک ہونے کے باعث چنچل بھی نہیں رہتا۔ بلکہ اسی کے صفات۔ افعال
اور خواص کو سوچتا سوچتا سرور میں محو ہو کر قائم ہو جاتا ہے۔ اور اگر مجسّم اشیاء میں قائم
ہو جاتا تو کل دُنیا کا من قائم ہو جاتا۔ کیونکہ دُنیا میں آدمی۔ عورت بیٹے دولت۔ دوست وغیرہ
مجسّم چیزوں میں غلطاں رہتا ہے۔ تاہم کسی کا من قائم نہیں ہوتا۔ جب تک غیر مجسّم میں
نہ لگاوے۔ کیونکہ حصّوں سے بری ہونے کے باعث اس میں من قائم ہو جاتا ہے۔
اسلئے بُت پرستی۔ کرنا اَدھرم ہے (۱)

۵۰۔ دوم۔ اس میں کروڑوں روپے مندروں پر خرچ کر کے (لوگ) مفلس ہوتے
ہیں اور اس میں کاہلی ہوتی ہے۔ | بُت پرستی کے سولہ خرابیاں

سوم۔ عورت۔ مردوں کا مندروں میں میل ہونے سے زناکاری۔ لڑائی بکھیڑا
اور بیماریاں وغیرہ پیدا ہوتی ہیں۔

چوتھا۔ اسی کو دھرم۔ ارتھ۔ کام اور مُکتی کا ذریعہ مان کر سُست ہو کر انسانی
جامہ رائیگاں کھوتے ہیں۔

پنجم۔ مختلف قسم کے مخالف شکلوں۔ ناموں اور حالات والے بُتوں کے پجاریوں کا ایک عقیدہ
نہ رہنے اور ایک دوسرے کے خلاف عقیدہ رکھتے ہوئے باہمی نفاق بڑھانے سے مُلک کی بربادی کرتے ہیں

ششم۔ اسی کے بھروسے دُشمن کی شکست اور اپنی فتح مان بیٹھے رہتے ہیں۔ اُن کی ہار ہو کر
سلطنت۔ آزادی اور دولت کا آرام اُنکے دُشمنوں کے قبضہ میں ہو جاتا ہے۔ اور آپ محتاج بالغیر۔
بھٹیارے کے ٹٹّو اور کمہار کے گدھے کی مانند دُشمنوں کے بس میں ہو کر کئی طرح کی تکلیف پاتے ہیں۔

ہفتم۔ جب کوئی کسی کو کہے کہ ہم تیری نشست گاہ یا نام پر پتھر دھریں تو جیسے وہ اُس پر خفا

उत्पद्यन्ते च्यवन्ते च यान्यतोऽन्यानि कानिचित् ।
तान्यर्वाक्कालिकतया निष्फलान्यनृतानि च ॥ ३ ॥
मनु० अ० १२ ॥ (९५ । ९६)

(منو ۱۲-۹۵-۹۶)

منوجی کہتے ہیں کہ جو ویدوں کی نندا یعنی بے قدری۔ ترک اور خلاف ورزی کرتا ہے وہ ناستک کہلاتا ہے ﴿۱﴾

جو غیر از وید کتابیں خراب لوگوں کی بنائی ہوئی دنیا کو تکلیف کے سمندر میں غرق کرنے والی ہیں۔ وہ سب بیفائدہ۔ جھوٹی۔ تاریکی مجسّم اور آخرت میں تکلیف دہ ہیں (۱)

جو ان ویدوں کے برعکس کتابیں ہوتی ہیں۔ وہ جدید ہونے کی وجہ سے جلد تباہ ہوجاتی ہیں۔ ان کا ماننا بے فائدہ اور باطل ہے۔ اسی طرح برہما سے لیکر جیمنی مہرشی تک کا اعتقاد ہے کہ وید کے خلاف کو نہ ماننا بلکہ وید کے مطابق ہی عمل کرنا دھرم ہے۔ کیونکہ وید صحیح معانی کا ظاہر کرنیوالا ہے۔ اس سے علاوہ جتنے تنتر اور پوران ہیں وید کے خلاف ہونے سے جھوٹے ہیں۔ اور جو وید کے خلاف پستکیں ہیں۔ ان میں کہی ہوئی بُت پرستی بھی ادھرم ہے۔ انسانوں کا علم غیر جاندار کی پرستش سے نہیں بڑھ سکتا بلکہ جو علم ہے وہ بھی زائل ہوجاتا ہے۔ اسلئے عالموں کی خدمت اور صحبت سے علم بڑھتا ہے۔ پتھر وغیرہ سے نہیں۔ کیا بُت پرستی سے پرمیشور کو کبھی کوئی دھیان میں لاسکتا ہے؟ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ بُت پرستی سیڑھی نہیں بلکہ ایک خندق ہے۔ جس میں گر کر انسان چکنا چُور ہوجاتا ہے۔ پھر اس خندق سے نکل نہیں سکتا۔ بلکہ اُسی میں مرجاتا ہے ہاں دھرم پر چلنے والے معمولی عالموں سے لیکر اعلیٰ عالم یوگیوں کی صحبت سے سچے علم اور راستبازی وغیرہ پرمیشور کے حصول کی سیڑھیاں ہیں۔ جیسے کہ بالاخانے پر جانے کا زینہ ہوتا ہے۔ بُت پرستی کرتے کرتے عالم تو کوئی نہ ہوا۔ البتہ برخلاف اس کے بُت پرست جاہل رہ کر انسانی جامہ بے فائدہ کھو کر بہت سے مر گئے اور جو اب ہیں یا ہوں گے۔ وہ بھی انسانی جامہ کے مقصد یعنی دھرم۔ ارتھ۔ کام اور موکش کے حصول کے پھل سے محروم رکھ کر بیفائدہ برباد ہوجائینگے۔ بُت پرستی پرمیشور کے حاصل کرنے میں موٹے نشانہ کی طرح نہیں بلکہ دھرم پر چلنے والا فاضل اور علم طبعی نشانہ ہیں۔ اسکو علم طبعی بڑھاتا بڑھاتا پرمیشور کو بھی پاتا ہے اور بُت پرستی گڑیوں کے کھیل کی طرح نہیں بلکہ اوّلی حرف شناسی

کی ہے۔ لہذا پتھر وغیرہ بُت پرستی سخت ممنوُع ہے۔

۴۷۔سوال۔ بُت پرستی میں ثواب نہیں تو گُناہ بھی نہیں ہے۔

بُت پرستی میں گُناہ

جواب۔ فعل دو ہی قسم کے ہوتے ہیں۔ دہرت (فرض) جو راست گفتاری وغیرہ کرنے کے لائق ہونے کیوجہ سے وید میں جائز مانے گئے ہیں۔ دوسرے نشیدھ (ممنوُع) جو نہ کرنے لائق ہونے سے دروغگوئی وغیرہ وید کی رُو سے ناجائز ہیں۔ جیسے فرض کو ادا کرنا دھرم اور اُسکا نہ کرنا ادہرم ہے۔ ویسے ہی ممنوع فعل کرنا اَدہرم اور نہ کرنا دھرم ہے جب ویدوں میں منع کئے ہوئے بُت پرستی وغیرہ کرموں کو کرتے ہو تو تم گنہگار کیوں نہیں؟

۴۸۔سوال۔ دیکھو! وید غیر فانی ہے۔ اس وقت بُت کا کیا کام تھا۔ کیونکہ پہلے تو دیوتا

بُت پرستی پرمیشور کے حصُول کی سیڑھی نہیں

ظاہر میں موجُود تھے۔ یہ رواج تو پیچھے سے پُرانوں اور تنتر سے چلا ہے۔ جب انسانوں کے علم اور طاقت کم ہوگئے تو پرمیشور کو دھیان میں نہیں لا سکے۔ مگر بُت کا دھیان تو کر سکتے ہیں۔ اِس لئے جاہلوں کیلئے بُت پرستی ہے۔ کیونکہ سیڑھی سیڑھی سے چڑھے تو محل پر پہنچ جائے۔ پہلی سیڑھی چھوڑ کہ اُوپر جانا چاہے تو نہیں جا سکتا۔ اِس لئے بُت پرستی پہلی سیڑھی ہے۔ اسکی پرستش کرتے کرتے جب علم حق ہوگا اور دل پاکیزہ ہو جائیگا۔ تب پرمیشور کا دھیان کر سکیگا جیسے نشانہ انداز اوّل موٹے نشانہ میں تیر۔ گولی یا گولا وغیرہ مارتا مارتا بعد میں باریک بھی نشانہ مار سکتا ہے۔ ویسے ہی کثیف بُت کی پرستش کرتا کرتا پھر لطیف پرمیشور کو بھی حاصل کر سکتا ہے۔ جیسے لڑکیاں گُڑیوں کا کھیل تب تک کرتی ہیں جبتک کہ سچے خاوند کو حاصل نہیں کرتیں۔ اس قسم کے دلائل سے بُت پرستی کرنا خراب کام ثابت نہیں ہوتا۔

جواب۔ جب وید کے مُطابق دھرم اور وید کے خلاف عمل کرنے میں ادہرم ہے تو پھر تمہارے کہنے سے بھی بُت پرستی کرنا ادھرم قرار پایا۔ جو جو کتابیں وید کے خلاف ہیں اُن اُن کا حوالہ ماننا گویا ناستک ہوتا ہے۔ سُنو:-

नास्तिको वेदनिन्दकः ॥ १ ॥ (मनु०

या वेदबाह्याः स्मृतयो याश्च काश्च कुदृष्टयः ।
सर्वास्ता निष्फलाः प्रेत्य तमोनिष्ठा हि ताः स्मृताः ॥ २ ॥

کرتے ہیں وہ تاریکی یعنی جہالت اور مصیبت کے سمندر میں ڈوبتے ہیں۔ اور سمبھوتی جو علّتِ مادی سے پیدا ہوئے معلول پرتھوی وغیرہ بھُوت (عناصر) پتھر اور درخت وغیرہ اُدیو (جز و) اور انسان وغیرہ کے جسم کی عبادت پرمیشور کی جگہ کرتے ہیں وے اس تاریکی سے بھی زیادہ تاریکی یعنی سخت جہالت میں مبتلا ہو بہت مدّت تک نرک یعنی سخت تکلیف میں گر کر بہت مصیبت اُٹھاتے ہیں (۱)

جو سب دُنیا میں موجود ہے۔اس بے شکل پرمیشور کی تصویر۔ اپ۔مُشابہت یا بُت نہیں ہے (۲)

جو کلام کی यद्वाचा یعنی یہ پانی ہے۔ یہ لیجئے وہ ایسا وشے (مضمون) نہیں اور جس کے سہارے اور ہستی سے کلام کی پرورتی (بنیاد) ہوتی ہے اُسی کو پرمیشور جان اور عبادت کر۔ اور جو اس کے سوائے دُوسرا ہے وہ معبُود نہیں (۱)

جو من سے आत्मा کر کے دِل میں نہیں آتا۔جو من کو جانتا۔ اُسی پرمیشور کو تُو جان اور اسی کی عبادت کر۔جو اس کے سوائے رُوح اور انتہکرن ہے۔اُس کی عبادت پرمیشور کی بجائے مت کر (۳)

جو آنکھ سے نظر نہیں آتا۔ اور جس سے سب آنکھیں دیکھتی ہیں اُسی کو تُو پرمیشور جان اور اُسی کی عبادت کر۔ اور جو اس کے سوائے سُورج۔بجلی اور آگ وغیرہ وغیرہ مدرک اشیاء ہیں۔اُن کی عبادت مت کر (۴)

جو کان سے نہیں سُنا جاتا اور جس سے کان سُنتا ہے۔ اُسی کو تُو پرمیشور جان اور اُسی کی عبادت کر۔ اور اسکے سوائے آگ وغیرہ کی عبادت اسکی جگہ مت کر (۵)

جو پرانوں سے چلائمان نہیں ہوتا اور جس سے پران حرکت حاصل کرتا ہے اُسی پرمیشور کو تُو جان۔ اور اسی کی عبادت کر اور جو یہ اسکے سواء ہوا ہے۔ اس کی عبادت مت کر (۶)

اِس قسم کی بہت سی ممانعت کی گئی ہے۔ ممانعت پراپت (حاصل) اور اپراپت (غیر حاصل) کی بھی ہوتی ہے۔ "پراپت" کی جیسے کوئی کہیں بیٹھا ہو اسکو وہاں سے اُٹھا دینا "اپراپت" کی۔ جیسے اے بیٹے! چوری کبھی مت کرنا۔ کنوئیں میں مت گرنا۔ بدوں کی صحبت میں مت بیٹھنا۔ بے علم مت رہنا" اس طرح "اپراپت" کی بھی ممانعت ہوتی ہے۔ جو انسانوں کے علم میں اپراپت ہے وہ پرمیشور کے علم میں پراپت ہے۔ اس لئے اس کی ممانعت

ہوئے فقرات ہیں۔ ویدکے قول نہیں۔

۴۵۔ سوال۔ کیا تیرتھ جھوٹا ہے؟

جواب۔ ہاں بالکل جھوٹا ہے۔ جیسے آواہن (بلانے) پران پرتشٹھا (جان ڈالنے) وغیرہ۔ پتھر وغیرہ۔ بُت کے متعلق ویدوں میں ایک لفظ بھی نہیں دیئے स्नानं समर्पयामि اس قسم کے قول بھی یعنی اتنا بھی نہیں ہے کہ پتھر کا پتھر کا بُت بنا مندروں میں قائم کر چندن اکشت (چاول) وغیرہ سے پرستش کرے۔ ایسا کچھ بھی نہیں۔

تیرتھ گرنتھ جھوٹا ہے

۴۶۔ سوال۔ اگر ویدوں میں اجازت نہیں تو ممانعت بھی نہیں ہے۔ اور اگر ممانعت ہے تو بُت پرستی کے ہونے سے ہی ممانعت ہو سکتی ہے؟

بُت پرستی کی ممانعت

جواب۔ حکم تو نہیں۔ لیکن پرمیشور کی جگہ میں کسی غیر چیز کو معبود نہ ماننا لکھا ہے۔ اور بالکل ممانعت کی ہے۔ کیا اپورو ودھی (موجودگی سے پیشتر حکم) نہیں ہوتا؟ سنو یہ ہے۔

अन्धन्तमः प्रविशन्ति ये ऽसम्भूति मुपासते ।
ततो भूय इव ते तमो य उ सम्भूत्या ᳪरताः ॥१॥
यजुः ॥ अ० ४० । मं० ६ ॥ न तस्य प्रतिमा अस्ति ॥ (२)
यजुः ॥ अ० ३२ । मं० ३ ॥
यद्वाचानभ्युदितं येन वागभ्युद्यते ।
तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥१॥
यन्मनसा न मनुते येनाहुर्मनो मतम् ।
तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥२॥
यच्चक्षुषा न पश्यति येन चक्षूंषि पश्यन्ति ।
तदेवं ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥३॥
यच्छ्रोत्रेण न शृणोति येन श्रोत्रमिदᳪश्रुतम् ।
तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥४॥

यत्प्राणेन न प्राणिति येन प्राणः प्रणीयते । तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥५॥ केनोपनि०

(کین اپنشد)

جو اسمبھوتی یعنی نہ پیدا ہوئی ازلی پرکرتی یعنی علت مادی کی پرمیشور کی جگہ میں عبادت

ہونے سے پرمیشور قید والا ہو جائیگا۔ اور تم مٹی میں سونا چاندی وغیرہ۔ پتھر میں ہیرا پنا وغیرہ۔ سمندر جھاگ میں موتی۔ پانی میں گھی۔ دودھ۔ دہی وغیرہ۔ اور خاک میں میدہ شکر وغیرہ کا تصوّر کرکے اُنکو ویسے ہی کیوں نہیں بنا لیتے۔ تم لوگ تکلیف کا تصوّر کبھی نہیں کرتے پھر وہ کیوں ہوتی ہے۔ اور آرام کا تصوّر ہمیشہ کرتے ہو۔ وہ کیوں میسّر نہیں ہوتا؟ انسان آنکھ کا تصوّر کرکے کیوں نہیں دیکھ لیتا؟ مرنے کا تصوّر نہیں کرتے۔ کیوں مر جاتے ہو؟ اِس لئے تمہارا تصوّر سچّا نہیں۔ کیونکہ وہ چیز جیسی ہے اُس میں ویسا ہی خیال کرنیکا نام بھاونا یا تصوّر ہے۔ مثلاً آگ میں آگ۔ پانی میں پانی جاننا (تصوّر) اور پانی میں آگ اور آگ میں پانی سمجھنا تصوّر نہیں ہے۔ کیونکہ جو چیز جیسی ہے اُسکو ویسا جاننا علم اور اُس کیخلاف جاننا لاعلمی یا جہالت ہے۔ اِسلئے تم غیر تصوّر کو تصوّر اور تصوّر کو غیر تصوّر کہتے ہو۔

ویدوں میں بُت پرستی وغیرہ کا ذکر نہیں

۴۴۔ سوال ۔ اجی! جب تک وید منتروں سے آواہن (بُلانا) نہیں کرتے۔ تب تک دیوتا نہیں آتا۔ اور بُلانے سے جھٹ آتا اور وسرجن (رُخصت) کرنے سے چلا جاتا ہے۔

جواب ۔ جو منتر کو پڑھکر بُلانے سے دیوتا آجاتا ہے تو بُت جاندار کیوں نہیں ہو جاتا؟ اور رُخصت کرنے سے چلا کیوں نہیں جاتا؟ اور وہ کہاں سے آتا ہے اور کہاں جاتا ہے؟ سُنو بھائی؟ موجودِ کُل پرمیشور نہ آتا اور نہ جاتا ہے۔ اگر تم منتر کے زور سے پرمیشور کو بُلا لیتے ہو تو انہی منتروں سے اپنے مرے ہُوئے بیٹے کے جسم میں رُوح کیوں نہیں بُلا لیتے؟ اور دُشمن کے جسم سے رُوح کو رُخصت کرکے کیوں نہیں مار سکتے؟

سُنو بھائی بھولے لوگو! یہ پوپ جی تم کو ٹھگ کر اپنا مطلب نکالتے ہیں۔ ویدوں میں پتھر وغیرہ بُت پرستی اور پرمیشور کے بُلانے۔ رُخصت کرنے کے متعلق ایک بھی حرف نہیں ہے۔

प्राणा इहागच्छन्तु सुखं चिरं तिष्ठन्तु स्वाहा ।

आत्मेहागच्छतु सुखं चिरं तिष्ठतु स्वाहा ।

इन्द्रियाणीहागच्छन्तु सुखं चिरं तिष्ठन्तु स्वाहा ॥

اِس قسم کے وید منتر موجود ہیں۔ تم کیسے کہتے ہو کہ نہیں ہیں؟

جواب ۔ اے بھائیو! عقل کو تھوڑا سا تو اپنے کام میں لاؤ۔ یہ سب من گھڑت وام مارگیوں کی تنتر نامی ویدوں کی مخالف کتابوں کے پوپ رچت (یعنی پوپ کے بنائے

راحت وغیرہ محسوس ہونے والی صفات سے بری ہے۔ وہ کیونکر ایک چھوٹے سے نطفہ۔ رحم اور جسم میں سما سکتا ہے؟ جو محدود ہے اُس کا آنا جانا تو ہو سکتا ہے لیکن جو لاتبدّل۔ غائب۔ جس کے بغیر ایک ذرّہ بھی خالی نہیں ہے۔ اُس کا اوتار (جسم میں حلول کرنا) کہنا گویا عقیمہ کے لڑکے کی شادی کر کے اُس کے فرزند کے دیکھنے کی بات کا کہنا ہے۔

۴۳۔سوال۔جب پرمیشور موجودِ کُل ہے تو بُت میں بھی ہے۔ پھر خواہ کوئی شے ہو بُت میں پرمیشور کا تصوّر اُس میں تصوّر کر کے پرستش کرنا اچھا کیوں نہیں؟

دیکھو

न काष्ठे विद्यते देवो न पाषाणे न मृण्मये ।

भावे हि विद्यते देवस्तस्माद्भावो हि कारणम् ॥

"پرمیشور دیو نہ کاٹھ، نہ پتھر، نہ مٹّی کی بنائی اشیا میں ہے بلکہ پرمیشور تو تصوّر میں موجود ہے۔ جس میں تصوّر کریں وہاں ہی پرمیشور ثابت ہوتا ہے۔"

جواب۔ جب پرمیشور موجودِ کُل ہے تو کسی ایک چیز میں پرمیشور کا تصوّر کرنا اور دُوسری میں نہ کرنا یہ ایسی بات کہ جیسے شہنشاہ عالم کو سب سلطنت کی حکومت سے چھڑا کر ایک چھوٹی سی جھونپڑی کا مالک ماننا۔ دیکھو یہ کتنی بڑی توہین ہے۔ ویسے تم پرمیشور کی بھی توہین کرتے ہو۔ جب موجودِ کُل مانتے ہو تو باغیچہ میں سے پھول پتے توڑ کر کیوں چڑھاتے ہو۔ صندل رگڑ کر کیوں لگاتے ہو؟ دھوپ کو کیوں جلاتے ہو؟ گھنٹہ۔ گھڑیال۔ جھانجھ۔ پکھاوجوں کو لکڑی سے کوٹنا پیٹنا کیوں کرتے ہو؟ تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ کیوں (دونوں ہاتھ) جوڑتے ہو؟ سر میں ہے کیوں سر جھکاتے ہو۔ کھانے پینے کی چیزوں میں ہے کیوں تبرک چڑھاتے ہو؟ پانی میں ہے کیوں غسل کراتے ہو؟ کیونکہ ان سب اشیاء میں پرمیشور موجود ہے۔ اور تم موجودِ کُل کی پرستش کرتے ہو۔ یا جس میں موجود ہے اُس کی۔ اگر موجودِ کُل کی کرتے ہو تو پتھر لکڑی وغیرہ پر پھول چندن وغیرہ کیوں چڑھاتے ہو؟ اور اگر جس میں موجود ہے اُس کی کرتے ہو تو ایسا جھوٹ کیوں بولتے ہو کہ ہم پرمیشور کی پرستش کرتے ہیں؟ ہم پتھر وغیرہ کے پجاری (عبادت کنندہ) ہیں یہ سچ کیوں نہیں کہتے؟

اب کہیے کہ بھاؤ (تصوّر) سچا ہے یا جھوٹا۔ اگر کہو کہ سچا ہے تو تمہارے تصوّر کے تابع

عادل پرمیشور کو سب جگہ موجود جانتا اور مانتا ہے۔ وہ ہمیشہ ہر جگہ پرمیشور کو سب کے بُرے بھلے کاموں کا شاہد جانتا ہُوا ایک لحہ بھر کے لئے بھی پرمیشور کو اپنے سے دُور سمجھ کر بدفعلی کرنا تو دور کنار بلکہ دل میں بُری خواہش (تک) بھی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر میں دل۔ کلام اور فعل سے بھی کچھ خراب کام کروں گا تو اس ہمہ دان کے انصاف سے بغیر سزا پائے ہرگز نہ بچوں گا۔ محض نام کے یاد کرنے سے بھی کچھ ثمرہ حاصل نہیں ہوتا ہے۔ جیسا کہ قند قند کہنے سے مُنہ میٹھا اور نیم نیم پکارنے سے کڑوا نہیں ہوتا بلکہ زبان سے چکھنے پر ہی میٹھا پن یا کڑوا پن جانا جاتا ہے۔

۴۱۔ سوال۔ کیا نام لینا بالکل فضول ہے جو سب جگہ پُرانوں میں نام سمرن (نام کا پاٹھ یا ایک نام سمرن یا یاد کرنا) کی بڑی فضیلت لکھی ہے؟

جواب۔ نام لینے کا تمہارا طریق افضل نہیں ہے۔ جس طریق پر تم نام کو یاد کرتے ہو وہ جھُوٹا ہے۔

سوال۔ ہمارا کیسا طریق ہے؟

جواب۔ ویدکے برخلاف۔

سوال۔ بھلا آپ ہم کو وید کے مُطابق نام سمرن کا طریق بتایئے۔

جواب۔ نام سمرن اس طرح کرنا چاہئے۔ مثلاً "نیائے کاری" (عادل) یہ پرمیشور کا ایک نام ہے۔ اس کے جو معنی ہیں۔ (یعنی) طرفداری سے بری رہنے والا پرمیشور سب کا ٹھیک ٹھیک انصاف کرتا ہے۔ ویسے اس کو قبُول کرکے ہمیشہ انصاف کے کام کرتے رہنا۔ بے انصافی کبھی نہ کرنا۔ اس طرح ایک نام سے بھی انسان کی بہتری ہو سکتی ہے۔

سوال۔ ہم بھی جانتے ہیں کہ پرمیشور بے شکل ہے لیکن اُس نے شیو۔ وشنو۔ گنیش دیوی اور سُورج وغیرہ کے جسم اختیار کر کے رام۔ کرشن وغیرہ اوتار لئے۔ اس لئے اُس کا بُت بنایا ہوتا ہے۔ کیا یہ بھی بات جھوٹی ہے؟ (پرمیشور کبھی جسم میں نہیں آتا)

جواب۔ ہاں ہاں جھوٹی ہے۔ پرمیشور کو ویدوں میں پیدائش۔ موت اور جسم میں آنے سے بری کہا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دلیل سے بھی پرمیشور کا کسی جسم میں آنا کبھی (ثابت) نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جو آکاش کی طرح سب جگہ موجود غیر محدود اور رنج د

اپنے چیلوں میں ظاہر کیا کہ مجھ کو رات کیوقت خواب میں مہادیو۔ پاربتی۔ رادھا کشن سیتا رام یا لکشمی نارائن اور بھیرو ہنومان وغیرہ نے کہا کہ ہم فلاں فلاں جگہ ہیں۔ اگر تو ہم کو وہاں سے لاکر مندر میں قائم کرے اور تو ہی ہمارا پجاری بنے تو ہم حسب دلخواہ ثمرہ دینگے۔ جب آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے لوگوں نے پوپ جی کی لیلا سُنی۔ تب سچ ہی مان لی۔ اور اُن سے پُوچھا کہ ایسا بُت کہاں پر ہے۔ تب پوپ جی بولے کہ فلاں پہاڑ یا جنگل میں ہے۔ چلو میرے ساتھ دکھلا دُوں۔ تب تو وے اندھے اس دغا باز کے ساتھ چلکر وہاں پہنچکر دیکھا۔ متعجب ہوکر اُس پوپ کے پاؤں میں گر کر کہا کہ آپکے اُوپر اِس دیوتا کی بڑی ہی عنایت ہے۔ اب آپ اِسکو لے چلئے۔ اور ہم مندر بنوا دینگے اُس میں اِس دیوتا کو قائم کر کے آپ ہی نے پرستش کرنا۔ اور ہم لوگ بھی اُس صاحب اقبال دیوتا کے درشن دیدار پرشن کر کے حسب دلخواہ ثمرہ پائینگے۔ اسی طرح جب ایک نے لیلا کی۔ تب تو اُسکو دیکھ کر سب پوپ لوگوں نے اپنی گذران کیلئے مکر و فریب سے بُت قائم کیے۔

بُت پرستی کی مدلل تردید

۴۰ سوال۔ پرمیشور بے شکل ہے۔ وہ تصور میں نہیں آ سکتا ہے۔ اِسلیئے ضرور بُت ہونا چاہیئے۔ بھلا جو کچھ بھی نہیں کریں۔ تو بُت کے سامنے جا ہاتھ جوڑ کر پرمیشور کی یاد کرتے اور نام لیتے ہیں۔ اس میں کیا حرج ہے؟

جواب۔ چونکہ پرمیشور بے شکل موجود کل ہے۔ اِسلیئے اُس کا بُت بن ہی نہیں سکتا۔ اور اگر بُت کے محض دیدار سے پرمیشور کی یاد ہو سکے تو پرمیشور کی بنائی ہوئی زمین۔ پانی آگ۔ ہوا اور نباتات وغیرہ کتنی اشیا جن میں کہ پرمیشور نے عجیب و غریب صنعت بھر رکھی ہے (اُنسے یاد کیوں نہیں ہوتی؟) کیا ایسی صنعت والی زمین۔ پہاڑ وغیرہ کے دیکھنے سے جو کہ پرمیشور کے بنائے ہوئے بڑے بڑے بُت ہیں۔ اور جن سے کہ انسان کے بنائے ہوئے بُت بنتے ہیں پرمیشور کی یاد نہیں ہو سکتی؟ جو تم یہ کہتے ہو کہ بُت کے دیکھنے سے پرمیشور کی یاد رہتی ہے تو تمہارا یہ کہنا بالکل جھوٹ ہے۔ کیونکہ جب وہ بُت سامنے نہ ہوگا تو پرمیشور کی یاد نہ رہنے سے انسان تنہا جگہ دیکھ کر چوری۔ زناکاری وغیرہ بدفعلی کرنے کی طرف راغب ہو جائیگا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہاں پر اسوقت مجھے کوئی نہیں دیکھتا۔ اِسلیئے وہ خرابی کیئے بغیر نہیں چُوکیگا۔ اس قسم کے کئی عیب (پتھر وغیرہ کی پرستش یعنی بُت پرستی) کرنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ اب دیکھیئے کہ جو شخص پتھر وغیرہ بتوں کو خدا نہ مانتا ہوا ہمیشہ موجود کل ہمہ دان

کنمٹھی۔ تلک، مالا، تسبیح، مورتی پوجن (بت پرستی) پاکھنڈ وغیرہ رائج کرنے لگے۔ گویا یہ بُری باتیں چکرانکت وغیرہ میں ہیں۔ جسقدر چکرانکت وغیرہ وید کے مخالف ہیں۔ اس قدر شنکر آچاریہ کے مت کے معتقد نہیں ہیں۔

۳۹۔ **سوال**۔ مورتی پوجا (بت پرستی) کہاں سے شروع ہوئی؟

بت پرستی

جواب۔ جینیوں سے۔

سوال۔ جینیوں نے کہاں سے چلائی؟

جواب۔ اپنی بے عقلی سے۔

سوال۔ جینی لوگ کہتے ہیں کہ چپ چاپ دھیان کی حالت میں بیٹھے ہوئے بت کو دیکھ کر اپنی روح کی بھی ویسی نیک حالت ہو جاتی ہے۔

جواب۔ روح مدرک اور بت غیر مدرک۔ کیا بت کی مانند روح بھی غیر مدرک ہو جائیگی۔ یہ بت پرستی محض پاکھنڈ مت ہے۔ اور جینیوں نے جاری کی ہے۔ ان کی تردید بارھویں باب میں کرینگے۔

سوال۔ شاکت وغیرہ نے بتوں کے بنانے میں جینیوں کی نقل نہیں کی۔ کیونکہ جینیوں کے بتوں کی مانند ویشنو وغیرہ کے بت نہیں ہیں۔

جواب۔ ہاں یہ ٹھیک ہے۔ اگر جینیوں کی مانند بناتے تو جین مت میں ملجاتے۔ اسلئے جینیوں کے بتوں سے خلاف بنائے ہیں۔ کیونکہ جینیوں سے مخالفت کرنی ان کا کام اور انکی مخالفت کرنا خاص ان کا کام تھا۔ جیسے جینیوں نے بت ننگے دھیان کی حالت والے اور تارک الدنیا انسان کی مانند بنائے ہیں۔ اُن کے خلاف ویشنو وغیرہ نے اچھی طرح سے سجی ہوئی عورت کے ساتھ رنگ وراگ عیش و عشرت کی صورت والے کھڑے اور بیٹھے ہوئے بت بنائے ہیں۔ جینی لوگ بہت سے سنکھ۔ گھنٹہ۔ گھڑیال وغیرہ باجے نہیں بجاتے لیکن یہ لوگ بڑا شور کرتے ہیں۔ اس وجہ سے ایسی لیلا کرنیسے ویشنو وغیرہ سمپردائی پوپوں کے چیلے جینیوں کے جال سے بچکر ان کی لیلا میں آپھنسے اور بہت سی، ویاس وغیرہ مہرشیوں کے نام سے من گھڑت غیر ممکن فسانوں سے پر کتابیں بنائیں۔ ان کا نام "پران" رکھ کر کتھا بھی سنانے لگے اور بہت عجیب و غریب مکر کرنے لگے۔ یعنی پتھروں کے بت بنا کر خفیہ کہیں پہاڑ یا جنگل وغیرہ میں رکھ آئے یا زمین میں گاڑ آئے۔ بعد ازاں

(تیتریہ اُپنشد ۱۰ - ۸)

ٹھیک ٹھیک نیک خیالات رکھنا۔ سچ بولنا۔ سچ ماننا۔ سچائی پر عمل کرنا۔ دل کو اَدھرم میں نہ جانے دینا۔ بیرونی حواسوں کو بے انصافی کے کاموں میں جانے سے روکنا۔ یعنی جسم حواس اور دل سے نیک کاموں کا برتاؤ کرنا۔ وید وغیرہ سچے علوم کا پڑھنا پڑھانا۔ وید کے مطابق عمل کرنا وغیرہ اعلیٰ دہرم کے کاموں کا نام ہے۔ دھات کو تپا کر کھال کو جلانا تپ نہیں کہلاتا۔ دیکھو چکرانت لوگ اپنے کو بڑا ویشنو مانتے ہیں۔ لیکن اپنے بد رواج اور بد فعلی کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ اوّل جو اس کا بانی شٹھ کوپ ہُوا ہے۔ ڈ اُسکی بابت) چکرانتوں ہی کی کتابوں اور بھگت مال کی کتاب میں جو نابھا ڈوم نے بنائی ہے' لکھا ہے:-

विक्रीय शूर्पं विचचार योगी ॥ اس قسم کے قول چکرانتوں کی کتابوں میں لکھے ہیں۔ شٹھ کوپ یوگی سوپ[1] کو بنا بیچتا پھرتا تھا۔ یعنی کنجر ذات میں پیدا ہُوا تھا۔ جب اُس نے براہمنوں سے پڑھنا یا سُننا چاہا ہوگا تب براہمنوں نے بیعزتی کی ہوگی۔ اُس نے براہمنوں کے برخلاف سمپردا تلک چکرانکت وغیرہ شاستر کے خلاف من گھڑت باتیں چلائی ہونگی اس کا چیلا "منی داہن" جو کہ چنڈال ورن میں پیدا ہُوا تھا۔ اس کا چیلا "یادناچاریہ" جو کہ مسلمان خاندان میں پیدا ہُوا تھا جسکا نام بدلکر بعض لوگ "یامناچاریہ" بھی کہتے ہیں۔ ان کے بعد رامانج براہمن خاندان میں پیدا ہوکر چکرانکت ہُوا۔ اِس کے پہلے کچھ بھاشا کی کتابیں بنی ہُوئی تھیں۔ "رامانج" نے کچھ سنسکرت پڑھکر سنسکرت میں شلوکوں کی کتاب اور شاریرک سوتر اور اپنشدوں کی ٹیکا شنکر آچاریہ کی ٹیکا (شرح) کے خلاف بنائی اور شنکر آچاریہ کی بہت سی مذمت کی۔ جیسے شنکر آچاریہ کا مت ہے کہ ادویت یعنی جیو برہم (انسانی روح و خدا) ایک ہی ہیں۔ دوسری کوئی شئے درحقیقت نہیں۔ دُنیا پرپنچ سب جھوٹا مایا رُوپ حادث ہے۔ اس کے برخلاف رامانج کا جیو (انسانی رُوح) برہم (خدا) اور مایا (مادہ) تینوں ازلی ہیں۔ یہاں شنکر آچاریہ کا عقیدہ برہم کے علاوہ جیو اور مادی علت کا نہ ماننا اچھا نہیں۔ اور رامانج کا اس جزو میں جو کہ وششٹ ادویت رُوح اور مادہ کے ساتھ پرمیشور ایک ہے ان تینوں کا ماننا اور ادویت (ایک) کا کہنا بالکل فضول ہے۔ بالکل ایشور کے تابع غیر آزاد رُوح کا ماننا

[1] من بدھی چت اور اہنکار ان چار کے مجموعہ کو انتہ کرن کہتے ہیں۔ (یہ) سوپ یا چھاج جسکو پنجابی زبان میں چھج کہتے ہیں۔ جس سے اناج چھٹکا جاتا ہے۔

ان پانچ سنسکاروں کو چکرانکت مکتی کے ذریعے مانتے ہیں۔ ان منتروں کے معنی "میں نارائن کو نمسکار کرتا ہوں" اور "میں لکشمی والے نارائن کے قدموں کی شرن کو حاصل کرتا ہوں" اور شری یکت نارائن کو نمسکار کرتا ہوں۔ یعنی جو تعریف والا نارائن ہے اس کو میرا نمسکار ہے جیسے وام مارگی پانچ مکار مانتے ہیں۔ ویسے چکرانکت پانچ سنسکار مانتے ہیں اور اپنے سنکھ چکر وغیرہ سے داغ دینے کیلئے وید منتر کا حوالہ بنا رکھا ہے۔ اس کی عبارت اور معنی حسب ذیل ہیں:-

पवित्रं ते विततं ब्रह्मणस्पते प्रभुर्गात्राणि पर्येषि विश्वतः

अतप्ततनूर्न तदामो अश्नुते शृतास इद्वहन्तस्तत्समाशत ॥ १

तपोष्पवित्रं विततं दिवस्पदे ॥

اے کائنات اور ویدوں کی حفاظت کرنیوالے پرمیشور۔ طاقت کل۔ قادر مطلق۔ آپ نے اپنی ویاپتی (ہمہ جا موجودگی) سے عالم کے سب حصوں کو ویاپت کر (اچھا) رکھا ہے۔ وہ آپ کی جو حاضر و ناظر پاک ذات ہے۔ اسکو برہمچریہ۔ راست گفتاری۔ شم (من کا ضبط) دم (ضبط حواس) یوگا بھیاس۔ نفس کشی۔ نیک صحبت وغیرہ تپیا سے محروم جو خام (علم والی) روح اَنتہکرن والی ہے۔ وہ اس تیری ذات کو حاصل نہیں کرتی۔ اور جو مذکورہ تپ (ریاضت) سے پاک ہوئے ہیں۔ وے ہی اس ریاضت کو کرتے ہوئے تیری پاک ذات کو اچھی طرح حاصل کرتے ہیں۔ جو طاہر بالذات پرمیشور کی دنیا میں اعلیٰ نیک چلنی کی ریاضت کرتے ہیں۔ وہ ہی پرمیشور کو حاصل کرنے کے لائق ہوتے ہیں" (رگوید منڈل ۹۔ سوکت ۸۳۔ منتر ۱ و ۲)

اب غور کیجئے کہ راما نجی وغیرہ لوگ اس منتر سے "چکرانکت" ہونا ثابت کیونکر کرتے ہیں بھلا کہیئے وہ عالم تھے یا بے علم؟ اگر کہو کہ عالم تھے تو ایسے ناممکن معنی اس منتر کے کیوں کرتے؟ کیونکہ اس منتر میں अतप्त तनूः ہے نہ کہ ... یہ ناخن رہے لیکر پاؤں کی ... کا نام ہے۔ اس بات کو مانکر اگر آگ ہی سے تپا کر چکرانکت لوگ قبول کریں تو اپنے ... میں جھونک کر سب جسم کو جلادیں تو بھی اس منتر کے معنی سے خلاف ہے کیونکہ اس منتر میں راست گفتاری وغیرہ پاک کام کرنا تپ (ریاضت) لکھا ہے۔

ऋतं तपः सत्यं.(तपः श्रुतं तपः शान्तं) तपो दमस्तपः

स्वाध्यायस्तपः ॥ तैत्तिरीय० प्र० १० । अ० ८ ॥

کی خدمت کرنیسے اُسکو آرام ملتا ہے اور تکلیف دینے سے بھی اُسی ایک کو تکلیف ہوتی ہے جیسے ایک گورو کی خدمت کرنیمیں چیلوں نے تماشہ کیا۔ اُسی طرح جو ایک لازوال ہست مطلق عین علم عین راحت غیر محدود پرمیشور کے وِشنو رُدر وغیرہ کئی نام ہیں۔ ان ناموں کے معنی جیسے کہ اوّل باب میں ظاہر کر آئے ہیں (جاننے چاہئیں) ان سچّے معنی کو نہ جانکر شیو۔ شاکت۔ وَیشنو سمپردائی لوگ باہم ایک دوسرے کے نام کی مذمت کرتے ہیں۔ بیوقوف ذرا بھی اپنی عقل کو وسیع کر کے نہیں سوچتے کہ یہ سب ویشنو۔ رُدر۔ شیو وغیرہ نام ایک لاشریک منتظم کل۔ ہمہ دان پرمیشور کے کئی اوصاف افعال۔ عادات والا ہونے کے باعث اُسی کے مفہوم ہیں۔ بھلا ایسے لوگوں پر کیا پرمیشور کا غضب نہ ہوتا ہوگا۔

چکرانکت ویشنو کی لیلا | ۳۔ اب دیکھئے چکرانت ویشنو کی عجیب کارروائی

तापः पुण्ड्रं तथा नाम माला मन्त्रस्तथैव च ।

अमी हि पञ्च संस्काराः परमैकान्तहेतवः ॥

अतप्ततनूर्न तदामो अश्नुते । इति श्रुतेः ॥

[रामानुजपटलपद्धतौ] (رامانج پٹل پدھتی)

تاپ یعنی سنکھ۔ چکر۔ گدا اور پدم کے نشانات کو آگ میں تپاکر بازو کی جڑ میں داغ دیکر پھر دودھ سے بھرے برتن میں بجھاتے ہیں۔ اور کئی اُس دودھ کو پی بھی لیتے ہیں۔ اب دیکھئے۔ ہو بہو انسان کے گوشت کا بھی ذائقہ اس میں آتا ہوگا۔ ایسے ایسے فعلوں سے پرمیشور کو حاصل کرنے کی اُمید کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ بدوں شنکھ چکر وغیرہ سے جسم داغنے بناجیو پرمیشور کو حاصل نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ (آما) یعنی کچا ہے۔ اور جیسے بادشاہت کی چپڑاس وغیرہ نشانات کے ہونیسے سرکاری نوکر جانکر اس سے سب لوگ ڈرتے ہیں۔ ویسے ہی ویشنو کے شنکھ چکر وغیرہ اوزاروں کے نقش دیکھ کر یم راج اور ان کے گن ڈرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ دوہا۔ بانا بڑا دیال کا تلک چھاپ اور مال۔ یم ڈرپے کالو کہے مانے بھوپال۔ یعنی بھگوان کا تلک۔ چھاپ اور مالا پہننا بڑا ہے۔ جس سے یم راج اور راجا بھی ڈرتے ہیں۔ ترشول کی مانند ماتھے پر نقش بنانا۔ نارائن داس۔ وشنو داس۔ یعنی داس کے لفظ آخر میں ہو (ایسا) نام رکھنا۔ مالا کمل گٹّے کی رکھنا اور پانچوں منتر جیسے ॐ नमो नारायणाय

یہ انہوں نے معمولی آدمیوں کیلئے منتر بنا رکھا ہے श्रीमन्नारायणचरणौ शरणं प्रपद्ये ॥

श्रीमते नारायणाय नमः ॥२॥ श्रीमते रामानुजाय नमः ॥ ३ ॥

اِس قسم کے منتر امیروں اور معززین کیلئے بنا رکھے ہیں۔ دیکھئے یہ بھی ایک دُکان ٹھہری جیسا منہ ویسا تلک

سوال- नमःते रुद्रमन्यते

वैष्णवमसि वामनाय च, गणानां त्वा गणपतिं हवामहे ।

"भगवती भूयाः" "सूर्य आत्मा जगतस्तस्थुषश्च" ॥

۳۶ - اِس قسم کے وید حوالوں سے شیو وغیرہ مت ثابت ہوتے ہیں۔ پھر کیوں رد کرتے ہو؟

ویشنو شیو آدی مت وید سے سِدھ نہیں ہوتے

جواب- اِن قولوں سے شیو وغیرہ سمپردائے ثابت نہیں ہوتے۔ کیونکہ رُدر (۱) پرمیشور۔ پران وغیرہ ہوا۔ رُوح۔ آگ وغیرہ کا نام ہے۔ غصّہ کے کرنے والے رُدرّ یعنی بدوں کو رُلانے والے پرمیشور کو سر جُھکانا (پران اور معدہ کی حرارت کو خوراک دینا اسکا مطلب ہے)

جو منگل کاری سب دُنیا کی پوری بہتری کرنے والا ہے۔ اُس پرمیشور کو سر جُھکانا چاہئے۔ یہ سب رُدر۔ شیو۔ وِشنو۔ گنپتی۔ سُوریہ وغیرہ پرمیشور کا اور بھگوتی سچائی کے بکنے والے کلام کا نام ہے۔ اس میں بدون سمجھے ایسا جھگڑا مچایا ہے۔ جیسے

متوں کے جھگڑے ۳۷ - ایک کسی بیراگی کے دو چیلے تھے۔ وہ روزمرّہ گورُو کے پاؤں دبایا کرتے تھے۔ ایک نے داہنے پاؤں اور دوسرے نے بائیں پاؤں کی خدمت کرنی بانٹ لی تھی ایک روز ایسا ہُوا کہ ایک چیلا کہیں بازار سودے کو چلا گیا۔ اور دوسرا اپنے مخدوم پاؤں کی خدمت کر رہا تھا۔ اِتنے میں گورُوجی نے کروٹ بدلی۔ تو اس کے پاؤں پر دُوسرے گورُو بھائی کا مخدوم پاؤں پڑا۔ اُس نے سونٹا پاؤں پر کھینچ مارا۔ گورُو نے کہا۔ ارے بدکار تُو نے یہ کیا کیا؟ چیلا بولا کہ میرے مخدوم پاؤں کے اُوپر یہ پاؤں کیوں آچڑھا؟ اِتنے میں دُوسرا چیلا جو کہ بازار دُکان کو گیا تھا۔ آپہنچا۔ وہ بھی اپنے مخدوم پاؤں کی خدمت کرنے لگا۔ دیکھا تو پاؤں سُوجا پڑا ہے۔ بولا کہ گورُو جی! یہ میرے مخدوم پاؤں میں کیا ہُوا؟ گورُو نے سب ماجرا سُنا دیا۔ وہ بھی بیوقوف تھا۔ نہ بولا نہ چالا چُپ چاپ سونٹا اُٹھا کر بڑے زور سے گورُو کے پاؤں پر دے مارا۔ گورُو نے باآواز بلند پکار مچائی۔ تب دونوں چیلے سونٹے لیکر دوڑے۔ اور گورُو کے پاؤں کو پیٹنے لگے۔ تب تو بڑا شور وشر مچا اور لوگ سُنکر آئے اور کہنے لگے سادھو جی! کیا ہُوا؟ ان میں سے کسی عقلمند آدمی نے سادھو کو چُھڑا کر پھر ان بیوقوف چیلوں کو نصیحت کی کہ دیکھو یہ دونوں پاؤں تمہارے گورُو کے ہیں۔ اِن دونو

(۱) (مترجم) شیو یعنی کلیان کرنے والے پرمیشور کے بھگت کا نام شیو ہے۔ وشنو یعنی ویاپک پرماتما کے بھگت کا نام وشنو ہے۔ گنپتی تمام جماعتوں کے مالک پرماتما کے سیوک کا نام گاپنت ہے وغیرہ وغیرہ -

نہ پائیں۔ اور سوّر گتّے۔ گدھا وغیرہ جیوان راکھ میں لوٹنے والوں کی مُکتی کیوں نہیں ہوتی؟

۳۴۔ کال اگنی رُدرا اُپنشد میں بھسم لگانے کی ترکیب لکھی ہے۔ وہ کیا جھوٹی ہے

त्र्यायुषं जमदग्नेः" यजुर्वेद वचन اور | رُدرا کھش |

اِس قسم کے وید منتروں سے بھی بھسم لگانے کی ترکیب اور پُرانوں میں رُدر کی آنکھ کے آنسو گرنے سے جو درخت ہُوا۔ اُسی کا نام "رُدرا کھش" ہے۔ اِسی لئے اس کے پہننے میں ثواب لکھا ہے۔ ایک بھی رُدرا کھش پہنے تو سب پاپوں سے چھوٹ کر سورگ کو جائے۔ یمراج (ملک الموت) اور نرک (دوزخ) کا ڈر نہ رہے۔

جواب۔ "کال اگنی رُدرا اُپنشد کسی گپوڑیا" انسان یعنی خاک رمانے والے نے بنائی ہے۔ کیونکہ "यस्य प्रथमा रेखा सा भूर्लोकः" اِس قسم کے قول اس میں فضول ہیں۔ جو روزانہ ہاتھ سے پہلی شکل بنائی جاتی ہے وہ بھولوک یا اس کا مفہوم کیسے ہو سکتی ہے اور جو "त्र्यायुषं जमदग्नेः" اِس قسم کے منتر ہیں وہ راکھ یا تریپنڈ لگانے کے مفہوم نہیں بلکہ "चक्षुर्वै जमदग्निः" اے پرمیشور! میری آنکھ کی روشنی تین گنا یعنی تین سو برس تک رہے اور میں بھی ایسے دھرم کے کام کروں کہ جن سے بینائی ضائع نہ ہو۔

بھلا یہ کتنی بڑی جہالت کی بات ہے کہ آنکھ کے آنسو گرنے سے بھی درخت پیدا ہو سکتا ہے۔ کیا پرمیشور کے قانونِ قدرت کو کوئی اُلٹا کر سکتا ہے۔ جیسا جس درخت کا بیج پرمیشور نے بنایا ہے اُسی سے وہ درخت پیدا ہو سکتا ہے۔ اور طرح نہیں۔ اِسلئے جتنا رُدرا کھش بھسم تُلسی کمل۔ اکھش۔ گھاس۔ چندن وغیرہ کو گلے میں پہنتا ہے۔ وہ سب جنگلی وحشی انسانوں کا کام ہے۔ ایسے وام مارگی اور شیو بہت اُلٹے کام کرنے والے۔ مخالف اور فرائض کے ترک کنندہ ہوتے ہیں۔ ان میں جو کوئی نیک مرد ہے۔ وہ ان باتوں پر اعتقاد نہ رکھ کر اچھے کام کرتا ہے۔ اگر رُدرا کھش بھسم رمانے سے یم راج کے دُوت (فرشتے) ڈرتے ہیں تو پولیس کے سپاہی بھی ڈرتے ہونگے۔ جب رُدرا کھش بھسم رمانے والوں سے کتا۔ شیر سانپ۔ بچھو۔ مکھی اور مچھر وغیرہ بھی نہیں ڈرتے تو عدل کرنے والے (یم راج) کے گن (نوکر) کیونکر ڈرینگے۔

۳۵۔ **سوال**۔ وام مارگی اور شیو تو اچھے نہیں۔ لیکن ویشنو تو اچھے ہیں؟ ویشنو بھی وید دروھی ہیں۔ **جواب**۔ یہ وید کے برخلاف چلنے سے اُن سے بھی زیادہ گرے ہیں

کر پران بنائے۔ نام بھی ان کا حقیقت میں نوین (نیا) رکھنا چاہیئے لیکن جیسے کوئی مفلس اپنے بیٹے کا نام مہاراجہ اور نئی چیز کا نام قدیمی رکھدے تو کیا تعجب ہے؟ اب ان کے باہمی جیسے جھگڑے میں ویسے ہی پرانوں میں لکھے ہیں۔

دیوی بھاگوت پران کی کہانی کا پول

۳۴۔ دیکھو۔ دیوی بھاگوت میں "شری" نامی ایک دیوی عورت جو شری پور کی ملکہ لکھی ہے۔ اس نے سب دنیا کو بنایا۔ اور برہما وشنو۔ مہادیو کو بھی اسی نے پیدا کیا۔ جب اس دیوی کی خواہش ہوئی۔ تب اس نے اپنا ہاتھ گھسا۔ اس کے ہاتھ میں ایک آبلہ پیدا ہوا۔ اس میں سے برہما کی پیدائش ہوئی اسکو دیوی نے کہا کہ تو مجھ سے شادی کر برہما نے کہا تو میری ماں ہے میں تجھ سے شادی نہیں کر سکتا۔ ایسا سن کر ماں کو غصہ ہوا اور لڑکے کو جلا کر خاک کر دیا۔ اور پھر ہاتھ گھس کر اسی طرح دوسرا لڑکا پیدا کیا۔ اسکا نام وشنو رکھا اسکو بھی اسیطرح کہا اس نے بھی نہ مانا تو اس کو بھی راکھ کر دیا پھر اسی طرح تیسرے لڑکے کو پیدا کیا اسکا نام مہادیو رکھا اور اسکو کہا کہ تو مجھ سے شادی کر مہادیو بولا کہ میں تجھ سے شادی نہیں کر سکتا تو دوسری عورت کا جسم بنالے۔ دیوی نے ویسا ہی کیا تب مہادیو بولا یہ دو جگہ راکھ سی کیا پڑی ہے۔ دیوی بولی یہ دونوں تیرے بھائی ہیں انہوں نے میرا حکم نہ مانا اس لیئے راکھ کر دیئے گئے۔ مہادیو نے کہا میں اکیلا کیا کروں گا ان کو زندہ کر دے اور دو عورتیں اور پیدا کر تینوں کی شادی تینوں سے ہو گی ایسا ہی دیوی نے کیا پھر تینوں کی شادی تینوں کے ساتھ ہو گئی۔ واہ رے ماں کے ساتھ شادی نہ کی ہمشیرہ سے کر لی کیا اس کو جائز سمجھنا چاہیئے پھر اندر وغیرہ کو پیدا کیا۔ برہما وشنو رودر اور اندر ان کی پالکی کے اٹھانے والے کہار بنایا۔ اس قسم کے کھوڑے بیہودہ طبعزاد لکھے ہیں کوئی ان سے پوچھے اس دیوی کا جسم اور اس شری پور کا بنانیوالا اور دیوی کے والدین کون تھے۔ اگر کہو کہ دیوی ازلی ہے تو جو ترکیب سے پیدا ہوئی چیز ہے۔ وہ ازلی کبھی نہیں ہو سکتی۔ اگر ماں بیٹے کی شادی کرنے میں ڈر ہے۔ تو بھائی بہن کی شادی میں کون سی اچھی بات ہے۔ جیسے اس دیوی بھاگوت میں مہادیو۔ وشنو برہما اندر وغیرہ کی حقارت اور دیوی کی عظمت لکھی ہے۔ اسی طرح شیو پران میں دیوی وغیرہ کی بہت حقارت لکھی ہے۔ یعنی یہ سب مہادیو کے غلام اور مہادیو سب کا مالک ہے۔ جو رُدراکش یعنی ایک پیڑ کے پھل کی گٹھلی اور راکھ لگانے سے مکتی مانتے ہیں۔ تو راکھ میں لوٹنے والا گدھا وغیرہ حیوان اور گھونگر وغیرہ کے پہننے والے بھیل کنجر وغیرہ مکتی کیوں

घट्यैकया क्रोशदशैकमश्वः सुकृत्रिमो गच्छति चारुगत्या ।
वायुं ददाति व्यजनं सुपुष्कलंविना मनुष्येण चलत्यजस्रम् ॥

زمین اور ہوا میں چلنے والا کل کا گھوڑا

۲۸۔ راجہ بھوج کی بادشاہت میں اور اس کے نزدیک ایسے ایسے کاریگر لوگ تھے کہ جنہوں نے گھوڑے کی شکل والی بہتر کلا والی ایک سواری بنائی تھی کہ جو ایک کچی گھڑی میں گیارہ کوس اور ایک گھنٹہ میں ساڑھے ستائیس کوس جاتی تھی۔ وہ زمین اور ہوا میں چلتی تھی۔

ایک عجیب کلا کا پنکھا

۲۹۔ اور دوسرا پنکھا ایسا بنایا تھا کہ بغیر انسان کے چلائے کلا بہتر کے زور سے ہمیشہ چلتا رہتا اور کافی ہوا دیتا تھا۔ جو یہ دونوں چیزیں آج تک بنی رہتیں تو یورپین لوگ اتنے مغرور نہ ہو جاتے ۔

بت خانوں کی تعمیر

۳۰۔ جب پوپ جی اپنے چیلوں کو جینیوں سے روکنے لگے تب بھی وہ مندروں میں جانے سے نہ رک سکے اور جینیوں کی کتھا میں لوگ کافی تعداد میں جانے لگے جینیوں کے پوپ ان پرانیوں کے پوپوں کے چیلوں کو بہکانے لگے تب پرانیوں نے سوچا کہ اس کی کوئی تدبیر کرنی چاہیے ۔ نہیں تو اپنے چیلے جینی ہو جائینگے۔ پھر پوپوں نے یہی صلاح کی کہ ان جینیوں کی مانند اپنے بھی اوتار ۔ مندر ، مورتی اور کتھا کی کتابیں بناویں ۔ ان لوگوں نے جینیوں کے چوبیس تیرتھنکروں کی مانند چوبیس اوتار، مندر اور بت بنائے اور جیسے جینیوں کے آدا اور اُتر پران وغیرہ ہیں ۔ ویسے ہی اٹھارہ پران بنانے شروع کئے ۔

وشنو مت کا آغاز

۳۱۔ راجہ بھوج کے ڈیڑھ سو برس بعد وشنو مت کا آغاز ہوا ایک شٹھ کوپ نامی کنجر قوم میں پیدا ہوا تھا۔ اس سے یہ تھوڑا سا پھیلا۔ اس کے بعد منی واہن بھنگی خاندان میں پیدا شدہ اور تیسرا یاونا آچاریہ یون (مسلمان) خاندان میں پیدا شدہ آچاریہ ہوا۔ بعدازاں براہمن خاندان میں پیدا شدہ چوتھا رامانج ہوا۔ اس نے اپنا مت پھیلایا ۔

وشنو پران

۳۲۔ شیووں نے شیو پران وغیرہ شاکتوں نے دیوی بھاگوت وغیرہ، ویشنووں نے وشنو پران وغیرہ بنائے۔ اس میں اپنا نام اس لئے نہیں رکھا کہ ہمارے نام سے بنیں گے، تو کوئی مستند نہ مانے گا۔ اس لئے ویاس وغیرہ رشی منیوں کے نام رکھ

میں آنے جانے لگ گئے اسوقت پوپوں نے یہ شلوک بنایا۔

न वदेद्यावनीं भाषां प्राणैः कण्ठगतेरपि ।

हस्तिना ताड्यमानोऽपि न गच्छेज्जैनमन्दिरम् ।

چاہے کتنی ہی مصیبت میں مبتلا ہو اور پران کنٹھ گت یعنی موت کا وقت بھی کیوں نہ آیا ہو تو بھی یاونی یعنی ملیچھ بھاشا (مسلم زبان) منہ سے نہ بولے اور چاہے مست ہاتھی مارنے کو کیوں نہ دوڑا ہوا آتا ہو اور جین کے مندر میں جانے سے جان بچتی ہو۔ تو بھی جین مندر میں داخل نہ ہو بلکہ جین مندر میں داخل ہو کر بچنے سے ہاتھی کے سامنے جاکر مرجانا اچھا ہے۔ ایسے ایسے چیلوں کو اپدیش کرنے لگے۔ جب ان سے کوئی حوالہ پوچھتا تھا کہ تمہارے مذہب میں کسی ماننے کے قابل کتاب کا بھی حوالہ ہے؟ تو کہتے تھے کہ ہاں جب وہ پوچھتے تھے کہ دکھلاؤ۔

مارکنڈے اور شیو پران

۶۲۔ تب مارکنڈے پران وغیرہ کے قول پڑھتے اور سناتے تھے جیسے کہ درگا پاٹھ میں دیوی کا ذکر لکھا ہے۔ راجہ بھوج کے عہد سلطنت میں کسی نے مارکنڈے اور شیو پران بناکر ویاس جی کے نام سے شایع کر دیا۔ اس کی خبر راجہ بھوج کو معلوم ہونے پر ان پنڈتوں کو ہاتھ وغیرہ کٹانے کی سزا دی اور ان سے کہا کہ جو کوئی کتب و نظم وغیرہ تصنیف کرے تو اپنے نام سے بناوے رشی منیوں کے نام سے نہیں۔ یہ بات راجہ بھوج کی بنائی سنجیونی نامی تاریخ میں لکھی ہے۔ کہ جو گوالیار کے راج (بھنڈ) نامی شہر کے تیواڑی براہمنوں کے گھر میں ہے جس کو لکھنا راؤ صاحب اور ان کے گماشتے رامدیل چوبے جی نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے۔ اس میں صاف لکھا ہے کہ ویاس جی نے چار ہزار چار سو اور ان کے شاگردوں نے پانچ ہزار چھ شلوک والا یعنی کل دس ہزار شلوکوں کے اندازہ کا مہابھارت بنایا تھا۔ وہ مہاراجہ وکرم آدتیہ کے زمانہ میں بیس ہزار شلوک کا ہوگیا۔ مہاراجہ بھوج کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب کے زمانہ میں پچیس ہزار اور اب میری آدھی عمر میں تیس ہزار شلوک والی مہابھارت کی کتاب ملتی ہے۔ جو اگر یوں ہی بڑھتی گئی تو مہابھارت کی کتاب کسی وقت میں اونٹ کا بوجھ ہو جائے گی۔ اور رشی منیوں کے نام سے پران وغیرہ کتابیں بنا دیں گے۔ تو آریہ ورتی لوگ توہمات کے دام میں پڑ کر ویدک دھرم سے گر کر خراب ہو جائیں گے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ راجا بھوج کو ویدوں کا کچھ کچھ خیال تھا ان کے بھوج پربندھ میں لکھا ہے۔

شیوؤں میں پاشوپت وغیرہ بہت سی شاخیں ہوئیں جیسے وام مارگیوں میں دس مہا
ودیا وغیرہ کی شاخیں ہیں۔ لوگوں نے شنکر آچاریہ کو شیو کا اوتار ٹھیرایا۔ ان کے پیرو سنیاسی بھی
شیومت میں شامل ہو گئے۔ اور وام مارگیوں کو بھی ملائے رہے۔ وام مارگی دیوی کی عبادت کرنے
والے ہوئے جو کہ شیو جی کی عورت ہے۔ اور شیو مہادیو کی عبادت کرنے والے ہوئے۔

رودراکش اور بھسم دھارن کرنے والوں کا بیان

۲۶۔ یہ دونوں رودراکش اور بھسم (خاک) آج تک لگاتے ہیں۔ لیکن جتنے وام مارگی وید
کے مخالف ہیں اتنے شیو نہیں ہیں۔

त्रिक् त्रिक् करालं भस्मरुद्राक्षविहीनम् ॥ १ ॥
रुद्राक्षान् कण्ठदेशे दशनपरिमितान्मस्तके विंशती द्वे,
षट् षट् कर्णप्रदेशे करयुगलगतान् द्वादशान्द्वादशैव ।
बाह्वोरिन्दोः कलाभिः पृथगिति गदितमेकमेवं शिखायाम्,
वक्षस्यष्टाऽधिकं यः कलति शतकं स स्वयं नीलकण्ठः ॥ २ ॥

اس قسم کے کئی طرح کے شلوک ان لوگوں نے بنائے۔ اور کہنے لگے کہ جس کے تن
پر بھسم اور گلے میں رودراکش نہیں ہے اس پر لعنت ہے۔ اس کو چانڈال کی مانند ترک کرنا چاہیے
جو گلے میں بتیس، سر میں چالیس، چھ چھ کانوں میں، بارہ بارہ ہاتھوں میں، سولہ سولہ بازوؤں میں، ایک
چوٹی میں اور چھاتی میں ایک سو آٹھ رودراکش پہنتا ہے۔ وہ ہو بہو مہادیو کی مانند ہے۔ ایسا ہی شاکت
بھی مانتے ہیں۔ پھر ان وام مارگیوں اور شیوؤں نے اصلاح کر کے بھگ لنگ کو قائم کیا جس
کو جلادھاری اور لنگ کہتے ہیں۔ اور اس کی پرستش کرنے لگے۔ ان بے شرموں کو ذرا
بھی شرم نہ آئی۔ کہ یہ کمینہ کام ہم کیوں کرتے ہیں۔

کسی شاعر نے کہا ہے کہ:- **स्वार्थी दोषं न पश्यति**

خود غرض لوگ اپنی غرض کو پورا کرنے میں برے کاموں کو بھی اچھا سمجھ کر عیب کو نہیں دیکھتے
ہیں۔ اسی پاشان وغیرہ مورتی اور بھگ لنگ کی پرستش میں تمام دھرم ارتھ کام موکش وغیرہ
سدھیاں ماننے لگے۔ راجہ بھوج کے بعد جب جینی لوگ اپنے بت خانوں میں بت قائم کرنے
اور ان کے دیدار و زیارت کو آنے جانے لگ گئے۔ تب تو ان پوپوں کے چیلے بھی جینیوں کے
بت خانوں میں جانے آنے لگ گئے اور ادھر مغرب میں کچھ دیگر مذاہب اور مسلمان لوگ بھی آریہ ورت

جسم رکھنے والا جیو برہم نہیں ہے کیونکہ برہم کے وصف عمل اور فطرت جیو میں نہیں گھٹتے سب ودیہ من وغیرہ حواس وغیرہ اشیا پرتھوی وغیرہ بھوت اور سب جیوں میں پرماتما ضابطۃ القلوب ہوکر قائم ہے۔ کیونکہ اسی پرماتما کے موجود کل ہونا وغیرہ اوصاف سب جگہ اُپنشدوں میں مشہور ہیں۔ ۹۔

جسم رکھنے والا جیو برہم نہیں ہے۔ کیونکہ برہم سے جیو کا فرق ذات سے ثابت ہے

اس قسم کے شاریرک سوتروں سے بھی ذات سے ہی برہم اور جیو کا فرق ثابت ہے۔ اسی طرح ویدانتیوں کی پیدائش اور قیامت بھی صادق نہیں آسکتی کیونکہ اُپ کرم یعنی شروع برہم سے اور اُپ سنگھار یعنی پرلے دفنا بھی برہم ہی میں کرتے ہیں جب دوسرا کوئی وجود نہیں مانتے۔ تو پیدائش اور فنا بھی برہما کے وصف ہو جاتے ہیں۔ مگر آفرینش اور فنا سے بری برہم کی تشریح وید وغیرہ سچے شاستروں میں کی ہے۔ سو نویں ویدانتیوں پر خفا ہوگا کیونکہ لاتغیر سے مبلو وغیرہ اوصاف والے برہم میں تبدیلی آفرینش اور لاعلمی وغیرہ کا امکان کسی طرح نہیں ہو سکتا اور فنا کے ہونے پر بھی برہم بحالت علت میں مادہ اور جیو برابر قائم رہتے ہیں اس لئے اُپ کرم (آفرینش) اور اُپ سنگھار (فنا) کے بارہ میں بھی ان نوین ویدانتیوں کی گھڑنت جھوٹی ہے۔ اس قسم کی دیگر بہت سی غلط باتیں ہیں کہ جو شاستروں پرتکش وغیرہ پرمانوں کے سراسر خلاف ہیں۔

وکرماجیت بھرتری بھوج کالیداس

۲۴۔ اس کے بعد جینیوں اور شنکر آچاریہ کے پیرواؤں کے اُپدیش کے اثرات آریہ ورت میں پھیلے اور باہمی تردید اور تائید بھی جاری رہی۔ شنکر آچاریہ کے تین سو برس پیچھے اجین شہر میں وکرم آدتیہ راجا کچھ اقبالمند راجہ ہوا جس نے سب راجاؤں کے درمیان پھیلی ہوئی لڑائی کو مٹا کر امن قائم کیا۔ بعد ازاں بھرتری ہری راجا شاعری وغیرہ شاستروں اور دیگر علوم میں بھی کچھ کچھ فاضل ہوا اس نے تارک الدنیا ہوکر سلطنت کو چھوڑ دیا وکرم آدتیہ کے پانچسو برس بعد راجہ بھوج ہوا اس نے صرف نحو اور شاعری استعارہ وغیرہ کی اتنی اشاعت کی کہ اسکے عہد سلطنت میں بکریاں چرانے والا کالیداس رگھونش کاویہ کا مصنف ہوا۔ راجہ بھوج کے پاس جو کوئی اچھا شلوک بنا کر لے جاتا تھا۔ اس کو بہت سی دولت دیتے تھے۔ اور اسکی عزت ہوتی تھی۔ اس کے بعد راجاؤں اور امیروں نے پڑھنا ہی چھوڑ دیا

شیومت

۲۵۔ اگرچہ شنکر آچاریہ سے پہلے وام مارگیوں کے بعد شیو وغیرہ سمپردائی مت والے بھی ہوتے تھے لیکن ان کا بہت زور نہیں ہوا تھا۔ مہاراجہ وکرم آدتیہ سے لیکر شیوؤں کا زور بڑھتا گیا

(ویاس جی کرت ویدانت سوتر)

برہم کے علاوہ دوسرا یعنی جیو دُنیا کا بنانیوالا نہیں ہے کیونکہ اس محدود طاقت اور علم والے جیو پر کائنات کا فاعل ہونا صادق نہیں آسکتا لہذا جیو برہم نہیں یہ اُپنشد کا قول ہے۔ اس برہم کو پاکر جیو آنندت ہوتا ہے۔

جیو اور برہم جُدا جُدا ہیں۔ کیونکہ ان دونوں کا فرق بیان کیا ہے۔ جو ایسا نہ ہوتا تو رس یعنی آنند سروپ برہم کو پاکر جیو آنند حاصل کرتا ہے۔ یہ حاصل ہونیوالے برہم اور حاصل ہونیوالے جیو کا بیان نہیں بن سکتا۔ اسلئے جیو اور برہم ایک نہیں۔

दिव्यो ह्यमूर्तः पुरुषः स बाह्याभ्यन्तरो ह्यजः ।

अप्राणो ह्यमनाः शुभ्रो ह्यक्षरात्परतः परः ॥

मुण्डकोपनिषदि (मु० २। खं० १। मं० २ (منڈک اُپنشد ۲-۱-۲)

دِویہ یعنی پاک شکل والا ہونے کی خاصیت سے پرُش سب میں حاضر ناظر اندر باہر بغیر تفاوت کے محیط ہونے والے "اَج" یعنی پیدائش موت جسم اختیار کرنے وغیرہ سے پاک سانس لینے یعنی جسم اور من کے تعلق سے آزاد تجلّے بالذات وغیرہ پریشور کی صفات ہیں۔ اکشر یعنی غیر فانی پرکرتی سے پرے یعنی لطیف جو جیو ہے اس سے بھی پرے برہم یا پریشور لطیف ہے۔ پرکرتی اور جیو سے برہم کا فرق بتلانیوالی وجوہات کے باعث پرکرتی اور جیووں سے برہم جدا ہے۔

اسی موجودگی برہم میں جیو کا یوگ اور جیو میں برہم کا یوگ (وصل) بیان کرنے سے جیو اور برہم جدا جدا ہیں۔ کیونکہ یوگ (ملاپ) فاصلہ والی چیزوں کا ہوتا ہے۔

اس برہم کے ضابط القلوب وغیرہ اوصاف بیان کئے ہیں۔ اور جیو کے اندر محیط ہونے کی وجہ سے محاط جیو محیط برہم سے الگ ہے۔ کیونکہ محاط اور محیط کا تعلق بھی جدا جدا ہونے کی حالت میں بن سکتا ہے۔ ۵۔

جیسے پریشور ذات میں جیو سے جُدا ہے۔ ویسے حواس انتہکرن پرتھوی وغیرہ بھوت (عناصر) سمت ہوا۔ سورج وغیرہ نورانی صفات کے بھوگ کے باعث اور دیوتا کہلانیوالے عالموں سے بھی پریشور جدا ہے۔

"गुहां प्रविष्टौ सुकृतस्य लोके" "शारीरे भवः शारीरः"

اس قسم کے اُپنشدوں کے اقوال سے جیو اور پریشور جُدا ہیں۔ ایسا ہی اُپنشدوں میں بھی بہت مقامات پر ذکر آیا ہے۔

یوگی جلال پاکر اپنے برہم سروپ کو حاصل کرکے دوسرے مالک سے آزاد ہو جاتا ہے یعنی خود اپنے آپ کا اور سب کا مالک بن کر برہم سروپ ہو کر مکتی میں رہتا ہے۔

جواب۔ ان سوتروں کے معنے ایسے نہیں۔ بلکہ ان کے سچے معنی یہ ہیں۔ سنیئے۔

جب تک جیو اپنی روح پاک ذات کو حاصل کرکے یعنی سب آلائشوں سے مبرا ہو کر پاک نہیں ہوتا تب تک یوگ سے جلال کو حاصل کرکے اپنے انتریامی برہم کو حاصل کرکے سرور میں قائم نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جب گناہ وغیرہ سے مبرا ہو کر جلال والا یوگی ہوتا ہے تب ہی برہم کے ساتھ مکتی کے سرور کو بھوگ سکتا ہے۔ ایسا جیمنی آچاریہ کا اعتقاد ہے۔ (۱)

جب بے علمی وغیرہ عیبوں سے مبرا ہو کر پاک محض چیتن ذات سے جیو قائم ہوتا ہے۔ تب ہی برہم سروپ کے ساتھ تعلق کو حاصل کرتا ہے۔ (۲)

جب برہم کے وصل سے جلال اور پاک علم معرفت کو حاصل کرکے زندگی میں ہی جیون مکت ہوتا ہے۔ تب اپنی پاک اصلی ذات کو حاصل کرکے سرور پاتا ہے ایسا ویاس منی جی کا اعتقاد ہے۔

جب یوگی کا ارادہ سچا ہوتا ہے تب خود پرمیشور کو پاکر مکتی کی راحت کو حاصل کرتا ہے۔ وہاں خود مختیار اور آزاد رہتا ہے جیسے دنیا میں کوئی اعلےٰ کوئی ادنےٰ ہوتا ہے ویسا مکتی میں نہیں بلکہ سب مکت جیو ایک سے رہتے ہیں۔

اگر ایسا نہ ہو تو۔

नेतरोऽनुपपत्तेः भेदव्यपदेशाच्च ॥ (१।१।१७) २॥

विशेषणभेदव्यपदेशाभ्यां च नेतरौ ॥ (१।१।२२) ३॥

अस्मिन्नस्य च तद्योगं शास्ति ॥ (१।१।१९) ४॥

अन्तस्तद्धर्मोपदेशात् ॥ (१।१।२०) ५॥

भेदव्यपदेशाच्चान्यः ॥ (१।१।२१) ६॥

गुहां प्रविष्टावात्मानौ हि तद्दर्शनात् ॥ (१।२।११) ७॥

अनुपपत्तेस्तु न शारीरः ॥ (१।२।३) ८

अन्तर्याम्यधिदैवादिषु तद्धर्मव्यपदेशात् ॥ (१।२।१८) ९॥

शारीरश्चोभयेऽपि हि भेदेनैनमधीयते ॥ (१।२।२०) १०॥

ہیں جیو کی صفات سے خلاف ہیں۔ اس لئے برہم اور جیو الگ الگ ہیں۔ مثلاً بوجھوس پن خاک کی صفات۔ ذائقہ اور چکنا پن سے جو کہ پانی کی صفات ہیں برخلاف ہے۔ اس لئے خاک اور آب بھی ایک نہیں ہو سکتے۔

اسی طرح جیو اور برہم میں تخصیص ہونے سے جیو اور برہم نہ کبھی ایک تھے نہ ہیں اور نہ کبھی ہونگے۔ اتنی بات سے ہی اندازہ لگا لیجئے گا کہ نشچل داس میں کتنی لیاقت تھی اور جس نے یوگ وششٹھ بنایا ہے۔ وہ کوئی نیا ویدانتی تھا۔ والمیک وششٹھ اور رامچندر جی کا تصنیف یا بیان کردہ نہیں ہے۔ کیونکہ وے سب وید کے پیرو تھے۔ وید کے خلاف نہ بنا سکتے تھے۔ اور نہ کچھ کہہ سن سکتے تھے۔

۲۲ سوال: ویاس جی نے جو شاریرک سُوتر بنائے ہیں۔ ان میں بھی جیو برہم کا ایک ہونا پایا جاتا ہے۔ | ویاس جی بھی جیو برہم کو جدا مانتے ہیں

सम्पद्याऽऽविर्भावः स्वेन शब्दात् ॥ १ ॥

ब्राह्मेण जैमिनिरुपन्यासादिभ्यः ॥ २ ॥

चितितन्मात्रेण तदात्मकत्वादित्यौडुलोमिः ॥ ३ ॥

एवमप्युपन्यासात् पूर्वभावादविरोधं बादरायणः ॥ ४ ॥

अत एव चानन्याधिपतिः ॥ ५ ॥ वेदान्त० अ० ४ । पा० ४ । सू० (१ २ । ३ । ६) १६ ॥

ویدانت درشن ۴۔۴ سُوتر ا و ۵ لغات ۷۔۹۔

یعنی جو اپنی اصلی ذات کو حاصل ہو کر ظاہر کرتا ہے۔ جو کہ پہلے برہم سروپ تھا کیونکہ لفظ رسوہ سے اپنی برہم ذات سمجھی جاتی ہے۔

"अयमात्मा अपहतपाप्मा"

اس قسم کے بیانات اور جلال حاصل کرنے کی وجوہات سے جیو برہم سروپ قائم ہوتا ہے ایسا جیمنی آچاریہ کا مت ہے۔ ۱۔

اور اوڈلومی آچاریہ برہدارنیک کے اس بیان کی بنا پر کہ جیو آتما کی ذات وہ برہم ہی ہے۔ یہ مانتا ہے کہ مکتی کی حالت میں جیو صرف چیتن روپ ہو کر رہتا ہے ۲۔

ویاس جی انہی مذکورہ بالا بیانات وغیرہ اور جلال حاصل کرنے کی وجوہات سے جیو کے برہم سروپ ہونے میں مطابقت مانتے ہیں۔

چھوٹ گئی ہو کیونکہ جس کا وجود ہے ہی نہیں اس کا عکس پڑنا بالکل ناممکن ہے مثلاً بانجھ کے لڑکے کا عکس کبھی نہیں ہو سکتا اور یہ بات

सन्मूलाः सोम्येमाः प्रजाः

چھاندوگیہ اپنشد کے ان اقوال کے خلاف کہتے ہو۔

(نوین ویدانتی) وششٹھ۔ شنکر آچاریہ وغیرہ سے لیکر نشچل داس تک جو تم سے بڑھ کر پنڈت ہوئے ہیں اور جو انہوں نے لکھا ہے کیا تم اس کی تردید کرتے ہو۔ ہم کو وششٹھ شنکر آچاریہ اور نشچل داس وغیرہ بڑھیا معلوم ہوتے ہیں۔

(سدھانتی) تم عالم ہو یا بے علم؟

(نوین ویدانتی) ہم بھی قدرے عالم ہیں۔

(سدھانتی) اچھا تو وششٹھ شنکر آچاریہ اور نشچل داس کے دعوے ہمارے سامنے ثابت کرو۔ ہم تردید کرتے ہیں۔ جس کا دعوے ثابت ہو جائے وہی بڑا ہے۔ اگر ان کی اور تمہاری بات ناقابل تردید ہوتی تو تم ان کے دلائل سے ہماری بات کی تردید کیوں کر سکتے اگر یہ کر سکو تو تمہاری اور ان کی بات قابل تسلیم ہو جائے۔ اغلب ہے شنکر آچاریہ وغیرہ نے تو جینیوں کے مت کی تردید کرنے کیلئے یہ اصول بطور دلیل کے اختیا کیا ہو۔ کیونکہ ملک اور زمانہ ضرورت کے مطابق اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے لئے بہت سے اپنا خاص مقصد رکھنے والے عالم اپنی آتما کے علم کے برخلاف بھی کر دیتے ہیں۔ اور اگر ان باتوں کو یعنی جیو ایشور کا ایک ہونا۔ جہان کا جھوٹا ہونا وغیرہ سچ نہیں مانتے تھے تو ان کی بات سچی نہیں ہو سکتی اور نشچل داس کی لیاقت دیکھئے۔

یہ انہوں نے برتی پربھاکر" میں جیو اور برہم کے ایک ہونے پر دلیل دی ہے کہ چیتن (ذی شعور) ہونے کے سبب جیو برہم سے جدا نہیں" یہ نہایت کم سمجھ آدمی کی بات کی مانند ہے۔ کیونکہ فقط التعلم سے ایک چیز دوسرے جیسی نہیں ہو جاتی تخصیص تفریق کا باعث ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی کہے۔

زمین اور پانی بیجان ہیں اس لئے ایک ہیں۔ تو جیسے یہ بات درست نہیں ہو سکتی ویسے نشچل داس کی بھی یہ تعریف فضول ہے۔ کیونکہ کم علمی اور غلطی کرنا وغیرہ وصف جیو میں برہم کے اور موجود کل ہمہ دان اور غلطی سے پاک ہونا وغیرہ خاص صفات برہم

(سدھانتی) نہیں بلکہ تمہاری سمجھ الٹی ہے۔ جیساکہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ بھلا یہ تو بتاؤ کہ پہلے اگیان کس کو ہوتا ہے؟

(نوین ویدانتی) برہم کو۔

(سدھانتی) برہم محدود العقل ہے یا ہمہ دان؟

(نوین ویدانتی) نہ ہمہ دان نہ محدود العقل کیونکہ ہمہ دانی اور کمتر دانی عارضہ والے میں ہوتی ہے۔

(سدھانتی) آپا دھی (عارضہ) والا کون ہے۔

(نوین ویدانتی) برہم۔

(سدھانتی) تو برہم ہی ہمہ دان اور محدود العقل ہوا۔ پھر تم نے ہمہ دان اور محدود العقل کی تردید کیوں کی تھی۔ اگر کہو کہ عارضہ فرضی یعنی جھوٹا ہے۔ تو کلپک یعنی فرض کرنیوالا کون ہے

(نوین سدھانتی) جیو برہم ہے یا کچھ اور؟

(سدھانتی) کچھ اور ہے۔ کیونکہ اگر برہم سروپ ہو تو جس نے جھوٹا خیال کیا وہ برہم ہی نہیں ہو سکتا جس کا خیال جھوٹا ہے وہ سچا کب ہو سکتا ہے۔

(نوین ویدانتی) ہم راستی اور دروغ ہر دو یا ہر دو کی تمیز کو جھوٹ خیال کرتے ہیں۔ اور زبان سے بولنا بھی جھوٹ ہے۔

(سدھانتی) جب تم جھوٹ کہنے اور ماننے والے ہو تو جھوٹ کیوں نہیں؟

(نوین ویدانتی) کچھ ہی ہو۔ جھوٹ اور سچ ہماری ہی گھڑنت ہے۔ اور ہم دونوں کے شاہد اور مسکن ہیں۔

(سدھانتی) جب تم سچ اور جھوٹ کے مسکن ہوئے تو ساہوکار اور چور کی مانند تم ہی ہوئے لہٰذا تم قابل اعتبار بھی نہیں رہے۔ کیونکہ معتبر وہ ہوتا ہے جو سچ ماننے سچ بولے اور سچ ہی کرنے۔ نہ جھوٹ مانے نہ جھوٹ بولے اور نہ جھوٹ کرے۔ جب تم اپنی بات کو آپ ہی جھوٹ کہتے ہو۔ تو تم "خود جھوٹے بننے" ہو۔

(نوین ویدانتی) انادی مایا کو جو کہ برہم کے سہارے رہ کر برہم پر ہی پردہ ڈالتی ہے اس کو مانتے ہو یا نہیں۔

(سدھانتی) نہیں کیونکہ تم مایا کے معنے ایسے کرتے ہو کہ ہر شے تو نہ ہو لیکن معلوم ہوتی ہو۔ اس کا عکس پڑے، اس بات کو وہ شخص مان سکتا ہے کہ جس کے دل کی آنکھ

اور متھرا میں جس انتہکرن والے برہم نے جو چیز دیکھی۔ اس کی یاد کاشی میں موجود اسی انتہکرن والے سے نہیں ہو سکتی کیونکہ ایک کے دیکھے کی یاد دوسرے کو نہیں ہو سکتی۔ جس چدابھاس برہم کے عکس نے متھرا میں دیکھا تھا۔ وہ چدابھاس برہم کا عکس کاشی میں نہیں رہتا۔ کیونکہ وہ متھرا والے انتہکرن میں ظاہر ہوتا ہے۔ وہ کاشی والا برہم نہیں ہوتا۔

اگر برہم ہی جیو ہے اور الگ نہیں۔ تو جیو کو ہمہ دان ہونا چاہیئے۔ اگر برہم کا عکس جدا ہے۔ تو پرتیہ بھجنا یعنی پہلے دیکھے سنے کا علم کسی کو نہیں ہونا چاہیئے۔

اگر کہو کہ برہم ایک ہے اس لئے یاد رہتا ہے۔ تو ایک مقام پر لاعلمی یا دورد ہونے سے کل برہم کو لاعلمی یا درد ہونا چاہیئے۔ اور ایسی ایسی مثالوں سے قدیم۔ پاک عیلیم۔ آزاد فطرت والے برہم کو تم نے ناپاک۔ لاعلم اور مقید وغیرہ عیوب والا جس کے حصے نہیں ہو سکتے۔ اس کو حصوں والا کر دیا۔

(نوین ویدانتی) بے شکل کا بھی عکس پڑتا ہے۔ مثلاً آئینہ یا پانی وغیرہ میں آکاش کا عکس پڑتا ہے۔ وہ نیلے رنگ کا یا کسی اور طرح کا گہرا دکھائی دیتا ہے۔ اسی طرح برہم کا بھی سب انتہکرنوں میں عکس پڑتا ہے۔

(سدھانتی) جب آکاش کی کوئی شکل ہی نہیں ہے۔ تو اس کو آنکھ سے کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا۔ جو چیز دکھائی ہی نہیں دیتی وہ آئینہ اور پانی وغیرہ میں کس طرح دکھائی دے گی۔ گہری یا لطیف شکل والی چیز دکھائی دیتی ہے۔ بے شکل نہیں۔

(نوین ویدانتی) تو پھر یہ جو اوپر نیلا سا دکھائی دیتا ہے۔ اور وہی آئینہ میں نظر آتا ہے۔ وہ کیا ہے؟

(سدھانتی) وہ زمین سے اُڑ کر گئے ہوئے آب و خاک اور آتش کے ذرات ہیں جن سے کہ بارش ہوتی ہے۔ اگر وہاں پانی نہ ہو تو بارش کہاں سے ہو۔

اس لئے جو دُور دُور خیمہ کی مانند نظر آتا ہے۔ وہ پانی کا حلقہ ہے۔ جیسے کہر دور سے دھندلا اور نزدیک سے لطیف اور خیمہ کی مانند نظر آتا ہے۔ ویسے ہی آکاش میں پانی نظر آتا ہے۔

(نوین ویدانتی) کیا ہماری رسّی۔ سانپ اور خواب وغیرہ کی مثالیں غلط ہیں۔

میں برہم کا عکس جسکو چدابھاس[1] کہتے ہیں۔ پڑا ہے۔ جب تک انتہکرن ہے۔ تب ہی تک جیو ہے۔ جب انتہکرن گیان (علم) کے ذریعہ نہ رہا تب جیو برہم سروپ ہے۔ اس چدابھاس کو اپنے برہم سروپ کی لاعلمی ہوتی ہے یعنی اپنے آپ کو فاعل بھوگنے والا سکھی۔ دکھی گنہگار نیکو کار (ماننا) اور جینے مرنے کو اپنے پر لاحق کرتا ہے۔ تب ہی تک دنیا کی بندشوں سے رہائی نہیں پاتا (سدھانتی) یہ مثال تمہاری فضول ہے۔ کیونکہ سورج شکل والا اور پانی کے برتن بھی شکل والے ہیں۔ سورج پانی کے برتنوں سے جدا اور پانی کے برتن بھی سورج سے جدا ہیں۔ تب ہی عکس پڑتا ہے۔ اگر بے شکل ہوتے تو ان کا عکس کبھی نہ ہو سکتا۔ اور جیسے پرمیشور کے بے شکل موجود کل آکاش کی مانند ہر جگہ موجود ہونے کی وجہ سے برہم سے کوئی شے یا کسی شے سے برہم جدا نہیں ہو سکتا اور ویاپیہ (محاط) ویاپک (محیط کل) کے تعلق کے باعث ایک بھی نہیں ہو سکتے۔ یعنی انیا نیہ دوتیک بھاو (لازم ملزمیت اور جداگانہ ذات) کے لحاظ سے دیکھنے کے باعث محاط اور محیط ملے ہوئے اور ہمیشہ جدا رہتے ہیں۔ اگر ایک ہوں۔ تو ان میں محاط اور محیط ہونے کا تعلق کبھی نہیں گھٹ سکتا۔ یہ بھی برہدارنیک کے انتریامی برہمن میں صاف طور سے لکھا ہے۔

اور برہم کا عکس بھی نہیں پڑ سکتا ہے کیونکہ بغیر شکل کے عکس کا ہونا ناممکن ہے اور اگر انتہکرن کے عارضہ کے باعث برہم کو جیو مانتے ہو۔ سو تمہاری یہ بات بچے پن کی مانند ہے۔ کیونکہ انتہکرن تو تبدیلی پذیر اور جدا جدا ہیں۔ اور برہم غیر متغیر اور حصوں میں نہ بٹنے والا ہے۔ اگر تم برہم اور جیو کو جدا جدا نہ مانو تو اس کا جواب دو کہ کیا جہاں جہاں انتہکرن جائیگا۔ وہاں وہاں کے برہم اگیانی اور جس جگہ کو انتہکرن چھوڑیگا وہاں وہاں کے برہم کو گیانی کر دے گا۔

جس طرح چھاتہ روشنی کے بیچ میں جہاں جہاں جاتا ہے۔ وہاں وہاں روشنی کو ڈھانپ لیتا ہے۔ اور جہاں سے ہٹتا ہے وہاں وہاں کی روشنی سے پردہ اٹھا دیتا ہے ویسے ہی انتہکرن برہم کو ہر ایک لحظہ میں گیانی اگیانی مقید اور آزاد کرتا جائیگا اگر مانا جاوے کہ اکھنڈ (ناقابل تقسیم) برہم کے ایک حصہ کے پردہ کا اثر سب جگہ ہونے سے سب برہم اگیانی ہو جاوے گا۔ کیونکہ وہ ذی شعور ہے۔

---

[1] من کا دوسرا نام چت ہے۔ اور جو چت میں منعکس ہو اسکو چدابھاس کہتے ہیں۔ اُسے من کہتے ہیں

(سدھانتی) یہ تمہارا کہنا: वदतोव्याघात: یعنی اپنے قول کی آپ تردید کرنے کی مانند ہے۔ کیونکہ کہتے ہو کہ غیر علم والی ہے۔ مگر اس کو ذی شعور یا غیر ذی شعور سچ جھوٹ نہیں کہہ سکتے۔ یہ ایسی بات ہے کہ جیسے سونے میں پیتل ملا ہو۔ اس کا صراف سے امتحان کرایا جائے۔ کہ آیا یہ سونا ہے یا پیتل تو تب وہ یہی کہے گا۔ کہ اس کو ہم نہ سونا مان سکتے ہیں نہ پیتل بلکہ اس میں دونوں دھاتیں ملی ہوئی ہیں۔

(نوین ویدانتی) دیکھو جس طرح گھٹ آکاش (گھڑے کے اندر موجود آکاش) کٹھ اکاش (مقام کے اندر موجود آکاش) میگھ آکاش (بادلوں کا آکاش) اور مہت اکاش (آکاش عظیم کی اپادھیاں ہیں یعنی گھڑا۔ گھر اور بادلوں کے ہونے سے آکاش مختلف معلوم ہوتے ہیں۔ درحقیقت مہت آکاش ہی ہے۔ اسی طرح بے علمی۔ کایت۔ جزویت اور انتہ کرنوں کے عارضوں کے باعث لاعلموں کو برہم جدا جدا معلوم ہو رہا ہے۔ درحقیقت ایک ہی ہے۔ دیکھو آگے کے حوالہ میں کیا لکھا ہے۔

अग्निर्यथैको भुवनं प्रविष्टो रूपं रूपं प्रतिरूपो बभूव।
एकस्तथा सर्वभूतान्तरात्मा रूपं रूपं प्रतिरूपो बहिश्च ॥

कठ उ० वल्ली ५। मं० ६।

جس طرح آگ لمبی چوڑی گول چھوٹی بڑی سب قسم کی شکل والی چیزوں میں محیط ہو کر ویسی ہی شکل میں دکھائی دیتی ہے۔ اور ان سے الگ ہے۔ ویسے ہی محیط کل ہو کر پرمیشور ہیں محیط ہو کر انتہ کرن کی شکل والا ہو رہا ہے۔ لیکن اس سے جدا ہے۔

(سدھانتی) یہ بھی تمہارا کہنا فضول ہے۔ کیونکہ جیسے گھڑے۔ مکان۔ بادل اور اکاش کو الگ الگ مانتے ہو۔ ویسے علت و معلول والے جہان اور جیو کو برہم سے اور برہم کو ان سے جدا مان لو؟

(نوین ویدانتی) جس طرح آگ سب میں داخل ہو کر دیکھنے میں اس شکل کی نظر آتی ہے اسی طرح پرمیشور بے جان اور جیو میں محیط ہو کر شکل والا یعنی کم علم والوں کو صورت والا نظر آتا ہے۔ درحقیقت برہم نہ بے جان اور نہ جیو ہے۔ جیسے پانی کے ہزار برتن رکھے ہوں۔ ان میں سورج کے ہزار عکس نظر آتے ہیں۔ مگر اصل میں سورج ایک ہی ہے۔ ان برتنوں کے ٹوٹنے پانی کے بہنے یا پھیلنے سے سورج نہ ٹوٹتا نہ چلتا اور نہ پھیلتا ہے۔ اسی طرح انتہ کرن

(نوین ویدانتی) ادھشٹھان (مسکن) کے بغیر سانپ معلوم نہیں ہوتا جیسے رسی نہ ہو تو سانپ معلوم نہیں ہو سکتا۔ جیسے رسی میں سانپ تینوں زمانوں میں نہیں ہے لیکن تاریکی اور قدرے روشنی کے ملاپ پر اچانک رسی کو دیکھنے سے سانپ کا وہم پیدا ہو کر خوف سے (انسان) کانپتا ہے۔ جب اس کو چراغ وغیرہ سے دیکھ لیتا ہے۔ اسی وقت وہم اور خوف دور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح برہم میں جو جہان کا جھوٹا علم ہوا ہے۔ وہ اور جگت (عالم) برہم کے عین علم ہونے پر دور ہو جاتے اور برہم کا علم حاصل ہوتا ہے۔ جس طرح کہ سانپ کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

(سدھانتی) برہم میں جہان کا غلط علم کس کو ہوا۔

(نوین ویدانتی) جیو کو۔

(سدھانتی) جیو کہاں سے ہوا؟ (نوین ویدانتی) اگیان (لاعلمی) سے۔

(سدھانتی) لاعلمی کہاں سے ہوئی اور کہاں رہتی ہے (نوین ویدانتی) لاعلمی ازلی ہے۔ اور برہم میں رہتی ہے۔ (سدھانتی) برہم میں برہم کی لاعلمی ہوئی یا کسی غیر کی۔ اور وہ لاعلمی کس کو ہوئی؟ (نوین ویدانتی) چدابھاس کو (سدھانتی) چدابھاس کی ماہیت کیا ہے؟ (نوین ویدانتی) برہم۔ برہم کو برہم کی لاعلمی یعنی اپنی ذات کو آپ ہی بھول جاتا ہے (سدھانتی) اس کے بھولنے کا باعث کیا ہے؟ (نوین ویدانتی) بے علمی (سدھانتی) بے علمی محیط کل ہمہ دان کی صفت ہے یا محدود العقل کی (نوین ویدانتی) محدود العقل کی۔

(سدھانتی) اچھا تمہارے اعتقاد میں ماسوائے ایک غیر محدود۔ ہمہ دان شعور بالذات کے دوسرا کوئی ذی شعور ہے یا نہیں؟ اور یہ کم علم والا وجود کہاں سے آیا؟ ہاں اگر مانو کہ کم علم والا ذی شعور وجود برہم سے جدا ہے۔ تو ٹھیک ہے۔ نہیں تو جب ایک حصہ میں برہم کو اپنی ذات کی لاعلمی ہو تو سب حصوں میں لاعلمی پھیل جائے۔ جیسے جسم میں پھوڑے کا درد سب جسم کے حصوں کو نکما کر دیتا ہے۔ اسی طرح برہم بھی ایک حصے میں لاعلم اور درد میں مبتلا ہو تو کل برہم میں بھی لاعلم اور درد محسوس کرنیوالا ہو جا

(نوین ویدانتی) یہ سب اپادھی (عارضہ) کا وصف ہے۔ برہم کا نہیں۔

(سدھانتی) اپادھی غیر علم والی ہے۔ یا علم والی اور سچ ہے یا جھوٹ؟

(نوین ویدانتی) انروچنیہ (گومگو) ہے۔ یعنی جس کو غیر علم والی بھی یا جھوٹی نہیں کہہ سکتے

(سدھانتی) تم تو رسّی کو وجود اور سانپ کو موہوم سمجھکر اس غلطی کے دام میں پڑے ہو۔ کیا سانپ وجود نہیں ہے؟ اگر کہو کہ رسّی میں نہیں تو وہ کسی اور جگہ (ہے) اور اسکا خیال دل میں ہے پس سانپ بھی موہوم نہ رہا۔ اسی طرح ستون میں آدمی۔ صدف میں چاندی وغیرہ کی کیفیت جان لینا اور خواب میں بھی جو نظر آتے ہیں۔ وے کسی اور جگہ ہیں اور ان کا خیال آتما میں بھی ہے۔ وہ خواب بھی وجود میں موہوم شے کے تصوّر کر لینے کی مانند نہیں۔

(نوین ویدانتی) جو کبھی نہ دیکھا نہ سُنا مثلاً اپنا سر کٹا ہے۔ اور آپ روتا ہے۔ پانی کی دھار اوپر جاری ہے۔ جو کبھی نہیں ہُوا تھا۔ وہ دیکھا جاتا ہے۔ وہ امر واقع کیونکر ہو سکتا ہے۔

(سدھانتی) یہ مثال بھی تمہارے دعوے کو ثابت نہیں کر سکتی۔ کیونکہ بغیر دید اور شنید کے خیال پیدا نہیں ہوتا۔ خیال کے بغیر یاداشت اور یاداشت کے بغیر اظہار دو بدو نہیں ہوتا۔ جب کسی نے سُنا یا دیکھا۔ کہ فلاں شخص کا سر کٹا۔ اور اس کے ماں باپ بھائی وغیرہ کو لڑائی میں سر کٹے روتے دیکھا اور فوارے کا پانی اوپر اُٹھتے دیکھا یا سُنا۔ اس کا خیال اس کی آتما میں ہوتا ہے جب حالت بیداری سے الگ ہو کر دیکھتا ہے۔ تب اس آتما میں وہی اشیا نظر آتی ہیں۔ جن کو دیکھا یا سُنا ہوتا ہے۔ اور جب اپنے ہی میں دیکھتا ہے۔ تب گویا اپنا سر کٹا آپ روتا اور اوپر کی طرف جاتی ہوئی پانی کی دھار نظر آتی ہے۔ یہ بھی وجود میں موہوم کے تصوّر کی مانند نہیں بلکہ جیسے نقشہ نویس پہلے سے دیکھے سُنے یا کئے ہوئے کو آتما سے (گویا) نکال کر کاغذ پر لکھ دیتے ہیں۔ یا عکس لینے والا عکس کو دیکھ کر آتما میں شکل کو قائم کر ہو بہو لکھ دیتا ہے۔

ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ کبھی کبھی خواب میں سابقہ یاد ہوئی ہوئی چیزوں کا اظہار ہوتا ہے۔ مثلاً اپنے معلم کو دیکھتا ہے۔ اور جب کبھی بہت مدت کے دیکھے یا سُنے ہوئے مگر بھولے ہوئے علم کی یاد آتی ہے۔ تب یاد نہیں رہتا۔ کہ جو میں نے اس وقت دیکھا سُنا یا کیا تھا اُسی کو دیکھتا سنتا یا کرتا ہوں۔ جیسے بیداری میں یاد رکھتا ہے۔ ویسے خواب میں باقاعدہ نہیں ہو سکتا۔ دیکھو پیدائشی اندھے کو خواب نہیں آتا۔

لہٰذا تمہارے ادھیا اور ادھیا روپ کی تعریف جھوٹی ہے۔ جو اور نوین ویدانتی لوگ دویت واد یعنی رسی میں سانپ وغیرہ کے اظہار کی تمثیل کو برہم میں جہان کے ظاہر ہونے کے بارہ میں دیتے ہیں۔ وہ بھی درست نہیں۔

نہیں توڑوا دیے تھے کیونکہ ان میں وید وغیرہ کی پاٹھ شالائیں بنانے کا ارادہ تھا۔ جب ویدمت کو قائم کر چکے اور علم پھیلانے کا خیال کرتے ہی تھے کہ اتنے میں دو جینیوں نے جو باہر سے برائے نام ویدمت کے معتقد اور اندر سے پکے جینی یعنی کپٹ منی" تھے۔ اور شنکر آچاریہ جن پر نہایت خوش تھے موقعہ پا کر ان کو ایسی زہریلی چیز کھلا دی کہ ان کی بھوک کم ہو گئی بعد از ان جسم پر پھوڑے پھنسی ہو کر چھ مہینے کے اندر مر گئے۔ تب سب کا جوش ٹھنڈا ہو گیا۔ اور جو علم کی اشاعت ہونیوالی تھی۔ وہ بھی نہ ہونے پائی۔ جو انہوں نے شاریرک بھاشیہ وغیرہ بنائے تھے۔ ان کی اشاعت شنکر آچاریہ کے شاگرد کرنے لگے یعنی جو جینیوں کی تردید کیلئے برہم برحق عالم فانی اور جیو (روح) برہم کا ایک ہونا بیان کیا تھا۔ اس کا وعظ کرنے لگے۔ جنوب میں سرینگر مشرق میں بھوگو وردہن۔ شمال میں جوشی اور دوارکا میں سارداسٹھ بنا کر شنکر آچاریہ کے شاگرد مہنت بن اور دولت مند ہو کر موج کرنے لگے کیونکہ شنکر آچاریہ کے پیچھے ان کے چیلوں کی بڑی عزت ہونے لگ گئی تھی۔

اب اس میں غور کرنا چاہیے کہ اگر جیو (روح) برہم (خدا) کی یکتائی اور دنیا کا جھوٹا ہونا۔ شنکر آچاریہ کا ذاتی اعتقاد تھا۔ تو عمدہ اعتقاد نہیں۔ اگر جینیوں کی تردید کے لیے اس اعتقاد کو بطور دلیل اختیار کیا ہو تو کچھ اچھا ہے۔ نوین ویدانتیوں کا اعتقاد حسب ذیل ہے

نوین ویدانتیوں کی تردید

۱۲۔ سوال ۔ دنیا مثل خواب ہے۔ (یا جیسے) رسی میں سانپ صدف (سیپ) میں چاندی۔ سراب میں پانی۔ فرضی دنیا اور اندرجال کی طرح یہ دنیا جھوٹی ہے۔ ایک برہم ہی سچا ہے۔

(سدھانتی) تم جھوٹا کس کو کہتے ہو۔

(نوین ویدانتی) جس کا وجود نہ ہو اور معلوم ہو وے۔

(سدھانتی) جس کا وجود ہی نہیں اس کا علم کیسے ہو سکتا ہے۔

(نوین ویدانتی) ادھیاس روپ سے۔

(سدھانتی) ادھیاس روپ کس کو کہتے ہیں۔

(نوین ویدانتی) چیز کچھ اور ہو اس میں دوسری شے کا سمجھا جانا۔ ادھیاس یعنی ادھیاس روپ ہے۔ اس کا دور کرنا اپ واد کہلاتا ہے۔ ان دونوں کے ذریعے غیر متغیر برہم میں تغیر پذیر جہان کا ظہور مانا جاتا ہے۔

کہ انمیں کونسا سچا اور کونسا جھوٹا ہے جب شنکر آچاریہ کی یہ بات سُنی۔ تو خوشی کے ساتھ بولے کہ ہم شاستر ارتھ کرا کر سچ جھوٹ کا فیصلہ ضرور کرائیں گے۔ جینیوں کے پنڈتوں کو دُور دُور سے بلا کر سبھا کرائی۔ اس میں شنکر آچاریہ کا ویدمت اور جینیوں کا وید کے برخلاف مت تھا یعنی شنکر آچاریہ کا پکش (دعوے) ویدمت کی تائید اور جینیوں کی تردید اور جینیوں کا پکش اپنے مت کی تائید اور وید کی تردید تھا۔ مباحثہ کئی روز ہوا۔ جینیوں کا مت یہ تھا کہ جگت بنانے والا ازلی پرمیشور کوئی نہیں۔ یہ دُنیا اور جیو آتما ازلی ہیں۔ ان دونوں کی پیدائش اور تباہی کبھی نہیں ہوتی۔ اس کے برخلاف شنکر آچاریہ کا مت تھا کہ ازلی سِدھ پرماتما ہی دُنیا کا بنانیوالا ہے۔ یہ دُنیا اور جیو جھوٹا ہے۔ کیونکہ اُس پرمیشور نے اپنی مایا سے دنیا بنائی وُہی پرورش اور فنا کرنیوالا ہے۔ اور یہ جیو اور پرپنچ خواب کی مانند ہے پرمیشور خود ہی سب جگت روپ (بشکل عالم) ہوکر لیلا (کھیل) کر رہا ہے۔ بہت دنوں تک مباحثہ ہوتا رہا لیکن آخرش دلیل اور حوالہ سے جینیوں کا مت شکست یاب اور شنکر آچاریہ کا مت فتحیاب رہا۔ تب ان جینیوں کے پنڈت اور سودھنوا راجہ نے ویدمت کو قبول کر لیا اور جین مت کو چھوڑ دیا۔ پھر بڑا شور و شر ہوا اور سودھنوا راجہ نے دیگر اپنے دوست آشنا راجاؤں کو لکھ کر شنکر آچاریہ سے مباحثہ کرایا۔ لیکن جینیوں کو شکست کا زمانہ آپہنچا تھا شکست کھاتے گئے۔ بعد ازاں شنکر آچاریہ کے آریہ ورت ملک میں سب جگہ گھومنے کا انتظام سودھنوا وغیرہ راجاؤں نے کرا دیا اور ان کی حفاظت کیلئے نوکر چاکر بھی رکھ دیئے اسی وقت سے سب کے یگیوپویت ہونے لگے اور ویدوں کی درس و تدریس (پڑھنا پڑھانا) نے رواج پکڑا۔ دس سال کے اندر سارے آریہ ورت ملک میں گھوم کر جینیوں کی تردید اور ویدوں کی تائید کی۔

شنکر آچاریہ کے وقت میں جین ودھونس (تباہ ہوئے) یعنی اب جتنے بُت جینیوں کے نکلتے ہیں۔ وے شنکر آچاریہ کے وقت میں ٹوٹے ہیں۔ جو بغیر ٹوٹے نکلتے ہیں۔ وے جینیوں نے زمین میں گاڑ دیئے تھے کہ توڑے نہ جائیں وے ابتک کہیں کہیں زمین میں سے نکلتے ہیں۔ شنکر آچاریہ کے پہلے شیومت بھی تھوڑا سا رائج تھا (اس نے) اسکی اور وام مارگ کی بھی تردید کی۔ اسوقت اس مُلک میں دولت بہت تھی اور لوگوں کے دلوں میں مُلکی ہمدردی کا خیال بھی تھا۔ جینیوں کے مندر شنکر آچاریہ اور سودھنوا راجہ نے

بنیاد غلطی سے ویدوں پرمان کہ ویدوں کی بھی مذمت کرنے لگے۔ اس کے پڑھنے پڑھانے وغیرہ اور برہمچریہ وغیرہ اصولوں کو بھی تباہ کیا۔ جہاں جتنی کتابیں وید وغیرہ کی پائیں۔ اُن کو تلف کیا۔ آریوں پر بہت سا حکومت کا زور بھی چلایا اور تکلیف دی جب انکو خوف اور خطرہ نہ رہا۔ تب اپنے مت والے گرہستی اور سادھوؤں کی عزت اور وید کے پیروؤں کی بےعزتی کرنے اور طرفداری سے سزا بھی دینے لگے اور خود عیش و آرام اور غرور میں آ کر پھول کر پھرنے لگے رشبھ دیو سے لیکر مہابیر تک اپنے تیرتھنکروں کے بڑے بڑے بُت بنا کر پرستش کرنے لگے۔ یعنی پاشان وغیرہ مورتی پوجا کی بنیاد جینیوں سے پھیلی۔ پرمیشور کا ماننا کم ہوا۔ پتھر وغیرہ مورتی پوجا میں مصروف ہوئے۔ ایسی تین سو برس تک آریہ ورت میں جینیوں کی سلطنت رہی بہت لوگ وید کے علم وغیرہ سے ناواقف ہو گئے تھے اس بات کو تقریباً اڑھائی ہزار برس گذرے ہونگے۔

شنکر آچاریہ کا ظہور

۱۲۔ بائیس سو برس ہوئے کہ ایک شنکر آچاریہ دراوڑ ملک میں پیدا شدہ براہمن برہمچریہ سے ویاکرن وغیرہ سب شاستروں کو پڑھ کر سوچنے لگے۔ کہ آہ! سچے پرمیشور کے تسلیم و ہدایت کرنیوالے ویدمت کا چھوٹنا اور جین پرمیشور کے نہ ماننے والے مت کا رائج ہونا بڑے نقصان کی بات ہوئی ہے۔ اسکو کسی طرح رفع کرنا چاہیئے۔ شنکر آچاریہ جی شاستر کے علاوہ جین مت کی کتابوں کو بھی پڑھتے تھے اور ان کی دلیل بھی بہت مضبوط تھی۔ اُنہوں نے سوچا کہ انکو کس طرح ہٹائیں۔ یقین ہوا کہ واعظ اور مباحثہ کرنیسے یہ لوگ ہٹیں گے۔ ایسا سوچکر اُجین شہر میں آئے وہاں اسوقت سودھنوا راجہ تھا۔ جو جینیوں کی کتابیں اور کچھ سنسکرت بھی پڑھا تھا۔ وہاں جاکر وید کا اُپدیش کرنے لگے اور راجہ سے ملکر کہا کہ آپ سنسکرت اور جینیوں کی بھی کتاب پڑھے ہو اور جین مت کو مانتے ہو۔ اس لئے آپ کو میں کہتا ہوں کہ جینیوں کے پنڈتوں کے ساتھ میرا مباحثہ کرایئے اس شرط پر کہ جو ہارے وہ جیتنے والے کا مذہب اختیار کرے اور آپ بھی جیتنے والے کا مذہب قبول کیجیئے گا اگرچہ سودھنوا راجہ جین مت میں تھا۔ تو بھی سنسکرت کی کتابیں پڑھنے سے اس کی عقل میں کچھ علم کی روشنی تھی۔ اس لئے اس کے دل میں پرلے درجہ کی سوچ سمجھ سکنے کی ناقابلیت نہیں چھائی تھی۔ کیونکہ جو عالم ہوتا ہے۔ وہ سچ اور جھوٹ کی آزمائش کرکے سچ کو قبول اور جھوٹ کو چھوڑ دیتا ہے

جب تک سودھنوا راجہ کو بڑا عالم اُپدیشک (واعظ) نہیں ملا تھا۔ تب تک شک میں تھے

سوائے اپنی غرض پوری کرنیکے دوسری کچھ بھی بات نہیں جانتے اور نہیں مانتے۔

وام مارگ نے بدھ مت کی ضرورت قائم کی

۱۵۔ اوّل جب ان پوپوں کی ایسی بدفعلیاں دیکھیں۔ اور (دوئم) مُردے کا ترپن شرادھ ہوتا دیکھا۔ تو ایک سخت خوفناک ویدشاستروں کی مذمت کرنے والا بودھ یا جین مت رائج ہُوا۔

بدھ مت کا آغاز

۱۶۔ سُنتے ہیں کہ اسی ملک میں گورکھپور کا ایک راجہ تھا اس سے پوپوں نے یگیہ کرایا۔ اس کی پیاری رانی کا سنگم گھوڑے کے ساتھ کرایا جس سے وہ مر گئی اس پر وہ بعد ازاں دُنیا چھوڑ کر اپنے لڑکے کو سلطنت سونپ اور سادھو ہو کر پوپوں کی قلعی کھولنے لگا۔ اسکی شاخ کے طور پر چارواک اور ابھانک مت بھی ہُوا تھا۔ انہوں نے اس قسم کے شلوک بتائے ہیں۔

पशुश्चेन्निहितः स्वर्गं ज्योतिष्टोमे गमिष्यति ।
स्वपिता यजमानेन तत्र कस्मान्न हिंस्यते ॥
मृतानामिह जन्तूनां श्राद्धं चेत्तृप्तिकारणम् ।
गच्छतामिह जन्तूनां व्यर्थं पाथेयकल्पनम् ॥

جو حیوان مار کر آگ میں ہوم کرنیسے حیوان سورگ کو جاتا ہے۔ تو یجمان اپنے باپ وغیرہ کو مار کر سورگ میں کیوں نہیں پہنچے؟ جو مرے ہوئے انسانوں کی سیری کیلئے شرادھ اور ترپن ہوتا ہے تو غیر ملک میں جانیوالے انسان کو راستے کا خرچ کھانے پینے کیلئے باندھنا فضول ہے کیونکہ جب مرے ہوئے کو شرادھ ترپن سے ان جل پہنچتا ہے تو جیتے ہوئے غیر ملک میں رہنیوالے یا راستے میں چلنے والوں کو گھر میں خوراک بنی ہوئی برتن میں ڈال۔ لوٹا بھر ان کے نام پر رکھنے سے کیوں نہیں پہونچتی۔ جو جیتے ہوئے دُور ملک یا دس ہاتھ پر بیٹھے ہُوئے کو دیا ہُوا نہیں پہونچتا۔ تو مرے ہوئے کے پاس کس طرح پہنچ سکتا ہے۔

جین مت اور بت پرستی کا آغاز

۲۰۔ لوگ ان کی ایسی مدلل ہدایتوں کو ماننے لگے۔ اور اُن کا مت بڑھنے لگا۔ جب بہت سے راجا جاگیردار اُن کے مت میں ہوئے۔ تب پوپ جی بھی اُن کی طرف جھکے۔ کیونکہ اُن کو جدھر مال اچھا ملا۔ وہیں چلے گئے فوراً جین بننے لگے۔ جینیوں میں بھی اَور طرح کی پوپ لیلا بہت ہے وہ بارہویں باب میں لکھینگے۔ بہت لوگوں نے ان کا مت قبول کیا۔ لیکن وہ لوگ جو پہاڑ۔ کاشی۔ قنوج۔ مغربی۔ جنوبی۔ ملک والے تھے۔ انہوں نے جینیوں کا مت قبول نہیں کیا تھا۔ وہ جینی وید کے معنی نہ جان کر بیرونی پوپ لیلا کی

کہ جو براہمن گرنتھوں میں اشومیدھ۔گومیدھ۔نرمیدھ وغیرہ الفاظ درج ہیں۔اُن کے ٹھیک ٹھیک معنی نہیں جانتے۔کیونکہ جو جانتے تو ایسا غضب کیوں کرتے۔

اشومیدھ وغیرہ کے صحیح معنے

۱۵۔سوال۔اشومیدھ گومیدھ نرمیدھ وغیرہ الفاظ کے معنی کیا ہیں؟
جواب۔ان کے معنی تو یہ ہیں کہ:۔

राष्ट्रं वा अश्वमेधः [शत० १३।१।६।३]
अन्नꣳ हि गौः ॥ [शत० ४। ३। १। २५] अग्निर्वा अश्वः ।
आज्यं मेधः ॥ शतपथब्राह्मणे ॥ (ست پتھ ۴-۳-۱-۲۵)

گھوڑے گائے وغیرہ حیوان نیز انسان مار کر ہوم کرنا کہیں نہیں لکھا صرف وام مارگیوں کی کتابوں میں ایسے جھوٹے معنی لکھے ہیں۔بلکہ یہ بھی بات وام مارگیوں نے چلائی ہے اور جہاں جہاں تحریر ہے۔ وہاں وہاں بھی وام مارگیوں نے جعلسازی کی ہے۔
دیکھو راجہ کا انصاف۔دھرم سے رعیت کی پرورش کرنا۔یجمان (علم وغیرہ کا دینے والا) کا علم پڑھانا۔آگ میں گھی وغیرہ کا ہوم کرنا ("آشومیدھ") کہلاتا ہے۔
اناج۔حواس۔شعاع زمین وغیرہ کو پاکیزہ رکھنا گومیدھ کہلاتا ہے۔
اور جب انسان مرجائے تب اس کے جسم کو باقاعدہ جلانا نرمیدھ کہلاتا ہے

قربانی سے بہشت نہیں ملتا

۱۶۔سوال۔یگ کرنیوالے کہتے ہیں۔کہ یگ کرنے سے یجمان اور حیوان بہشت کو جاتے تھے۔نیز ہوم کرکے پھر حیوان کو زندہ کرتے تھے یہ بات سچی ہے یا نہیں
جواب۔نہیں جو بہشت کو جاتے ہوں۔تو ایسی بات کہنے والے کو مار ہوم کر بہشت کو پہنچانا چاہیئے۔یا اس کے پیارے ماں باپ عورت اور لڑکے وغیرہ کو مار ہوم کر کیوں نہیں پہنچواتے یا ویدی میں سے پھر کیوں زندہ نہیں کر لیتے ہیں؟
سوال۔جب یگیہ کرتے ہیں۔تو ویدوں کے منتر پڑھتے ہیں جو ویدوں میں نہ ہوتے تو کہاں سے پڑھتے

ویدمیں حیوانوں کی قربانی

جواب۔منتر کسی کو کہیں پڑھنے سے نہیں روکتا۔کیونکہ وہ ایک شبد ہے لیکن ان کے معنی ایسے نہیں ہیں۔کہ حیوان کو مار کر ہوم کرنا جیسے अग्नये स्वाहा اس قسم کے منتروں کے معنی یہ ہیں کہ) آگ میں سامگری یعنے طاقت دینے والے گھی وغیرہ اچھی چیزوں کے ہوم کرنے سے ہوا۔بارش پانی پاکیزہ ہو کر دنیا کو راحت پہنچاتے ہیں لیکن ان سچے معانی کو وہ جاہل نہیں سمجھتے تھے کیونکہ جو خود غرضی کے خیال والے ہوتے ہیں وہ

جو انسان جھوٹ چلاتا ہے وُہ سچائی کی بُرائی ضرور ہی کرتا ہے (چنانچہ) دیکھئے وام مارگی کیا کہتے ہیں۔ وید شاستر اور پران یہ سب معمولی فاحشہ عورتوں کی مانند ہیں۔ اور جو یہ شامبھوی وام مارگ کی مُدرا ہے۔ وُہ ایک پردہ دار خاندان کی عورت کی مانند ہے۔ اِس لئے اِن لوگوں نے صرف وید کے برخلاف مذہب قائم کیا ہے۔ پھر (جب) ان لوگوں کا مذہب بہت پھیلا تب فریب کر کے ویدوں کے نام سے بھی وام مارگ کی تھوڑی لیلا چلائی۔ یعنی

सौत्रामण्यां सुरां पिबेत् । प्रोक्षितं भक्षयेन्मांसम् ।
वैदिकी हिंसा हिंसा न भवति ॥
न मांसभक्षणे दोषो न मद्ये न च मैथुने ।
प्रवृत्तिरेषा भूतानां निवृत्तिस्तु महाफला ॥

मनु० [अ० ५।५६

ترجمہ۔ سوترامنی یگیہ میں شراب پیوے۔ یگیہ میں گوشت کھانے میں عیب نہیں ویدکی ہدایت کے بموجب کی ہوئی ہنسا ہنسا نہیں کہلاتی۔ ماس کھانے شراب پینے۔ زنا کرنے میں عیب نہیں۔ منو ادھیائے (۵-۵۶)۔

سوترامنی یگیہ میں شراب پیوے (اس کے درست و صحیح معنی یہ ہیں۔ کہ سوترامنی یگیہ میں سوم رس یعنی سوم بلی کا عرق پیوے) پروکشٹ یعنی یگیہ میں گوشت کھانے میں عیب نہیں (ایسی پامرپن (درزالت) کی باتیں وام مارگیوں نے چلائی ہیں) اِن سے پوچھنا چاہیئے کہ جو وید کی ہنسا ہنسا نہ ہو تو تجھ اور تیرے خاندان کو مار کر ہوم کر ڈالیں۔ تو کیا ڈر ہے۔ گوشت کھانے۔ شراب پینے۔ زناکاری کرنے وغیرہ میں عیب نہیں۔ یہ کہنا چھوکرا پن ہے کیونکہ بغیر جانداروں کو تکلیف دئے۔ گوشت حاصل نہیں ہوتا۔ اور بغیر قصور کے ایذا دینا دھرم کا کام نہیں شراب پینے کی تو سب جگہ ممانعت ہی ہے۔ کیونکہ اب تک وام مارگیوں کے سوائے کسی کتاب میں نہیں لکھا۔ بلکہ سب جگہ ممانعت ہے اور بغیر بیاہ کے جماع میں بھی عیب ہے۔ اِس کو بے عیب کہنے والا خود عیبی ہے۔

ایسے ایسے قول بھی رشیوں کی کتابوں میں ڈالکر کتنے ہی رشی منیوں کے نام سے کتابیں بنا کر گومیدھ۔ اشومیدھ نام کے یگیہ بھی کرانے لگ گئے تھے۔ یعنی ان حیوانوں کو مار کر ہوم کرنے سے یجمان اور حیوان کو بہشت ملتا ہے اِس مشہور بات کی بابت تحقیق تو یہ ہے

हालां पिबति दीक्षितस्य मन्दिरे सुप्तो निशायां गणिकागृहेषु
विराजते कौलवचक्रवर्ती ॥ [रुद्रयामल तंत्र]

جو مکیشت یعنی کلال کے گھر میں جاکر بوتل پر بوتل چڑھاوے۔ رنڈیوں کے گھر میں جاکر ان سے بدفعلی کرکے سووے جو اس قسم کے کام بے شرم اور بےخوف ہوکر کرے وہی وام مارگیوں میں سب سے اعلیٰ شہنشاہِ عالم کی مانند مانا جاتا ہے یعنی جو بڑا بدچلن ہو وہی اُنہیں بڑا۔ جو اچھے کام کرے اور بُرے کاموں سے ڈرے وہ چھوٹا ہے۔ کیونکہ

पाशबद्धो भवेज्जीवः पाशमुक्तः सदा शिवः ॥

[ज्ञानसंकलनी तन्त्र । श्लोक ४३] گیان سنکلنی تنتر شلوک ۴۳۔

اِس طرح پر تنتر میں کہا ہے کہ جو دُنیا کی شرم شاستر کی شرم۔ خاندان کی شرم۔ ملک کی شرم وغیرہ قیدیوں میں مقید ہے وُہ جیو اور جو بے شرم ہوکر بُرے کام کرے وُہی سدا شیو ہے۔ اُڈیس تنتر وغیرہ میں ایک بات لکھی ہے کہ ایک گھر میں چاروں طرف طاقچے ہوں۔ اُن میں شراب کی بوتلیں بھر کر رکھ دینی چاہئیں۔ جو آدمی اِن طاقچوں میں سے ایک بوتل پی کر دوسرے طاقچہ کیطرف جائے اسمیں سے پی کر تیسرے کیطرف اور تیسرے میں سے پیکر چوتھے کیطرف جاوے اور کھڑا رہ کر تب تک شراب پیتا جاوے کہ جب تک لکڑی کی مانند زمین پر نہ گر پڑے پھر جب نشہ اُترے تب اسیطرح پیکر گر پڑے۔ پھر تیسری دفعہ اسی طرح پی کر اُٹھے تو اس کا دوبارہ جنم نہیں ہوتا۔ ہاں سچ تو یہ ہے کہ ایسے ایسے انسانوں کو دوبارہ انسان کا جنم ملنا ہی مشکل ہے۔ البتہ نیچ یونی (ادنےٰ جنم) میں پڑ کر بہت دیر تک اِس میں رہیں گے۔ وامیوں کے تنتر گرنتھوں میں یہ بات بطور اصُول کے لکھی ہے کہ ایک ماں کے سوائے کسی عورت کو بھی نہ چھوڑنا چاہیئے۔ یعنی خواہ اپنی لڑکی یا بہن وغیرہ ہی کیوں نہ ہو۔ سب کے ساتھ سماگم کر لینا چاہیئے۔ اِن وام مارگیوں کی دس مہا ودیا (اعلیٰ علوم) مشہور ہیں اِن میں سے ایک ماتنگی ودیا والا کہتا ہے۔ کہ

मातरमपि न त्यजेत् ॥

یعنی ماں کو بھی سماگم کئے بغیر نہ چھوڑنا چاہیئے۔ اور عورت مرد کے سماگم کے وقت منتر جپتے (دہراتے) ہیں کہ ہم کو کمالیت حاصل ہوجائے۔ اِس قسم کے پاگل اور پرلے درجہ کے وحشی انسان بھی دُنیا میں کم ہونگے۔

کا شُدھی۔ اور پُشپ مچھلی کا نام تر تیا جل۔ تو میکا اور مدرا کا نام چیترتھی اور زناکاری کا نام پنچمی۔ ایسے ایسے نام اِس لئے رکھے ہیں کہ کوئی دوسرا نہ سمجھ سکے۔ کول آر درویر شامبھوا ور گن وغیرہ اپنے نام رکھے ہیں۔ اور جو وام مارگ مت میں نہیں ہیں اُن کے نام کنٹک "بے مکھ" شوشک پشو" وغیرہ رکھے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ جب بھیروی چکر چل رہا ہو۔ تب اِس میں داخل شُدہ برہمن سے لیکر چانڈال تک۔ کا نام درج ہوجاتا ہے اور جب بھیروی چکر سے الگ ہوجائیں تب سب لوگ اپنے اپنے ورنوں میں ہوجائیں بھیروی چکر میں وام مارگی لوگ زمین یا تختی پر ایک نقطہ مثلث۔ مربع یا دائرہ بناکر اس پر شراب کا گھڑا رکھ کر اس کی پرستش کرتے ہیں۔ پھر ایسا منتر پڑھتے ہیں۔

ब्रह्मशापं विचोमथ۔ یعنی اے شراب! تو برہما وغیرہ کی بددعا سے بری ہوجا۔ ایک پوشیدہ جگہ میں کہ جہاں سوائے وام مارگی کے دوسرے کو نہیں آنے دیتے۔ عورت اور مرد جمع ہوتے ہیں۔ وہاں (مرد) ایک عورت کو برہنہ کرکے پرستش کرتے اور عورتیں کسی مرد کو برہنہ کرکے پرستش کرتی ہیں۔ پھر کوئی کسی عورت کو کوئی اپنی یا دوسرے کی لڑکی کو کوئی کسی اور کی یا اپنی ماں بہن۔ بہو وغیرہ کو (جو وہاں آتی ہیں) پکڑ سکتا ہے ایک برتن میں شراب بھر کر گوشت اور بڑے وغیرہ ایک تھال میں بھر کر وہاں رکھ دیتے ہیں، جو اُن کا آچاریہ ہوتا ہے وُہ شراب کے پیالے کو ہاتھ میں لیکر بولتا ہے کہ "بھیرو واہم وشووا ہم" یعنی میں بھیرو یا شو ہوں" اور یہ کہہ کر پی جاتا ہے۔ پھر اسی جُوٹھے برتن سے سب پیتے ہیں اور جب کسی کی عورت یا فاحشہ عورت کو برہنہ کرکے یا کسی مرد کو برہنہ کرکے ہاتھ میں تلوار دیتے ہیں۔ تو اس عورت کا نام دیوی اور اس مرد کا نام مہادیو رکھتے ہیں۔ ان کے اعضائے تناسل کی پرستش کرتے ہیں۔ پھر اس دیوی یا شو کو شراب کا پیالہ پلاکر پھر اِس جُوٹھے برتن سے سب لوگ ایک ایک پیالہ پیتے ہیں۔ پھر اسی طرح سلسلہ وار پی پی کر نشے میں چُور ہوجاتے ہیں۔ چاہے کوئی کسی کی بہن لڑکی یا ماں کیوں نہ ہو جسکی جس کے ساتھ خواہش ہو اس کے ساتھ بدفعلی کرتے ہیں۔ کبھی کبھی بہت نشہ چڑھنے سے جُوتے اور لاتیں چلتیں مُکا مُکی ہوتے اور بال کھینچتے ہُوئے آپس میں لڑتے ہیں۔ کسی کو وہاں قے آجائے تو اِن میں جو کامل اگھوری یعنی سدھ گنا جاتا ہے۔ وُہ قے شدہ چیز کو بھی کھا لیتا ہے۔ ان کے سب سے بڑے سدھ کی یہ باتیں ہیں۔ کہ

पीत्वा पीत्वा पुनः पीत्वा यावत्पतति भूतले ।
पुनरुत्थाय वै पीत्वा पुनर्जन्म न विद्यते ॥ ३ ॥ महानिर्वाणतंत्र
मातृयोनिं परित्यज्य विहरेत् सर्वयोनिषु ॥ ४ ॥
वेदशास्त्र पुराणानि सामान्यगणिका इव ।
एकैव शाम्भवी मुद्रा गुप्ता कुलवधूरिव ॥ ५ ॥

ज्ञानसंकलनी तन्त्र

دیکھئے ان گبر گنڈ پوپوں کی لیلا کہ جو وید کے برخلاف بھاری ادھرم کے کام ہیں۔ انہی کو وام مارگیوں نے عمدہ مانا ہے۔ شراب۔ گوشت۔ مچھلی۔ مدرا۔ پوری۔ کچوری اور بڑے۔ روٹی وغیرہ چیزیں یونی پاترآدھار مدرا۔ اور پانچویں زناکاری (مانی ہے) یعنی مرد سب شو کی مانند اور عورات سب پاربتی کی مانند ہیں۔

अहं भैरवस्त्वं भैरवी ह्यावयोरस्तु सङ्गमः ।

خواہ کوئی مرد ہو یا عورت اس اوٹ پٹانگ قول کو پڑھ کر باہم سماگم (صحبت) کرنے سے وام مارگی گناہ نہیں مانتے۔ جن نیچ عورتوں کو چھونا نہیں چاہئے۔ انکو نہایت پاکیزہ انہوں نے مانا ہے۔ جیسے شاستروں میں حیض والی وغیرہ عورتوں کے چھونے کی ممانعت ہے اُن کو وام مارگیوں نے نہایت پاکیزہ مانا ہے اِن کا انڈ بنڈ شلوک سنئے

रजस्वला पुष्करं तीर्थं चाण्डाली तु स्वयं काशी चर्मकारी प्रयागः स्याद्रजकी मथुरा मता । अयोध्या पुक्कसी प्रोक्ता ॥

حیض والی عورت کے ساتھ صحبت کرنا ایسا ہے جیسا کہ پشکر میں نہانا۔ چانڈال کی عورت سے صحبت کرنا گویا کاشی کی زیارت ہے۔ چماری کے ساتھ بدفعلی کرنا گویا پریاگ میں نہانا ہے دھوبن کے ساتھ صحبت کرنا گویا متھرا کی زیارت کرنا ہے اور فاحشہ عورت کے ساتھ بدفعلی کرنا گویا اجودھیا کی زیارت کرکے آنا ہے۔ شراب کا نام "تیرتھ" رکھا ہے۔ گوشت

یقین دلایا کہ پوپ کُن والے نام نہاد برہمن سادھو چاہیں سو کریں۔ اُن کو کبھی سزا نہ دینی چاہیئے۔ یعنی ان کو سزا دینے کی دل میں خواہش نہ کرنی چاہیئے۔ جب ایسی جہالت چھائی۔ تب جیسی پوپوں کی خواہش ہوئی ویسا کرنے کرانے لگے ؛

بُرے اُپدیشک نہ رہنے کا نتیجہ

۱۳۔ اس خرابی کے اسباب مہابھارت کے جنگ سے ایکہزار برس پیشتر سے ہی شروع ہو گئے تھے۔ اگرچہ اس زمانہ میں رشی منی بھی تھے تاہم کچھ کچھ سستی غفلت حسد بغض کے جو بیج بوئے گئے تھے۔ وے بڑھتے بڑھتے بڑے ہو گئے (آخرکار) جب سچا اُپدیش (ہدایت) نہ رہا۔ تب آریہ ورت میں جہالت پھیلنے سے ایکدوسرے کے ساتھ لڑنے جھگڑنے لگے۔ کیونکہ

उपदेश्योपदेष्टृत्वात् तत्सिद्धिः । इतरथान्धपरम्परा ॥

सांख्य सू० [अ० ३ । ७६ । ८१] (سانکھیہ ۳۔۷۹۔۸۱)

جب اچھے اچھے اُپدیشک (ہادی یا واعظ) ہوتے ہیں تب اچھی طرح دھرم ارتھ۔ کام اور موکش حاصل ہوتے ہیں۔ اور جب اچھے اپدیشک اور (شروتا) سامعین نہیں رہتے تب تاریکی کا دور چلتا ہے پھر بھی جب ست پُرش پیدا ہو کر ست اُپدیش کرتے ہیں تب ہی تاریکی کا دور نابود ہو کر روشنی کا دور چلتا ہے۔

وام مارگ

۱۴۔ پھر وے پوپ لوگ اپنے اور اپنے پاؤں کی پُوجا کرانے اور کہنے لگے کہ اسی میں تمہاری بہتری ہے۔ جب یہ لوگ ان کے بس میں ہو گئے تب غفلت اور نفس پرستی میں غرق ہو کر گڈریے کی مانند جھوٹے گورو بنکر چیلے پھنسانے لگے۔ علم۔ طاقت۔ عقل۔ ہمت۔ بہادری۔ شجاعت وغیرہ نیک اوصاف سب برباد ہوتے گئے پھر جب نفس پرستی میں ڈوبے تو گوشت و شراب کا استعمال چھپ چھپ کر کرنے لگے۔ پھر انہی میں سے ایک وام مارگ مت قائم ہو گیا۔

मद्यं मांसं च मीनं च मुद्रा मैथुनमेव च ।

एते पञ्च मकाराः स्युर्मोक्षदा हि युगे युगे ॥ १ ॥ कालीतंत्रादि

प्रवृत्ते भैरवीचक्रे सर्वे वर्णा द्विजातयः ।

निवृत्ते भैरवीचक्रे सर्वे वर्णाः पृथक् पृथक् ॥ २ ॥ कुलार्णवतंत्र

۱۔ دھرم۔ فرائض۔ دولت۔ مقصد۔ نجات ؛

ہیں بیجا کر حسب تحریر سب چیزیں تجھ کو دلا دینگے"۔

اب دیکھیئے گویا بہشت کا ٹھیکہ پوپ جی نے لے لیا ہے۔ جب تک یوروپ میں جہالت تھی تب ہی تک وہاں پوپ جی کی لیلا چلتی تھی۔ لیکن اب علم کے ہونیسے پوپ جی کی جھوٹی لیلا بہت نہیں چلتی۔ گو قطعی بند بھی نہیں ہوئی۔ ویسے ہی آریہ ورت ملک میں بھی گویا پوپ جی نے لاکھ اوتار لیکر لیلا پھیلائی ہے یعنی راجا اور رعیت کو علم نہ پڑھنے دینا۔ نیک اشخاص کی صحبت نہ ہونے دینا رات دن بہکانے کے سوائے دوسرا کام کچھ بھی نہیں کرنا۔ لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ جو جو مکر و فریب وغیرہ بُرے کام کرتے ہیں وُے ہی پوپ کہلاتے ہیں جو کوئی اُنمیں بھی دھرم پر چلنے والے فاضل سب کی بہتری چاہنے والے ہیں۔ وُے سچے برہمن اور سادہو ہیں۔ اب انہی مکار فریبی۔ خود غرض لوگوں (آدمیوں کو ٹھگ کر اپنا مطلب پورا کرنیوالوں) ہی پر یہ "پوپ" لفظ کا اطلاق کرنا چاہیئے اور برہمن نیز سادھو نام کا نیک اشخاص پر اطلاق کرنا مناسب ہے۔ دیکھو! اگر کوئی بھی اچھا برہمن یا سادھو نہ ہوتا تو وید وغیرہ سچے شاستروں کی کتابوں کا سور سہت پڑھنا پڑھانا (کس طرح ہو سکتا) اور جین۔ مسلمان عیسائی وغیرہ کے جال سے بچکر آریوں کی وید وغیرہ سچے شاستروں میں محبت (کیسے رہ سکتی) اور ان کو ورن آشرم میں سوائے (اچھے) براہمن یا سادھوؤں کے کون قائم رکھ سکتا؟ विषादप्य मृतं ग्राह्यम् زہر میں سے آب حیات کے حاصل کرنیکی مانند یہ بات ہے کہ پوپ لیلا سے بہکائے جانے پر بھی آریہ لوگ جین وغیرہ متوں سے بچکر نہ رہے جب نجمان بنے علم ہوئے اور آپ کچھ پاٹھ پوجا پڑھ کر (ادھر) غرور میں آگئے (تو ادھر) سب لوگوں نے باہم صلاح کر کے راجا وغیرہ سے کہا کہ براہمن اور سادھو کو سزا نہیں دیجانی چاہیئے۔ کیونکہ "ब्राह्मणो न हन्तव्यः" "साधुर्न हन्तव्यः" ایسے ایسے قول جو کہ سچے براہمن اور سادھوؤں کے بارہ میں تھے۔ وُہ پوپوں نے اپنے پر گھٹا لئے اور جھوٹی جھوٹی باتوں سے پُر کتابیں بنا کر ان میں رشی منیوں کے نام لکھدیئے اور انہی کے نام سے سُناتے رہے (اس طرح کرنے سے) ان ذی عزت رشیوں کے نام کی بدولت اپنے پر سے سزا کی قید اُٹھوا دی۔

پھر من مانی کارروائی کرنے لگے یعنی ایسے سخت قاعدے بنائے کہ ان پوپوں کی اجازت کے بغیر سونا۔ اُٹھنا۔ بیٹھنا۔ جانا۔ آنا۔ کھانا پینا وغیرہ بھی لوگ نہ کر سکیں۔ راجاؤں کو ایسا

برباد ہو جاتی ہے۔ ہاں یہ بات تو سچی ہے کہ جو مکمل وید اور پرمیشور کو جاننے والے دھرم پر چلنے والے کل دنیا کے فیض رساں اشخاص سے کوئی دشمنی کریگا۔ وہ ضرور برباد ہوگا لیکن جو برہمن نہ ہوں۔ اُن کا نہ برہمن نام اور نہ ان کی خدمت کرنی مناسب ہے۔

۱۱۔ سوال۔ تو ہم کون ہیں؟ جواب۔ تم پوپ ہو۔

پوپ کی تشریح

۱۲۔ سوال۔ پوپ کس کو کہتے ہیں؟

جواب۔ اس کے معنی رومن زبان میں تو بڑے اور باپ کے ہیں۔ لیکن اب دغا فریب سے دوسرے کو ٹھگ کر اپنا مطلب نکالنے والے کو پوپ کہتے ہیں۔

سوال۔ تو ہم برہمن ہیں اور سادھو ہیں۔ کیونکہ ہمارا باپ برہمن اور ماں برہمنی اور نیز ہم فلاں سادھو کے چیلے ہیں۔

جواب۔ یہ سچ ہے۔ لیکن سنو بھائی۔ ماں باپ برہمنی و برہمن ہونے سے اور کسی سادھو کے چیلے ہونے پر برہمن یا سادھو نہیں ہو سکتے۔ بلکہ برہمن اور سادھو اپنے عمدہ اوصاف اعمال اور فطرت سے ہوتے ہیں۔ جو کہ دوسرے کی بھلائی چاہنے والے ہوں سنا ہے کہ جیسے روم کے "پوپ" اپنے چیلوں کو کہتے تھے کہ تم اپنے گناہ ہمارے سامنے کہدو گے تو ہم معاف کر دینگے۔ بغیر ہماری خدمت اور حکم کے کوئی بھی سورگ میں نہیں جا سکتا۔ جو تم سورگ میں جانا چاہو تو ہمارے پاس جتنے روپے جمع کراؤ گے۔ اتنے ہی کا سامان تم کو سورگ میں ملیگا۔ ایسا سن کر جب کوئی آنکھ کا اندھا اور گانٹھ کا پورا سورگ میں جانیکی خواہش کر کے پوپ جی کو حسب خواہش روپے دیتا تھا۔ تب وہ "پوپ" عیسیٰ اور مریم کی تصویر کے سامنے کھڑا ہو کر اس طرح کی ہنڈی لکھ کر دیتا تھا۔ اے خداوند عیسیٰ مسیح! فلاں شخص نے تیرے نام پر لاکھ روپے بہشت میں آنیکے لئے ہمارے پاس جمع کر دیئے ہیں۔ جب وہ بہشت میں آوے۔ تب تو اپنے باپ کی بہشت کی سلطنت میں پچیس ہزار روپوں میں باغ باغیچہ اور مکانات اور پچیس ہزار روپوں میں سواری شکاری اور نوکر چاکر پچیس ہزار روپے کھانا پینا کپڑا لتا اور پچیس ہزار روپیہ اس کے دوست آشنا بھائی رفیق وغیرہ کی ضیافت کیواسطے دلا دینا۔ پھر اس ہنڈی کے نیچے پوپ جی اپنے دستخط کر کے ہنڈی اس کے ہاتھ میں دیکر کہدیتے تھے کہ جب تو مرے تب اس ہنڈی کو قبر میں اپنے سرہانے دھر لینے کو اپنے خاندان کو کہہ رکھنا۔ پھر تجھے لے جانے کیلئے فرشتے آویں گے تب تجھے اور تیری ہنڈی کو بہشت

بامعنی پڑھنے کا سلسلہ تھا وُہ بھی چھوٹ گیا صرف روزی کمانیکے لئے پاٹھ ماتر (بلا معنی پڑھنا) برہمن لوگ پڑھتے رہے۔ وُہ پاٹھ ماتر بھی کھشتری وغیرہ کو نہ پڑھایا۔ کیونکہ جب جاہل گورو بن گئے۔ تب مکر و فریب اور ادہرم بھی اُن میں بڑھنا گیا۔ برہمنوں نے سوچا کہ اپنی روزی کا بندوبست کرنا چاہیئے۔ صلاح کر کے یہی ارادہ کر کھشتری وغیرہ کو اُپدیش کرنے لگے کہ ہم لوگ تمہارے معبود[1] ہیں بغیر ہماری خدمت کئے تم کو سورگ[2] یا مکتی[3] نہ ملیگی۔ بلکہ اگر تم ہماری خدمت نہ کروگے۔ تو گھور نرک[4] میں پڑوگے۔ جو پُورے عالموں۔ دہرم پر چلنے والوں کا نام برہمن اور قابل قدر وید اور رشی مُنیوں کے شاستر میں لکھا تھا۔ ان کو اپنے جیسے بےعقل۔ نفس پرست۔ فریبی۔ عیاش ادہرمیوں پر گھٹا بیٹھے۔ بھلا وُہ سچے عالموں (آپت ودوان) کے اوصاف ان جاہلوں پر کب گھٹ سکتے ہیں۔ لیکن جب کھشتری وغیرہ یجمان سنسکرت وّدیا سے بالکل بے بہرہ ہوئے۔ تب ان کے سامنے جو گپ ہانکی وُہ بیچاروں نے سب مان لی۔ تب ان برائے نام براہمنوں کی بن پڑی سب کو اپنے بچن جال (دام کلام) میں باندھ کر قابو کر لیا اور کہنے لگے۔ کہ

ब्रह्म वाक्यं जनार्दनः। पांडव गीता (پانڈو گیتا)

یعنی جو کچھ برہمنوں کے مُنہ سے بات نکلتی ہے وُہ جانو ہوبہو پرمیشور کے منہ سے نکلی جب کھشتری وغیرہ ورن آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے یعنی اندرونی علم کی آنکھ پھُوٹی ہوئی اور جن کے پاس دولت کافی تھی۔ ایسے ایسے چیلے ملے۔ تو پھر ان فضول برہمن نام والوں کو عیش و عشرت کا باغ مل گیا۔ یہ بھی ان لوگوں نے ظاہر کیا کہ جو روئے زمین پر اچھی اشیاء ہیں۔ وُہ سب برہمنوں کے لئے ہیں۔ یعنی جو وصف اور فطرت کی رُو سے برہمن وغیرہ ورنوں کا انتظام تھا۔ اس کو برباد کر پیدائش پر مقرر کیا اور مُردے تک کا دان یجمانوں سے لینے لگے۔ جیسی اپنی خواہش ہوئی۔ ویسا کرتے گئے یہاں تک کہ ہم "بھودیو"[5] ہیں۔ ہماری خدمت کے بدون دیو لوک کبھی نہیں ملسکتا۔ ان سے پوچھنا چاہیئے۔ کہ تم کس لوک میں جاؤ گے۔ تمہارے کام تو گھور نرک بھوگنے کے ہیں۔ کیڑے مکوڑے پتنگا وغیرہ بنوگے۔ تب تو بڑے غصے میں آکر کہتے ہیں۔ ہم "شاپ" دینگے تو تمہاری تباہی ہو جائیگی۔ کیونکہ لکھا ہے کہ ब्रह्मद्रोही विनश्यति جو برہمنوں سے دشمنی کرتا ہے۔ اسکی

مترجم [1] پوجا کے لائق [2] بہشت [3] نجات [4] بڑا جہنم [5] ہم زمین کے دیوتا ہیں۔

سب آریہ ورت ملک ہی سے پھیلے ہیں۔ دیکھو ایک جکالیٹ صاحب پارس یعنی فرانس کے ملک کے رہنے والے اپنی "بائبل اِن انڈیا" میں لکھتے ہیں کہ سب علوم اور نیکیوں کا منبع آریہ ورت کا ملک ہے اور جملہ علوم نیز مذاہب اِسی ملک سے پھیلے ہیں اور پرمیشور سے دعا کرتے ہیں کہ اے پرمیشور! جیسی ترقی کہ آریہ ورت ملک میں پہلے زمانہ میں تھی ویسی ہی ہمارے ملک کی کیجئے۔ ایسا لکھتے ہیں۔ اس کتاب میں دیکھ لو۔

داراشکوہ کی تحقیقات

۹- نیز دارہ شکوہ بادشاہ نے بھی یہی تحقیق کی تھی کہ جیسا مکمل علم سنسکرت میں ہے ویسا کسی زبان میں نہیں۔ وے اُپنشدوں کے ترجمے میں لکھتے ہیں کہ میں نے عربی وغیرہ بہت سی زبانیں پڑھیں۔ لیکن میرے دل کے شک رفع ہو کر تسکین نہ ہوئی۔ جب سنسکرت دیکھی اور سُنی تب شک رفع ہونے سے مجھ کو بڑی خوشی ہوئی ہے۔

بنارس کا مان مندر اور علم نجوم کی عظمت

۱۰- دیکھو کاشی کے "مان مندر" میں ششو مار چکر کہ جس کی پوری حفاظت بھی نہیں رہی ہے۔ تو بھی کتنا عمدہ ہے کہ جس میں اب تک کھگول (ستیارات) کا بہت سا حال ظاہر ہوتا ہے۔ اگر "سوائی جے پور آدھیش" اِسکی حفاظت اور ٹوٹے پھوٹے کی مرمت کیا کریں گے۔ تو بہت اچھا ہوگا۔

مہابھارت کے جنگ کے بعد تنزل۔

لیکن ایسے سرتاج ملک کو مہابھارت کے جنگ نے ایسا دھکا دیا کہ ابتک بھی یہ اپنی پہلی حالت میں نہیں آیا کیونکہ جب بھائی کو بھائی مارنے لگے تو تباہ ہونے میں کیا شک ہے۔

विनाशकाले विपरीतबुद्धिः [वृद्धचाणक्य] برِدھ چانک ۱۶-۷

یہ کسی شاعر کا قول ہے کہ جب تباہ ہونیکا وقت نزدیک آتا ہے تب اُلٹی سمجھ ہو کر اُلٹے کام کرنے لگتے ہیں۔ کوئی اُنکو سیدھا سمجھاوے تو اُلٹا مانیں اور اُلٹی سمجھاوے۔ تو اُس کو سیدھی مانیں جب بڑے بڑے عالم راجہ مہاراجہ رشی مہرشی لوگ مہابھارت کے جنگ میں بہت سے مارے گئے اور بہت سے مر گئے تب علم اور ویدوکت دھرم کی اشاعت بند ہونے لگی۔ حسد بغض۔ غرور آپس میں کرنے لگے جو طاقتور ہوا۔ وہ ملک کو دبا کر راجہ بن بیٹھا۔ اِس طرح جب تمام آریہ ورت ملک میں سلطنت پارہ پارہ ہو گئی۔ تو دیپ دیپانتر (دوسرے ملکوں) کی سلطنت کا انتظام کون کرے؟ جب برہمن بے علم ہوگئے۔ تب کشتری ویش اور شودروں کے جاہل ہونیکا تو ذکر ہی کیا کرنا؟ جو قدیم سے وید منتر وغیرہ شاستروں کے

سے یا کسی اور چیز سے بجلی پیدا کر کے دشمنوں کو ہلاک کرتے تھے اسکو بھی آگنی آستر یا شستر
پتا ستر کہتے ہیں "توپ" اور بندوق یہ نام غیر ملک کی زبان کے ہیں سنسکرت اور آریہ ورت
ملک کی بھاشا کے نہیں البتہ جسکو غیر ملک والے توپ کہتے ہیں سنسکرت اور بھاشا میں اسکا نام
شتگھنی اور جسکو بندوق کہتے ہیں اس کو سنسکرت اور آریہ بھاشا میں "بھشنڈی" کہتے
ہیں۔ جو سنسکرت ودیا نہیں پڑھے غلطی میں پڑکر کچھ کا کچھ لکھتے اور کچھ کا کچھ بکتے ہیں اسکو دانا
لوگ نہیں مان سکتے۔

کل علوم کا منبع آریہ ورت ہے۔

جتنا علم روئے زمین پر پھیلا ہے وہ سب آریہ ورت ملک
سے مصر وہاں سے یونان وہاں سے روم اور وہاں سے یورپ
میں وہاں سے امریکہ وغیرہ ممالک میں پھیلا ہے۔ ابتک جتنا پرچار سنسکرت ودیا کا آریہ ورت
دیش میں ہے اتنا کسی غیر ملک میں نہیں جو لوگ کہتے ہیں کہ جرمنی کے ملک میں سنسکرت ودیا کی
بہت اشاعت ہے اور جتنی سنسکرت میکس مولر صاحب پڑھے ہیں اتنی اور کوئی نہیں پڑھا یہ محض بات ہی بات ہے کیونکہ

"यस्मिन्देशे द्रुमो नास्ति तत्रैरण्डोऽपि द्रुमायते"

یعنی جس ملک میں کوئی درخت نہیں ہوتا۔ اس ملک میں ارنڈی کو بڑا مان لیتے ہیں ویسے ہی یورپ
کے ملک میں سنسکرت ودیا کی اشاعت نہ ہونے سے جرمن لوگوں اور میکس مولر صاحب نے جو
تھوڑا سا پڑھا وہی اس ملک کیلئے بہت ہے۔ لیکن آریہ ورت ملک کی طرف نگاہ کریں
تو ان کی بہت کم گنتی ہے کیونکہ میں نے جرمن ملک کے رہنے والے ایک پرنسپل کے خط
سے معلوم کیا کہ جرمنی ملک میں سنسکرت خط کا ترجمہ کرنیوالے بھی بہت کم ہیں۔ اور
میکس مولر صاحب کے سنسکرت علم ادب اور تھوڑی سی وید کی تشریح دیکھکر مجھے ظاہر ہوتا ہے کہ
میکس مولر صاحب نے ادھر ادھر آریہ ورتی لوگوں کی کی ہوئی ٹیکا دیکھکر کچھ کچھ الٹا سیدھا لکھا ہے جیسا کہ

युञ्जन्ति ब्रध्नमरुषं चरन्तं परि तस्थुषः

اس منتر کا ترجمہ گھوڑا کیا ہے اس سے تو جو سائن آچاریہ نے سورج ترجمہ کیا ہے۔ وہ
اچھا ہے لیکن اسکا درست ترجمہ پرماتما ہے۔ سو میری بنائی ہوئی رگوید آدی بھاشیہ بھومکا
میں دیکھ لیجئے اس میں اس منتر کا ترجمہ ٹھیک کیا ہے۔ اتنے سے جان لیجئے
کہ جرمنی ملک اور میکس مولر صاحب میں سنسکرت ودیا کی کتنی پنڈتائی ہے۔

جیکالیٹ صاحب کی رائے

۸۔ یہ تحقیق ہے کہ جتنے علم اور مذہب روئے زمین پر پھیلے ہیں وہ

چندر - ابریش - ننکتو - سرپاتی - یہ یاتی - ان رینہ - اکھش - سین - مروت اور بھرت روئے زمین پر مشہور چکرورتی راجاؤں کے نام لکھے ہیں۔ ویسے سوائمبھو وغیرہ چکرورتی راجاؤں کے نام صاف منوسمرتی - مہابھارت وغیرہ کتابوں میں لکھے ہیں۔ اُن کو غلط کہنا بے علم اور متعصب لوگوں کا کام ہے

توپ بندوق وغیرہ قدیم زمانے میں

۵-سوال - جو اگنی آستر وغیرہ علوم لکھے ہیں۔ وے سچ ہیں - یا نہیں اور توپ نیز بندوق تو اس زمانے میں تھی یا نہیں؟

جواب - یہ بات سچی ہے - یہ اوزار (اسلحہ) بھی تھے - کیونکہ علم طبعی کا رواج اُس وقت ہونے سے انکار ہونا ناممکن ہے۔

۶-سوال - کیا یہ دیوتاؤں کے منتروں سے سدھ ہوتے تھے؟

جواب - نہیں یہ سب باتیں جن سے استر (ہتھیار) شستروں (اوزار) کو بناتے تھے وے منتر یعنی سوچنے سے بناتے تھے اور چلاتے تھے اور جو منتر یعنی الفاظ کا مجموعہ ہوتا ہے اس سے کوئی جوہر پیدا نہیں ہوتا - اور جو کوئی کہے کہ منتر سے آگ پیدا ہوتی ہے، تو وہ منتر بولنے والے کے دل اور زبان کو جلا کر خاک کر دے ۔

مارنے جائے دشمن کو اور مر رہے آپ - اس لئے منتر نام ہے سوچنے کا جیسے "راج منتری" یعنی سلطنت کے کاروبار کا سوچنے والا کہلاتا ہے ویسے منتر یعنی سوچنے سے قدرت کی سب اشیاء کا پہلے علم اور پھر تجربہ کرنے سے کئی قسم کی چیزیں و کلیں اوزار پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے کوئی ایک لوہے کا بان یا گولہ بنا کر اس میں ایسی چیزیں رکھے کہ جو آگ کے لگانے سے دھواں پھیلنے اور سورج کی کرن یا ہوا کے مس ہونے سے آگ روشن ہو جائے - اسی کا نام اگنی آستر (آگ کا ہتھیار) ہے۔ جب دوسرا اس کا دفعیہ کرنا چاہے تو اس پر وارُن آستر چھوڑ دے - یعنی جیسے دشمن نے دشمن کی فوج پر اگنی آستر چھوڑ کر تباہ کرنا چاہا - ویسے ہی اپنی فوج کی حفاظت کیلئے سیناپتی (سردار فوج) وارُن آستر سے اگنی آستر کا دفعیہ کرے۔ وہ ایسی اشیا کے ملانے سے ہوتا ہے کہ جن کا دھواں ہوا کے مس ہوتے ہی بادل بن کر جھٹ برسنے لگ جائے اور آگ کو بجھا دے ایسے ہی ناگ پھاش یعنی جو دشمن پر چھوڑنے سے اس کے اعضاء کو جکڑ کر باندھ لیتا ہے ویسے ہی ایک موہن استر یعنی ایسی نشیلی چیزیں ڈالنے سے بنایا جائے کہ جس کے دھوئیں کے لگنے سے دشمن کی سب فوج سو جائے یعنی بیہوش ہو جائے اسی طرح سب شستر استر (ہتھیار اوزار) ہوتے تھے اور ایک تار یا شیشے

کی سلطنت کے ماتحت سب سلطنتیں تھیں۔ سُنو چین کا بھگدت امریکہ کا ببر داہن یورپ کا ویڈالی آکھش یعنی بلّی کی مانند آنکھ والے۔ یون جسکو یونان کہتے آئے اور ایران کا شلیہ وغیرہ سب راجے راجسُویگ اور مہابھارت کے جنگ میں حکم کے مطابق آئے تھے جب رگھوگن راجا تھے۔ تب راون بھی یہاں کے ماتحت تھا۔ جب رامچندر جی کے زمانہ میں برخلاف ہوگیا۔ تو اُس کو رامچندر جی نے سزا دیکر سلطنت سے محروم کر اس کے بھائی ودبھیشن[1] کو راج دیا تھا۔ سوائمبھو راجا سے لیکر پانڈو تک آریوں کی عالمگیر سلطنت رہی۔ بعد ازاں باہمی نفاق سے لڑکر تباہ ہوگئے۔

تباہی کے بواعث | ۳۔ کیونکہ پرمیشور کی اس دنیا میں مغرور۔ متکبر۔ ظالم۔ جاہل لوگوں کی سلطنت بہت دن نہیں چلتی اور دُنیا کا قدرتی میلان ہے کہ جب بہت سی بیشمار دولت ضروریات سے بڑھکر ہوجاتی ہے تب سستی۔ بے ہمتی حسد بغض نفس پرستی اور غفلت بڑھتی ہے۔ اس ملک میں تعلیم و تربیت برباد ہوکر بد اوصاف اور شغل بڑھ جاتے ہیں۔ جیسے کہ شراب اور گوشت کا استعمال۔ بچپن کی شادی اور من مانی کارروائی کرنا وغیرہ عیب بڑھ جاتے ہیں اور جب لڑائی کے محکمہ میں جنگ کا علم اوزار (ہتھیار) اور فوج اتنی بڑھے کہ جس کا مقابلہ کرنیوالا روئے زمین پر دوسرا نہ ہو۔ تب ان لوگوں میں طرفداری اور غرور بڑھ کر ظلم بڑھ جاتا ہے۔ جب یہ عیب پیدا ہوجاتے ہیں تب باہمی نفاق ہوکر یا دوسرے چھوٹے خاندانوں میں سے ان سے بھی بڑھ کر کوئی ایسا ہمت والا آدمی کھڑا ہوجاتا ہے کہ ان کو شکست دینے کے قابل ہو۔ جیسے مسلمانوں کی بادشاہی کے سامنے سیواجی۔ گوبند سنگھ جی نے کھڑے ہوکر مسلمانوں کی سلطنت کو تباہ و برباد کر دیا۔

अथ किमेतैर्वा परेऽन्ये महाधनुर्धराश्चक्रवर्तिनः केचित् सुद्युम्नभूरिद्युम्नेन्द्रद्युम्नकुवलयाश्वयौवनाश्ववद्ध्र्यश्वाश्वपतिशशबिन्दुहरिश्चन्द्राऽम्बरीषननक्तुसर्यातिययात्यनरण्याक्षसेनादयः ।

میترید اپنشد

अथ मरुत्तभरतप्रभृतयो राजानः ॥

چکرورتی راجے | ۴۔ اس قسم کے حوالوں سے ثابت ہے کہ شروع دُنیا سے لیکر مہابھارت تک چکرورتی یعنی تمام روئے زمین پر حکومت کرنیوالے راجا آریہ کُل میں ہی ہوئے ہیں اب انکی اولاد اپنی بدبختی کے باعث راج کھو کر غیر ملک والوں کے پاؤں تلے دب رہی ہے جیسے یہاں سودیومن۔ بھوردیومن اندردیومن۔ کولیاشو۔ یوناشو۔ وودھرشو اشوپتی۔ ششبندو۔ ہرش

[1] ودھیبیشن مترجم ، غلط انعام (بھیکشن)

گیارہواں باب

آریہ ورت کے مت متانتروں کی تردید و تائید

آریہ مت کی عظمت

۱- اب ہم ان آریہ لوگوں کے مذاہب کا جو کہ آریہ ورت ملک میں بسنے والے ہیں کھنڈن (تردید) و نیز منڈن (تائید) کرینگے۔ یہ آریہ ورت ملک ایسا ہے کہ جسکی مانند روئے زمین پر کوئی دوسرا ملک نہیں ہے۔ اس لئے اس سرزمین کا نام سورن بھومی یعنی سنہری زمین ہے کیونکہ یہی سونا وغیرہ جواہرات کو پیدا کرتی ہے۔ اس لئے سرشٹی کے شروع (ابتدائے آفرینش) میں آریہ لوگ اسی ملک میں آکر بسے۔ ہم دنیا کی پیدائش کے مضمون میں کہہ آئے ہیں کہ آریہ نام شریف لوگوں کا ہے اور آریوں کے علاوہ دیگر انسانوں کا نام دسیو ہے روئے زمین پر جتنے ملک ہیں وہ سب اسی کی تعریف کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں۔ کہ پارس پتھر جو سنا جاتا ہے وہ بات تو جھوٹی ہے۔ لیکن آریہ ورت پتھر ہی سچا پارس ہے کہ جسکو لوہے کی مانند مفلس غیر ملک والے چھونے پر ہی سونا یعنی دولتمند ہو جاتے ہیں۔

एतद्देशप्रसूतस्य सकाशादग्रजन्मनः ।

स्वं स्वं चरित्रं शिक्षेरन् पृथिव्यां सर्वमानवाः ॥ (منو ۲-۲۰)

آریوں کا روئے زمین پر راج

۲- ابتدائے آفرینش سے لیکر پانچہزار برسوں سے پہلے زمانہ تک آریوں کا عالمگیر اور چکرورتی یعنی روئے زمین میں سب کے اوپر ایک راج تھا۔ دیگر ممالک میں[1] مانڈلک یعنی چھوٹے چھوٹے راجے رہتے تھے کیونکہ کورو پانڈو تک یہاں کے راج اور ضابطہ سلطنت میں کل روئے زمین کے سب راجا اور رعایا چلتے تھے۔ کیونکہ یہ منوسمرتی جو دنیا کے ابتدا میں ہوئی ہے اس کا حوالہ ہے اسی آریہ ورت ملک میں پیدا شدہ برہمنوں یعنی عالموں سے روئے زمین کے لوگ براہمن کشتری۔ ویشیہ۔ شودر۔ دسیو (ملیکش) ملیچھ وغیرہ سب اپنے اپنے لائق علم و عمل کی ہدایت اور تعلیم حاصل کریں اور مہاراجہ یدھشٹر جی کے راجسو یگ اور مہابھارت کے جنگ تک یہاں

[1] نوٹ منجانب مترجم۔ دنیا کی ابتدا سے یہاں سوامی جی کا مطلب ویدوں کے بعد ہے یعنی ویدوں کے بعد پہلی انتظام ملک کی کتاب منوسمرتی ہے +

نصف حصۂ دوم

ضمنی دیباچہ

یہ امر ثابت ہے کہ پانچہزار برس سے پیشتر ویدمت کے علاوہ دوسرا کوئی بھی مذہب نہ تھا کیونکہ وید کی سب باتیں علم کے مطابق ہیں۔ ویدوں کی اشاعت رکنے کا باعث مہابھارت کا جنگ ہوا۔ اُن کی جہالت کی تاریکی کے روئے زمین پر پھیلنے سے انسانوں کی عقل میں فتور پڑ گیا۔ جس کے دل میں جیسا آیا ویسا مذہب چلایا۔ ان سب مذہبوں میں چار مذاہب یعنی جو وید کے برخلاف پرانی جینی۔ کرانی اور قرآنی دیگر سب مذہبوں کی جڑ ہیں وہ سلسلہ وار ایک کے پیچھے دوسرا تیسرا۔ چوتھا چلا ہے اب ان چاروں کی شاخیں ایکہزار سے کم نہیں ہیں۔ ان سب مذاہب کے معتقدوں ان کے چیلوں اور دیگر سب کو باہم سچ جھوٹ کے غور کرنے میں زیادہ تکلیف ہو اسلئے یہ کتاب تصنیف کی ہے۔ جو جو اسمیں سچے مت کی تائید اور جھوٹ کی تردید لکھی ہے اسکو سب جتلانا ہی مقصد سمجھا گیا ہے اسمیں جیسی میری عقل جتنا علم اور جسقدر ان مذاہب کی بنیادی کتابیں دیکھنے سے واقفیت ہوئی ہے اسکو سب کے آگے پیش کرنا میں نے مناسب سمجھا ہے کیونکہ گم شدہ دگیان داعلیٰ علم کا دوبارہ حاصل ہونا آسان نہیں ہے۔ رو رعایت چھوڑ کر اسکو دیکھنے سے سچا جھوٹا مت سب کو ظاہر ہو جائیگا۔ پھر سب کو اپنی اپنی عقل کے مطابق سچے مت کا قبول کرنا اور جھوٹے مت کا چھوڑنا آسان ہوگا۔ ان میں سے جو پران وغیرہ کتابوں سے شاخ درشاخ مذاہب ملک آریہ ورت میں چلے ہیں اُن کے عیب و ثواب مختصراً اس گیارہویں باب میں دکھائے جاتے ہیں۔ اس میرے کام سے اگر اُپکار نہ مانیں تو مخالفت بھی نہ کریں۔ کیونکہ میرا مدعا کسی کا نقصان یا دشمنی کرنے سے نہیں ہے بلکہ سچ جھوٹ کا فیصلہ کرانیکا ہے۔ اسیطرح سب انسانوں کو نظر انصاف سے برتاؤ کرنا نہایت مناسب ہے انسانی زندگی سچ جھوٹ کا فیصلہ کرنے کرانیکے لئے ہے نہ کہ فضول بحث مباحثہ اور فساد کرنے کرانے کیلئے اسی مذہب کے جھگڑے سے دنیا میں جو جو خراب نتیجے پیدا ہوتے ہیں اور ہونگے ان کو غیر متعصب عالم لوگ ہی جان سکتے ہیں جبتک کہ اس نسل انسانی سے باہمی جھوٹے مذہبوں کا جھگڑا نہ چھوٹیگا تب تک ایکدوسرے کو راحت نصیب ہوگی۔ اگر ہم سب انسان اور خاصکر عالم لوگ حسد و بغض کو چھوڑ کر سچ جھوٹ کا فیصلہ کر کے سچ کو قبول اور جھوٹ کو ترک کرنا کرانا چاہیں تو ہمارے لئے یہ بات ناممکن نہیں ہے تحقیقاً ان عالموں کے اختلاف ہی نے سبکو نفاق کے جال میں پھنسا رکھا ہے اگر یہ لوگ خود غرضی میں پھنسکر سب کی غرض کو پورا کرنا چاہیں تو اب بھی ایک مت ہو سکتے ہیں۔ ایسکے ہونیکی ترکیب اس کتاب کے خاتمہ پر لکھینگے۔ سرو شکتیمان پرماتما ایک مت میں شامل ہونیکا شوق سب انسانوں کے اندر پیدا کرے فاضلوں کیواسطے زیادہ تشریح اور معزز عالی مرتبہ عالموں کو در بدر زیادہ طوالت کی ضرورت نہیں

پرماتما سب کے من میں سچے مذہب کا بیج ڈالے کہ جس سے جھوٹے مذہب جلدی معدوم ہوجائیں۔ اس میں سب عالم لوگ غور کر کے مخالفت کو چھوڑ دیں اور راحت کو بڑھائیں یہ اختصار سے آچار۔ اناچار۔ بھکشیہ۔ ابھکشیہ کے بارہ میں لکھا ہے۔

کتاب کے حصّہ اوّل کا خاتمہ

۳۴۔ اس کتاب کا پہلا نصف حصہ اسی دسویں باب کے ساتھ ختم ہوا ان بابوں میں زیادہ کھنڈن منڈن (تردید و تائید) اسلئے نہیں لکھا کہ جب تک آدمی جھوٹ سچ کے سوچنے کی کچھ بھی قابلیت نہیں بڑھاتے تب تک موٹے اور باریک کھنڈن کے مطلب کو سمجھ نہیں سکتے اسلئے پہلے سبکو حق کی بات کا اپدیش کر کے اب پچھلے نصف حصہ میں کہ جسمیں چار باب ہیں۔ زیادہ تر کھنڈن منڈن لکھیں گے۔ ان چاروں میں سے پہلے باب میں آریہ ورت کے دوسرے میں جینیوں کے تیسرے میں عیسائیوں اور چوتھے میں مسلمانوں کے مختلف مذاہب اور فرقوں کا کھنڈن منڈن کرینگے اور بعد ازاں چودہویں باب کے خاتمہ پر اپنے عقائد بھی دکھلائے جائینگے جو شخص بالخصوص کھنڈن منڈن دیکھنا چاہے وہ ان چاروں بابوں میں دیکھے عام طور پر کہیں کہیں پہلے دس بابوں میں بھی کچھ تھوڑا سا کھنڈن منڈن کیا ہے

اس کتاب سے غیر متعصب آدمی فائدہ حاصل کرسکیگا

۳۵۔ ان چودہ بابوں کو جو شخص تعصب چھوڑ کر انصاف کی نظر سے دیکھیگا۔ اس کے آتما میں ستیارتھ کے پرکاش (حقیقی معنوں کی روشنی) سے راحت پیدا ہوگی۔ اور جو شخص ضد اور تعصب سے دیکھے سُنیگا۔ اس پر اس کتاب کا مطلب ٹھیک ٹھیک واضح ہونا نہایت مشکل ہے اس لئے جو کوئی اس پر ٹھیک ٹھیک غور نہیں کریگا وہ اس کا مطلب نہ سمجھ کر غوطے کھایا کریگا۔ عالموں کا یہی کرم ہے کہ سچ جھوٹ کا فیصلہ کر کے سچ کو اختیار اور جھوٹ کو ترک کرتے اور اعلیٰ راحت پاتے ہیں اور وہی نیک اوصاف اختیار کرنیوالے لوگ عالم ہوکر "دہرم ارتھ کام اور موکش" یہ چار پھل حاصل کر کے خوش رہتے ہیں۔

شری مد دیانند سرسوتی کی تصنیف
ستیارتھ پرکاش
کا
دسواں باب درمیان آچار و اناچار و بھکشیہ و ابھکشیہ ختم ہوا

کوئی بھلا آدمی جا کر بیٹھے تو اس کو قے ہونیکا بھی احتمال ہے کیونکہ بدبودار جگہ کی مانند ہی وہ جگہ دکھائی دیتی ہے۔ بھلا کوئی اِن سے پوچھے۔ کہ اگر گوبر سے چوکا لگانے میں تم نقص گنتے ہو۔ تو چولہے میں اُپلے جلانے اِس کی آگ سے تمباکو پینے گھر کی دیوار پر لپائی کرنے وغیرہ سے بھی میاں جی کا چوکا پلید ہو جاتا ہوگا۔ اس میں کیا شک ہے؟

کھانا صاف جگہ میں کھانا

سوال۔ چوکے میں بیٹھ کر کھانا کھانا اچھا ہے یا باہر بیٹھ کر؟

۲۹۔ جواب۔ جہاں اچھی خوشنما خوبصورت جگہ دکھائی دے۔ وہاں کھانا کھانا چاہیئے۔ لیکن ضروری موقعہ مثلاً لڑائی وغیرہ میں تو گھوڑے وغیرہ سواریوں پر بیٹھ کر یا کھڑے کھڑے بھی کھانا پینا عین مناسب ہے۔

سب آریوں کے ہاتھ کا کھانا

سوال۔ کیا اپنے ہی ہاتھ کا کھانا چاہیئے اور دوسرے کے ہاتھ کا نہیں؟

۳۰۔ جواب۔ اگر آریوں میں سے کوئی پاک صاف طریقہ سے بنائے تو برابر سب آریوں کے ساتھ کھانے میں کچھ بھی ہرج نہیں۔ کیونکہ اگر برہمن وغیرہ ورنوں کی عورت مرد کھانا پکانے چوکا دینے بھانڈے مانجنے وغیرہ بکھیڑوں میں لگے رہیں۔ تو علم وغیرہ نیک اوصاف کی ترقی کبھی نہیں ہو سکتی۔

اس کی نظیر

۳۱۔ دیکھو مہاراجہ یدھشٹر کے راج سُویہ یجنہ میں روئے زمین کے راجہ رشی اور مہرشی آئے تھے۔ ایک ہی رسوئی سے کھانا کھایا کرتے تھے۔

کھانے پینے کا بکھیڑا کب سے چلا۔

۳۲۔ جب سے عیسائیت اسلام وغیرہ مختلف مذاہب چلے آپسمیں دشمنی اور عناد ہوا اور انہوں نے شراب نوشی اور گائے کا گوشت وغیرہ کھانا پینا اختیار کیا۔ اُسی وقت سے کھانے وغیرہ کے متعلق بکھیڑا ہو گیا۔

زمانہ قدیم میں غیر ممالک میں آریوں کے بیاہ اور ایک ہی ویدمت

۳۳۔ دیکھو کابل۔ قندہار۔ ایران۔ امریکہ یوروپ وغیرہ ملکوں کے راجاؤں کی لڑکیوں گاندھاری۔ مادری۔ الوپی وغیرہ کے ساتھ آریہ ورت کے راجہ لوگ شادی وغیرہ بیوہار کرتے تھے۔ شکنی وغیرہ کورؤں پانڈوؤں کے ساتھ کھاتے پیتے تھے کچھ مخالفت نہیں کرتے تھے کیونکہ اس زمانہ میں تمام روئے زمین پر ایک ہی وید کا مذہب تھا۔ اسی پر سب کا اعتقاد تھا۔ اور ایک دوسرے کا سکھ دکھ اپنے نفع نقصان کے برابر سمجھتے تھے۔ تب ہی دنیا میں سُکھ تھا اب تو بہت سے مذاہب کے پیرو ہو جانے سے بہت سا دُکھ اور مخالفت بڑھ گئی ہے اسکو دور کرنا عقلمندوں کا کام ہے

ہیں اور جیسا خون برہمن کے جسم میں ہوتا ہے ۔ ویسا ہی چنڈال وغیرہ کے بھی سب
آدمیوں کے ہاتھ کی پکی ہوئی رسوئی کے کھانے میں کیا عیب ہے ؟

۲۷ - جواب - عیب ہے کیونکہ جسطرح عمدہ چیزوں کے کھانے پینے سے برہمن اور برہمنی کے جسم میں بدبو وغیرہ نقائص سے پاک "رج اور بیرج" پیدا ہوتے ہیں ویسے چنڈال اور چنڈالنی کے جسموں میں نہیں ہوتے ۔ کیونکہ چنڈال کا جسم بدبودار ذرّوں سے بھرا ہوا ہوتا ہے ویسا برہمن وغیرہ ورنوں کا نہیں ہوتا ۔ اس لئے برہمن وغیرہ اعلےٰ ورنوں کے ہاتھ کا کھانا چاہیئے ۔ اور چنڈال وغیرہ نیچ ۔ بھنگی ۔ چمار وغیرہ کا کھانا نہ چاہیئے بھلا جب تم سے کوئی پوچھیگا ۔ کہ جسطرح چمڑے کا جسم ماں ساس بہن ۔ بیٹی ۔ بہو کا ہوتا ہے اسیطرح اس عورت کا بھی ہوتا ہے ۔ تو کیا ماں وغیرہ عورتوں کیساتھ اپنی عورت کے مانند برتاؤ کرو گے ۔ تب تم کو لاجواب ہوکر خاموش ہی رہنا پڑیگا جسطرح عمدہ کھانا ہاتھ اور منہ سے کھایا جاتا ہے ۔ اسیطرح بدبودار وغیرہ بھی کھایا جاسکتا ہے تو کیا میلا وغیرہ بھی کھاؤ گے ؟ کیا ایسا بھی کوئی کر سکتا ہے ؟

گوبر سے چوکا

سوال - جو گائے کے گوبر سے چوکا لگاتے ہیں ۔ تو اپنے گوبر سے چوکا کیوں نہیں لگاتے اور چوکے میں گوبر کے جانیسے چوکا ناپاک کیوں نہیں ہوتا ؟

۲۸ - جواب - گائے کے گوبر میں اسطرح کی بدبو نہیں ہوتی جیسی کہ آدمی کے پاخانہ میں ۔ گوبر چکنا ہونے کی وجہ سے جلدی نہیں اکھڑتا نہ کپڑا بگڑتا ہے نہ میلا ہوتا ہے جسطرح مٹی سے میل چڑھتی ہے ۔ اس طرح خشک گوبر سے نہیں چڑھتی ۔ مٹی اور گوبر سے جس جگہ کو لیپا جاتا ہے وہ دیکھنے میں نہایت خوبصورت ہوتی ہے اور جس جگہ رسوئی بنائی جاتی ہے ۔ وہاں کھانا وغیرہ پکانے سے گھی ۔ میٹھا اور جوٹھ بھی گرتی ہے ۔ مکھی ۔ چیونٹی وغیرہ بہت سے جانور جگہ میلی رہنے کے باعث آتے ہیں اگر اس کو جھاڑ دینے اور لیپنے سے روزمرّہ صاف نہ کیا جاوے تو وہ جگہ گویا پاخانہ کی مانند ہو جاتی ہے ۔ اس لئے روزمرّہ ۔ گوبر ۔ مٹی ۔ جھاڑو سے سب طرح صفائی رکھنی چاہیئے ۔ اور اگر مکان پختہ ہو تو پانی سے دھو کر صاف رکھنا چاہیئے ۔ اس سے مذکورہ بالا نقص رفع ہو جاتے ہیں میاں جی کے باورچیخانہ میں کہیں کوئلہ کہیں راکھ کہیں لکڑی کہیں پھوٹی ہانڈی جوٹھی رکیبی کہیں ہڈی کہیں ٹانگ پڑی رہتی ہے اور مکھیوں کا تو ذکر ہی کیا ۔ وہ جگہ ایسی بری لگتی ہے کہ اگر

नोच्छिष्टं कस्यचिद्दद्यान्नाद्याच्चैव तथान्तरा ।
न चैवात्यशनं कुर्यान्नचोच्छिष्टः क्वचिद् व्रजेत् ॥ मनु० । २ ५६ ॥

نہ کسی کو اپنی جوٹھی چیز دے اور نہ کسی کے کھانے میں سے آپ کھائے نہ زیادہ کھائے اور نہ کھانا کھانے کے بعد ہاتھ منہ دھوئے بغیر کہیں اِدھر اُدھر جائے (منو ۲ ۔ ۵۶)

سوال۔ गुरोरुच्छिष्ट भोजनम्
(گورو کا جھوٹا بھوجن کرنا) اِس فقرہ کے کیا معنی ہونگے؟

جواب ۔ اِس کے معنی یہ ہیں کہ گورو کے کھانا کھانے سے پیچھے جو علیحدہ پاک کھانا رکھا ہے ۔ اس کو کھائے ۔ یعنی گورو کو پہلے کھانا کھلا کر بعد ازاں شِشّ کو کھانا کھانا چاہیئے

شہد اور دودھ جوٹھے نہیں

۲۵ ۔ اگر ہر قسم کے جوٹھے کی ممانعت ہے تو مکھیوں کا جوٹھا شہد بچھڑے کا جوٹھا دودھ اور ایک لقمہ کھانے کے بعد اپنا بھی کھانا جوٹھا ہو جاتا ہے ۔ پھر کیا ان کو بھی نہ کھانا چاہیئے ۔

جواب ۔ شہد برائے نام ہی جوٹھا ہوتا ہے اصل میں یہ بہت سی نباتات سے لیا ہُوا جوہر ہے بچھڑا اپنی ماں کے باہر کا دودھ پیتا ہے اندر کے دُودھ کو نہیں پی سکتا ۔ اس لئے جوٹھا نہیں ۔ لیکن بچھڑے کے پینے کے بعد پانی سے اس کی ماں کے تھنوں کو دھو کر صاف برتن میں دوہنا چاہیئے اور اپنا جوٹھا اپنے واسطے بگاڑ پیدا کرنیوالا نہیں ہوتا دیکھو طبعاً یہ بات ثابت ہے کہ کسی کا جوٹھا کوئی بھی نہیں کھاتا ۔ جیسے اپنے منہ ۔ ناک ۔ کان آنکھ اعضائے بول و براز کے مل مُوتر (غلاظت) وغیرہ کے چھونے میں کراہت نہیں ہوتی ۔ ایسے کسی مل مُوتر کے چھونے سے ہوتی ہے ۔ اِس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایسا عمل طریق فطرت کے خلاف نہیں ہے ۔

پس خوردہ کھانا

۲۶ ۔ اِس لئے سب انسانوں کو واجب ہے ۔ کہ کسی کا پس خوردہ یعنی جوٹھا نہ کھائیں ۔

سوال ۔ بھلا عورت مرد بھی ایک دُوسرے کا جُوٹھا نہ کھائیں؟

جواب ۔ نہیں ۔ کیونکہ ان کے جسموں کی خاصیتیں بھی جدا جدا ہیں ۔

نیچ لوگوں کا کھانا

سوال ۔ کہو جی ہر کسی انسان کے ہاتھ کی بنائی ہُوئی رسوئی کے کھانے میں کیا عیب ہے؟ کیونکہ برہمن سے لیکر چنڈال تک کے جسم ہڈی گوشت چمڑے کے

नष्टे मूले नैव फलं न पुष्पम् ॥ [वृद्धचाणक्य अ० १० । १३]

جب درخت کی جڑ ہی کاٹ دیجائے تو پھل پھول کہاں سے ہوں؟ (بردھ چانکیہ ۱۰/۱۳)

موذی انسان و پشو کا دفعیہ

سوال۔ اگر تمام لوگ آہنسک (بے آزار) ہو جائیں۔ تو شیر وغیرہ جانور اِس قدر بڑھ جائیں۔ کہ تمام گائے وغیرہ جانوروں کو مار کر کھائیں۔ تمہارا کوشش کرنا ہی رائیگان ہو جائے۔

جواب۔ یہ کام راکین سلطنت کا ہے۔ کہ جو جانور یا آدمی ایذا رساں ہوں۔ اُن کو سزا دیں اور جان سے بھی مار ڈالیں۔

موذی جانوروں کا گوشت

سوال۔ پھر کیا اِن کا گوشت پھینک دیں؟

جواب۔ خواہ پھینک دیں۔ خواہ کتے وغیرہ گوشت خوروں کو کھلا دیں یا جلا دیں۔ اور اگر گوشت خور کھائے گا۔ تو دُنیا کا تو کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ لیکن اُس آدمی کی طبیعت گوشت خوری کیوجہ سے ہنسک (ایذا رساں) ہو سکتی ہے۔

گناہوں سے کمایا ہوا طعام

جسقدر ہنسا۔ چوری۔ دغابازی۔ حیلہ سازی۔ فریب وغیرہ کے ذریعے چیزوں کو حاصل کر کے بھوگنا ہے۔ وہ ابھکشیہ (ناجائز طعام) اور اہنسا (غیر ایذا رساں) اور دھرم وغیرہ کے کاموں کے ذریعہ بہم پہونچا کر خورد و نوش وغیرہ کرنا بھکشیہ (جائز طعام) ہے۔

دوم حکمت کی رد سے ممنوع۔

۲۳۔ جن اشیاء سے صحت قائم۔ بیماری دور۔ عقل اور طاقت ہمت کی ترقی اور عمر دراز ہو۔ ان چاول گیہوں۔ پھل۔ مول۔ کند۔ دُودھ گھی۔ مٹھائی وغیرہ اشیا کا استعمال کرنا اور مناسب طریقہ پر پکا اور ملا کر مناسب وقت پر اعتدال کیساتھ خورد و نوش کرنا سب "بھکشیہ" کہلاتا ہے جسقدر چیزیں اپنی طبیعت کے مخالف یعنی بگاڑ کرنیوالی ہیں۔ اُن سے بالکل پرہیز کرنا۔ اور جو چیزیں جس جس آدمی کے لئے موافق قرار دیگئی ہیں۔ اِن کا استعمال کرنا بھی "بھکشیہ" ہے۔

ایک ساتھ کھانا اور پس خوردہ

۲۴۔ سوال۔ ایک ساتھ کھانے میں کچھ عیب ہے یا نہیں؟

جواب۔ عیب ہے۔ کیونکہ ایک کے ساتھ دوسرے کی طبیعت اور مزاج نہیں ملتا۔ جسطرح جذامی وغیرہ کیساتھ کھانے سے اچھے آدمی کا بھی خون بگڑ جاتا ہے۔ اسیطرح دوسرے کے ساتھ کھانے میں بھی کچھ بگاڑ ہی ہوتا ہے۔ سدھار نہیں۔ اسی واسطے

ایک پیڑہی میں چار لاکھ پچہتر ہزار چھ سو آدمیوں کو سُکھ پہنچتا ہے - ایسے جانوروں کو نہ ماریں اور نہ مارنے دیں مثلاً کوئی گائے بیس سیر اور کوئی دو سیر دُودھ روزمرّہ دے تو اوسطاً گیارہ سیر دُودھ فی گائے ہُوا - کوئی گائے اٹھارہ اور کوئی چھ ماہ تک دُودھ دیتی ہے - اس کی بھی اوسط بارہ ماہ ہوئی - اب ہر ایک گائے کے عمر بھر کے دُودھ سے (۲۴۹۶۰) چوبیس ہزار نو سو ساٹھ آدمی ایک دفعہ سیر ہو سکتے ہیں - اس کی چھ بچھڑیاں اور چھ بچھڑے ہوتے ہیں - ان میں سے دو مر جائیں - تو بھی دس رہے - ان میں سے پانچ بچھڑیوں کے عمر بھر کے دُودھ کو ملا کر ۱۲۴۸۰۰ آدمی سیر ہو سکتے ہیں - اب رہے پانچ بیل وہ جنم بھر میں کم از کم پانچہزار من اناج پیدا کر سکتے ہیں - اس اناج میں سے ہر ایک آدمی تین پاؤ کھائے - تو اڑھائی لاکھ آدمی سیر ہو سکتے ہیں - دُودھ اور اناج ملا کر ۳۷۴۸۰۰ آدمی سیر ہوتے ہیں - دونو عدد ملکر ایک گائے کی پُشت میں ۴۷۵۶۰۰ آدمی ایک دفعہ پرورش پاتے ہیں - اور اگر پشت در پشت بڑھا کر حساب کریں - تو بیشمار آدمیوں کی پرورش ہوتی ہے - علاوہ ازیں بیل گاڑی کھینچنے اور سواری اور بوجھ اُٹھانے وغیرہ کے کام کرنے سے آدمیوں کیواسطے بہت مفید ہوتے ہیں - اور گائے دُودھ کے لحاظ سے زیادہ مفید ہوتی ہے -

دوم بھینس کے فوائد جس طرح بیل مفید ہوتے ہیں - اسی طرح بھینسے بھی ہیں لیکن گائے کے دودھ اور گھی سے جسقدر عقل بڑھنے سے فوائد ہوتے ہیں - اسقدر بھینس کے دودھ سے نہیں اسی وجہ سے آریوں نے گائے کو سب سے مفید گنا ہے اور جو کوئی دوسرا صاحب علم ہوگا وہ بھی اسیطرح سمجھیگا

سوم بکری بھیڑ وغیرہ کے فوائد بکری کے دُودھ سے پچیس ہزار نو سو بیس ۲۵۹۲۰ آدمیوں کی پرورش ہوتی ہے اسیطرح ہاتھی گھوڑے اونٹ بھیڑ گدھے وغیرہ سے بھی بڑے فائدے ہوتے ہیں

مفید جانوروں کی کمی سے نقصان اِن جانوروں کے مارنے والوں کو سب انسانوں کا قاتل جاننا چاہیئے - جب آریوں کا راج تھا تو یہ نہایت مفید جانور گائے وغیرہ نہیں مارے جاتے تھے تب ہی آریہ ورت اور کرۂ زمین کے دیگر ملکوں میں انسان اور حیوان بڑی آسایش سے رہتے تھے - کیونکہ دودھ گھی - بیل وغیرہ جانوروں کی کثرت ہونیسے کھانے پینے کی چیزیں عمدہ اور بافراط میسر ہوتی تھیں جب سے غیر ملک کے گوشت خور لوگ اس ملک میں آکر گائے وغیرہ جانوروں کے مارنیوالے شراب خور حکمران ہوئے ہیں - تب سے برابر آریوں کا دکھ بڑھتا جاتا ہے کیونکہ

اور بچپن میں بلا سوئمبر (زوجین کی رضا مندی) کے شادیاں ہونا۔ لذات میں پھنسنا دردغگوئی وغیرہ بدعادات۔ ویدودیا کا پرچار نہ کرنا وغیرہ بُرے کام ہیں۔ جب آپسمیں بھائی بھائی لڑتے ہیں۔ تب ہی تیسرا بدیشی آکر پنچ بن بیٹھا ہے۔

مہا بھارت کا جنگ پھوٹ کا نتیجہ تھا

۲۰۔ کیا تم لوگ مہا بھارت کی باتیں بھی جو پانچہزار برس پہلے ہوئی تھیں۔ بھول گئے؟ دیکھو! مہا بھارت کی جنگ میں سب لوگ لڑائی میں سواریوں پر کھاتے پیتے تھے۔ آپس کی پھوٹ سے کوروپانڈو اور یادوں کا ستیاناس ہوگیا۔ وہ تو ہوگیا لیکن ابتک بھی وہی مرض پیچھے لگا ہُوا ہے نہ جانے یہ خوفناک راکھشس کبھی چھوٹے گا یا آریوں کو سب سکھوں سے محروم کرکے دکھ کے سمندر میں ڈبو کر ہلاک کریگا۔ اسی بدکردار گوترہتیارے (ایک جدیوں کے قاتل) اپنے ملک کو تباہ کرنیوالے نیچ دریودھن کے بُرے طریق پر آریہ لوگ ابتک بھی چلکر دُکھ بڑھا رہے ہیں۔ پرمیشور اپنا فضل کرے کہ یہ مہلک مرض ہم آریوں سے دُور ہوجائے

کھانے نہ کھانیکی چیزوں کی تقسیم

۲۱۔ کھانے اور نہ کھانے کی چیزیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک دہرم شاستر کے مطابق اور دُوسرے ویدک شاستر (علم طب) کے مطابق ÷

اوّل شاستر سے ممنوع (ناپاک)

۲۲۔ مثلاً دہرم شاستر میں (لکھا ہے)۔

अभक्ष्याणि द्विजातीनाममेध्यप्रभवाणि च ॥ मनु० [५।५]

دوج یعنی برہمن۔ کشتری اور ویش اور شودروں کو بھی ناپاک یعنی بول براز وغیرہ کے میل سے پیدا ہوئے۔ ساگ۔ پھل۔ مول وغیرہ نہ کھانے چاہئیں (منو ۵۔ ۵) ÷

वर्जयेन्मधु मांसं च ॥ मनु० [२।१७७] (منو ۲۔ ۱۷۷)

(ا) مختلف قسم کی شراب۔ گانجہ۔ بھنگ۔ افیون وغیرہ۔

(ب) اشیاء نشی **बुद्धिं लुम्पति यद् द्रव्यं मदकारी तदुच्यते ॥**

शार्ङ्गधर अ० ४। श्लो० २१ ॥ (سارنگدہر ۴۔ ۲۱)

جو جو چیزیں عقل کو کھونے والی ہیں۔ اُن کا استعمال کبھی نہ کریں اور جتنے کھانے سڑے بگڑے ہوئے اور بدبُو وغیرہ سے خراب شدہ ہیں اور اچھی طرح بنے ہوئے نہ ہوں اور شراب و گوشت کھانے پینے والے ملیچھ کہ جن کا جسم شراب اور گوشت کے ذرّوں سے ہی پُر ہے اُن کے ہاتھ کا نہ کھاویں (ج) گوشت جس کام میں مفید جانداروں کی ہنسا (دُکھ) نہ کرے

اوّل گائے کے فوائد

یعنی جیسے ایک گائے کے جسم سے دُودھ گھی۔ بیل گائے پیدا ہونیسے

کیونکہ جب شودر۔ چمار۔ بھنگی۔ مسلمان۔ عیسائی وغیرہ لوگ کھیتوں میں سے ایکھ کاٹتے چھیلتے پیل کر رس نکالتے ہیں۔ تب بول و براز کر کے بغیر ہاتھ دھونے کے چھوتے اُٹھاتے اور رکھتے ہیں۔ آدھا گنا چوس۔ رس پیکر آدھا اسی میں ڈالتے ہیں اور رس پکاتے کیوقت اس رس میں روٹی بھی پکا کر کھاتے ہیں جب چینی بناتے ہیں تب پُرانے جوتے جن کے تلے میں پاخانہ وپیشاب گوبر دھول لگی رہتی ہے۔ انہی جوتوں سے اس کو روندتے ہیں۔ دُودھ میں اپنے گھر کے جوٹھے برتنوں کا پانی ڈالتے ہیں۔ انہی میں گھی وغیرہ رکھتے ہیں۔ اور آٹا پیسنے کے وقت بھی ویسے ہی جوٹھے ہاتھوں سے اُٹھاتے ہیں۔ اور پسینا بھی آٹے میں ٹپکتا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ اور پھل مول۔ کند کی بھی ایسی ہی کیفیت ہوتی ہے۔ جب ان چیزوں کو کھایا۔ تو گویا سب کے ہاتھ کا کھالیا۔

ان دیکھے میں عیب

۱۷۔ سوال۔ پھل۔ مول و کند۔ رس وغیرہ نہ دیکھی چیزوں میں عیب نہیں ہے۔

جواب۔ واہ جی واہ! سچ ہے اگر ایسا جواب نہ دیتے تو کیا خاک کھاتے۔ گڑ۔ شکر میٹھی لگتی ہے۔ دُودھ۔ گھی دمانت دیتا ہے۔ اِسی لیئے یہ مطلب کی بات بنائی ہے۔ بھلا اگر ان دیکھی چیز میں عیب نہیں تو اگر بھنگی یا مسلمان اپنے ہاتھوں سے بنا کر دوسرے مکان میں تم کو لادے۔ تو کھالو گے یا نہیں۔ اگر کہو کہ نہیں تو نہ دیکھے ہوئے میں بھی عیب ہُوا۔

آپس میں کھانا پینا بھی اتفاق کے لیئے ضروری ہے

۱۸۔ البتہ مسلمان اور عیسائی وغیرہ شراب اور گوشت کھانے والوں کے ہاتھ کا کھانے سے شراب اور گوشت وغیرہ کھانے پینے کا عیب پیچھے لگ جاتا ہے۔ لیکن ہاں آریوں کا آپس میں ایک کھانا ہونے میں کوئی بھی عیب دکھائی نہیں دیتا۔ جب تک آپس میں ایک ہی عقیدہ ایک نفع نقصان ایک ہی سُکھ دُکھ نہ مانا جاوے۔ تب تک ترقی ہونا بہت مشکل ہے۔ لیکن محض کھانا پینا ایک ہونے سے اصلاح نہیں ہو سکتی۔ بلکہ جب تک بُری باتیں نہیں چھوڑتے اور اچھی باتیں اختیار نہیں کرتے۔ تب تک بجائے ترقی کے تنزل ہوتا ہے۔

آریہ ورت میں غیر راج ہونے کے اسباب۔

۱۹۔ آریہ ورت میں غیر ملک والوں کا راج ہونے کا باعث آپس کی پھوٹ اختلاف مذہب۔ برہمچریہ نہ رکھنا۔ علم نہ پڑھنا نہ پڑھانا

البتہ جہاں کھانا پکائیں۔ اس مکان کو دھونے لیپنے۔ جھاڑو دینے اور کوڑا کرکٹ دور کرنے میں ضرور کوشش کرنی چاہئے نہ کہ مسلمان اور عیسائیوں کی طرح غلیظ باورچیخانہ ہو۔

پکا اور کچا کھانا

۱۴۔ سوال۔ سکھری (کچی) نکھری (پکی) کیا ہے؟

جواب۔ سکھری وہ ہے جو اناج پانی وغیرہ میں پکایا جاوے اور جو گھی دودھ میں پکاتے ہیں وہ نکھری یعنی پاک ہے یہ بھی ان دھورتوں (چالبازوں) کا چلایا ہوا پاکھنڈ ہے۔ تاکہ جس میں گھی دودھ زیادہ لگے۔ اس کے کھانے میں لذت ہو اور پیٹ میں چکنی چیز زیادہ جاوے۔ اس لئے یہ حیلہ نکالا ہے ورنہ آگ سے یا موسم میں پکی ہوئی چیز پکی اور نہ پکی ہوئی کچی ہوتی ہے۔ اس طرح کا بھی پکا کھانا اور کچا نہ کھانا ہر موقعہ پر ٹھیک نہیں۔ کیونکہ چنے وغیرہ کچے بھی کھائے جاتے ہیں۔

کھانا پکانے والے شودر ہوں

۱۵۔ سوال۔ دوج اپنے ہاتھ سے رسوئی بنا کر کھائیں یا شودر کے ہاتھ کی بنائی کھائیں۔

جواب۔ شودر کے ہاتھ کی بنائی کھائیں تاکہ برہمن کشتری اور ویش ورن والے عورت مرد علم پڑھانے امور سلطنت کے چلانے مویشی پالنے اور کھیتی و بیوپار کے کام میں مصروف رہیں۔ مگر شودر کے برتن اور اس کے گھر کا پکا ہوا کھانا مصیبت کے وقت کے سوا نہ کھائیں سنو۔ پرمان (آپستھمبہ دھرم سوتر ۲۔ ۲۔ ۲۔ ۴)۔

आर्याधिष्ठिता वा शूद्राः संस्कर्तारः स्युः ॥ [आपस्तम्ब धर्मसूत्र । प्रपाठक २ । खण्ड २ । सूत्र ४]

آریوں کے گھر میں شودر یعنی بے علم عورت مرد کھانا پکانا وغیرہ خدمات کریں لیکن وہ جسم اور کپڑے وغیرہ صاف رکھیں۔ جب وہ آریوں کے گھر میں کھانا بنائیں۔ تو منہ باندھکر بنائیں۔ تاکہ ان کے منہ سے جوٹھا اور نکلا ہوا سانس بھی کھانے میں نہ پڑے۔ آٹھویں روز حجامت کرائیں اور ناخون کٹوائیں۔ نہا دھوکر کھانا بنایا کریں۔ آریوں کو کھلا کر آپ کھائیں۔

چھوت چھات

۱۶۔ سوال۔ شودر کی چھوئی رسوئی کے کھانے میں جب عیب لگاتے ہیں۔ تو اس کے ہاتھ کا بنایا ہوا کس طرح کھا سکتے ہیں۔

جواب۔ یہ بات من گھڑت اور جھوٹی ہے۔ کیونکہ جنہوں نے گڑ۔ چینی۔ گھی۔ دودھ آٹا۔ ساگ۔ پھل۔ مول کھایا۔ انہوں نے گویا تمام جہان بھر کے ہاتھ کا بنا ہوا اور جھوٹا کھا لیا

بھلے آدمیوں کے واسطے عشق و نفرت اور دیگر دروغگوئی وغیرہ عیبوں کو چھوڑ کر بلا خصومت ہونا اور محبت بہبودئی خلائق و نیکوکاری وغیرہ کو اختیار کرنا عمدہ آچار (نیک اخلاق) ہے اور یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ دھرم ہمارے آتما اور فرائض کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ جب ہم اچھے کام کرتے ہیں۔ تو ہم کو مختلف ملکوں اور برّاعظموں میں جانے سے کچھ بھی عیب نہیں لگ سکتا۔ عیب تو گناہ کے کام کرنے میں لگتے ہیں۔ ہاں اتنا ضرور چاہیئے۔ کہ ویدوں میں بیان کئے ہوئے دھرم کی تحقیق اور پاکھنڈمت کی تردید کرنا ضرور سیکھ لیں۔ تاکہ ہم کو کوئی شخص جھوٹی بات پر یقین نہ کرا سکے۔

دویشی بیوپار اور حکومت

۱۱- کیا مختلف ملکوں اور برّاعظموں میں حکومت اور بیوپار کرنے کے بغیر کبھی اپنے ملک کی ترقی ہو سکتی ہے؟ اگر اپنے ملک ہی میں اپنے ملک کے باشندے معاملات کریں۔ اور غیر ملک والے ان کے ملک میں تجارت یا حکومت کریں تو بجز مفلسی اور دکھ کے اور کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔

کھانے پینے کا بکھیڑا ڈالنے کی وجہ

۱۲- پاکھنڈی لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اگر ہم ان کو علم سکھلا دینگے اور ملک بملک جانے کی اجازت دیدینگے۔ تو وہ عقلمند ہو کر ہمارے پاکھنڈ جال میں نہیں پھنسینگے۔ جس سے ہماری توقیر اور روزی جاتی رہیگی۔ اسواسطے کھانے پینے میں بکھیڑا ڈالتے ہیں۔ تاکہ وہ دوسرے ملک میں نہ جا سکیں۔ البتہ اتنا ضرور چاہیئے کہ شراب اور گوشت کا استعمال کبھی بھولکر بھی نہ کریں۔

لڑائی کے موقعہ پر چوکا لگانا!

۱۳- کیا تمام عقلمندوں کا اس بات پر اتفاق نہیں ہے کہ لڑائی کے موقعہ پر سپاہ کا چوکا لگا کر رسوئی بنانا اور کھانا ضرور شکست کا باعث ہے؟ کھشتری لوگوں کیواسطے تو جنگ کے موقعہ پر ایک ہاتھ سے روٹی کھاتے اور پانی پیتے جانا اور دوسرے ہاتھ سے دشمنوں کو گھوڑے۔ ہاتھی۔ گاڑی پر سوار ہو کر یا پیادہ مارتے جانا اور اپنی فتح کرنا ہی "آچار" اور مفتوح ہو جانا "اناچار" ہے۔ اسی جہالت کے باعث ان لوگوں نے چوکا لگاتے لگاتے اور مخالفت کرتے کراتے تمام آزادی خوشی دولت حکومت علم اور ہمت پر چوکا پھیر دیا۔ اور اب ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔ اور خواہش کرتے ہیں۔ کہ کوئی چیز ملے۔ تو پکا کر کھائیں۔ مگر ایسا نہ ہونے کے باعث گویا سارے آریہ ورت میں چوکا لگا کر سب کچھ تباہ کر دیا ہے؟

شادی پاتال میں جسکو امریکہ کہتے ہیں۔ وہاں کے راجہ کی بیٹی۔ الوپی کیساتھ ہوئی تھی۔ اگر مختلف ملکوں میں اور براعظموں میں جاتے آتے نہ ہوتے تو یہ سب باتیں کیونکر ہو سکتیں؟

(۴) منو میں جہازی محصول کا ذکر

منوسمرتی میں جو سمندر میں چلنے والے جہاز پر محصول لینا لکھا ہے وہ بھی آریہ ورت سے دیگر براعظموں میں جانے کیوجہ سے ہے۔

بھیم وغیرہ کا کرۂ زمین کے ملکوں میں جانا

اور جب مہاراجہ یدھشٹر نے "راج سویہ" یجنہ کیا تھا۔ اس میں تمام کرۂ زمین کے راجاؤں کو بلانے کی غرض سے نیوتہ دینے کے لیے بھیم وارجن۔ نکل اور سہدیو چاروں سمتوں میں گئے تھے۔ اگر عیب مانتے۔ تو کبھی نہ جاتے۔

غیر ملکوں میں نہ جانے کے نقصانات۔

۹۔ پس پہلے آریہ ورت کے لوگ بیوپار۔ کاروبار سلطنت اور سیر کی خاطر تمام کرۂ زمین پر پھرا کرتے تھے۔ اور جو آجکل چھوت چھات اور دھرم بگڑ جانے کا وہم ہے وہ محض جاہلوں کے بہکانے اور بے علمی کے بڑھنے کیوجہ سے ہے۔ جو لوگ مختلف ممالک اور براعظموں میں جانے آنے میں وہم نہیں کرتے وہ مختلف ممالک کے کئی قسم کے لوگوں کے میل جول رسم ورواج کے دیکھنے اپنا راج اور بیوپار بڑھانے سے بے خوف اور بہادر ہونے لگتے ہیں۔ اور اچھے طریقوں کو اختیار کرنے بُری باتوں کے چھوڑنے پر مستعد ہو کر بڑی جاہ وحشمت حاصل کرتے ہیں۔

(۶) غیر ملکوں میں جانے سے پاپ نہیں

۱۰۔ بھلا سخت ناپاک اور ملیچھ گھر بیں پیدا ہوئی کسبیوں وغیرہ کی صحبت سے تو بھرشٹ آچاریہ (بدچلن) اور بے دھرم نہیں ہوتے مگر مختلف ملکوں کے اچھے اچھے لوگوں کیساتھ صحبت رکھنے میں چھوت اور عیب مانتے ہیں۔ یہ بات محض جہالت کی نہیں تو اور کیا ہے؟ ہاں اتنی وجہ تو ہے۔ کہ جو لوگ گوشت خوری اور شراب نوشی کرتے ہیں۔ ان کے جسم اور منی وغیرہ رطوبتیں بدبو وغیرہ کے باعث پلید ہوتی ہیں۔ کہیں ان کی صحبت سے آریوں کو بھی یہ عیب نہ لگ جائیں۔ یہ بات تو ٹھیک ہے۔ لیکن جب ان سے معاملات کرنے اور ان کے اوصاف اختیار کرنے میں کوئی بھی عیب یا گناہ نہیں ہے۔ تو اُن کے شراب نوشی وغیرہ عیبوں کو چھوڑ کر ان کے اوصاف کو اختیار کریں تو اس میں کچھ بھی نقصان نہیں۔ چونکہ جاہل لوگ ان کے چھونے اور دیکھنے کو بھی گناہ سمجھتے ہیں۔ اس لئے اُن سے جنگ کبھی بھی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ لڑائی میں اُن کو دیکھنا اور چھونا ضرور ہوتا ہے۔

کرتا ہے۔ وُہ جہاں کہیں کوئی کرے گا۔ وہ آچار (اخلاق) اور دہرم سے نہیں گریگا اور جو شخص آریہ ورت میں رہ کر بھی بُرے کام کریگا۔ وُہی دہرم اور آچار سے گرا ہُوا کہلاوے گا۔ اگر ایسا ہی ہوتا تو ذیل کا شلوک کیوں ہوتا؟

मेरोर्हरेश्च द्वे वर्षे वर्षं हैमवतं ततः ।

क्रमेणैव व्यतिक्रम्य भारतं वर्षमासदत् ॥

स देशान् विविधान् पश्यंश्चीनहूणनिषेवितान् ॥ अ० ३२७ ॥

مہابھارت شانتی پرب[۲۲]

> زمانہ قدیم میں آریوں کا دوسرے ملکوں میں جانا
> (۱) شُک آچاریہ کا امریکہ سے متھلا پوری میں آنا

۸۔ یہ شلوک مہابھارت شانتی پرب میں موکش دہرم کے متعلق ویاس اور شُک کی گفتگو میں آیا ہے جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ایک وقت ویاس معہ اپنے بیٹے شُک اور شاگرد کے پاتال میں جسکو آجکل امریکہ کہتے ہیں مقیم تھے۔ شُک آچاریہ نے اپنے باپ سے ایک سوال پوچھا۔ کہ آیا "آتم ودیا" اتنی ہی ہے یا زیادہ؟ ویاس جی نے ارادتاً اس بات کا جواب نہ دیا۔ کیونکہ وہ اس بات کا اپدیش کر چکے تھے۔ دوسرے کی شہادت کیلئے اپنے بیٹے شُک سے کہا کہ اے بیٹا متھلا پوری میں جاکر یہی سوال راجہ جنک سے کر۔ وہ اس کا مناسب جواب دیں گے۔ باپ کی بات سُن کر شُک آچاریہ پاتال لوک سے متھلا پوری کیطرف روانہ ہوئے۔ پہلے میرو یعنی ہمالیہ سے شمال مشرق و شمالی و شمال مغربی گوشوں میں جو لوگ آباد ہیں۔ اُن کا نام "ہری ورش" تھا یعنی "ہری" نام بندر کا ہے۔ اس ملک کے لوگ اب بھی سُرخ چہرہ اور بندر کیطرح بھوری آنکھوں والے ہوتے ہیں۔ جن ملکوں کا نام اسوقت یورپ ہے انہیں کو سنسکرت میں "ہری ورش" کہتے ہیں۔ اِن ملکوں کو دیکھتے ہوئے پھر ان ملکوں کو جن کو ہُون یعنی یہودی کہتے ہیں۔ دیکھ کر چین میں آئے چین سے ہمالیہ اور ہمالیہ سے متھلا پوری میں پہونچے

> (۲) سری کرشن و ارجن کا امریکہ میں جانا

اور سری کرشن و ارجن اشوتری۔ جسکو دخانی جہاز کہتے ہیں میں بیٹھ کر پاتال میں گئے اور مہاراجہ یدھشٹر کے یگیہ میں اُدالک رِشی کو لے کر آئے تھے۔

> (۳) آریوں کی شادی غیر ملکوں میں

دھرت راشٹر کی شادی "گاندھار" یعنی قندھار کی شہزادی سے ہوئی۔ مادری پانڈوں کی عورت ایران کے راجہ کی بیٹی تھی اور ارجن کی

سب جانداروں کی بھلائی کا اپدیش کرے اور اپدیش کیوقت زبان شیریں اور ملائم بولے جو سچے اپدیش سے دہرم کی ترقی اور ادہرم کو پامال کرتے ہیں۔ وہ لوگ مبارک ہیں (منو ۲/۹۹)

صفائی رکھنا

روزمرہ غسل کرے۔ پوشاک۔ کھانے پینے کی چیزیں۔ رہنے کی جگہ سب صاف رکھے۔ کیونکہ ان کے صاف رہنے سے دل کی صفائی اور تندرستی حاصل ہوکر ہمت بڑھتی ہے۔ صفائی اتنی کرنی واجب ہے۔ جس سے میل اور بدبو دور ہو جائے۔

आचारः प्रथमो धर्म्मः श्रुत्युक्तः स्मार्त्त एव च ।

(منو ۱-۱۰۸)

وید و سمرتی پر چلنا ہی نیک چلنی ہے

۴۔ جو راست گوئی وغیرہ کا کرنا ہے۔ وہی وید اور سمرتی کا کہا ہوا آچار (چلن) ہے (منو ۱-۱۰۸)†

मानो वधीः पितरं मोत मातरम् ॥ [यजु० १६ । १५]

یجر ۱۶۔۱۵

आचार्य्य उपनयमानो ब्रह्मचारिणमिच्छते ॥

अथर्व० कां० ११ । व० १५

اتھروید ۱۱-۵-۱۷

मातृदेवो भव । पितृदेवो भव । आचार्य्यदेवो भव । अतिथि देवो भव । तैत्तिरीयारण्यके ॥ प्र० ७ अनु० ११] تیتری اپنشد ۱۔۷

دیو پوجا سب کا فرض ہے۔

۵۔ ماں۔ باپ۔ آچاریہ اور اتتھی کی خدمت کرنے کو دیو پوجا کہتے ہیں اور جس جس کام سے جہان کی بہبودی ہو وہ کام کرنا اور نقصان پہنچانے والے کام چھوڑ دینا ہی انسان کا اعلیٰ فرض ہے۔

بدصحبت ترک کرنی چاہیئے

۶۔ کبھی ناستک۔ شہوت پرست۔ دغاباز۔ دروغ گو۔ خودغرض فریبی۔ حیلہ ساز وغیرہ بُرے آدمیوں کی صحبت نہ کرے۔ آپت (اہل کمال) یعنے جو سچ بولنے والے دہرماتما ہیں۔ اور جن کو دوسروں کی بہبودی عزیز ہے۔ ہمیشہ ان کی صحبت کرنے ہی کا نام "سریشٹ آچار" (پاکیزہ چلن) ہے۔

غیر ملکوں میں جانا

۷۔ سوال۔ آریہ ورت کے باشندوں کا آریہ ورت سے غیر ملکوں میں جانے سے "آچار" بگڑتا ہے۔ یا نہیں؟

جواب۔ یہ بات غلط ہے کہ جو بیرونی اور اندرونی پاکیزگی رکھتا اور راستگوئی وغیرہ پر عمل

کو پورا کرے ٭ (منو ۲-۱۰۰)

غالب الحواس کی تعریف ۶- غالب الحواس اُس کو کہتے ہیں جو تعریف سُن کر خوش اور مذمت سُنکر غمگین نرم چیز کے چھونے سے سُکھی اور سخت چیز کے چھونے سے دُکھی خوبصورت شکل دیکھ کر خوش اور بدشکل دیکھ کر ناخوش اعلیٰ خوراک کھانے سے شاداں اور ادنےٰ خوراک کھانے سے رنجیدہ۔ خوشبو کا مشتاق اور بُو سے متنفر نہیں ہوتا (منو ۲-۹۸)

کس موقعہ پر جواب دینا اور کس موقعہ پر جواب نہ دینا چاہیئے ۷- کبھی بغیر پُوچھے یا بے انصافی سے پوچھنے والے کو یعنی جو فریب سے پوچھتا ہو۔ اُسکو جواب نہ دیوے۔ اُن کے سامنے عقلمند آدمی بے جان شئے کیطرح خاموش رہے۔ البتہ جو فریب سے خالی اور سچائی کی تلاش کرنے والے ہوں۔ اُن کو بغیر پوچھے بھی اُپدیش کرے (منو ۲-۱۱۰)

قابل تعظیم آدمی ۸- اوّل دولت۔ دوم رشتہ یعنی خاندان و نسب سوم عمر چہارم اچھے کام پنجم اعلیٰ علم۔ یہ پانچ عزّت کے مقام ہیں۔ لیکن دولت سے افضل نسب اور نسب سے اعلیٰ عمر اور عمر سے بڑھکر کام اور کام سے زیادہ اعلیٰ علم والے درجہ بدرجہ زیادہ عزّت کے لائق ہیں (منو ۲-۱۳۶)

علم عمر سے زیادہ عزّت کے لائق ہے ۹- کیونکہ چاہے آدمی سو برس کا بھی ہو۔ لیکن جو علم اور معرفت سے بے بہرہ ہے وُہ بالک ہے جو علم اور معرفت کا دینے والا ہے۔ اس بالک کو بھی بزرگ ماننا چاہیئے کیونکہ تمام شاستر اور علما کامل علیم کو بالک اور صاحب علم کو بزرگ کہتے ہیں (منو ۲-۱۵۳)

بزرگی علم سے ہے ۱۰- زیادہ سالوں کے گزرنے۔ سفید بالوں کے ہونے زیادہ دولت اور بڑے خاندان سے بزرگ نہیں ہوتا۔ بلکہ رشی مہاتماؤں کا یہی یقین ہے کہ جو ہمارے درمیان علم اور معرفت میں زیادہ ہے۔ وُہی آدمی بزرگ کہلاتا ہے (منو ۲-۱۵۴)۔

اپنے اپنے ورن میں بزرگی ۱۱- برہمن علم سے۔ کھشتری زور سے ویش مال و دولت سے اور شودر جنم یعنی زیادہ عمر سے بزرگ ہوتا ہے (منو ۲-۱۵۵)

سفید بالوں سے بڑائی نہیں ۱۲- بال سر کے سفید ہونے سے کوئی بزرگ نہیں ہوتا۔ بلکہ جو نوجوان علم پڑھا ہوا ہو۔ اسی کو عالم ایک بڑا جانتے ہیں (منو ۲-۱۵۶)

بے علم دراصل انسان نہیں ۱۳- اور جو علم نہیں پڑھا جسطرح لکڑی کا ہاتھی اور چمڑے کا ہرن ہوتا ہے۔ اسیطرح وہ بے علم آدمی جہان میں محض برائے نام کہلاتا ہے (منو ۲-۱۵۷)

ست اُپدیش سے ترقی کرنا ۱۴- اس لئے علم پڑھکر اور صاحب علم و دہرماتما ہوکر بلا دشمنی

न तेन वृद्धो भवति येनास्य पलितं शिरः ।
यो वै युवाप्यधीयानस्तं देवाः स्थविरं विदुः ॥ १२ ॥
यथा काष्ठमयो हस्ती यथा चर्ममयो मृगः ।
यश्च विप्रोऽनधीयानस्त्रयस्ते नाम बिभ्रति ॥ १३ ॥
अहिंसयैव भूतानां कार्यं श्रेयोऽनुशासनम् ।
वाक् चैव मधुरा श्लक्ष्णा प्रयोज्या धर्ममिच्छता ॥ १४ ॥

منو ادھیائے ۲ ۔ ۸۸ ۔ ۹۲ ۔ ۹۴ ۔ ۹۷ ۔ ۱۰۰ ۔ ۹۸ ۔ ۱۱۰ ۔ ۱۲۶ ۔ ۱۵۳ سے
۱۵۷ ۔ ۱۵۹

حواس کو قابو میں رکھنا ۱۔ انسان کا اعلیٰ درجہ کا چلن یہ ہے۔ کہ جو حواس دل کو فریفتہ کرنے والی چیزوں میں لگاتے ہیں۔ اُنکے روکنے کی کوشش کرے جس طرح گاڑی چلانیوالا گھوڑوں کو روک کر سیدھے راستے پر چلاتا ہے۔ اسی طرح اُن کو اپنے بس میں کرکے ادھرم کے راستہ سے ہٹا کر ہمیشہ دھرم کے راستہ پر چلایا کرے (منو ۲ ۔ ۸۸)

کیونکہ اس کے سوائے دھرم نہیں ہوسکتا ۲ کیونکہ حواس کو لذات میں پھنسانے اور ادھرم پر چلانے سے انسان یقیناً پاپ کماتا ہے اور جب اُنکو مغلوب کرکے دھرم میں چلاتا ہے۔ تبھی مقصد مطلوبہ میں کامیابی حاصل کرتا ہے (منو ۲ ۔ ۹۲)

بھوگنے سے خواہش کم نہیں ہوتی ۳۔ یہ بات تحقیق ہے کہ جس طرح آگ میں لکڑی اور گھی ڈالنے سے آگ بڑھتی جاتی ہے۔ اسی طرح لذات کے متواتر بھوگنے سے خواہش کبھی سیر نہیں ہوتی۔ بلکہ بڑھتی جاتی ہے۔ اس لئے انسان کو لذات میں کبھی نہیں پھنسنا چاہیئے (منو ۲ ۔ ۹۴)

مغلوب الحواس کی ناکامیابی ۴۔ جو آدمی غالب الحواس نہیں ہے۔ اس کو وِپرُدُشت کہتے ہیں اسکو باوجود کوشش کرنے کے نہ وید کے گیان۔ نہ ترک دُنیا۔ نہ یگیہ نہ نیم اور نہ دھرم پر چلنے میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ بلکہ سب باتوں میں غالب الحواس دھارمک آدمی کو کامیابی حاصل ہوتی ہے (منو ۲ ۔ ۹۷)

غالب الحواس کی کامیابی ۵ اسلئے پانچ حواس فعلی۔ پانچ حواس علمی اور گیارہویں من کو اپنے بس میں کرکے مناسب خوراک و تفریح سے جسم کی حفاظت کرتا ہوا سب مقاصد

اور جوٹھ بھی باہوں میں رہ جاتی ہے (منو ۵۵)

مزید تشریح

इन्द्रियाणां विचरतां विषयेष्वपहारिषु ।
संयमे यत्नमातिष्ठेद्विद्वान् यन्तेव वाजिनाम् ॥ १ ॥
इन्द्रियाणां प्रसङ्गेन दोषमृच्छत्यसंशयम् ।
सन्नियम्य तु तान्येव ततः सिद्धिं नियच्छति ॥ २ ॥
न जातु कामः कामानामुपभोगेन शाम्यति ।
हविषा कृष्णवर्त्मेव भूय एवाभिवर्द्धते ॥ ३ ॥
वेदास्त्यागश्च यज्ञाश्च नियमाश्च तपांसि च ।
न विप्रदुष्टभावस्य सिद्धिं गच्छन्ति कर्हिचित् ॥ ४ ॥
वशे कृत्वेन्द्रियग्रामं संयम्य च मनस्तथा ।
सर्वान् संसाधयेदर्थानक्षिण्वन् योगतस्तनुम् ॥ ५ ॥
श्रुत्वा स्पृष्ट्वा च दृष्ट्वा च भुक्त्वा घ्रात्वा च यो नरः ।
न हृष्यति ग्लायति वा स विज्ञेयो जितेन्द्रियः ॥ ६ ॥
नापृष्टः कस्यचिद् ब्रूयान्न चान्यायेन पृच्छतः ।
जानन्नपि हि मेधावी जडवल्लोक आचरते ॥ ७ ॥
वित्तं बन्धुर्वयः कर्म विद्या भवति पञ्चमी ।
एतानि मान्यस्थानानि गरीयो यद्यदुत्तरम् ॥ ८ ॥
अज्ञो भवति वै बालः पिता भवति मन्त्रदः ।
अज्ञं हि बालमित्याहुः पितेत्येव तु मन्त्रदम् ॥ ९ ॥
न हायनैर्न पलितैर्न वित्तेन न बन्धुभिः ।
ऋषयश्चक्रिरे धर्मं योऽनूचानः स नो महान् ॥ १० ॥
विप्राणां ज्ञानतो ज्येष्ठ्यं क्षत्रियाणां तु वीर्यतः ।
वैश्यानां धान्यधनतः शूद्राणामेव जन्मतः ॥ ११ ॥

اور شرم ضرور پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ کام کرنے کے لائق نہیں ہے (منو ۲-۶)

ان چاروں پر غور کرنا ۶۔ انسان کو چاہیئے کہ ان تمام ودیا، شاستر، نیک آدمیوں کے چلن اور اپنے آتما کے غیر مخالف باتوں کو گیان کی آنکھ سے اچھی طرح غور کر کے اپنے ضمیر کے مطابق جو دھرم ہو۔ اس میں بشرطیکہ شرتی (وید) کے مطابق ہو مصروف ہو (منو ۲-۸)

دھرم پر چلنے کا نتیجہ ۷۔ کیونکہ جو انسان وید میں اور ویدوں کے غیر مخالف سمرتیوں میں بیان کئے ہوئے دھرم پر چلتا ہے۔ وہ اس دنیا میں نیک نامی اور مرنے کے بعد اعلیٰ ترین راحت حاصل کرتا ہے۔ (منو ۲-۹)

ناستک ذات سے خارج ۸۔ "شرتی" ویدوں کو اور "سمرتی" دھرم شاستر کو کہتے ہیں۔ ان کے ذریعے تمام کرنے اور نہ کرنے کی باتوں کا یقین کر لینا چاہیئے۔ جو شخص وید اور وید کے مطابق اہل کمال کی تصانیف کی توہین کرے۔ اسکو نیک لوگ جاتی (ملت) سے خارج کر دیویں کیونکہ جو شخص وید کی مذمت کرتا ہے وہی ناستک (ملحد) کہلاتا ہے (منو ۲-۱۱)

دھرم کے چار معیار ۹ اسلئے وید، سمرتی، نیک لوگوں کا چلن اور اپنے آتما کے گیان کے غیر مخالف پن، یہ چلن یہ چار دھرم کے معیار ہیں۔ یعنی انہی سے دھرم کی پہچان ہوتی ہے (منو ۲-۱۲)

دھرم کا گیان کس کو حاصل ہو سکتا ہے ۱۰ لیکن جو شخص مال و دولت کے لالچ اور کام یعنی لذات میں پھنسا ہوا نہیں ہوتا اسی کو دھرم کا گیان ہوتا ہے۔ جو لوگ دھرم کو جاننے کی خواہش کریں۔ ان کے لئے وید ہی اعلیٰ سند ہے (منو ۲-۱۳)

بچوں کا سنسکار کرنا واجب ہے ۱۱۔ اسی لئے واجب ہے کہ ویدوں میں بیان کئے ہوئے نیک اعمال سے برہمن، کشتری اور ویش اپنے بچوں کا گربھا دان وغیرہ سنسکار کریں جو اس جنم اور دوسرے جنم میں پاک کرنیوالا ہے (منو ۲-۲۶)

سر کے بال داڑھی وغیرہ ۱۲ برہمن کے سولھویں، کشتری کے بائیسویں، ویش کے چوبیسویں سال میں "کیشانت کرم" یعنی مونڈن ہو جانا چاہیئے یعنی اس رسم کے بعد صرف چوٹی رکھکر باقی داڑھی مونچھ اور سر کے بال ہمیشہ منڈواتے رہنا چاہیئے۔ اور پھر کبھی نہ رکھنا چاہیئے۔ اگر ملک بہت سرد ہو تو اپنی مرضی ہے۔ کہ جتنے چاہے، بال رکھے اور اگر بہت گرم ملک ہو تو چوٹی سمیت سب کٹوا دینے چاہئیں۔ کیونکہ سر پر بال رکھنے سے گرمی زیادہ ہوتی ہے اور اس سے عقل کم ہو جاتی ہے۔ داڑھی مونچھ رکھنے سے کھانا پینا اچھی طرح نہیں ہو سکتا

वेदः स्मृतिः सदाचारः स्वस्य च प्रियमात्मनः ।
एतच्चतुर्विधं प्राहुः साक्षाद्धर्मस्य लक्षणम् ॥ ९ ॥
अर्थकामेष्वसक्तानां धर्मज्ञानं विधीयते ।
धर्मं जिज्ञासमानानाम् प्रमाणं परमं श्रुतिः ॥ १० ॥
वैदिकैः कर्मभिः पुण्यैर्निषेकादिर्द्विजन्मनाम् ।
कार्यः शरीरसंस्कारः पावनः प्रेत्य चेह च ॥ ११ ॥
ान्तः षोडशे वर्षे ब्राह्मणस्य विधीयते ।
राजन्यबन्धोर्द्वाविंशे वैश्यस्य द्व्यधिके ततः ॥ १२ ॥

منو ۲-۱-۲-۴-۶-۸-۹-۱۰-۱۲-۲۶-۲۵

نیکوں اور اپنی ضمیر کے مطابق عمل ۱۔ انسان کو ہمیشہ اس بات کا دھیان رکھنا چاہیئے۔ کہ دلبستگی (راگ) اور نفرت (دویش) سے بچے ہوئے عالم لوگ جس پر ہمیشہ عمل کریں۔ اور جسکو دل یعنی آتما سے سچا فرض سمجھیں۔ وہی دہرم تسلیم اور تعلیم کے قابل ہے (منو ۲-۱)

کام آتما اور اکامتا اچھی نہیں ۲۔ کیونکہ اس دنیا میں غایت درجہ کا خواہشمند ہونا اور بلا خواہش کے ہونا اچھا نہیں ہے۔ ویدوں کے معانی کو جاننا اور ویدوں میں بیان کئے ہوئے فرائض یہ سب خواہش ہی سے پورے ہوتے ہیں۔ (منو ۲-۲)

کوئی آدمی بے ارادہ نہیں ہو سکتا ۳۔ اگر کوئی کہے کہ میں بے خواہش اور نشکام ہو جاؤں۔ تو وہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سب کام یعنی تحمہ راستگوئی وغیرہ برت (عہد) "یم" اور "نیم" کے فرائض وغیرہ ارادہ کرنے ہی سے عمل میں آ سکتے ہیں (منو ۲-۳)

کوئی حرکت بلا خواہش نہیں ہو سکتی ۴۔ کیونکہ جو جو ہاتھ پاؤں آنکھ من وغیرہ کی حرکات ہیں۔ وہ سب خواہش ہی سے ہوتی ہیں۔ اگر خواہش نہ ہو تو آنکھ کا کھولنا اور بند کرنا بھی نہیں ہو سکتا۔ (منو ۲-۴)

دہرم کی بنیاد چار چیزیں ہیں ۵۔ اس لئے تمام وید۔ منوسمرتی اور رشیوں کی تصنیف کئے ہوئے شاستر۔ نیک آدمیوں کے چلن اور جس جس کام کے کرنے میں اپنا آتما خوش رہے۔ یعنی جنمیں خوف شک اور شرم نہ ہو۔ ان کاموں کو عمل میں لانا واجب ہے۔ دیکھو جب کوئی آدمی جھوٹ بولنے اور چوری وغیرہ کرنے کی خواہش کرتا ہے۔ تو اسی وقت اس کے آتما میں خوف شک

دسواں باب

اب آچار (اخلاق) اناچار (عدم اخلاق) اور بھکشیہ ابھکشیہ (کھانے نہ کھانے کی چیزوں) کا ذکر کرینگے

آچار اناچار کی تعریف — اب جو دھرم کے اعمال، خوش خلقی، بھلے لوگوں کی صحبت، علم حق حاصل کرنے کی رغبت وغیرہ کو "آچار" (اخلاق) اور انکے برعکس کو "اناچار" (عدم اخلاق) کہتے ہیں۔ اس کا بیان کیا جاتا ہے۔

آچار اناچار کی تشریح

विद्वद्भिः सेवितः सद्भिर्नित्यमद्वेषरागिभिः।
हृदयेनाऽभ्यनुज्ञातो यो धर्मस्तन्निबोधत ॥ १ ॥
कामात्मता न प्रशस्ता न चैवेहास्त्यकामता
काम्यो हि वेदाधिगमः कर्मयोगश्च वैदिकः
सङ्कल्पमूलः कामो वै यज्ञाः सङ्कल्पसम्भवाः :
व्रतानि यमधर्माश्च सर्वे सङ्कल्पजाः स्मृताः ॥ ३ ॥
अकामस्य क्रिया काचिद् दृश्यते नेह कर्हिचित्।
यद्यद्धि कुरुते किञ्चित् तत्तत्कामस्य चेष्टितम् ॥ ४ ॥
वेदोऽखिलो धर्ममूलं स्मृतिशीले च तद्विदाम्।
आचारश्चैव साधूनामात्मनस्तुष्टिरेव च ॥ ५ ॥
सर्वन्तु समवेक्ष्येदं निखिलं ज्ञानचक्षुषा।
श्रुतिप्रामाण्यतो विद्वान् स्वधर्मे निविशेत वै ॥ ६ ॥
श्रुतिस्मृत्युदितं धर्ममनुतिष्ठन् हि मानवः।
इह कीर्त्तिमवाप्नोति प्रेत्य चानुत्तमं सुखम् ॥ ७ ॥
योऽवमन्येत ते मूले हेतुशास्त्राश्रयाद् द्विजः।
स साधुभिर्बहिष्कार्यो नास्तिको वेदनिन्दकः ॥ ८ ॥

انسان رجوگن اور تموگن کے کاموں سے من کو روکے اور خالص ستوگن کے کاموں سے بھی من کو روک کر خالص ستوگنی ہو۔ پھر اس کو نرودھ کرکے (روک کر) ایکاگر یعنی یکسو طبیعت ہو یعنی ایک پرماتما اور دھرم کے کام اُنکے سب سے اعلیٰ حصہ چت (قوت متخیلہ) کو ٹھیرا رکھے۔ اِسے نرودھ کہتے ہیں۔ یعنی من کی حرکتوں کو سب طرف سے روک دینا (یوگ شاستر ۱-۲) جب چت ایکاگر اور نرودھ ہو۔ جاتا ہے۔ تب سب کے دیکھنے والے ایشور کی ذات میں جیو آتما کا قیام ہوتا ہے (یوگ ۱-۳) الغرض ایسی ایسی تدبیریں مکتی کیلئے کرنی چاہئیں اور دُکھوں کا دفیعہ مکتی ہے۔ ۵۰

अथ त्रिविधदुःखात्यन्तनिवृ
त्तिरत्यन्तपुरुषार्थः ॥
سانکھیہ ۱-۱

تین قسم کے دُکھوں کو بالکل ہٹانا۔ غائت درجہ کا پُرشارتھ (مقصد روحانی) ہے (ترجمہ) یہ سوتر سانکھیہ درشن کا ہے "ادھیاتمک" یعنی تکالیف متعلق جسم آدمی بھوتک "یعنی دوسرے جانداروں سے تکلیف پہنچنا" آدھی دیوک "جو حد سے زیادہ بارش حد سے زیادہ گرمی اور حد سے زیادہ سردی اور من اور حواس کی بیقراری سے تکلیف پیدا ہوتی ہے۔ ان تین قسم کے دُکھوں کو ہٹا کر مکتی پانا غائت درجہ کا پرشارتھ (مقصد روحانی) ہے۔

اس سے آگے نیک و بد چلن اور خوردنی و ناخوردنی اشیاء کے بارہ میں لکھیں گے۔

یہ شری سوامی دیانند سرسوتی جی کی شستہ عبارت سے آراستہ ستیارتھ پرکاش کا نواں باب در بارہ مکتی ختم ہوا۔

مقدمہ بازی کرنے والے سفیر، وکیل، بیرسٹر، محکمہ جنگی کے افسر کا جنم پاتے ہیں (منو ۱۲-۴۶)

جو عمدہ رجو گنی ہیں۔ وہ گندھرب یعنی گانے والے گھیک یعنی باجہ بجانے والے یکش یعنی دولت مند۔ عالموں کے خدمت گار اور اپسرا یعنی خوبصورت عورت کا جنم پاتے ہیں۔ (منو ۱۲-۴۷)

جو تپ کرنیوالے جتی سنیاسی۔ وید پاٹھی۔ (وِمان (غبارہ) چلانیوالے علم ہیئت کے عالم اور حکیم یعنی جسم کو سلامت رکھنے والے ہوتے ہیں۔ انکو ابتدائی درجہ کے ستوگنی اعمال کا نتیجہ سمجھو (منو ۱۲-۴۸)

جو متوسط درجہ کے ستوگن کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ وہ جیوتش یگیہ کرنیوالے وید کے معنی کو جاننے والے عالم، وید کے علم اور بجلی وغیرہ کے علم اور وقت کے علم کے واقف محافظ اور یکی (عارف) ہوتے ہیں۔ اور سادھیہ یعنی جن کی خدمت جاری (کامیابی) کیلئے ضروری ہوتی ہے ایسے استاد کا جنم پاتے ہیں (منو ۱۲-۴۹) جو اعلیٰ درجہ کے ستوگنی ہو کر عمدہ ترین کام کرتے ہیں وہ برہما یعنی رب وید وں کو جاننے والے "وشوسرج" یعنی علم قانون قدرت کو جان کر قسم قسم کے وِمان (غبارہ) وغیرہ سواریاں بنانے والے دہارمک اور سب سے اعلیٰ عقل والے ہوتے ہیں اور "اویکت" (ذرّوں) کے جنم یعنی کثیف حالت "پرکرتی" یعنی لطیف علت مادی پر غلبہ پانے میں کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ (منو ۱۲-۵۰) جو حواس کے تابع ہو کر نفس پرست اور دھرم کو چھوڑ کر ادھرم کو کام میں لانیوالے جاہل ہیں۔ وہ انسانوں میں نیچ اور بُرے دکھوں کے جنم پاتے ہیں (منو ۱۲-۵۱) اس طرح سے جو انسان ستوگن رجوگن اور تموگن کے غلبہ سے جس جس قسم کا کام کرتا ہے اسکو اسی قسم کا نتیجہ ملتا ہے ۔

مکتی کے لئے مہایوگی ہونا | ۴۸۔ جو مکت ہونے میں سرگرم ہیں۔ وہ "گن اتیت" ہو کر یعنی ان سب تینوں گنوں کی تاثیرات میں نہ پھنسنے کے ذریعہ سے مہایوگی ہو کر مکتی کی تدبیر کریں۔ چنانچہ لکھا ہے۔ یوگ ۱-۲

योगश्चित्तवृत्तिनिरोधः ॥ १ ॥ (पा० १ । २)

تदا द्रष्टुः स्वरूपेऽवस्थानम् ॥ २ ॥ (पा० १ । ३) یوگ (۱-۳)

چت کو روکنا | ۴۹۔ چت کی بُری (حرکتوں) کا زور سے روکنا یوگ ہے (تب) ایشور کے سروپ یعنی ذات میں قیام ہوتا ہے۔ (مترجم) یہ یوگ شاستر مصنفہ پتنجل مُنی کے سُوتر ہیں۔

तापसा यतयो विप्रा ये च वैमानिका गणाः ।
नक्षत्राणि च दैत्याश्च प्रथमा सात्त्विकी गतिः ॥ ८ ॥
यज्वान ऋषयो देवा वेदा ज्योतींषि वत्सराः ।
पितरश्चैव साध्याश्च द्वितीया सात्त्विकी गतिः ॥ ९ ॥
ब्रह्मा विश्वसृजो धर्मो महानव्यक्तमेव च ।
उत्तमां सात्त्विकीमेतां गतिमाहुर्मनीषिणः ॥ १० ॥
इन्द्रियाणां प्रसंगेन धर्मस्यासेवनेन च ।
पापान्संयान्ति संसारानविद्वांसो नराधमाः ॥ ११ ॥
(मनु० अ० १२ श्लोक ४० । ४२—५० । ५२)

(منو ۱۲۔۴۰۔ ۴۲ لغایت ۵۰۔ ۵۲)

ہرسہ گنوں کا پھل ۔ جو انسان ستو گن والے ہیں۔ وہ دیو یعنی عالموں کا درجہ، جو رجو گنی ہیں وہ متوسطہ درجہ کے انسانوں کی گتی اور جو تمو گن والے ہیں وہ نیچ گتی (ادنے درجہ) کو پاتے ہیں (منو ۱۲۔ ۴۰)

جو نہایت درجہ کے تمو گنی ہیں وہ نہ چلنے والے درخت وغیرہ کا کیڑے مکوڑوں کا مچھلی سانپ کچھوے مویشی اور مرگ (خشکی چوپایہ) وغیرہ کا جنم پاتے ہیں (منو ۱۲۔ ۴۲) جو اوسط درجہ کے تمو گنی ہیں۔ وہ ہاتھی۔ گھوڑا۔ شودر۔ ملیچھ اور قابل مذمت کام کرنیوالے شیر۔ پلنگ اور خوک یعنی سُور کا جنم پاتے ہیں (منو ۱۲۔ ۴۳) جو اچھے تمو گنی ہیں۔ وہ بھاٹ (ڈوم) یعنی جو کبت دوہا وغیرہ بنا کر لوگوں کی تعریف کرتے ہیں۔ خوبصورت پرند مکار آدمی یعنی اپنے سُکھ کے لیے اپنی تعریف کرنے والے۔ راکشش یعنی موذی آدمی اور پشاچ یعنی بدچلن لوگ ہوتے ہیں۔ جو شراب وغیرہ کی عادت اختیار کرتے ہیں۔ اور غلیظ رہتے ہیں یہ اعلیٰ تمو گنی کرموں کا پھل ہے (منو ۱۲۔ ۴۴) جو نیچ رجو گنی ہیں وہ جھلا یعنی تلوار وغیرہ سے ہلاک کرنے والے یا کدال وغیرہ سے کھودنے والے ملاح یعنی کشتی وغیرہ کو چلانیوالے۔ نٹ جو بانس وغیرہ پر چڑھنے اُترنے والے اور کودنے کے کرتب کرتے ہیں۔ ہتھیار بند ملازم۔ اور شراب خوری کی عادت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ایسے ایسے جنم پانا نیچ رجو گن کا نتیجہ ہوتا ہے۔ (منو ۱۲۔ ۴۵) جو متوسط درجہ کے رجو گنی ہوتے ہیں وہ راجہ کشتری ورن والے یعنی اہل سیف کے زمرہ میں سے، راجاؤں کے پروہت حجت اور

بڑھا ہوا تموگن ہے (منو ۱۲ - ۳۵)

غلبہ رجوگن۔ جب جیوآتما کسی کام کے کرنے سے بڑا ہی نام وری چاہتا ہے۔ مفلس ہونے پر بھی نقال اور بھاٹ وغیرہ کو انعام دینا نہیں چھوڑتا تب سمجھنا چاہیئے کہ مجھ میں رجوگن زور پر ہے (منو ۱۲ - ۳۶)

غلبہ ستوگن۔ جب انسان کی آتما سب سیکھنے کی خواہش کرے خوبیاں حاصل کرتی چلی جاوے اچھے کاموں میں شرم نہ کرے اور جس کام سے آتما خوش ہو یعنی دھرم ہی کے چلن میں رغبت رہے تب سمجھنا چاہیئے کہ مجھ میں ستوگن غالب ہے۔ (منو ۱۲ - ۳۷)

حصے تینوں کے عام اور مختصر حالات | تموگن کی علامت نفسانیت رجوگن کی پہچان وبڑی سامان کے جمع کرنے کی خواہش اور ستوگن کی علامات دھرم کی پابندی کرنا ہو۔ لیکن تموگن سے رجوگن اور رجوگن سے ستوگن اچھا ہے۔ (منو ۱۲ - ۳۸)

اب جس جس گن سے جیوآتما جس جس گتی یعنی درجہ کو پاتا ہے اُس کو آگے لکھتے ہیں۔

देवत्वं सात्विका यान्ति मनुष्यत्वञ्च राजसाः ।
तिर्यक्त्वं तामसा नित्यमित्येषा त्रिविधा गतिः ॥ १ ॥
स्थावराः कृमिकीटाश्च मत्स्याः सर्पाश्च कच्छपाः ।
पशवश्च मृगाश्चैव जघन्या तामसी गतिः ॥ २ ॥
हस्तिनश्च तुरङ्गाश्च शूद्रा म्लेच्छाश्च गर्हिताः ।
सिंहा व्याघ्रा वराहाश्च मध्यमा तामसी गतिः ॥ ३ ॥
चारणाश्च सुपर्णाश्च पुरुषाश्चैव दाम्भिकाः ।
रक्षांसि च पिशाचाश्च तामसीषूत्तमा गतिः ॥ ४ ॥
झल्ला मल्ला नटाश्चैव पुरुष : शस्त्रवृत्तयः ।
द्यूतपानप्रसक्ताश्च जघन्या राजसी गतिः ॥ ५ ॥
राजानः क्षत्रियाश्चैव राज्ञां चैव पुरोहिताः ।
वादयुद्धप्रधानाश्च मध्यमा राजसी गतिः ॥ ६ ॥
गन्धर्वा गुह्यका यक्षा विबुधानुचराश्च ये ।
तथैवाप्सरसः सर्वा राजसीषूत्तमा गतिः ॥ ७ ॥

ستوگن۔ اس کی تمیز اس طرح کرنی چاہیئے۔ کہ جب آتما میں بشاشت ہو۔ دل شاد ہو۔ اور کامل پرقرار طبیعت جیسا صاحب برتاؤ پایا جائے۔ تب سمجھنا چاہیئے۔ کہ ستوگن غالب ہے اور رجوگن اور تموگن دبے ہوئے ہیں۔ (منو ۱۲۔ ۲۷)

رجوگن جب آتما اور من دکھی اور بشاشت سے خالی ہونے پر دنیوی چیزوں میں ادھر ادھر لگیں تب سمجھنا چاہیئے۔ کہ رجوگن غالب ہے۔ اور ستوگن اور تموگن مغلوب ہیں (منو ۱۲۔ ۲۸)

تموگن۔ جب آتما و من موہ میں ہوں یعنی دنیوی چیزوں میں پھنسے ہوئے ہوں۔ اور جب کہ ان میں تمیز کچھ نہ رہے۔ عیش و عشرت میں اندھے ہو جانے سے حجت و دلیل تک نہ رہے۔ اور کسی بات کو جاننے کے لائق نہ ہو۔ تب یقین جاننا چاہیئے کہ اس وقت مجھ میں تموگن غالب اور ستو و رجوگن مغلوب ہیں (منو ۱۲۔ ۲۹)

ستوگن کا نتیجہ۔ اب ان تینوں گنوں کے اعلیٰ درمیانہ اور ادنےٰ نتیجوں کو مفصل بیان کرتے ہیں (منو ۱۲۔ ۳۰) ویدوں کا مطالعہ دھرم پر قائم ہونا۔ گیان کو بڑھانا۔ پاکیزگی کی خواہش حواس کا ضبط۔ دھرم کے کام اور آتما کا دھیان یہی علامات ستوگن کی ہیں (منو ۱۲۔ ۳۱)

رجوگن کا ظہور۔ جب رجوگن نمودار ہوتا ہے۔ اور ستوگن اور تموگن پوشیدہ ہوتے ہیں تب شروع میں شوق۔ استقلال۔ نا راست کارروائیوں کے اختیار کرنے اور نفس پرستی میں رغبت ہوا کرتی ہے۔ ایسی حالت میں سمجھنا چاہیئے۔ کہ مجھ میں رجوگن خصوصیت سے زیادہ ہوا ہوا ہے (منو ۱۲۔ ۳۲)

غلبہ تموگن۔ جب تموگن کا ظہور اور باقی دونو پوشیدہ ہوں۔ تب نہایت درجہ کا لالچ جو سب پاپوں کی جڑ ہے بڑھتا ہے۔ غائت درجہ کی سستی اور نیند نمودار ہو جاتی ہے استقلال جاتا رہتا ہے بدمزاجی پیدا ہو جاتی ہے اور ناستکپن آ جاتا ہے یعنی وید اور ایشور پر شردھا نہیں رہتی۔ انتہ کرن میں تلون کی ترقی ہوتی ہے۔ طبیعت میں یکسوئی نہیں رہتی۔ اور من کئی عیبوں میں پھنس جاتا ہے ایسی ایسی صورتوں میں عالم آدمی کو علامت تموگن سمجھنی چاہیئے (منو ۱۲۔ ۳۳)

نیز جس کام کے ہونے کے بعد یا اس کے کرتے ہوئے یا عین اس کی خواہش کیوقت اپنی آتما کو شرم تامل اور خوف معلوم ہو۔ تب یعنی اس فعل کیوقت سمجھو کہ مجھ میں بہت

आरम्भरुचिताऽधैर्यमसत्कार्यपरिग्रहः ।
विषयोपसेवा चाजस्रं राजसं गुणलक्षणम् ॥ १० ॥
लोभः स्वप्नोऽधृतिः क्रौर्यं नास्तिक्यं भिन्नवृत्तिता ।
याचिष्णुता प्रमादश्च तामसं गुणलक्षणम् ॥ ११ ॥
यत्कर्म कृत्वा कुर्वंश्च करिष्यंश्चैव लज्जति ।
तज्ज्ञेयं विदुषा सर्वं तामसं गुणलक्षणम् ॥ १२ ॥
येनास्मिन्कर्मणा लोके ख्यातिमिच्छति पुष्कलाम् ।
न च शोचत्यसम्पत्तौ तद्विज्ञेयं तु राजसम् ॥ १३ ॥
यत्सर्वेणेच्छति ज्ञातुं यन्न लज्जति चाचरन् ।
येन तुष्यति चात्मास्य तत्सत्त्वगुणलक्षणम् ॥ १४ ॥
तमसो लक्षणं कामो रजसस्त्वर्थ उच्यते ।
सत्त्वस्य लक्षणं धर्मः श्रैष्ठ्यमेषां यथोत्तरम् ॥ १५ ॥
मनु० अ० १२ ॥ (श्लो० ८ । ९ । २५-३३ । ३५-३८)

(منو ۱۲ - ۸ ، ۹ و ۲۵ لغایت ۳۳ و ۳۵ لغایت ۳۸)

اعمال وانسان کی تاثیر | یعنی انسان اپنی اعلیٰ درمیانہ اور ادنےٰ درجہ کی عادتوں کو جان کر۔
عمدہ خصلتوں کو اختیار کرکے درمیانہ اور ادنےٰ کو چھوڑ دیوے اور یہ بھی یقین سمجھے۔ کہ
یہ جیو جس نیک یا بد کام کو من سے کرتا ہے اس کو من سے۔ زبان سے کئے ہوئے
کو زبان سے اور جسم سے کئے ہوئے کو جسم سے پاتا ہے۔ یعنی سکھ دکھ کو بھوگتا ہے (منو ۱۲/۸)
جو شخص بذریعہ جسم کے چوری کو دوسرے کی عورت سے صحبت نیک آدمیوں کی ہلاکت وغیرہ
بدکام کرتا ہے۔ اسکا جنم درخت وغیرہ نہ چلنے والے جسموں میں ہوتا ہے۔ زبان سے کئے
ہوئے پاپوں کے بدلے پرند اور مرگ (جنگلی چوپایہ) وغیرہ کا جسم اور من سے کئے ہوئے
پاپوں کے بدلے چنڈال وغیرہ کا جسم ملتا ہے (منو ۱۲/۹)
جیو کے جسم میں جو صفت سب سے زیادہ ہوتی ہے وہ صفت جیو کو اپنی مانند بنا دیتی ہے (منو ۱۲/۲۵)
گنوں کی علامت | جب آتما میں گیان ہو تب ستوگن اور جب اگیان ہو تب تموگن اور جب
آتما رغبت اور نفرت میں لگے تب رجوگن جاننا چاہیئے۔ پرکرتی (مادہ) کے یہ تین گن دنیا کی
تمام چیزوں میں محیط ہو کر رہتے ہیں (منو ۱۲-۲۶)

छिन्ने मूले वृक्षो नश्यति तथा पापे क्षीणे दुखं नश्यति

جس طرح جڑ کے کٹ جانے سے درخت کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح پاپ کے چھوٹنے سے دکھ دور ہوتا ہے +

(انجام) منو میں کرم ہوتھا ۱۲ سہم دیکھو منوسمرتی میں پاپ اور پن کی بہت سی قسم کی گئی درج ہیں ÷

छिन्ने मूले वृक्षो नश्यति तथा पापे क्षीणे दुखं नश्यति

मानसं मनसैवायमुपभुङ्क्ते शुभाऽशुभम् ।

वाचा वाचा कृतं कर्म कायेनैव च कायिकम् ॥ १ ॥

शरीरजैः कर्मदोषैर्याति स्थावरतां नरः ।

वाचिकैः पक्षिमृगतां मानसैरन्त्यजातिताम् ॥ २ ॥

यो यदैषां गुणो देहे साकल्येनातिरिच्यते ।

स तदा तद्गुणप्रायं तं करोति शरीरिणम् ॥ ३ ॥

सत्त्वं ज्ञानं तमोऽज्ञानं रागद्वेषौ रजः स्मृतम् ।

एतद्व्याप्तिमदेतेषां सर्वभूताश्रितं वपुः ॥ ४ ॥

तत्र यत्प्रीतिसंयुक्तं किञ्चिदात्मनि लक्षयेत् ।

प्रशान्तमिव शुद्धाभं सत्त्वं तदुपधारयेत् ॥

यत्तु दुःखसमायुक्तमप्रीतिकरमात्मनः ।

तद्रजोऽप्रतिपं विद्यात्सततं हारि देहिनाम् ॥ ६ ॥

यत्तु स्यान्मोहसंयुक्तमव्यक्तं विषयात्मकम् ।

अप्रतर्क्यमविज्ञेयं तमस्तदुपधारयेत् ॥ ७ ॥

त्रयाणामपि चैतेषां गुणानां यः फलोदयः ।

अग्र्यो मध्यो जघन्यश्च तं प्रवक्ष्याम्यशेषतः ॥ ८ ॥

वेदाभ्यासस्तपो ज्ञानं शौचमिन्द्रियनिग्रहः ।

धर्मक्रियात्मचिन्ता च सात्विकं गुणलक्षणम् ॥ ९ ॥

جو جیو پرمیشور کے حکموں کو بجا لاتا ہے۔ نیک کرم۔ نیک صحبت۔ یوگ ابھیاس (یوگ کی مشق) مذکورہ بالا سب تدبیروں کرتا ہے۔ وہ مکتی پاتا ہے۔

सत्य ज्ञानमनन्तं ब्रह्म यो वेद निहितं गुहायां परमे व्योमन्।

सोऽश्नुते सर्वान् कामान् सह ब्रह्मणा विपश्चितेति ॥

جو جیو آتما۔ اپنی عقل اور آتما کے اندر ہست مطلق۔ عین عالم لاانتہا۔ عین راحت پرماتما کو جانتا ہے۔ وہ اس سوجھ (مکتی) برہم میں قایم ہو کر اس بے انتہا علم والے برہم کے ساتھ سب مرادوں کو حاصل کرتا ہے۔ یعنی جس جس آنند کی خواہش کرتا ہے۔ اُس اُس کو پاتا ہے یہی مکتی کہلاتی ہے۔ (تیتری آپنشد برہمانند ولی انوواک)

مکتی میں سکھ

۴۴۔ سوال۔ جیسے جسم کے بغیر دُنیوی سکھ نہیں بھوگ سکتا۔ ویسے مکتی میں جسم کے بغیر آنند کس طرح بھوگ سکیگا؟

جواب۔ اسکا جواب پہلے دے چکے ہیں۔ اتنا اور سُنئے جس طرح جیو آتما دُنیوی سُکھ جسم کے سہارے سے بھوگتا ہے۔ اسی طرح پرمیشور کے سہارے مکتی کے آنند کو پاتا ہے۔ وہ مکت جیو بے انتہا ہر جگہ موجود برہم کے اندر اپنی خوشی کے موافق چلتا پھرتا ہے۔ پاک علم سے تمام کائنات کو دیکھتا ہے۔ دوسرے مکتی پائے ہوؤں کیساتھ ملتا ہے۔ پیدائش کی حکمت کو ترتیب وار دیکھتا ہوا تمام مختلف دُنیاؤں میں یعنی جتنی یہ دُنیائیں نظر آتی ہیں دیکھتا ہے جتنا گیان بڑھتا ہے۔ اس کو اتنا ہی زیادہ آنند ہوتا ہے۔ مکتی میں جیو آتما بے عیب ہونے کیوجہ سے پور گیانی ہوتا ہے۔ اور تمام اشیا کو جو اس کے قریب ہوتی ہیں بخوبی معلوم کرتا ہے یہی غیر معمولی سکھ "سورگ" اور محسوسات کی خواہش میں پھنسکر خاص دُکھ بھوگنا نرک کہلاتا ہے۔

سورگ اور نرک

۴۵۔ [illegible] "سوہ" سُکھ کو کہتے ہیں۔ اور جس میں سُکھ حاصل ہو۔ وہ سورگ ہے۔ اُس کے خلاف دُکھ یا نا نرک کہلاتا ہے۔ (مترجم) دُنیوی سکھ معمولی سورگ ہے۔ اور پرمیشور کے ملنے سے جو آنند ہوتا ہے وُہی غیر معمولی سورگ کہلاتا ہے۔ تمام جیو طبعاً سُکھ ملنے کی خواہش کرتے ہیں۔ اور دُکھ سے دور رہنا چاہتے ہیں۔ مگر جب تک دھرم پر نہیں چلتے۔ اور پاپ نہیں چھوڑتے تب تک ان کو سکھ ملنا اور اُنکے دُکھ کا چھوٹنا ناممکن ہے کیونکہ جس چیز کی علت یعنی جڑ ہوتی ہے وہ کبھی معدوم نہیں ہو سکتی جیسے

جنم مرن وغیرہ | ۴۰ سوال۔ جیو جب جسم سے نکلتا ہے تو جیو کی موت کہی جاتی ہے اور جسم کے ساتھ ملنے کا نام جنم ہوتا ہے۔ جب جسم کو چھوڑتا ہے۔ تب یم لوک یعنی خلا میں ٹھہری ہوئی ہوا کے اندر رہتا ہے۔ کیونکہ وید میں لکھا ہے۔ **यमेन वायुना** یعنی "یم" نام ہوا کا ہے۔ گرڑ پران کا بناوٹی "یم" نہیں۔ اس کی خاص تردید گیارھویں باب میں درج ہو گی۔ اسکے بعد "دھرم راج" یعنی پرمیشور اس جیو کے پاپ پن کے مطابق جنم دیتا ہے۔ وہ ہوا، اناج خواہ جسم کے مساموں کے ذریعے سے دوسرے کے جسم میں ایشور کی تحریک سے داخل ہوتا ہے۔ بعد داخل ہونے کے سلسلہ وار منی میں جاکر حمل میں قائم ہو کر جسم اختیار کرکے باہر آتا ہے۔ اگر کرم عورت کا جسم حاصل کرنے کے لائق ہو۔ تو عورت کے جسم میں اور اگر مرد کا جسم حاصل کرنے کے لائق ہو تو مرد کے جسم میں داخل ہوتا ہے اور حمل ٹھیرنے کے وقت عورت اور مرد کے جسم میں بوقت ہمبستری حیض اور منی کے برابر ہونے کی وجہ سے مخنث پیدا ہوتا ہے۔

کتنی تک بار بار جنم | ۴۱ سوال۔ اس طرح قسم قسم کے جنم اور موت میں جیو اس وقت تک پڑا رہتا ہے۔ جبتک نیک کرم اُپاسنا اور گیان کے ذریعے مکتی نہیں پاتا۔ کیونکہ نیک کرموں سے انسان میں اچھے جنم ملتا ہے۔ اور مکتی میں زمانہ "مہا کلپ" تک جنم لینے اور مرنے کے دکھوں سے آزاد رہ کر آنند میں بسر کرتا ہے۔

مکتی کئی جنموں میں ہوتی ہے | ۴۲ سوال۔ مکتی ایک جنم میں ہوتی ہے۔ یا کئی جنموں میں؟

جواب۔ کئی جنموں میں کیونکہ۔

भिद्यते हृदयग्रन्थिश्छिद्यन्ते सर्वसंशयाः ।

क्षीयन्ते चास्य कर्माणि तस्मिन् दृष्टे परोऽवर ॥

मुण्डक [२। खं० २। मं० ८]

جب اس جیو کے ہردے (دل) سے اودیا اور اگیان کی گرہ کٹ جاتی ہے تمام شک رفع ہو جاتے ہیں۔ اور بُرے کام چھوٹ جاتے ہیں تب اس پرماتما میں جو ہمارے آتما کے اندر اور باہر موجود ہے قیام کرتا ہے (منڈک ۲۔ ۲۔ ۸)

جیو اور مکتی | ۴۳ سوال۔ مکتی کے اندر جیو پرمیشور میں مل جاتا ہے یا جدا رہتا ہے۔

جواب۔ جدا رہتا ہے۔ کیونکہ اگر مل جائے تو مکتی کا سکھ کون بھوگے۔ اور مکتی کی جتنی تدبیریں ہیں وہ سب بے فائدہ جائیں۔ وہ مکتی تو نہیں بلکہ جیو کی فنا یا موت سمجھنی چاہئے

موجود ہوتے ہیں۔ اور لاڈ سے عمدہ جگہوں میں آرام پاتا ہے۔ دوسرے کا جنم جنگل میں ہوتا ہے نہانے کے واسطے پانی تک میسر نہیں ہوتا۔ جب وہ دودھ پینا چاہتا ہے۔ تو دودھ کے بدلے گھونسے اور طمانچے وغیرہ سے پیٹا جاتا ہے۔ نہایت ہی دردناک آواز سے روتا ہے۔ اور کوئی پوچھتا تک نہیں۔

الغرض بغیر پن اور پاپ کے سکھ دکھ ہونے سے پرمیشور پر اعتراض آتا ہے۔

سکھ دکھ کا باعث اعمال ہی ہیں | ۳۷ سوال ۔ علاوہ ازیں اگر کرموں کے بغیر سکھ دکھ ملتے ہیں تو آئندہ کے لحاظ سے آگے نرک (دوزخ) سورگ (بہشت) بھی نہیں ہونے چاہئیں۔ کیونکہ جس طرح اسوقت پرمیشور نے کرموں کے بغیر سکھ دکھ دیا ہے۔ اسی طرح مرنے کے بعد بھی جسے چاہیگا سورگ میں اور جس کو چاہے نرک میں بھیج دیگا۔ اسی طرح تمام جیو ادھرم میں مشغول ہو جائیں گے۔ وہ دھرم کو کس طرح عمل میں لائیں جبکہ دھرم کا نتیجہ ملنے میں شک ہے۔ پرمیشور کے اختیار میں ہے۔ جس طرح اس کی مرضی ہوگی کریگا۔ اس طرح سے پاپ کے کاموں میں خوف نہ ہونے کی وجہ سے دنیا میں پاپ کی ترقی اور دھرم کا زوال ہوگا۔

پس پچھلے جنم کے پن پاپ کے مطابق موجودہ جنم ہے۔ اور موجودہ اور گذشتہ جنم کے کرموں کے مطابق آئندہ جنم ہوگا۔

جیووں میں باہم فرق | ۳۸ سوال ۔ انسان اور دیگر حیوان وغیرہ کے جسم میں جیو یکساں ہیں یا جدا جدا قسم کے؟

جواب ۔ یکساں ہیں۔ مگر پاپ اور پن کی تاثیر سے ناپاک اور پاک ہوتے ہیں۔

ایک ہی جیو انسانی و حیوانی مذکر و مؤنث قالبوں میں جنم پا سکتا ہے | ۳۹ سوال ۔ انسان کا جیو حیوان وغیرہ کے جسم میں اور حیوان وغیرہ کا انسان کے جسم میں اور عورت کا جیو مرد کے جسم میں۔ اور مرد کا عورت کے جسم میں جاتا آتا ہے یا نہیں؟

جواب ۔ ہاں جاتا آتا ہے کیونکہ جب پاپ بڑھ جاتا ہے اور پن کم ہوتا ہے۔ تو انسان کا جیو حیوان وغیرہ نیچے درجے کا جسم پاتا ہے۔ اور جب دھرم زیادہ اور ادھرم کم ہوتا ہے تو دیو یعنی عالموں کا جسم ملتا ہے۔ جب پاپ پن برابر ہوں تو معمولی انسانی جسم ہوتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ پن پاپ کو اعلیٰ درمیانی اور ادنےٰ ہونے کی وجہ سے انسان وغیرہ بھی اعلیٰ اور درمیانہ اور ادنےٰ جسم وغیرہ سامان پاتے ہیں۔ اور جب زیادہ پاپ کا نتیجہ حیوان وغیرہ کے جسم میں بھگت لیتا ہے۔ تب پاپ پن کے برابر رہ جانے کی وجہ سے انسان کے جسم میں آتا ہے۔ اور زیادہ پن کا پھل پھر بھی درمیانہ درجے کے انسانی جسم میں آتا ہے۔

اسی قدر دیتا ہے۔ اور جتنا کام کرتا ہے۔ اُتنا ہی کرتا ہے۔

جواب۔ اس کی تجویز جیوؤں کے کرموں کے مطابق ہوتی ہے۔ نہ کہ کسی اور طرح۔ اگر کسی اور طرح ہو تو وہ خطا وار اور بے انصاف ہو جائے۔

بڑے چھوٹوں کو یکساں ٗدکھ سکھ نہیں

۳۶ سوال بڑے چھوٹوں کو یکساں ہی دکھ سکھ نہیں ہے بڑوں کو بڑی اور چھوٹوں کو چھوٹی تشویش۔ مثلاً کسی ساہوکار کا مقدمہ ایک لاکھ روپیہ کا عدالت میں ہو۔ تو وہ اپنے گھر سے پالکی میں بیٹھ کر گرمی کے وقت کچہری میں جاتا ہے۔ اس کو بازار میں سے گذرتا دیکھ کر نادان لوگ کہتے ہیں۔ کہ پُن پاپ کا پھل دیکھو۔ ایک پالکی میں آنند کے ساتھ بیٹھا ہے۔ اور دوسرے بغیر جوتا پہنے اوپر نیچے تپش سے جل رہے ہیں۔ اور پالکی کو اُٹھائے لئے جاتے ہیں۔ مگر عقلمند دیکھ کر اس بات کا خیال کرتے ہیں کہ جوں جوں کچہری نزدیک آتی جاتی ہے۔ ساہوکار کے دل میں بڑا غم ہوتا ہے۔ اور اندیشہ بڑھتا جاتا ہے۔ اور کہاروں کو خوشی ہوتی جاتی ہے۔ جب کچہری پہنچتے ہیں تب سیٹھ جی اِدھر اُدھر جانے کا فکر کرتے ہیں۔ کہ وکیل کے پاس جاؤں یا سررشتہ دار کے پاس آج ہارونگا یا جیتونگا۔ نجانے کیا ہوگا اور لوگ تماکو پیتے آپس میں بات چیت کرتے ہوئے مزے سے سو جاتے ہیں۔ سیٹھ جی اگر جیت جائیں۔ تو کچھ تسکین ہوتی ہے ورنہ ہار جائیں۔ تو گویا دُکھ کے سمندر میں ڈوب گئے۔ اور کہار جیسے کے تیسے رہتے ہیں اسی طرح جب راجا خوبصورت اور ملائم بچھونے پر سوتا ہے تو بھی اُسکو جلد نیند نہیں آتی اور مزدور کو کنکر پتھر مٹی اور اونچی نیچی جگہ پر فی الفور نیند آجاتی ہے پس سب جگہ یہی حال سمجھو

جواب۔ یہ نادانوں کی سمجھ ہے۔ اگر کسی ساہوکار سے کہیں کہ تو کہار بن جا اور کہار سے کہیں کہ تو ساہوکار بن جا۔ تو ساہوکار کبھی کہار بننا نہیں چاہے گا۔ مگر کہار ساہوکار بننے کے لئے تیار ہو جائے گا۔ اگر سکھ دکھ برابر ہوتا۔ تو اپنی اپنی حالت چھوڑ کر دونو نیچا یا اونچا بننا نہ چاہتے دیکھو ایک جیو عالم۔ نیک دل۔ صاحب حشمت راجا کی رانی کے حمل میں آتا ہے اور دوسرا نہایت مفلس گھسیارن کے حمل میں آتا ہے۔ ایک کو وقت حمل سے برابر سکھ اور دوسرے کو ہر طرح سے دکھ ملتا ہے۔ ایک جب پیدا ہوتا ہے۔ تو عمدہ خوشبودار پانی وغیرہ سے نہلایا جاتا ہے نال باقاعدہ کاٹی جاتی ہے۔ دودھ پلانے وغیرہ کا انتظام بطریق مناسب ہوتا ہے جب وہ دودھ پینا چاہتا ہے۔ تو مصری وغیرہ سے ملا ہوا حسب خواہش ملتا ہے۔ اسکو خوش رکھنے کیلئے نوکر چاکر کھلونے سواری

اگر ایک حکیم اور ایک غیر حکیم کو کوئی بیماری ہو۔ تو گو اسکی تشخیص یا اس کا سبب طبیب کو معلوم ہو جاتا ہے لیکن ناواقف نہیں جان سکتا۔ کیونکہ ایک نے علم حکمت پڑھا ہے اور دوسرے نے نہیں پڑھا مگر حکمت سے ناواقف بھی بخار وغیرہ بیماریوں کے ہونے سے اتنا جان سکتا ہے کہ مجھ سے کوئی بد پرہیزی ہو گئی ہے جس سے مجھ کو یہ بیماری ہوئی ہے۔ اسی طرح دنیا میں مختلف قسم کے بالکل بے فیض کے گھاؤ بڑھاؤ کو دیکھ کر پچھلے جنم کا انومان (قیاس) کیوں نہیں کر سکتے؟ اور اگر پچھلے جنم کو نہ مانو گے تو پرمیشور طرفداری کرنیوالا ٹھہر جاتا ہے۔ کیونکہ پاپ کے بغیر غریبی وغیرہ دکھ اور پچھلے کمائے ہوئے پن کے بغیر دولتمندی و عقل[1] اسکو کیوں دے۔ پس پچھلے جنم کے پاپ پن کے مطابق دکھ سکھ دینے سے پرمیشور ٹھیک ٹھیک منصف رہتا ہے۔

ایشور منصف ہے

۲۴ سوال۔ ایک جنم ہونے سے بھی پرمیشور منصف ہو سکتا ہے۔ جیسے سب سے بڑا راجا جو کرے۔ وہی انصاف ہے۔ جیسے مالی اپنے باغ میں چھوٹے اور بڑے درخت لگاتا ہے کسی کو کاٹتا ہے کسی کو اکھاڑتا ہے۔ اور کسی کو حفاظت سے بڑھاتا ہے۔ مالک اپنی چیزوں کو جس طرح چاہے رکھے۔ اس ایشور کے اوپر کوئی بھی انصاف کرنیوالا نہیں ہے۔ جو اس کو سزا دے سکے۔ یا ڈرا سکے۔

جواب ا۔ چونکہ پرماتما انصاف چاہتا ہے۔ اور انصاف کرتا ہے۔ اور بے انصافی کو کبھی عمل میں نہیں لاتا۔ اسوجہ سے وہ قابل پرستش بڑا ہے۔ جو انصاف کے خلاف کرے وہ ایشور ہی نہیں اور جسطرح مالی بلا وجہ معقول رستے میں بے موقعہ درخت لگانے سے کاٹنے کے ناقابل کو کاٹنے سے۔ نہ بڑھنے کے لائق کو بڑھانے سے اور بڑھنے کے لائق کو نہ بڑھانے سے قابل اعتراض ہوتا ہے۔ اسی طرح بے موجب کارروائی سے ایشور کو عیب لگتا ہے۔

پرمیشور پر انصاف سے کام کرنا لازم آتا ہے۔ کیونکہ وہ طبعاً پاک اور منصف ہے اگر دیوانہ وار کام کرے تو دنیا کے اچھے افسران عدالت سے بھی ادنیٰ ہونے پر بے توقیر ہو جاوے گا۔ کیا اس دنیا میں لیاقت کی عمدہ کارگزاریوں کے بغیر عزت دینے والا اور بداعمالی کے بغیر سزا دینے والا قابل مذمت اور بے وقعت نہیں ہوتا۔ پس ایشور بے انصافی نہیں کرتا اور اسی لیے وہ کسی سے نہیں ڈرتا۔

مسئلہ قضا و قدر

۲۵ سوال۔ پرماتما نے پہلے ہی سے جس کیلئے جس قدر دینا تجویز کیا ہے

---

[1] اصل کتاب میں اس موقع پر لفظ نربدھی (بے عقلی) کا درج ہے۔ (جو غالباً طرز بیان کے ... چھاپہ یا کتابت کا سہو پایا جاتا ہے۔ اس واسطے بجائے بے عقلی کے لفظ عقل درج کیا گیا ہے۔ مترجم

اس لئے یاد نہیں رہتا اور جس من کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔ وہ بھی ایک وقت میں دو علم حاصل نہیں کر سکتا بھلا پہلے جنم کی بات تو دور رہنے دیجئے۔ اس جسم میں جب جیو حمل میں تھا جب اس کا جسم تیار ہوا اور پھر پیدا ہوا۔ نیز پانچ سال کی عمر سے پہلے جو جو باتیں ہوئی ہیں وہ بھی تو یاد نہیں رہتی ہیں۔ ایسے ہی بیداری یا خواب میں بہت سا کاروبار ظاہر طور پر کر کے وہ "سشپتی" یعنی گہری نیند کی حالت میں اس بیداری وغیرہ کے کاروبار کو یاد کیوں نہیں کر سکتا۔ اور اگر تم سے کوئی پوچھے کہ بارہ برس سے پہلے تیرہویں برس کے پانچویں مہینے کے نویں دن دس بجے پر پہلے منٹ میں تم نے کیا کیا تھا؟ تمہارا منہ ہاتھ کان آنکھ جسم کس طرف اور کس قسم کا تھا اور من میں کیا خیال تھا؟ تو تم کوئی جواب نہیں دے سکتے جب اس جسم میں یہ حال ہے۔ تو پچھلے جنم کے یاد رہنے کے متعلق شک پیدا کرنا محض لڑکپن کی بات ہے۔

گذشتہ واقعات کو بھول جانا سکھ کا باعث ہے

۳۲ ـ یاد نہ رہنے کی وجہ سے جیو سکھی ہے۔ نہیں تو سارے جنموں کے دکھوں کو یاد دیکھ کر دکھی ہو کر مر جاتا۔ نیز کوئی شخص پچھلے اور اگلے جنم کے حالات کو جاننا چاہے۔ تو جان بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ جیو کا علم محدود ہے یہ بات ایشور کے جاننے کی ہے۔ نہ کہ جیو کی۔

انسان پچھلے حال سے بالکل بے خبر نہیں ہے

۳۳ سوال:۔ جب جیو کو گذشتہ افعال کا علم نہیں اور ایشور اس کو سزا دیتا ہے۔ تو جیو کا سدھار نہیں ہو سکتا کیونکہ جب اس کو علم ہو کہ میں نے فلاں کام کیا تھا۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہے۔ تب ہی وہ پاپ کے کاموں سے بچ سکیگا۔

جواب:۔ تم علم کتنے قسم کا مانتے ہو؟

سوال:۔ پرتکش وغیرہ پرمانوں (ثبوت یقینی وغیرہ) کے لحاظ سے آٹھ قسم کا۔

جواب:۔ تو پھر تم جنم سے لے کر وقت وقت میں راج دھن دولت عقل علم غریبی بے عقلی جہالت اور سکھ دکھ دنیا میں دیکھ کر پچھلے جنم کی باتیں کیوں نہیں جان لیتے

---

۱ یعنی انسان کا من اس جنم کی کیفیتوں میں مگن اور مستغرق ہو جانے پر پچھلے جنم کی باتوں کو یاد نہیں رکھ سکتا ... یاد کرنے سے تمام دکھ سکھ نگاہ کے سامنے آ جاتے ہیں۔ اس لئے یاد ایک قسم کا مشاہدہ ہے۔ مترجم ۲ آٹھ قسم کے علم کی تفصیل تیسرے باب میں مفصل طور پر بیان ہو چکی

سب جیو رہتے ہیں۔ اس لئے "سالوک" مکتی بلا محنت خودبخود حاصل ہے۔

"سامیپ" ایشور کے سب جگہ موجود ہونے کی وجہ سے سب اس کے نزدیک ہیں۔ اس لئے سامیپ مکتی بھی خودبخود حاصل ہے۔

"سانج" ایشور کے جیو بہرحال چھوٹا ہے۔ اور بوجہ چیتن ہونے کے خودبخود مثل رشتہ دار کے ہے۔ اس لئے "سانج" مکتی بھی بلا کوشش کے حاصل ہے۔

اور تمام جیو موجود کل پرماتما کے اندر ہونے کے باعث اس سے ملے ہوئے ہیں۔ اس لئے سانج مکتی بھی خودبخود حاصل ہے۔

نیز دیگر معمولی ناستک لوگ جو مرنے پر عناصر میں عناصر مل جانے کو اعلیٰ مکتی مانتے ہیں وہ کتے اور گدھے کو بھی حاصل ہے۔

مذکورہ بالا مکتیاں ایک قسم کی قیدیں ہیں

۲۹۔ یہ مکتیاں نہیں ہیں۔ بلکہ ایک قسم کی قیدیں ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ شو پور موکش شلا۔ چوتھے آسمان۔ ساتویں آسمان شری پور۔ کیلاش۔ بیکنٹھ۔ گولوک وغیرہ کو ایک ہی جگہ مقام کی قسم سے مانتے ہیں۔ چنانچہ اگر وہ ان مقاموں سے الگ ہو جائیں۔ تو مکتی جاتی رہتی ہے۔ بس جیسے کوئی پارہ پتھر کے اندر بند ہو۔ ویسے ہی یہ لوگ قید ہونگے۔ مکتی تو یہی ہے۔ کہ جہاں چاہیں آئیں جائیں۔ کہیں اٹکیں نہیں۔ وہاں نہ تو خوف ہے نہ شک اور نہ ہی دُکھ ہوتا ہے۔

جنم ہونے کو اتپتی (پیدائش) اور مرنے کو پرلے (فنا دنیا) کہا گیا ہے۔ اس لئے وقت پر جنم لیتے ہیں۔

تناسخ

۳۰۔ سوال جنم ایک ہے یا بہت سے۔ جواب۔ بہت سے

۳۱ سوال۔ اگر بہت سے ہیں تو پہلے جنم یا موت کی باتیں کیوں یاد نہیں رہتی ہیں۔

جواب۔ جیو تھوڑے علم والا ہے۔ تینوں زمانوں کی باتیں نہیں جانتا۔

لے چونکہ مکتی یافتہ لوگوں کے جنم پر مخالفین کو تامل و اعتراض ہو سکتا ہے۔ اور ہوتا ہے۔ اس لئے جتلایا گیا ہے کہ دنیا کا سلسلہ جنم لینے اور مرنے پر ہی منحصر ہے۔ جو اتپتی اور پرلے صرف جنم اور مرن کا ہی نام ہے۔ اس لئے وقت پر مکتی یافتہ جیو بھی جنم لیتے ہیں۔ اور بیشتر جتلایا جا چکا ہے۔ کہ جیو اپنے حقیر ترین علم اور طاقت کی وجہ سے صرف حد تک مکتی حاصل کر سکتا ہے۔ (المترجم)

چوتھے آسمان کو جس میں شادی لڑائی باجے گاجے لباس وغیرہ پہننے سے فرحت حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح مسلمان ساتویں آسمان کو۔ وام مارگی شری پور کو۔ شیوی کیلاش کو۔ ویشنوی بیکنٹھ کو اور گوکلیے گوسائیں گولوک وغیرہ میں پہنچنے پر اچھی اچھی عورات خورد و نوش۔ پوشش مکان وغیرہ کے ملنے سے آنند میں رہنے کو مکتی مانتے ہیں۔ پورانک لوگ "سالوک" یعنی ایشور کے مکان میں بود و باش یعنی ایشور کے ساتھ چھوٹے بھائی کی طرح بسر اوقات کرنا "سارُوپ" یعنی جیسی شکل معبود دیوتا کی ہے۔ ویسا بن جانا۔ "سامیپ" یعنی مثل خدمتگار ایشور کے ساتھ رہنا۔ "سایُج" یعنی ایشور سے سنیُکت (متواصل) ہو جانا۔ یہ چار قسم کی مکتی مانتے ہیں۔ ویدانتی لوگ برہم میں لے (تحلیل) ہو جانے کو مکتی سمجھتے ہیں۔

جواب۔ جینیوں کے بارہویں۔ عیسائیوں کے تیرہویں اور مسلمانوں کے چودہویں باب میں مکتی وغیرہ پر خاص طور سے لکھا جائیگا۔

• وام مارگی جو سری پور میں جاکر لکشمی جیسی عورات۔ شراب و گوشت وغیرہ کھانا پینا اور رنگ رنگ کے بھوگنے کو مانتے ہیں۔ وہ یہاں سے کچھ بڑھ کر نہیں ہے۔

اسی طرح مہادیو اور وشنو کی شکل بن کر اور پاروتی اور لکشمی کی مانند عورتوں کو پا کر آنند بھوگنا ہے۔ اس کی نسبت اس دنیا کے دولتمند اور راجاؤں سے صرف اتنی بات زیادہ لکھی ہے۔ کہ وہاں بیماری نہ ہوگی۔ اور ہمیشہ جوانی کی حالت بنی رہیگی۔ لیکن یہ ان کی بات غلط ہے کیونکہ جہاں بھوگ وہاں روگ اور جہاں روگ ہو وہاں بڑھاپا بھی لازمی ہے۔ پورانکوں سے پوچھنا چاہیئے جیسی تمہاری مکتی چار قسم کی ہے۔ ویسی تو چیونٹیوں کیڑوں پتنگوں اور حیوانوں وغیرہ کو خود میسر ہے کیونکہ جسقدر مقام ہیں وہ سب ایشور کے ہیں۔ انہیں میں

بقیہ حاشیہ:۔ اور سایُج مکتی کے بارہ میں اختلاف ہے۔ بعض سایُج کو تسلیم نہیں کرتے۔ لا انہوں سایُج کو نہیں مانتے اس واسطے دونوں فرق مکتی کے اقسام چار ہی قائم کرتے ہیں۔ ۲؎ سارُوپ یعنی معبود دیوتا کے ہمشکل ہونے کی صورت میں جو مکتی ہے۔ اس کی مناسبت سے مہادیو اور وشنو کی ہمشکل اختیار کرنے اور پاروتی اور لکشمی کی مانند عورتیں حاصل کرنے کی حجت بیچ آ گئی ہے۔ آئندہ باستثنا اس کے تردید دیکھو چار اقسام کی ہے ۳؎ پتنگ کو فارسی میں پروانہ کہتے ہیں۔ جو چراغ کو دیکھ کر اس پر آ گرتا ہے۔ علاوہ اس کے موسم برسات کے اکثر پر دار کیڑے کو پتنگ کہا جا سکتا ہے۔

سکہ کیونکہ ایشور سب جگہ موجود ہے۔

مِتری (۱) "مِتری" یعنی سکھی آدمیوں کے ساتھ دوستانہ برتاؤ۔
(۲) "کرونا" دکھی آدمیوں پر رحم۔
(۳) "مُدتا" نیک لوگوں سے خوش ہونا۔
(۴) "اُپیکھشا" بُرے آدمیوں سے نہ محبت نہ عداوت رکھنا۔

روزمرّہ کم از کم دو گھنٹے دھیان کرنا

نجات چاہنے والا ہر روز کم از کم دو گھنٹے تک دھیان ضرور کیا کرے تاکہ اندرونی چیزیں من وغیرہ صاف طور پر ظاہر ہوں دیکھو ہم لوگ چیتن سروپ ہیں۔ اور اسی وجہ سے علم باخبر اور من کے شاہد ہیں کیونکہ جب من برقرار بے قرار خوش یا رنجیدہ ہوتا ہے اسکو جوں کا توں دیکھتے ہیں اسی طرح حواس اور پران وغیرہ سے باخبر ہیں پہلے دیکھی ہوئی چیز کے یاد کرنے والے ہیں۔ اور ایک وقت میں انیک چیزوں کے جاننے والے ہیں سہارا دینے والے ادرکشش والے اور سب سے علیحدہ ہیں۔ اگر علیحدہ نہ ہوتے تو فاعل خود مختار ان مذکورہ الصدر چیزوں کو تحریک دینے والے مالک نہ ہوتے

अविद्याऽस्मितारागद्वेषाभिनिवेशाः पञ्च क्लेशाः

پانچ کلیش اودیا۔ اسمتا۔ راگ۔ دویش۔ ابھی نویش پانچ کلیش ہیں (مہرشی یوگ ۲/۳)

ان میں سے اودیا کی ماہیت بیان کر چکے ہیں عقل جو علیحدہ وجود رکھتی ہے اس کو آتما سے جدا نہ سمجھنا "اسمتا" ہے۔ سکھ سے محبت رکھنا راگ اور دکھ سے نفرت "دویش" ہے اور سب جانداروں کو جو یہ خواہش رہتی ہے کہ میں ہمیشہ جسم میں قائم رہوں مروں نہیں یہ موت کے دکھ کا خوف "ابھی نویش" کہلاتا ہے۔ ان پانچ کلیشوں کو بذریعہ یوگ ابھیاس (یوگ کی مشق) اور گیان (معرفت) دور کر کے اور برہم کو حاصل کر کے مکتی کے اعلےٰ آنند کو بھوگنا چاہیے

دیگر مختلف شبہات مکتی کے بارے میں

۲۸۔ سوال۔ جیسی مکتی آپ مانتے ہیں اور کوئی نہیں مانتا۔ دیکھو جینی لوگ "موکش شلا" یعنی شیو پور میں جا کر چپ چاپ بیٹھے رہنے کو

(۱) اصلی کتاب میں بجائے لفظ اسمتا کے "ابھی نویش" درج ہے چونکہ ازروئے سلسلہ مضمون یہاں لفظ "اسمتا" چاہیے۔ اور یہاں تعریف بھی "اسمتا" ہی کی ہے۔ چنانچہ ابھی نویش کی تعریف آگے درج ہے۔ اس لیے ترجمہ میں اصلی لفظ "اسمتا" درج کیا گیا ہے (مترجم)۔ یہاں بروئے شمار یونانیک لوگوں کی مکتی کی پانچ قسمیں ہو جاتی ہیں چار غالباً اس وجہ سے درج ہوئی ہیں کہ پلانگ لوگوں میں [illegible]

سادہنوں کے ساتھ چار لوازمات | عمل لازمی ہیں۔ ان کی تفصیل

اول "ادھیکاری" جو شخص ان چاروں (مذکور الصدر) سادہنوں میں مصروف ہوتا ہے وہی مکتی کا ادھیکاری ہے۔

دوم "سمبندھ"۔ برہم کے ملنے یعنی مکتی کے بیان کو اس کے بیان کرنے والے وید وغیرہ شاستروں کو ٹھیک ٹھیک سمجھ کر مطلب کو پہنچنا۔

سوم "وشئی" تمام شاستروں کے بیان کا وشئے (مدعا) برہم ہے۔ اس کو پانے کا مقصد رکھنے والا وشئی کے نام سے نامزد ہے۔

چہارم "پریوجن" سب دکھوں کا مٹ جانا اور پرم آنند کو پا کر مکتی کے سکھ کا ہونا یہ چار "انو بندھ" کہلاتے ہیں۔

بعد ازاں "شرون چتشٹے" چار قسم کا شرون یا سماعت ہے۔

حصول علم الٰہی کی چار منزلیں | اول "شرون" جب کوئی عالم اپدیش کرے تو طبیعت کے سکون کے ساتھ توجہ سے سننا۔ خصوصاً برہم ودیا (علم الٰہی) کے سننے میں نہایت ہی توجہ دینی چاہیے کیونکہ یہ تمام علوم سے دقیق تر علم ہے۔ سننے کے بعد

دوم "منن" گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر سنے ہوئے پر غور کرنا جس بات میں شک ہو پھر پوچھنا اور سننے کے وقت بھی کہنے والا اور سننے والا مناسب سمجھیں تو پوچھنا اور سمادہان (رفع شک) کرنا

سوم "ندھی دھیان" جب سننے اور سوچنے میں شک رفع ہو جائیں تب سمادھی (مراقبہ) میں بیٹھ کر اس بات پر نظر ڈالنا اور سمجھنا کہ جیسا سنا تھا۔ اور سوچا تھا۔ وہ ویسا ہی ہے یا نہیں یعنی دھیان یوگ (عالم مراقبہ کے خیالات) سے دیکھنا

چہارم "ساکشات کار" یعنی جیسے کسی چیز کی ماہیت صفت اور خاصیت ہے اس کو ویسا ہی ٹھیک ٹھیک جان لینا "شرون چتشٹے" کہلاتا ہے۔

ہمیشہ تموگن یعنی غصہ۔ گندہ پن سستی غفلت وغیرہ سے اور "رجوگن" یعنی

ستوگن کو اختیار کرنا | حسد و دشمنی۔ نفسانیت غرور۔ پراگندہ دلی۔ وغیرہ عیبوں سے الگ ہو کر "ستیہ" (ستوگن) یعنی طبیعت کی قائمی۔ پاکیزگی علم۔ تمیز وغیرہ صفات کو اختیار کرے۔

عمل کرتا ہے۔ وہ بندھن سے پیدا ہوئے دکھ کو بھوگتا ہے۔

دوسرا سادھن ویراگ | دوسرا سادھن ویراگ (ترک، وویک)[1] ہے جو سچ جھوٹ کو جان لینا ہے۔ اس میں سے سچ کے رویہ کو اختیار کرنا اور جھوٹ کے چلن کو ترک کرنا ویراگ ہے۔ اور مٹی سے لیکر پرمیشور تک تمام چیزوں کے صفات فعل اور عادات سے واقف ہو کر اس (پرمیشور) کے حکموں کو بجا لانا اور اس کی اپاسنا میں ثابت قدم رہنا (اس کے خلاف نہ چلنا) اور کائنات سے فائدہ اٹھانا ویراگ کہلاتا ہے۔

تیسرا سادھن شٹ سمپتی | بعد ازاں تیسرا سادھن (شٹ سمپتی) یعنی چھ قسم کے کام کرنا

اول "شم" یعنی اپنے آتما اور انتھکرن (حواس باطنی) کو ادھرم کے چال چلن سے ہٹا کر دھرم کے رویہ میں ہمیشہ مشغول رکھنا۔

دوم "دم" یعنی کان وغیرہ حواس اور جسم کو شہوت پرستی وغیرہ برے کاموں سے ہٹا کر ضبط حواس وغیرہ نیک کاموں میں مشغول رکھنا۔

سوم "اپ رتی" یعنی بد افعال لوگوں سے ہمیشہ دور رہنا۔

چہارم "تتکشا" چاہے مذمت اور تعریف۔ نقصان اور نفع کتنا ہی کیوں نہ ہو۔ مگر خوشی اور غم کو چھوڑ کر مکتی کی عملی کارروائیوں میں ہمیشہ لگے رہنا۔

پنجم "شردھا" یعنی وید وغیرہ سچے شاستروں پر نیز ایسے لوگوں کے اقوال پر جو ان شاستروں کو جان کر پورے نیک عالم اور سچ کی نصیحت کرنے والے ہیں اعتقاد رکھنا۔

ششم "سمادھان" یعنی چت (طبیعت) کو یکسو رکھنا۔

یہ چھ مل کر تیسرا سادھن کہلاتا ہے۔

چوتھا سادھن ممکشو ہونا | چوتھا ممکشو ہونا یعنی جس طرح بھوک اور پیاس کے ستائے ہوئے کو خوراک اور پانی کے سوا دوسری کوئی چیز بھی اچھی نہیں لگتی۔ اسی طرح مکتی کے سوا کسی دوسری چیز میں دل بستگی نہ ہونا۔

یہ چار سادھن ہیں اور چار انوبندھ[2] (لوازمات) ہیں۔ یعنی "سادھنوں" کے بعد یہ

---

[1] اصلی کتاب میں بجائے "ترک" ویراگ کے لفظ وویک طبع ہوا ہوا ہے اور یہ غالباً لکھائی چھپائی کا سہو ہے۔ کیونکہ ماقبل بالتفصیل ویراگ کے بیان لفظ ویراگ چاہئے۔ نہ کہ وویک۔ اس لئے ترجمہ میں بلحاظ صحت لفظ ویراگ درج کیا گیا ہے۔ [2] مذکورۂ بالا چار سادھنوں کے ذریعہ ادھیکاری بنتا ہے۔

۵۔ تین جسموں کا بیان

تین "شریر" (جسم) ہیں۔ اوّل "ستھول" (کثیف) جو یہ نظر آتا ہے۔ دوم "سوکشم شریر" (جسم لطیف) کہلاتا ہے جو پانچ پران۔ پانچ گیان اندریہ (حواس علمی) پانچ "سوکشم بھوت" (عناصر لطیف) من، بدھی (عقل) کی ان سترہ چیزوں کا مجموعہ ہے۔ یہ لطیف جسم پیدا ہونے اور مرنے وغیرہ کی حالت میں بھی جیو کے ساتھ رہتا ہے۔ اسکی دو قسمیں ہیں۔ ایک بھوتک (عنصری) جو لطیف عناصر کے اجزا سے بنا ہے۔ دوسرا سوبھاوک (طبعی) جو جیو کے اوصاف طبعی ہیں۔ یہ دوسرا ابھوتک شریر (سوبھاوک) مکتی میں بھی رہتا ہے اور اس سے جیو مکتی میں سکھ بھوگتا ہے۔

سوم "کارن" جس میں سشپتی یعنی گہری نیند ہوتی ہے۔ وہ پرکرتی روپ ہونے کے باعث سب جگہ محیط اور سب جیووں کے لئے ایک ہے۔

چہارم "توریہ شریر" کہلاتا ہے جس سے کہ جیو سمادھی (مراقبہ) کے ساتھ پرماتما کی ذات علیٰ راحت میں محو ہوتے ہیں۔ اس سمادھی کے اثرات سے پیدا شدہ جسم کی طاقت مکتی میں بھی ہمیشگی سے مددگار رہتی ہے۔

۶۔ جیو کوششوں اور سوستھاؤں سے اور جسموں سے علیحدہ ہے

ان تمام کوششوں (غلافوں) اور اوستھاؤں (حالتوں) سے جیو علیحدہ ہے۔ چنانچہ یہ سب کو معلوم ہے کہ جیو ان اوستھاؤں سے جدا ہے کیونکہ جب موت واقع ہوتی ہے تو سب یہی کہتے ہیں کہ جیو نکل گیا۔ یہی جیو سب کو حرکت دینے والا۔ سب کا دیکھنے والا فاعل اور بھوگنے والا ہے۔ کہ پاپ و پن کا پھل پاتا ہے۔ جو شخص یہ کہے کہ جیو فاعل اور بھوگنے والا نہیں۔ سمجھو کہ وہ اگیانی اور اوویکی (تمیز کا نہ رکھنے والا) ہے۔ کیونکہ جیو کے سوائے جس قدر یہ تمام بے جان چیزیں ہیں ان کو نہ دکھ سکھ کا بھوگ (استعمال) ہے اور نہ پاپ پن کا کرنے کی طاقت کبھی ہو سکتی ہے۔ ہاں ان کے تعلق سے جیو پاپ پن کا کرنے والا اور سکھ دکھ کا بھوگنے والا ہے۔

پرمیشور کی ہدایت اندر سے

جب حواس محسوسات سے ملتے ہیں۔ اور من حواس کے ساتھ اور آتما من کے ساتھ مل کر پرانوں کو حرکت دیتا اور اچھے برے طریقہ میں چلاتا ہے۔ تب اس کا رخ باہر کی طرف ہو جاتا ہے اور اسی وقت اندر سے خوشی، حوصلہ، بے خوفی نمودار ہوتی ہے اور برے کاموں میں خوف، تامل اور شرم پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ ضابط القلوب پرماتما کی ہدایت ہے۔ جو شخص اس ہدایت کی مطابق عمل کرتا ہے وہی مکتی سے سکھوں کو حاصل کرتا ہے۔ اور جو خلاف

دھرم کا کام اور چار قسم کا ویک جو کرنی چاہئے وہ جیون مکت ہے یعنی جھوٹ بولنا وغیرہ پاپ کام جس کا نتیجہ دکھ ہے۔ ان کو چھوڑ کر سکھ کا نتیجہ دینے والے ست گو وغیرہ دھرم کے کام ضرور کرے۔ جو شخص دکھ سے چھوٹنا اور سکھ پانا چاہئے اس کو ادھرم چھوڑ کر دھرم کرنا لازم ہے۔ کیونکہ پاپ کا چلن دکھ اور دھرم کا چلن سکھ کا اصلی باعث ہے۔

ا۔ سچ جھوٹ وغیرہ کی تمیز نیک آدمیوں کی صحبت سے وویک یعنی سچ جھوٹ دھرم ادھرم کردنی ناکردنی کی تحقیق ضرور کریں اور جدا جدا جانیں۔

ب۔ پانچ کوش اور جسم یعنی جیو اور پانچ کوشوں (غلاف) کی تمیز کرنی چاہئے۔

اول "ان مے" جو چمڑے سے لیکر ہڈی تک ارضیت کا مجموعہ ہے۔

دوم "پران مے" جس میں حسب ذیل قسم کے پانچ پران شامل ہیں۔

(۱) "پران" یعنی سانس جو باہر سے اندر جاتا ہے۔

(۲) "اپان" جو اندر سے باہر آتا ہے۔

(۳) "سمان" جو ناف میں ٹھہر کر تمام جسم میں رس (رطوبت) پہنچاتا ہے۔

(۴) "ادان" جس سے حلق میں آیا ہوا کھانا پینا کھینچا جاتا ہے اور طاقت اور ہمت پیدا ہوتی ہے

(۵) "ویان" جس سے جیو تمام جسم میں حرکت فعل وغیرہ کرتا ہے۔

سوم "منومے" جس میں من کے ساتھ اہنکار (انانیت) بکر، اکتار، پاؤں، ہاتھ مقعد اور عضو تناسل یہ پانچ کرم اندریاں (حواس فعلی) شامل ہیں۔

چہارم "وگیان مے" جس میں بدھی (عقل) "چت" (حافظہ) اور کان، جلد، آنکھ، زبان اور ناک یہ پانچ گیان اندریاں (حواس علمی) ہیں۔ جن سے جیو آگاہی وغیرہ کی کاروائی کرتا ہے۔

پنجم "آنند مے کوش" جس میں محبت، خوشی، خفیف راحت، راحت، بیشتر خوشدلی اور ان کا سبب پرکرتی (لطیف سے لطیف حالت مادہ کی) بحالت علت کے شامل ہیں۔

یہ پانچ کوش کہلاتے ہیں۔ انہی سے جیو سب قسم کے فعل، اپاسنا، گیان وغیرہ کا کاروبار کرتا ہے

ج۔ تین اوستھائیں تین اوستھائیں (حالتیں) ہیں

اول "جاگرت" (بیداری)

دوم "سوپن" (خواب)

سوم "سشپتی" (گہری نیند) کی اوستھا کہلاتی ہے۔

طاقت والے جیو پر لاانتہا سکھ کا بوجھ رکھدیا جائے تو وہ اسے برداشت نہیں کر سکیگا۔ بلکہ ٹھیک نہیں رہیگا۔ پرمیشور نے [illegible] جیو پیدا کرتا ہے تو جس مادے سے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ ختم ہو جائیگا کیونکہ چاہے کتنا ہی بڑا خزانہ کیوں نہ ہو۔ اس میں اگر خرچ ہے۔ اور آمد نہیں تو اس کا کبھی دیوالہ نکل ہی جائیگا۔ اس لیے یہی قاعدہ صحیح ہے کہ مکتی میں جانا اور پھر وہاں سے واپس آنا اچھا ہے۔ کیا تھوڑی قید کی نسبت عمر بھر کی قید یا پھانسی کو کوئی سزا پانیوالا اچھا سمجھتا ہے؟ اگر وہاں سے آنا نہ ہو۔ تو عمر قید سے اتنا ہی فرق ہے کہ وہاں مزدوری نہیں کرنی پڑتی اور برہم میں لے یعنی تحلیل ہو جانا تو ایسا ہوا جیسا سمندر میں ڈوب مرنا۔

جیو پرمیشور کی مانند ہمیشہ مکت نہیں ہو سکتا

۲۵ سوال جیسے پرمیشور ہمیشہ مکت اور کامل سکھی ہے۔ ویسے ہی جیو بھی ہمیشہ مکت اور سکھی رہیگا پھر تو کوئی نقص نہیں پیدا ہوگا۔

جواب پرمیشور اپنی ذات۔ طاقت صفات۔ افعال۔ اور طبیعت سے لاانتہا ہے۔ اسلئے وہ کبھی اودیا اور دکھ کے قیدوں میں نہیں گر سکتا جیو مکتی پا کر گویا پاکیزہ ہو جاتا ہے پھر بھی محدود علم والا اور محدود صفات افعال اور طبیعت والا رہتا ہے پرمیشور کی مانند ہرگز نہیں ہو سکتا

دائمی نہ ہونے سے مکتی فضول ہے

۲۶ سوال۔ اگر اسی طرح ہے تو مکتی سے پیدا ہونے اور مرنے کی مانند ہے۔ اس لئے کوشش کرنا فضول ہے۔

جواب۔ مکتی پیدا ہونے اور مرنے کی مانند نہیں۔ کیونکہ جتنی مدت دنیا میں ۳۶ ہزار بار پیدائش اور فنا کی ہے اتنے عرصہ تک جیو کا مکتی کے آنند میں رہنا اور دکھ کے نزدیک نہ آنا کیا چھوٹی سی بات ہے۔ پھر جب کہ آج کھاتے پیتے ہو کل بھوک لگنے والی ہے تو اس کی تدبیر کیوں کرتے ہو۔ جب بھوک پیاس نا چیز دولت۔ حکومت۔ عورت۔ اولاد وغیرہ کے لئے تدبیر کرنا ضروری ہے۔ تو مکتی کیلئے کیوں تدبیر ... ہے۔ مرنا لازمی ہونے پر بھی زندگی بسر کی جاتی ہے۔ ویسے ہی گو مکتی سے ... ہے۔ تو بھی اس کیلئے تدبیر کرنا نہایت ضروری ہے۔

مکتی کے وسائل

۲۷ سوال۔ مکتی کے وسائل کیا ہیں؟

جواب۔ کچھ وسائل تو پیشتر لکھ چکے ہیں مگر خالص تر بیرے سے ...

سلہ مکتی جب کہ جیو کی طاقت برداشت سے زیادہ ہو جائے اور اس کا متحمل ... نہ ہو سکے تو وہ مکتی اس کے لیے بارگراں بمنزل سزائے موت یا حبس دوامی ہے۔

ہوگی۔ دو ہزار چتر یگیوں کا ایک دن رات۔ ایسے تیس دن رات کا ایک مہینہ ایسے بارہ مہینوں کا برس۔ ایسے سو برس[1] کا پرانت کال ہوتا ہے۔ اس کو حساب کے قاعدہ سے ٹھیک ٹھیک سمجھ لیجئے۔ اتنا عرصہ مکتی میں سکھ بھوگنے کا ہے[2]۔

نجات لاانتہا نہیں ہو سکتی

۲۳ سوال۔ ساری دنیا اور تمام مصنفوں کی یہی رائے ہے کہ جس سے پھر کبھی جنم لینے اور مرنے میں نہ آویں وہ مکتی ہے۔ جواب۔ یہ بات کبھی نہیں ہو سکتی کیونکہ اول تو جیو کی طاقت جسم وغیرہ سامان اور ذریعے محدود ہیں پھر اس کا نتیجہ لاانتہا کیسے ہو سکتا ہے نیز لاانتہا آنند بھوگنے کی بیحد طاقت عمل اور ذریعہ جیوؤں میں نہیں اسلئے وہ لاانتہا سکھ بھوگ نہیں سکتے (مثل ہذا القیاس) جن کے وسیلے عارضی ہیں ان کا نتیجہ دائمی کبھی نہیں ہو سکتا اور اگر مکتی سے لوٹ کر کوئی بھی جیو اس دنیا میں نہ آوے تو دنیا کا سلسلہ ٹوٹ جانا چاہیئے یعنی جیو ختم ہو جانے چاہیں۔

مکتی کے محدود ہونے میں آکشے دلائل

۲۴ سوال۔ جس قدر جیو مکت ہوتے ہیں ایشور اسی قدر نئے پیدا کر کے دنیا میں رکھ دیتا ہے۔ اس لئے خاتمہ نہیں ہوتا۔

جواب۔ اگر ایسا ہو تو جیو فانی ہو جاویں۔ کیونکہ جس کی پیدائش ہوتی ہے۔ اس کی فنا ضرور ہوتی ہے۔ اور ایسی صورت میں تمہارے اعتقاد کی رو سے مکتی پا کر بھی فنا ہو جائیں گے اور مکتی فانی ہو جاویگی نیز مکتی کے مقام پر بہت سی بھیڑ بھاڑ[3] ہو جاویگی۔ کیونکہ آمد زیادہ اور نکاس کچھ بھی نہ ہونے کی وجہ سے وہاں زیادتی کا کچھ وار پار نہیں رہیگا۔ اور دکھ کے انوبھو کے بغیر سکھ کچھ بھی نہیں ہو سکتا جیسے کڑوا نہ ہو تو میٹھا کیا اور میٹھا نہ ہو تو کڑوا کس کو کہیں کیونکہ ایک ذائقہ کے خلاف دوسرے ذائقہ کے ہونے پر دونوں کی تمیز ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی آدمی میٹھا ہی میٹھا کھاتا پیتا رہے۔ تو اس کو ویسا سکھ نہیں ہوتا جیسا کہ سب قسم کے ذائقوں کے بھوگنے والے کو ہوتا ہے۔ اور اگر ایشور انتہا والے کرموں کا لاانتہا نتیجہ دیوے تو اس کا انصاف جاتا رہے۔ پھر جسقدر بوجھ کوئی اٹھا سکتا اسی قدر اس پر رکھنا عقلمندوں کا کام ہے۔ جیسے ایک من بوجھ اٹھانے والے کے سر پر دس من رکھنے سے بوجھ رکھنے والے کی مذمت ہوتی ہے۔ ویسے ہی ذراسے علم اور ادراک

---

[1] پرانت کال کا نام مہا کلپ بھی ہے جس کی تعداد (۳۱۱۰۴۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰) برس ہے

[2] الفاظ مندرجہ خطوط وحدانی مطلب کو صاف کرنے کیلئے ایزاد کئے گئے ہیں [3] یہ لفظ اردو اول میں اسکا محاورہ درست رکھنے کی غرض سے ایزاد ہوا اسکا معنی بھیڑ بھاڑ ہجوم اور اژدہام کو کہتے ہیں

तदत्यन्तविमोक्षोऽपवर्गः (سانکھیہ ۱-۱۵۹)

دُکھ کی اتینت نورتی کا مطلب

۲۱-سوال - جو دکھ کا اتینت (غایت درجہ) چھوٹ جاتا ہے - وہی مکتی کہلاتا ہے - کیونکہ جب غلط علم اودیا - لالچ - وغیرہ عیب[۱] بری عادت وغیرہ نفس پرستی[۲] جنم - (جسم کے ساتھ تعلق[۳]) اور دکھ[۴] دفع ہوں یعنی ان پہلی پہلی تکلیفات کے دور ہوتے ہوتے آخری آخری تکلیفات زائل ہوں - تب ہی مکتی ہوتی ہے جو ہمیشہ بنی رہتی ہے ۔

جواب - یہ ضروری نہیں کہ لفظ اتینت (غائت) سے پھر نہ ہونا ہی مراد ہو جیسے کہا جائے کہ اس آدمی کو اتینت دکھ یا اتینت سکھ ہے - یعنی غایت درجہ کا دکھ یا سکھ اس آدمی کو ہے ۔ تو اس سے یہی مراد ہوتی ہے - کہ اس کو بہت سکھ یا دکھ ہے - پس یہاں بھی لفظ اتینت (غایت) سے یہی مطلب سمجھنا چاہیئے ۔

مکتی کی میعاد

۲۲-سوال - اگر جیو مکتی سے بھی لوٹ آتا ہے تو وہ کتنے عرصے تک مکتی میں رہتا ہے

جواب - ते ब्रह्मलोके ह परान्तकाले परामृतात् परिमुच्यन्ति सर्वे

(منڈک اپنشد ۳-۲-۶) मुण्डक ३ । खं० २ । मं० ६)

کہ وہ مکت جیو مکتی پاکر برہم میں آنند کو مہا کلپ کے عرصہ تک بھوگتے ہیں اور پھر مکتی کے سکھ کو چھوڑ کر دنیا میں آتے ہیں اسکی گنتی اس طرح پر ہے کہ تینتالیس لاکھ بیس ہزار برس کا ایک چترگی

---

[۱] مراد ایسی قبیح عادتوں سے ہے جن سے الگ رہنا انسان کیلئے محال ہو جائے - جیسا کہ شراب خوری قمار بازی یا کوئی اور خاص قسم کا چسکہ اور چاٹ وغیرہ [۲] مطابق الفاظ نیائے سوتر کے جو کہ سنسکرت میں درج ہے - یہ نقص یا قباحتیں علی الترتیب اس طرح پر ہیں - دکھ - جنم - پرورتی (محسوسات پر دلدادگی اور عادت قبیحہ کا میلان) - دوش (لالچ وغیرہ عیوب) متھیا گیان (علم باطل) پس باعتبار اس ترتیب کے اخیر ترین نقص یا قباحت متھیا گیان یعنی علم باطل ہے - جس کے دور ہونے پر اس سے پہلا نقص لالچ وغیرہ معیوب اور پھر اس سے پہلے نقص دلدادگی اور عادت قبیحہ کا میلان زائل ہو جاتے ہیں - اور ان کے زائل ہو جانے پر جنم اور جنم کے رفع ہونے پر دکھ دور ہو جاتا ہے [۳] یعنی ایسا نہیں ہوتا جیسا کہ دنیاوی سکھ مدت العمر میں یکساں طور پر قائم نہیں رہتے ہیں - بلکہ وہ سکھ دکی حالت عالم مکتی کی تمام عرصہ تک عرصہ میں ہمیشہ یکساں بنی رہتی ہے [۴] یعنی جو اوپر کہا گیا ہے - کہ دکھ کے اتینت انقطاع سے مکتی ہوتی ہے - اس سے قطعی انقطاع مراد نہیں بلکہ زیادہ تر انقطاع سے مراد

میں بکری ہو ویسے ہی یہ جسم موت کے منہ میں ہے۔ ایسا جسم اس نہ مرنے والے غیر مجسم
جیو آتما کے رہنے کا مقام ہے۔ اسی لئے یہ جسم میں آیا ہوا جیو سکھ اور دکھ میں ہمیشہ مبتلا رہتا
ہے۔ کیونکہ جسم والے جیو کی دنیوی خوشی کا خاتمہ ضرور ہی ہوتا رہتا ہے۔ اور جو جسم سے بری مکت
جیو برہم میں رہتا ہے۔ اس کو دنیوی سکھ دکھ چھوتے بھی نہیں۔ بلکہ ہمیشہ آنند میں رہتا
ہے۔ سوال۔ جیو مکتی پاکر پھر کبھی پیدا ہوتے اور مرنے کے دکھ میں آتے ہیں یا نہیں؟ کیونکہ

न च पतराव न च पुनरावर्त्तते इति ॥

उपनिषद्वचन [छां० प्र० ८। खं० १५]

अनावृत्तिः ॥ अनावृत्तिः शब्दात् ॥ शारीरिक सूत्र । यद्गत्वा

न निवर्त्तन्ते तद्धाम परम ॥ भगवद्गीता

ایسے ایسے قولوں سے واضح ہوتا ہے۔ مکتی وہی ہے جس سے نجات پاکر پھر دنیا میں کبھی
نہیں آتا۔ جواب۔ یہ بات ٹھیک نہیں کیونکہ وید میں اس بات کی تردید کی گئی ہے۔

कस्य नूनं कतमस्यामृतानां मनामहे चारु देवस्य नाम ।

को नो मह्या अदितये पुनर्दात् पितरं च ॥ १ ॥ अग्नेर्वयं प्रथ-

मस्यामृतानां मनामहे चारु देवस्य नाम । स नो मह्या अदितये

पुनर्दात् पितरं च दृशेयं मातरं च

॥ २ ॥ ऋ० ॥ मं० १ । सू० २४ । मं० १ । २ ॥

इदानीमिव सर्वत्र नात्यन्तोच्छेदः ॥ ३ ॥ सांख्यसूत्र १ । १५९

سوال۔ ہم لوگ کس کا نام پاک سمجھیں۔ کون غیر فانی اشیا کے اندر موجود رہتا ہمیشہ موجود بالذات
سب کو ظاہر کرنے والا ہے۔ اور ہم کو مکتی کا سکھ بھگتوا کر پھر اس دنیا میں جنم دیتا۔ اور ماں
باپ کا دیدار دکھاتا ہے۔

جواب۔ ہم تجلی بالذات۔ قدیم۔ ہمیشہ مکت پرماتما کا نام پاک سمجھیں۔ جو ہم کو مکتی میں
آنند بھگوا کر پھر زمین پر ماں باپ کے تعلق سے جنم دے کر ماں باپ کا دیدار دکھاتا ہے۔
یہی پرماتما مکتی کی آئین بندی کرنے والا اور سب کا مالک ہے۔ جیسے اس وقت جیو بندھ
اور مکت ہیں۔ ویسے ہی ہمیشہ رہتے ہیں۔ (رگ وید ۱-۲۴-۲-۱)
بندھ اور مکتی سے دائمی طور پر چھٹکارا ہرگز نہیں ہوتا یعنی بندھ اور مکتی ہمیشہ نہیں رہتے

सर्वांश्च लोकानाप्नोति सर्वांश्च कामान् यस्तमात्मानमनुविद्य
विजानातीति ॥ [छान्दो० प्र० ८ । खं० ७ । मं० १]

स वा एष एतेन दैवेन चक्षुषा मनसैतान् कामान् पश्यन् रमते ॥
य एते ब्रह्मलोके तं वा एतं देवा आत्मानमुपासते तस्मात्तेषाँ
सर्वे च लोका आत्ताः सर्वे च कामाः स सर्वांश्च लोकाना-
प्नोति सर्वांश्च कामान्यस्तमात्मानमनुविद्य विजानातीति ॥
[छान्दो० प्र० ८ । खं० १२ । मं० ५ । ६]

मघवन्मर्त्यं वा इदँ शरीरमात्तं मृत्युना तदस्यामृतस्या-
शरीरस्यात्मनोऽधिष्ठानमात्तो वै सशरीरः प्रियाप्रियाभ्यां न
वै सशरीरस्य सतः प्रियाप्रिययोरपहतिरस्त्यशरीरं
वाव सन्तं न प्रियाप्रिये स्पृशतः ॥
[छान्दो० प्र० ८ । खं० १२ । मं० १]

چھاندوگیہ ۸۔۱۲۔۱

جو پرماتما سب گناہوں، موت، بڑھاپے، غم، بھوک پیاس سے الگ ہے سچی خواہش اور سچے ارادہ والا ہے۔ اس کی تلاش اور اس کے جاننے کی خواہش کرنی چاہیے۔ جس پرماتما کے تعلق سے مکت جیو سب لوکوں (انتظام دنیا) اور تمام خواہشوں کو حاصل کرتا ہے۔ جو اس پرماتما کو جان کر موکش کے وسیلوں کا اور اپنے آپ کو پاک کرنے کا علم رکھتا ہے۔ سو ایسا مکتی یافتہ جیو پاک اور روشن آتما اور پاک ذہن سے خواہشوں کو دیکھتا اور حاصل کرتا ہوا مسرور پھرتا ہے۔ جو برہم لوک یعنی عالم دیدار پرمیشور میں قیام کیے موکش کے سکھ کو بھوگتے ہیں۔ ان کو اس پرماتما سے (جو سب کے اندر انتظام کرنے والا اور سب کے اندر موجود ہے۔ جس کی مکتی حاصل کئے ہیں سرگرم عالم لوگ اپاسنا کرتے ہیں۔ سب لوگ (نظام دنیا) اور تمام خواہشات حاصل ہوتی ہیں۔ یعنی جو جو ارادہ ہیں کرتا ہے۔ وہ وہ عالم اور وہ وہ خواہش حاصل ہو جاتی ہے۔ اور وہ مکت جیو جسم چھوڑ کر جسم آزادی سے آکاش کے اندر پرمیشور میں پھرتے ہیں۔ کیونکہ جو جسم والے ہوتے ہیں۔ وہ دنیاوی دکھ سے بری نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ اندر کو پرجاپتی نے کہا کہ اے عظیم الشان دولت کے مالک! امر یا اس کثیف جسم کا دھرم فانی ہے۔ اور جیسے شیر کے منہ

مکتی میں جیو کی طاقتیں

۱۷۔ سوال۔ اس کی طاقت کتنی قسم کی اور کتنی ہے۔

جواب۔ مقدم تو ایک قسم کی طاقت ہے۔ مگر زور۔ ہمت۔ کشش۔ تحریک۔ حرکت۔ خوف۔ تمیز۔ فعل۔ حوصلہ۔ یاد۔ یقین۔ خواہش۔ محبت۔ نفرت۔ ملاپ۔ جدائی۔ ملانا۔ جدا کرنا۔ سننا۔ چھونا۔ دیکھنا۔ چکھنا۔ سونگھنا۔ اور گیان یہ ۲۴ قسم کی طاقتیں جیو رکھتا ہے۔ اس وجہ سے مکتی میں بھی آنند کو حاصل کر کے بھوگتا ہے۔ اگر مکتی میں جیو نے ہو جاتا تو مکتی کے سکھ کو کون بھوگتا۔ اور جو جیو فنا ہونے کو مکتی سمجھتے ہیں۔ وہ تو سخت جاہل ہیں کیونکہ مکتی تو جیو کی یہ ہے۔ کہ دکھوں سے چھوٹ کر راحتِ مطلق موجود کل۔ بعید۔ پرمیشور میں جیو آنند کے ساتھ رہے۔ دیکھو ویدانت شاریرک سوتروں میں۔

अभावं बादरिराह ह्येवम्॥ (वेदांतद० ४।४।१०)

ویدانت درشن سے ثبوت

۱۸۔ واداری جو ویاس جی کے والد تھے وہ مکتی میں جیو کا اور اس کے ساتھ من کا "بھاؤ" (موجود رہنا) مانتے ہیں یعنی پراشر جی (واداری) جیو اور من کا نابود ہونا نہیں مانتے (۱۰)

भावं जैमिनिर्विकल्पामननात्॥ वेदांतद० ४।४।११

جیمنی آچاریہ مکت پرش کے لطیف جسم حواس اور پران وغیرہ کا بھی مثل من کے موجود رہنا مانتے ہیں۔ نہ کہ معدوم ہو جانا (ویدانت ۴-۴-۱۱)۔

ویاس مُنی۔ مکتی میں موجودگی اور معدومیت دونوں کو مانتے ہیں۔ (یعنی مکتی کے اندر جیو پاک طاقتوں والا بنا رہتا ہے اور ناپاکی۔ بدفعلی۔ دکھ۔ اگیان وغیرہ کا معدوم ہو جانا مانتے ہیں (ویدانت ۴-۴-۱۲)

यदा पञ्चावतिष्ठन्ते ज्ञानानि मनसा

बुद्धिश्च न विचेष्टते तामाहुः परमां गतिम्

موکش

۱۹۔ جب پانچ گیان اندری (حواس خمسہ علمی) معہ پاک من کے جیو کے ساتھ رہتی ہیں۔ اور عقل کی تحقیقات کا مقصد قائم ہو جاتا ہے اس کو پرم گتی (حالت اعلیٰ یعنی موکش) کہتے ہیں (کٹھ ۲-۶-۱۰)

य आत्मा अपहतपाप्मा विजरो विमृत्युर्विशोको विजिघत्सो

ऽपिपासः सत्यकामः सत्यसंकल्पः सोऽन्वेष्टव्यः स विजिज्ञा

सितव्यः

اور اُپاسنا (عبادت) یعنی یوگ کی مشق کرنے سے علم کے پڑھنے پڑھانے سے اور دھرم سے کوشش کر کے گیان کو ترقی دینے سے سب سے عمدہ سادھن (کامیابی کے ذریعہ) کو کام میں لانے سے اور جو کچھ کیا جائے وہ سب بے رو رعایت انصاف اور دھرم کے مطابق ہی کیا جاوے۔ ایسی ایسی تدبیروں سے مکتی ہوتی ہے۔ شہوانی وغیرہ برے خیالات اور ایشور کے حکم کی خلاف ورزی وغیرہ کاموں سے بندھ ہوتا ہے۔

مکتی میں جیو کی ہستی | ۱۵۔ مکتی میں جیو نیست و نابود ہو جاتا ہے یا قائم رہتا ہے۔

جواب۔ قائم رہتا ہے۔

سوال۔ کہاں رہتا ہے۔

جواب۔ برہم میں۔

سوال۔ برہم کہاں ہے۔ اور وہ مکت جیو کسی ایک مقام میں رہتا ہے یا اپنی خواہش سے ہر جگہ پھرتا ہے۔

جواب۔ برہم ہر جگہ موجود ہے اسی میں مکت جیو روک ٹوک گیان (معرفت) اور آنند کے ساتھ پھرتا ہے۔

مکتی میں سکھ بھوگنا | ۱۶۔ مکت جیو کا کثیف جسم ہوتا ہے یا نہیں۔

جواب۔ نہیں۔

سوال۔ پھر وہ سکھ اور آنند کو کس طرح بھوگتا ہے۔

جواب۔ پاک اور درست ارادہ وغیرہ اس کے طبعی اوصاف اور طاقتیں سب ہوتی ہیں۔ مادی نہیں۔

शृण्वन् श्रोत्रं भवति, स्पर्शयन् त्वग्भवति, पश्यन् चक्षुर्भवति,
रसयन् रसना भवति, जिघ्रन् घ्राणं भवति, मन्वानो मनो
भवति, बोधयन् बुद्धिर्भवति, चेतयँश्चित्तम्भवत्यहङ्कुर्वाणो
ऽहङ्कारो भवति ॥ शतपथ कां० १४ — شتپتھ کانڈ ۱۴

مکتی میں مادی جسم یا اندریاں (آلات احساس) جیو آتما کے ساتھ نہیں رہتے۔ مگر اس کے طبعی پاکیزہ صفات رہتے ہیں۔ جب سننا چاہتا ہے تو کان، چھونا چاہتا ہے تو جلد، دیکھنے کے ارادہ سے آنکھ، ذائقہ کیلئے زبان، سونگھنے کیلئے ناک، سنکلپ وکلپ کرنے کے واسطے من، یقین کرنے کیلئے عقل، یاد کرنے کیلئے حافظہ، اہنکار کیلئے انانیت کی قابلیت والا اپنی ذاتی طاقت سے مکتی میں جیو آتما بن جاتا ہے۔ گویا مکتی میں روحانی جسم ہوتا ہے جیسے جسم کے سہارے ہونے والے آلات کے ذریعہ سے جیو اپنے کام کرتا ہے ویسے اپنی ذاتی طاقت سے مکتی میں تمام آنند حاصل کر لیتا ہے

والا ہے کیونکہ جیسا کسی چور نے کوتوال کو سزا دی۔ یا یوں کہو کہ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ اس ضرب المثل کے مطابق تمہاری بات ٹھہری۔ یہ تو امر واجبی ہے کہ کوتوال چور کو سزا دے مگر یہ برعکس معاملہ ہے کہ چور کوتوال کو سزا دیوے۔ ایسے ہی تم جھوٹے ارادے رکھنے والے اور جھوٹے ہو کر بھی اپنا عیب ناحق برہم پر لگاتے ہو۔ اگر برہم جھوٹے عمل والا جھوٹے قول والا جھوٹے کام والا ہووے تو بحید برہم سب کا سب ایسا ہی ہو جائے کیونکہ وہ یکساں ہے۔ وہ صادق الوجود۔ صادق الفکر۔ صادق القول اور صادق العمل ہے۔ یہ سب عیب تمہارے ہیں برہم کے نہیں ہیں جسکو تم ودیا کہتے ہو۔ وہ اودیا ہے۔ اور تمہارا ادھیارو پ بھی باطل ہے کیونکہ آپ برہم نہ ہو کر اپنے تئیں برہم اور برہم کو جیو ماننا خیال باطل نہیں تو کیا ہے۔ جو موجود کل ہے۔ وہ محدود اور اگیان و بندھن میں پڑنے والا کبھی نہیں ہوتا کیونکہ اگیانی محدود محدود المقام محدود الوجود اور محدود العلم جیو ہوا کرتا ہے۔ نہ کہ علیم کل و محیط کل برہم۔

مکتی کے معنی | ۱۳۰۔ **سوال**۔ مکتی کس کو کہتے ہیں۔

جواب۔ جس کو حاصل کر کے لوگ رہائی پاتے ہیں یا آزاد ہوتے ہیں۔ وہ مکتی ہے یعنی جس میں مخلصی ہو۔ اس کا نام مکتی ہے۔

سوال۔ کس سے مخلصی پانا؟

جواب۔ جس سے چھوٹنے کی خواہش سب جیو کرتے ہیں۔

سوال۔ کس سے چھوٹنے کی خواہش کرتے ہیں؟

جواب۔ جس سے چھوٹنے کی انہیں ضرورت ہے۔

سوال۔ کس سے چھوٹنے کی انہیں ضرورت ہے؟

جواب۔ دکھ سے۔

سوال۔ چھوٹ کر کس کو پاتے ہیں اور کہاں رہتے ہیں؟

جواب۔ سکھ کو پاتے ہیں۔ اور برہم میں رہتے ہیں۔

مکتی حاصل کرنے کے وسائل | ۱۳۱۔ **سوال**۔ مکتی اور بندھن کن کن باتوں سے ہوتا ہے؟

جواب۔ پرمیشور کا حکم بجا لانے سے۔ ادھرم، اودیا، بدصحبت، بد تاثیرات اور بد عادات سے پرہیز سے۔ راستگوئی، پراپکار، ودیا اور بے لوث عدل انصاف اور دھرم کو ترقی دینے سے پیچھے بیان کئے ہوئے طریقہ پر پرمیشور کی ستتی (حمد) پرارتھنا (التجا) اپاسنا

سے کے باعث کامل علم نہیں رہتا۔ تو بتاؤ۔ کہ برہم پردے میں آنیکے یا ٹکڑے ہونے کے قابل ہے یا نہیں۔ اگر کہو کہ ناقابل شکست ہے۔ تو بیچ میں پردہ کوئی بھی نہیں ڈال سکتا۔ اور جب پردہ نہیں تو عالم کل کیوں نہیں۔ اگر کہو کہ بوجہ بھولجانے اپنی ماہیت کے انتہکرن کے ساتھ چلتا ہوا سا نظر آتا ہے۔ اپنی ذات سے نہیں چلتا۔ تو جس حالت میں خود نہیں چلتا۔ تو انتہکرن جتنا جتنا پہلے آئے ہوئے مقامات کو چھوڑتا ہوا جہاں جہاں آگے سرکتا جائیگا۔ وہاں وہاں کا برہم پُرخطا اور اگیانی ہوتا جائیگا۔ اور جتنا جتنا مقام چھوڑتا جائیگا۔ اس اس مقام کا گیانی پاک اور مکت ہو جائیگا۔ اسی طرح تمام دنیا کے برہم کو ہر جگہ انتہکرن بگاڑا کریں گے۔ اور لحہ بہ لحہ بندھ (بندش) اور مکتی (رستگی) ہوا کریگی۔ تمہارے کہنے کے مطابق اگر ایسا ہوتا تو کسی جیو کو پہلے دیکھے سُنے کی یاد نہ رہتی۔ کیونکہ جس برہم نے دیکھا و سُنا تھا۔ وہ نہیں رہا۔ اس لئے برہم اور جیو اور برہم ایک کبھی نہیں ہوتے۔ ہمیشہ جُداجُدا رہتے ہیں

ادھیاروپ ۱۲۔ یہ سب محض "ادھیاسے روپ" ہے یعنی ایک چیز میں دوسری چیز کو عاید کرنا ادھیاروپ کہلاتا ہے۔ گویا برہم میں کل دنیا اور اس کے سلسلہ کا روبار کو عاید کر کے متلاشی کو سمجھایا جاتا ہے (درحقیقت) دراصل سب برہم ہی ہے؛

سوال۔ "ادھیاروپ" کا کرنیوالا کون ہے۔ **جواب**۔ جیو

سوال۔ جیو کس کو کہتے ہیں؟ **جواب**۔ انتہکرن سے محدود چیتن کو؛

سوال۔ انتہکرن سے محدود چیتن کوئی دوسرا ہے یا وہی برہم؟ **جواب** وہی برہم ہے

سوال۔ تو کیا برہم نے ہی اپنے اندر دنیا کو جھوٹ موٹ فرض کر لیا ہے؟

جواب۔ ہو۔ برہم کا اس سے کیا نقصان ہے؟

سوال۔ جو جھوٹا فرض کرتا ہے کیا وہ جھوٹا نہیں ہوتا؟

جواب۔ نہیں کیونکہ جو کچھ من زبان سے فرض کیا یا کہا جاتا ہے وہ سب جھوٹ ہے۔

سوال۔ پھر من اور زبان سے جھوٹ فرض کرنے والا اور جھوٹ بولنے والا برہم فرضی اور جھوٹا ہوا یا نہیں؟ **جواب** ہو برہم کو غرض مطلب سے ہے

واہ رے جھوٹے ویدانتیو! تم نے ست سروپ (صادق وجود) ست کلام (صادق سخن) ست سنکلپ (صادق ارادہ) والے پرمیشور کو جھوٹا بنا دیا۔ کیا یہ تمہاری ذلّت کا باعث نہیں ہے؟ کس اُپنشد کے سُوتر یا وید میں لکھا ہے۔ کہ پرمیشور جھوٹا ارادہ کرنیوالا اور جھوٹ بولنے

کا دا ابھاس" (خلا کا عکس) پڑتا ہے۔ اسی طرح صاف انتہکرن میں پرماتما کا "ابھاس" ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اُس کو "چد ابھاس" چت کا ابھاس (برہم کا عکس) کہتے ہیں۔

جواب یہ لڑکپن کی فضول بات ہے کیونکہ دیکھنے کے قابل نہیں تو اس کو آنکھ سے کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا۔ جب خلا سے کثیف ہوا نظر نہیں آتی۔ تو خلا کو کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا۔

سوال یہ جو اوپر کو نیلا اور دھندلاپن نظر آتا ہے۔ وہ آکاش نیلگوں دکھائی دیتا ہے یا نہیں

جواب نہیں **سوال** پھر وہ کیا ہے؟

جواب الگ الگ مٹی۔ پانی آگ کے ترسرینو (ذرّے) نظر آتے ہیں۔ اس میں جو نیلاپن دکھائی دیتا ہے۔ وہ زیادہ تر پانی ہے۔ جو برستا ہے اور وہی نیلا ہے۔ جو دھندلاپن نظر آتا ہے وہ زمین سے اُڑتی ہوئی گرد ہوا میں گھومتی ہے وہی نظر آتی ہے اور اسی کا عکس پانی یا آئینہ میں دکھائی دیتا ہے۔ آکاش کا ہرگز نہیں۔

آکاش کے ٹکڑے نہیں ہو سکتے

۱۰۔ جیسے گھٹ آکاش (گھڑے کا خلا) مٹھ آکاش (خلائے مکان) میگھ آکاش (خلائے ابر) اور مہا آکاش (خلائے اعظم) کی تقسیم کہنے سننے میں آتی ہے۔ ویسے ویسے برہمانڈ (کائنات) اور انتہکرن (حواس اندرونی) اُپادھیوں (عوارض) کی تفریق کے باعث برہم کے نام ایشور اور جیو ہوتے ہیں۔ جب گھڑا وغیرہ ٹوٹ جاتے ہیں تب اس کو مہا آکاش (خلائے اعظم) کہتے ہیں۔

جواب یہ بات بھی بے علموں کی سی ہے۔ کیونکہ آکاش کے کبھی ٹکڑے نہیں ہوتے کہنے سننے میں بھی "گھڑا لاؤ" وغیرہ محاورہ ہوتا ہے۔ کوئی نہیں کہتا کہ گھڑے کا آکاش لاؤ۔ اس سے یہ بات ٹھیک نہیں۔

انتہکرن میں آکر برہم جیو نہیں بنتا

۱۱۔ جیسے سمندر میں مچھلیاں اور کیڑے اور آکاش میں پرندے وغیرہ گھومتے ہیں ویسے ہی چد آکاش برہم میں انتہکرن گھوم رہے ہیں وہ خود تو جڑ (غیر ذی نفس) ہیں۔ مگر موجود کل پرماتما کے وجود سے ایسے چیتن ہو رہے ہیں جیسے آگ سے لوہا گرم ہوتا ہے۔ جیسے وہ چلتے پھرتے ہیں اور آکاش وعلیٰ ہذالقیاس برہم بے حرکت ہے۔ اسی طرح جیو کو برہم ماننے میں کوئی نقص نہیں آتا۔

جواب تمہاری یہ مثال بھی درست نہیں کیونکہ اگر موجود کل برہم انتہکرن میں جلوہ گر ہو کر جیو ہو جاتا ہے۔ تو اس میں کامل علم وغیرہ صفات ہوتی ہیں یا نہیں! اگر ہو کہ پردہ ہو جانے

جیو اعمال کا نتیجہ بھوگنے والا ہے نہ کہ شاہد

ہے۔ یہ سب خاصیتیں جسم اور انتہکرن کی ہیں۔ جیو کی نہیں کیونکہ جیو تو گناہ اور ثواب سے الگ ہے اور محض ان کا دیکھنے والا ہے۔ سردی گرمی وغیرہ جسم کے خاصے ہیں۔ آتما بے لوث (نرلیپ) ہے۔

جواب۔ جسم اور انتہکرن (یعنی حواس اندرونی) جڑ ہیں۔ ان کو سردی اور گرمی کا لگنا اور بھوگنا نہیں ہوتا۔ جو چیتن ذی نفس انسان وغیرہ جاندار ان کو چھوتا ہے۔ وہی سردی گرمی کو معلوم کرتا اور بھوگتا ہے۔ اسی طرح پران بھی جڑ غیر ذی نفس ہیں۔ نہ ان کو بھوک اور نہ پیاس ستا سکتی ہے۔ کیونکہ پران والے جیو کو بھوک پیاس لگتی ہے۔ ایسے ہی من بھی جڑ ہے نہ اس کو خوشی ہو سکتی اور نہ غم بلکہ من کے ذریعہ خوشی غم، دکھ سکھ کا بھوگنے والا جیو ہے۔ جیسے بھاہیہ کرن (آلات بیرونی) کان وغیرہ حواس سے اچھی بری آواز وغیرہ محسوسات کو لے کر جیو سکھی دکھی ہوتا ہے۔ اسی طرح انتہکرن (آلات اندرونی یعنی من (جو ہر دماغ) بدھی (عقل) چت (حافظہ) اور اہنکار (انانیت) کے ذریعہ سنکلپ وکلپ (ارادہ تامل) نشچے (یقین) سمرن (یاد) ابھیمان (غرور یا خودی) کا کرنے والا سزا و جزا کو پاتا ہے۔ جیسے تلوار سے مارنے والا مستوجب سزا ہوتا ہے۔ نہ کہ تلوار۔ ویسے ہی جسم۔ حواس، انتہکرن اور پران کے ذریعے اچھے برے کاموں کا کرنے والا جیو سکھ اور دکھ کا بھوگنے والا ہے جیو کرموں کا شاہد نہیں۔ بلکہ کرنے والا اور بھوگنے والا ہے۔ کرموں کو دیکھنے والا تو ایک لاثانی پرماتما ہے۔ جو فعلوں کا فاعل جیو ہے۔ وہی کرموں میں آلودہ ہوتا ہے وہ ایشور اور تمام نہیں ہے۔

جیو برہم کا عکس نہیں

سوال - جیو برہم کا عکس ہے۔ جیسے آئینہ کے ٹوٹ پھوٹ جانے سے عکس میں کچھ نقص نہیں آتا۔ اسی طرح انتہکرن میں برہم کا عکس جیو تب تک رہتا ہے جب تک انتہکرن کا عارضہ موجود ہے۔ جب انتہکرن زائل ہو گیا۔ تب جیو مکت ہے۔

جواب - یہ بچوں کی سی بات ہے کیونکہ صورت والی چیز کا عکس صورت والی چیز میں پڑا کرتا ہے۔ جیسے منہ اور آئینہ صورت رکھتے ہیں اور جدا بھی ہیں۔ جدا نہ ہوتے۔ تو بھی عکس نہ پڑ سکتا۔ برہم کے بے شکل اور موجود کل ہونے کی وجہ سے اس کا عکس ہی نہیں ہو سکتا۔

برہم کا عکس نہیں ہوتا

سوال - دیکھو گہرے اور صاف پانی میں بے صورت اور ہر جگہ موجود آکاش

اور پاپ کو پاک دُکھ کو سُکھ اور سُکھ کو دُکھ اور ذی روح کو غیر ذی روح اور غیر ذی روح کو ذی روح سمجھنا اودّیا ہے

ودّیا اور اودّیا کے معنے ۴ یعنی جس سے اشیا کی اصلی ماہیت سمجھی جائے اس کو ودّیا اور جس سے اصلی ماہیت نہ جان پڑے دور ہو کے ایک چیز کو دوسری سمجھا جائے اسکو اودّیا کہتے ہیں۔

کرم اور اپاسنا کیوں اودّیا ہیں ۵ کرم اور اپاسنا اس لئے اودّیا ہیں کہ یہ محض بیرونی اور اندرونی افعال کا نام ہیں علم محض نہیں۔ اسی وجہ سے منتر میں کہا ہے کہ پاکیزہ افعال اور پرمیشور کی اُپاسنا کے بغیر موت کے دُکھ سے کوئی پار نہیں ہوتا۔

مطلب یہ ہے کہ پاک کرم اُپاسنا حضوری اور پاک علم ہی سے مکتی نجات اور دروغ گوئی وغیرہ ناپاک اعمال پتھر کی تصویر وغیرہ کی اُپاسنا اور جھوٹے علم سے بندھن ہو جاتا ہے۔ کوئی انسان ایک لمحہ بھر بھی اعمال اُپاسنا اور علم سے خالی نہیں رہتا۔ اس لئے راستگوئی وغیرہ دھرم کے کام کرنا اور دروغگوئی وغیرہ ادھرم کے کاموں کو چھوڑ دینا ہی مکتی کا ذریعہ ہے۔

مکتی اور بندھن عارضی ہیں ۶ مکتی کس کو حاصل نہیں ہوتی؟ **جواب** جو بندھن میں ہے

سوال بندھن میں کون ہے؟ **جواب** جو جیو ادھرم اور اگیان میں پھنسا ہوا ہے۔

سوال بندھن اور موکش طبعی ہوتا ہے۔ یا عارضی؟

جواب عارضی کیونکہ اگر طبعی ہوتے تو بندھن اور مکتی کبھی دور نہ ہوتے۔

سوال न निरोधो न चोत्पत्तिर्न बद्धो न च साधकः ।

नमुमुक्षुर्न वै मुक्त इत्येषा परमार्थता ॥

मुञ्चन्ति पृथग्भवन्ति जना यस्या सा मुक्तिः گوڑپادکارکا

مانڈوکیہ اُپنشد کی شرح میں یہ شلوک آیا ہے جیو کے برہم ہونے کی وجہ سے دراصل جیو کا نرودھ نہیں یعنی وہ کبھی پردہ میں نہیں آتا اور نہ جنم لیتا ہے۔ نہ بندھ ہے۔ اور نہ سادھک ہے یعنی نہ کوئی تدبیر عمل میں لانے والا ہے، نہ چھوٹنے کی خواہش کرتا ہے۔ اور نہ کبھی اس کو مکتی ہے کیونکہ جب اصل میں بندھن پیدا ہی نہیں ہوا۔ تو مکتی کیسی؟

جواب ۔ یہ نوین ویدانتوں کا کہنا سچ نہیں۔ کیونکہ جیو بوجہ محدود الوجود ہونے کے پردہ میں آتا ہے۔ اس کے جسم کے ساتھ محدود ہونے کو جنم لینا کہتے ہیں۔ وہ اپنے اعمال کے نتائج بھوگنے کیلئے بندھن میں پھنستا ہے۔ اس بندھن سے چھوڑانے کی تدبیر کرتا ہے دُکھ سے چھوٹنے کی خواہش کرتا ہے۔ اور دُکھوں سے چھوٹ کر پرم آنند پرمیشور کو پاکر مکتی کو بھی

نواں باب

ودّیا[1]۔ اَودّیا۔ بندھ اور موکش

विद्यां चाऽविद्यां च यस्तद्वेदोभय ँ सह ।
अविद्यया मृत्युं तीर्त्वा विद्ययाऽमृतमश्नुते ॥

ودیا اور اودیا کی اہمیت — ۱۔ جو انسان ودیا اور اودیا کی ماہیت کو ساتھ ہی ساتھ جانتا ہے وہ اودّیا (غیر یا اسوائے علم) یعنی کرم اور اُپاسنا[2] کے ذریعے موت کو تیرتا ہے۔ اور ودّیا یعنی حقیقی علم کے ذریعے مُوکش کو حاصل کرتا ہے ؛

اودیا کی تعریف — ۲

अनित्याशुचिदुःखानात्मसु नित्यशुचिसु
खात्मख्यातिरविद्या ॥ पात० द० साधनपादे सू० ५

(یوگ سادھن پاد سوتر ۵) انت (غیر دائمی)، اشوچی (ناپاک) دکھ۔ اناتما (غیر ذی نفس) کو نت (دائمی) اشوچی (پاک) سکھ۔ آتما (ذی نفس) سمجھنا۔ (اودّیا ہے) ؛ مترجم

تشریح - یہ یوگ سوتر کا قول ہے۔ دُنیا کو فانی اور جسم وغیرہ کو غیر فانی سمجھنا یعنی جو دنیا بصورت معلول دیکھی سنی جاتی ہے ہمیشہ رہے گی۔ ہمیشہ سے ہے اور یوگ کے رو سے دیوتاؤں کا یہی جسم ہمیشہ بنا رہتا ہے۔ ایسی الٹی عقل کا ہونا اودیا کا پہلا جزو ہے۔ ناپاکی یعنی غلاظت بھری عورات وغیرہ اور جھوٹ بولنا۔ چوری وغیرہ ناپاک کو پاک سمجھنا دوسرا جزو۔ دُنیا کی لذتوں کی کثرت کو (جو دکھ ہے) سکھ سمجھنا وغیرہ تیسرا۔ اور بیجان کو جاندار سمجھنا اودّیا کا چوتھا جزو ہے۔ یہ چار قسم کا الٹا علم اودّیا کہلاتا ہے ؛

ودیا کی تشریح — ۳۔ اس کے برخلاف یعنی فانی کو فانی اور غیر فانی کو غیر فانی ناپاک کو ناپاک

---

[1] ودیا بمعنی علم۔ اودیا بمعنی لاعلمی۔ کم علمی علم برعکس۔ بندھ بمعنی بندش۔ قید۔ موکش بمعنی نجات۔ رستگاری

[2] کرم اور اُپاسنا کو بنا بر اعتبار اس امر کے اودیا کہا گیا ہے کہ عین علم نہیں۔ بلکہ علم سے علیحدہ خاص حرکات۔ علم حقیقی کے وسائل میں سے ہیں

اس لئے جیو کرم (فعل) کرنے میں خود مختار مگر کرموں کا پھل بھوگنے میں پرمیشور کے قانون کے تابع ہیں اسی طرح قادر مطلق (پرمیشور) دُنیا کی پیدائش سنگھار (پرورش کرنے والا اور تمام کائنات کا بنانے والا ہے ✻

اس سے آگے ودیا اودیا۔ بندھ موکش کے مضمون پر لکھا جائیگا✻

پرم ہنس پریواجکاچاریہ سوامی دیانند سرسوتی جی کی بنائی ہوئی ستیارتھ پرکاش کا سُشسمنتا زبان سے آراستہ آٹھواں باب ختم ہوا✻

وغیرہ کی آبادی نہ ہونے سے ایشور کا کام کبھی پھل (بانتیجہ) ہو سکتا ہے؟ اس لئے سب جگہ انسان وغیرہ کی آبادی ہے۔

مختلف کرّوں میں اختلاف صورت

۵۵ سوال۔ جیسے اس ملک میں انسان وغیرہ مخلوقات کی صورت (اور) اعضا ہیں ویسے ہی دیگر لوکوں (کرّوں) میں ہونگے یا اس کے برعکس ؟

جواب کچھ کچھ صورت میں اختلاف ہونا ممکن ہے جسطرح اس کرّہ زمین پر حبشی اور آریہ ورت اور یورپ والوں کے اعضا رنگ روپ اور شکل میں تھوڑا تھوڑا فرق ہوتا ہے اسی طرح دیگر کرّوں میں بھی فرق ہوتا ہے لیکن جس نوع کی جیسی خلقت اس دُنیا میں ہے اسی طرح کی خلقت دیگر لوکوں (کرّوں) میں بھی ہے جس جسم کے حصے آنکھ وغیرہ جو جو اعضا ہیں دیگر کرّوں میں بھی اسی نوع کے اعضا اسی طرح اسی مقام میں ہوتے ہیں۔ کیونکہ

सूर्याचन्द्रमसौ धाता यथा पूर्वमकल्पयत् ।

दिवं च पृथिवीं चान्तरिक्षमथो स्वः ।

دھاتا پرمیشور نے جس قسم کے سورج چاند روشنی زمین آسمان اور ان کے اندر آرام کے سامان پہلے کلپ میں بنائے تھے۔ ویسے ہی اس کلپ یعنی سرشٹی میں بھی بنائے ہیں۔ نیز سب لوک لوکانتر بھی بنائے ہیں۔ فرق ذرا بھی نہیں ہوتا۔

مختلف کرّوں میں وید یکساں

۵۶ سوال۔ جن ویدوں کا اس لوک میں ظہور ہے۔ انہی کا ان لوکوں میں بھی ظہور ہے یا نہیں ؟ **جواب:** انہی کا ہے۔ جس طرح ایک راجا کے انتظام سلطنت کے قانون سب ملکوں میں یکساں ہوتے ہیں اسی طرح اس شہنشاہ عالم پرمیشور کی وید وِدیا قانون ہر ایک سرشٹی (دُنیا) ہر ایک تمام راج میں یکساں ہیں۔

جیو اور پرکرتی کا پرمیشور کے تابع رہنا

۵۷ سوال۔ جب یہ جیو اور پرکرتی کے تتّو ازلی اور پرمیشور کے بنائے ہوئے نہیں ہیں۔ تو پرمیشور کا اختیار بھی ان پر نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ سب آزاد ہیں۔ **جواب** جیسے راجا اور رعیت ایک ہی وقت میں ہوتے ہیں اور راجا کے ماتحت رعیت ہوتی ہے ویسے ہی پرمیشور کے ماتحت جیو اور مادی اشیا ہیں۔ جب پرمیشور سب مخلوق کا بنانیوالا اور جیووں کے کرموں کا پھل دینے والا سب کی ٹھیک ٹھیک حفاظت کرنے والا اور بے حد طاقت والا ہے تو محدود طاقت والا جیو اور مادی اشیا اس کے ماتحت کیوں نہ ہوں

مترجم * سب کو قائم رکھنے والا

دھرگتی اور رائی کے گھومنے میں بہت دقت نہیں لگتا۔ ویسے ہی زمین کے گھومنے سے ٹھیک ٹھیک دن رات ہوتا ہے۔ سُورج کے گھومنے سے نہیں اور جو سورج کو ساکن جاننے میں وہ بھی جیوتش (علم سیارات) کے جاننے والے نہیں کیونکہ اگر سورج نہ گھومتا ہوتا تو ایک راشی ستھان (برج) سے دوسرے راشی یعنی برج کو پراپت نہ ہوتا اور بھاری وزن دار جسم گھومے بغیر آکاش میں مقرر جگہ پر کبھی نہیں رہ سکتا اور جو جینی کہتے ہیں کہ زمین گھومتی نہیں۔ بلکہ نیچے چلی جاتی ہے اور دو سورج اور دو چاند صرف جمبو دیپ میں بتلاتے ہیں۔ وے تو گہری بھنگ کے نشے میں مست ہیں۔ کیونکہ جو نیچے نیچے چلی جاتی۔ تو چاروں طرف ہوا کے چکر نہ بننے سے زمین ریزہ ریزہ ہو جاتی اور بلند جگہ رہنے والوں کو ہوا مس نہ ہوتی نیچے والوں کو زیادہ مس کرتی۔ اور ایک سی ہوا کی حرکت ہوتی۔ دو سورج چاند ہوتے۔ تو رات اور کرشن پکش[۲] ہونے کا قاعدہ ٹوٹ پھوٹ جاتا۔ اس لئے اس زمین کے پاس ایک چاند اور کئی زمینوں کے درمیان ایک سورج رہتا ہے

سورج چاند وغیرہ میں آبادی | **۴۵۔سوال** سورج۔ چاند اور تارے کیا شے ہیں اور ان میں انسان وغیرہ کی آبادی ہے یا نہیں؟ **جواب** یہ سب کرہ ہیں۔ اور ان میں انسان وغیرہ کی آبادی بھی رہتی ہے۔

एतेषु हीदꣳ सर्वं वसु हितमेते हीदꣳ सर्वं वासयन्ते तद्यदिदꣳ सर्वं वासयन्ते तस्माद्वसव इति ॥ शत० का० १४।

شت پتھ ۱۴۔ ۶۔ ۷۔ ۴ زمین پانی آگ ہوا آکاش چاند تارہ اور سورج کو اس لئے وسو کہتے ہیں۔ کہ انہیں میں تمام اشیا اور مخلوقات بستی ہیں۔ اور یہی سب کا مسکن ہیں۔ اور چونکہ یہ جائے سکونت ہیں۔ اس لئے ان کا نام وسو ہے۔ جب سورج چاند تارے بھی زمین کی مثال ہیں پھر ان میں اسی طرح آبادی ہونے میں کیا شک ہے؟ اور جس طرح پرمیشور کا یہ چھوٹا سا لوک (دُنیا) انسان وغیرہ کی آبادی سے بھرا ہوا ہے۔ تو کیا باقی سب لوک (کرے) خالی ہونگے؟ پرمیشور کا کوئی بھی کام بے مطلب نہیں ہوتا کیا اتنے بےشمار لوکوں (کروں) میں انسان

(مترجم) چونکہ راشی ستاروں کے ان مجموعوں کا نام ہے جو سورج کے گرد آکاش میں بارہ طرف موجود ہیں اس لئے سورج کی اپنی محوری گردش اور زمین کی سورج کے گرد گردش کی وجہ سے سورج کا گذرنا انہیں میں معلوم ہوتا ہے۔ [۲] کرشن پکش مہینے کے پندرہ اندھیرے دنوں کو کہتے ہیں ؎

سوال ۔ کتنے ہی لوگ کہتے ہیں کہ سورج گھومتا ہے۔ اور زمین نہیں گھومتی۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ زمین گھومتی ہے سورج نہیں گھومتا۔ اس میں سچ کونسی بات کو مانا جائے۔

جواب ۔ ۔ دونوں آدھے جھوٹے ہیں۔ کیونکہ وید میں لکھا ہے کہ

आयं गौः पृश्निरक्रमीदसदन्मातरं पुरः । पितरं च प्रयन्त्स्वः ॥

यजु० अ० ३ । मं० ६ ॥ یجو ۳-۶

یعنی کرہ زمین پانی کے سمیت سورج کے چاروں طرف گھومتی ہے اس لئے زمین گردش کرتی رہتی ہے ہیجو

आकृष्णेन रजसा वर्त्तमानो निवेशयन्नमृतं मर्त्यं च ।

हिरण्ययेन सविता रथेन देवो याति भुवनानि पश्यन् ॥

यजु० अ० ३३ । मं० ४३ ॥

جو سوتا یعنی (سورج) بارش وغیرہ کا کرنیوالا چمکتا ہو، روشنی کا منبع خوشنما سب جاندار و بیجان میں امرت روپ بارش یا کرنوں کے ذریعہ سے امرت کو داخل کرتا اور سب مجسم اشیا کو دکھلاتا ہوا سب لوکوں (کروں) کو کشش کرتا ہوا اپنے محور کے گرد گھومتا رہتا ہے۔ لیکن کسی لوک (کرہ) کے چاروں طرف نہیں گھومتا۔ ویسے ہی ایک ایک برہمانڈ (نظام شمسی) میں ایک سورج روشنی کرنیوالا اور دوسرے سب لوک لوکانتر (کرے) روشن ہونیوالے ہیں (یجو ۳۳-۴۳) جیسے

दिवि सोमो अधि श्रितः ॥ अथ० कां० १४ । ۔ اتھرو وید ۱۴-۱-۱

جیسے یہ چاند سورج سے روشن ہوتا ہے ویسے ہی زمین وغیرہ لوک (کرہ) بھی سورج کی چمک سے روشن ہوتے ہیں لیکن رات اور دن ہمیشہ بنے رہتے ہیں کیونکہ زمین وغیرہ لوکوں (کروں) کے گھومنے میں جتنا حصہ سورج کے سامنے آتا ہے اتنے میں دن اور جتنا پیٹھ کیطرف یعنی آڑمیں ہوتا جاتا ہے اتنے میں رات یعنی نکلنے کا وقت چھپنے کا وقت شام دوپہر آدھی رات وغیرہ جتنے وقت کے حصے ہیں وہ سب ملکوں میں ہمیشہ بنے رہتے ہیں یعنی جب آریہ ورت میں سورج نکلتا ہے اس وقت پاتال یعنی امریکہ میں چھپ جاتا ہے اور جب آریہ ورت میں چھپتا ہے تب پاتال کے ملک میں نکلتا ہے جب آریہ ورت میں نصف دن یا نصف رات ہے اسی وقت پاتال کے ملک میں نصف رات اور نصف دن رہتا ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ سورج گھومتا ہے اور زمین نہیں گھومتی۔ وہ سب غلطی پر ہیں۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا۔ تو کئی ہزار برس کے دن اور رات ہوتے سورج کا نام بردھن ہے یعنی وہ زمین سے لاکھوں گنا بڑا اور کروڑوں کوس دور ہے جیسے رائی کے مقابلہ میں پہاڑ گھومے تو بہت

زمین کو دھارن کیا ہے لیکن سورج وغیرہ کا دھارن کرنیوالا پرمیشور کے بغیر دوسرا کوئی نہیں ہے۔

سب لوگ و کانتر پرمیشور کے سہارے

۵۲۔سوال اتنے بڑے کرّوں کو پرمیشور کیسے دھارن کرسکتا ہوگا

جواب جیسے غیر محدود آکاش کے آگے بڑے بڑے بھوگوں[۲] (کرّہ زمین) کچھ بھی نہیں یعنی سمندر کے مقابلہ میں پانی کے چھوٹے قطرہ کے برابر بھی نہیں ہیں۔ ویسے ہی لامحدود پرمیشور کے سامنے بیشمار لوک ایک پرمانو کے برابر بھی نہیں کہہ سکتے۔ وہ باہر اندر ہر جگہ موجود ہے یعنی اینۂ یجروید کا قول ہے اور وہ پرمیشور سب پر جاؤں (مخلوق) میں دیا پک موجود یا حاضر ہوکر سب کو دھارن کر رہا ہے۔ اگر وہ عیسائی مسلمان پرانیوں کے قول کے مطابق موجودہ کل نہ ہوتا۔ تو اس تمام دنیا کو دھارن کبھی نہ کرسکتا۔ کیونکہ پراپتی (حصول) کے بغیر کسی کو کوئی دھارن نہیں کرسکتا۔ اگر کوئی کہے۔ کہ یہ سب لوگ (کرّے) باہم کشش سے قائم ہونگے۔ پھر پرمیشور کے دھارن کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ تو ان کو یہ جواب دینا چاہئے۔ کہ سب دُنیا لامحدود ہے۔ یا محدود؟ اگر لامحدود کہیں۔ تو جسم والی شے لامحدود کبھی نہیں ہو سکتی۔ اگر محدود کہیں۔ تو ان کے پرلے حصے کی طرف یعنی جس کے پرے کوئی بھی دوسرا لوک نہیں ہے۔ وہاں کس کی کشش قائم ہو گی۔ جیسے سمشٹی مجموعہ کل۔ ویشٹی (دویا جزو) مثلاً جب تمام مجموعہ کا نام بن (جنگل) رکھتے ہیں۔ تو وہ سمشٹی کہلاتی ہے۔ ایک ایک درخت وغیرہ کی علیحدہ علیحدہ گنتی کریں۔ تو اس کو ویشٹی کہتے ہیں۔ اسی طرح سب زمینوں کو ایک مجموعہ خیال کر کے دنیا کہیں تو سب دنیا کا دھارن اور آکرشن (کشش) کا کرنیوالا پرمیشور کے سوائے دوسرا کوئی بھی نہیں ہے اسلئے جو سب دُنیا کو بناتا ہے وہی दाधार

پِرتھوی وغیرہ یہ یجروید ۱۳۔۴ کا قول ہے۔ جو پرمیشور پرتھوی وغیرہ غیر روشن کرتوں پृथि[illegible] द्यामुतेमाम् ॥

اور پرکاش والے سورج وغیرہ روشن لوکوں کرتوں اور اشیا کو بناتا اور قائم رکھتا ہے اور جو سب میں محیط ہو رہا ہے۔ وہی تمام دنیا کے بنانے اور دھارن کرنے والا ہے۔

زمین وغیرہ کی گردش

۵۳۔سوال۔ پرتھوی وغیرہ لوک گھومتے ہیں یا ساکن؟

جواب۔ گھومتے ہیں۔

بقیہ حاشیہ: ساتھ بیاہی گئیں۔ ان میں سے کدرو کے بطن سے سانپ پیدا ہوئے۔ (ہمارا ترجمہ مترجم)

[۱] یعنی ماں باپ سے پیدا نہیں ہوا تھا۔ بلکہ شریعت میں ماں باپ کے بغیر پیدا ہوا تھا۔ جہاں تک ارضی جگہ گول تمام کرہ جات کے قائمقام کے طور استعمال ہوا ہے۔ جیسا نمبر ۶۱ کی نویں سطر سے ثابت ہے۔

پر ہے تیسرا کہتا ہے کسی پر نہیں۔ چوتھا کہتا ہے کہ ہوا کے سہارے پر ہے پانچواں کہتا ہے کہ سورج کی کشش سے کھنچی ہوئی ہے۔ اپنی جگہ پر قائم ہے چھٹا کہتا ہے۔ کہ زمین بھاری ہونے کی وجہ سے نیچے نیچے آکاش میں چلی جاتی ہے۔ ان سب میں سے کس بات کو سچا مانیں؟

جواب جو زمین کو شیش ناگ، سانپ اور بیل کے سینگ پر دھری ہوئی یا قائم بتاتا ہے اس سے پوچھنا چاہیے۔ کہ سانپ اور بیل کے ماں باپ کی پیدائش کے وقت کس پر تھی۔ نیز سانپ اور بیل کس پر ہیں؟ بیل والے مسلمان تو چپ ہی ہو جائیں گے۔ لیکن سانپ والے کہیں گے کہ سانپ کچھوے پر، کچھوا پانی پر، پانی آگ پر، آگ ہوا پر اور ہوا آکاش پر ٹھہری ہوئی ہے۔ ان سے پوچھنا چاہیے کہ سب کس پر ہیں؟ تو جواب میں کہیں گے۔ پرمیشور کے سہارے۔ جب ان سے کوئی پوچھیگا کہ شیش اور بیل کس کا بچہ ہے؟ کہیں گے کشیپ کدرو کا اور بیل گائے کا۔ کشیپ مریچی کا، مریچی منو کا، منو ویراٹ کا اور ویراٹ برہما کا بچہ تھا اور برہما ابتدائی سرشٹی کا تھا۔ جب شیش کی پیدائش نہ ہوئی تھی۔ اس کے پہلے پانچ پشتیں ہو چکی تھیں تب کس نے دھارن کی تھی یعنی کشیپ کی پیدائش کے وقت زمین کس پر تھی؟ تو "تیری چپ میری بھی چپ" اور لڑنے لگ جائیں گے۔ اس کا سچا مطلب یہ ہے کہ جو "باقی" رہتا ہے۔ اس کو شیش کہتے ہیں سو کسی شاعر نے

शेषाधारा पृथिवीत्युक्तम् ایسا کہا کہ شیش کے سہارے زمین ہے دوسرے نے اس کے مطلب کو نہ سمجھ کر سانپ کا جھوٹا گمان کر لیا۔ لیکن چونکہ پرمیشور مدرشٹی اور پرلے سے باقی یعنی الگ رہتا ہے۔ اس سے اس کو "شیش" کہتے ہیں اور اس کے سہارے زمین ہے۔

सत्येनोत्तभिता भूमिः ॥ १ ॥ اتھرو۔ ١۴۔ ١۔ ١ ॥

ست یعنی جو تینوں زمانوں کی قید سے آزاد ہے جس کا کبھی ناش نہیں ہوتا۔ اس پرمیشور نے زمین سورج اور سب لوکوں کو دھارن کیا ہے

उक्षा दाधार पृथिवीमुत द्याम् یہ رگ وید کا قول ہے۔ اسی (اکشا) لفظ کو دیکھ کر کسی نے بیل کا خیال کیا ہوگا کیونکہ اکشا بیل کا نام ہے۔ لیکن ان جاہلوں کو یہ سمجھ نہ آئی۔ کہ اتنے بڑے کرۂ زمین کے دھارن کرنے کی طاقت بیل میں کہاں سے آئے گی۔ اس لئے بارش کے ذریعہ سے زمین کو سیراب کرنے کی وجہ سے سورج کا نام اکشا ہے۔ اس نے اپنی کشش سے

۱؎ پرانوں کی کتھا ہے کہ جب دکش کی ٦٠ بیٹیوں میں سے ایک کا نام کدرو تھا۔ یہ تیرہ لڑکیاں کشیپ کے

آریوں کا راج اور ویدوں کا تھوڑا تھوڑا پرچار آریہ ورت سے [illegible] دیگر ملکوں میں بھی [illegible]
نیز اس میں یہ ثبوت ہے کہ برہما کا بیٹا ویراٹ۔ ویراٹ کا منو اور منو کا مریچی وغیرہ
دس اور ان کے سوائمبھو وغیرہ سات راجہ اور ان کی اولاد اکشواکو وغیرہ [illegible] جو آریہ ورت
کے اول راجہ ہوئے۔ انہوں نے ہی یہ آریہ ورت بسایا ہے۔

اب بدبخت آریوں کی سستی غفلت اور باہمی نفاق کی وجہ سے دوسرے ملکوں پر راج کرنے کا
تو ذکر ہی کیا ہے خود آریہ ورت میں بھی اسوقت آریوں کا کامل آزاد خود مختار اور [illegible] راج نہیں ہے
جو کچھ ہے اسکو بھی غیر ملک والے پامال کر رہے ہیں۔ کچھ تھوڑے سے راجے خود مختار ہیں۔ جب برے
دن آتے ہیں تب ملک کے رہنے والوں کو کئی طرح کی تکالیف بھوگنی پڑتی ہیں۔ کوئی کتنا ہی [illegible]
جو اپنے ملک کا راج ہوتا ہے وہ سب سے افضل ہوتا ہے یعنی مختلف مذہبوں [illegible] طرفداری سے
اور بیگانے کی پاسداری سے آزاد ہو کر رعیت پر ماں باپ کی مانند مہربانی کرے۔ انصاف اور رحم
کو کام میں لانے کے باوجود غیر ملک والوں کا راج پورا پورا آرام دہ نہیں ہے لیکن جدا جدا زبانوں میں علیحدہ
علیحدہ تعلیم و تربیت اور مختلف کاروبار کا اختلاف چھوٹنا نہایت مشکل ہے۔ اور اس کے چھوٹے
بغیر باہمی پوری ہمدردی واتحاد اور مطلب برآری ہونی مشکل ہے۔ اس لئے جو کچھ وید
وغیرہ شاستروں میں قانون یا تاریخ لکھی ہے اس کی قدر کرنا شریف لوگوں کا کام ہے۔

دنیا کی عمر | ۵۰ سوال۔ دنیا کو پیدا ہوئے کتنا وقت گزر چکا ہے۔

جواب۔ ایک ارب چھیانوے کروڑ کئی لاکھ اور ... کئی ہزار برس دنیا کی پیدائش اور ویدوں
کے ظاہر ہونے میں ہوئے ہیں۔ اسکی مفصل تشریح میری بنائی ہوئی بھومکا میں لکھی ہے
وہاں سے دیکھ لیجئے۔ الغرض دنیا کے بننے اور بگڑنے کی یہی کیفیت [illegible]
یہ بھی واضح ہو کہ سب سے لطیف جزو جو کاٹا نہیں جاتا اس کا نام پرمانو۔ ساٹھ پرمانوؤں کے
ملے ہوئے کا نام انو۔ دو انو کا ایک دونیک جو کثیف ہوا ہے [illegible] دونیک کی آگ چار دونیک
کا پانی پانچ دونیک کی لطیف مٹی گویا تین دونیک کا [illegible] اس کے دگنا اور [illegible] جیسے مٹی وغیرہ
[illegible] چیزیں بنتی ہیں۔ اسی طرح سلسلہ وار ترکیب سے [illegible] وغیرہ پرمیشور نے بنائے ہیں۔

کرۂ زمین کا سہارا | ۵۱ سوال۔ [illegible] کا سہارا کون ہے؟ کوئی کہتا ہے کہ [illegible] شیش یعنی
ہزار پھن والے سانپ کے سر پر ٹھہری ہوئی ہے [illegible] کے سینگ

لہ ۹۶ کروڑ کی جگہ ۹۷ کروڑ چاہیئے [illegible] تفصیل [illegible] دیکھو

دیش میں رہنے والوں کا آریہ اور شودر کا نام اناریہ یعنی اناڑی ہوا۔

جب وید ایسا کہتا ہے۔ تو دوسرے غیر ممالک کے رہنے والوں کی من گھڑت باتوں کو عقلمند لوگ کبھی نہیں مان سکتے۔ اور دیواسر سنگرام میں آریہ ورت کے باشندے ارجن اور مہاراجہ دشرتھ وغیرہ آریوں اور دسیو ملیچھ اسروں کے جنگ میں جو کوہ ہمالیہ میں ہوا تھا۔ دیو یعنی آریوں کی حفاظت اور اسروں کو مغلوب کرنے میں مددگار ہوئے تھے۔ آریہ ورت سے باہر چاروں طرف جو ہمالیہ کے مشرق، اور جنوب مشرق۔ جنوب۔ جنوب مغرب۔ مغرب شمال مغرب۔ شمال اور شمال مشرق کے ملک میں جو انسان رہتے ہیں۔ انہی کا نام اسر ثابت ہوتا ہے کیونکہ جب (اسر) ہمالیہ کے علاقہ میں رہنے والے آریوں پر چڑھائی کرتے تھے۔ تب تب یہاں کے راجا مہاراجہ لوگ انہی شمال وغیرہ ملکوں میں آریوں کے مددگار ہوتے تھے۔ اور جو شری رامچندر جی کے ساتھ دکن میں جنگ ہوا ہے۔ اس کا نام دیو اسر سنگرام نہیں ہے۔ بلکہ اس کو رام راون یا آریہ اور راکھشسوں کا سنگرام کہتے ہیں کسی سنسکرت کی کتاب یا تاریخ میں نہیں لکھا۔ کہ آریہ لوگ ایران سے آئے اور یہاں کے جنگلیوں سے لڑ کر ان کو فتح کر کے نکال دیا ہو۔ اور اس ملک کے راجا ہوئے ہوں۔ پھر غیر ملک کے باشندوں کی تحریر قابل تسلیم کیسے ہو سکتی ہے؟ اور

म्लेच्छवाचश्चार्यवाचः सर्वे ते दस्यवः स्मृताः (منو ۱۰-۴۵)

म्लेच्छदेशस्त्वतः परः ॥ (मनु० २ । २३) (منو ۲-۲۳)

آریہ ورت ملک کے علاوہ جو ملک ہیں "دسیو دیش" اور ملیچھ دیس کہلاتے ہیں۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ آریہ ورت کے علاوہ مشرقی۔ شمال مشرقی۔ شمالی۔ شمال مغربی اور مغربی ملکوں میں رہنے والوں کا نام دسیو اور ملیچھ نیز اسر ہے۔ اور جنوب مغربی۔ جنوبی اور جنوب مشرقی اطراف میں آریہ ورت ملک سے باہر رہنے والے لوگوں کا نام راکھشس ہے۔ اب بھی دیکھ لو حبشی لوگوں کی شکل ایسی خوفناک نظر آتی ہے جیسی کہ راکھشسوں کی بیان کی گئی ہے اور آریہ ورت کی سیدھ میں نیچے رہنے والوں کا نام ناگ اور اس ملک کا نام پاتال ہونے کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ ملک آریہ ورتی لوگوں کے پاؤں کے تلے ہے۔ اور ان کے ناگ ونشی یعنی ناگ نام والے خاندان کے راجا ہوتے تھے۔ اسی (خاندان) کی الوپی شہزادی سے ارجن کی شادی ہوئی تھی۔ یعنی اکشواکو سے لے کر کورو پانڈو تک تمام کرۂ زمین پر

आसमुद्रात्तु वै पूर्वादासमुद्रात्तु पश्चिमात्।
तयोरेवान्तरं गिर्योरार्यावर्तं विदुर्बुधाः ॥१॥
सरस्वतीदृषद्वत्योर्देवनद्योर्यदन्तरम्।
तं देवनिर्मितं देशमार्यावर्त्तं प्रचक्षते ॥२॥ मनु० (२।२२।१७

شمال میں ہمالہ۔ جنوب میں بندھیاچل مشرق اور مغرب میں سمندر یا مغرب میں سرسوتی یعنی دریائے اٹک۔ مشرق میں درشدوتی جو نیپال کے مشرقی حصّہ کے پہاڑ سے نکل کر بنگال اور آسام کے مشرق اور برہما کے مغرب کی طرف ہو کر جنوب کے سمندر میں ملی ہے جس کو برہم پُترا کہتے ہیں۔ اور جو شمال کے پہاڑوں سے نکل کر جنوب کے سمندر میں کھاڑی میں اٹک ملی ہے۔ ہمالہ کے درمیانی خطّے سے جنوب اور پہاڑوں کے درمیان اور رامیشور تک بندھیاچل کے اندر اندر جتنے ملک ہیں۔ ان سب کو آریہ ورت اسلئے کہتے ہیں۔ کہ یہ آریہ ورت دیو یعنی عالموں نے بسایا ہے۔ اور آریہ لوگوں کے بود و باش کرنے سے یہ آریہ ورت کہلاتا ہے (منو ۲-۲۲-۱۷)

آریہ ورت کی قدامت

۴۸۔سوال۔ پہلے اس ملک کا نام کیا تھا۔ اور اس میں کون بستے تھے۔

جواب۔ اس سے پہلے اس ملک کا نام کچھ بھی نہ تھا۔ اور نہ کوئی آریوں سے پہلے اس ملک میں بستا تھا۔ کیونکہ آریہ لوگ ابتدائے عالم میں کچھ عرصہ کے بعد تبّت سے سیدھے (اوّل ہی اوّل) اس ملک میں آکر بسے تھے۔

آریہ ایران سے نہیں آئے

۴۹۔سوال۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ یہ لوگ ایران سے آئے اور اسی وجہ سے ان لوگوں کا نام آریہ ہوا۔ ان سے پہلے یہاں جنگلی لوگ بستے تھے جن کو اسُر اور راکشس کہتے تھے۔ اور آریہ لوگ اپنے تئیں دیوتا بتاتے تھے۔ اور جب ان کی لڑائی ہوئی۔ تو اس کا نام "دیوا سُر سنگرام" کتھاؤں میں ٹھہرایا۔

جواب۔ یہ بات بالکل جھوٹی ہے۔ کیونکہ

विजानीह्यार्यान्ये च दस्यवो बर्हिष्मते रन्धया शासदव्रतान्॥ (رگ ۱-۵۱-۸)
उत शूद्रे उतार्ये। अथर्व० कां० १९। व० ६२) (اتھروید ۱۹-۶۲)

یہ لکھ چکے ہیں۔ کہ آریہ نام دھرم پر چلنے والے عالم۔ راستباز۔ آدمیوں کا اور ان کے خلاف لوگوں کا دسیو یعنی ڈاکو بدکار۔ بد اعمال۔ دھرم پر نہ چلنے والا اور جاہل نام ہے۔ نیز برہمن کھتری

گیان میں غائب ہو ... واقسم کی باتوں کو سلسلہ کی صورت میں جاننا چاہئے۔ جیسے پرمیشور کی بھگتی نہر ... مادیں ازلی ہیں۔ ویسے ہی اس کے دنیا کی پیدائش قیام اور پرلے کرنا بھی ازلی ہیں۔ جیسے کبھی پرمیشور کے اوصاف افعال عادات کا شروع اور خاتمہ نہیں اسی طرح اس کے کاموں کا بھی شروع اور خاتمہ نہیں ہے۔

جیو کے مختلف قالب کیوں ہیں | ۴۴ سوال۔ پرمیشور نے بعض جیووں کو انسان کا جسم اور بعض جیووں کو شیر وغیرہ جانوروں کا جسم اور بعض کو ہرن گائے وغیرہ حیوانوں کا اور بعض کو درخت وغیرہ اور کیڑے مکوڑے پتنگ وغیرہ کے جنم دئے ہیں اس واسطے پرمیشور طرفدار ٹھیرتا ہے۔

جواب۔ طرفداری نہیں آتی کیونکہ وہ اُن جیووں کے پچھلے جنم میں کئے ہوئے کرموں کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔ اگر کرموں کے بغیر جنم دیتا۔ تب البتہ طرفداری عائد ہوتی۔

ابتدائی پیدائش | ۴۵ سوال۔ انسانوں کی ابتدائی پیدائش کس مقام پر ہوئی؟

جواب۔ تری وشٹپ جس کو تبت کہتے ہیں۔

سوال۔ شروع دنیا میں ایک ذات تھی یا بہت۔

جواب۔ انسان کی ایک ذات تھی۔ بعد ازاں

رگوید کا قول ہے

شریفوں کا نام آریہ۔ عالم۔ دیو اور بدوں کا نام دسیو ... ہو جانے سے آریہ اور دسیو دو نام ہو گئے۔ उत शूद्रे उतार्ये ॥ (ادل اتھروید ۱۹-۱۴۰۱)

آریوں میں مذکورہ بالا طور سے برہمن کھشتری ویش اور شودر چار قسم ہوئیں۔ دو ج عالموں کا نام آریہ اور جاہلوں کا نام شودر اور اناریہ یعنی اناڑی ہوا ہے۔

آریہ ورت میں آریہ لوگ | ۴۶ سوال۔ پھر وے یہاں کیسے آئے؟

جواب۔ آریہ اور دسیوں میں یعنی عالموں (دیو) اور جاہلوں (اسر) کے درمیان لڑائی بکھیڑا ہوتا رہا۔ جب بہت فساد ہونے لگا۔ تب آریہ لوگ تمام کرۂ زمین میں اس قطعۂ زمین کو سب سے عمدہ جان یہاں آبسے۔ اسی وجہ سے اس مُلک کا نام "آریہ ورت" ہوا۔

آریہ ورت کا حدود اربعہ | ۴۷ سوال۔ آریہ ورت کی حد کہاں تک ہے؟

طرح دُنیا میں یہ طرح طرح کی عجیب و غریب بناوٹ بنانے والے پرمیشور کو ثابت کرتی ہے +

زمین کی پیدائش پہلے اور انسان کی بعد میں ہوئی

۴۲۔ سوال۔ انسان کی پیدائش پہلے ہوئی یا زمین وغیرہ کی؟

جواب۔ زمین وغیرہ کی کیونکہ زمین وغیرہ کے بغیر انسان کا قیام اور پرورش نہیں ہو سکتی +

سوال۔ آغاز دُنیا میں ایک یا کئی انسان پیدا کئے تھے یا کیا؟

جواب۔ کئی۔ کیونکہ جن جیوؤں کے کرم ایشوری سرشٹی میں پیدا ہونے کے تھے انکی پیدائش شروع دنیا میں پرمیشور نے کی मनुष्या ऋषयश्चये ततो मनुष्या अजायन्त । یہ یجروید اور اسکے برہمن میں لکھا ہے اس شہادت سے بھی یقین ہوتا ہے کہ ابتدا میں انیک یعنی سینکڑوں ہزاروں انسان پیدا ہوئے اور دُنیا میں دیکھنے سے بھی یقین ہوتا ہے کہ انسان کئی ماں باپ کی اولاد ہیں۔

سوال۔ ابتدا دُنیا میں انسان وغیرہ کی پیدائش بچپن جوانی یا بڑھاپے کی عمر میں ہوئی تھی۔ یا تینوں میں؟

جواب۔ جوانی کی عمر میں۔ کیونکہ اگر بچے پیدا کرتا۔ تو اُن کی پرورش کیلئے دوسرے انسان درکار ہوتے۔ اگر بوڑھے بناتا تو میتھنی سرشٹی نہ ہوتی۔ اس لئے جوانی کی عمر میں پیدائش کی +

سلسلہ پیدائش کی ہمیشگی

۴۳۔ سوال۔ کبھی دُنیا کا آغاز ہوا ہے یا نہیں؟

جواب۔ نہیں۔ جیسے دن کے پہلے رات اور رات کے پہلے دن نیز دن کے پیچھے رات اور رات کے پیچھے دن برابر چلا آتا ہے۔ اسی طرح پیدائش سے پہلے پرلے اور پرلے سے پہلے پیدائش نیز پیدائش کے پیچھے پرلے اور پرلے کے بعد پیدائش ازلی زمانہ سے یہی دستور چلا آتا ہے۔ اس کا شروع یا انتہا نہیں۔ بلکہ جیسے دن اور رات کا شروع اور خاتمہ دیکھنے میں آتا ہے۔ اسی طرح پیدائش اور پرلے کا شروع اور خاتمہ ہوتا ہے۔ کیونکہ جیسے پرمیشور جیو اور دُنیا کی مادی علت تینوں ذات سے ازلی ہیں۔ ویسے ہی دُنیا کی پیدائش قیام اور پرلے (فنا) پرواہ یعنی سلسلے کے لحاظ سے ازلی ہیں۔ جیسے کبھی دریا کا بہاؤ نظر آتا ہے۔ کبھی سوکھ جاتا ہے۔ کبھی نظر نہیں آتا۔ پھر برسات میں نظر آتا ہے۔ اور موسم

نوٹ ۱۔ ابتدائی مخلوق جو ماں باپ کے بغیر پیدا ہوتی ہے۔ ایشوری سرشٹی کہلاتی ہے (مترجم)

نوٹ۔ ویدوں میں मनुष्या کے بجائے ब्राह्मणा ہے۔ مگر معنی ایک ہی ہیں +

اَنیک قسم قسم کی نباتات درخت وغیرہ اور ان سے غذا۔ غذا سے نطفہ اور نطفہ سے جسم ہوتا ہے +

آدمی اور میتھنی سرشٹی

۴۰۔ لیکن ابتدائی پیدائش میتھنی نہیں ہوتی۔ کیونکہ جب ایشور نر اور مادہ کے جسم بنا کر ان میں جیو کا تعلق کر دیتا ہے۔ تب اس کے بعد میتھنی سرشٹی چلتی ہے۔

جسم انسان کی عجیب و غریب بناوٹ

۴۱۔ دیکھو کس علم و حکمت سے جسم کی بناوٹ ہے۔ کہ جسکو عالم بھی دیکھکر دنگ رہجاتے ہیں۔ اندر ہڈیوں کا جوڑنا۔ ناڑیوں کا بندھیج گوشت کی لپائی کھال کا ڈھکنا۔ تلی۔ جگر۔ پھیپھڑہ۔ پنکھے کی کل (یعنی سانس کی آمد و رفت) جیو کا تعلق سرکو بھُوت میگزین (بھُوت جڑ) بنانا۔ بال ناخن وغیرہ کا لگانا۔ آنکھ کی نہایت لطیف شریان (رگوں) کا مثل تار گوندھنا۔ اندریوں کے جُدا جُدا راستوں کا جاری ہونا۔ جیو کی جاگرت (بیداری) سوپن (خواب) سوشپتی (گہری نیند) کی حالت بھوگنے کیلئے خاص مقامات کی بناوٹ سب دھاتوں کی تقسیم مختلف کلوں کا خاتمہ کرنا وغیرہ وغیرہ عجیب غریب بناوٹ کو پرمیشور کے سوائے کون کرسکتا ہے۔

اِس کے علاوہ طرح طرح کے جواہرات اور دھاتوں سے جڑی ہوئی زمین قسم قسم کے درخت وغیرہ کے بیجوں میں نہایت لطیف کاری گری کی بناوٹ۔ بیشمار سبز۔ سفید۔ پیلے کالے۔ نقش دار پتے پھول پھل۔ مول (جڑوں) کی بناوٹ۔ میٹھے کھارے کڑوے۔ کسیلے۔ چرچرے۔ کھٹے وغیرہ طرح طرح کے ذائقے۔ خوشبو دار پتے۔ پھول۔ پھل اناج۔ کند مول وغیرہ کی صنعت بیشمار کروڑوں زمینیں۔ سُورج۔ چاند وغیرہ لوک (کرّوں) کی بناوٹ۔ ان کو قائم رکھنا۔ اور باقاعدہ گردش وغیرہ پرمیشور کے بغیر کوئی بھی نہیں کرسکتا۔ جب کوئی کسی شے کو دیکھتا ہے۔ تو اس سے دو قسم کا علم پیدا ہوتا ہے۔ ایک جیسے وہ شے ہے۔ اور دوسرا اس میں صنعت دیکھ کر بنانے والے کا علم۔ جیسے کسی شخص نے کوئی خوبصورت زیور جنگل میں پایا۔ دیکھا تو ظاہر ہوا۔ کہ یہ سونے کا ہے۔ اور کسی عقلمند کاریگر نے بنایا ہے اسی

---

[1] ان سترہ چیزوں کے متفرق مجموعوں سے ارواح کے مختلف اعمال کیمطابق اجسام لطیف بنتے ہیں جیسے ارواح کثیف جسموں میں کام کرتی ہیں یہ بعد موت بھی ارواح کے ساتھ رہتے ہیں [2] پنچ تن ماترا سے سوکشم بھوت یعنی عناصر لطیف مراد ہیں [3] نر و مادہ کے ذریعہ پیدا ہونیوالی مخلوقات کو بھی میتھنی سرشٹی کہتے ہیں

[4] جسم میں سات دھاتوئیں ہوتی ہیں۔ رس[5] (کیلوس) رکت[6] (خون) ماس[7] (گوشت) میسرا[8] (چربی) استھی[9] (ہڈی) مجا (مغز) (استخوان) شکر[10] (منی) بعض اوقات کیش (بال) توچا (کھال) اور سنایو (رگوں) کو ملاکر دس دھاتوئیں شمار کرتے ہیں۔ وات (بادی) کف (بلغم) پت (صفرا) کو بھی دھاتو کہتے ہیں

کیا آنکھ کی آنکھ چراغ کا چراغ اور سورج کا سورج کبھی ہوسکتا ہے؟ جس سے پیدا ہوتا ہے۔ وہ علّت اور جو پیدا ہوتا ہے وہ معلول اور جو علّت کو معلول کی صورت بنانے والا ہے۔ وہ فاعل کہلاتا ہے۔ नासतो विद्यते भावो नाभावो विद्यते सतः।
उभयोरपि दृष्टोऽन्तस्त्वनयोस्तत्त्वदर्शिभिः॥

भगवद्गीता (अ० २। १६)

(بھگوت گیتا ۲-۱۶)

کبھی نیستی کی ہستی نہیں ہوتی۔ ان دونوں کی تحقیق تتو درشٹی (علم عناصر کے جاننے والے سائنس دان یا باریک بین) لوگوں نے کی ہے۔ مگر ضدی نہ سمجھنے والے صاف دل نہ رکھنے والے اور بے علم لوگ اس بات کو آسانی سے کیسے جان سکتے ہیں۔ کیونکہ جو انسان عالم ہوکر اور نیک صحبت میں رہکر پورا پورا غور و فکر نہیں کرتا۔ وہ ہمیشہ وہم کے جال میں پڑا رہتا ہے +

مبارک ہیں وہ لوگ! جو سب علوم کے اصولوں کو جاننے کیلئے کوشش کرتے ہیں۔ خود جان کر دوسروں کو بلا مکر و فریب اس علم کو بخشتے ہیں۔ اسلئے جو کوئی علت کے بغیر دُنیا کی پیدائش مانتا ہے۔ وہ کچھ بھی نہیں جانتا +

پیدائش عالم کی ترتیب

۳۹۔ جب دُنیا کی پیدائش کا وقت آتا ہے۔ تب پرمیشور ان نہایت لطیف وجودوں کو اکٹھا کرتا ہے۔ اس (پیدائش) کی پہلی (تبدیل شدہ) حالت میں جو نہایت لطیف (علّت) پرکرتی سے کچھ کثیف ہوتی ہے۔ اسکا نام مہت تتو اور جو اس سے کچھ کثیف ہوتی ہے اسکا نام اہنکار[1] اور اہنکار سے علیحدہ علیحدہ پانچ سوکھشم[2] بھوت کان کھال۔ آنکھ زبان ناک یہ پانچ گیان اندریاں (قوائے احساس باطنی) زبان۔ ہاتھ پاؤں عضو تناسل اور مقعد یہ پانچ کرم[3] اندریاں۔ اور گیارہویں من[4] (دل) کچھ کثیف پیدا ہوتا ہے اور ان پانچ تن ماتراؤں[5] سے کئی کثیف حالتوں میں گذرتے ہوئے سلسلہ دار پانچ عناصر کثیف جنکو ہم لوگ پرتیکھش (ظاہر) دیکھتے ہیں۔ پیدا ہوئے ہیں۔

[1] اہنکار سے انانیت یعنی لطیف مادہ کی وہ حالت جبکہ ذرات میں جداگانہ قسم کی کشش شروع ہوتی ہے۔ [2] سوکھشم سے عناصر لطیف مراد ہیں۔ [3] کرم اندریوں سے وہ لطیف حواس مراد ہیں جن سے افعال ظاہری سرزد پاتے ہیں [4] ان سترہ چیزوں کے متفرق مجموعوں سے ارواح کے مختلف اعمال کے مطابق اجسام لطیف بنتے ہیں۔ جیسے ارواح کثیف جسموں میں کام کرتی ہیں۔ یہ بعد موت بھی ارواح کے ساتھ رہتے ہیں [5] پنچ تن ماترا سے سوکھشم بھوت یعنی عناصر لطیف مراد ہیں +

میں مصروف ہوکر جھوٹا جھگڑا مچا رکھا ہے۔ ان کی بات عقلمندوں یا دیگر آدمیوں کے ماننے لائق نہیں۔ کیونکہ جو اندھوں کے پیچھے اندھے چلیں۔ تو تکلیف کیوں نہ اُٹھائیں؟

ویسے ہی آج کل کے کم علم۔ خود غرض نفس پرست آدمیوں کی کارروائی دُنیا کی تباہی کرنیوالی ہے۔

علت کی علت

۳۸۔ جب علت کے بغیر معلول نہیں ہوتا۔ تو علت کی علت کیوں نہیں؟

جواب ۔ اے بھولے بھائیو! کچھ اپنی عقل کو کام میں کیوں نہیں لاتے؟ دیکھو دُنیا میں دو ہی اشیا ہوتی ہیں۔ ایک علت دوسری معلول جو علت ہے وہ معلول نہیں اور جو معلول ہے وہ علت نہیں۔ جبتک انسان سرشٹی (کائنات) کو بخوبی نہیں سمجھتا۔ تب تک اسکو کامل علم حاصل نہیں ہوتا۔

सत्वरजस्तमसां साम्यावस्थायाः प्रकृतेरुत्पन्नानां परमसूक्ष्माणां पृथक् पृथग्वर्तमानानां तत्त्वपरमाणूनां प्रथमः संयोगारम्भः संयोगविशेषाद्‌वस्थान्तरस्य स्थूलाकार प्राप्तिः सृष्टिरुच्यते ।

ابدی۔ ازلی ستو۔ رج اور تم[1] گُنوں کی ہیئت مجموعی یعنی پرکرتی سے پیدا ہوئے ہوئے جو نہایت لطیف فرد یعنی تتو اد ّبیہ (اجزاء عناصر) موجود ہیں۔ ان کی ابتدائی ترکیب سے شروع ہو کر خاص خاص ترکیبوں سے مختلف حالتیں بدلتے ہوئے لطیف سے کثیف بنتے بناتے عجیب و غریب چیزیں بن گئی ہیں۔ پس ترکیب پانے سے اس کو "سرشٹی" (دُنیا) کہتے ہیں۔ گویا جو پہلے سنجوگ (ترکیب) میں ملنے اور ملانے والی شے ہے۔ اور جس میں سنجوگ (ترکیب) شروع اور ویوگ (تقسیم و تفریق) ختم ہوتا ہے۔ یعنی جس کے حصے اور زیادہ نہیں ہوسکتے۔ اس کو علت اور جو ترکیب کے بعد بنتا ہے اور تفریق و تقسیم کے بعد ویسا نہیں رہتا۔ اسے معلول کہتے ہیں۔ جو شخص اس علت کی علت۔ معلول کا معلول۔ فاعل کا فاعل۔ سادھن[2] (تدبیر) کا سادھن اور سادھیہ کا سادھیہ کہتا ہے وہ باوجود دیکھ سکنے کے اندھا۔ سُن سکنے کے بہرہ اور جان سکنے کے بالکل بے علم ہے +

بقیہ حاشیہ ۔ مگر یہاں سوامی جی کی مراد اُس زبان سے ہے جس کو عموماً ہندی بھاشا کے نام سے پکارتے ہیں +

[1] ستو رج اور تم کی تعریف کیلئے دیکھو پرکرتی کی تعریف جو اس باب کے شروع میں درج کی گئی ہے +

[2] سادھن تدبیر یا وسیلہ کو کہتے ہیں۔ اور جس کیلئے سادھن کیا جائے۔ اُسے سادھیہ کہتے ہیں +

[3] مہت تتو سے بُدھی یعنی مادہ کی حالت مراد ہے جب کہ اسمیں علم و حرکت کے قبول کرنیکی قابلیت ہوتی ہے +

پرلے ہوتی ہے وہاں وہاں سے دُنیا کی پیدائش ہوتی ہے۔ پُرش اور ہرنیہ گربھا وغیرہ کے معنی پہلے باب میں لکھ آئے ہیں۔ وے سب پرمیشور کے نام ہیں لیکن اختلاف اس کو کہتے ہیں۔ کہ ایک کام میں ایک ہی معاملہ پر اختلاف بیان ہو۔ دیکھو چھ شاستروں میں اختلاف نہ ہونا اس طرح ثابت ہے۔

میمانسا میں (کہا ہے کہ) ۳۳۔ ایسا کوئی بھی معلول دنیا میں نہیں ہوتا۔ جس کے بنانے میں چیشٹا (حرکت فعلی) نہ کی جاوے۔

ویشیشک میں (کہا ہے) کہ ۳۴۔ وقت لگے بغیر بن ہی نہیں سکتا۔

نیائے میں (کہا ہے) کہ ۳۵۔ اُپادان کارن (علت مادی) نہ ہو۔ تو کچھ بھی نہیں بن سکتا۔

یوگ میں (کہا ہے) کہ ۳۶۔ وِدیا (علم) گیان (معرفت) اور وچار (غور) نہ کیا جاوے تو کچھ نہیں بن سکتا۔

سانکھ میں (کہا ہے) کہ ۳۷۔ تتووں (عناصر) کا میل نہ ہونے سے کچھ بھی نہیں بن سکتا۔"

ویدانت میں کہا ہے کہ ۳۸۔ بنانے والا نہ بناوے۔ تو کوئی بھی شے پیدا نہ ہو سکے۔"

اس لئے دُنیا چھ علتوں سے بنتی ہے ان کا چھ علتوں میں سے ایک ایک کی تشریح ایک ایک شاستر میں کی ہے۔ اسلئے ان میں کچھ بھی اختلاف نہیں۔ جیسے چھ آدمی ملکر ایک چھپر اُٹھاویں اور اُسے دیواروں پر رکھیں۔ ویسے ہی اس معلول دنیا کی تشریح چھ شاستروں کے مصنفوں نے ملکر پُوری کی ہے۔ جیسے پانچ اندھوں اور ایک ایسے شخص کو جسے دھندلا نظر آتا ہو۔ کسی نے ہاتھی کا ایک ایک حصّہ بتلا دیا۔ پھر ان میں سے ہر ایک کو پوچھا۔ کہ ہاتھی کیسا ہے ان میں سے ایک نے کہا ستون دوسرے نے کہا چھاج۔ تیسرے نے کہا موسل۔ چوتھے نے کہا جھاڑو۔ پانچویں نے کہا چبوترہ اور چھٹے نے کہا کالا کالا۔ چار ستونوں کے اوپر کچھ بھینسے کی سی شکل کا ہے۔ اسی طرح آجکل کی انارش نئی کتابوں کے پڑھنے اور پراکرت بھاشا والوں نے رشیوں کے بنائے ہوئے گرنتھ (کتابیں) نہ پڑھ کر نئی کم عقل لوگوں کی بنائی ہوئی سنسکرت اور دیگر زبانوں کی کتابیں پڑھ کر ایک دوسرے کی مذمت

(منجانب مترجم) لہ اگر پانچوں بھوتوں (عناصر) کی پرلے ہو جاتی ہے تو از سر نو دُنیا کی پیدائش ہوتی ہے اور اس میں ترتیب آکاش سے شروع ہوتی ہے یعنی پہلے آکاش ہوتا ہے پھر ہوا۔ پھر آگ پھر پانی پھر زمین علیٰ ہذا اگر پوری پرلے (مہا پرلے) نہ ہوتی ہو اور صرف جزوی پرلے ہو مثلاً ہوا تک پرلے ہوئی ہے تو ہوا سے ہی پیدائش شروع ہوگی اور اگر آگ تک پرلے ہوئی ہے تو دوبارہ پیدائش عالم میں آگ ہی سے ترتیب شروع ہوگی۔ اسی طرح اگر پانی تک پرلے ہوئی ہے تو پانی سے ہی ترتیب شروع ہوگی۔ علیٰ ہذا القیاس۔ واضح ہو کہ آکاش کی کبھی پرلے نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ اتصال سے پیدا نہیں ہوتا۔ لہ جو کتابیں رشی منی کی بنائی نہ ہوں۔ انہیں انارش کہتے ہیں۔ لہ پراکرت بھاشا ایک خاص زبان بھی ہے۔

دیکھو اگلا صفحہ

(ودھاتا) پرمیشور نے جس طرح پہلے کلپ میں سُورج۔چاند۔بجلی۔پرتھوی۔انترکیش وغیرہ کو بنایا تھا اسی طرح اُس نے اب بھی بنائے ہیں اور آگے بھی ویسے ہی بنا دیگا۔پرمیشور کے کام بے خطا ہونیکی وجہ سے ہمیشہ یکساں ہی ہُوا کرتے ہیں۔جو محدود علم والا ہو۔اور جس کا علم بڑھتا گھٹتا ہے۔اسی کے کام میں بھُول چُوک ہوتی ہے۔پرمیشور کے کام میں نہیں (رِگ ۱۔۱۹۔۳)

> پیدائش عالم کے بارہ میں شاستروں کا اتفاق

۱۳۳۔پیدائش عالم کے بارہ میں وید وغیرہ شاستروں کا اتفاق ہے یا اختلاف؟

جواب۔اتفاق ہے۔**سوال**۔اگر اتفاق ہے۔تو

तस्माद्वा एतस्मादात्मन आकाशः सम्भूतः। आकाशाद्वायुः। वायोरग्निः। अग्नेरापः। अद्भ्यः पृथिवी। पृथिव्या ओषधयः। ओषधिभ्योऽन्नम्। अन्नाद्रेतः। रेतसः पुरुषः। स वा एष पुरुषोऽन्नरसमयः॥ (तैत्तिरीयोपनि० ब्रह्मानन्दव० अ० १)

اُس پرمیشور اور پرکرتی سے آکاش۔خلا یعنی جو جوہر بشکل علت سب جگہ پھیل رہا تھا۔اسکو اکٹھا کرنیسے آکاش (خلا) پیدا سا (اسکا ہونا شروع) ہوتا ہے۔درحقیقت آکاش کی پیدائش نہیں ہوتی کیونکہ بغیر آکاش کے پرکرتی اور پرمانو کہاں ٹھیر سکیں۔آکاش کے بعد وایو۔وایو کے بعد اگنی۔اگنی کے بعد جل۔جل کے بعد پرتھوی۔پرتھوی سے نباتات۔نباتات سے اناج۔اناج سے نطفہ۔نطفہ سے انسان۔یعنی جسم پیدا ہوتا ہے۔یہاں آکاش وغیرہ کی ترتیب سے اور چھاندگیہ میں اگنی وغیرہ اتیرے میں جل وغیرہ کی ترتیب سے دُنیا کی پیدائش بتائی ہے (تیتریہ اُپنشد برہمانند ولی انوواک ۱)

ویدوں میں کہیں پُرش (ایشور) کہیں ہرنیہ گربھا (پرمیشور) وغیرہ سے میمانسا میں کرم (فعل) ویشیشک میں کال (زمان) نیائے میں پرمانو (ذرات) یوگ میں پرشارتھ (جیو کیلئے) سانکھ میں پرکرتی (مادہ) اور ویدانت میں برہم (پرمیشور) سے دُنیا کی پیدائش مانی ہے اب کس کو سچا اور کسکو جھوٹا مانیں؟

جواب۔اسمیں سب سچے کوئی جھوٹا نہیں۔جھوٹا وہ ہے جو اُلٹا سمجھتا ہے۔کیونکہ پرمیشور نمت (علت فاعلی) اور پرکرتی دُنیا کا اُپادان کارن (علت مادی) ہے جب مہاپرلے ہوتی ہے۔تب اسکے بعد آکاش وغیرہ کی ترتیب سے اور جب آکاش اور وایو کی پرلے نہیں ہوتی۔اور اگنی وغیرہ کی ہوتی ہے۔تو اگنی (حرارت) وغیرہ کی ترتیب سے اور جب (ودیت) اگنی (حرارت برق) کا بھی ناش نہیں ہوتا۔تب پانی کی ترتیب سے دنیا کی پیدائش ہوتی ہے۔یعنی جس جس پرلے میں جہاں جہاں تک

اسی جیو (رُوح) کو پرمیشور کہتے ہیں۔

جواب۔ اگر ازلی پرمیشور دُنیا کو پیدا کرنیوالا نہ ہو۔ تو سادھنوں (وسائل یا تدبیروں) سے سِدھ (صاحب کمالِ قدرت) ہونیوالے جیوونکا سہارا اور زندگی کو قائم رکھنے والی دُنیا جسم اور آلات احساس کیسے بنتے۔ انکے بغیر جیو کوئی سادہن (تدبیر) نہیں کرسکتا۔ اگر سادھن (اندریوں کے گولک) سے تدبیر نہ ہوتی۔ تو سِدھ (کامل) کہاں سے ہو جاتا؟ جیو سادھن کرکے کیسا ہی سِدھ (کامل) ہو جائے۔ تاہم جو پرمیشور کی قائم بالذات ازلی سِدھی (کمال) ہے۔ اور جس میں بیشمار سِدھیاں (قدرتیں) موجود ہیں۔ اس کے برابر کوئی بھی جیو نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اگر جیو کا علم غایت درجہ تک بڑھ جاوے۔ تب بھی وہ محدود علم اور قدرت والا رہتا ہے غیر محدود علم اور قدرت والا کبھی نہیں ہو سکتا۔ دیکھو کوئی بھی آجتک پرمیشور کے بنائے ہوئے قانون قدرت کو بدلنے والا نہیں ہوا ہے اور نہ ہوگا جیسے ازلی سِدھ (قدرت والے) پرمیشور نے آنکھ سے دیکھنے اور کانوں سے سننے کا قانون باندھا ہے۔ اُس کو کوئی بھی یوگی نہیں بدل سکتا۔ پس جیو پرمیشور کے برابر کبھی نہیں ہو سکتا +

۳۰۔ کلپ کلپانتر میں پرمیشور نئے نئے ڈھنگ کی دُنیا بناتا ہے یا ایک سی؟ | ہر کلپ میں دُنیا کا یکساں رہنا |

جواب۔ جیسی کہ اب ہے۔ ویسی ہی پہلے تھی۔ اور آگے بھی ویسے ہی ہوگی۔ اختلاف نہیں ہوتا۔

सूर्याचन्द्रमसौ धाता यथा पूर्वमकल्पयत् ।

दिवं च पृथिवीं चान्तरिक्षमथो स्वः ऋ० ॥ मं० १० । सू० १९० मं० ३

٭ یوگ کی آٹھ سدھیوں میں سے ایما ایک سدھی ہے۔ جس میں یوگی کا آتما لطیف سے لطیف چیز کی نسبت بھی زیادہ تر لطیف ہوکر اس چیز کو ماپنے والا ہوتا ہے دیکھو اُپدیش منجری صفحہ ۱۴ مطبوعہ ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر۔

؎ کلپ ۱۴ منونتر کے زمانہ کو کہتے ہیں ایک منونتر میں ۷۱ چترجگیاں ہوتی ہیں۔ چترجگی سے چار یُگ کا مجموعی زمانہ مراد ہے۔ جس کی تعداد حسب ذیل ہے (۱) ست یُگ ۱۷۲۸۰۰۰ برس (۲) ترتیا یُگ ۱۲۹۶۰۰۰ برس (۳) دواپر یُگ ۸۶۴۰۰۰ برس (۴) کل یُگ ۴۳۲۰۰۰ برس۔ میزان ۴۳۲۰۰۰۰ برس۔ چودہ منونتروں کے علاوہ پندرہ سندھیاں بھی ہوتی ہیں جن کی تعداد ایک ایک ست یُگ کے برابر ہوتی ہے۔ گویا ایک کلپ میں کل ایک ہزار چترجگیاں ہوتی ہیں۔ یعنی ۱۴ منونتروں کی (۷۱×۱۴) ۹۹۴ چترجگیاں اور ۱۵ سندھیاں ۶ چترجگیاں ملکر کل ایک ہزار چترجگیاں پُوری ہو جاتی ہیں۔ اس حساب سے ایک کلپ میں ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ (چار ارب ۳۲ کروڑ) برس ہوتے ہیں۔ ایک ہزار چترجگی کے زمانہ تک دنیا حالت محسوس میں قائم رہتی ہے اور پھر اسی قدر زمانہ تک حالت محسوس کو سرشٹی اور غیر محسوس کو پرلے کہتے ہیں اور سلسلہ ہمیشہ چلا جاتا ہے +

درخت وغیرہ اور پتھر وغیرہ بنجاتے ہیں۔ جیسے سمندر اور ہوا کے میل سے لہریں اور لہروں سے سمندر جھاگ اور ہلدی چونہ اور لیموں کا عرق ملانے سے رُودی بنجاتی ہے۔ اسی طرح تمام عالم عناصر کی تاثیر و خاصیت سے پیدا ہُوا ہے۔ اس کا بنانیوالا کوئی بھی نہیں۔

جواب۔ اگر دُنیا فطرت سے پیدا ہوتی۔ تو فنا کبھی نہ ہوتی۔ اور جو فنا ہونا بھی طبعی مانو۔ تو پیدائش نہ ہوگی۔ اگر دونوں خاصیتیں اشیا کے اندر ایک جا مانوگے۔ تو پیدائش اور فنا کی کارروائی نہ ہوسکیگی۔ اور اگر علّت فاعلی سے پیدائش اور فنا مانوگے تو فاعل کو پیدائش و فنا ہونیوالے جوہر سے علیحدہ ماننا پڑیگا۔ اگر فطرت سے ہی فنا اور پیدائش ہوتی تو پیدائش اور فنا کا ایک ہی وقت ہونا ممکن نہیں ہو سکتا۔ اگر فطرت سے ہی پیدائش ہوتی ہے تو اس کرّہ زمین کے نزدیک دوسری زمین چاند سُورج وغیرہ کیوں پیدا نہیں ہوتے اور جس شے کے ملاپ سے جو جو پیدا ہوتا ہے وہ سب گھاس درخت اور کرم وغیرہ پرمیشور کے پیدا کئے ہوئے بیج اناج وغیرہ کے ملاپ سے ہی پیدا ہوتے ہیں بغیر ان کے نہیں جیسے ہلدی چونہ اور لیموں کا عرق دور دراز سے آکر خود بخود نہیں ملتے بلکہ کسی کے ملانیسے ملتے ہیں اور تس پر بھی ٹھیک انداز سے ملانے پر رُودی بنتی ہے۔ کم و بیش یا بیقاعدہ کرنیسے رُودی نہیں بنتی۔ ویسے ہی جبتک پرمیشور پرکرتی کے ذرّات کو علم اور حکمت سے نہیں ملاتا۔ بیجان اشیا خود بخود کسی مقصد کو پُورا کرنیکے لئے کوئی خاص شے نہیں بن سکتیں لہذا فطرت وغیرہ سے دُنیا نہیں بنتی۔ بلکہ پرمیشور کے بنانے سے ہی بنتی ہے +

دنیا کو ازلی و ابدی ماننے والے	۲۸۔ اس دُنیا کا فاعل نہ تھا۔ نہ ہے اور نہ ہوگا۔ بلکہ ازلی زمانہ سے

جیسی کی تیسی قائم ہے۔ نہ کبھی اس کی پیدائش ہوئی نہ کبھی فنا ہوگی۔

جواب۔ بغیر فاعل کے کوئی بھی فعل (حرکت) اور فعل ترکیبی (حرکت ترکیبی) سے پیدا ہونے والی شے نہیں بن سکتی۔ جو زمین وغیرہ اشیا ترکیب خاص سے ملکر بنی ہوئی نظر آتی ہیں۔ وے ازلی کبھی نہیں ہوسکتیں۔ جو شے ترکیب سے بنتی ہے۔ وہ ترکیب سے پیشتر نہیں ہوتی۔ اور تفریق و تقسیم کے آخیر میں نہیں رہتی۔ اگر تم اسکو نہ مانو۔ تو سخت سے سخت پتھر ہیرے اور فولاد وغیرہ کو توڑ کر گلا یا جلا کر دیکھو۔ کہ ان میں ذرّات جدا جدا ملے ہیں یا نہیں۔ اگر ملتے ہیں۔ تو وے زمانہ پاکر الگ الگ بھی ضرور ہوتے ہیں +

یوگی کو ایشور ماننے والوں کی تردید	۲۹۔ ازلی پرمیشور کوئی نہیں۔ بلکہ جو صرف یوگا بھیاس[1] سے ایما وغیرہ جلال کو حاصل کر کے سرد گیہ (علیم کل) وغیرہ صفات سے موصوف گیانی ہوتا ہے

[1] یہاں یوگا بھیاس سے ناستک کی مراد نفس کشی و ریاضت وغیرہ سے پائی جاتی ہے +۔ دیکھو دوسرا صفحہ

جواب۔ ایسا کبھی نہیں مان سکتے کیونکہ خواب اور گہری نیند میں صرف بیرونی اشیا کی لاعلمی ہوتی ہے نیستی نہیں۔ جیسے کسی کی پیٹھ کے پیچھے بہت سی اشیا غائب رہتی ہیں۔ اُن کی نیستی نہیں ہوتی۔ ویسے ہی خواب اور گہری نیند کی بات ہے۔ لہذا جو پہلے کہہ آئے ہیں۔ کہ پرمیشور رُوح اور مادی علّت ابدی و ازلی ہیں۔ وُہی درست ہے +

معلول کو ازلی ماننے والے

۲۴۔ چھٹا ناستک کہتا ہے۔ کہ پانچوں بھُوتوں کے ازلی ہونے سے سب عالم ازلی ہے +

جواب۔ یہ بات درست نہیں۔ کیونکہ جن اشیا کی پیدائش اور فنا کا باعث دیکھنے میں آتا ہے۔ اگر وے سب ازلی ہیں۔ تو (کیا باعث ہے کہ) سب کثیف عالم اور جسم برتن کپڑا وغیرہ کو پیدا اور فنا ہوتے دیکھتے ہیں۔ اسلئے معلول کو ازلی نہیں مان سکتے +

موجودات میں تعلق باہمی نہ ماننے والے

۲۵۔ ساتواں ناستک کہتا ہے۔ کہ سب اشیا جُدا جُدا ہیں۔ کوئی شے باہم ایک نہیں ہے۔ جس جس شے کو ہم دیکھتے ہیں۔ اس میں دُوسری کسی شے کا کچھ بھی تعلق نہیں معلوم ہوتا۔

جواب۔ حصّوں میں کُل۔ زمانہ (جس میں کہ وہ موجود ہوں) آکاش۔ پرمیشور اور ذات (جنس) جُدا جُدا اشیا کے مجموعوں میں ایک ہی ہیں۔ اُن سے کوئی شے علیحدہ نہیں ہوسکتی اس لئے سب اشیا علیحدہ علیحدہ نہیں صرف اپنی ذات سے جُدا جدا ہیں۔ اور فرداً فرداً موجودات میں فرد بھی ایک ہے +

ابھاؤ روپ ماننے والے

۲۶۔ آٹھواں ناستک کہتا ہے۔ کہ سب اشیا میں اِترے تر ابھاؤ[1] کے ثابت ہونے سے سب ابھاؤ رُوپ (معدوم) ہیں۔ جیسے :- گائے گھوڑا نہیں اور گھوڑا گائے نہیں۔ اسلئے سب کو ابھاؤ رُوپ (معدوم) ماننا چاہئے۔

جواب۔ سب اشیا میں اِترے تر ابھاؤ عائد ہوسکتا ہے۔ لیکن گائے میں گائے اور گھوڑے میں گھوڑے کی ہستی ہی ہے نیستی کبھی نہیں ہوسکتی۔ اگر اشیا کی ہستی نہ ہو۔ تو پھر اِترے تر ابھاؤ کس میں کہا جاوے۔

فطرت سے ہی دنیا کی پیدائش ماننے والے

۲۷۔ نواں ناستک کہتا ہے۔ کہ فطرت سے دنیا کی پیدائش ہوتی ہے۔ جیسے پانی اور اناج کے ملنے سے کرم پیدا ہوتے ہیں۔ اور بیج مٹی پانی کے ملاپ سے گھاس

[1] (منجانب مترجم) ایک میں دوسرے کے نہ ہونے کو اِترے تر ابھاؤ کہتے ہیں +

ہونے والی ہیں۔ اس لئے سب انتیہ (حادث) ہیں۔

श्लोकार्धेन प्रवक्ष्यामि यदुक्तं ग्रन्थकोटिभिः ।

ब्रह्म सत्यं जगन्मिथ्या जीवो ब्रह्मैव नापरः ॥

یہ کسی کتاب کا شلوک ہے۔ نوین ویدانتی (ہمہ اوست کے معتقد) لوگ پانچویں ناستک کے درجہ میں ہیں۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں۔ کہ کروڑوں کتابوں کا سدھانت یہ ہے۔ کہ پرمیشور برحق۔ دُنیا جھوٹی اور رُوح خدا سے علیحدہ نہیں ہے +

جواب۔ اگر سب کی ازلیّت ازل سے ہے۔ تو سب حادث نہیں ہوسکتا +

سوال۔ سب کی ازلیّت بھی حادث ہے۔ جیسے آگ لکڑیوں کو فنا کر کے آپ بھی فنا ہو جاتی ہے۔

جواب۔ جو شے بخوبی محسوس ہوتی ہے۔ اس کا زمانہ حال میں (عدم) کہنا اور نیز نہایت لطیف علت کو حادث کہنا کبھی ٹھیک نہیں ہوسکتا۔ جو نئے ویدانتی لوگ برہم (خدا) سے عالم کی پیدائش مانتے ہیں تو برہم کے برحق ہونے سے اس کا معلول انتیہ (فانی مطلق یا معدوم مطلق) کبھی نہیں ہوسکتا۔ اگر خواب کو رسّی کا سانپ وغیرہ کی طرح وہمی کہیں تو بھی نہیں بن سکتا۔ کیونکہ کلپنا (وہم) عرض (صفت) ہے جوہر (موصوف) نہیں اور جوہر سے عرض علیحدہ نہیں رہ سکتا۔ جب وہم کا کرنے والا ازلی ہے۔ تو اُس کا وہم بھی ازلی ہونا چاہئے۔ نہیں تو اس کو بھی حادث مانو۔ جیسے بے دیکھی سُنی کا خواب کبھی نہیں آتا۔ بلکہ جو جاگرت یعنی عالم بیداری میں چیزیں موجود ہیں۔ اُن کے ساکھشات[1] تعلق سے پرتیکھش[2] وغیرہ علم ہونے پر ان کا نقش (یعنی اثر و خیال کی صورت میں علم) ذہن میں قائم ہوتا ہے، خواب میں انہی کو (بالمشافہ) ہو بہو دیکھتا ہے۔ جیسے گہری نیند میں خارجی چیزوں کے محسوس نہ ہونے کی صورت میں بھی وہ خارجی چیزیں موجود رہتی ہیں ویسے ہی پہلے ہیں بھی جوہر (علت) قائم رہتا ہے۔ اگر اثر و خیال کے بغیر خواب نظر آئے۔ تو جنم کے اندھے کو بھی خواب میں صورتیں نظر آنی چاہئیں اسلئے اس (حالت خواب) میں اُن کا محض گیان موجود ہے اور باہر وہ سب اشیا موجود ہیں۔

سوال۔ جیسے جاگرت (عالم بیداری) کی چیزیں خواب ہیں۔ اور (بیداری و خواب) دونوں کی باتیں گہری نیند میں زائل ہو جاتی ہیں۔ ویسے جاگرت (عالم بیداری) کی اشیا کو بھی مثل خواب ماننا چاہئے +

---

[1] واقعی یا بے شک و شبہ [2] عالم الیقین +

ہی ایک شے ہے۔ پیدائش سے پہلے شونیہ تھا۔ آخیر میں شونیہ ہوگا۔ کیونکہ جو ہستی یعنی موجود شے ہے۔ اس کی نیستی ہوکر شونیہ ہو جائیگا +

جواب۔ شونیہ۔ آکاش۔ غیر محسوس شے خلا اور نکتہ کو بھی کہتے ہیں پس شونیہ بے جان شے ہے۔ اس شونیہ میں سب اشیا غیر محسوس ہتی ہیں۔ جیسے ایک نقطہ سے خط۔ خطوط سے گول شکل بنتی ہے۔ اسی طرح (شونیہ یعنی پرمالوؤں سے) کرّہ زمین پہاڑ وغیرہ پرمیشور کی صنعت اور حکمت کے ذریعے بنتے ہیں۔ اور شونیہ کا جاننے والا شونیہ نہیں ہوتا +

نیستی سے ہستی ماننے والوں کی تردید

۲۰۔ سوال۔ دوسرا ناستک کہتا ہے کہ نیستی سے ہستی کی پیدائش ہے۔ جیسے بیج کی صورت بدلے بغیر انکر پیدا نہیں ہوتا۔ اور بیج کو توڑ کر دیکھیں۔ تو انکر کا عدم ہے۔ جب اوّل انکر نظر نہیں آتا تھا۔ تو نیستی سے ہستی ہوئی +

جواب۔ جو بیج کی صورت بدلتا ہے۔ وہ اوّل ہی بیج میں تھا۔ جو نہ ہوتا۔ تو اس کی صورت کون اختیار کرتا۔ وہ کبھی پیدا نہ ہوتا۔

کرم پھل میں نیائے نیّم نہ ماننے والے

۲۱۔ سوال۔ تیسرا ناستک کہتا ہے۔ کہ کرموں کا پھل انسان کے فعل کرنے سے حاصل نہیں ہوتا۔ کتنے ہی افعال کے اُلٹے پھل دیکھنے میں آتے ہیں۔ اسلئے قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ کرموں کا پھل ملنا پرمیشور کی مرضی پر ہے۔ جس کرم کا پھل پرمیشور دینا چاہے دیتا ہے جسکا پھل دینا نہیں چاہتا نہیں دیتا۔ اسلئے کرموں کا پھل پرمیشور کے اختیار میں ہے۔

جواب۔ جو کرموں کا پھل (بلا لحاظ کرموں کے) پرمیشور دیتا ہو تو بغیر کرم کئے پرمیشور پھل کیوں نہیں دیتا پس جیسا کرم انسان کرتا ہے۔ ویسا ہی نتیجہ پرمیشور دیتا ہے۔ اسلئے پرمیشور سوتنتر یعنی اپنی مرضی سے انسان کو کرموں کا پھل نہیں دے سکتا۔ بلکہ جیسا فعل جیو (روح) کرتا ہے۔ ویسا ہی پھل پرمیشور دیتا ہے +

بغیر علّت کے معلول ماننے والے

۲۲۔ سوال۔ چوتھا ناستک کہتا ہے۔ کہ بدوں علّت کے اشیا کی پیدائش ہوتی ہے۔ جیسے ببول وغیرہ درختوں کے کانٹے تیز نوک والے دیکھنے میں آتے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب جب دنیا کی پیدائش کا شروع ہوتا ہے تب تب جسم وغیرہ اشیا بدوں علّت کے ہوتی ہیں +

جواب۔ جس سے شے پیدا ہوتی ہے وہی اُسکی علّت ہے کانٹے دار درخت بغیر کانٹوں کے پیدا کیوں نہیں ہوتے؟

تمام اشیا کو حادث ماننے والے

۲۳۔ سوال۔ پانچواں ناستک کہتا ہے۔ کہ سب اشیا پیدا اور فنا

हम माता पितरौ नाहती ऽह मेव मेव जातः ।
मय मुखे जिह्वा नास्ति वदामि ।

یعنی میرے ماں باپ نہ تھے میں ویسے ہی پیدا ہوگیا ہوں میرے منہ میں زبان نہیں لیکن میں بولتا ہوں یا سوراخ میں سانپ تھا لیکن نکل آیا میں کہیں نہ تھا۔ یہ بھی کہیں نہ تھے لیکن ہم سب لوگ آتے ہیں ایسی ناممکن بات بے سروپا راگ یعنی بیہودہ شخصوں کی بڑ جیسی ہے۔

آخری علت کی علت نہیں ہوتی

۱۸۔ سوال۔ اگر علت کے بغیر معلول نہیں ہوتا۔ تو علت کی علت کیا ہے؟
جواب۔ جو علت اوّلی ہیں وہ کسی کے معلول نہیں ہوتے۔ اور جو کسی کی علت اور کسی کا معلول ہوتا ہے۔ وہ دوسری علت کہلاتی ہے۔ جیسے مٹی گھر وغیرہ کی علت اور جل وغیرہ کا معلول ہوتا ہے۔ لیکن جو علت اوّلی پرکرتی ہے۔ وہ ازلی ہے۔

مول کا مول یعنی علت نہیں ہوتی۔ (سانکھیہ ۱۔ ۶۷)

اس لئے جس کی علت نہ ہو۔ وہ سب معلولوں کی علت ہوتی ہے۔ کیونکہ کسی معلول کی ابتدا میں تینوں علتیں ضرور ہوتی ہیں۔ جیسے کپڑا بنانے سے پہلے جلاہا۔ روئی کا سوت اور نلی وغیرہ موجود ہوں۔ تو کپڑا بنا جاتا ہے۔ اسی طرح پیدائش عالم سے پیشتر پرمیشور پرکرتی۔ کال (زمانہ) اور آکاش اور جیو جو ازلی ہیں موجود ہوتے ہیں ان سے دنیا کی پیدائش ہوتی ہے۔ اگر ان میں سے ایک بھی نہ ہو۔ تو دنیا بھی پیدا نہ ہو۔

अथ नास्तिका आहुः—शून्यं तत्वं भावो विनश्यति वस्तु-
धर्मत्वाद्विनाशस्य ॥ १ ॥ सांख्यसू० (अ० १ । सू० ४४)
अभावात्भावोत्पत्तिर्नानुपमृद्य प्रादुर्भावात् ॥ २ ॥
ईश्वरः कारणं पुरुषकर्माफल्यदर्शनात् ॥ ३ ॥
अनिमित्ततो भावोत्पत्तिः कण्टकतैक्ष्ण्यादिदर्शनात् ॥ ४ ॥
सर्वमनित्यमुत्पत्ति विनाशधर्मकत्वात् ॥ ५ ॥
सर्वं नित्यं पञ्चभूतनित्यत्वात् ॥ ६ ॥
सर्वं पृथग् भावलक्षणपृथक्त्वात् ॥ ७ ॥
सर्वमभावो भावेष्वितरेतराभावसिद्धेः ॥ ८ ॥

न्यायसू० अ० ४ । आ० १ ॥

(نیائے ۴۔۱)

شونیہ وادیوں کا کھنڈن

۱۹۔ سوال۔ بعض ناستک لوگ ایسا مانتے ہیں۔ کہ شونیہ (خلا یا نیستی)

پرمیشور غیر مجسم

۱۵-سوال - پرمیشور جسم ہے یا غیر مجسم؟ اگر غیر مجسم ہے تو ہاتھ وغیرہ آلات کے بغیر دُنیا کو نہ بنا سکیگا اور مجسم ہے تو کوئی اعتراض عائد نہیں ہوتا۔

جواب - پرمیشور غیر مجسم ہے۔ جو مجسم ہو تو وہ پرمیشور نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جو محدود طاقت والا محدود وقت اور امکان والا اشیا سے محدود۔ بھوک۔ پیاس۔ چیر پھاڑ۔ گرمی۔ سردی۔ بخار درد وغیرہ کے تابع ہو۔ اس میں جیو کے سوائے پرمیشور کے اوصاف کبھی نہیں ہو سکتے۔ جیسے تم اور ہم چونکہ مجسم ہیں۔ اس وجہ سے ترسرینو[1]۔ انو۔ پرمانو اور پرکرتی کو اپنے بس میں نہیں لا سکتے۔ ویسے ہی اگر پرمیشور بھی جسم والا ہو۔ تو ان لطیف اشیا سے عالم کثیف نہیں بنا سکتا۔ اگرچہ پرمیشور محسوس کرنیکے مادی حواس ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضا سے مبرّا ہے۔ تاہم وہ اپنی لامحدود طاقت۔ قدرت اور ہمت سے سب کام کرتا ہے۔ جن کو جیو اور پرکرتی نہیں کر سکتے۔ چونکہ وہ پرکرتی سے بھی لطیف اور ان کے اندر موجود ہے۔ اسی لئے وہ ان کو لے کر دُنیا کی شکل میں بنا دیتا ہے +

پرمیشور دُنیا کی علّت فاعلی ہے

۱۶-سوال - جیسے انسان وغیرہ کے ماں باپ مجسم ہیں۔ ان کی اولاد بھی مجسم ہوتی ہے۔ اگر وہ غیر مجسم ہوتے تو ان کے لڑکے بھی غیر مجسم ہوتے۔ اسی طرح اگر پرمیشور غیر مجسم ہو۔ تو اُس کا بنایا ہوا عالم بھی غیر مجسم ہونا چاہئے۔

جواب - یہ تمہارا سوال بچوں کا سا ہے۔ کیونکہ ہم ابھی کہہ چکے ہیں کہ پرمیشور جگت کا اُپادان کارن (علّت مادی) نہیں بلکہ نمت کارن (علّت فاعلی) ہے اور جو یہ عالم کثیف ہے اسکے پرکرتی اور پرمانو اُپادان کارن ہیں۔ جو غیر مجسم مطلق نہیں بلکہ پرمیشور کے مقابلہ میں کثیف اور دیگر اشیا معلول سے لطیف صورت رکھتے ہیں۔

نیستی سے ہستی نہیں ہو سکتی

۱۷-سوال - کیا علّت کے بغیر پرمیشور معلول نہیں بنا سکتا؟

جواب - نہیں۔ کیونکہ جو نیست ہے۔ یعنی جس کا وجود نہیں اس کا ہست ہونا بالکل غیر ممکن ہے۔ جیسے کوئی گپ ہانک دے کہ میں نے عقیمہ کے لڑکے اور لڑکی کی شادی دیکھی اور وہ انسان کے سینگ کی کمان اور آکاش کے پھول کی مالا پہنے ہوئے تھے۔ سراب کے پانی میں غسل کرتے۔ اور گندھرب[2] شہر میں رہتے تھے۔ وہاں بادل کے بغیر بارش اور زمین کے بغیر سب اناجوں کی پیداوار وغیرہ ہوتی تھی۔ ویسے ہی علّت کے بغیر معلول آنا ناممکن ہے۔ جیسے کوئی کہے کہ۔

---

[1] مادہ کا نہایت آخری جزو پرمانو کہلاتا ہے۔ ۶۰ پرمانو کا ایک انو ہوتا ہے۔ دو انو کا ایک دونیک ہوتا ہے۔ اور تین دونیک کا ایک ترسرینو ہوتا ہے۔ پرکرتی مادہ کی حالت اولین کا نام ہے۔ (جانب مترجم)

[2] شاعرانہ مبالغہ میں ایک فرضی شہر کا نام جو آکاش میں ہے۔ بظاہر اشکال ابر کے کسی ہیئت خاص سے یہ خیال سُوجھا ہے۔

جواب - یہ سست اور کاہل الوجود لوگوں کی باتیں ہیں - اہل ہمت کی نہیں اور جیووں کو پرلے میں کیا سُکھ یا دکھ ہے ؟ اگر دُنیا کے سُکھ دکھ کا اندازہ کیا جائے تو سُکھ کئی گنا زیادہ ہوتا ہے - اور بہت سی پاک آتمائیں مُکتی کی تدبیر میں مشغول ہو کر مکتی کے سرور کو حاصل بھی کرتی ہیں پرلے میں جیو اس طرح نکمے پڑے رہتے ہیں - جیسے کوئی گہری نیند میں پڑا ہو - (اگر ایشور دُنیا نہ بناتا) تو جو پاپ پُن جیووں نے پرلے سے پہلے کئے تھے - اُن کو پھل پرمیشور کیسے دے سکتا - اور جیو اس پھل کو کس طرح بھوگ سکتے ؟ اگر کوئی تم سے پُوچھے کہ آنکھ کے بنانے کا کیا مدّعا ہے - تو تم یہی کہو گے - کہ دیکھنا - تو پھر پرمیشور میں دُنیا کے بنانے کا علم طاقت اور فعل ہے - اس کا دنیا کے بنانیکے سوائے اور کیا مدّعا ہے ؟ آپ اسکے سوائے اور کوئی دوسرا مدّعا نہ بنا سکو گے - اور پرمیشور کے انصاف - پرورش - رحم وغیرہ اوصاف بھی تب ہی بامعنی ہوسکتے ہیں - جب کہ وہ دُنیا کو بنائے - اس کی لامحدود طاقت دُنیا کی پیدائش قیام فنا اور انتظام کرنے سے ہی سپھل (بانتیجہ) ہے - جیسے آنکھ کی ذاتی صفت دیکھنا ہے - ویسے ہی پرمیشور کی طبعی صفت بھی دُنیا کو پیدا کر کے سب جیووں کو بیشمار سامان راحت دیکر بھلائی کرنا ہے -

علت معلول سے پہلے

۱۴۳ - سوال - بیج پہلے ہے یا درخت ؟

جواب - بیج - کیونکہ بیج - وجہ - سبب - باعث اور علّت وغیرہ الفاظ (ایک ہی معنی والے مترادف ہیں - چونکہ علّت کا نام بیج ہے - اسلئے وہ معلول سے پہلے ہوتا ہے -

قادر مطلق سے مراد

۱۴۴ - سوال - جب پرمیشور قادر مطلق ہے - تو وہ علت اور جیو کو بھی پیدا کر سکتا ہے اور اگر نہیں کر سکتا - تو قادر مطلق نہیں ہوسکتا *

جواب - قادر مطلق لفظ کے معنی پہلے لکھ آئے ہیں - مگر کیا قادر مطلق وہ کہلاتا ہے جو ناممکن بات کو بھی ممکن کر سکے ؟ اگر کسی ناممکن بات یعنی جیسے علّت کے بدون معلول کو کر سکتا ہے - تو کیا بغیر علّت دوسرا پرمیشور بھی پیدا کر سکتا ہے - خود مر سکتا اور غیر ذی شعور دُکھی - غیر منصف - ناپاک اور بدکار وغیرہ ہو سکتا ہے - یا نہیں ؟ جو قدرتی اصول ہیں - مثلاً آگ گرم پانی ٹھنڈا اور مٹی وغیرہ تمام غیر ذی شعور ہیں - اُنکی طبعی صفت کو پرمیشور بھی نہیں پلٹ سکتا - اور پرمیشور کے اصول سچے اور مکمل ہیں - اسلئے ان میں تبدیلی نہیں کر سکتا - پس سرو شکتیمان (قادر مطلق) کے معنی صرف اسی قدر ہیں - کہ پرمیشور کسی کی مدد کے بغیر اپنے سب کام پُورے کر سکتا ہے *

کی مثال دی ہے وہ تمہارے مت کو ثابت نہیں کرتی - بلکہ رد کرتی ہے - کیونکہ جالے کی علت مادی غیر ذی شعور جسم ہے اور علت فاعلی (مکڑی کا) جیو آتما ہو - یہ بھی پرمیشور کی عجیب و غریب صنعت کا ظہور ہے کیونکہ دوسرے جانوروں کے جسم سے جیو ریشہ نہیں نکال سکتا - اسی طرح موجود کل ہم اپنے اندر موجود پرکرتی اور پرمانو کی علت سے عالم کثیف کو بنا کر یعنی اس کو کثافت خارجی عطا کر کے آپ اسکے اندر موجود رہ کر شاہد کُل اور عین سرور ہے - پرماتما نے ایکشن یعنی علم اور غور اور ارادہ کیا کہ میں تمام عالم کو بنا کر ظاہر ہوؤں یعنی جب دُنیا پیدا ہوتی ہے تب ہی جیووں کے غور علم تصور وعظ اور سُننے سے پرمیشور ظاہر ہوتا ہے وہ تمام اشیا کثیف کے اندر موجود ہوتا ہے - جب پرلے ہوتی ہے - تب اس کو پرمیشور اور مکتی یافتہ جیووں کے سوائے اور کوئی نہیں جانتا - اور جو یہ آپکی کاریکا ہے - وہ غلطی پر مبنی ہے - کیونکہ پرلے میں عالم کا ظہور نہ تھا - اور دُنیا کے اختتام یعنی پرلے کے شروع سے لیکر جبتک دوسری بار دنیا پیدا نہ ہو - تب تک بھی دنیا کی علت لطیف ہو کر ظہور والی نہیں ہوتی - کیونکہ

तम आसीत्तमसा गूढमग्रे ॥ ऋ० मं० १० । सू० १२९ । मं० ३)

आसीदिदं तमोभूतमप्रज्ञातमलक्षणम् । अप्रतर्क्यमविज्ञेयं

प्रसुप्तमिव सर्वतः ॥ मनु० १ । ५ ॥

رگوید ۱۰ - ۱۲۹ - ۳ - منو ۱ - ۵

یہ تمام کائنات پیدائش سے پیشتر پرلے میں (تاریکی میں) چھپی ہوئی تھی - اور پرلے شروع ہونیکے بعد بھی ویسی ہی ہو جاتی ہے - اُسوقت اس دُنیا کو نہ کوئی جان سکتا تھا - نہ بحث کر سکتا تھا - اور نہ علامت ظاہری سے بذریعہ حواس اس کو علم ہو سکتا تھا - اور نہ ہوگا - کیونکہ اس کا علم صرف زمانہ حال میں ہوتا ہے اور اسی حالت میں وہ علامات ظاہری سے نمایاں اور جاننے کے لائق ہوتی ہے - اور ٹھیک ٹھیک جانی جاتی ہے +

پھر اس کاریکا کے مصنف نے زمانہ حال میں بھی عالم معدوم لکھا - یہ بالکل ثابت نہیں ہے کیونکہ جس کو محقق ثبوتوں سے جانتا اور حاصل کرتا ہے - وہ ہرگز خلاف نہیں ہو سکتا +

دنیا کے بنانے کا مقصد

۱۲ - سوال - دُنیا کے بنانے سے پرمیشور کی کیا غرض ہے ؟

جواب - نہ بنانے میں کیا غرض ہے -

سوال - اگر نہ بناتا تو آرام سے رہتا - اور جیووں کو بھی سُکھ دُکھ نہ ہوتا -

علم۔ حرکت وغیرہ عام علت اور علت آلی بھی ہوتے ہیں۔ ان تینوں علتوں کے بغیر کوئی شے بھی نہیں بن سکتی۔ اور نہ بگڑ سکتی ہے۔

نوین ویدانتیوں کے بموجب ایشور دنیا کی علت فاعلی اور مادی دونوں نہیں ہوسکتا

۱۱۔ **سوال**۔ نئے ویدانتی لوگ صرف پرمیشور ہی کو دنیا کی مشترک علت فاعلی و مادی مانتے ہیں۔

यथोर्णनाभिः सृजते गृह्णते च । (मुण्डको० मु० १ । खं० १ । मं० ७)

یہ اُپنشد کا قول ہے۔ جس طرح مکڑی باہر سے کوئی شے نہیں لیتی۔ اپنے ہی اندر سے ریشہ نکال کر جالا بنا کر خود اس میں کھیلتی ہے اسی طرح برہم بھی اپنے اندر سے دُنیا کو بنا اور خود دُنیا کی صورت اختیار کر کے اپنے آپ کھیل رہا ہے۔ اس برہم نے خواہش و آرزو کی کہ عالم کثرت میں آؤں۔ یعنی بشکل عالم بن جاؤں۔ ارادہ کرتے ہی وہ دُنیا کی صورت بن گیا۔ کیونکہ

आदावन्ते च यन्नास्ति वर्त्तमानेऽपि तत्तथा ॥

गौड़पादीय का० श्लोक ३१) (گوڑپادکارکا۔ ۳۱)

یہ مانڈوکیہ اُپنشد پرکاریکا ہے کہ جو پہلے نہ ہو اور آخر میں نہ رہے۔ وہ زمانہ حال میں بھی نہیں ہے۔ چونکہ پیدائش عالم سے پیشتر دُنیا نہ تھی۔ برہم تھا۔ اور پرلے کے آخیر میں دُنیا نہ رہیگی۔ تو زمانہ حال میں بھی یہ تمام عالم برہم کیوں نہیں؟

جواب۔ اگر تمہارے کہنے کے مطابق دُنیا کی علت مادی برہم ہوئے۔ تو وہ برہم زوال اور تغیر و تبدل کے تابع ہو جائیگا۔ علاوہ ازیں علت مادی کے صفت فعل اور عادات معلول میں بھی آتے ہیں۔

कारणगुणपूर्वकः कार्यगुणो दृष्टः

वैशेषिक सू० (अ० २ । आ० १ । सू० २४) (ویشیشک ۲۔۱۔۲۴)

علت مادی کے مطابق معلول میں بھی گُن ہوتے ہیں۔ حالانکہ برہم سچدانند سروپ (ہستی مطلق عین علم۔ عین راحت) ہے اور دُنیا اس کے برعکس معلول ہونے کی وجہ سے ناپائدار غیر ذی شعور اور راحت و سرور سے خالی ہے۔ برہم غیر پیدا شدہ اور دُنیا پیدا ہوئی ہے برہم غیر محسوس اور دُنیا محسوس ہے۔ برہم لازوال اور دُنیا بازوال ہے۔ اگر زمین وغیرہ کائنات برہم کا معلول ہوتیں تو ان میں جو حالت معلول میں غیر ذی شعور وغیرہ صفات پائی جاتی ہیں وہ برہم میں بھی ہونی چاہیے تھیں یعنی جس طرح زمین وغیرہ غیر ذی شعور ہیں۔ اسی طرح برہم بھی غیر ذی شعور ہو جائیگا یا جسطرح پرمیشور ذی شعور ہے۔ اسی طرح اسکے معلول زمین وغیرہ بھی ذی شعور ہونے چاہئیں۔ اور جو مکڑی

قائم ہیں۔

تین علتوں کا بیان | ۷ سوال۔ عالم کی کتنی علتیں ہوتی ہیں۔

جواب۔ تین۔ ایک نمت (علت فاعلی) دوسری اپادان (علت مادی) تیسری سادھارن (علت آلی) (علت عامہ)۔

نمت کارن (علت فاعلی) اس کو کہتے ہیں کہ جس کے بنانے سے کوئی شے بن سکے[*]۔ اور جس کے نہ بنانے سے کچھ نہ بنے جو نہ خود کسی سے بنا ہو مگر دوسری چیزوں کو بنا کر مختلف صورتوں میں ظاہر کرے۔

دوسرا اپادان کارن (علت مادی) اس کو کہتے ہیں کہ جس کے بغیر کچھ نہ بنے اور وہ بنانے سے مختلف صورتوں میں ظاہر ہو اور پھر بگڑ جائے۔

تیسرا سادھارن کارن (علت آلی) اس کو کہتے ہیں جو بنانے کا آلہ اور عام علت ہو۔

علت فاعلی کی دو قسمیں | ۸۔ علت فاعلی دو قسم کی ہے ایک تمام کائنات کو حالت علت سے معلول بنانیوالا قائم رکھنے والا اور نیز فنا کرنے اور سب کا انتظام کرنیوالا اور مقدم علت فاعلی پرماتما ہے دوسرا پرمیشور کی کائنات میں سے اشیاء کو لیکر کئی طریقے سے مختلف چیزیں بنانیوالا عام علت فاعلی جیو ہے۔

علت مادی کی مثال | ۹۔ علت مادی پرکرتی اور پرمانو (ذرے) ہیں جس کو تمام کائنات کے بنانے کا سامان کہتے ہیں وہ بیجان ہونیکی وجہ سے خود بخود معلول نہیں بن سکتی اور نہ خود بگڑ کر بحالت علت آسکتی ہے بلکہ دوسرے کے (معلول) بنانے سے بنتی اور معلول کے بگاڑنے سے حالت علت میں آتی ہے کہیں کہیں۔ بیجان یعنی جڑ بھی معلول جڑ کے بنانے اور بگاڑنے میں علت ہو جاتی ہے مثلاً پرمیشور کے بنائے ہوئے بیج زمین پر گر کر پانی ملنے سے درخت بنجاتے ہیں اور آگ وغیرہ جڑ کے ملاپ سے بگڑ بھی جاتے ہیں۔ لیکن ان کا باقاعدہ بنا یا بگڑنا پرمیشور اور جیو کے اختیار میں ہے۔

علت آلی کی مثال | ۱۰۔ جب کوئی چیز بنائی جاتی ہے۔ تب مختلف ذریعوں یعنی علم۔ نگاہ۔ طاقت۔ ہاتھ اور طرح طرح کے آلات اور مکان وقت اور آکاش (جگہ) وغیرہ علت ہائے عام کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً گھڑے کے بنانیوالا کمہار علت فاعلی ہے مٹی علت مادی ہے۔ اور چاک۔ ڈنڈا وغیرہ علت آلی اور مکان وقت جگہ روشنی آنکھ ہاتھ

کیونکہ انہی اپنشدوں میں لکھا ہے کہ :-

(एवमेव खलु) सोम्यान्नेन शुङ्गेनापो मूलमन्विच्छाद्भिः सोम्य शुङ्गेन तेजोमूलमन्विच्छ तेजसा सोम्य शुङ्गेन सन्मूलमन्विच्छ सन्मूलाः सोम्येमाः सर्वाः प्रजाः सदायतनाः सत्प्रतिष्ठाः ॥ छांदोग्य उपनि० प्र ६ । खं० ८ । मं० ४ ॥

اے سَومیت بیٹو! اَن روپ پرتھوی یعنی حالت کثیف میں آئی ہوئی مٹی سے اس کی علت یعنی پانی کو جان اور حالت معلول میں آئے ہوئے پانی سے اس کی علت آگ کو جان اور حالت محسوس میں آئی ہوئی آگ سے اس کی حالت علت کو جو غیر فانی پرکرتی ہے۔ اس کو جان یہی غیر فانی پرکرتی تمام عالم کی بنیاد مخرج اور جائے قیام ہے۔ یہ تمام عالم پیدائش کے پہلے اَست یعنی غیر محسوس کی مثال تھا۔ اور جیو آتما برہم اور پرکرتی میں سمایا ہوا موجود تھا۔ ابھاؤ یعنی عدم نہ تھا اور جو

सर्वं खलु کیا وہ ایسی بات ہے جیسے

کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا + بھان متی نے کنبہ جوڑا

کیونکہ

सर्वं खल्विदं ब्रह्म तज्जलानिति शान्त उपासीत ॥ छान्दोग्य० (प्र० ३ । खं० १४ । मं० १) नेह नानास्ति किंचन ॥ (कठोपनि० अ० २ वल्ली ४ । मं० ११)

جس طرح جسم کے اعضا جبتک جسم کے ساتھ رہتے ہیں تب تک کام کے اور الگ ہونے سے نکمے ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح بات اپنے محل و موقع پر با معنی اور اپنے موقع سے الگ ہو جانے پر یا کسی دوسرے کے ساتھ ملانے سے بے معنی ہو جاتی ہے سنو اس کے یہ معنی ہیں +

اے جیو تو پرمیشور کی عبادت کر جس پرمیشور سے عالم کی پیدائش قیام اور پرورش ہوتی ہے جس کے بنانے اور قائم رکھنے سے یہ تمام مخلوقات عالم وجود میں آتی ہے یا جس کا برہم کے ساتھ رہنے کا تعلق ہے اس برہم کو چھوڑ کر دوسرے کی اپاسنا (عبادت) نہیں کرنی چاہئے اس چیتن ملتر (عین علم) لازوال ہمیشہ یکساں رہنے والے پرمیشور کی ذات میں مختلف چیزیں شامل نہیں ہیں بلکہ سب اپنی اپنی ذات سے الگ الگ پرمیشور کے بیچ میں

स्थूलभूतानि पुरुष इति पंचविंशतिगणः ॥

सांख्य सू० [अ० १ । सू० ६१] (سانکھ ا- ۶۱)

ستو (مقدار لطافت وپاکیزگی- رج (حرکت پذیری کی قابلیت یا مقامات حرکت) حالت متوسط (تم) (وزن) کثافت یا ذی شعوری ان تین گنوں کا جو ایک جامع جوہر ہوتا ہے اسے پرکرتی کہتے ہیں۔ اس سے بہت تتو (بدھی) اور بدھی سے اہنکار اور اس سے پانچ تن ماترا (عناصر لطیف) اور دس اندریاں (قوائے احساس) اور گیارہواں من پانچ تن ماتراؤں سے مٹی وغیرہ پانچ بھوت (عناصر کثیف) یہ کل چوبیس ہوتے ہیں اور پچیسواں پرش یعنی جیو اور پرمیشور ہے۔ ان میں سے پرکرتی اویکارنی (غیر مولود) اور بہت تتو (عقل) اہنکار (انانیت) نیز پانچ عناصر لطیف پرکرتی سے بنتے ہیں اور یہ اندریوں (قوائے احساس) من (دل) اور نیز عناصر کثیف کی بھی علت مادی ہے اور پرش نہ کسی کی علت مادی (اپادان کارن) اور نہ کسی کا معلول ہے۔

सदेव सोम्येदमग्र आसीत् ॥ १ ॥ سوال۔

असद्वा इदमग्र आसीत् ॥ २ ॥ [तैत्तिरीयोपनि० । ब्रह्मानन्दव० अनु० ७] आत्मैवेदमग्र आसीत् ॥ ३ ॥ [बृह० अ० १ । ब्रा० ४ , मं० १] ब्रह्म वा इदमग्र आसीत् ॥ ४ ॥

اے شویت کیتو! یہ عالم پیدایش سے پیشتر
(۱) بشکل ست (ہست)۔ (۲) بشکل است (غیر محسوس)۔ (۳) بشکل آتما روح اور (۴) بشکل برہم (پرمیشور) تھا۔

तदैक्षत बहुः स्यां प्रजायेयेति । सोऽकामयत बहुः स्यां प्रजायेयेति ॥ तैत्तिरीयोपनि० ब्रह्मानन्दवल्ली । अनु० ६ ॥

(تیتری اپنشد برہمانند ولی انو واک ۶) پھر وہی پرمیشور اپنی خواہش سے عالم کثرت میں آگیا۔

सर्वं खल्विदं ब्रह्म नेह नानास्ति किञ्चन ॥

یہ بھی اپنشد کا قول ہے جسقدر یہ عالم ہے وہ سب بالیقین برہم ہی ہے اس میں دوسری کسی قسم کی شے ذرا بھی نہیں ہے بلکہ یہ سب بذات خود برہم ہے۔

نویں ویدانتیوں کے مسئلہ کی تردید | جواب۔ ان حوالوں کے معنی کیوں بگاڑتے ہو؟

द्वा सुपर्णा सयुजा सखाया समानं वृक्षं परिषस्वजाते ।

तयोरन्यः पिप्पलं स्वाद्वत्त्यनश्नन्नन्यो अभि चाकशीति ॥ १ ॥

ऋ० मं० १ । सू० १६४ । मं० २०

शाश्वतीभ्यः समाभ्यः ॥ २ ॥ यजु० अ० ४० । मं० ८ ॥

وید سے | ۳- سوال - پرمیشور اور جیو دونوں کی ذی شعور اور ان میں پرورش کرنا وغیرہ صفات یکساں ہیں۔ ان میں باہم محیط اور محاط کا تعلق ہے اور باہم متر (مانوس) گویا قدیم اور ازلی ہیں ایسے ہی ورکش (درخت) جس کی جڑیں بصورت ازلی علت اور شاخیں بصورت معلول یعنی جو حالت کثیف میں آکر بھر پرلے کے وقت ذروں میں مل جاتا ہے تیسری ازلی شے ہے۔ ان تینوں کے فعل صفت اور عادات بھی ازلی ہیں جیو اور پرمیشور دونوں میں سے ایک یعنی جیو اس کائنات میں پاپ اور پن کے پھل کو اچھی طرح بھوگتا ہے اور دوسرا یعنی پرماتما کرموں کے پھل کو نہیں بھوگتا اور چاروں طرف یعنی اندر باہر سب جگہ موجود ہے جیو سے ایشور اور ایشور سے جیو اور ان دونوں سے پرکرتی اپنی ذات سے جدا ہے اور تینوں ازلی ہیں۔

ازلی و قائم جیووں یعنی مخلوقات کے لئے پرمیشور نے بذریعہ الہام وید (تمام علوم) کو ظاہر کیا ہے

अजामेकां लोहितशुक्लकृष्णां बह्वीः प्रजाः सृजमानां स्वरूपाः ।

अजो ह्येको जुषमाणोऽनुशेते जहात्येनां भुक्तभोगामजोऽन्यः ॥

[श्वेताश्वतरोपनिषदि । अ० ४ । मं० ५]

اپنشد سے | ۴- سوال - پرکرتی جیو اور پرمیشور تینوں غیر پیدا شدہ ہیں یعنی ان کی کبھی پیدائش نہیں ہوتی اور نہ کبھی پیدا ہوتے ہیں۔ گویا یہ تینوں اس عالم کے سبب یا علت ہیں ان کی علت کوئی نہیں۔ ازلی جیو اس اپنی پرکرتی کا بھوگ کرتا ہوا اس میں پھنستا ہے اور پرمیشور نہ اس میں پھنستا ہے اور نہ اس کو بھوگتا ہے ۔ (شویتا سوتر ۴-۵)

پرکرتی کی تعریف اور اس کے معلول | ۵- سوال - ایشور اور جیو کی تعریف ایشور کے مضمون میں کر چکے اب پرکرتی کی تعریف لکھتے ہیں۔

सत्वरजस्तमसां साम्यावस्था प्रकृतिः प्रकृतेर्महान् महतोऽहङ्-

कारोऽहङ्कारात् पञ्च तन्मात्राण्युभयमिन्द्रियं पञ्चतन्मात्रेभ्यः

اس کو اپنی قدرت سے حالت علت سے حالت معلول میں لایا (۲)

اے انسانو! جو سب سورج وغیرہ چیزوں کو قائم رکھنے والا اور جسقدر عالم ہوچکا ہے اور آگے ہوگا۔ اس تمام کا ایک بیمثل مالک پرمیشور ہے۔ وہ اس عالم کی پیدائش سے پہلے موجود تھا جس نے زمین سے لیکر سورج تک تمام عالم کو پیدا کیا ہے اس پرمیشور کی محبت سے عبادت کرنی چاہیئے (۳)

اے انسانو! جو سب کے اندر سمایا ہوا موجود کل پرمیشور ہے اور جو غیر فانی علت مادی اور جیو کا مالک اور زمین وغیرہ غیر ذی روح اور جیو سے بھی جدا ہے۔ وہی موجود کل ایشور گذشتہ آیندہ ہونے والے اور موجودہ عالم کا پیدا کرنے والا ہے۔ (۴)

جس پرمیشور نے اپنی رچنا (صفت کاملہ) سے زمین وغیرہ تمام کائنات کو پیدا کیا ہے جس سے جیو قائم ہیں جس کے اندر رہے میں تمام کائنات سما جاتی ہے۔ وہ برہم ہے۔ اس کے جاننے کی خواہش کرو۔ (۵)

जन्माद्यस्य यतः ॥ शारीरिक सू० अ० १ पा० १ ॥ सू० २ ॥

جس کے اختیار میں اس عالم کی پیدائش قائم وفنا ہے وہی برہم جاننے کے لائق ہے

تین پدارتھ انادی | ۲۔ سوال۔ اس دنیا کو پرمیشور نے پیدا کیا ہے یا کسی اور نے؟

جواب۔ اس کائنات کو اس علت فاعلی یعنی پرماتما نے پیدا کیا ہے مگر اس کی علت مادی پرکرتی ہے +

سوال۔ کیا پرکرتی کو پرمیشور نے پیدا نہیں کیا؟

جواب۔ نہیں وہ ازلی ہے +

سوال۔ ازلی کس کو کہتے ہیں اور کتنی اشیاء ازلی ہیں؟ +

جواب۔ ایشور جیو اور کائنات کی علت مادی (پرکرتی) تین چیزیں ازلی ہیں۔

سوال۔ اس کے متعلق کیا ثبوت ہے؟ جواب

از مترجم ۱؎ سبحان کائنات کی علت مادی کو پرکرتی کہتے ہیں گویا پرکرتی مادہ کی حالت اولین کا نام ہے جسکو ناقابل محسوس حالت میں سامرتھ (قدرت) وغیرہ بھی کہتے ہیں ۲؎ ورکش کے معنی درخت کے بھی ہیں یہ معنی مروجہ یعنی رسمی طرز ہیں۔ ورنہ ورکش کے معنی بلحاظ ویاکرن اپنے وجود کے ہیں جو معلول سے علت اور علت سے معلول ہونے والا ہے۔

آٹھواں باب

پیدائش قیام اور فناء عالم کا بیان

इयं विसृष्टिर्यत आ बभूव यदि वा दधे यदि वा न ।
यो अस्याध्यक्षः परमे व्योमन्त्सो अङ्ग वेद यदि वा न वेद ॥१॥
तम आसीत्तमसा गूळ्हमग्रे प्रकेतं सलिलं सर्वमा इदम् ।
तुच्छ्येनाभ्वपिहितं यदासीत्तपसस्तन्महिना जायतैकम् ॥ २ ॥
हिरण्यगर्भः समवर्त्तताग्रे भूतस्य जातः पतिरेक आसीत् ।
स दाधार पृथिवीं द्यामुतेमां कस्मै देवाय हविषा विधेम ॥ ३ ॥
पुरुष एवेदं सर्वं यद्भूतं यच्च भाव्यम् ।
उतामृतत्वस्येशानो यदन्नेनातिरोहति ॥ ४ ॥
यतो वा इमानि भूतानि जायन्ते येन जातानि जीवन्ति
यत्प्रयन्त्यभिसंविशन्ति तद्विजिज्ञासस्व तद् ब्रह्म ॥ ५ ॥ तैत्तिरीयोपनि० [भृगुवल्ली । अनु० १]

ऋ० मं० १ । सू० १२६ । मं० ७ । ३ ॥ यजु० अ० ३१ । मं० २ ॥
ऋ० मं० १० । सू० १२१ । मं० १ ॥

(تیتری اپنشد بھرگوا)

پرمیشور دنیا کی اُتپتی ستھتی اور پرلے کرتا ہے

اے (انگ) انسان! جس طرح سے یہ طرح طرح کی خلقت ظاہر ہوئی ہے جو اس کو قائم رکھتا اور فنا کرتا ہے اور جو اس دنیا کا مالک ہے جس میں موجود کل یہ سب اُتپتی (پیدائش) ستھتی (قیام) پرلے (فنا) پاتی ہے وہ پرمیشور ہے۔ اس کو تو جان اور کسی دوسرے کو دنیا پیدا کرنیوالا نہ مان (۱) یہ سب عالم پیدائش سے پیشتر تاریکی میں چھپا ہوا اندھیرے جیسا ناقابل تمیز اور آکاش کی طرح (جسم و شکل نہ رکھنے والا) تھا اور غیر محدود پرمیشور کے مقابلے میں محدود اور اس سے آچھادت (پرمیشور اس میں اور اس سے باہر موجود) تھا بعدازاں پرمیشور

عروض وغیرہ کی کتابیں علوم کی اشاعت کے لئے تصنیف کی ہیں۔ اگر پرماتما ویدوں کو ظاہر نہ کرے تو کوئی شخص کچھ بھی نہ بنا سکے۔ اس لئے وید پرمیشور کا کلام ہیں انہیں کے مطابق سب لوگوں کو چلنا چاہیئے۔ اگر کوئی کسی سے پوچھے کہ تمہارا کیا اعتقاد ہے تو یہی جواب دینا چاہیئے کہ ہمارا اعتقاد وید ہے یعنی جو کچھ ویدوں میں بیان کیا گیا ہے ہم اس کو مانتے ہیں اب اس کے آگے پیدائش کائنات کا مضمون لکھیں گے۔ یہ ایشور اور وید کے بارے میں مختصراً تشریح کی ہے۔ شری سوامی دیانند سرسوتی کی شستہ عبارت سے آراستہ ستیارتھ پرکاش کا ساتواں باب ایشور اور وید کے بیان میں ختم ہوا۔

ایسی ایسی شروع کی عبارت رکھکر تشریح کی ہے مگر وید سنگھتاؤں میں کسی کی عبارت نہیں رکھی اسلئے پرمیشور کے بنائے ہوئے چاروں وید اصلی درخت ہیں اور اشولائن وغیرہ سب شاخیں رشی منیوں کی بنائی ہوئی ہیں[1] پرمیشور کی نہیں۔ جو اس مضمون کی مزید تشریح دیکھنا چاہیں۔ وہ رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا میں دیکھ لیں ۔

وید گیان کا دینا ایشور کی بڑی مہربانی ہے

۷۸۔ جس طرح ماں باپ اپنی اولاد پر مہربانی کی نظر کر کے دل وجان سے ان کی بہتری چاہتے ہیں۔ اسی طرح پرماتمانے سب آدمیوں پر مہربانی کی نظر کر کے ویدوں کو ظاہر کیا جس سے انسان اودیا کی تاریکی اور توہمات کے پھندے سے چھوٹ کر ودیا وگیان[2] (ودیا سے حاصل شدہ علم) کے آفتاب کو پاکر اعلےٰ درجہ کی راحت میں رہیں۔ اور ودیا اور سکھوں کو بڑھاتے جاویں۔

وید غیر فانی ہیں

۷۹ **سوال۔** وید غیر فانی ہیں یا فانی؟

جواب۔ غیر فانی۔ کیونکہ پرمیشور کے غیر فانی ہونے کے باعث اس کے علم وغیرہ کی صفات بھی غیر فانی ہیں۔ جو اشیا غیر فانی ہیں ان کے صفات وفعل وخصلت بھی غیر فانی ہیں اور فانی جوہروں کے فانی ہوتے ہیں۔

سوال۔ کیا یہ کتابیں بھی غیر فانی ہیں؟

جواب۔ نہیں۔ کیونکہ کتاب تو کاغذ اور سیاہی سے بنی ہے وہ غیر فانی کیسے ہوسکتی ہے مگر جو الفاظ معنی اور تعلقات ہیں وہ غیر فانی ہیں۔

سوال۔ ایشور نے ان رشیوں کو گیان (علم) دیا ہوگا۔ اور اس گیان سے ان لوگوں نے وید بنائے ہونگے

جواب۔ علم بغیر شئے معلومہ کے نہیں ہوسکتا۔ گائیتری وغیرہ چھندوں (اوزان نظم) اور "شڈج" وغیرہ اور نکھی سروں کے علم سے مالامال گائیتری وغیرہ چھندوں کے بنانے کی طاقت سوائے علیم کل کے کسی اور میں نہیں ہے کہ جو اس قسم کا مخزن ہمہ علوم شاستر بنا سکے۔ ہاں ویدوں کے پڑھنے کے بعد رشی منی لوگوں نے "ویاکرن" (علم نحو) نرکت (علم لسان)

---

[1] یعنی رشیوں نے بعض مضامین ویدوں سے لیکر ان کی تشریح کی ہے۔

[2] گیان دو قسم کا ہوتا ہے ایک جو حواس کے ذریعہ حاصل ہو جسکو اندریہ گیان کہتے ہیں جیسے روپ رس وغیرہ کا گیان۔ دوم ودیا گیان جو بدھی کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے جیسے روپ رس کو دیکھکر اس جوہر کا گیان ہونا۔ جس میں یہ گن معلوم ہوتے ہیں (مترجم)۔

لکھا چلا آتا ہے مگر برہمن پستک کے شروع میں یا ادھیاء کے اختتام پر کہیں بھی نہیں لکھا
اور نروکت میں یہ لکھا ہے : इत्यपि निगमो भवति । इति ब्राह्मणम् ॥

(نیگم (وید) کا قول ہے - یہ برہمن کا (نروکت ۵-۳-۴) (مترجم)
نیز پانینی کا یہ سوتر ہے + छन्दोब्राह्मणानि च तद्विषयाणि ॥
(چھند اور برہمن دونوں کی پراکت علامت اس موقعہ پر تصور ہو سکتی ہے کہ جہاں پڑھنے والے اور جاننے والوں کی علامتوں کا تصور بھی ہو اشٹا دھیائی ۴-۲-۶۶) مترجم) -
اس سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وید تو منتر بھاگ اور برہمن اُن کی شرح ہیں اسکے متعلق جو مزید دیکھنا چاہے تو میری مرتب کی ہوئی "رگ وید آدی بھاشا بھومکا" میں دیکھ لیوے - وہاں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ یہ قول کتنے ہی حوالجات کے خلاف ہونیکے باعث کاتیائن کا نہیں ہو سکتا - اور اگر اس قول کو درست مانیں تو وید کبھی قدیم نہیں ہو سکینگے کیونکہ برہمن گرنتھوں میں بہت سے رشی مہرشی راجاؤں وغیرہ کی روایات لکھی ہیں روایات جس کے متعلق ہوتی ہیں وہ اس کے پیدا ہونے کے بعد لکھی جاتی ہیں اسلئے وہ کتاب بھی گویا اس کی پیدائش کے بعد بنتی ہے - ویدوں میں کسی کی روایت نہیں ہے بلکہ بالخصوص جس جس لفظ سے علمی واقفیت ہووے - ان لفظوں کا استعمال کیا گیا ہے کسی انسان کا نام یا خاص حکایت کا ذکر اذکار ویدوں میں نہیں ہے -

شاکھائیں ویدوں میں شامل نہیں | **سوال** - ویدوں کی کتنی شاکھائیں ہیں ؟

جواب - ایک ہزار ایک سو ستائیس (۱۱۲۷) -

سوال - ساکھا کس کو کہتے ہیں ؟ **جواب** - شرح کو شاکھا کہتے ہیں +

سوال - دنیا میں عالم لوگ ویدوں کے جزوی حصّوں کو شاکھا مانتے ہیں + ؟

جواب - تھوڑا سا غور کرو تو معاملہ صاف ہے کیونکہ جس قدر شاکھا ہیں وہ اشولائن وغیرہ رشیوں کے نام سے مشہور ہیں اور منتر سنگھتائیں پرمیشور کے نام سے مشہور ہیں جسطرح چاروں ویدوں کو پرمیشور کا بنایا ہوا مانتے ہیں اسی طرح اشولائن وغیرہ ساکھاؤں کو اُس اُس رشی کا (جس کے نام سے وہ مشہور ہیں) بنایا ہوا مانتے ہیں اور سب شاکھاؤں میں منتروں کے ابتدائی جملے رکھکر تشریح کی گئی ہے مثلاً تیتریا شاکھا میں इषे त्वोर्जे त्वेति

کے بغیر نیمتک چیز موجود نہیں ہو سکتی۔

رشیوں نے کس طرح وید ارتھ جانا۔

۷۵ سوال۔ وید سنسکرت زبان میں ظاہر ہوئے اور اگنی وغیرہ رشی لوگ اس سنسکرت زبان کو نہیں جانتے تھے پھر انہوں نے ویدوں کے معنے کیسے سمجھے۔

جواب۔ پرمیشور نے بتلایا اور دھرماتما یوگی مہرشی لوگ جب جب جس جس منتر کے معنی جاننے کی خواہش سے توجہ کو یکسو کر کے پرمیشور کی ہستی میں سمادھی (مراقبہ) کے اندر قائم ہوئے تب تب پرماتما نے مطلوبہ منتروں کے معنی جتلائے۔ جب بہت لوگوں کے اتماؤں میں وید کے معنی ظاہر ہوئے تب رشی منیوں نے وہ معنی معہ رشی منیوں کی روایات کے کتابوں میں لکھے ان کا نام برہمن یعنی برہم جو بمعنی وید ہے اس کی شرح ہونے کے باعث برہمن نام رکھا گیا ہے۔ اور ऋषयो (मन्त्रदृष्टयः) मन्त्रान्सम्प्रादुः

رشی کون ہے؟

(رشی منتر کے دیکھنے والے اور منتروں کو اچھی طرح سمجھنے والے ہیں۔ اررنیت ۱-۲۰ مترجم)

جس جس منتر کے معنی[1] کا انکشاف جس جس رشی کو ہوا اور پہلے ہی ہوا جس سے پیشتر اس منتر کے معنی کسی نے ظاہر نہیں کئے تھے۔ نیز اس نے دوسروں کو پڑھایا بھی تھا۔ اس توضیح کے لئے آجتک اس اس منتر کے ساتھ رشی کا نام بطور یادگار کے لکھا چلا آتا ہے جو شخص ان رشیوں کو منتروں کا مصنف بتلادے اس کو غلط سمجھنا چاہیئے۔ وہ تو منتروں کے معنی کو ظاہر کرنے والے ہیں ✦

سوال۔ وید کن کتابوں کے نام ہیں؟

وید منتر سنگھتاؤں کا نام

۷۶ جواب۔ رگ یجر سام اور اتھرو منتر سنگھتاوں کا اوروں کا نہیں ✦

मन्त्रब्राह्मणयोर्वेदनामधेयम् ॥

وید میں برہمن گرنتھ داخل نہیں

۷۷ سوال (منتر اور برہمن کا نام وید ہے)۔ اس قسم کے کاتیاین[2] وغیرہ کے بنائے ہوئے پرتگیا سوتر کے معنی کیا کروگے۔

جواب۔ دیکھو سنگھتا پستک کے شروع میں اور ادھیائے کے اختتام پر ہمیشہ سے لفظ وید

[1] معنی سے مراد منتر کی خاص خاص باریکیوں کے علم سے ہے۔ مترجم

[2] کاتیاین ایک رشی کا نام ہے (مترجم)

صرف ویدہی اس قسم کے ہیں۔ دیگر کتب بائیبل۔ قرآن وغیرہ نہیں اس کی مفصل تشریح بائیبل اور قرآن کے مضامین میں یعنی تیرہویں اور چودہویں باب میں کی جائے گی۔

تمام علوم کا منبع وید

۴۷ سوال - ایشور کی طرف سے وید کے ظاہر ہونے کی کچھ بھی ضرورت نہیں کیونکہ انسان بتدریج واقفیت بڑھاتے بڑھاتے بعد میں کتاب بھی بنا سکتے ہیں۔ **جواب** ہرگز نہیں بنا سکتے۔ کیونکہ علت کے بغیر معلول کا پیدا ہونا ناممکن ہے جس طرح جنگلی آدمی کائنات کو دیکھکر بھی عالم نہیں ہوتے اور جب اُن کو کوئی سکھانے والا مِل جائے تو عالم ہو جاتے ہیں نیز اب بھی کسی سے پڑھنے کے بغیر کوئی بھی آدمی عالم نہیں ہوتا۔ اسی طرح اگر پرماتما ان ابتدائے پیدائش کے رشیوں کو وید کا علم نہ پڑھاتا اور نہ وہ دوسروں کو پڑھاتے تو تمام لوگ بے علم ہی رہجاتے مثلاً کسی کے بچہ کو پیدا ہوتے ہی تنہا جگہ میں جاہلوں یا جانوروں کی صحبت میں رکھا جائے تو جیسی صحبت ہوگی وہ ایسا ہی ہو جائیگا۔ اس امر کی نظیر جنگلی بھیل وغیرہ ہیں جبتک ملک آریہ ورت سے تعلیم نہیں دی گئی تھی تب تک مصر یونان۔ یوروپ وغیرہ ممالک کے باشندوں کو ذرا بھی علم نہیں ہوا تھا اور یوروپ کے کولمبس وغیرہ لوگ جبتک امریکہ میں نہیں گئے تھے تب تک وہ ہزاروں بلکہ لاکھوں کروڑوں برسوں سے جاہل یعنی علم سے بے بہرہ تھے[1] بعد میں نیک تربیت کے پانے سے عالم ہو گئے۔ اسی طرح پیدائش کے شروع میں پرماتما سے علم و تربیت کے ملنے کے باعث ہر زمانہ میں یکے بعد دیگرے عالم بنتے گئے۔

स पूर्वेषामपि गुरुः कालेनानवच्छेदात्॥ (یوگ سمادھی پاد ۲۶)

(وہ پہلوں کا بھی گورو ہے۔ زمانہ سے محدود نہ ہونیکی وجہ سے یوگ درشن سمادھی پاد سوتر ۲۶ مترجم)

جس طرح موجودہ زمانہ میں ہم لوگ اُستادوں سے پڑھکر عالم ہوتے ہیں اسیطرح پرمیشور شروع پیدائش میں پیدا ہوئے۔ اگنی وغیرہ رشیوں کا گرو یعنی پڑھانیوالا ہے کیونکہ جس طرح جیو گہری نیند اور پرلے میں علم سے خالی ہو جاتے ہیں اسطرح پرمیشور نہیں ہوتا ہے اس کا علم جاودانی ہے۔ اس لئے یہ بات بالیقین جاننی چاہئے کہ سبب (علت)

[1] یعنی جو ملک کہ عالم ہو چکے ہیں اب ان میں سے بھی کوئی شخص بغیر پڑھنے لکھنے کے عالم نہیں ہوتا (مترجم)

جواب۔ وہی چار سب جیوں سے زیادہ ترپاک آتما تھے۔ دوسرے لوگ ان کی مانند نہیں تھے۔ اس لئے انہی کے باطن میں پاک علم کا اظہار کیا۔

ویدسنسکرت میں کیوں ظاہر ہوئے

۴۷ سوال۔ کیا وجہ ہے کہ کسی ملک کی زبان میں ویدوں کا اظہار نہ کیا اور سنسکرت میں کیا؟

جواب۔ اگر کسی ملک کی زبان میں اظہار کرتا تو ایشور طرفدار ٹھہرتا کیونکہ جس ملک کی زبان میں اظہار کرتا۔ ویدوں کے پڑھنے پڑھانے میں وہاں کے لوگوں کو سہولت اور دوسرے ملک والوں کو مشکل ہوتی۔ اس لئے سنسکرت میں ہی اظہار کیا جو کسی ملک کی زبان نہیں ہے۔ اور ویدوں کی زبان دیگر تمام زبانوں کا ماخذ ہے پس اسی میں ویدوں کو ظاہر کیا کہ جس طرح ایشور کی زمین وغیرہ آفرینش تمام ملکوں اور ملک والوں کے لئے ایک سی اور تمام علم صنعت کی علت (باعث) ہے۔ اسی طرح پرمیشور کی علمی زبان بھی ایک سی ہونی چاہیئے کہ اس طرح سب ملک والوں کو پڑھنے پڑھانے میں یکساں محنت ہونے کے باعث ایشور طرفدار نہیں ٹھہرتا اور وہ سب زبانوں کا ماخذ بھی ہے۔

وید ایشور کا کلام ہے

۴۸ سوال۔ اس کا کیا ثبوت ہے کہ وید ایشور کے بنائے ہوئے ہیں اور کسی کے بنائے ہوئے نہیں؟

جواب۔ جس طرح ایشور پاک تمام علوم کا جاننے والا بے لوث صفات۔ فعل اور فطرت رکھنے والا عادل رحیم وغیرہ صفات سے موصوف ہے اسیطرح جس کتاب میں ایشور کی صفات فعل اور فطرت کے مطابق بیان ہو وہ ایشور کی بنائی ہوئی ہے اور نہیں۔ نیز جس میں سلسلہ کائنات پرتیکش وغیرہ ثبوت نیک اور پاکیزہ نفس لوگوں کے چال چلن کے خلاف بیان نہ ہوں وہ ایشور کا کلام ہے۔ جس طرح ایشور کا علم منزہ من الخطا ہے اسیطرح جس کتاب میں غلطی سے مبرا علم کا بیان ہو وہ ایشور کا کلام ہے۔ جیسا پرمیشور ہے ویسا (یعنی جو ایشور کے اوصاف ہیں انکے عین مطابق) اور جس طرح سلسلہ کائنات رکھا گیا ہے۔ اسی طرح ایشور جگت معلول۔ علت اور جیو کا جس میں بیان ہو وہ کتاب پرمیشور کا کلام ہے۔ نیز جو پرتیکش وغیرہ ارکان ثبوت کے غیر مخالف ہو۔ اور پاک آتما کی طبیعت کے خلاف نہ ہو۔

کیونکہ منہ اور زبان کی حرکت کے بغیر ہی من کے اندر بہت سے امور کی غور و پرداخت اور لفظوں کا تلفظ ہوتا رہتا ہے۔ کانوں کو انگلیوں سے بند کر کے دیکھو سنو کہ بغیر منہ اور زبان اور تالو وغیرہ مخرجوں کے کیسی کیسی آوازیں ہو رہی ہیں اسیطرح ضابط القلوب ہونے سے اس نے جیوؤں کو اپدیش کیا ہے۔ البتہ تلفظ کی ضرورت صرف دوسروں کو جتلانے کے لئے ہؤا کرتی ہے چونکہ پرمیشور بے شکل اور موجود کل ہے۔ پس اپنی تمام وید ودیا کو کا اپدیش جیوؤں کے اندر موجود ہونے سے جیو آتما پر روشن کر دیتا ہے۔ ازاں بعد وہ آدمی اپنے منہ کے تلفظ سے دوسرے کو سناتا ہے۔ اس لئے ایشور پر یہ اعتراض نہیں آسکتا۔

ویدچار رشیوں کے آتما میں ظاہر ہوئے

۷۰ سوال۔ ویدوں کا اظہار کب اور کیسے کیا گیا؟

جواب

अग्नेर्ऋग्वेदो वायोर्यजुर्वेदः सूर्यात्सामवेदः

پہلے پہل یعنی پیدائش کے شروع میں پرماتما نے اگنی وایو ادیتہ اور انگرہ رشیوں سے آتما میں ایک ایک وید کو ظاہر کیا۔

سوال یो वै ब्रह्माणं विदधाति पूर्वं यो वै वेदांश्च प्रहिणोति तस्मै ॥ سوتاشوتر ۶-۱۸

یہ اپنشد کا قول ہے اس قول کے بموجب تو برہما جی کے دل میں ویدوں کا اپدیش کیا گیا ہے۔ پھر اگنی وغیرہ رشیوں کے آتما میں کیوں کیا؟

جواب۔ برہما کے آتما میں اگنی وغیرہ کے ذریعہ سے قائم کرایا۔ دیکھو منو میں کیا لکھا ہے

अग्निवायुरविभ्यस्तु त्रयं ब्रह्म सनातनम् ।
दुदोह यज्ञसिद्ध्यर्थमृग्यजुः सामलक्षणम् ॥ (منو ۱-۲۳)

برہما نے شروع پیدائش میں آدمیوں میں پیدا کر کے اگنی وغیرہ چاروں مہارشیوں سے ذریعہ چاروں وید برہما کو حاصل کرائے اور اس برہما نے اگنی وایو۔ آدیتہ اور انگرا سے رگ۔ یجر۔ سام اور اتھروید کو حاصل کیا۔

کیوں انہی چار پر ہی وید ظاہر ہوئے

۷۱ سوال۔ ان چاروں پر ہی ویدوں کو ظاہر کیا اوروں پر نہیں اس سے ایشور رعایت کا ملزم ٹھیرتا ہے۔

چونکہ اس کے لئے کوئی چیز نہ تو غیر میسر ہے اور نہ کوئی اس سے اچھی۔ اور بوجہ خود کامل سکھ والا ہونے کے وہ سکھ کی تمنا بھی نہیں رکھتا۔ اس لئے ایشور میں خواہش کا تو امکان نہیں مگر "ایکھشن" ہے۔ یعنی سب قسم کی ودیا کی نموداری اور تمام کائنات کو بناتا ہے۔" اس کو ایکھشن کہا گیا ہے۔

ایسے ایسے مختصر مطالب سے سجن لوگ بہت کچھ سمجھ لینگے۔ اسقدر مضمون اختصار کے ساتھ ایشور کے بارے میں لکھکر اب وید کی بابت لکھتے ہیں۔

وید ایشوری گیان ہے

यस्मादृचो अपातक्षन् यजुर्यस्मादपाकषन् । सामानि यस्य लोमान्यथर्वाङ्गिरसो मुखम् । स्कम्भन्तं ब्रूहि कतमः स्विदेव सः ॥ अथर्व० कां० १० । प्रपा० २३ । अनु० ४ । मं० २० ॥

۶۸ سوال۔ جس پرماتما سے رگوید۔ یجروید۔ سام وید۔ اور اتھروید ظاہر ہوتے ہیں وہ کونسا دیوتا ہے؟ | ویدوں کے ایشوروکت ہونے میں پرمان

جواب۔ وہ پرماتما جو سب کو پیدا کر کے ضبط میں لائے ہوئے ہے۔

स्वयम्भूर्याथातथ्यतोऽर्थान् व्यदधाच्छाश्वतीभ्यः समा॰

यजु० अ० ४० । मं० ८ ॥　　(یجو ۸-۴۰)

جو خود بخود موجود ہر جگہ موجود۔ پاک۔ ازلی سب سے بے جسم و شکل پرمیشور ہے وہ اپنی ازلی رعایا جیووں کی بہبودی کی خاطر تمام علوم کا اپدیش (تلقین) بذریعہ ویدوں کے ٹھیک ٹھیک طریقہ پر کرتا ہے۔

۶۹ سوال۔ آپ پرمیشور کو شکل والا مانتے ہو یا بے شکل؟ | نراکار پرمیشور سے وید کا پرکاش

جواب۔ بے شکل۔

سوال۔ اگر بے شکل ہے تو وید ودیا کا اپدیش منہ سے حروف کا تلفظ کئے بغیر کس طرح ہو سکا ہوگا۔ کیونکہ حروف کے تلفظ میں تالو وغیرہ مخرج اور زبان کی حرکت ضرور ہونی چاہئے۔

جواب۔ چونکہ پرمیشور قادر مطلق اور موجود کُل ہے۔ اس کو ہر جگہ موجود ہونے کی وجہ سے جیووں کو وید ودیا کے اپدیش کرنے میں کچھ بھی منہ وغیرہ کی حاجت نہیں کیونکہ منہ اور زبان سے حروف کا تلفظ اپنے سے جدا آدمی کو جتلانے کے لئے کیا جاتا ہے نہ کہ اپنے لئے

جواب۔ دونوں طرح کا ہے۔

سوال۔ بھلا ایک میان میں دو تلواریں بھی رہ سکتی ہیں؟ ایک شے میں باصفت اور بے صفت ہونا کس طرح ہو سکتا ہے؟

جواب۔ جسطرح جڑ چیزوں میں شکل وغیرہ صفات ہیں۔ اور چیتن کی صفات علمیت وغیرہ جڑ میں نہیں ہیں۔ اسی چیتن میں خواہش وغیرہ صفات ہیں مگر شکل وغیرہ جڑ کی صفات نہیں ہیں۔ جو صفات رکھتا ہو وہ سگن (باصفت) اور جو صفات نہ رکھتا ہو وہ نرگن (بے صفت) کہلاتا ہے۔ اپنی اپنی طبعی صفات کے رکھنے اور دوسری متضاد کی صفات نہ رکھنے کے باعث سب اشیا سگن اور نرگن ہیں۔ کوئی بھی ایسا پدارتھ نہیں ہے کہ جس میں محض نرگن پنا یا محض سگن ہونا پایا جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ ایک ہی میں سگن اور نرگن ہونا ہمیشہ رہتا ہے۔ اسیطرح پرمیشور اپنے لا انتہا علم و طاقت وغیرہ صفات کے باعث سگن اور شکل وغیرہ جڑ کے اوصاف اور مخالفت وغیرہ جیو کے صفات نہ رکھنے کے باعث نرگن کہلاتا ہے +

سگن اور نرگن کے عام مشہور معنی کی تردید | ۶۵ سوال۔ دنیا میں غیر شکل والی چیز کو نرگن اور شکل والی چیز کو سگن کہتے ہیں یعنی جب پرمیشور جنم نہیں لیتا ہے تب نرگن اور جب اوتار لیتا ہے تب سگن کہلاتا ہے۔

جواب۔ یہ وہم محض برعکس علم اور کم علم والوں کا ہے جو علم سے بے بہرہ ہوتے ہیں وہ حیوانوں کی مانند جو کچھ کہتے رہتے ہیں جس طرح سن بپات (فاسد الاخلاط) تپ میں مبتلا ہوا ہوا آدمی بے معنی باتیں کیا کرتا ہے اسیطرح نے علموں کی باتوں کو فضول سمجھنا چاہیئے۔

پرمیشور میں نہ راگ ہے نہ ویراگ | ۶۶ سوال۔ پرمیشور راگی ہے یا ویرکت؟

جواب۔ اس میں دونوں باتیں نہیں کیونکہ راگ (الفت) اپنے سے الگ اور اچھی اشیا میں ہوتا ہے۔ مگر پرمیشور سے کوئی شے الگ یا اچھی نہیں ہے اسلئے اس میں الفت کا ہونا ممکن نہیں اور جو میسر چیز کو چھوڑ دیوے اس کو ویرکت کہتے ہیں۔ ایشور بوجہ موجود کل ہونے کے کسی چیز کو نہیں چھوڑ سکتا۔ اس لئے ویرکت بھی نہیں۔

ایشور میں خواہش | ۶۷ سوال۔ ایشور میں خواہش ہے یا نہیں؟

جواب۔ ویسی خواہش نہیں (جیسی کہ تم خیال کرتے ہو) نہیں کیونکہ خواہش بھی غیر میسر اچھی چیز کی اور جسکے ملنے سے کسی قسم کا سکھ ہو اس کی ہوتی ہے تو ایسی خواہش پرمیشور میں کیسے ہو سکتی ہے۔

وہ ایک کہلاتے ہیں مثلاً دنیا میں کہا جاتا ہے کہ دیودت یجنہ دت و وشنو متر ایک ہیں یعنی غیر مخالف ہیں غرضیکہ اختلاف نہ رہنے سے سکھ اور اختلاف کے ہونے سے دکھ ملتا ہے۔

برہم اور جیو کا دائمی بھید

۴۳ سوال - برہم اور جیو کی ہمیشہ ایکتا اور انیکتا (وحدت اور کثرت) رہتی ہے یا کبھی دونوں مل کر ایک بھی ہو جاتے ہیں؟ کہ نہیں؟

جواب - ابھی قبل ازیں کچھ جواب دے دیا گیا ہے۔ لیکن (مخفی نہ رہے) کہ مشابہت اور لازم ملزومیت ہونے کے باعث اتحاد ہوتا ہے۔ مثلاً آکاش سے شکل یا جسم والے جوہر کا بوجہ غیر ذی نفس ہونے اور کبھی علیحدہ نہ رہنے کے اتحاد ہوتا ہے۔ نیز آکاش کے حاظ کرنا لطافت بے شکلی و بے حد ہونا وغیرہ اوصاف سے اور شکل والی چیزوں کی محدودیت اور دکھائی دینا وغیرہ مخالف خاصیتوں سے فرق ہوتا ہے یعنی جس طرح سے پرتھوی وغیرہ جوہر آکاش سے کبھی علیحدہ نہیں رہتے کیونکہ لازم ملزوم ہیں یعنی جگہ کے بغیر کثیف جوہر کبھی نہیں رہ سکتا اور (ساتھ ہی) بلحاظ ذاتی علیحدہ یعنی وجود میں الگ ہونے کے باعث ان میں علیحدگی ہے۔ اسی طرح برہم کے موجود کل ہونے کی وجہ سے جیو اور پرتھوی وغیرہ جوہر اس سے الگ نہیں رہ سکتے اور وجود کے لحاظ سے ایک بھی نہیں ہوتے۔

جس طرح گھر بنانے سے پہلے علیحدہ علیحدہ مقاموں میں مٹی لکڑی اور لوہا وغیرہ اشیا آکاش میں ہی رہتی ہیں۔ نیز جب وہ گر جاوے یعنی گھر کے سب اجزا علیحدہ علیحدہ مقام میں چلے جاویں۔ تب بھی آکاش میں رہتے ہیں یعنی تینوں زمانوں میں آکاش سے الگ نہیں ہو سکتے اور باعتبار علیحدگی وجود کے نہ کبھی ایک تھے اور نہ ہیں اور نہ ہونگے۔ اسی طرح جیو اور تمام دنیا کے اشیاء پرمیشور میں جدا جدا محیط علیہ ہونے کے باعث تینوں زمانوں میں پرماتما سے علیحدہ ہیں اور وجود میں علیحدہ ہونے کی وجہ سے ایک کبھی نہیں ہو جاتے آجکل کے ویدانتیوں کی نظر کانے آدمیوں کی مانند تعمیم کی طرف جھکنے اور تخصیص سے الگ ہونے پر الٹی ہو گئی ہے۔ ایسا کوئی بھی جوہر نہیں ہے کہ جس میں باصفت اور بے صفت ہونا (بعض صفات کا ہونا اور بعض کا نہ ہونا) تعمیم تخصیص مشابہت غیر مشابہت اور اپنی خصوصیت نہ ہو۔

سگن اور نرگن دونوں صفات کا ایک جگہ ہونا

۴۴ سوال - پرمیشور سگن ہے یا نرگن؟

---

۲ یہ لفظ مطلب کی توضیح کے لئے ترجمہ میں ازدیاد کیا گیا۔ (مترجم)

۳ یہ الفاظ " " " " ازدیاد کئے گئے ہیں۔

ص اور جب گھر بن جاوے تب بھی آکاش میں ہی رہتی ہیں۔

ہے۔ پھر کیوں تردید کرتے ہو۔

جواب۔ تھوڑے سے یکساں خاصہ کی مطابقت سے وحدت ممکن نہیں۔ جس طرح پرتھوی غیر ذی نفس اور دکھائی دینے والی ہے اسیطرح جل اگنی وغیرہ بھی غیر ذی نفس اور دکھائی دینے والے ہیں۔ اور تس پر بھی ایک نہیں بنجاتے انہیں غیر مشابہ اوصاف تفرق کرنیوالے ہیں یعنی مختلف خواص مثلاً بو۔ خشکی۔ ٹھوس پن وغیرہ صفات پرتھوی کے اور ذائقہ مائعیت (بہنا و چکنا پن) و نرمی وغیرہ خواص جل کے اور شکل و جلانا وغیرہ خاصیتیں اگنی کی ہونیسے وہ ایک نہیں ہو جاتے جسطرح انسان اور چیونٹی آنکھ سے دیکھتے منہ سے کھاتے اور پاؤں سے چلتے ہیں تاہم انسان کی صورت دو پاؤں والی اور چیونٹی کی صورت بہت پاؤں والی وغیرہ جدا ہونے سے ایک نہیں ہوتے اسیطرح پرمیشور کے اوصاف لا انتہا۔ علم راحت طاقت فعل اور بے خطا اور ہر جگہ بذاتہ موجود ہونا جیو سے مختلف اور جیو کی صفتیں کم علمی کم طاقتی ایک جگہ پر موجود ہوگی۔ ہر قسم کا مغالطہ اور محدودیت وغیرہ برہم سے مختلف ہونے کے باعث جیو اور پرمیشور ایک نہیں ہیں۔ کیونکہ انکا وجود بھی بوجہ اسکے کہ پرمیشور غایت درجہ لطیف اور جیو بہ نسبت اسکے کسی قدر کثیف ہے علیحدہ علیحدہ ہے۔

بر ہدارنیک کا ایک قول　سوال ۴۲

अथोदरमन्तरं कुरुते । अथ तस्य भयं भवति द्वितीयाद्वै भयं भवति ॥

برہدارنیک کا قول ہے جو شخص برہم اور جیو میں ذرا بھی فرق کرتا ہے۔ اس کو خوف ہوتا ہے کیونکہ دوسرے سے ہی خوف ہوا کرتا ہے۔

جواب۔ اسکے معنی یہ نہیں ہیں۔ بلکہ (یہ مراد ہے کہ) جو شخص جیو اور پرمیشور سے انکار کرے یا پرماتما کو کسی مکان یا زمان میں محدود مانے یا اس کی ہدایت وصفات و فعل و فطرت کے خلاف مانے یا کسی دوسرے آدمی سے دشمنی کرے۔ اسکو خوف حاصل ہوتا ہے کیونکہ یہ دوئیا بدھی (مخالفانہ خیال کہ ایشور سے مجھ کو کچھ تعلق نہیں رکھے) نیز (اگر کوئی) کسی آدمی کو کہے کہ میں تجھ کو کچھ نہیں سمجھتا۔ تو میرا کچھ نہیں کر سکتا یا کسی کو نقصان پہونچاتا یا دکھ دیتا جاوے تو اسکو اس سے خوف ہوتا ہے برخلاف اسکے اگر ہر طرح کا عدم اختلاف ہو تو

ل الفاظ مندرجہ خطوط وحدانی مطلب کو واضح کرنے کی غرض سے ترجمہ میں ایزاد کئے گئے ہیں۔ (مترجم)

کا نام ہے تو لحہ لحہ میں زوال پذیر ہونے کی وجہ سے نابود ہو جائیگا۔ پھر مکتی کا سکھ کون بھوگے گا اسلئے برہم جیوا ور جیو برہم نہ کبھی ہوا ہے اور نہ ہو گا۔

ادویت یعنی عدم اثنیت کی تشریح

سوال - तो सदेव सोम्येदमग्र आसी देकमेवाद्वितीयम्

(اے پیارے پہلے ایک ہی برحق اور لاثانی تھا چھاندوگیہ اپنشد مترجم)

یہ ادویت (وحدت) کس طرح ثابت ہو گی ہمارے اعتقاد میں تو برہم سے علیحدہ کوئی فرق ہمجنس و غیر جنس و اجزا ذاتی کا نہ ہونیکے باعث ایک ہے اگر جیو دوسری چیز ہو تو ادویت کیسے ثابت ہو سکتا ہے

جواب - اس وہم میں پڑ کر کیوں ڈرتے ہو موصوف مخصوص اور صفت تخصیصی کے علم کو سمجھو کہ انکا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ اگر کہو صفت تخصیصی تمیز پیدا کرنے والی ہوتی ہے تو اتنا اور بھی مانو کہ صفت تخصیصی اپنی اور نیز ہر دو کی موجودگی اور اسکا اظہار کرنیوالی بھی ہوتی ہے پس سمجھو کہ "ادویت" صفت تخصیصی برہم کی ہے اس میں تمیز پیدا کرنیکا خاصہ تو یہ ہے کہ ادویت ہوتا یہ دیگر بہت سے جیووں اور عنصروں سے برہم کو الگ کرتا ہے اور اظہار کرنے کا اس میں خاصہ یہ ہے کہ برہم کے ایک ہونے کی تخصیص ہوتی ہے مثلاً:۔

کسی نے کسی سے کہا کہ اس شہر میں دیووت لاثانی دولتمند اور اس لشکر میں وکرم سنگھ لاثانی بہادر ہے۔ تو اس سے کیا ثابت ہوا کہ اس شہر میں دیووت کی مانند دوسرا دولتمند اور اس لشکر میں وکرم سنگھ کے برابر دوسرا بہادر نہیں ہے اس سے کم تو ہیں اور پرتھوی وغیرہ اشیاء غیر ذی نفس اور جانور وغیرہ متنفس اور درخت وغیرہ دیگر چیزیں بھی ہیں۔ ان کی نفی نہیں ہو سکتی گویا ان چیزوں کی موجودگی میں لاثانی لفظ کی موجودگی دیووت اور بکرم سنگھ کی مخصوص صفت کا اظہار ہے اسی طرح جیو یا پرکرتی برہم کے برابر نہیں ہیں۔ البتہ کمتر مرد ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ برہم ہمیشہ ایک ہے جیو اور پرکرتی کے عناصر بہت سے ہیں انسے الگ کر کے برہم کی ایکتا (وحدت) کو ثابت کرنیوالی ایک صفت "ادویت" یا "ادوتیہ" ہے اسلئے جیو یا پرکرتی اور اکاریہ معلول صورت دنیا کی معدومیت اور نفی نہیں ہو سکتی یہ سب ہیں ضرور مگر برہم کے برابر نہیں۔ اس سے نہ تو "ادویت" کے ثبوت میں اور نہ "دویت" (اکثرت) کے ثبوت میں نقص عائد ہوتا ہے۔ گھبراہٹ میں مت پڑو اور سوچو اور سمجھو۔

جیو اور برہم کی مشابہت سے یکتا ثابت نہیں ہوتی

سوال - برہم کے اوصاف ہست مطلق علم مطلق راحت مطلق جیو کے اوصاف ہستی علم اور عزیز الوجودی کے سبب وحدت پائی جاتی

ان بھی ادویت ہوتا بتلاتا ہے کہ جسطرح جیووں اور عنصروں کا ثانی عنصروں اور جیووں میں مل سکتا ہے۔ ... طرح پرمیشور کا کوئی ثانی نہیں ہے

ہونے کی صفت ہونیکے باعث دائمی تعلق کسی جوہر کے ساتھ ہے اور ایسا ماناجائے تو سَموائے سمبندھ (دائمی تعلق) غیرابدی کبھی نہیں ہو سکتا۔ نیز جس طرح جسم کے ایک مقام پر پھوڑا ہونے سے تمام جسم میں دُکھ پھیل جاتا ہے۔ اسی طرح ایک موقعہ پر برعکس علم اور سُکھ دُکھ۔ تکالیف ہونے سے سارا برہم دکھ وغیرہ محسوس کریگا۔

(ب) انت کرن کی اُپادھی برہم کو نہیں لگ سکتی — اگر کاریہ اُپادھی یعنی عارضی انت کرن کے متعلق سے پر برہم کو جیو ماناجائے تو ہم پوچھتے ہیں۔ کہ برہم سب جگہ موجود ہے۔ یا محدود۔ اگر کہو کہ برہم سب جگہ موجود ہے اور عوارض محدود یعنی ایک مقامی اور الگ الگ ہیں تو انت کرن چلتا پھرتا ہے یا نہیں

جواب۔ چلتا پھرتا ہے۔ سوال۔ "انت کرن" کیساتھ برہم بھی چلتا پھرتا ہے یا مقیم رہتا ہے

جواب۔ مقیم رہتا ہے۔

سوال۔ تو انت کرن جس جس موقعہ کو چھوڑتا ہے اس موقعہ کا برہم بے علمی سے آزاد اور جس جس موقعہ پر پہونچتا ہے۔ اس موقعہ کا پاک برہم بے علم ہو جاتا ہوگا۔ اسی طرح ہر لمحہ میں باعلم اور بے علم برہم ہوتا رہے گا۔ اور مکتی اور بندھن بھی لمحہ لمحہ میں زائل ہوتے رہیں گے اور جسطرح ایک کے دیکھے ہوئے کو دوسرا یاد نہیں کر سکتا اسی طرح کل کی دیکھی یا سُنی ہوئی چیز یا بات کا علم نہیں رہتا۔ کیونکہ جس وقت دیکھا سنا تھا وہ دوسرا مقام اور دوسرا وقت تھا۔ اور جب یاد کرتا ہے وہ دوسرا وقت اور مقام ہے۔ اگر کہو کہ برہم ایک ہے تو وہ علیم کل کیوں نہیں؟ اگر کہو کہ انت کرن علیحدہ علیحدہ ہیں۔ اس وجہ سے وہ بھی علیحدہ علیحدہ ہو جاتا ہوگا تو وہ جڑ (غیر ذی نفس) ہے اس میں علم نہیں ہو سکتا۔ اگر کہو کہ نہ محض برہم اور نہ محض انت کرن کو علم ہوتا ہے بلکہ انت کرن میں ٹھیرے ہوئے "چدابھاس" (عکس چیتن) کو علم ہوتا ہے تو بھی انت کرن کے ذریعے چیتن ہی کو علم ہوا۔ پس وہ آنکھوں کے ذریعہ تکمیل البصارت اور تکمیل العلم کیوں ہے؟

برہم اور جیو کا بھید ۵۹۔ اس لئے علت اور معلول عوارض کے تعلق کی بنا پر برہم کو جیو اور ایشور نہیں بنا سکو گے۔ بلکہ ایشور نام برہم کا ہے اور برہم سے علیحدہ اور قدیم اور نا پیدا شدہ اور غیر فانی وجود "جیو" کا نام جیو ہے اگر تم کہو کہ جیو چدابھاس (عکس چیتن) کے عکس)

یعنی اگر تقسیم کو نہ ماناجائے تو برہم کا ایک حصہ علیم اور ایک بے علم نہیں بن سکتا اور اس صورت میں نوین ویدانتیوں کے اصول کے مطابق برہم کی ذات میں بے علمی کا اطلاق نہیں رہ سکتا۔

الفاظ مندرجہ خطوط وحدانی اوسے مطالب کے لئے ترجمہ میں ایزاد کئے گئے ہیں۔ مترجم)

غیر فانی ہے۔ اور باقی پانچ قدیم مگر فانی ہیں۔ جیسا کہ پردہونش ابھاؤ ہوتا ہے۔ جبتک اگیان (اُلٹا علم) رہتا ہے تبتک یہ پانچ رہتے ہیں۔ نیز ان پانچوں کا آغاز معلوم نہیں ہوتا اس لئے قدیم ہیں۔ اور گیان [illegible] ہونے کے بعد نیست ہوجاتے ہیں۔ اس لئے انتہا والے یعنی فانی کہلاتے ہیں ؛

اس بیان سے صرف دو پدارتھ ابدی ہو سکتے ہیں

۵۷۔ سوال۔ یہ تمہارے دونوں شلوک غلط ہیں۔ کیونکہ اودیا کے تعلق کے بغیر "جیو" اور مایا کے تعلق کے بغیر "ایشور" تمہارے اعتقاد کے بموجب ثابت نہیں ہوسکتے۔ اس لئے اودیا اور چیتن کا تعلق جو چھٹی چیز تم نے شمار کی ہے وہ نہ رہی۔ کیونکہ وہ اودیا جیو اور ایشور میں مفہوم ہوگئی اور برہم بھی مایا اور اودیا کے تعلق کے بغیر ایشور نہیں بنتا۔ پس ایشور کو اودیا اور برہم سے علیحدہ شمار کرنا فضول ہے لہٰذا تمہارے اعتقاد کے بموجب صرف دو اشیاء یعنی برہم اور اودیا ثابت ہوسکتے ہیں نہ کہ چھ ؛

(۲) برہم کو اُپادھی لگنا ناممکن ہے

۵۸۔ علیٰ ہذا القیاس آپ کے کارن اُپادھی وکاریہ اُپادھی یعنی معلول اور علت کے عوارض سے جیو اور ایشور کا ثبوت تب ہوسکتا ہے جبکہ آپ غیر محدود و ابدی پاک علیم مُکت طبع اور موجود کل برہم میں پہلے اگیان ثابت کریں ؛

(الف) برہم میں بے علمی کا ہونا ناممکن ہے

اگر اس کے ایک حصہ میں اسی کے سہارے اور اسی کی ذات میں برعکس علم کو سب جگہ قدیم مانوگے۔ تو سارا برہم پاک نہیں ہوسکتا۔ اور جب ایک حصہ میں برعکس علم مانوگے تو وہ محدود ہونے کے باعث اِدھر اُدھر آتا جاتا رہیگا۔ جس جس موقعہ پر جاویگا۔ اس اس موقعہ کا برہم برعکس علم والا اور جس جس موقعہ کو چھوڑتا جاویگا اس اس موقع کا برہم صحیح علم والا ہوتا ہے گا۔ پس کسی موقعہ کے برہم کو ازل سے پاک اور باعلم نہیں کہ سکوگے۔ اور جسقدر برہم برعکس علم کی حد کے اندر ہوگا۔ وہ برعکس علم کو جانیگا اسلئے باہر اور اندر کے برہم کے ٹکڑے[1] ہوجائیں گے۔ اگر کہو کہ ٹکڑے ہوجانے سے برہم کا کیا نقصان ہے تو وہ ناشکستہ[2] نہ ہوا اور اگر ناقابل شکستگی ہے تو اکھنڈ علم والا نہیں نیز ماننا پڑیگا کہ علم کی نیستی کو یا اُلٹا علم

[1] ٹکڑے ہو جانے کی وجہ یہ ہے کہ برہم کا ایک حصہ جو بے علمی کی حد کے اندر ہوگا بے علمی محسوس کرے گا اور دوسرا حصہ جو بے علمی کی حد سے باہر ہوگا بے علمی کو محسوس نہ کرے گا۔

[2] ناشکستگی یا عدم نقصان صرف اسی صورت میں ممکن ہے جبکہ کُل برہم پاک اور باعلم ہے نہ کہ ایک حصہ علیم اور ایک حصہ بے علم جیسا کہ برہم کی ذات کیلئے برہم کے اندر بے علمی کو قدیم ماننے سے لازم آتا ہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۰۲ پر ملاحظہ فرمائیے)

موقعہ پر یہ سمجھنا چاہیئے کہ ایک تو "پرویش" داخل ہوتا ہے۔ اور دوسرا "انوپرویش" یعنی مجازاً داخل مابعد پرمیشور جسم میں داخل ہوئے جیووں کے ساتھ داخل مابعد[1] کی مانند ہو کر بذریعہ وید کے تمام نام و اشکال وغیرہ کے علم کو ظاہر کرتا ہے اور جسم میں جیو کو داخل کر کے خود جیو کے اندر مابعد ہو رہا ہے۔ اگر تم لفظ "الکُ" کے معنی جانتے تو اس طرح الٹے معنی کبھی نہ کرتے

نوین ویدانتیوں کی مدلل تردید۔ ۵۶۔ سوال۔ یعنی جس دیودت کو میں نے موسم گرما میں کاشی میں دیکھا تھا۔ اسی کو موسم برسات میں متھرا میں دیکھتا ہوں اسجگہ مقام کاشی اور موسم گرما کو چھوڑ کر محض جسم کو مدنظر رکھنے سے دیودت جانا جاتا ہے۔ اسی طرح "ترک اجزاء" کی دلالت سے ایشور کے غائب از مکان و زمان و مایا وغیرہ اور جیو کے ظاہری مکان و زمان و بے علمی و کم علمی وغیرہ عوارض کو چھوڑ کر محض چیتن (ذی العقل) کو مدنظر رکھنے سے دونوں میں ایک ہی چیز یعنی برہم جانا جاتا ہے جو کہ اس ترک اجزا کی دلالت یعنی کچھ لے لینے اور کچھ چھوڑ دینے سے مثلاً ہمہ دانی وغیرہ مُدعا کلامی ایشور کے بارہ میں اور کم علمی وغیرہ جیو کے بارہ میں چھوڑ کر محض چیتن (ذی العقل) یعنی مقصود شئے کو ذہن میں رکھنے سے "ادویت" (وحدت) ثابت ہوتی ہے۔ یہاں کیا کہہ سکوگے؟

جواب۔ اول یہ تو بتائیے کہ تم جیو اور ایشور کو واجب الوجود مانتے ہو یا حادث؟

سوال۔ ہم ان دونوں کو عوارض سے پیدا شدہ یعنی مجازی ہونیکے باعث حادث مانتے ہیں

جواب ان عوارض کو واجب مانتے ہو یا غیر واجب؟

سوال۔ ہمارے जीवेशौ च विशुद्धाचिद्विभेदस्तु तयोर्द्वयोः ।

अविद्या तच्चितोर्योगः षडस्माकमनादयः ॥ २

कार्य्योपाधिरयं जीवः कारणोपाधिरीश्वरः ।*

(یہ سنکشیپ شاریرک" اور "شاریرک بھاشیہ" کے کالکا ہیں۔ ہم ویدانتی چھ اشیاء یعنی ایک جیو دوسرا ایشور تیسرا برہم۔ چوتھا جیو اور ایشور کا خاص فرق پانچواں "اودیا" یعنی اُلٹا علم یا علم معکوس چھٹا اودیا اور چیتن کا تعلق انکو انادی (ازلی) مانتے ہیں لیکن برہم قدیم و

[1] داخل مابعد سے مراد یہ ہے کہ پرمیشور کا جسم میں داخل ہونا مجازی امر ہے کیونکہ پرمیشور بحیثیت دوسرا انتریامی رضابطہ القادر) جیو کے اندر موجود ہے اسواسطے جیووں کے داخل جسم ہونے پر اس پرمیشور کا مجازی دخول سمجھا جاتا ہے چنانچہ حوالہ زبان میں لفظ "انو" واقع ہے جو مجازی معنی دیتا ہے۔ (مترجم)

وہ پرماتما جاننے کے لائق ہے۔ جوکہ نہائت لطیف ہے۔ اور اس تمام جہان اور جیو کا آتما (محیط) ہے وہی وجود مطلق ہے۔ اور اپنا اپنا آتما وہ آپ ہی ہے۔ اے شویت کیتو پیارے بیٹے! तदात्मकस्तदन्तर्यामी त्वमसि ॥ تو اس آتما اور اس انتریامی والا ہے۔ یعنی اس پرماتما انتریامی (ضابطہ القلوب) سے تو پیوستہ ہے یہی معنی اُپنشدوں سے غیر متضاد ہیں÷

य आत्मनि तिष्ठन्नात्मनोऽन्तरोयमात्मा न वेद यस्यात्मा शरीरम् । आत्मनोऽन्तरोयमयति स त आत्मान्तर्याम्यमृतः

یہ برہدارنیک کا قول ہے۔ مہرشی یاجنیہ ولکیہ اپنی استری میتری سے کہتے ہیں کہ اے میتری! جو پرمیشور "آتما" یعنی جیو میں موجود اور جیو آتما سے علیحدہ ہے جس کی بابت جاہل جیو آتما نہیں جانتا کہ مجھ میں وہ پرماتما محیط ہو رہا ہے۔ جس پرمیشور کا جیو آتما جسم ہے یعنی جس طرح جسم میں جیو رہتا ہے۔ اسی طرح جیو میں پرمیشور موجود رہتا ہے۔ جیو آتما سے علیحدہ رہکر جیو کے پن پاپ کو دیکھتا ہے۔ اور اس کا ثمرہ جیووں کو دے کر انتظام میں رکھتا ہے وہی غیر فانی وجود تیرا بھی انتریامی (ضابطہ القلب) آتما یعنی تیرے اندر بھی محیط ہے تو اس کو جان۔ کیا کوئی ایسے ایسے قولوں کے معنی کسی اور طرح کر سکتا ہے÷

قول چہارم کی تشریح | अयमात्मा ब्रह्म اسکا مطلب یہ ہے کہ سمادھی (مراقبہ) کی حالت میں جب یوگی کو پرمیشور کا پرتکش (علم بالشافہ) ہوتا ہے۔ تب وہ کہتا ہے کہ یہ جو مجھ میں موجود ہے وہی برہم سب جگہ موجود ہو رہا ہے اس لئے جو آج کل کے ویدانتی جیو اور برہم کو ایک بتلاتے ہیں وہ ویدانت شاستر کو نہیں جانتے۔

سوال- अनेन आत्मना जीवेनानुप्रविश्य नामरूपे व्याकरवाणि छां० प्र० ६ । खं० ३ । मं० २ (چھاندوگیہ ۶-۳-۲)

तत्सृष्ट्वा तदेवानुप्राविशत् । तैत्तिरीय०

(۱) پرمیشور کہتا ہے کہ میں جہان اور جسم کو پیدا کر کے جہان میں حاضر ناظر ہوں اور جیو کی شکل میں داخل جسم ہوتا ہوا ناموں اور شکلوں کو ظاہر کرتا ہوں÷

(۲) پرمیشور نے اس جہان اور جسم کو بنایا وہی اس میں داخل ہوا÷

ایسی ایسی شرتیوں کے دوسرے معنی کس طرح کرسکو گے÷

جواب- اگر تم جملہ اور حملہ کے معنے جانتے تو ایسے اُلٹے معنی کبھی نہ کرتے کیونکہ اس

بھی سمجھنا چاہیئے۔ اگر کوئی کہے کہ برہم میں قائم" تو سب اشیا ہیں۔ پھر جیو کو برہم میں قائم کہنے میں کونسی خصوصیت ہے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ سب اشیا برہم میں قائم تو ہیں لیکن جس طرح متشابہ صفات رکھنے والا اور نزدیک تر جیو ہے اسطرح دوسرا کوئی نہیں اور جیو کو برہم کا علم ہوتا ہے۔ اور مکتی کے اندر برہم کے ساکشات سمبندھ" (تعلق بالمشافہ) میں رہتا ہے اسلئے جیو کا برہم کے ساتھ ظرف مظروف کا یا اسکے ساتھ رہنے کا تعلق ہے یعنی جیو برہم کے ساتھ رہنے والا ہے یدیپ وجہ جیو اور برہم ایک نہیں۔ مثلاً جسطرح کوئی کسی سے کہے کہ ہم اور یہ ایک ہیں یعنی غیر مخالف ہیں۔ اسی طرح جو جیو سمادھی (مراقبہ) کی حالت میں محبت کے سرور میں پرمیشور کی ذات میں مستغرق ہوتا ہے۔ وہ کہہ سکتا ہے کہ "میں اور برہم ایک" یعنی غیر مخالف اور ایک ہی جگہ قائم ہیں جو جیو پرمیشور کے صفات فعل اور فطرت کے مطابق اپنے صفات اعمال اور فطرت کو بناتا ہے۔ وہی بوجہ رکھنے متشابہ صفات کے برہم کے ساتھ یکتائی کو زبان پر لا سکتا ہے ؞

قول سوم کی تشریح | سوال۔ اچھا تو اسکے معنی کیا کروگے तत् برہم त्वं تو جیو असि ہے

اے جیو! तत् تو त्वम वہ برہم असि ہے؟

جواب۔ تم لفظ तत् "وہ" سے کیا معنی لیتے ہو؟ ؞

سوال۔ "برہم"

جواب۔ لفظ برہم کی تاویل کہاں سے لی ہے؟ اگر کہو

सदेव सोम्येदमग्र आसीदेकमेवाद्वितीयं ब्रह्म ॥

(اس ادین مقولہ) سے۔ تو تم نے اس چھاندوگیہ اپنشد کو دیکھا بھی نہیں؟ اگر دیکھا ہوتا۔ تو چونکہ وہاں لفظ برہم نہیں لکھا اس لئے ایسا جھوٹ کیوں کہتے بلکہ چھاندوگیہ میں تو

सदेव सोम्येदमग्र आसीदेकमेवाद्वितीयम् ॥

چھاندوگیہ ۶۔۲۔۱

ایسا لکھا ہے۔ وہاں لفظ "برہم" نہیں ہے؟ ؞

سوال۔ تو آپ لفظ तच्छब्द "وہ" سے کیا مراد لیتے ہیں؟

جواب۔

स य एषोणिमा ॥ एतदात्म्यमिदं सर्वं तत्सत्यं स आत्मा तत्त्वमसि श्वेतकेतो इति ॥ छां० [प्र० ६ । खं० ८ । मं० ६ ।

پرمیشور لطیف تر سے بھی لطیف تر۔ لا انتہا ہمہ دان سبجگہ موجود بذاتہ ہے اسی واسطے جیو اور ایشور کا تعلق آپس میں محاط (ویاپیہ) اور محیط (ویاپک) کا ہے ؂

جیو اور ایشور دونوں ایک جگہ رہ سکتے ہیں

۵۴۔ سوال۔ جس جگہ ایک چیز ہوتی ہے۔ اس جگہ دوسری چیز نہیں رہ سکتی۔ اس لئے جیو اور ایشور کا تعلق اتصال کا ہو سکتا ہے۔ محاط اور محیط کا نہیں ؟

جواب۔ یہ قاعدہ یکساں جسامت (سمان آکار) والی چیزوں پر عائد ہو سکتا ہے غیر یکساں جسامت پر نہیں۔ مثلاً لوہا چونکہ کثیف ہے اور آگ لطیف ہوتی ہے اسلئے لوہے میں بجلی (آگ) محیط ہو کر دونوں ایک ہی مقام پر رہتے ہیں۔ اسی طرح جیو پرمیشور سے کثیف اور پرمیشور جیو سے لطیف ہونیکے باعث پرمیشور محیط اور جیو محاط ہے جسطرح جیو اور ایشور کا یہ تعلق محیط اور محاط ہے اسی طرح مخدوم۔ خادم۔ سہارا اور سہارا لینے والا۔ آقا۔ نوکر۔ راجا۔ پرجا اور باپ بیٹا وغیرہ بھی تعلقات ہیں :۔

ویدانتیوں کے چار اقوال

۵۵۔ سوال۔ اگر علیحدہ علیحدہ ہیں تو

प्रज्ञानं ब्रह्म ॥ १ ॥ अहं ब्रह्मास्मि ॥ २ ॥ तत्वमसि ॥ ३ ॥

अयमात्मा ब्रह्म ॥ ४ ॥

(ارتھات (۱) برہم علیم اعلیٰ ہے (۲) میں برہم ہوں (۳) وہ تو ہے (۴) یہ آتما برہم ہے (مترجم)) ویدوں کے ان مہا واکیوں (اقوال اعظم) کے معنے کیا ہیں ؟

جواب۔ یہ ویدوں کے قول ہی نہیں ہیں۔ بلکہ برہمن گرنتھوں کے منقولہ ہیں اور انکا "اقوال اعظم" کسی جگہ سچے شاستروں میں نہیں لکھا ؟

قول دوم کی تشریح یعنی ' ओ३म् ' ہیں ' ब्रह्म ' برہم " یعنی (ब्रह्मास्मि) برہم میں قائم (अस्मि) ہوں۔ اس موقعہ پر تاتستھیا پادھی" مجاز مرسل کا استعمال ہے مثلاً: मञ्चाः क्रोशन्ति منچان پکارتے ہیں۔ چونکہ منچ[1] جڑ (غیر ذی نفس) ہیں انہیں پکارنے کی طاقت نہیں۔ اسلئے اسکے معنی یہ ہوتے ہیں کہ منچانپر کے آدمی پکارتے ہیں اسیطرح اس موقعہ پر

[1] دہقان لوگ کھیتوں کی حفاظت کے لئے لکڑیاں نصب کر کے اور اس کو بطور سقف کے پاٹ کر ان پر بیٹھے ہوئے اونچی اونچی آوازیں اس غرض سے لگایا کرتے ہیں۔ کہ جانور وغیرہ اس آواز کو سنکر اڑ جائیں۔ اس سقف دار اونچی جگہ کو منچ کہتے ہیں ؂ (مترجم)

روشنی وغیرہ کا نہ ہونا اور نہیں ہونا جانتا ہے اسیطرح جیو اور پرماتما کا علم بذریعہ صفات کے ہوتا ہے

پرمیشور تری کال درشی ہے یا نہیں

۵۲ - سوال - پرمیشور تینوں زمانوں کا دیکھنے والا ہے۔ اسلئے آئندہ (مستقبل) کی باتیں جانتا ہے وہ جیسا فیصل کریگا اسی طرح جیو کام کرے گا اسی وجہ سے جیو خود مختار نہیں۔ اور نہ جیو کو ایشور سزا دے سکتا ہے۔ کیونکہ جس طرح ایشور کے علم سے قائم ہوتا ہے اسی طرح جیو کام کرتا ہے :۔

جواب - ایشور کو تینوں زمانوں کا جاننے والا کہنا پرلے درجہ کی جہالت ہے کیونکہ زمانہ ماضی وہ ہے جو ہو کر نہ رہے اور زمانہ مستقبل وہ ہے جو نہ ہو کے ہووے (یعنی پہلے سے نہ ہو مگر بعد میں ہووے) کیا کبھی یہ ہو سکتا ہے کہ ایشور کو کوئی علم ہو کر نہیں رہتا یا نہ ہو کے ہوتا ہے؟ (یعنی پہلے سے نہیں ہوتا۔ مگر بعد میں ہو جاتا ہے) نظر بریں پرمیشور کا گیان ہمیشہ یکساں اور نا شکستہ بنا رہتا ہے۔ ماضی اور مستقبل جیووں کیواسطے ہیں۔ ایشور میں بلحاظ اعمال جیو دنکے تین زمانہ کی واقفیت کا اطلاق ہے۔ نہ کہ بذاتہٖ[1] جسطرح جیو خود مختاری سے کام کرتا ہے۔ اسیطرح علیم کل ہونیسے ایشور واقف (جانتا) ہے اور جسطرح ایشور جانتا ہے اسیطرح جیو کام کرتا ہے۔ یعنی ایشور زمان ماضی مستقبل اور حال کے علم اور نتیجہ دینے میں خود مختار ہے اور جیو کسی قدر زمانہ حال (کے علم میں) اور کام کرنے میں خود مختار ہے[2]۔ ایشور کا علم ازلی ہونیکے باعث فعل کے علم کی طرح سزا دینے کا علم بھی ازل سے ہے اس کے یہ دونوں علم سچے ہیں کیا فعل کا علم سچا اور سزا دینے کا علم کبھی جھوٹا ہو سکتا ہے؟ پس اسمیں کوئی بھی نقص پیدا نہیں ہوتا۔

جیو جسم کے اندر محدود ہے

۵۳ - سوال - جیو جسم کے اندر علیحدہٗ وبھو" (بسیط) ہے یا پریچھن (ایک مقامی)

جواب - پریچھن اگر وبھو" ہوتا۔ تو عالم بیداری۔ سپنے کی نیند۔ گہری نیند۔ مرنا جنم لینا ترکیب۔ تفریق۔ جانا آنا ہرگز نہ ہو سکتا۔ پس جیو محدود العلم اور محدود المقام مگر لطیف ہے

[1] یعنی ایشور کے گیان میں ہر ایک زمانہ کی بات بجنسہٖ ایسی حاضر موجود ہے۔ جیسا کہ ہماری آنکھوں کے سامنے عین اسی لمحہ کی بات اس کے لئے اس کے علم میں تین زمانہ کا اطلاق بالکل نادانی ہے :۔

[2] یعنی ایشور ہر دانی اور پھل دینے میں (جو کہ اسکے اوصاف ہیں) خود مختار ہے اور جیو اپنے اوصاف میں یعنی وقت زمان کے کسی قدر علم میں اور فعل کرنے میں خود مختار ہے (مترجم)

[3] یعنی جسطرح جیو بذریعہ خود مختاری کے فاعل ہے۔ اسی طرح ایشور بذریعہ علیم کل ہونے کے واقف ہے

نہیں کرتا۔ اس لئے جیو اپنے کام کرنے میں خودمختار ہے۔ بنز جس طرح جیو اپنے کاموں میں آزاد ہے۔ اسی طرح پرمیشور بھی اپنے کاموں کے کرنے میں خودمختار ہے؟

جیو اور پرمیشور میں فرق ۵۱ سوال۔ جیو اور ایشور کی ذات صفات فعل و فطرت کیسی ہیں؟

جیو اور ایشور کی ذات جواب۔ دونو بالذات چیتن وذی العقل پاک طبیعت غیرفانی اور دھارمک ہیں۔

جیو اور ایشور کے افعال لیکن دُنیا کو پیدا کرنا قائم رکھنا اور فنا کرنا سب کو انتظام میں رکھنا۔ جیوؤں کو پاپ پنوں کے نتیجے دینا وغیرہ دھرم کے کام پرمیشور کے افعال ہیں اور اولاد پیدا کرنا اس کی پرورش کرنا علوم حرفت وغیرہ اچھے بُرے کام کرنا جیو کے عمل ہیں۔

جیو اور ایشور کی صفات ایشور کی صفات ازلی و ابدی گیان آنند اور بے حد طاقت وغیرہ ہیں اور جیو کے

इच्छाद्वेषप्रयत्नसुखदुःखज्ञानान्यात्मनो लिङ्गमिति ॥

प्राणापाननिमेषोन्मेषमनोगतीन्द्रियान्तर्विकाराः सुखदुः

खेच्छाद्वेषौ प्रयत्नाश्चात्मनो लिङ्गानि ॥ वैशेषिक सू० [अ०

اچھا۔ دویش۔ پریتن۔ سُکھ دُکھ۔ گیان آتما کے لنگ ہیں (نیائے درشن ۱-۱-۱۰)

پران۔ اپان۔ نمیش۔ اُنمیش۔ من گتی۔ اندریہ۔ انتروکار۔ سُکھ دُکھ اچھا۔ دویش پریتن آتما کے لنگ ہیں (ویشیشک درشن ۳-۲-۴) (مترجم)

تشریح (اِچھا) اشیا کے حاصل کرنے کی خواہش (دویش) دُکھ وغیرہ کو نہ چاہنا یعنی تنفر (پریتن) کوشش یا جدوجہد کی طاقت (دُکھ) راحت (دُکھ) گریہ وزاری ناخوشی (گیان) امتیاز پہچاننا یہ تشریح (نیائے اور ویشیشک میں) یکساں ہے۔ مگر ویشیشک میں حسب ذیل زیادہ ہے (پران) دم کو باہر اندر لینا (اپان) دم کو باہر سے نکالنا (نمیش) آنکھ کو بند کرنا (اُنمیش) آنکھ کو کھولنا (من) یقین یا ارادہ یا نیت (گتی) حرکت ذاتی (اندریہ) حرکت حواس اعضائے (انتروکار) بھوک پیاس۔ خوشی۔ غم وغیرہ مختلف خرابیوں کا عائد ہونا۔

جیو آتما کے یہ صفات پرماتما سے جدا ہیں۔ انہی سے آتما کو پہچاننا چاہئے کیونکہ وہ کثیف نہیں ہے۔ جبتک آتما جسم میں رہتا ہے تبتک ہی یہ صفات ظاہر ہوتی رہتی ہیں اور جب جسم چھوڑ کر نکل جاتا ہے تب یہ صفات بھی جسم میں نہیں رہتی ہیں۔ جو صفات کسی کے ہونے سے ہوں اور نہ ہونے سے نہ ہوں وہ اسکی ہوتی ہیں جسطرح چراغ اور سورج وغیرہ کے نہ ہونے سے

تابع ہے وہی فاعل کہلاتا ہے۔

تشریح | ۴۹۔ **سوال**۔ خود مختار کِسکو کہتے ہیں؟

جواب۔ جس کے تابع جسم۔ پران۔ اندریہ (حواس بیرونی) انتہ کرن (حواس اندرونی) وغیرہ ہوں۔ خود مختار نہ ہو تو اسکو پاپ پن کا نتیجہ کبھی نہیں مل سکتا۔ کیونکہ جیسے نوکر اپنے آقا اور فوجی افسر کے حکم یا تحریک سے جنگ میں کئی آدمیوں کو مار کر بھی قصوروار نہیں ہوتے ویسے اگر پرمیشور کی تحریک سے اور اُسکے تابع ہونے سے افعال سرزد ہوں تو جیو کو پاپ یا پُن نہیں لگنا چاہیئے۔ اس نتیجہ کا حق دار تحریک کرنیوالا پرمیشور ہونا چاہئے اور نرک اور سورگ یعنی سُکھ اور دُکھ بھی پرمیشور ہی کو ہونا چاہیئے۔ مثلاً کسی آدمی نے کسی خاص ہتھیار سے کسی کو مار ڈالا تو وہی مارنیوالا پکڑا جاتا ہے۔ اور وہی سزا پاتا ہے نہ کہ ہتھیار اسی طرح جیو اگر کسی دوسرے کے تابع مرضی ہو تو پاپ پُن کا نتیجہ پانیوالا وہ نہیں ہوسکتا۔ پس جیو اپنی طاقت کے مطابق کام کرنے میں خود مختار ہے۔ لیکن جب وہ پاپ کر چکتا ہے۔ تب ایشور کے آئین کے تابع ہو کر پاپ کا نتیجہ بھوگتا ہے غرضیکہ جیو اعمال کرنے میں خود مختار اور پاپ کا نتیجہ دُکھ بھوگنے میں غیر مختار یعنی تابع ہوتا ہے:۔

اعمال کا ذمہ وار جیو ہے | ۵۰۔ **سوال**۔ اگر پرمیشور جیو کو نہ بناتا اور نہ طاقت دیتا۔ تو جیو کچھ بھی نہ کر سکتا۔ اس لئے جیو پرمیشور کی تحریک سے ہی فعل کرتا ہے؟

جواب۔ جیو کبھی حادث نہیں ہوا۔ ازلی ہے۔ ایسے ہی جیسے کہ ایشور (علت فاعلی) اور دنیا کی علت مادی ازلی ہیں۔ جیو کا جسم اور آلات متعلقہ حواس بیشک پرمیشور کے بنائے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ سب جیو کے تابع ہیں۔ اسلئے اپنے من یا فعل یا زبان سے جو کوئی پاپ پُن کرتا ہے وہی بھوگتا ہے۔ نہ کہ ایشور۔ مثلاً کسی نے پہاڑ سے لوہا نکالا اس لوہے کو کسی بیوپاری نے خریدا اس کی دوکان سے لوہار نے لیکر تلوار بنائی۔ اس سے کسی سپاہی نے تلوار لیلی اور پھر اس سے کسی کو مار ڈالا۔ تو یہاں جسطرح لوہا بنانے والے کو اس لینے والے کو تلوار بنانیوالے کو اور تلوار کو گرفتار کر کے راجہ سزا نہیں دیتا۔ بلکہ جس نے تلوار سے مارا اسی کو سزا دیتا ہے اسی طرح جسم وغیرہ کے پیدا کرنے والا پرمیشور اس کے اعمال کا بھگتنے والا نہیں ہے۔ بلکہ جیو کو بھگتانیوالا ہوتا ہے۔ اگر پرمیشور کا فعل ہوتا تو کوئی جیو پاپ نہ کرتا کیونکہ پرمیشور پاک اور دیالو ہونے کے باعث کسی جیو کو پاپ کرنے کی تحریک

اگر کوئی شخص اس دنیا میں ایشور کے کاموں کو نظر غور سے دیکھے تو ایشور کے برابر نہ کوئی ہے۔ اور نہ کوئی ہوگا ؞

ایشور کا جنم لینا ناممکن ہے

۴۵۔ اور ایشور کا جنم لینا دلیل سے بھی ثابت نہیں ہوتا مثلاً اگر کوئی شخص اس لاانتہا آکاش کو کہے کہ حمل میں سما گیا یا مٹھی میں رکھ لیا گیا تو ایسا قول کبھی سچ نہیں ہو سکتا کیونکہ اکاش غیر متناہی اور محیط کل ہے۔ اسی واسطے آکاش نہ باہر آتا ہے اور نہ اندر جاتا ہے۔ اسی طرح پرمیشور کے بے انتہا موجود کل ہونے کی وجہ سے اسکا آنا جانا کبھی ثابت نہیں ہو سکتا۔ کسی کا جانا اور آنا اسجگہ ہو سکتا ہے جہاں وہ نہ ہو۔ کیا پرمیشور رحم میں نہیں تھا۔ جو کہیں سے آیا؟ اور کیا باہر نہیں تھا۔ جو اندر سے نکلا؟ ایشور کے بارے میں ایسی بات علم سے بے بہرہ لوگوں کے سوائے اور کون کہہ اور مان سکے گا اسلئے پرمیشور کا آنا جانا۔ جنم لینا اور مرنا ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا ؞

عیسٰی وغیرہ اوتار نہیں تھے!

۴۶۔ نظر بریں عیسٰی وغیرہ کی نسبت بھی سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ وہ ایشور کے اوتار نہیں۔ کیونکہ الفت۔ نفرت۔ بھوک۔ پیاس۔ خوف افسوس دکھ سکھ پیدائش اور موت وغیرہ کی صفات رکھنے کے باعث وہ انسان تھے؛۔

ایشور گناہ معاف نہیں کرتا

۴۷ سوال۔ ایشور اپنے بھگتوں کے پاپ (گناہ) معاف کرتا ہے یا نہیں؟

جواب۔ نہیں۔ کیونکہ اگر وہ پاپ معاف کرے تو اسکا انصاف جاتا رہے اور تمام انسان سخت پاپی ہو جاویں۔ کیونکہ درگذر کے سنتے ہی انکو پاپ کرنے میں بیخوفی اور حوصلہ پیدا ہو جائے۔ مثلاً اگر راجہ گناہ معاف کر دیا کرے تو لوگ حوصلہ پاکر اور بھی بڑے بڑے پاپ کرنے لگیں۔ کیونکہ راجہ گناہ بخشدیا کرے گا۔ اور انکو بھی بھروسہ ہو جائے گا کو ہم راجہ سے بذریعہ حرکات ہاتھ جوڑنے وغیرہ کے اپنے قصور معاف کرا لیں گے۔ تو جو لوگ قصور نہیں کرتے وہ بھی تقصیروں سے نہ ڈر کر پاپ کرنے میں راغب ہو جائیں گے۔ اسلئے ایشور کا کام اعمال کا مناسب پھل دینا ہے نہ کہ معاف کرنا ؞

جیو کا خود مختار وغیرہ مختار ہونا

۴۸۔ سوال۔ جیو سوتنتر (خود مختار) ہے۔ یا پرتنتر (غیر مختار)؟

جواب۔ فرائض ادا کرنے میں خود مختار اور ایشور کے آئین (معاملات جزا و سزا) میں تابع (ماتحت) स्वतन्त्रः कर्ता یہ پانی دیا کرن کا سوتر ہے۔ جو خود مختار اپنے

यदा यदा हि धर्मस्य ग्लानिर्भवति भारत ।
अभ्युत्थानमधर्मस्य तदात्मानं सृजाम्यहम् ॥ بھگوت گیتا ۴-۷

شری کرشن جی کہتے ہیں جب جب دھرم غائب ہوتا ہے تب تب میں جسم اختیار کرتا ہوں۔

جواب۔ یہ بات وید کے خلاف ہونے سے مستند نہیں۔ البتہ ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ شری کرشن دھرماتما تھے۔ اور دھرم کی حفاظت کے لئے چاہتے تھے کہ میں یُگ یُگ میں جنم لیکر اچھے لوگوں کی حفاظت اور بُرے لوگوں کو نیست و نابود کروں ایسے معنوں میں کچھ عیب نہیں۔ کیونکہ نیک لوگوں کا تن من دھن دوسروں کو فیض پہنچانے کیلئے ہوتا ہے شری کرشن اس سے ایشور ثابت نہیں ہو سکتے۔

ایشور کے چوبیس اوتار ماننا محض جہالت ہے۔

۴۴ سوال۔ اگر ایسا ہے۔ تو دنیا میں ایشور کے چوبیس (۲۴) اوتار جو ہوتے ہیں انکو کیوں اوتار مانتے ہیں۔

جواب۔ ویدوں کے معنی نہ سمجھنے۔ فرقہ بند لوگوں کے بہکانے اور خود بے علم ہونے کے باعث دھوکے کے پھندے میں پھنسنے سے ایسی ایسی بیہودہ باتیں کرتے اور مانتے ہیں۔

بڑے آدمیوں کی تباہی کیلئے اوتار

۴۵ سوال۔ اگر ایشور اوتار نہ لیوے تو کنس راون وغیرہ ایذا رسان لوگ کس طرح ہلاکت کو پہنچیں؟

جواب۔ اول تو جو پیدا ہوتا ہے۔ وہ ضرور مرتا ہے علاوہ بریں ایشور جو کہ بغیر اوتار یعنی جسم اختیار کرنے کے دنیا کو پیدا کرتا۔ قائم رکھتا۔ اور فنا کرتا ہے اس کے آگے کنس وراون وغیرہ ایک چیونٹی کے برابر بھی نہیں ہیں۔ اور وہ بوجہ محیط کل ہونے کے کنس وراون وغیرہ کے جسموں میں بھی موجود ہے جس وقت چاہے اسی وقت کسی عضو رئیسہ کو تن سے جدا کر کے نیست و نابود کر سکتا ہے۔ بھلا ایسے انہا صفات۔ فعل اور عادات والے پرمیشور کو ایک ناچیز جیو کے مارنے کے واسطے جنم لینے اور مرنے والا جو بتلاتا ہے اس کو سوائے اس کی جہالت کے کوئی اور بھی تشبیہ دی جا سکتی ہے؟ اگر کوئی کہے کہ وہ بھگت جنوں (عابد لوگوں) کی نجات کی خاطر جنم لیتا ہے۔ تو یہ بھی سچ نہیں کیونکہ جو عابد لوگ ہمیشہ ایشور کی ہدایت کے مطابق چلتے ہیں۔ انکو نجات بخشنے کی پوری طاقت ایشور میں ہے۔

کیا پرمیشور کے زمین سورج چاند وغیرہ دنیا کے بناتے قائم رکھنے اور فنا کرنے کے کاموں سے کنس راون وغیرہ کا مار دینا اور گوردھن وغیرہ پہاڑوں کا اٹھانا زیادہ بڑے کام ہیں؟

اگر پُرش میں علت کا میل (آمیزش[1]) ہو تو پُرش میں ملنے اور ترکیب پانے کی خرابیاں آجائیں یعنی جسطرح کہ علت مادی سوکشم عنصروں کے لطیف اجزا کے ملنے پر مرکبات کی صورت میں آگئی اسی طرح پرمیشور بھی ستھول (کثیف یا احساس پذیر) ہو جائے۔ اس لئے پرمیشور دُنیا کی علت مادی نہیں بلکہ علت فاعلی ہے اگر چیتن (ذی شعور) سے دنیا بنی ہو تو جسطرح پرمیشور اعلیٰ جلال وحشمت والا ہے۔ اسی طرح دنیا میں بھی تمام حشمت اور جلال کا لگاؤ ہونا چاہیئے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اسلئے پرمیشور دنیا کی علت مادی نہیں ہے بلکہ علت فاعلی ہے۔ کیونکہ اپنشد بھی پردھان (لطیف مادی مجموعہ) کو ہی دنیا کی علت مادی بیان کرتا ہے مثلاً شوتیاشوتر ۴۔۵

अजामेकां लोहितशुक्ल कृष्णां बह्वीः प्रजाः सृजमानां स्वरूपाः ॥

لطیف مادی مجموعہ جو جنم لینے سے بری بصورت ستوگن رجوگن۔ تموگن ہے وہی مختلف شکلیں پاکر مخلوقات کی صورت میں آجاتا ہے یعنی لطیف مادی مجموعہ تغیر پذیر ہونیکے باعث مختلف صورتیں اختیار کرتا ہے۔ اور پُرش یعنی پرمیشور غیر متغیر ہونے کیوجہ سے اس طرح مختلف حالتیں اختیار کرکے دوسری شکل میں کبھی نہیں آسکتا۔ وہ ہمیشہ یکسان اور غیر متبدل رہتا ہے اس لئے جو شخص کپل آچاریہ کو ایشور سے منکر بیان کرتا ہے۔

ایشور سے منکر نہیں

سمجھو کہ وہ خود ایشور سے منکر ہے نہ کہ کپل آچاریہ اسی طرح دھرم اور سادھرم والا بیان کرنے سے میمانسا۔ ایشور کا ذکر کرنے سے ویشیشک اور آتما کے بیان کرنے سے نیائے شاستر ایشور سے انکار کرنیوالے نہیں کیونکہ جو ہمہ دانی وصفات رکھتا ہے۔ اور جو محیط کل اور علیم کل وغیرہ صفات سے موصوف ہے سب جیوؤں کا آتما ہے اسکو میمانسا ویشیشک اور نیائے درشن ایشور مانتے ہیں ؛

ایشور اوتار نہیں لیتا

۲۴ سوال۔ ایشور اوتار لیتا ہے یا نہیں ؟

جواب۔ نہیں کیونکہ "अज एकपात" جنم سے آزاد اور یکساں) स पर्यगाच्छुक्रमकायम् (وہ موجود کل۔ طاقت مطلق۔ غیر مجسم ہے) یہ یجروید کے مقولہ ہیں۔ ان اقوال سے ثابت ہے کہ پرمیشور جنم نہیں لیتا۔

[1] یعنی علت مادی کے ساتھ پُرش کا استعمال بھی ترکیب پذیری ہیں ہو جائے۔

[2] یعنی جسطرح مادی لطیف اجزا کے ملنے یعنی پانچ بناوٹ میں آجاتا ہے اسی طرح پرش بھی بناوٹ میں آجائے

(مترجم)

प्रमाणाभावान्न तत्सिद्धिः ॥ २ ॥ [सां० अ० ५ । सू० १० ।

सम्बन्धाभावान्नानुमानम् ॥ ३ ॥ सांख्य सू० अ० ५ । सू० ११

ثبوت ۱۔ ایسے ایشور کا جس پر کہ پرتیکش[1] (ثبوت بذریعہ احساس) عائد کیا جا سکے حاصل نہیں (سانکھ درشن ۵۔۱۰)

کیونکہ جب اس کے ثبوت میں پرتیکش (ثبوت بذریعہ احساس) نہیں تو انومان (قیاس) وغیرہ ثبوت بھی نہیں ہو سکتے۔ (سانکھ ۵۔۱۰)

علیٰ ہذا القیاس "دیاپتی"[2] کا تعلق نہ ہونے سے انومان (قیاس) نہیں ہو سکتا (۵۔۱۱)

اور پرتیکش یا انومان کے نہ ہونے سے شبد پرمان (قول صالح) بھی نہیں لگ سکتا بایں وجہ ایشور ثابت نہیں ہو سکتا۔

پہلے سوتر کے اصلی معنی | جواب۔ اسجگہ مراد یہ ہے۔ کہ ایشور کے ثابت کرنے میں پرتیکش پرمان (ثبوت بذریعہ احساس بیرونی) عائد نہیں ہوتا۔

پچھلے دو سوتروں کا مطلب | اور نہ ایشور دنیا کی علت مادی[3] ہے نیز "پرش" (جیو) سے غیر معمولی صفت رکھنے یعنی سب جگہ بھرپور ہونیکے باعث پرماتما کو "پرش" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اور جسم میں آرام کرنے کے لحاظ سے جیو کا بھی نام "پرش"[4] ہے چنانچہ اس مضمون کے سلسلہ میں درج ہے کہ۔

प्रधानशक्तियोगाच्चेत्सङ्गापत्तिः ॥ १ ॥ सत्तामात्राच्चेत्सर्वैश्वर्यम् ॥ २ ॥ श्रुतिरपि प्रधानकार्यत्वस्य ॥ ३ ॥ सांख्य सू०

[1] اس جگہ سانکھ درشن میں ایشور کا یہ پرتیکش "یعنی بیرونی حواس سے ثابت نہیں مانا ہے مگر اندرونی حس یعنی من سے یوگیوں کو ایشور کا پرتیکش ہونا صاف الفاظ میں تسلیم کیا ہے دیکھو سوتر ۹۱،۹۰،۹۵،۹۷ سوال نمبر ۱ کے جواب میں پرتیکش کی جو تعریف درج کی گئی ہے بعض اسکو اس سے متضاد سمجھتے ہیں۔ مگر دراصل ایسا نہیں ہے ماہ

[2] یہاں لفظ "دیاپتی" سے مراد اس دیاپتی سے ہے جسکی تعریف تیسرے باب میں بحوالہ سانکھ درشن ادھیائے ۱۔ سوتر ۲۹۔۳۱۔۳۲ کی جا چکی ہے (مترجم)

[3] سوتر ۱۰، ۱۱ پانچویں ادھیائے کے ہیں۔ یہاں محض اس بات کی تردید ہے کہ ایشور جگت کی علت مادی نہیں۔ نہ کہ خود ایشور کی ہستی کی تردید۔

[4] یعنی سانکھ درشن میں لفظ پرش سے پرماتما اور جیو دونوں کی طرف اشارہ ہے۔

न तस्य कार्यं करणं च विद्यते न तत्समश्चाभ्यधिकश्च दृश्यते। परास्य शक्तिर्विविधैव श्रूयते स्वाभाविकी ज्ञानबलक्रिया च॥ श्वेताश्वेतर उपनिषद् । अ० ६। (شویتاشوتر ۶-۸)

یہ شویتاشوتر اپنشد کا قول ہے۔ پرمیشور سے کوئی معلول اسکا ہم جنس نہیں بنتا اور نہ اس کو علت آلاتی یعنی دوسرے اعلے اوزار کی ضرورت ہے کوئی اس کے برابر نہیں اور نہ اس سے زیادہ ہے۔ اس میں سب سے اعلیٰ قدرت یعنی لاانتہا علم۔ لاانتہا قوت اور لاانتہا قسم کی حرکت دینے کی قابلیت ہے۔ جو بالخاصہ یعنی طبعی طور پر اس کی ہستی میں ہی سُنی جاتی ہے۔ اگر پرمیشور خالی از فعل ہوتا تو دنیا کی پیدائش قیام اور فنا کو نہ کرسکتا اس لئے گو وہ ہر جگہ موجود ہے پر چیتن اور ذی شعور ہونیکے باعث اس میں فعل بھی ہے؛

پرمیشور کا فعل | ۳۸ سوال۔ جب وہ فعل کرتا ہوگا تو فعل حددار ہوتا ہوگا۔ یا بےحد؟

جواب۔ جتنے مکان اور زمانہ میں فعل کا کرنا مناسب سمجھتا ہے۔ اتنے ہی مکان و زمانہ میں فعل کرتا ہے۔ اس سے نہ زیادہ اور نہ کم کیونکہ وہ علیم ہے؛

پرمیشور اپنی انتہا جانتا ہے | ۳۹۔ سوال۔ پرمیشور اپنی انتہا جانتا ہے یا نہیں؟

جواب۔ پرماتما کا گیان کامل ہے۔ کیونکہ گیان اسکو کہتے ہیں۔ کہ جس کے ذریعے جیوں کا تیوں جانا جائے۔ یعنی جو شے جسطرح کی ہو اسکو اسی طرح جاننے کا نام گیان ہے۔ پرمیشور غیر محدود ہے پس وہ اپنے آپ کو غیر محدود جانے تو گیان ہے۔ اور اس کے خلاف اگیان یعنی غیر محدود کو محدود اور محدود کو غیر محدود جاننا غلطی ہے۔

"यथार्थदर्शनं ज्ञानमिति"

جس شے کی جیسی صفت۔ فعل۔ خاصیت ہو اسکو ایسا ہی جان کر ماننا گیان کہلاتا ہے اور اس کے برعکس اگیان ہے۔

क्लेशकर्मविपाकाशयैरपरामृष्टः

पुरुषविशेष ईश्वरः॥

ایشور کی تعریف | اس لئے

یوگ سمادہی پاد سوتر ۲۴

جو جہالت وغیرہ تکالیف اچھے برے ولپند ناپسند و مخلوق نتیجہ پیدا کرنیوالے کاموں کی ہوس سے آزاد ہے وہ جیوؤں سے اعلےٰ تر ہونیکے باعث ایشور کہلاتا ہے۔

ایشور کی ہستی اور سانکھیہ درشن | ۴۰ سوال۔ ईश्वरासिद्धेः ॥ ९ ॥

اور آتما کے اندر و باہر موجود پرمیشور میں مضبوطی سے قائم ہوجانا نرگن خالی از صفت اُپاسنا کہلاتی
ہے۔

اُپاسنا کا پھل

۲۳۔ اس کا پھل جسطرح سردی سے گھبرائے ہوئے آدمی کی سردی آگ کے نزدیک جانے سے دور ہوجاتی ہے۔ اسیطرح پرمیشور کی نزدیکی میسر ہونے سے تمام عیب اور دکھ چھوٹ کر پرمیشور کی صفات فعل اور عادات کی مانند جیو آتما کے صفات اعمال اور عادات پاک ہوجاتے ہیں:۔

اُپاسنا کا نتیجہ

۲۴۔ اس لئے پرمیشور کی ستتی پرارتھنا اور اُپاسنا ضرور کرنی چاہیئے اس کا نتیجہ تو علیحدہ ہوگا۔ لیکن آتما کی طاقت اسقدر بڑھے گی کہ پہاڑ جیسے دکھ کے ہونے پر بھی نہ گھبرائیگا۔ بلکہ سبکو برداشت کر سکیگا۔ کیا یہ چھوٹی بات ہے:۔

ستتی آدی نہ کرنے میں دوش

۲۵۔ اور جو شخص پرمیشور کی ستتی۔ پرارتھنا اپاسنا نہیں کرتا وہ احسان فراموش اور سخت جاہل بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ جس پرماتما نے اس دنیا کی سب نعمتیں جیووں کو سکھ کے واسطے عطا فرمائی ہیں۔ اس کی صفتوں کو بھول جانا یعنی ایشور کو نہ ماننا احسان فراموشی اور جہالت ہے:۔

پرمیشور حواسوں کے کام اپنی طاقت سے کرتا ہے

۲۶۔ سوال۔ پرمیشور کے کان آنکھ وغیرہ حواس نہیں ہیں۔ تو پھر وہ حواس کے کام کس طرح کر سکتا ہے؟

جواب

अपाणिपादो जवनो ग्रहीता पश्यत्यचक्षुः स
शृणोत्यकर्णः स वेत्ति विश्वं न च तस्यास्ति
वेत्ता तमाहुरग्र्यं पुरुषं पुराणम् ॥ [श्वेताश्वतर उपनिषद् ।

شوتیاشوتر۳

یہ اپنشد کا قول ہے پرمیشور کے ہاتھ نہیں۔ لیکن اپنی طاقت کے ہاتھ سے سبکو بناتا اور قابو میں رکھتا ہے۔ پاؤں نہیں لیکن محیط ہونے کے باعث سب سے زیادہ صاحب رفتار (حرکت دینے والا) ہے آنکھ کا آلہ نہیں۔ لیکن سبکو ٹھیک ٹھیک دیکھتا ہے کان نہیں لیکن پھر بھی سب کی باتیں سنتا ہے۔ انتہکرن (حواس باطنی) نہیں مگر تمام دنیا کو جانتا ہے اس کو حد کے ساتھ جاننے والا کوئی بھی نہیں ہے اسکو قدیم سب سے افضل اور سب میں بھرپور ہونے کے باعث پُرش کہتے ہیں۔ وہ حواس اور انتہکرن کے بغیر اپنے سب کام اپنی طاقت سے کرتا ہے:۔

پرمیشور فعل وصفات سے خالی نہیں

۲۷۔ اس کو بہت سے لوگ خالی از فعل اور خالی از صفات کہتے ہیں؟

शौचसन्तोषतपः स्वाध्यायेश्वरप्रणिधानानि नियमाः ॥

योगसू० [साधनपादे । सू० ३२]

دوسرا انگ | ۲۹- شوچ (پاکیزگی) سنتوش (قناعت) تپ (جفاکشی) سوادھیائے (مطالعۂ کتب مقدس) ایشور پرنی دہان۔ خدا کی محبت نیم ہیں۔ (یوگ درشن سادہن پاد سوتر ۳۲) (۱) الفت اور نفرت کے چھوڑنے سے اندرونی پاکیزگی اور پانی وغیرہ سے بیرونی پاکیزگی رکھے (۲) دہرم کیساتھ محنت کرنے سے نفع ہو تو خوشی اور نقصان ہو تو غمی نہ کرے۔ (۲) خوش ہو کر اور سستی چھوڑ کر ہمیشہ محنت کیا کرے ہمیشہ سکھ دکھ کی برداشت اور دہرم ہی پر عمل کرے پاپ پر نہیں (۴) ہمیشہ سچے شاستروں کو پڑھے اور پڑھاوے سچے آدمیوں کی صحبت میں رہے۔ اور پرمیشور کے ایک نام اوم کے معنے پر غور اور روزمرہ اس کا جپ کیا کرے (۵) اپنے آتما کو پرمیشور کے حکم بجا لانے میں نذر کر دے۔

یہ پانچ قسم کے نیم ملکر اپاسنا کا دوسرا انگ (جزو) کہلاتے ہیں۔

باقی چھ انگ | ۳۰- باقی چھ انگوں کو یوگ شاستر یا رگوید آدی بہاشیہ بھومکا[1] میں دیکھ لیویں

اپاسنا کا طریق عمل | ۳۱- جب اپاسنا کرنا منظور ہو تو کسی گوشۂ تنہائی میں جا کر آسن لگائے پرانا یام (ضبط دم) کرے اور اس کو بیرونی محسوسات سے روکے من کو ناف کے موقعہ پر یا دل حلق آنکھ۔ چوٹی یا ریڑھ کی ہڈی[2] میں کسی موقعہ پر قائم رکھے اپنے آتما اور پرماتما کا امتیاز کرکے پرماتما کے اندر محو ہونے سنیمی[3] بنے جب آدمی انکو عمل میں لاتا ہے تو اسکا آتما و انتہ کرن پاک ہو کر سچائی سے بھر جاتا ہے اور روزمرہ علم اور معرفت کو بڑھا کر مکتی تک پہنچ جاتا ہے جو آٹھ پہر میں ایک گھڑی بھر بھی اسطرح دھیان کرتا ہے وہ ہمیشہ ترقی کرتا ہے

سگن اور نرگن اپاسنا | ۳۲- بلحاظ عالم کل وغیرہ صفات کے پرمیشور کی اپاسنا کرنا سگن (با صفت) اور نفرت۔ صورت۔ ذائقہ۔ بو۔ لمس وغیرہ اوصاف سے آزاد مان کر نہایت لطیف

---

[1] رگوید آدی بہاشیہ بھومکا کے "اپاسنا وشئے" میں اس کا بیان ہے۔

[2] یہ پشت کی درمیانی ہڈی کا نام ہے۔ اس کو کمر کا بانس بھی کہتے ہیں۔

[3] "سنیمی" کے لفظی معنی "قابو" ہو سکتے ہیں۔ مراد اس سے یہ ہے کہ من کو جسم کے کسی ایک جزو پر لگا کر پرماتما کے اندر محو ہو کر من پر قابو حاصل کرنا چاہیئے۔ (مترجم)

اُپاسنا کے معنے اور اس کے انگ

۲۔ ویدانت کا قول: اسمادہی یوگ (مراقبہ) کے ذریعہ سے جس آدمی کی اودیا (جہالت، علم معکوس (الٹا گیان) وغیرہ کی ناپاکی دور ہوگئی ہے اور جس کے روحانیت میں قائم ہوکر پرماتما میں دھیان لگایا ہے اسکو پرماتما کے وصل سے جو سکھ ہوتا ہے وہ زبان سے نہیں کہا جا سکتا کیونکہ اس آنند کو جیو آتما اپنے "انتہ کرن" (قوائے باطنی) سے محسوس کرتا ہے۔ لفظ اُپاسنا کے معنے نزدیک ہونا ہے اشٹانگ[1] کے ذریعے پرماتما کے نزدیک ہونے کے لئے اور اس کے موجود کل ہونے اور رب کا ضابط العلوم ہونیکے اوصاف کو عین الیقین کرنے کے واسطے جو جو کام لازمی ہیں وہ سب عمل میں لانے چاہئیں

پہلا انگ ۲۸

तत्राऽहिंसासत्यास्तेयब्रह्मचर्यापरिग्रहा यमाः ॥

[साधनपादे । सू० ३०]

ان میں سے اہنسا[2] ستیہ۔ آستے یہ برہمچریہ۔ اپری گرہ۔ یم کہلاتے ہیں۔ یوگ سوتر سادہن پاد۔ ۳۰ سوتر (مترجم)

یہ سوتر اور ہم چنیں دیگر سوتر یوگ شاستر مصنفہ پتنجلی رشی کے ہیں جو شخص اُپاسنا کو شروع کرنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی سے دشمنی نہ رکھے ہمیشہ سب سے محبت کرے۔ سچ بولے جھوٹ کبھی نہ بولے چوری نہ کرے سچے کاروبار کرے غالب الحواس ہو شہوت پرست نہ ہو متواضع ہو تکبر کبھی نہ کرے یہ پانچ قسم کے یم ملکر اُپاسنا کا پہلا انگ (جزو) کہلاتے ہیں:۔

---

[1] اشٹانگ یوگ کو بطور لفظی ترجمہ کے زبان اردو میں یوگ کے آٹھ حصص یا آٹھ جزو کہا جا سکتا ہے کیونکہ انگ حصہ اور جزو کو کہتے ہیں۔ اور لفظ اشٹ بمعنی ہشت ہے:۔

[2] اہنسا کے لفظی معنی ہنسا کے ترک ایذا رسانی ہے۔ ایذا رسانی ایک صریح دشمنی ہے۔ سنسکرت کتابوں میں اسی بنا پر درندوں اور پرندوں کے ذریعے ہلاک ہونیوالے جانداروں کے تعلقات کو ایک قدرتی دشمنی کہا گیا ہے۔ بنا بریں ترک ہنسا کو ترک دشمنی کہا جا سکتا ہے۔ نیز دشمنی کی حالت میں کم سے کم نیت ایذا رسانی کی ضرور رہ سکتی ہے۔ حالانکہ اُپاسنا اور یوگ کے سدھانت کے مطابق ایذا رسانی کی نیت بھی نہیں ہونی چاہیئے۔ اس وجہ سے بھی اہنسا کو ترک دشمنی کہنا واجب ہے جیسا کہ قدیمی آریہ رشیوں نے اور فاضل مصنف نے فرمایا ہے:۔ (مترجم)

کے فنا ہونیکے واسطے پرارتھنا کریں۔ تو کیا پرمیشور دونوں کو فنا کر دیوے۔ اگر کوئی کہے کہ جس کی محبت زیادہ ہوگی۔ اس کی پرارتھنا سپھل ہو جائے گی۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ جس کی محبت کم ہو اس کا دشمن بھی کم درجہ فنا ہونا چاہیئے۔ ایسی مورکھتا کی پرارتھنا کرتے کرتے کوئی ایسی بھی پرارتھنا کرنے لگ جائے گا۔ کہ اے پرمیشور آپ روٹی بنا کر ہمکو کھلائیے۔ میرے مکان میں جھاڑو لگائیے۔ کپڑے دھو دیجئے۔ اور کھیتی باڑی بھی کر دیجئے جو لوگ اس طرح پرمیشور کے بھروسے کاہل الوجود ہو کر بیٹھے رہتے ہیں۔ وہ سخت جاہل ہیں کیونکہ پرمیشور کی ہدایت ہے۔ کہ کوشش کرو جو شخص اس کو توڑے گا وہ کبھی سکھ نہیں پائے گا۔ چنانچہ

कुर्वन्नेवेह कर्माणि जिजीविषेच्छतं समाः

यजु॰ ॥ अ॰ ४० । मं॰ २ ॥

پرمیشور ہدایت فرماتے ہیں۔ کہ آدمی سو برس تک یعنی جبتک جیتا ہے تب تک کام کرتا ہوا جینے کی خواہش رکھے سست کبھی نہ ہو (یجروید ۴۰۔ ۲)

انسان کا فرض محنت کرنا | ۲۶۔ دیکھو دنیا میں جسقدر جاندار اور بیجان ہیں۔ وہ سب اپنا اپنا کام اور کوشش برابر کئے جاتے ہیں۔ مثلاً چیونٹی وغیرہ ہمیشہ محنت کرتے رہتے ہیں۔ زمین وغیرہ ہمیشہ گردش میں ہیں اور درخت وغیرہ بڑھتے گھٹتے رہتے ہیں نظر بریں انسانوں کو بھی اس مثال کی پیروی کرنی واجب ہے جسطرح کوشش میں لگے ہوئے آدمی کی مدد دوسرا بھی کرتا ہے۔ اسی طرح دھرم کے ساتھ کوشش میں مصروف ہوئے ہوئے آدمی کی امداد ایشور بھی کرتا ہے اور جیسا کہ کارکن آدمی کو نوکر رکھا جاتا ہے کسی کاہل کو نہیں و بیدار کے خواہشمند اور آنکھوں والے کو دکھلایا جاتا ہے اندھے کو نہیں سویا ہی پرمیشور بھی سب کا بھلا کرنے کی پرارتھنا میں مددگار ہوتا ہے۔ نقصان دینے والے کاموں میں نہیں ہوتا جو شخص ایسا کہتا ہے کہ گڑ میٹھا ہے۔ اسکو گڑ یا اس کا ذائقہ کبھی نصیب نہیں ہوتا۔ لیکن جو کوشش کرتا ہے۔ اسکو جلدی یا دیر سے گڑ مل ہی جاتا ہے۔

اب تیسری بات اُپاسنا ہے۔

समाधिनिर्धूतमलस्य चेतसो निवेशितस्यात्मनि यत्सुखं भवेत् ।

न शक्यते वर्णयितुं गिरा तदा स्वयन्तदन्तःकरणेन गृह्यते ॥

मा नो महान्तमुत मा नोऽर्भकं मा न उक्षन्तमुत मा नो वधीः
पितरं मोत मातरं मानः प्रियास्तन्वो रुद्र रीरिषः ॥

यजु० ॥ अ० १६ । मं० १५ ॥ (یجو۔ ۱۶۔ ۱۵)

بچوں اور اپنے متعلقین کی سلامتی کے لئے دعا

اے رُدر! یعنی بدکرداروں کو بدکرداری کی سزا دیکر رُلانیوالے پرمیشور! آپ ہمارے چھوٹے بڑے آدمیوں کو حمل کو ہمارے ماں باپ کو پیارے رشتہ داروں کو ہمارے جسموں کو ہلاکت کیطرف مائل مت ہونے دیجئے ہمکو ایسے راستہ پر چلائیے کہ جس پر ہم آپ کے حضور میں مستوجب سزا نہ ہوں (یجروید ۱۶۔۱۵)

असतो मा सद्गमय तमसो मा ज्योतिर्गमय मृत्योर्माऽमृतं गमयेति ॥ शतपथब्रा० [१४ । ३ । १ । ३०] (شت پتھ ۱۴۔ ۳۔ ۱۔ ۳۰)

علم کیلئے استدعا

اے اعلیٰ ہدایت کرنیوالے پرماتما! ہمکو آپ جھوٹے راستہ سے الگ کرکے سچے راستہ پر چلائیے۔ جہالت کی تاریکی سے علیحدہ کرکے علم کے آفتاب کیطرف لیجائیے۔ اور موت کے دُکھ سے بچا کر مکتی کے سکھ کا آبحیات دیجئے (شت پتھ برہمن ۱۴۔۳۔۱۔۳۰)

سگن اور نرگن پرارتھنا کے لفظی معنی

۲۴۔ الغرض جس جس عیب یا بُری صفت سے پرمیشور اور نیز اپنے آپ کو آزاد مان کر پرمیشور کی پرارتھنا کیجاتی ہے وہ بلحاظ ذہنی "سگن" اور "نرگن" پرارتھنا ہے[1]

پرارتھنا کے ساتھ کوشش اور محنت لازمی ہے

۲۵۔ جو آدمی کسی بات کی پرارتھنا کرتا ہے۔ اسکو عمل بھی ویسا کرنا چاہیئے۔ مثلاً اگر سب سے اعلیٰ عقل پانے کے لئے پرمیشور سے پرارتھنا کیجاوے تو اس کے واسطے جسقدر کوشش اپنے سے ہوسکے ضرور کیا کرے یعنی اپنی کوشش کے بعد پرارتھنا کرنی واجب ہے۔ اس قسم کی پرارتھنا کبھی نہ کرنی چاہئے اور نہ پرمیشور اسکو قبول کرتا ہے۔ کہ ہے پرمیشور! آپ میرے دشمنوں کو فنا کر دو۔ مجھکو سب سے بڑا بناؤ میری ہی بڑائی ہو اور سب میرے ماتحت ہو جاویں وغیرہ وغیرہ۔ کیونکہ اگر دونوں دشمن ایک دوسرے

سے مکتی کے سنے رشتہ داری دنجات ہیں۔"

[1] یعنی جو پرارتھنا بصیغہ اثبات یا امر ہو۔ مثلاً اس سے یہ ظاہر ہو کہ پرمیشور کی ذات میں فلاں فلاں صفت ہے یا خواہش کیجائے کہ ہمکو فلاں بات میسر ہو" وہ سگن پرارتھنا ہے اور جس پرارتھنا میں نفی جتلائی جاے مثلاً اس میں بیان کیا جائے کہ فلاں فلاں نقص پرمیشور کی ذات میں نہیں یا التجا کی جائے کہ فلاں فلاں نقص یا خرابی ہم میں نہ ہو وہ نرگن پرارتھنا ہے لغوی معنوں میں لفظ "سگن" کا ترجمہ باصفت ہے اور لفظ "نرگن" کا ترجمہ بلا صفت (مترجم)

ادہرم کو بالکل چھوڑ دیوے۔ (یجروید ۴۰۔۲)

جو اسے علم کا ذریعہ اور دوسری چیزوں کو جتانیوالا اور یقین کرانیکا آلہ ہے اور جو مخلوق کے اندر منور غیر فانی ہے جس کے بغیر کوئی شخص کوئی بھی کام نہیں کر سکتا وہ میرا من پاک صفتوں کا طالب ہو کے بُری صفتوں سے الگ رہے۔ (یجروید ۳۴۔۳)

جو جلد شیو یا مالک عالم جس کے ذریعہ تمام یوگی لوگ جملہ معاملات (گذشتہ آئندہ اور حال) کی واقفیت حاصل کرتے ہیں۔ جو پرماتما کے ساتھ میل ہونے سے غیر فانی جیو آتما کو تینوں زمانوں کی باتوں کا سب طرح جاننے والا بناتا ہے۔ جس کے ذریعہ سے یوگ ابھیاس کے اس یجنہ کو ترقی دیجاتی ہے۔ کہ جس میں علم کی حرکت ہے اور جس میں پانچ حواس علمی اور عقل اور آتما مشغول رہتے ہیں۔ وہ میرا من یوگ کا علم حاصل کر کے ہر قسم کے ہرج وغیرہ تکلیفوں سے آزاد رہے۔ (یجروید ۳۴۔۴)

اے علیم برتر پرمیشور! آپ کی مہربانی سے جس میرے من میں رگوید یجروید۔ سام وید اور نیز اتھروید اس طرح قائم رہتے ہیں جس طرح گاڑی کی ناف میں آرے لگے رہتے ہیں۔ اور جس میں علیم کل اور موجود کل مخلوقات کا دیکھنے والا چیتن (ذی شعور) عیاں ہوتا ہے۔ وہ میرا من جہالت کو نابود کر کے ہمیشہ علم دوست رہے۔ (یجروید ۳۴۔۵)

اے سب کو انتظام میں رکھنے والے ایشور! جو من کو باگ سے گھوڑوں کی طرح یا گھوڑوں کو چلانیوالے کوچوان کی طرح تمام انسانوں کو ادہر اُدھر بہت ہی ڈولاتا رہتا ہے۔ جو سینہ کے اندر قائم باحرکت اور نہایت طاقتور ہے وہ میرا من جملہ حواس کو پاپ کے چلن سے روک کر دہرم کے راستہ پر ہمیشہ چلایا کرے ایسی مہربانی مجھ پر کیجئے (یجروید ۳۴۔۶)

अग्ने नय सुपथा राये अस्मान् विश्वानि देव वयुनानि विद्वान्।
युयोध्यस्मज्जुहुराणमेनो भूयिष्ठां ते नम उक्तिं विधेम॥ यजु॰ ॥
अ० ४० । मं० १६ (دیکھو ۴۰۔۱۶)

پاکیزگی استدعا اے سُکھ بخشنے والے ظاہر بالذات! اور سب کو جاننے والے پرماتما! آپ ہم کو عمدہ طریقہ پر تمام علوم حاصل کرائیے۔ ہم کو پاپ کے چلن سے ٹیڑھے راستہ سے الگ کیجئے۔ اس لئے ہم لوگ بڑی عاجزی سے آپ کی ستتی (حمد و ثنا) کرتے ہیں۔ کہ آپ ہمکو پاکیزہ کیجئے (یجروید ۴۰۔۱۶)

सुषारथिरश्वानिव यन्मनुष्यान्नेनीयतेऽभीशुभिर्वाजिनऽइव ।
हृत्प्रतिष्ठं यदजिरं जविष्ठं तन्मे मनः शिवसंकल्पमस्तु ॥ ८ ॥

यजु० ॥ अ० ३४ । मं० १ । २ । ३ ।

عقل کیواسطے استدعا

اے اگنی! یعنی سب کو ظہور میں لانیوالے پرمیشور![1] جس عقل کے لئے عالم۔ گیانی اور یوگی لوگ پرارتھنا کرتے ہیں۔ ہم کو آپ مہربانی سے موجودہ زمانہ میں اسی عقل سے بہرا ور (عقلمند) کیجئے۔ (یجروید ۳۲-۱۴)

ایشور کی صفات کے لئے استدعا

آپ کامل جلال والے ہیں۔ مہربانی کرکے مجھے بھی کامل جلال عطا کیجئے۔ آپ لا انتہا طاقت سے کام لینے والے ہیں۔ اسلئے مجھ میں بھی نظر شفقت سے پورا حوصلہ قائم کیجئے۔ آپ لا انتہا قوت والے ہیں۔ اس لئے مجھے بھی قوت عطا کیجئے۔ آپ بُرے کاموں اور بُرے کام کرنے والوں پر غصّہ کرنیوالے ہیں۔ مجھ کو بھی ویسا ہی کیجئے۔ آپ مذمّت و تعریف کو برداشت اور اپنے تقصیر والوں کا تحمّل کرنیوالے ہیں۔ مہربانی کرکے مجھکو بھی ویسا کیجئے۔ (یجروید ۱۹-۹)

من اور اس کی تندہی کے لئے پرارتھنا

اے بحرِ رحمت! (رحمت کے سمندر) آپ کی مہربانی سے میرا من جو دور دور جاتا اور روشن صفات سے موصوف رہتا ہے۔ سوتے وقت وہی میرا من "سشپتی" (گہری نیند) میں چلا جاتا ہے۔ یا خواب میں دور دراز مقامات کی سیر کرتا ہے۔ جو تمام روشنی کرنیوالی چیزوں کو ظاہر کرنیوالا ایک ہے۔ میرا وہ من شِو سنکلپ یعنی اپنے اور دوسرے جانداروں کیلئے عافیت کی نیّت والا ہو۔ کسی کو نقصان پہونچانے کی خواہش کرنیوالا کبھی نہ ہو۔ (یجروید ۳۴-۱)

اے سروانتریامی! (سب کے ضابط القلوب) جس کے ذریعہ سے کام کرنیوالے مستقل مزاج عالم لوگ یجنہ اور جنگ وغیرہ میں کام کرتے ہیں۔ جو عجیب طاقت والا قابل عزت اور مخلوق کے اندر رہنے والا ہے وہ میرا من دہرم کی بجا آوری کا خواہشمند ہوکر

[1] ظہور میں لانے سے مراد یہ ہے۔ کہ پرمیشور موجودات کو نمودار کرنیوالا اور اس کی ماہیت کو دکھلانے والا ہے۔ چنانچہ فاضل مصنف نے اس کو پرکاش سوروپ لکھا ہے۔ اند پرکاش سروپ اس کو کہتے ہیں جو نمودار کنندہ اور ظاہر کنندہ ہو۔ (مترجم)

سب کے لئے حسب حیثیت اپنے قدیمی علم سے اپنی ازلی رعایا جیوؤں کو ٹھیک ٹھیک معانی کی واقفیت بذریعہ ویدوں کے کراتا ہے۔ "یہ سگن ستتی" یعنی صفات کیساتھ پرمیشور کی تعریف کرنا ہے۔

نرگن ستتی وہ غیر جسم ہے یعنی نہ کبھی جسم اختیار کرتا ہے۔ نہ جنم لیتا ہے جسمیں کوئی رخنہ نہیں ہو سکتا۔ نسوں وغیرہ کی بندش میں نہیں آتا۔ نہ کبھی پاپ کے کام کرتا ہے جسمیں کلفت دکھ اور بے علمی کبھی نہیں ہوتی اس طرح پر الفت و نفرت وغیرہ صفات سے الگ مانکر پرمیشور کی تعریف کرنا نرگن ستتی ہے اس سے اپنی صفات اعمال و عادات بھی سدھارنے چاہئیں۔ مثلاً وہ انصاف کرنیوالا ہو۔ جو شخص بھانڈ کی مانند پرمیشور کے اوصاف گاتا ہے۔ اور اپنے چال چلن کو نہیں سدھارتا۔ اسکا ستتی کرنا بے فائدہ ہے۔

پرارتھنا **پرارتھنا کی تشریح**

यां मेधां देवगणाः पितरश्चोपासते।
तया मामद्य मेधयाऽग्ने मेधाविनं कुरु स्वाहा॥ १॥
यजु०॥ अ० ३२। मं० १४॥

तेजोऽसि तेजो मयि धेहि वीर्यमसि वीर्यं मयि धेहि।
बलमसि बलं मयि धेहि। ओजोऽस्योजो मयि धेहि। मन्यु-
रसि मन्युं मयि धेहि। सहोऽसि सहो मयि धेहि॥ २॥
यजु०॥ अ० १९। मं० ९॥

यज्जाग्रतो दूरमुदैति दैवं तदु सुप्तस्य तथैवैति। दूरङ्गमं ज्योतिषां
ज्योतिरेकं तन्मे मनः शिवसङ्कल्पमस्तु॥ ३॥ येन कर्माण्यपसो
मनीषिणो यज्ञे कृण्वन्ति विदथेषु धीराः। यदपूर्वं यक्षमन्तः
प्रजानां तन्मे मनः शिवसङ्कल्पमस्तु॥ ४॥ यत्प्रज्ञानमुत चेतो
धृतिश्च यज्ज्योतिरन्तरमृतं प्रजासु। यस्मान्न ऋते किञ्चन कर्म
क्रियते तन्मे मनः शिवसङ्कल्पमस्तु॥ ५॥
येनेदं भूतं भुवनं भविष्यत्परिगृहीतममृतेन सर्वम्।
येन यज्ञस्तायते सप्त होता तन्मे मनः शिवसङ्कल्पमस्तु॥ ६॥
यस्मिन्नृचः साम यजूँषि यस्मिन्प्रतिष्ठिता रथनाभाविवाराः।
यस्मिँश्चित्तँ सर्वमोतं प्रजानां तन्मे मनः शिवसङ्कल्पमस्तु॥ ७॥

جواب۔ "اناد ی" یعنی جس چیز کی آدی" (باعث ابتدا) کوئی علت یا زمانہ نہو۔ اُسکو "انادی" (ازلی) کہتے ہیں۔ وغیرہ پہلے باب میں پورے معنی کر دیئے ہیں۔ وہاں دیکھو لیجئے۔

پرمیشور سب کا سکھ چاہتا ہے | ۱۹ سوال۔ پرمیشور کیا چاہتا ہے ؟

جواب۔ سب کی بھلائی اور سب کے لئے سُکھ چاہتا ہے لیکن آزاد رکھکر یعنی وہ کسی کو پاپ کئے بغیر دوسرے کا محتاج یعنی حائز نہیں بناتا ؛

ستتی پرارتھنا اور اپاسنا | ۲۰ سوال۔ پرمیشور کی ستتی (حمد وثنا) پرارتھنا (مناجات) اُپاسنا (حضوری ومراقبہ) کرنی چاہیئے یا نہیں ؟

جواب۔ کرنی چاہیئے۔

سوال۔ کیا ستتی وغیرہ کرنے سے ایشور اپنا قانون توڑ کر ستتی پرارتھنا کرنیوالے کا پاپ دور کر دے گا ؟

جواب۔ نہیں

سوال۔ تو پھر "ستتی پرارتھنا" کیوں کی جائے ؟

جواب۔ ان کے کرنے کا مُدعا اور ہی ہے۔

انکا نتیجہ | ۲۱ سوال۔ کیا ہے ؟

جواب۔ "ستتی" کرنے سے ایشور میں محبت۔ اس کے صفات و فعل عادات ذہن نشین ہو جانے سے اپنی صفات و اعمال و عادت کا سُدھار ہوتا ہے۔ پرارتھنا کرنے سے غیر متکبری۔ حوصلہ اور حمائت حاصل ہوتی ہے۔ اُپاسنا" سے پربرہم" (ذات الٰہی) سے وصل اور اس کا دیدار (علم بالمشافہ) نصیب ہوتا ہے ؛

ایشور کی ستتی کی تشریح | ۲۲۔ سوال۔ انکو ذرا واضح کرکے سمجھاؤ۔

स पर्यगाच्छुक्रमकायमव्रणमस्नाविरं शुद्धमपापविद्धम् कविर्मनीषी दरिभूः स्वयम्भूर्याथातथ्यतोऽर्थान् व्यदधाच्छाश्वतीभ्यः समाभ्यः ॥ यजु० । अ० ४० ।

ایشور کی سُتتی (حمد)

سکُن ستتی (وہ پرماتما سب میں موجود سریع العمل (سب کام بلا وقت کرنیوالا) بےجسد طاقت رکھنیوالا۔ پاک۔ علیم کل سب کے دلوں پر حاوی سب کا حاکم ازلی ثابت بذاتہ

ایشور کے غیر مجسم ہونے کے دلائل

۱۵۔ سوال۔ ایشور مجسم ہے یا غیر مجسم؟

جواب۔ غیر مجسم۔ اگر مجسم ہوتا تو سب جگہ موجود نہ ہوتا۔ اگر سب جگہ موجود نہ ہوتا تو عالم کل وغیرہ ہونے کی صفتیں بھی ایشور کی طرف منسوب نہ ہو سکتیں کیونکہ محدود چیز میں صفات فعل اور عادات بھی محدود رہتے ہیں۔ نیز سردی گرمی۔ بھوک پیاس نقص امراض۔ اور کاٹ چھانٹ۔ وغیرہ سے آزاد نہیں ہو سکتا۔ بایں وجہ تحقیق یہی ہے۔ کہ ایشور غیر مجسم ہے۔ اگر مجسم ہووے۔ تو اس کے ناک۔ کان۔ آنکھ وغیرہ اعضاء کا بنانیوالا کوئی دوسرا ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جو ترکیب سے پیدا ہوا اسکو ترکیب دینے والا کوئی غیر مجسم ذی شعور ضرور ہونا چاہیئے۔ اگر اس موقعہ پر کوئی یہ کہے کہ ایشور نے اپنی خواہش سے خود بخود اپنا جسم بنا لیا ہے۔ تو بھی یہی بات ثابت ہوئی کہ جسم بننے سے پہلے غیر مجسم تھا۔ اس لئے پرماتما کبھی جسم نہیں اختیار کرتا۔ بلکہ غیر مجسم ہونے کے باعث تمام دنیا کو علت مادی کی غیر محسوس حالت سے محسوس شکل میں لاتا ہے۔

سروشکتی مان کے معنی

۱۶۔ سوال۔ ایشور سروشکتی مان (قادر مطلق) ہے یا نہیں؟

جواب۔ ہے۔ لیکن جس طرح تم لفظ سروشکتی مان کے معنے سمجھے ہوئے ہو۔ اس طرح نہیں۔ لفظ سروشکتی مان کے محض معنی یہی ہیں۔ کہ ایشور اپنے کام یعنی پیدائش پرورش فنا وغیرہ کرنے اور تمام جیووں کے پن پاپ کے متعلق آئین کو واجب طور پر چلانے میں کسی کی ذرا بھی امداد نہیں لیتا یعنی اپنی بیحد طاقت سے اپنے کل کام کو انجام دیتا ہے۔

سروشکتیمان ایشور اپنی صفات کے خلاف کوئی حرکت نہیں کرتا

۱۷۔ سوال۔ ہم تو ایسا مانتے ہیں۔ کہ ایشور جو چاہے سو کرے کیونکہ اس کے اوپر کوئی دوسرا نہیں؟

جواب۔ وہ کیا چاہتا ہے اگر تم کہو کہ وہ سب کچھ چاہتا ہے اور کر سکتا ہے تو ہم تم سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا پرمیشور اپنے آپ کو مار سکتا ہے۔ بہت سے ایشور بنا سکتا ہے خود بے علم ہو سکتا ہے چوری بدکاری وغیرہ پاپ کے کام کر سکتا ہے۔ اور دکھی بھی ہو سکتا ہے؟ یہ کام اگر ایشور کے صفات۔ فعل اور عادات کے خلاف ہیں تو تمہارا یہ قول کہ وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ کبھی صحیح نہیں ہو سکتا۔ پس لفظ سروشکتی مان کے معنی جو ہم نے بیان کئے ہیں۔ وہی ٹھیک ہیں۔

پرمیشور قدیم ہے

۱۸۔ سوال۔ پرمیشور سادی (غیر ازلی) ہے یا اناّدی (ازلی)؟

جواب۔ انصاف اور رحم میں محض برائے نام فرق ہے کیونکہ جو مطلب انصاف سے پورا ہوتا ہے وہی رحم سے۔ سزا دینے کا مُدعا یہ ہے کہ لوگ خطا سے باز آکر دُکھ نہ پاویں۔ وہی مطلب رحم کا ہے یعنی دوسروں کے دکھوں کو دور کرنا۔ اور جس طرح پر کہ تم نے رحم اور انصاف کے معنے کئے ہیں۔ وہ ٹھیک نہیں کیونکہ جس نے جیسا اور جتنا بُرا کام کیا ہو اُسکو ویسی اور اتنی ہی کڑی سزا دینی چاہیئے۔ اسی کا نام انصاف ہے۔ اور اگر قصوروار کو سزا نہ دیجائے تو رحم صفحۂ ہستی سے مٹ جائے گا۔ کیونکہ ایک مجرم ڈاکو کو چھوڑ دینا گویا ہزاروں دہرماتما لوگوں کو دُکھ دینا ہے جب ایک کے چھوڑنے سے ہزاروں آدمیوں کو دُکھ پہنچتا ہے۔ تو پھر وہ رحم کیسے ٹھہر سکتا ہے۔ رحم یہی ہے کہ اس ڈاکو کو قید خانہ میں رکھکر پاپ کرنے سے بچایا جائے اس قسم کا عمل دراصل اس پر رحم ہے اور اس کو مار ڈالنے سے دوسرے ہزاروں لوگوں پر رحم ظاہر ہوگا۔

رحم اور انصاف دونوں کا مقصد ایک ہے!

۱۳ سوال۔ پھر رحم اور انصاف دو لفظ کیوں ہیں۔ کیونکہ ان دونوں کا ایک ہی مدعا ہے۔ تو دو لفظوں کا ہونا فضول ہے۔ اس سے تو ایک لفظ کا ہونا اچھا تھا۔ پس ثابت ہوا کہ رحم اور انصاف کا مقصد ایک نہیں ہے

جواب۔ کیا ایک معنے کے بہت سے لفظ اور ایک لفظ کے بہت سے معنے نہیں ہوتے؟

سوال۔ ہوتے ہیں۔

جواب۔ تو پھر تم کو شک کیوں ہوا؟

سوال۔ اس لئے کہ دنیا میں ایسا سنا جاتا ہے؛

جواب۔ دنیا میں تو سچی اور جھوٹی دونوں باتیں سُننے میں آتی ہیں۔ الّا ہمارا کام انکو غور سے تحقیق کرنا ہے۔ دیکھو ایشور کی رحمت کاملہ تو یہ ہے کہ اس نے تمام جیووں کی حاجت براری کے لئے دنیا میں سب چیزیں پیدا کر رکھی ہیں۔ پس اس سے بڑھکر رحم اس کے ماسوا اور کونسا ہے باقی رہا انصاف اسکا نتیجہ صریح دکھلائی دیتا ہے کیونکہ سُکھ دُکھ کے کم و بیش ہونے کی حالت اس نتیجہ کو آشکارا کر رہی ہے ان دونوں میں فرق اتنا ہی ہے کہ من میں سبکو سُکھ ہونے اور دُکھ رفع ہونے کی خواہش و تدبیر رحم ہے۔ اور بیرونی حرکات یعنی قید و قطع عضو (بدن کے کسی حصہ کو کاٹ دینا) وغیرہ سے ٹھیک ٹھیک سزا دینا انصاف کہلاتا ہے۔ دونوں کا مقصد ایک ہی ہے۔ یعنی سب کو پاپ اور دُکھوں سے چھڑا دینا؎

ہے۔ تو اُس وقت اسکو دونوں کا پرتیکش (علم بالشافہ) ہوتا ہے۔ نظر بریں جب کہ پرمیشور پرتیکش ہے۔ تو انومان (ثبوت قیاسی) وغیرہ سے پرمیشور کا علم ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ کیونکہ معلول کو دیکھکر علت کا قیاس لازمی ہے۔

پرمیشور کے محیط کل ہونے کے دلائل

۱۲ سوال۔ ایشور ویاپک (ہر جگہ موجود) ہے یا کسی خاص مقام میں رہتا ہے؟

جواب۔ ویاپک ہے کیونکہ اگر ایک مقام میں رہتا۔ تو سب کا انتریامی عالم کل۔ سب کو قواعد میں رکھنے والا۔ سب کا پیدا کرنے والا۔ سبکو قائم رکھنے والا۔ اور فنا کرنیوالا نہ ہو سکتا جس مقام کا تعلق فاعل کے ساتھ نہ ہو وہاں اس کے فعل کا ہونا نا ممکن ہے۔

رحم اور انصاف متضاد نہیں

۱۳ سوال۔ پرمیشور رحیم اور انصاف کرنیوالا ہے یا نہیں

جواب۔ ہے۔

سوال۔ یہ دونوں صفتیں ایک دوسری کی ضد ہیں انصاف کرے تو رحم میں اور رحم کرے تو انصاف میں فرق آتا ہے کیونکہ انصاف اس کو کہتے ہیں کہ عمل کے مطابق اتنا سکھ دُکھ پہنچایا جائے جو نہ کم ہو اور نہ زیادہ اور رحم اسکو کہتے ہیں کہ قصوروار کو بلا سزا دئے چھوڑا جائے

لہ اسی امر کے متعلق سانکھیہ درشن میں بحث آئی ہے جو کہ سوتر نمبر ۸۷ ادھیائے اول سے شروع ہوتی ہے۔ وہاں سوتر نمبر ۸۹ میں پرتیکش کی یہی تعریف دی گئی ہے کہ حواس کا اور حواس کا محسوسات سے تعلق ہونے پر جو علم ہوتا ہے اُسی پرتیکش کہتے ہیں سوتر نمبر ۹۰ اور ۹۱ کی رو سے یہ کہا گیا ہے کہ محض بیرونی حواس کے ذریعہ ہونیوالے پرتیکش کی تعریف ہی ہوگی جنکو اندرونی حواس یعنی من کے ذریعہ بھی پرتیکش ہوتا ہے اسی امر کو اسجگہ رشی دیانند نے نیائے درشن کے سوتر کی تفسیر کرتے ہوئے جتایا ہے کہ جس طرح کان اور آنکھ وغیرہ سے تعلق آواز اور شکل سے ہونے پر جو بلا شک و شبہ علم ہوتا ہے پرتیکش کہتے ہیں اسی طرح محض من کا تعلق کیونکر سچ جھوٹ سے ہونے پر جو علم ہوتا ہے اُسے بھی پرتیکش کہتے ہیں لہ دلیل کے پہلے حصے کی مثال زمین کے علم سے دیتے ہوئے دوسرے حصے کو اپنی من کے ذریعہ حاصل شدہ علم و پرتیکش ہونیہ پرمیشور کے صفات صنعت و حکمت کے ذریعے پرمیشور کا پرتیکش ہونے کے لئے بطور دلیل کے پیش کیا ہے کیونکہ صنعت و حکمت کے اثرات گو حواس بیرونی سے محسوس ہو سکتے ہیں۔ مگر صنعت و حکمت بذات خود محض من سے ہی معلوم ہو سکتے ہیں۔ گویا یہاں یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ پرتیکش اس طرح کا ہوتا ہے بذریعہ حواس بیرونی بذریعہ حواس اندرونی۔ اور کہ سانکھ درشن میں جس پرتیکش کا عدم تسلیم کیا گیا ہے وہ پرتیکش بذریعہ حواس بیرونی کا ہے جس کو یہاں بھی تسلیم نہیں کیا گیا ہے۔ (مترجم)

(یجر وید ۱۳۔۴)

پرمیشور ہی کی عبادت لازمی ہے ۱۰ (یہ یجر وید کا منتر ہے) وِدوان لوگ عام لوگوں کو اسطرح مخاطب کریں کہ اے انسانو! جو جگت کی پیدائش سے پہلے کل روشن اجسام (کرّہ جات) کی پیدائش گاہ اور سہارا تھا۔ اور جو کچھ پیدا ہوا ہے۔ ہوا تھا اور ہوگا۔ اس کا مالک تھا ہے۔ اور ہوگا۔ وہ زمین سے لیکر سورج تک تمام دنیا کو پیدا کر کے قایم ہے اس راحت بالذات پرماتما کی بندگی جس طرح ہم کریں اسی طرح تم لوگ بھی کرو (یجر وید ادھیائے ۱۳ منتر ۴)

ایشور کی ہستی کا ثبوت ۱۱ **سوال**۔ آپ زبان سے ایشور ایشور کرتے ہیں۔ لیکن اس کو ثابت کس طرح کرتے ہیں؟

جواب۔ سب پرتیکش وغیرہ پرمانوں (ثبوتوں) سے۔

سوال۔ ایشور کی ذات میں پرتیکش وغیرہ ثبوت کبھی کام نہیں دے سکتے!

جواب इन्द्रियार्थसन्निकर्षोत्पन्नं ज्ञानमव्यपदेश्यमव्यभिचारि

(یہ سوتر نیائے درشن مصنفہ مہرشی گوتم کا ہے) کان۔ جلد۔ آنکھ۔ زبان۔ ناک اور من (جوہر دراک) کا تعلق آواز۔ لمس صورت ذائقہ۔ بو سکھ۔ دکھ۔ سچ جھوٹ وغیرہ محسوسات سے تعلق ہونے پر جو علم ہوتا ہے۔ اس کو پرتیکش کہتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ سلوک سے خالی ہو (نیائے ۱۔۴) اب جاننا ضرور ہے کہ حواس اور من کے ذریعہ صفتوں کا پرتیکش (عین الیقین) ہوا کرتا ہے نہ کہ موصوف کا جسطرح چاروں حواس جلد وغیرہ کے ذریعہ سے لمس۔ صورت۔ ذائقہ اور بو یعنی صفات (ارضی) کا علم ہونے پر اس کے موصوف پرتھوی (یعنی الارض) کا پرتیکش من معہ آتما کے ذریعہ ہوتا ہے۔ اسی طرح اس پرتیکش دنیا میں خاص صنعت و حکمت وغیرہ صفات کے پرتیکش ہونے سے ایشور بھی پرتیکش ہے۔

ایشور کی ہستی کا ثبوت ۱۲ نیز جب آتما من کو اور من حواس کو کسی شے محسوس میں لگاتا ہے یا جس لمحہ میں آتما چوری وغیرہ بُرے یا رفاہ عام وغیرہ اچھے کام کرنا شروع کرتا ہے تو جیو کی خواہش اور علم وغیرہ چونکہ اس وقت اسی خواہش کی ہوئی چیز کی طرف جھک جاتے ہیں اسلئے اس لمحہ میں جو آتما کے اندر بُرے کام کیکرنے میں خوف تامل اور شرم اور اچھے کاموں کے کرنے میں بخوبی عدم تامل خوشی اور حوصلہ پیدا ہوتا ہے وہ جیو آتما کیطرف سے نہیں بلکہ پرماتما کی طرف سے ہے۔ پرمیشور کا پرتیکش ؛ اور جب جیو آتما شدہ (صاف طبع) ہو کر پرماتما کی نسبت دل سے غور کرتا ہے

تینتیس دیوتا ۵۔ مذکورہ بالا صفات رکھنے کے باعث یہ تینتیس چیزیں دیوتا کہلاتی ہیں شتپتھ برہمن کے چودھویں کانڈ میں انکا مالک اور سب سے بڑا ہونے کے باعث پرماتما کو چونتیسواں دیوتا لائق پرستش کے صاف طور پر لکھا ہے۔ اسیطرح اور جگہوں میں بھی تحریر ہے۔ اگر یہ لوگ ان شاستروں کو دیکھتے تو ویدوں میں بہت سے ایشور ماننے کی غلطی کے پھندے میں پڑکر کیوں گمراہ ہوتے رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۴۶۶ - ۳۹

ایشور کیا ہے ۶۔ اے انسان! دنیا کی تمام موجودات میں موجود رہ کر سبکو انتظام میں رکھتا ہے۔ وہ ایشور کہلاتا ہے۔ اس سے ڈر کر ناانصافی سے کسی کے مال کو لینے کی خواہش مت کر۔ ناانصافیکو چھوڑدے اور دھرم یعنی انصاف کا جو چلن ہے اس سے اپنی ضمیر کو خوش رکھ (یجروید ۴۰)

دنیا کا پیدا و پرورش کنندہ ۷۔ ایشور پرماتما سبکو ہدائیت فرماتے ہیں۔ کہ اے انسانو! میں ایشور سب سے پہلے موجود۔ اور ساری دنیا کا مالک ہوں۔ میں جگت کی پیدائش کا قدیم باعث ہوں تمام مال و دولت پر غالب اور اسکا بخشنے والا ہوں۔ مجھ کو ہی تمام جیو اس طرح پر پکاریں جسطرح اولاد اپنے باپ کو پکارتی ہے۔ میں کل جگت کے لئے راحت دینے والی قسم قسم کی خوراکوں کی تقسیم بغرض پرورش کرتا ہوں۔ رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۴۸ - ۱)

علم کا نور دینے والا ۸۔ میں سب سے اعلیٰ جلال و حشمت رکھنے والا سورج کی مانند تمام عالم کو نور بخشنے والا ہوں کبھی مغلوب نہیں ہوتا ہوں۔ اور نہ کبھی مرتا ہوں میں ہی اس جگت کا وجود میں لانیوالا ہوں مجھ ہی کو ساری دنیا کا پیدا کرنیوالا سمجھو۔ اے جیو تم لوگ جاہ و حشمت حاصل کرنیکی کوشش کرتے ہوئے علم وغیرہ کی دولت مجھسے مانگو نیز تم میری دوستی سے محروم مت ہو

ویدوں کا اظہار کرنیوالا ۹۔ اے انسانو! میں راستگوئی سے ستتی (حمد) کرنے والے آدمی کو لازوال علم وغیرہ کی دولت بخشتا ہوں میں برہم یعنی وید کو ظاہر کرنیوالا ہوں اور وہ وید مجھ کو ٹھیک ٹھیک بیان کرتا ہے اس سے میں سبکے گیان کو بڑھاتا ہوں میں راست باز کا محرک یا حوصلہ بڑھانیوالا ہوں یجیہ کرنیوالے کو نتیجہ بخشنے والا ہوں۔ اور اس جہان میں جو کچھ ہے۔ اس تمام مخلوق کا بنانیوالا اور اس کو اہتمام میں رکھنے والا ہوں۔ اس لئے تم لوگ مجھکو چھوڑکر میری بجائے کسی دوسرے کو نہ پوجو۔ نہ مانو اور نہ جانو رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۴۸۔ ۵)

جسمیں زمین و آفتاب وغیرہ لوک قایم ہیں۔ اور جو آکاش (خلاء) کی مانند ہر جگہ موجود ہے جو تمام دیوتاؤں کا دیوتا پرمیشور ہے۔ اس کو جو لوگ نہیں جانتے اور نہ اس کا دھیان کرتے ہیں۔ وہ ناستک (منکر) ناقص العقل ہیں۔ اور ہمیشہ دکھ کے سمندر میں ڈوبے رہتے ہیں اس لئے ہمیشہ اسکو جان کر ہی سب لوگ سُکھی ہوتے ہیں؛

پرمیشور ایک ہے | ۲ **سوال**۔ وید میں ایشور بہت سے ہیں۔ تم اس بات کو مانتے ہو یا نہیں

جواب۔ نہیں۔ کیونکہ چاروں ویدوں میں کوئی ایسی بات نہیں لکھی کہ جس سے ایشور ایک سے زیادہ ثابت ہوں۔ بلکہ یہ لکھا ہے کہ ایشور ایک ہے؛

دیوتا سے مراد | ۳ **سوال**۔ ویدوں میں جو بہت سے دیوتا لکھے ہیں۔ انکا کیا مطلب ہے؟

جواب۔ وہ روشن صفات رکھنے کے باعث دیوتا کہلاتے ہیں۔ مثلاً زمین لیکن اسکو کسی جگہ ایشور کے برابر لائق پرستش نہیں مانا۔ دیکھو اسی منتر میں لکھا ہے کہ "جسمیں دیوتا قائم ہیں وہ جاننے اور پرستش کرنے کے لائق ایشور ہے" وہ لوگ غلطی پر ہیں جو لفظ "دیوتا" سے ایشور کے معنے لیتے ہیں۔ پرمیشور دیوتاؤں کا دیوتا ہونے کے باعث مہادیوتا اسلئے کہلاتا ہے۔ کہ وہی تمام دنیا کا پیدا کرنیوالا قائم رکھنے والا۔ فنا کرنیوالا منصف حاکم ہے؛

۳۳ دیوتا | ۴ "یہ وید کا مقولہ ہے" اس کی تشریح شت پتھ برہمن میں اس طرح کی گئی ہے کہ تینتیس قسم کے دیوتا ہیں۔ یعنی

(الف) آٹھ وسو | زمین[۱] پانی[۲]۔ آگ[۳]۔ ہوا[۴]۔ آکاش[۵] چاند[۶] سورج[۷]۔ ثوابت[۸] یہ آٹھ تمام دنیا کے جائے قیام ہونے کے باعث "وسو" کہلاتے ہیں؛

(ب) گیارہ رودر | پران[۱]۔ اپان[۲]۔ ویان[۳]۔ اُدان[۴]۔ سمان[۵]۔ ناگ[۶]۔ کورم۔ کرکل۔ دیودت۔ دھننجے[۱۰] یہ دس قسم کے سانس اور "جیو" آتما[۱۱]۔ ان گیارہ کا نام "رودر" رُلانیوالے اس لئے ہے کہ جب وہ جسم کو چھوڑتے ہیں۔ تو رلانیوالے ہوتے ہیں؛

(ج) ۱۲۔ آدتیہ | سال کے ۱۲ مہینے اسوجہ سے "آدتیہ" (لینے والے) کہلاتے ہیں۔ کہ سب کی عمر کا خاتمہ کر رہے ہیں؛

(د) اندر | بجلی اسکا نام "اندر" اس لئے ہے۔ کہ یہ اعلیٰ طاقت وحشمت کا ذریعہ ہے؛

(ہ) پرجاپتی | یجیہ۔ اسکو پرجاپتی کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کی بدولت ہوا۔ بارش پانی اور نباتات کے پاکیزہ ہونے نیز عالموں کی تعلیم اور طرح طرح کے علوم وحرفت سے رعایا کی پرورش ہوتی ہے

"वयं प्रजापतेः प्रजा अभूम"

یجروید میں کہا ہے کہ

"ہم پرجاپتی پرمیشور کی رعایا ہیں۔ اور پرماتما ہمارا راجہ اور ہم اس کے ناچیز چاکر ہیں۔ وہ از راہ شفقت ہمکو اپنی مخلوق میں حکمرانی کے لائق کرے اور اپنے حقیقی انصاف میں ہمکو مصروف کراوے۔"

اس کے بعد پرمیشور اور ویدوں کا مضمون لکھا جائے گا۔

ساتواں باب

ऋचो अक्षरे परमे व्योमन्यस्मिन् देवा अधि विश्वे निषेदुः।
यस्तन्न वेद किमृचा करिष्यति य इत्तद्विदुस्त इमे समासते ॥
॥ १ ॥ ऋ० ॥ मं० १ । सू० १६४ । मं० ३९ ॥ رگوید ۱-۱۶۴-۳۹

ईशा वास्यमिदꣳ सर्वं यत्किञ्च जगत्यां जगत्।
तेन त्यक्तेन भुञ्जीथा मा गृधः कस्य स्विद्धनम् ॥
यजु० ॥ अ० ४० मं० १ ॥ یجروید ۴۰-۱

अहं भुवं वसुनः पूर्व्यस्पतिरहं धनानि सं जयामि शश्वतः।
मां हवन्ते पितरं न जन्तवोऽहं दाशुषे वि भजामि भोजनम् ॥३॥
अहमिन्द्रो न परा जिग्य इद्धनं न मृत्यवेऽव तस्थे कदाचन।
सोममिन्मा सुन्वन्तो याचता वसु न मे पूरवः सख्ये रिषाथन
॥ ४ ॥ ऋ० ॥ मं० १० । सू० ४८ । मं० ५ ॥

(رگ وید ۱۰-۴۸-۵)

اس منتر کے معنی پرمیشور کے جاننے کے ... آشرم کی تعریف سے ملتا ہے ... بیان میں لکھ چکے ہیں جو تمام دشن صفات حسن عادات اور علم دیتا ہے

ہوئی یا ہوگی وہ سب سنسکرت علم سے اخذ کی گئی اور جنکی نسبت صریح تحریر موجود نہیں ہے ان کے لئے منو جی کا قول ہے کہ

प्रत्यहं लोकदृष्टैश्च शास्त्रदृष्टैश्च हेतुभिः ॥ (منو ۸ - ۳)

ضروری امور کے متعلق نئے قانون | ۸۱ جو آئین راجہ اور رعایا کے لئے راحت بخش اور دہرم کے مفافق سمجھیں تو عالموں کی راج سبھا ان آئینوں کو مقرر کیا کرے۔ لیکن اس پر ہمیشہ خیال رکھے

زنا اور شہوت پرستی تمام تکلیفوں کی بنیاد ہے | ۸۲ کہ حتی المقدور بچپن میں شادی نہ کرنے دیوے بلکہ جوانی کے وقت بھی بلا رضامندی شادی نہ کرنی چاہیئے اور نہ کرانی چاہیئے۔ اور نہ کرنے دینی واجب ہے۔ برہمچریہ کو قرار واقعی قایم رکھیں۔ اور شہوت پرستی اور اکثریت ازدواج (یعنی ایک سے زیادہ کے ساتھ شادی کرنے) کو بند کریں تاکہ جسم اور آتما میں ہمیشہ بل قایم رہے۔ کیونکہ اگر محض آتما کی طاقت یعنی علم اور فضیلت ہی بڑہائی جاوے اور جسم کی طاقت نہ بڑہائی جاوے تو ایک طاقتور آدمی فاضلوں اور سینکڑوں عالموں کو مغلوب کرسکتا ہے۔ اور اگر محض جسم کی طاقت بڑہائی جائے۔ اور آتما کی نہیں تو بھی راج چلانیکا افضل ضابطہ بلا علم کے کبھی نہیں بن سکتا۔ اور ضابطہ کے بغیر سب آدمی آپس میں ہی ٹوٹ پھوٹ مخالفت ولڑائی جھگڑا کرکے برباد اور تباہ ہو جاویں۔ اس لئے ہمیشہ جسم اور آتما دونوں کی طاقت بڑھاتے رہنا چاہیئے۔

شہوت پرستی اور محسوسات میں بدمست ہونا جتنا عقل اور طاقت کا زائل کرنیوالا ردیہ ہے۔ اتنا اور کوئی نہیں ہے۔ کشتریوں کو خصوصاً قوی اعضائے اور طاقتور ہونا چاہیئے کیونکہ اگر وہ محسوسات میں بدمست ہونگے تو راج سبھا کے فرائض ہی نابید ہو جائیں گے نیز اسبات پر بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ یتھا راجا تتھا پرجا۔ جیسا راجہ ہوتا ہے ویسی ہی اسکی رعایا ہوتی ہے۔ اسواسطے راجا اور اہلکاران کو ازبس واجب ہے کہ کبھی بدچلنی نہ کریں بلکہ روز بروز دہرم اور انصاف سے برتاؤ کرکے سب کی اصلاح کا نمونہ بنیں۔

اسجگہ مختصراً راج دہرم سبھا کا یہ بیان کیا گیا ہے مفصل وید منوسمرتی کے ہفتم و ہشتم ونہم ادھیائے میں اور شکر نیتی۔ ودُر پرجاگر اور مہابھارت شانتی پرب کے بیان راج دہرم اور آپت دہرم وغیرہ کتابوں میں دیکھکر مکمل طور پر ریاست ملکی کے آئین کو قائم رکھیں اور کسی خاص مقام میں خواہ تمام روئے زمین کا راج کریں۔ اور بھی سمجھ رکھیں کہ

کہتے ہو۔ وہ کروڑوں گناہ زیادہ ہونے کی وجہ سے کروڑوں گنا سخت ہوتی ہے۔ کیونکہ جب بہت آدمی بُرے کاموں کے مرتکب ہوں گے تو تھوڑی سزا ضرور دینی پڑے گی۔ اگر فرض کر لیا جائے کہ ایک کو سخت سزا کی حالت میں من بھر سزا ہوئی اور دوسرے کو نرم سزا کی حالت میں پاؤ بھر تو دو کو پاؤ اوپر ایک من سزا ہوتی ہے اور وہ ہر حصہ میں فی کس آدھ پاؤ اور بیس سیر سزا آئی تو ایسی نرم سزا کو شریر لوگ کیا سمجھتے ہیں جو کہ ایک کو من بھر کے بالمقابل ہزار آدمیوں کو ایک ایک پاؤ سزا ہو گی۔ تو شک نہیں کہ بجائے ایک کی سزا یابی کے ہزار آدمیوں کی سزا یابی انوع انسان پر سوا چھ من سزا ہونے کے باعث زیادہ ہے اور یہی سخت ٹھہری[1] اور وہ ایک من سزا کم اور نرم ہوئی (منو ۸۔ ۲۸۸)

مقررہ بالمقطع محصول | ۷۔ دور دراز راستہ میں سمندر کی کھاڑیوں خواہ بڑے بڑے دریاؤں میں جتنا بڑا ملک ہو اتنا محصول مقرر کرے اور بحر اعظم میں خاص محصول قائم نہیں ہو سکتا۔ صرف یہی ہو سکتا ہے۔ کہ جیسا مناسب سمجھے۔ یعنی جس سے راجہ اور سمندر میں جہاز چلانے والے دونوں فائدہ اٹھائیں۔ ویسا ضابطہ باندھے مگر اس بات کو دھیان میں رکھنا چاہیئے۔ کہ جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ پہلے جہاز نہیں چلتے تھے وہ جھوٹے ہیں۔) اور مختلف ملکوں اور جزائر میں جو اپنی رعایا کے لوگ بذریعہ جہازوں کے جانے والے ہیں۔ ان کی ہر جگہ حفاظت کرے اور انکو کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے دے (منو ۸۔ ۴۰۶)

روزمرہ راجہ کا ملاحظہ | راجہ روزمرہ کاموں کے ختم ہونے کو۔ ہاتھی گھوڑے وغیرہ سواریوں کو آمدنی خرچ کو معدنیات یعنی جواہرات وغیرہ کی کانوں اور خزانوں کو دیکھا کرے (منو ۸۔ ۴۱۹)

اس طرح تمام معاملات کو کامل طور پر انجام دلاتا ہوا سب گناہوں کو چھوڑ کے اعلیٰ رتبہ یعنی مکتی کے سکھ کو حاصل کرتا ہے (منو ۸۔ ۴۲۰)

سنسکرت کتابوں میں راج نیتی | ۸۔ سوال ۔ سنسکرت علم میں سیاست ملکی پوری پوری ہے یا ادھوری

جواب ۔ پوری پوری ہے کیونکہ جو سیاست ملکی کرۂ زمین پر رائج

[1] جس کے بھاری اور عبرت خیز ہونے کی وجہ سے یقیناً دیگر آدمی مصیبت میں پڑنا پسند نہیں کرتے اور جرم کا ارتکاب جرم میں شریروں اور مغلوب الغضبوں کا بیباک ہو جانا ہے۔ کیونکہ ان پر اسکا اثر کچھ نہیں ہوتا۔ الفاظ مندرجہ خطوط واحدانی مطلب کو صاف کرنے کیلئے ترجمہ میں ایزاد کئے گئے ہیں کیونکہ ہزار آدمیوں کی تھوڑی تھوڑی سزا سے نوع انسان کا ملک کا بڑا حصہ عادت جرم کی سخت ذلت میں اور سزا یابی کی بھاری بے عزتی میں مبتلا ہوتا ہے

(منو ۸-۲۷۱-۲۷۲-۳۷۲-۴۰۶-۴۱۹-۴۱۴-۴۲۰)

زنا کی سزا ۷۵- جو عورت اپنے حسب نسب کے گھمنڈ سے شوہر کو چھوڑ کر زنا کرے۔ اُسکو جیتے جی بہت سی عورتوں اور مردوں کے سامنے کتوں سے کٹوا کر مروا ڈالے (منو ۸-۳۷۱)

اسی طرح اپنی عورت کو چھوڑ کر دوسرے کی عورت سے خواہ رنڈی سے زنا کرے تو لوہے کے پلنگ آگ میں تپا کے اور سرخ کر کے اُسپر اس گنہگار مرد کو سلا کر بہت سے آدمیوں کے سامنے جلا دیوے (منو ۸-۳۷۲)

راجہ وغیرہ بھی بلا سزا نہیں چھوٹ سکتے ۷۶- سوال اگر راجہ یا رانی یا افسر عدالت یا اس کی عورت زنا وغیرہ افعال بد کرے تو اس کو کون سزا دیگا؟

جواب سبھا یعنی اس کو تو رعایا کے آدمیوں سے زیادہ سزا ملنی چاہیئے۔

سوال- ان سے راجہ وغیرہ کیوں سزا قبول کریں گے؟

جواب- راجہ بھی (سابقہ نیک عمل رکھنے والا نصیبہ ور آدمی ہے جب اس کو سزا نہ دی گئی اور وہ سزا قبول نہ کرے تو دوسرے آدمی سزا کو کس طرح مانیں گے۔ اور جب سب رعایا اور اعلیٰ ملازمان سرکاری اور سبھا ایمانداری سے سزا دینا چاہیں۔ تو اکیلا راجہ کیا کر سکتا ہے اگر ایسا ضابطہ نہ ہو تو راجہ- وزیر اور طاقتور آدمی خود بے انصافی میں ڈوب کر اور انصاف کے فرائض کو ڈبا کر تمام رعایا کو تباہ کر دیں اور خود بھی تباہ ہو جائیں۔ پس اس شلوک کے ارتھ کو یاد کرو کہ انصاف سے دی ہوئی سزا ہی کا نام راجہ اور دھرم ہے جو اسکو نیست کرتا ہے اس سے زیادہ کون نیچ آدمی ہوگا۔

جرائم میں سخت سزا ۷۷- سوال- ایسی سخت سزا دینی واجب نہیں ہے کیونکہ انسان کسی عضو کو بنانیوالا- زندگی کا دینے والا نہیں۔ اس لئے ایسی سزا نہیں دینی چاہیئے؟

جواب- جو اسکو سخت سزا جانتے ہیں۔ وہ انتظام ملکی کے اصول کو نہیں سمجھتے۔ کیونکہ ایک آدمی کو اس قسم کی سزا دینے سے تمام لوگ بُرے کاموں سے باز رہیں گے اور افعال بد کو چھوڑ کر دھرم کے راستہ پر قائم ہو نگے۔

سچ پوچھئے تو یہ سزا کسی کے حصہ میں ایک رائی کے دانے جتنی بھی نہیں آوے گی اور اگر نرم سزا دیجائے۔ تو بُرے کام بہت بڑھکر ہونے لگیں گے۔ پس جس کو تم نرم سزا

جابر آدمی کی تعریف

جابر یا ڈاکو زبردستی کرنیوالا شخص، بدکلامی کرنے والے چوری کرنے والے بلاجرم سزا دینے والے سے بھی زیادہ گنہگار و بداندیش ہے (منو ۸-۳۴۶)

جو راجا جابر اور ظالم (ڈاکو) کو سزا نہ دیکر چشم پوشی کرتا ہے وہ جلدی ہی تباہی کو پہنچتا ہے۔ اور راج میں فساد پیدا ہوتا ہے۔ (منو ۸-۳۴۶)

مجرم کو قرار واقعی سزا دے | ہے۔ یہ تمام انسانوں کو تکلیف دینے والے جابر آدمی کو بوجہ دوستی کے اور بہت دھن ہونے کی وجہ سے راجہ ہرگز بلا قید و بلا عقوبت کاٹنے کے چھوڑے (منو ۸-۳۴۷)

خواہ گورو ہو خواہ بیٹا وغیرہ اولاد ہو خواہ باپ وغیرہ بزرگ ہوں۔ خواہ برہمن خواہ شاستر وغیرہ کا سننے والا کیوں نہ ہو جو دھرم کو چھوڑ کر ادھرم میں پھنسا ہوا دوسرے کو بلاجرم مارنیوالا ہے اس کو بغیر تامل کے مار ڈالنا چاہیئے یعنی پہلے مار کر پھر سوچ کرنی چاہیئے (منو ۸-۳۵۰)

بداعمال کے آدمیوں کے مارنے میں قاتل کو پاپ نہیں ہوتا۔ خواہ اعلانیہ[1] مارے خواہ غیر اعلانیہ[2] کیونکہ غضب والے کو غضب سے مارنا گویا غضب کی غضب سے لڑائی ہے (منو ۸-۳۵۱)

جس راجہ کے راج میں نہ چور نہ زناکار۔ نہ بدزبان۔ نہ جابر۔ نہ ڈاکو نہ مار پیٹ کرنیوالا نہ راجہ کا حکم توڑنیوالا ہے وہ راجہ از حد لائق تعریف ہے (منو ۸-۳۸۶)

भर्तारं लंघयेद्या स्त्री स्वज्ञातिगुणदर्पिता ।
तां श्वभिः खादयेद्राजा संस्थाने बहुसंस्थिते ॥ १ ॥

पुमांसं दाहयेत्पापं शयने तप्त आयसे ।
अभ्यादध्युश्च काष्ठानि तत्र दह्येत पापकृत् ॥ २ ॥

दीर्घाध्वनि यथादेशं यथाकालं तरो भवेत् ।
नदीतीरेषु तद्विद्यात्समुद्रे नास्ति लक्षणम् ॥ ३ ॥

अहन्यहन्यवेक्षेत कर्मान्तान्वाहनानि च ।
आयव्ययौ च नियतावाकरान्कोशमेव च ॥ ४ ॥

एवं सर्वानिमान्राजा व्यवहारान्समापयन् ।
व्यपोह्य किल्बिषं सर्वं प्राप्नोति परमां गतिम् ॥ ५ ॥

[1] اعلانیہ طور پر مراد یہ ہے کہ کسی عام جگہ پر عوام کی عبرت کیلئے [2] غیر اعلانیہ سے مطلب ہے کہ معمولی طور پر قتل کا ۔۔ پوشیدہ طور پر کسی کے علم سے بچاکر

(منو ۸۔ ۳۲۳ تا ۳۳۸۔ ۳۴۴ تا ۳۴۷۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱ و ۳۸۶) ؎

چور کی سزا | ۱۔ چور جس طریق پر جس عضو سے انسانوں میں نامناسب (حرکات) سے کام کرتا ہے۔ اس عضو کو سب کی عبرت کے لئے راجا کاٹ دیوے۔ (منو ۸۔ ۳۳۴)

سزا سے کوئی بری نہ ہو | ۲۔ خواہ باپ استاد۔ دوست۔ عورت بیٹا۔ اور پروہت کیوں نہ ہو جو اپنے دھرم پر قائم نہیں رہتا۔ وہ راجہ کی طرف سے سزا پانے کے قابل نہیں ہوتا یعنی جب راجہ مسند عدالت پر بیٹھ کر انصاف کرتا ہو تب کسی کی طرفداری نہ کرے بلکہ جیسا جیسا مناسب ہو ویسی ویسی سزا دیوے (منو ۸۔ ۳۳۵)

ملازمان سرکاری کو سزا | ۳۔ جس جرم میں معمولی آدمی پر ایک روپیہ جرمانہ ہو اُسی قصور میں راجہ کو ہزار روپیہ جرمانہ ہونا چاہیئے۔ یعنی معمولی آدمی کی نسبت راجہ کو ہزار گنا سزا ہونی چاہیئے (منو ۸۔ ۳۳۶)

وزیر یعنی راجہ کے دیوان کو آٹھ سو گُنا۔ اس سے کم درجہ کو سات سو گنا اور اس سے بھی کم درجہ کو چھ سو گنا علی ہذا لقیاس اسی سلسلہ سے جو چھوٹے سے چھوٹا نوکر یعنی چپڑاسی ہے اس کو آٹھ گنا سزا سے کم نہ ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اگر رعایا کی نسبت ملازمان سرکاری کو زیادہ سزا نہ ہو تو ملازمان سرکاری رعایا کو تباہ کردیں۔ جیسے شیر زیادہ زور سے اور بکری تھوڑے زور سے ہی قابو میں آجاتی ہے ویسے راجہ سے لیکر چھوٹے سے چھوٹے نوکر تک ملازمانِ سرکاری کو جرم کی حالت میں بہ نسبت رعایا کے زیادہ سزا دینی چاہیئے (منو ۸۔ ۳۳۶)

اور ایسے اگر کوئی قدرے باتمیز ہو کر چوری کرے تو شودر کو مال مسروقہ سے آٹھ گُنا ویش کو ۱۶ گنا کھشتری کو ۳۲ گنا تاوان (منو ۸۔ ۳۳۷)

برہمن کو چوسٹھ گُنا یا سو گنا۔ خواہ ایک سو اٹھائیس گنا ہونا چاہیئے۔ یعنی جسکا جسقدر علم اور عزت زیادہ ہو اُس کو جرم میں اتنی ہی زیادہ سزا ہونی چاہیئے۔ (منو ۸۔ ۳۳۸)

حکام سلطنت اور دھرم اور شان و شوکت کے چاہنے والا راجا ظلم و جبر کرنیوالے ڈاکوؤں کو سزا دینے میں ایک لمحہ بھی توقف نہ کرے۔ (منو ۸۔ ۳۴۴)

येन येन यथाङ्गेन स्तेनो नृषु विचेष्टते ।
तत्तदेव हरेदस्य प्रत्यादेशाय पार्थिवः ॥ १ ॥
पिताचार्य्यः सुहृन्माता भार्या पुत्रः पुरोहितः ।
नादण्ड्योनाम राज्ञोऽस्तियः स्वधर्मे न तिष्ठति ॥ २ ॥
कार्षापणं भवेद्दण्ड्यो यत्रान्यः प्राकृतो जनः ।
तत्र राजा भवेद्दण्ड्यः सहस्रमिति धारणा ॥ ३ ॥
अष्टापाद्यन्तु शूद्रस्य स्तेये भवति किल्बिषम् ।
षोडशैव तु वैश्यस्य द्वात्रिंशत् क्षत्रियस्य च ॥ ४ ॥
ब्राह्मणस्य चतुः षष्टिः पूर्णं वापि शतं भवेत् ।
द्विगुणा वा चतुःषष्टिस्तद्दोषगुणविद्धि सः ॥ ५ ॥
ऐन्द्रं स्थानमभिप्रेप्सुर्यशश्चाक्षयमव्ययम् ।
नोपेक्षेत क्षणमपि राजा साहसिकं नरम् ॥ ६ ॥
वाग्दुष्टात्तस्कराच्चैव दण्डेनैव च हिंसतः ।
साहसस्य नरः कर्त्ता विज्ञेयः पापकृत्तमः ॥ ७ ॥
साहसे वर्त्तमानन्तु यो मर्षयति पार्थिवः ।
स विनाशं व्रजत्याशु विद्वेषं चाधिगच्छति ॥ ८ ॥
न मित्रकारणाद्राजा विपुलाद्वा धनागमात् ।
समुत्सृजेत् साहसिकान्सर्वभूतभयावहान् ॥ ९ ॥
गुरुं वा बालवृद्धौ वा ब्राह्मणं वा बहुश्रुतम् ।
आततायिनमायान्तं हन्यादेवाविचारयन् ॥ १० ॥
नाततायिवधे दोषो हन्तुर्भवति कश्चन ।
प्रकाशं वाऽप्रकाशं वा मन्युस्तन्मन्युमृच्छति ॥ ११ ॥
यस्य स्तेनः पुरे नास्ति नान्यस्त्रीगो न दुष्टवाक् ।
न साहसिकदण्डघ्नौ स राजा शक्रलोकभाक् ॥ १२ ॥ मनु० [८ । ३३४–३३८ । ३४४–३४८ । ३५० ।

جو لوبھ یعنی طمع کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اس سے ۱۵ جرمانہ لیوے۔ جو عشق دلبستگی وغیرہ سے جھوٹی گواہی دیوے اس سے ۲ جرمانہ لیوے۔ جو خوف سے جھوٹی گواہی دیوے اس سے ۶ جرمانہ لیوے۔

اور جو شخص دوستی کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اس سے ۱۲ (منو ۸۔ ۱۲۰)

جو شخص نفسانیت کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اس سے ۲۵ روپیہ جرمانہ لیوے

جو شخص غصّہ کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اس سے ییعہ ۲۶ جرمانہ لیوے۔

جو شخص ناواقفیت کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اس سے ۱۲ جرمانہ لیوے۔

جو لڑکپن کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اس سے عہ جرمانہ لیوے (منو ۸۔ ۱۲۱)

سزائیں اور ان میں کمی بیشی | ۷۰۔ اعضائے تناسل۔ پیٹ۔ زبان۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ آنکھ ناک۔ کان۔ دولت اور جان یہ دس موقعہ سزا کے ہیں۔ کہ جن پر سزا دی جاتی ہے (منو ۸۔ ۱۲۵) لیکن جو جو سزائیں لکھی گئیں اور آئندہ لکھی جاویں گی۔ مثلاً طمع کے باعث گواہی دینے میں ۱۵ جرمانہ لکھا ہے۔ لیکن اگر کوئی آدمی سخت نادار ہو تو اس سے کم بھی لیا جا سکتا ہے اور دولتمند ہو تو اُس سے دوچند سہ چند چہار چند تک بھی لے لیوے۔ یعنی بلحاظ جگہ موقعہ اور حیثیت کے جیسا قصور ہو ویسی سزا دیوے (منو ۸۔ ۱۲۶)

کیونکہ اس دنیا میں ادہرم سے سزا دینا سابق عزت کو نیز زمانہ حال اور آئندہ میں اور دوسرے جنم میں ملنے والی نیکنامی کو نیست و نابود کر دیتا ہے اور ادہرم سے سزا دینے والے کیلئے آئندہ جنم میں باعث تکلیف بھی ہوتا ہے۔ اسواسطے کسیکو ادھرم سے سزا نہ دیوے (منو ۸۔ ۱۲۷)

جو راجہ قابل سزا کو سزا نہیں دیتا اور ناقابل سزا کو سزا دیتا ہے یعنی شخص مستوجب سزا کو چھوڑ دیتا اور جسکو سزا نہیں دینی چاہیئے اس کو سزا دیتا ہے۔ وہ جیتے جی ملامت کو اور مرنے کے بعد سخت تکلیف پاتا ہے اس لئے جو جرم کرے اس کو ہمیشہ سزا دیوے اور ناقابل جرم کو سزا کبھی نہ دیوے (منو ۸۔ ۱۲۸)

پہلی سزا کلام سے ہے یعنی اس کو بُرا ٹھیرانا۔ دوسری دھکّار (لعنت) یعنی کہنا کہ تجھکو لعنت ہے تو نے ایسا بُرا کام کیوں کیا۔ تیسری اس سے جرمانہ لینا اور چوتھی سزائے جسمانی یعنی کوڑا یا بید مارنا یا سر کاٹ ڈالنا (منو ۸۔ ۱۲۹)

---

۵۲ دیکھو حاشیہ صفحہ ۱۴ پر

एषामन्यतमे स्थाने यः साक्ष्यमनृतं वदेत् ।
तस्य दण्डविशेषांस्तु प्रवक्ष्याम्यनुपूर्वशः ॥ २ ॥
लोभात्सहस्रं दण्ड्यस्तु मोहात्पूर्वन्तु साहसम् ।
भयाद् द्वौ मध्यमौ दण्ड्यौ मैत्रात्पूर्वं चतुर्गुणम् ॥ ३ ॥
कामाद्दशगुणं पूर्वं क्रोधात्तु त्रिगुणं परम् ।
अज्ञानाद् द्वे शते पूर्णे बालिश्याच्छतमेव तु ॥ ४ ॥
उपस्थमुदरं जिह्वा हस्तौ पादौ च पञ्चमम् ।
चक्षुर्नासा च कर्णौ च धनं देहस्तथैव च ॥ ५ ॥
अनुबन्धं परिज्ञाय देशकालौ च तत्त्वतः ।
साराऽपराधौ चालोक्य दण्डं दण्ड्येषु पातयेत् ॥ ६ ॥
अधर्मदण्डनं लोके यशोघ्नं कीर्तिनाशनम् ।
अस्वर्ग्यञ्च परत्रापि तस्मात्तत्परिवर्जयेत् ॥ ७ ॥
अदण्ड्यान्दण्डयन् राजा दण्ड्यांश्चैवाप्यदण्डयन् ।
अयशो महदाप्नोति नरकं चैव गच्छति ॥ ८ ॥
वाग्दण्डं प्रथमं कुर्याद्धिग्दण्डं तदनन्तरम् ।
तृतीयं धनदण्डं तु वधदण्डमतः परम् ॥ ९ ॥

मनु० [८ । १२०—१२३ । १२५—१२९]

کون سی شہادت رد ہونی چاہئے | ۶۸- جو لوبھ۔ موہ۔ خوف۔ دوستی۔ نفسانیت۔ غضب۔ واقفیت اور لڑکپن سے گواہی دیوے وہ سب جھوٹی سمجھی جاوے (منو ۸- ۱۱۸)

جھوٹی گواہی | ۶۹- ان میں سے کسی وجہ سے گواہ جھوٹ بولے تو اسکو حسب ذیل مختلف قسم کی سزا دینی چاہیئے۔ (منو ۸- ۱۱۹)

لہ یعنی باستثنائے انجمن ہائے خاص اور مجالس عدل انصاف کے کسی دیگر موقع پر جھوٹی شہادت دے تو اس کی سزائیں اور ہیں۔ منو جی کے زمانہ میں اس قسم کی [illegible] گویاں محض اتنے [illegible] سزائیں ہو سکتی تھیں اسلئے جرمانہ بلحاظ ان کی عام حیثیت کے رکھا گیا ہے نیز اس زمانہ میں بلحاظ اخراجات روپیہ کی قیمت زیادہ تھی۔

اور اعلے درجہ کے لوگوں (کواکب یا جلنس) میں جنم لیکر آسودگی حاصل کرتاہے اس جنم اور آئندہ جنم میں اعلیٰ نیکنامی پاتاہے۔ کیونکہ ویدوں میں باعث عزت اور بے عزتی اِرئی بانی" (کلام) لکھاہے۔ جو سچ بولتاہے وہ صاحبِ عزت ہے اور جھوٹ بولنے والا ملامتی ہوتا ہے۔ (منو ۸-۸۱)

سچ بولنے سے گواہ پاک ہوتاہے۔ اور سچ ہی سے دھرم بڑھتاہے۔ اسلئے تمام ورنوں میں گواہوں کو سچ بولنا چاہئیے۔ (منو ۸-۸۲)

آتما کا شاہد آتماہے اور آتما کی گتی آتماہے اے شخص! تو اس بات کو سمجھ کر اپنے آتما کی جو تمام انسانوں کا بڑا گواہ ہے بے عزتی مت کرؔ یعنی راست گوئی جو تیرے آتما میں اور زبان میں ہے۔ وہی سچ اور جو اس سے الٹا ہے وہ جھوٹ ہے (منو-۸۳)

جس شخص کا جسم کے حالات کو جاننے والا آتما بولتے ہوئے اندیشہ وسوسہ میں نہیں پڑتا عام لوگ اس کے سوا اور کسی کو افضل آدمی نہیں سمجھتے۔ (منو ۸-۹۶)

اے خیر و عافیت چاہنے والے شخص! اگر تو اپنے آتما میں ایسا جانکر کہ میں اکیلا ہوں جھوٹ بولتاہے تو درست نہیں ہے کیونکہ تیرے دل میں جو دوسرا وجود پرمیشور عالم القلوب کا ہے وہ ثواب اور گناہ کا چپ چاپ دیکھنے والا موجود ہے۔ اس پرماتما سے ڈر کر ہمیشہ سچ بولا کر۔ (منو ۸-۹۱)

लोभान्मोह द्भयान्मैत्रा त्कामात्क्रोधा त्तथैव च ।

अज्ञानाद्बालभावाच्च साक्ष्यं वितथमुच्यते ॥ ९ ॥

له مطلب اس کا یہ ہے کہ آتما سے کوئی بات مخفی نہیں اس لئے آتما کا شاہد آتماہے اور چونکہ سب دکھوں سے چھوٹنے اور نجات پانے کا انحصار علم روحانی یعنی آتما شناسی پر ہے اسواسطے آتما کی گتی آتماہی ہے نیز تمام انسانوں کے لئے افضل شاہد بھی وہ اسوجہ سے ہے کہ اس سے ہمارا کوئی فعل مخفی نہیں انسان جھوٹ تب ہی بولتاہے جبکہ وہ آتما کی مخالفت کرتاہے یعنی جو کچھ آتما اپنی خاموشی کی آواز میں اُسے جتاتاہے کہ آدمی اس کے برعکس بولتاہے۔ اس کا ایمان اس کی بے توقیری کرتاہے۔ نیز لفظ آتما سے مراد اس موقعہ پر صرف روح سے نہیں بلکہ انتریامی پرمیشور سے بھی مراد ہے۔ جو ہر دم آتما کے ساتھ ہی رہتاہے۔ یعنی سب کے دلوں میں جلوہ گر ہے۔ محاورہ میں جیساکہ اس کو پرم آتما کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔ ویسا ہی آتما کے نام سے بھی مخاطب کر سکتے ہیں۔ (مترجم)

عورتوں[1] کے گواہ عورت۔ دوِجوں کے دوِج شودروں کے شودر اور چانڈالوں[2] کے چنڈال گواہ ہوں (منو ۸ - ۶۸)

جس قدر جبر کے کام چوری زنا سخت کلامی۔ ضرر رسانی کے جرائم ہیں اُن میں گواہ کی آزمائش نہ کرے اور از حد ضروری بھی نہ سمجھے۔ کیونکہ یہ کام سب پوشیدہ ہوتے ہیں۔ (منو ۸ - ۷۲)

شہادت کے تسلیم کرنے کا قاعدہ

۶۴۔ طرفین کے گواہوں کی کثرت رائے سے گواہ برابر ہوں تو بموجب گواہی نیک گواہوں کے اور ایسے گواہ دونو طرف برابر ہوں تو بموجب گواہی اعلیٰ دوِج یعنی رشی مہرشی اور جتی لوگوں کے انصاف کرے (منو ۸ - ۷۳) دو طرح سے گواہ ہوا کرتے ہیں۔ ایک خود دیکھنے سے اور دوسرے سُننے سے جب سبھا میں سوال ہو تو گواہ سچ کہدیں وہ بیان اور مستوجب سزا نہیں ہیں۔ اور جو گواہ جھوٹ بولیں وہ مناسب سزا کے مستوجب ہیں (منو ۸ - ۷۴)

جھوٹی شہادت دینے کی سزا

۶۵۔ اگر گواہ راج سبھا یا کسی نیک آدمیوں کی سبھا میں اپنے دیکھے اور سُنے کے خلاف بولے تو زبان حال (یعنی زندگی) اور زبان کٹنے سے رنج و تکلیف میں رہیگا۔ اور مرنے کے بعد بھی تکلیف میں رہیگا (منو ۸ - ۷۵)

شہادت دینے کا طریقہ

۶۶۔ گواہ کی وہ بات ماننی چاہیئے جو کہ وہ طبعاً بلا کسی ساخت اور بناوٹ کے عین معاملہ کے مطابق بولے اور اس کے خلاف جو سکھائی ہوئی باتیں بولے اُنکو حاکم عدالت فضول سمجھے ؛ (منو ۸ - ۷۸)

جب مدعی مدعا علیہ کے روبرو سبھا میں گواہ حاضر ہوں۔ تو حاکم عدالت اور مختار یعنی وکیل یا بیرسٹر اس طرح پوچھیں (منو ۸ - ۷۹)

اے گواہ لوگو! اس معاملہ میں ان دونوں کی باہمی حرکات کی نسبت تم جو کچھ جانتے ہو اس کو راستی سے کہو۔ کیونکہ تمہاری اس مقدمہ میں گواہی ہے (منو ۸ - ۸۰)

دُرست گواہی دینے کا پھل

۶۷۔ جو گواہ سچ بولتا ہے وہ دوسرے جنموں میں عمدہ جنم پاتا ہے

[1] وجہ یہ کہ عورتوں کے اکثر معاملات میں مردوں کو ایسی آگاہی ہرگز نہیں ہو سکتی جیسی کہ عورتوں کو بالعموم ہوتی ہے نیز مردوں کی نشست برخاست بھی اُن سے ایسی نہیں ہوتی جیسی کہ عورتوں کی عورتوں میں ہوتی ہے۔ اور یہی قیاس دوِج اور شودر وغیرہ میں ہونا چاہیئے کیونکہ ہم حیثیت لوگوں کو جیسی واقفیت ایک دوسرے کی ممکن ہے ویسی دیگر لوگوں کو ممکن نہیں ؛

[2] چانڈال ایسی ادنےٰ درجہ کی قوموں سے مراد ہے۔ جیسا کہ فی زمانہ مہتر وغیرہ ہیں ؛

तत्र सत्यं ब्रुवन्साक्षी धर्मार्थाभ्यां न हीयते ॥ ५ ॥
साक्षी दृष्टश्रुतादन्यद्विब्रुवन्नार्य्यसंसदि ।
अवाङ्नरकमभ्येति प्रेत्य स्वर्गाच्च हीयते ॥ ६ ॥
स्वभावेनैव यद् ब्रूयुस्तद् ग्राह्यं व्यावहारिकम् ।
अतो यदन्यद्विब्रूयुर्धर्मार्थं तदपार्थकम् ॥ ७ ॥
सभान्तः साक्षिणः प्राप्तानर्थिप्रत्यर्थिसन्निधौ ।
प्राड्विवाकोऽनुयुञ्जीत विधिनाऽनेन सान्त्वयन् ॥ ८ ॥
यद् द्वयोरनयोर्वेत्थ कार्येऽस्मिन् चेष्टितं मिथः ।
तद् ब्रूत सर्वं सत्येन युष्माकं ह्यत्र साक्षिता ॥ ९ ॥
सत्यं साक्ष्ये ब्रुवन्साक्षी लोकानाप्नोति पुष्कलान् ।
इह चानुत्तमां कीर्त्तिं वागेषा ब्रह्मपूजिता ॥ १० ॥
सत्येन पूयते साक्षी धर्मः सत्येन वर्धते ।
तस्मात्सत्यं हि वक्तव्यं सर्ववर्णेषु साक्षिभिः ॥ ११ ॥
आत्मैव ह्यात्मनः साक्षी गतिरात्मा तथात्मनः ।
मावमंस्थाः स्वमात्मानं नृणां साक्षिणमुत्तमम् ॥ १२ ॥
यस्य विद्वान् हि वदतः क्षेत्रज्ञो नाभिशङ्कते ।
तस्मान्न देवाः श्रेयांसं लोकेऽन्यं पुरुषं विदुः ॥ १३ ॥
एकोऽहमस्मीत्यात्मानं यत्त्वं कल्याण मन्यसे ।
नित्यं स्थितस्ते हृद्येष पुण्यपापेक्षिता मुनिः ॥ १४ ॥

(मनु० अ० ८ । श्लो० ६३ । ६८ । ७२-७५ । ७८-८१ । ८३ । ८४ । ९१)

گواہ کیسے ہوں؟ ۳ ۔ سب ورنوں میں جو دھارمک، صاحب علم، فریب سے بری سب طرح سے دھرم کو جاننے والے بے طمع اور راست گو ہوں وہ عدالت کے فیصلے کے لئے گواہ ہوں۔ اور جو اس سے الٹے ہوں وہ کبھی نہ لئے جاویں (۶۳-۸)

ہوئے مارا جاتا ہے۔ اس سبھا میں سب لوگ بمثل مردہ کے ہیں۔ گویا ان میں کوئی بھی زندہ نہیں (منو ۸-۱۴)

مرا ہوا دھرم ماننے والے کو ہلاک کرتا ہے۔ اور حفاظت کیا ہوا دھرم محافظ کو بچاتا ہے اس لئے دھرم کو کبھی ہلاک نہیں کرنا چاہیئے۔ مبادا مارا ہوا دھرم کبھی ہمکو نہ مار ڈالے (منو ۸-۱۵)

دھرم جو تمام شان وشوکت بخشنے والا اور تمام راحتوں کا منبع پرسانیو والا ہے جو شخص اسکو برباد کرتا ہے اسی کو عالم لوگ ورشل یعنی شودر اور رینچ جانتے ہیں۔ اس واسطے کسی آدمی کو دھرم چھوڑنا واجب نہیں۔ (منو ۸-۱۶)

اس دنیا میں صرف دھرم ہی ایک ایسا دوست ہے جو موت کے بعد بھی ساتھ چلتا ہے۔ باقی سب مال یا ساتھی جسم کے فنا ہوتے ہی فنا ہو جاتے ہیں یعنی انسان سب تعلقات سے چھوٹ جاتا ہے۔ (منو ۸-۱۷)

لیکن دھرم کا ساتھ کبھی نہیں چھوٹتا جب راج سبھا میں طرفداری کرکے بے انصافی کی جاتی ہے تو وہاں ادھرم کے چار حصے ہو جاتے ہیں۔ انہیں سے ایک تو ادھرم کرنیوالے کو اور دوسرا گواہ کو تیسرا اہل سبھا کو اور چوتھا ادھرم سبھا کے میر مجلس یعنی راجہ کو پہنچتا ہے۔ (منو ۸-۱۸)

جس سبھا میں سزاوار کو سزا ملتی ہے قابل ملامت کو ملامت کی جاتی ہے قابل تعریف کی تعریف ہوتی ہے مستوجب سزا کو سزا ملتی ہے اور لائق تعظیم کی تعظیم ہوتی ہے وہاں راجا اور اہل سبھا گناہ سے بری اور پاک ہو جاتے ہیں۔ صرف گناہ کرنیوالے پر گناہ عائد ہوتا ہے (منو ۸-۱۹)

ذکر اس امر کا کہ گواہ کیسے لئے جانے چاہئیں۔

आप्ताः सर्वेषु वर्णेषु कार्य्याः कार्येषु साक्षिणः

सर्वधर्मविदोऽलुब्धा विपरीतांस्तु वर्जयेत् ॥ १ ॥

स्त्रीणां साक्ष्यं स्त्रियः कुर्युर्द्विजानां सदृशा द्विजाः ।

शूद्राश्च सन्तः शूद्राणामन्त्यानामन्त्ययोनयः ॥ २ ॥

साहसेषु च सर्वेषु स्तेयसंग्रहणेषु च ।

वाग्दण्डयोश्च पारुष्ये न परीक्षेत साक्षिणः ॥ ३ ॥

बहुत्वं परिगृह्णीयात्साक्षिद्वैधे नराधिपः ।

समेषु तु गुणोत्कृष्टान् गुणिद्वैधे द्विजोत्तमान् ॥ ४ ॥

समक्षदर्शनात्साक्ष्यं श्रवणाच्चैव सिध्यति ।

لوگوں کے باہمی تنازعات ۵۹۔ سبھا اور راجا اور ملازمان سرکاری مفصلہ ذیل اٹھارہ قسم کے معاملات تنازعہ میں سے روزمرہ امور پر تنازعہ کا فیصلہ از روئے رواج ملک و اصول دھرم شاستر کے کیا کریں۔ اور جس جس آئین و قانون کا ذکر شاستر میں نہ پاویں اور ضرورت ان کی موجودگی کی سمجھیں تو عمدہ آئین مرتب کریں۔ کہ جن سے راجہ اور رعایا کی بہبودی ہو۔ (منو ۸-۳)

اٹھارہ معاملات یہ ہیں:- (۱) وصولی قرضہ (کسی سے قرض لینے دینے کا تنازعہ) (۲) ودیعت امانت یعنی کسی کے پاس مال رکھا ہو وہ مانگنے پر نہ دیوے (۳) فروخت مال غیر دوسرے کے مال کو دوسرا فروخت کر لیوے (۴) شراکت کرکے کسی پر زیادتی کرنا (۵) خلاف ورزی ہبہ یعنی ہبہ شدہ مال کا نہ دینا (منو ۸-۴) (۶) عدم ادائیگی اُجرت (حق محنت یعنی کسی کی تنخواہ میں سے لے لینا یا کم دینا (۷) معاہدہ (اقرار کے خلاف کرنا) (۸) بیع و شری یعنی لین دین میں جھگڑا ہونا (۹) جانور کے مالک اور پالنے والے کا جھگڑا (منو ۸-۵) (۱۰) تنازعہ حدود (۱۱) کسی کو سخت ضرر پہنچانا (۱۲) سخت کلامی کرنا (۱۳) چوری و ڈاکہ مارنا (۱۴) کسی کام کی بابت جبر کا عمل میں آنا (۱۵) کسی عورت یا مرد کی زناکاری (منو ۸-۶) (۱۶) بیوی اور خاوند کے فرائض میں خلاف ورزی ہونا (۱۷) تقسیم یعنی ورثہ کی حصہ رسی میں تنازعہ پیدا ہونا (۱۸) قمار بازی بذریعہ غیر متنفس یعنی بیجان اشیاء کے اور کھار باسی بذریعہ جانداروں کے یہ اٹھارہ صورتیں باہمی معاملات کی خلاف ورزیوں کی ہیں (منو ۷)

عدل و انصاف ۶۰۔ ان معاملات میں بہت جھگڑنے والوں کا فیصلہ قدیمی دھرم کا سہارا لیکر کیا کرے یعنی کسی کی طرفداری نہ کرے (منو ۸-۸)

بے انصافی پر حاضرین دربار کی ذمہ داری ۶۱۔ جس سبھا میں ادھرم سے زخمی ہوکر دھرم رہتا ہے۔ اور لوگ دھرم کے زخم سے تیر کو نہیں نکالتے یعنی جس سبھا میں دھرمی کو بڑائی اور ادھرمی کو سزا نہیں ملتی۔ اس سبھا میں جس قدر ممبر ہیں وہ سب زخمیوں جیسے سمجھے جاتے ہیں (منو ۸-۱۲)

دھارمک آدمی کو واجب ہے کہ سبھا میں کبھی شامل نہ ہو اور جو شامل ہوا ہو تو سچ ہی بولے جو شخص سبھا میں بے انصافی دیکھکر خاموش ہے یا صحیح انصاف کے خلاف بولے وہ سخت گنہگار ہوتا ہے (منو ۸-۱۳)

دھرم کی ہلاکت ۶۲۔ جس سبھا میں دھرم سے دھرم اور ناحق سے حق سب اہل سبھا کے دیکھتے

संभूय च समुत्थानं दत्तस्यानपकर्म च ॥ ४ ॥
वेतनस्यैव चादानं संविदश्च व्यतिक्रमः ।
क्रयविक्रयानुशयो, विवादः स्वामिपालयोः ॥ ५ ॥
सीमाविवादधर्मश्च पारुष्ये दण्डवाचिके ।
स्तेयं च साहसं चैव स्त्रीसङ्ग्रहणमेव च ॥ ६ ॥
स्त्रीपुंधर्मो विभागश्च द्यूतमाह्वय एव च ।
पदान्यष्टादशैतानि व्यवहारस्थिताविह ॥ ७ ॥
एषु स्थानेषु भूयिष्ठं विवादं चरतां नृणाम् ।
धर्मं शाश्वतमाश्रित्य कुर्यात्कार्यविनिर्णयम् ॥ ८ ॥
धर्मो विद्धस्त्वधर्मेण सभां यत्रोपतिष्ठते ।
शल्यं चास्य न कृन्तन्ति विद्धास्तत्र सभासदः ॥ ९ ॥
सभां वा न प्रवेष्टव्यं वक्तव्यं वा समंजसम् ।
अब्रुवन्विब्रुवन्वापि नरो भवति किल्बिषी ॥ १० ॥
यत्र धर्मो ह्यधर्मेण सत्यं यत्रानृतेन च ।
हन्यते प्रेक्षमाणानां हतास्तत्र सभासदः ॥ ११ ॥
धर्म एव हतो हन्ति धर्मो रक्षति रक्षितः ।
तस्माद्धर्मो न हन्तव्यो मा नो धर्मो हतोऽवधीत् ॥ १२ ॥
वृषो हि भगवान् धर्मस्तस्य यः कुरुते ह्यलम् ।
वृषलं तं विदुर्देवास्तस्माद्धर्मं न लोपयेत् ॥ १३ ॥
एक एव सुहृद्धर्मो निधनेऽप्यनुयाति यः ।
शरीरेण समं नाशं सर्वमन्यद्धि गच्छति ॥ १४ ॥
पादो धर्मस्य कर्तारं पादः साक्षिणमृच्छति ।
पादः सभासदः सर्वान् पादो राजानमृच्छति ॥ १५ ॥
राजा भवत्यनेनास्तु मुच्यन्ते च सभासदः ।
एनो गच्छति कर्तारं निन्दार्हो यत्र निन्द्यते ॥ १६ ॥
मनु० [८ । ३-८ । १२-१९]

خوش رہے۔ اسی طرح راج کے سب کاروبار کو رونق دیا کرے (منو ۷-۲۱۶)

رعایا سے محصول لینے کا طریق

पञ्चाशद्भाग आदेयो राज्ञा पशुहिरण्ययोः ।

धान्यानामष्टमो भागः षष्ठो द्वादश एव वा ॥ मनु० [७।१३०] (منو ۷-۱۳۰)

محصول کا اندازہ ۵۷ بیوپاری اور کاریگروں کو سونا اور چاندی کا جسقدر نفع ہو اس میں سے راجہ پچاسواں حصہ۔ چاول وغیرہ اناج میں چھٹا۔ آٹھواں یا بارہواں حصہ لیا کرے اور اگر مال لیوے تو بھی اس طرح پر لیوے کہ جس سے زمیندار وغیرہ کھانے پینے سے اور مال سے محروم ہو کر تکلیف نہ پاویں (منو ۷-۱۳۰)

رعایا کی بہبودی میں راجہ کی بہبودی ۵۸ کیونکہ رعایا کے تندرست دولتمند کھانے پینے کی چیزوں سے فارغ البال رہنے سے راجہ کی بڑی ترقی ہوتی ہے۔ راجہ رعایا کو مثل اپنی اولاد کے آرام پہنچاوے اور رعایا بھی مثل اپنے باپ کے راجہ اور سرکاری آدمیوں کو جانے کیونکہ یہ قول درست ہے کہ راجاؤں کے راجا زمیندار وغیرہ محنت کرنیوالے ہیں۔ اور راجہ انکا محافظ ہے۔ اگر رعایا نہ ہو تو راجہ کس کا اور راجہ نہ ہو تو رعایا کس کی رعایا کہلائیگی۔ دونوں اپنے اپنے کاموں میں آزاد اور مشترکہ محبت کے کام میں ایک دوسرے کے پابند رہیں۔ رعایا کی عام رائے کے خلاف راجہ اور سرکاری آدمی نہ ہوں۔ راجہ کے حکم کے خلاف سرکاری ملازم اور رعایا کوئی کاروائی نہ کریں۔ یہ راجہ کا ذاتی کام متعلق سلطنت یعنی اسکو پولیٹیکل کہتے ہیں مختصراً بیان کر دیا گیا ہے جو مفصل دیکھنا چاہے وہ چاروں وید و منوسمرتی شکرنیتی مہابھارت وغیرہ میں دیکھ کر تحقیق کرے اور جو رعایا کا انصاف کرنا ہے۔ اس کو منوسمرتی کے آٹھویں اور نویں ادھیائے وغیرہ کے طریقے کے بموجب کرنا چاہیئے۔ لیکن اس جگہ بھی مختصراً لکھا جاتا ہے۔

प्रत्यहं देशदृष्टैश्च शास्त्रदृष्टैश्च हेतुभिः ।

अष्टादशसु मार्गेषु निबद्धानि पृथक् पृथक् ॥ १ ॥

तेषामाद्यमृणादानं निक्षेपोऽस्वामिविक्रयः ।

دوست کی تعریف | ۵۵۔ راجہ زر اور زمین کے حاصل کرنے سے ایسا نہیں بڑھتا جیسے مستقل مزاج محبت سے بھرے ہوئے آئیندہ کی باتوں کو سوچنے اور کاموں کو سرانجام دینے والے طاقتور خواہ کمزور جسم دوست کے حاصل کرنے سے بڑھتا ہے (منو۔ ۲۰۸) دھرم کو جاننے والا ممنون احسان یعنی کئے ہوئے احسان کو ماننے والا خوش طبیعت محبت کرنیوالا۔ قائم مزاج چاہے کم حیثیت (غریب) دوست بھی حاصل ہو۔ تو بھی قابل تعریف ہوتا ہے۔ (منو ۷۔ ۲۰۹)

ہمیشہ اس بات کا یقین رکھے کہ کبھی عقلمند۔ خاندانی شجاع بہادر ہوشیار۔ سخی احسان جاننے والے اور صاحب حوصلہ آدمی کو دشمن نہ بنائے کیونکہ جو شخص ایسے آدمی کو دشمن بنائے گا وہ تکلیف پاویگا۔ (منو ۷۔ ۲۱۰)

بے تعلق کی تعریف | جس میں لائق تعریف اوصاف۔ اچھے برے آدمی کی پہچان بہادری اور ظاہری مہربانی ہو یعنی جو محض اوپرا اوپر کی باتیں بنایا کرے وہ بے تعلق کہلاتا ہے (منو ۷۔ ۲۱۱)

एवं सर्वमिदं राजा सह संमन्त्र्य मन्त्रिभिः।

व्यायाम्याप्लुत्य मध्याह्ने भोक्तुमन्तः पुरं विशेत्॥

मनु० [७ । २१६] (منو ۷۔ ۲۱۶)

حسب ذکر سابق علی الصبح اٹھے۔ اشنان وغیرہ حاجتوں سے فارغ ہو کر عبادت الٰہی میں مشغول ہو۔ اگنی ہوتر کرے یا کراوے اور سب وزیروں سے مشورہ کر کے دربار میں جاوے۔ سب ملازمان اور فوجداران کے ساتھ ملکر انکو خوش کرے اور طرح طرح کی صف بندی یعنی قواعد کرا کے تمام گھوڑے ہاتھی گائے وغیرہ کے متعلق مکانات کو نیز اسلحہ خانہ۔ شفا خانہ۔ خزانہ جات زر وجواہر کو دیکھے اور سب پر روزمرہ نظر ڈالکر جو کچھ ان میں نقص ہوں انکو نکالے سورزش گاہ میں جاکر ورزش کرے اور غسل کیا وقت دوپہر کھانا کھانے کے لئے اپنے خلوت خانہ یعنی بیوی وغیرہ کی رہائش گاہ میں داخل ہو۔ آزمائے ہوئے عقل طاقت اور جستی بڑھانے والے بیماریوں کو دفع کرنے والے مختلف قسم کے اناجوں وغیرہ پینے کی چیزوں مثل شربت وغیرہ بدذائقہ مثل ترکاری چٹنی مربے وغیرہ، خوشبودار شیرینی وغیرہ ہر طرح کے خوش ذائقہ عمدہ کھانے کھائے تاکہ ہمیشہ

دشمن کے تالاب شہر کی فصیل اور کھائی کو توڑ پھوڑ دیوے۔ رات کیوقت انکو خوف دیوے۔ اور فتح پانے کی تجاویز عمل میں لاوے (منو ۷-۱۹۶)

مغلوب سے سلوک | لہ ۵ - فتح پاکر ان سے عہد نامہ یعنی اقرار وغیرہ لکھا لیوے۔ اور جو موقعہ مناسب سمجھے۔ تو اسی کے خاندان سے کسی دھارمک آدمی کو راجہ بنا دیوے اور اس سے لکھوا لیوے۔ کہ تمکو ہمارے حکم کے مطابق یعنی جیسی دھرم کے مطابق سیاست ملکی ہے۔ اس کے موافق عمل کر کے انصاف سے رعایا پروری کرنی ہوگی۔ ایسی نصیحت کر کے اس کے پاس ایسے آدمی رکھے۔ کہ جس سے بعد میں فساد پیدا نہ ہو۔ اور جو شکست پاوے۔ اسکی عزت افزائی اپنے امیر کیساتھ مل کر بذریعہ عطیہ جواہرات وغیرہ تحفہ چیزوں کے کرے اور ایسا نہ کرے۔ کہ جس سے اس کا گذارہ بھی نہ ہو سکے۔ اگر اس کو قیدخانہ میں ڈالے تو بھی اس کی عزت مناسب قائم رکھے۔ تاکہ وہ شکست پانے کے غم سے چھوٹ کر اچھی طرح رہے۔ (۷-۲۰۳)

کیونکہ دنیا میں دوسرے کا مال لینا باعث دشمنی اور دینا باعث محبت ہے۔ خصوصیت کے ساتھ موقع دیکھ کر واجبی کارروائی کرنا اور اس مغلوب کو دلپسند چیزوں کا دینا بہت ہی افضل ہے۔ اس کو کبھی نہ چڑائے اور نہ ہنسی اور ٹھٹھا کرے۔ اور نہ ہی اس کے سامنے ایسا کہے۔ کہ تم کو مغلوب کیا ہے۔ بلکہ آپ ہمارے بھائی ہیں۔ اس قسم کی تعظیم و تکریم ہمیشہ کرے (۷-۲۰۴)

हिरण्यभूमिसंप्राप्त्या पार्थिवो न तथैधते ।
यथा मित्रं ध्रुवं लब्ध्वा कृशमप्यायतिक्षमम् ॥ १ ॥
धर्मज्ञं च कृतज्ञं च तुष्टप्रकृतिमेव च ।
अनुरक्तं स्थिरारम्भं लघुमित्रं प्रशस्यते ॥ २ ॥
प्राज्ञं कुलीनं शूरं च दक्षं दातारमेव च ।
कृतज्ञं धृतिमन्तं च कष्टमाहुररिं बुधाः ॥ ३ ॥
आर्यता पुरुषज्ञानं शौर्यं करुणवेदिता ।
स्थौललक्ष्यं च सततमुदासीनगुणोदयः ॥ ४ ॥
मनु० (७ । २०८-२११)

جو بشکل قلعہ یعنی ستونوں کیطرح مضبوط فن جنگ میں تربیت یافتہ دھارمک استقلال رکھنے اور جنگ کرنے میں چالاک نڈر ہوں۔ اور جن کے دل میں کسی قسم کی گھبراہٹ نہ ہو۔ ان کو فوج کے چاروں طرف رکھے (منو ۷۔ ۱۹۰)

اگر تھوڑے سپاہیوں سے بہت کیساتھ جنگ کرنا ہو۔ تو یکجا کر کے لڑاوے۔ ضرورت پڑے۔ تو انہیں کو فوراً پھیلاوے۔ جب شہر قلعہ یا دشمن کے لشکر میں داخل ہو کر لڑائی کرنی ہو۔ تو صف آرائی بشکل سوچیہ (مثلث △) خواہ بشکل بجر (گرز ـــ) کر کے جیسے دو دھاری تلوار دونوں طرف کاٹ کرتی ہے۔ ویسے لڑائی کرتے جاویں اور داخل بھی ہوتے جاویں۔ علی ہذالقیاس۔ مختلف قسم کی صف آرائی کر کے یعنی فوج کو مختلف طریقوں سے لڑاویں اگر سامنے سے توپ یا بندوق چھوٹ رہی ہو۔ تو صف آرائی کر کے مثل سانپ کے لیٹے لیٹے چلیں۔ جب توپوں کے پاس پہنچیں۔ تو مخالفین کو قتل یا گرفتار کر کے توپوں کا منہ دشمن کیطرف پھیر دیں۔ انہیں توپوں و بندوقوں وغیرہ سے ان دشمنوں کو ماریں۔ بوڑھے آدمیوں کو توپوں کے منہ کے سامنے گھوڑوں پر سوار کر کے دوڑاویں۔ درمیان میں اچھے اچھے سوار رہیں۔ اور یکبارگی دھاوا کر کے دشمن کی فوج کو تتر بتر کر کے پکڑ لیویں خواہ بھگا دیویں۔ (منو ۷۔ ۱۹۱)

اگر ہموار زمین پر جنگ کرنا ہو۔ تو گاڑی گھوڑے اور پیادوں سے اور اگر سمندر میں جنگ کرنا ہو۔ تو کشتیوں اور تھوڑے پانی میں ہاتھیوں پر۔ درختوں اور جھاڑیوں میں تیر سے اور ریگستان میں تلوار ڈھال سے لڑائی کریں۔ اور کراویں۔ (منو ۷۔ ۱۹۲)

جس وقت لڑائی ہو رہی ہو۔ اس وقت لڑنیوالوں کو حوصلہ مند اور بشاش کریں جب لڑائی بند ہو جائے۔ تب بہادری اور ہمت پیدا کرنیوالی تقریروں سے کھانے پینے کی چیزوں سے امداد اسلحہ اور ادویہ وغیرہ سے سب کے دلوں کو خوش رکھیں۔ بلا صف بندی کے لڑائی نہ کریں اور نہ کراویں۔ اپنی لڑتی ہوئی فوج کی حرکات و سکنات کو دیکھا کرے کہ آیا وہ ٹھیک لڑتی ہے۔ یا دغا بازی رکھتی ہے (منو ۷۔ ۱۹۴)

دشمن کا محاصرہ اور تلفی رسد وغیرہ | ۵۳۔ اگر کسی وقت مناسب سمجھے۔ تو دشمن کو چاروں طرف سے گھیر کر روک رکھے اور اس کے ملک کو تکلیف پہنچا کر چارہ۔ خوراک۔ پانی اور لکڑی کو تلف و خراب کر دیوے (۷۔ ۱۹۵)

سواری - باربرداری اسلحہ وغیرہ کافی ساتھ لے اور تمام جاسوسوں یعنی چاروں طرف کی خبر لانیوالے آدمیوں کو خفیہ مقرر کر کے دشمنوں کیطرف لڑائی کرنے کیواسطے بڑھے (منو ۷ - ۱۸۴) تین قسم کے راستوں کو یعنی اول راہ خشکی (زمین) دوئم راہ تری (سمندر یا دریا) سوم راہ ہوائی کو درست رکھے - راہ خشکی میں گاڑی گھوڑا - ہاتھی - راہ آبی میں کشتی - اور راہ ہوائی میں ہوائی برج وغیرہ سواریوں کے ذریعے سفر کرے - اور پیدل گاڑی سے ہاتھی گھوڑا اسلحہ حرب - اسلحہ شعلہ افگن - سامان رسد کو حسب مناسب ساتھ لیوے - اپنی طاقت کو مکمل کر کے اور کوئی خاص مقصد مشہور کر کے دشمن کے شہر کے نزدیک آہستہ آہستہ جائے (منو ۷-۱۸۵)

ظاہر داروں سے احتیاط | ۱۵ - جو دل میں دشمن کے ساتھ ملا ہوا ہو - اور ظاہرا اپنے ساتھ دوستی رکھتا ہو - خفیہ طور پر دشمن پر راز فاش کرتا ہوا اس کی آمدورفت میں اس کیساتھ گفتگو کرنے میں بہت ہوشیاری رکھے - کیونکہ دل سے دشمن اور ظاہرا دوست آدمی کو سخت دشمن سمجھنا چاہیئے - (۷ - ۱۸۶)

میدان جنگ میں صف بندی | ۵۲ - تمام ملازمان سرکاری کو جنگی فن سکھلائے - جو بہادر لوگ کہ پہلے سیکھے ہوئے ہیں - وہی اچھی طرح لڑائی کرنا اور فوج کو لڑانا جانتے ہیں جب قواعد سکھلائے - تو اول فوج کو سیدھی قطاروں میں چلاوے (۲) بشکل چھکڑا یعنی گاڑی کی طرح (۳) اس طور پر کہ جیسے سؤر ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے چلے جاتے ہیں - اور کبھی کبھی سب مل کر جھنڈ ہو جاتے ہیں - (۴) جیسے مگرمچھ پانی میں چلتے ہیں - ویسے فوج کو بناوے جیسے سوئی کا اگلا حصہ باریک - پیچھے موٹا - اور سوت اس سے موٹا ہوتا ہے - ویسے قواعد سے فوج کو بناوے (۶) جیسے نیل کنٹھ اوپر نیچے جھپٹ مارتا ہے - اسیطرح فوج کو بنا کر لڑاوے - (منو ۷ - ۱۸۷) -

جس طرف خوف پایا جائے - اسی طرف لشکر کو پھیلاوے سب فوج کے افسروں کو چاروں طرف رکھکر "پدم ویوہ" یعنی بشکل نیلوفر چاروں طرف فوجوں کو رکھے - اور خود درمیان میں رہے (منو ۷ - ۱۸۸)

سپہ سالار اور فوجدار یعنی حکم دینے والے اور فوج کیساتھ لڑنے لڑانیوالے بہادروں کو آٹھوں سمت میں رکھے جسطرف لڑائی ہو رہی ہو - اسی طرف ساری فوج کا سامنا کرے - لیکن دوسری طرف پختہ انتظام رکھے ورنہ پیچھے سے یا بغل میں دشمنوں سے گھات ممکن ہے (۷ - ۱۸۹)

शत्रुसेविनि मित्रे च गूढे युक्ततरो भवेत् ।
गतप्रत्यागते चैव स हि कष्टतरो रिपुः ॥ ३ ॥
दण्डव्यूहेन तन्मार्गं यायात्तु शकटेन वा ।
वराहमकराभ्यां वा सूच्या वा गरुडेन वा ॥
यतश्च भयमाशंकेत्ततो विस्तारयेद् बलम् ।
पद्मेन चैव व्यूहेन निविशेत सदा स्वयम् ॥ ५ ॥
सेनापतिबलाध्यक्षौ सर्वदिक्षु निवेशयेत् ।
यतश्च भयमाशंकेत् प्राचीं तां कल्पयेद्दिशम् ॥ ६ ॥
गुल्मांश्च स्थापयेदाप्तान् कृतसंज्ञान् समन्ततः ।
स्थाने युद्धे च कुशलानभीरूनविकारिणः ॥ ७ ॥
संहतान् योधयेदल्पान् कामं विस्तारयेद् बहून् ।
सूच्या वज्रेण चैवैतान् व्यूहेन व्यूह्य योधयेत् ॥ ८ ॥
स्यन्दनाश्वैः समे युध्येदनूपे नौद्विपैस्तथा ।
वृक्षगुल्मावृते चापैरसिचर्मायुधैः स्थले ॥ ९ ॥
प्रहर्षयेद् बलं व्यूह्य तांश्च सम्यक् परीक्षयेत् ।
चेष्टाश्चैव विजानीयादरीन् योधयतामपि ॥ १० ॥
उपरुध्यारिमासीत राष्ट्रं चास्योपपीडयेत् ।
दूषयेच्चास्य सततं यवसान्नोदकेन्धनम् ॥ ११ ॥
भिन्द्याच्चैव तडागानि प्राकारपरिखास्तथा ।
समवस्कन्दयेच्चैनं रात्रौ वित्रासयेत्तथा ॥ १२ ॥
प्रमाणानि च कुर्वीत तेषां धर्म्यान्यथोदितान् ।
रत्नैश्च पूजयेदेनं प्रधानपुरुषैः सह ॥ १३ ॥
आदानमप्रियकरं दानञ्च प्रियकारकम् ।
अभीप्सितानामर्थानां काले युक्तं प्रशस्यते ॥ १४ ॥

(منو ۷ – ۱۸۱ تا ۱۹۲، ۱۹۴ – ۲۰۳ – ۲۰۴)

(جنگ کیلئے تیاری) ۵۰ – جب راجا دشمن کے ساتھ لڑائی کرنے کیلئے جائے تو اپنے راج کی حفاظت کا انتظام کر لیوے۔ اور سفر کا سب سامان حسب قاعدہ مہیا کرے سب فوج

सर्वोपायैस्तथा कुर्यान्नीतिज्ञः पृथिवीपतिः ।
यथास्याभ्यधिका न स्युर्मित्रोदासीनशत्रवः ॥
आयतिं सर्वकार्याणां तदात्वं च विचारयेत् ।
अतीतानां च सर्वेषां गुणदोषौ च तत्त्वतः ॥ २
आयत्यां गुणदोषज्ञस्तदात्वे क्षिप्रनिश्चयः ।
अतीते कार्य्यशेषज्ञः शत्रुभिर्नाभिभूयते ॥ ३ ॥
अथैनं नाभिसंदध्युर्मित्रोदासीनशत्रवः ।
तथा सर्वं संविदध्यादेष सामासिको नयः ॥

मनु० (७ ॥ १७७-१८०)

(منو ۷۔۱۷۷ تا ۱۸۰)

دشمن کی سرکوبی | ۹۷۔ پالیٹکس (سیاست ملکی) کو جاننے والا ویسے ہی راجہ (ایسی مناسب تجاویز عمل میں لاوے۔ کہ کسی طرح اس کے معاون بے تعلق اور دشمن زیادہ نہ ہو جائیں (منو ۷۔۱۷۷)

تمام کاروبار کی نسبت جو موجودہ وقت میں فرض ہے۔ اور جو آئندہ کرنا چاہیئے۔ نیز جو جو کام کئے جا چکے ہوں۔ ان کی خوبیوں اور نقصوں پر بطریق مناسب غور کریں۔ (منو ۷۔۱۷۸)

بعد ازاں نقصوں کو رفع کرنے اور خوبیوں کے قائم رکھنے میں کوشش کی جائے۔ جو راجہ زمانہ مستقبل یعنی آئندہ کئے جانے والے کاموں کی خوبی اور نقصوں کو جان سکتا ہے اور موجودہ وقت میں فوراً تحقیق کو پہنچ جاتا ہے۔ اور کئے ہوئے کاموں کے متعلق جو باقی کرنا ہے اسکو جانتا ہے۔ وہ دشمنوں سے کبھی مغلوب نہیں ہوتا۔ (منو ۷۔۱۷۹)

کارپردازان سلطنت اور بالخصوص سبھا پتی راجہ سب طرح سے ایسی کوشش کریں۔ کہ کوئی ان کے مددگار بے تعلق اور دشمن کو تابو میں لا کر ان سے الٹے کام نہ کرا سکے (یعنی ان کے خلاف کچھ نہ کرا سکے) ایسی غفلت میں کبھی مبتلا نہ ہو۔ یہی تدبیر مملکت یعنی سیاست ملکی کا خلاصہ ہے۔ (منو ۷۔۱۸۰)

कृत्वा विधानं मूले तु यात्रिकं च यथाविधि ।
उपगृह्यास्पदं चैव चारान् सम्यग्विधाय च ॥ १ ॥
संशोध्य त्रिविधं मार्गं षड्विधं च बलं स्वकम् ।
सांपरायिककल्पेन यायादरिपुरं शनैः ॥ २ ॥

دو قسم کی پناہ | کسی مقصد کے حاصل کرنے کیلئے کسی طاقتور راجا یا مہاتما کی پناہ لینا۔ جس کے باعث دشمن سے تکلیف نہ پہنچے۔ یہ دو قسم کا پناہ لینا کہلاتا ہے (منو ۷ - ۱۶۸)[1]

ان تدابیر کے عمل میں لانے کا موقع | ۷ لم - جب یہ معلوم ہو جائے۔ کہ فوراً لڑائی کرنے سے کسیقدر تکلیف پہنچے گی۔ اور بعد میں کرنے سے اپنی بہتری اور فتح ضرور ہوگی۔ تب دشمن سے میل کر کے مناسب وقت تک صبر کرے۔ (۷ - ۱۶۹)

جب اپنی تمام رعایا اور فوج کو بہت خوش ترقی پذیر سعا و تمند جانے۔ اور ویسا ہی اپنے کو بھی سمجھے۔ تب دشمن سے جنگ یعنی وگرہ کرے (منو ۷ - ۱۷۰)

جب اپنی طاقت یعنی اپنی فوج کو خوش مضبوط اور عقیدتمند دیکھے۔ اور دشمن کی طاقت برخلاف اس کے کمزور ہو جائے تب دشمن کیطرف جنگ کرنے کیواسطے کوچ کرے۔ (۷ - ۱۷۱)

جب فوج میں طاقت یا باربرداری کی کمی محسوس ہو۔ تو دشمنوں کو بہ تحمل تمام کوشش کر کے ٹھنڈا کرے۔ اور اپنی جگہ پر مقیم رہے۔ (منو ۷ - ۱۷۲)

جب راجہ دشمن کو نہائت طاقتور پائے۔ تب فوج کو دو چند یا دو قسم کی کر کے اپنی مطلب برآری کرے۔ (۷ - ۱۷۳)[2]

جب آپ سمجھ لیوے۔ کہ اب جلدی مجھ پر دشمن کی چڑھائی ہوگی۔ تو جلدی کسی دھرماتما اور طاقتور راجہ کی پناہ لیوے (منو ۷ - ۱۷۴)

جو رعایا اور اپنی فوج اور دشمن کی طاقت کو ضبط میں رکھے۔ یعنی روکے۔ اسکی خدمت پوری کوشش سے بمثل گورو کے ہمیشہ کیا کرے (منو ۷ - ۱۷۵)

جس کی پناہ لی ہو اگر اس کے کاموں میں نقص (دھوکا) دیکھے۔ تو اس سے بھی اچھی طرح بلا اندیشہ جنگ ہی کرے (منو ۷ - ۱۷۶)

دہارمک راجہ سے مصالحت | ۸ لم - جو دھارمک راجہ ہو۔ اس سے کبھی مخالفت نہ کرے۔ بلکہ اس سے ہمیشہ میل رکھے۔ اور بدکردار اگر طاقتور بھی ہو۔ تو اس کو مغلوب کرنے کیواسطے مذکورہ بالا تدابیر کو عمل میں لائے۔

[1] راجا اور مہاتما کی دو مختلف حیثیتوں کے اعتبار پر پناہ کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

[2] دو قسم سے مراد دو ٹکڑے کرنے سے ہے یعنی فوج کا ایک حصہ دشمن کے مقابلہ میں رہے اور دوسرے حصہ کو اپنے ساتھ لے کر قلعہ بند ہو جائے۔ یا کسی اور طرف چلا جائے۔

मन्येतारिं यदा राजा सर्वथा बलवत्तरम् ।
तदा द्विधा बलं कृत्वा साधयेत्कार्य्यमात्मनः ॥ १३ ॥
यदा परबलानां तु गमनीयतमो भवेत् ।

तदा तु संश्रयेत् क्षिप्रं धार्मिकं बलिनं नृपम् ॥ १४ ॥

(منو ۷۔ ۱۶۰ تا ۱۷۶)

غیر سلطنتوں کے تعلقات میں تدابیر | ۲ لم۔ راجہ اور اس کے اہلکاروں کو یہ بات ہمیشہ مدنظر رکھنی واجب ہے۔ کہ (۱) آسن یعنی بیٹھے رہنا (۲) یان یعنی دشمنوں سے لڑنے کیواسطے نکلنا (۳) سندھی۔ ان سے میل کرنا (۴) وگرہ۔ بدکردار دشمن سے لڑائی کرنا (۵) دوئیدھ۔ یعنی لشکر کے دو حصے کرکے اپنی فتح حاصل کرنا۔ (۶) سنشریہ۔ بصورت کمزوری کے کسی طاقتور راجہ کی پناہ لینا۔ ان چھ قسم کے عمل کو معاملات پر غور کرکے عمل میں لانا چاہیے (منو ۷۔ ۱۶۱)

سندھی۔ وگرہ۔ یان۔ آسن۔ دوئیدھی بھاو اور سنشریے جو دو دو قسم کے ہوتے ہیں ان کو راجہ قرار واقعی سمجھے (منو ۷۔ ۱۶۲)

دو قسم کا میل | سندھی[1]۔ دشمن سے میل کرے۔ خواہ اس سے مخالفت کرے۔ مگر موجودہ اور آئندہ وقت میں کرنے کے کام برابر کرتا جائے۔ یہ دو قسم کا میل کہلاتا ہے (منو ۷۔ ۱۶۳)

دو قسم کا جنگ | وگرہ۔ مطلب برآری کے لئے مناسب یا غیر مناسب وقت میں دشمن کیساتھ جو اپنا یا کسی دوست کا خطاوار ہو۔ لڑنا۔ گویا انہی دو قسموں کی بنا پر جنگ کرنی چاہیے (منو ۷۔ ۱۶۴)

دو قسم کا کوچ | یان۔ یکایک کوئی معاملہ پیش آجائے۔ تو دفعتہً یا مددگاروں کیساتھ ملکر دشمن پر چڑھائی کرنا۔ یہ دو قسم کا کوچ کہلاتا ہے (منو ۷۔ ۱۶۵)

دو قسم کا قیام | کسی وجہ سے خود درجہ بدرجہ کمزور ہوتا جائے۔ یا مددگار دوست کے روکنے پر اپنی جگہ پر بیٹھے رہنا۔ یہ دو قسم کا آسن کہلاتا ہے (منو ۷۔ ۱۶۶)

دو قسم کی تقسیم لشکر | مطلب برآری کے لئے سپاہ کے دو حصے کرکے[2] فتح حاصل کرنا دو قسم کا دوئیدھ کہلاتا ہے (منو ۷۔ ۱۶۷)

[1] یعنی دشمن کے مخالفوں سے میل کرے۔ یا دشمن سے عارضی طور پر مصلحتاً میل کرے

[2] یعنی ایک حصہ فوج کا اپنے ماتحت میں رہے۔ اور دوسرا سپہ سالار کے تحت میں رکھا جائے

आसनं चैव यानं च सन्धिं विग्रहमेव च ।
कार्यं वीक्ष्य प्रयुञ्जीत द्वैधं संश्रयमेव च ॥ १ ॥
संन्धिं तु द्विविधं विद्याद्राजा विग्रहमेव च ।
उभे यानासने चैव द्विविधः संश्रयः स्मृतः ॥ २ ॥
समानयानकर्मा च विपरीतस्तथैव च ।
तथा त्वायतिसंयुक्तः संधिर्ज्ञेयो द्विलक्षणः ॥ ३ ॥
स्वयंकृतश्च कार्यार्थमकाले काल एव वा ।
मित्रस्य चैवापकृते द्विविधो विग्रहः स्मृतः ॥ ४ ॥
एकाकिनश्चात्ययिके कार्ये प्राप्ते यदृच्छया ।
संहतस्य च मित्रेण द्विविधं यानमुच्यते ॥ ५ ॥
क्षीणस्य चैव क्रमशो दैवात्पूर्वकृतेन वा ।
मित्रस्य चानुरोधेन द्विविधं स्मृतमासनम् ॥ ६ ॥
बलस्य स्वामिनश्चैव स्थितिः कार्यार्थसिद्धये ।
द्विविधं कीर्त्यते द्वैधं षाड्गुण्यगुणवेदिभिः ॥ ७ ॥
अर्थसम्पादनार्थं च पीड्यमानः स शत्रुभिः ।
साधुषु व्यपदेशार्थं द्विविधः संश्रयः स्मृतः ॥ ८ ॥
यदावगच्छेदायत्यामाधिक्यं ध्रुवमात्मनः ।
तदात्वे चाल्पिकां पीडां तदा सन्धिं समाश्रयेत् ॥ ९ ॥
यदा प्रहृष्टा मन्येत सर्वास्तु प्रकृतीर्भृशम् ।
अत्युच्छ्रितं तथात्मानं तदा कुर्वीत विग्रहम् ॥ १० ॥
यदा मन्येत भावेन हृष्टं पुष्टं बलं स्वकम् ।
परस्य विपरीतं च तदा यायाद्रिपुं प्रति ॥ ११ ॥
यदा तु स्यात्परिक्षीणो वाहनेन बलेन च ।
तदासीत प्रयत्नेन शनकैः सान्त्वयन्नरीन् ॥ १२ ॥

مال و جان کو نقصان پہنچاتے رہیں۔ سمجھ لو۔ وہ راجہ معہ ملازمان و وزراء کے مردہ ہے زندہ نہیں۔ اور سخت رنج میں مبتلا ہو رہا ہے (منو ۷۔ ۱۴۳)

اس لئے راجاؤں کا اعلیٰ فرض رعایا ہی ہے۔ اور جیسا کہ منوسمرتی کے باب ہفتم میں خراج لکھا ہے نیز جیسا کہ سبھا مقرر کرے۔ راجہ اس پر قناعت کرنے سے دھرم سے بہرہ مند ہو کر آسودگی پاتا ہے۔ برخلاف اس کے رنج اٹھاتا ہے۔

उत्थाय पश्चिमे यामे कृतशौचः समाहितः ।
साग्निर्ब्राह्मणांश्चार्च्यप्रविशेत्स शुभां सभाम् ॥ १ ॥
त्र स्थिताः प्रजाः सर्वाः प्रतिनन्द्य विसर्जयेत् ।
विसृज्य च प्रजाः सर्वा मन्त्रयेत्सह मन्त्रिभिः ॥ २ ॥
गिरिपृष्ठं समारुह्य प्रासादं वा रहोगतः ।
अरण्ये निःशलाके वा मन्त्रयेदविभावितः ॥ ३ ॥
यस्य मन्त्रं न जानन्ति समागम्य पृथग्जनाः ।
स कृत्स्नां पृथिवीं भुङ्क्ते कोशहीनोऽपि पार्थिवः ॥ ४ ॥

(منو ۷۔ ۱۴۵۔ ۱۴۸)

راجہ کے روزانہ فرائض ۱۴۵ — جب پچھلا پہر رات کا رہ جائے۔ تب اٹھ کر نہائے دھوئے اور قائم مزاجی سے پرمیشور کا دھیان و اگنی ہوتر کرے۔ دھرماتما اور عالموں کی تعظیم بجا لائے اور ناشتہ کر کے سبھا کے اندر داخل ہو۔ (منو ۷۔ ۱۴۵)

وہاں کھڑا رہ کر اول رعایا کے لوگوں سے جو موجود ہوں۔ با عزت پیش آئے۔ پھر انکو رخصت کر کے وزیر اعظم کے ساتھ معاملات سلطنت پر غور کرے (منو ۷۔ ۱۴۶)

بعد ازاں ان کے ساتھ گھومنے کو چلا جائے کسی پہاڑ کی چوٹی یا تخلیہ کے مکان یا جنگل میں ایسی اکیلی جگہ پر جہاں ایک چڑیا بھی نہ ہو۔ بیٹھے۔ اور دل کی کدورت کو چھوڑ کر وزیر کے ساتھ وچار (مشورہ) کرے (منو ۷۔ ۱۴۷)

جس راجہ کے اندرونی خیالات کی تہ تک کو دوسرے لوگ نہیں پہنچ سکتے یعنی جس کے خیالات ہمیشہ مخفی، گہرے، پاکیزہ اور رفاہِ عام کے متعلق ہوں۔ وہ راجہ باوجود دولتمند نہ ہونے کے بھی تمام زمین کی حکومت کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ اس لئے محض اپنی عقل سے ایک کام کبھی نہ کرے جبتک کہ اہالیان سبھا کا اتفاق نہ ہو (منو ۷۔ ۱۴۸)

नोच्छिन्द्यादात्मनो मूलं परेषां चातितृष्णया ।
उच्छिन्दन्ह्यात्मनो मूलमात्मानं तांश्च पीडयेत् ॥ ३ ॥
तीक्ष्णश्चैव मृदुश्च स्यात्कार्यं वीक्ष्य महीपतिः ।
तीक्ष्णश्चैव मृदुश्चैव राजा भवति सम्मतः ॥ ४ ॥
एवं सर्वं विधायेदमिति कर्त्तव्यमात्मनः ।
युक्तश्चैवाप्रमत्तश्च परिरक्षेदिमाः प्रजाः ॥ ५ ॥
विक्रोशन्त्यो यस्य राष्ट्राद्ध्रियन्ते दस्युभिः प्रजाः ।
सम्पश्यतः सभृत्यस्य मृतः स न तु जीवति ॥ ६ ॥
क्षत्रियस्य परो धर्मः प्रजानामेव पालनम् ।
निर्दिष्टफलभोक्ता हि राजा धर्मेण युज्यते ॥ ७ ॥
मनु० [७ १२८ । १२९ । १३९ । १४० । १४२-१४४]

(منو ۷ - ۱۲۸ - ۱۲۹ - ۱۳۹ - ۱۴۰ - ۱۴۲ تا ۱۴۴)

محصول

۳۴ - جس طرح پر کہ راجا اور کاروبار سرکاری ملازم یا رعایا کہ لوگ آسائش حاصل کر سکیں۔ اس طرح پر راجہ اور راج سبھا غور کر کے محاصل کرے (منو ۷ - ۱۲۸)

جیسے جونک۔ بچھڑا۔ اور بھنورا کھانے کے اجزا کو تھوڑا تھوڑا نکالتے ہیں۔ ویسے ہی راجا تھوڑا سالیانہ خراج لیا کرے (منو ۷ - ۱۲۹)

سخت حرص و طمع کے باعث اپنی اور دوسروں کی آسودگی کی بیخ کنی یعنی بربادی ہرگز نہ کرے۔ کیونکہ جو شخص کاروبار اور خوشحالی کی جڑ کاٹتا ہے۔ وہ اپنے آپ بھی تکلیف اُٹھاتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی ایذا پہنچاتا ہے۔ (منو ۷ - ۱۳۹)

راجا کا اعلیٰ فرض رعایا پروری

۴۴ - جو راجہ صورت معاملہ کو دیکھکر حسب موقعہ تند و نرم ہووے۔ وہ بد کرداروں پر تیز اور بھلے آدمیوں پر ملایم ہونیکی وجہ سے نہایت عزت کے قابل ہوتا ہے۔ (منو ۷ - ۱۴۰)

اس طرح تمام راج کا انتظام کر کے ہمیشہ اس میں مصروف رہے۔ اور غفلت کو چھوڑ کر اپنی رعایا کی ہمیشہ پرورش کرتا رہے۔ (منو ۷ - ۱۴۲)

• جس راجہ کے راج میں راجہ اور ملازمان کے دیکھتے دیکھتے ڈاکو لوگ روتی پیٹتی رعایا کے

ملازم اور مختلف اقوام کے ہوں۔ ان کے ذریعے تمام ملازمین سرکاری اور رعایا کے جملہ عیب و ثواب خفیہ طور پر معلوم کرے۔ جو قصوروار ہوں۔ ان کو سزا اور جن میں خوبی ہو ان کو اعزاز بخشا کریں۔ (منو ۷۔۱۲۲)

چور اور ڈاکوؤں سے چوری چھڑانے کا ایک طریق

الم ۔ راجا جن اشخاص کو رعایا کی حفاظت کا عہدہ دیوے وہ دھارمک بخوبی آزمائش میں آئے ہوئے صاحب علم اور خاندانی ہوں۔ ان کے ماتحت عموماً شریر اور دوسروں کا مال مارنیوالے چور ڈاکوؤں کو بھی ملازم رکھے۔ اور ان کو سلطنت کی ملازمت میں اسلئے شامل کرے۔ کہ وہ بداعمالی چھوڑیں۔ اور ان کو انہیں عالم محافظوں کے عین ماتحت میں رکھکر ان سے رعایا کو قرار واقعی بچاوے (منو ۷۔ ۱۲۳)

امن کی بحالی کیلئے چند تدابیر

۲لم ۔ جو سرکاری آدمی ازراہ بے انصافی مدعی مدعا علیہ سے پوشیدہ طور پر روپیہ لیکر طرفداری اور خلاف انصاف کارروائی کرے۔ اس کی تمام جائیداد ضبط کر کے مناسب سزا دے۔ اور اس کو ایسے ملک میں رکھے کہ جہاں پھر واپس ہو کر نہ آسکے۔ کیونکہ اگر اس کو سزا نہ دی جائے۔ تو اس کو دیکھکر دیگر ملازمان سرکاری بھی ویسی ہی بداعمالیاں کرینگے۔ بخلاف اسکے سزا دیجائے۔ تو وہ بچے رہیں گے لیکن جتنی تنخواہ سے ان ملازمان سرکاری کا گذارہ معقول ہو۔ اور وہ اچھی طرح دولتمند بھی بنیں اتنا روپیہ یا اراضی راج کی طرف سے ماہوار یا سالیانہ خواہ یکبارگی ملنا چاہیئے۔ جو ضعیف العمر ہوں۔ ان کو بھی نصف ملا کرے۔ لیکن اسبات کو مدنظر رکھے۔ کہ جبتک وہ زندہ رہیں۔ تبتک یہ گذارہ قایم رہے۔ بعد اس کے نہیں۔ مگر انکی اولاد کی خاطر تواضع کرے یا حسب لیاقت ملازمت بھی دیوے۔ اگر کسی کے بال بچے یتیم رہ جائیں۔ تو ان بچوں کے واسطے جبتک وہ لائق کار نہ ہوں۔ نیز ان کی عورات زندہ ہوں۔ تو ان سب کے گذارہ کے واسطے راج کی طرف سے حسب ضرورت روپیہ ملا کرے۔ لیکن اگر ان کی عورات یا لڑکے بداعمال ہو جائیں۔ تو کچھ بھی نہ ملے۔ اس قسم کا ضابطہ راجہ کو برابر رکھنا چاہیئے (منو ۷۔۱۲۰)

यथा फलेन युज्येत राजा कर्त्ता च कर्मणाम् ।
तथावेक्ष्य नृपो राष्ट्रे कल्पयेत्सततं करान् ॥ १ ॥
यथाल्पाऽल्पमदन्त्याऽऽद्यं वार्योकोवत्सषट्पदाः ।
तथाऽल्पाऽल्पो ग्रहीतव्यो राष्ट्राद्राज्ञाब्दिकः करः ॥ २ ॥

ہر ایک گاؤں میں ایک مقدم رکھے۔ ایسے دس گاؤں کے اوپر دوسرا عہدہ دار۔ انہیں بیس گاؤں کے اوپر تیسرا۔ انہیں سو گاؤں کے اوپر چوتھا اور انہیں ہزار گاؤں پر پانچواں عہدہ دار تعینات کرے۔ چنانچہ آجکل جو ایک گاؤں میں ایک پٹواری انہیں دس گاؤں میں ایک تھانہ دار دو تھانوں پر ایک بڑا تھانہ اور انہیں پانچ تھانوں پر ایک تحصیل اور دس تحصیلوں پر ایک ضلع مقرر کیا ہوا ہے۔ یہ وہی ہمارے منو وغیرہ دھرم شاستر سے انتظام ملکی کا طریقہ لیا گیا ہے (منو ۷-۱۱۵)

خبر رسانی کا انتظام

۳۸- اسطرح انتظام کر کے حکم دیوے۔ کہ وہ ایک ایک گاؤں کا مقدم گاؤں میں روزمرہ جو نقص پیدا ہوں۔ ان کی اطلاع دس گاؤں کے مقدم کو خفیہ دیا کرے اور وہ دس گاؤں کا عہدہ دار اسی طرح بیس گاؤں کے افسر کو دس گاؤں کے حالات روزمرہ جتایا کرے۔ اور بیس گاؤں کا عہدہ داران بیس گاؤں کے حالات کی اطلاع سو گاؤں کے عہدہ دار کو دیوے۔ ویسے ہی سو گاؤں کا عہدہ دار اپنے سو گاؤں کے حالات ہزار گاؤں کے افسر کو روزمرہ جتلایا کرے بیس بیس گاؤں کے پانچ پانچ افسر سو سو گاؤں کے افسر نگرانی کنندہ کو۔ اور وہ ہزار ہزار کے دس دس ہزار کے افسر کو اور نیز لاکھ گاؤں کے راج سبھا کو روزمرہ کے حالات جتلایا کریں۔ اور سب راج سبھائیں اعلےٰ راج سبھا یعنی کل روئے زمین کی انجمن اعظم میں تمام کرۂ زمین کے حالات جتلایا کریں۔ (منو ۷- ۱۱۶- ۱۱۷)

افسران دورہ کنندہ

۳۹- اور ہر ایک دس دس ہزار گاؤں پر دو سبھاپتی ایسے مقرر کرے۔ کہ جن میں سے ایک افسر راج سبھا میں کام کرتا رہے۔ اور دوسرا افسر ہمیشہ کاہلی چھوڑ کر عدالت کے افسران وغیرہ تمام سرکاری ملازمان کے کاموں کا دورہ کر کے ملاحظہ کرے (منو ۷-۱۲۰)

بڑے شہروں میں عالم اور تجربہ کاروں کی سبھا

۴۰- بڑے بڑے شہروں میں معاملات پر غور کرنیوالی سبھا کا ایک مکان ایسا خوبصورت بلند اور وسیع بنائے۔ جیسا ستاروں میں چاند نظر آتا ہے۔ اس میں بڑے بڑے عالم بزرگ جنہوں نے علم کے ذریعے سب قسم کے تجربات حاصل کئے ہوں۔ بیٹھ کر غور کیا کریں۔ اور جن قواعد سے راجا اور پرجا کی بہتری ہو۔ ویسے قواعد اور اسی قسم کے علوم شائع کریں (منو ۷-۱۲۱)

جو ہمیشہ دورہ کرنیوالا افسر انجمن ہو۔ اس کے ماتحت تمام جاسوس یعنی ایسے مخبر رکھے جو سرکاری

ا‍‍‍‍ مخبروں کے ذریعہ سے محض پتہ لگانے کی ضرورت سمجھنی چاہیئے۔ اس کے یہ معنے نہیں ہیں۔ کہ کوئی تحقیقات ہی نہ کی جائے۔ اور صرف مخبروں کے کہنے پر ہی منحصر رکھا جائے۔

(منو ۷ - ۱۰۴)

دشمن کے مغلوب کرنے کے لئے احتیاط اور کوشش

۳۵ - کوئی دشمن اس کے رخنہ یعنی کمزوری کو نہ جان سکے۔ اور خود دشمن کے رخنوں کو معلوم کرتا رہے۔ جس طور پر کچھوا اپنے اعضا کو چھپائے رکھتا ہے۔ اسی طرح دشمن کے قبضہ میں آجانیوالے رخنہ کو پوشیدہ رکھے (منو ۷-۱۰۵)

جیسے بگلا تصور باندھے ہوئے مچھلی کی تاک میں رہتا ہے ویسے ضروریات کی فراہمی کیلئے غور کیا کرے۔ دولت وغیرہ چیزوں کو اور دولت کو بڑھا کر دشمن کو فتح کرنے کے لئے شیر کی مانند طاقت کو کام میں لائے۔ اور چیتے کی مانند چھپ کر دشمن کو پکڑے۔ نزدیک آئے ہوئے طاقتور دشمن سے خرگوش کی مانند دور بھاگ جائے۔ اور بعد ازاں اسکو حکمت سے پکڑے (منو ۷-۱۰۶)

اسطرح فتح کرنیوالے سبھاپتی کے راج میں جو قزاق یعنی ڈاکو اور لٹیرے ہوں۔ ان کو دلاسے سے کسی عطیہ سے یا توڑ پھوڑ کر قابو میں کرے۔ اور اگر اس طرح قابو میں نہ آویں۔ تو نہایت سخت سزا سے ان پر قابو حاصل کرے (منو ۷-۱۰۷)

جیسے دھان کو صاف کرنے والا چھلکوں کو الگ الگ کر کے چاول کی حفاظت کرتا ہے یعنی ٹوٹنے نہیں دیتا۔ ویسے ہی راجا ڈاکوؤں اور چوروں کو مارے۔ اور راج کی حفاظت کرے (منو ۷-۱۱۰)

بدمست اور بے فکر راجہ

۳۶ - جو راجا نیک و بد میں تمیز نہ کر کے بے سوچ بچار سے لاپروا ہو کر اپنے راج کو کمزور کرتا ہے۔ وہ ابتدا میں ہی راج سے محروم ہو کر مع اپنے رشتہ داروں کے نیست و نابود ہو جاتا ہے (منو ۷-۱۱۱)

جیسے بدن کی کمزوری سے جانداروں کی جان جاتی رہتی ہے۔ ویسے رعایا کو کمزور کرنے سے راجاؤں کی جان یعنی طاقت وغیرہ مع رشتہ داروں کے نیست و نابود ہو جاتی ہے (منو ۷-۱۱۲)

اس لئے راجا اور راج سبھا۔ کاروبار سلطنت کی کامیابی کے لئے ایسی تدابیر کریں جس سے کہ سلطنت کے کام عمدہ طور پر انجام پکڑیں۔ جو راجہ سلطنت کی غور پرداخت میں ہر طرح سے مصروف رہتا ہے۔ اس کی آسودگی ہمیشہ بڑھتی رہتی ہے (منو ۷-۱۱۳)

انتظام (ضلع بندی)

۳۷ - اس لئے دو تین۔ پانچ اور سو گاؤں کے درمیان ایک صدر مقام بنائے۔ اور وہاں پر بطریق مناسب ملازم یعنی کاردار وغیرہ سرکاری آدمیوں کی تعیناتی کر کے راج کے تمام کاروبار کو سرانجام دیوے (منو ۷-۱۱۴)

शंसेद् ग्रामदशेशाय दशेशो विंशतीशिनम् ॥ १३ ॥
विंशतीशस्तु तत्सर्वं शतेशाय निवेदयेत् ।
शंसेद् ग्रामशतेशस्तु सहस्रपतये स्वयम् ॥ १४ ॥
तेषां ग्राम्याणि कार्याणि पृथक्कार्याणि चैव हि ।
राज्ञोऽन्यः सचिवः स्निग्धस्तानि पश्येदतन्द्रितः ॥ १५ ॥
नगरे नगरे चैकं कुर्यात्सर्वार्थचिन्तकम् ।
उच्चैः स्थानं घोररूपं नक्षत्राणामिव ग्रहम् ॥ १६ ॥
स ताननुपरिक्रामेत्सर्वानेव सदा स्वयम् ।
तेषां वृत्तं परिणयेत्सम्यग्राष्ट्रेषु तच्चरैः ॥ १७ ॥
राज्ञो हि रक्षाधिकृताः परस्वादायिनः शठाः ।
भृत्या भवन्ति प्रायेण तेभ्यो रक्षेदिमाः प्रजा ॥ १८ ॥
ये कार्यिकेभ्योऽर्थमेव गृह्णीयुः पापचेतसः ।
तेषां सर्वस्वमादाय राजा कुर्यात्प्रवासनम् ॥ १९ ॥
मनु० [७ ॥ ९९ । १०१ । १०४-१७ । ११०-११७ । १२०-१२४

مال و دولت کی حفاظت و ترقی

۳۲۔ راجا اور راج سبھا (۱) غیر میسر چیز کے حاصل کرنے کی خواہش نہ رکھیں۔ (۲) میسر شدہ کی حفاظت تن دہی سے کریں۔ (۳) سرمایہ کو بڑھائیں (۴) اور بڑھے ہوئے سرمایہ کو ویدوں کی تعلیم اور دھرم کی اشاعت طالب علم اور ویدک اُپدیشک وید اور محتاج یتیموں کی پرورش میں صرف کریں (منو ۷-۹۹)

ان چار قسم کی تدابیر کے مدعا کو سمجھ کر سستی چھوڑ کر اس پر ہمیشہ بطریق مناسب عمل کرے۔ ڈنڈ (یعنی شریر النفسوں کی سرکوبی) سے غیر میسر کے حاصل کرنے کی خواہش رکھے ہمیشہ کے معاینہ سے حاصل شدہ چیزوں کی حفاظت کرے۔ زیر حفاظت کی ترقی عمل میں لائے یعنی بذریعہ سود وغیرہ کے بڑھاوے۔ اور بڑھی ہوئی دولت کو مذکورہ بالا طریق پر خرچ کرے (منو ۷-۱۰۱)

فریب نہ کرنا

۳۳۔ ہرگز کسی کے ساتھ فریب کا برتاؤ نہ کرے بلکہ سب کے ساتھ دلی صفائی سے پاک برتاؤ رکھے۔ اور ہمیشہ اپنی حفاظت کرتا ہوا دشمن کے فریبوں کو دریافت کر کے رفع کرتا رہے

अलब्धं चैव लिप्सेत लब्धं रक्षेत्प्रयत्नतः ।
रक्षितं वर्द्धयेच्चैव वृद्धं पात्रेषु निःक्षिपेत् ॥ १ ॥

अलब्धमिच्छेद्दण्डेन लब्धं रक्षेदवेक्षया ।
रक्षितं वर्द्धयेद् वृद्ध्या वृद्धं दानेन निःक्षिपेत् ॥ २ ॥

अमाययैव वर्त्तेत न कथंचन मायया ।
बुध्येतारिप्रयुक्तां च मायां नित्यं स्वसंवृतः ॥ ३ ॥

नास्य छिद्रं परो विद्याच्छिद्रं विद्यात्परस्य तु ।
गूहेत्कूर्म इवाङ्गानि रक्षेद्विवरमात्मनः ॥ ४ ॥

बकवच्चिन्तयेदर्थान् सिंहवच्च पराक्रमेत् ।
वृकवच्चावलुम्पेत शशवच्च विनिष्पतेत् ॥ ५ ॥

एवं विजयमानस्य येऽस्य स्युः परिपन्थिनः ।
तानानयेद्वशं सर्वान् सामादिभिरुपक्रमैः ॥ ६ ॥

यथोद्धरति निर्दाता कक्षं धान्यं च रक्षति ।
तथा रक्षेन्नृपो राष्ट्रं हन्याच्च परिपन्थिनः ॥ ७ ॥

मोहाद्राजा स्वराष्ट्रं यः कर्षयत्यनवेक्षया ।
सोऽचिराद् भ्रश्यते राज्याज्जीविताच्च सबान्धवः ॥ ८ ॥
शरीरकर्षणात्प्राणाः क्षीयन्ते प्राणिनां यथा ।
तथा राज्ञामपि प्राणाः क्षीयन्ते राष्ट्रकर्षणात् ॥ ९ ॥

राष्ट्रस्य संग्रहे नित्यं विधानमिदमाचरेत् ।
सुसंगृहीतराष्ट्रो हि पार्थिवः सुखमेधते ॥ १० ॥
द्वयोस्त्रयाणां पञ्चानां मध्ये गुल्ममधिष्ठितम् ।
तथा ग्रामशतानां च कुर्याद्राष्ट्रस्य संग्रहम् ॥ ११ ॥

ग्रामस्याधिपतिं कुर्याद् दशग्रामपतिं तथा ।
विंशतीशं शतेशं च सहस्रपतिमेव च ॥ १२ ॥

ग्रामे दोषान्समुत्पन्नान् ग्रामिकः शनकैः स्वयम् ।

نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے نیک اعمال کا ثمرہ سیدھا پورا ہو جاتا ہے۔ وہی شہرت کو وہ پاتا ہے جس نے دھرم کو مدنظر رکھکر قرار واقعی جنگ کی ہو (منو ۷۔ ۹۴۔ ۹۵)

لڑائی میں حاصل شدہ چیزیں

۲۳۲۔ اس آئین کو کبھی نہ توڑے۔ کہ لڑائی میں جس جس ملازم یا افسر نے جو گاڑی۔ گھوڑا۔ ہاتھی۔ چھتر[۱]۔ دولت۔ رسد۔ گائے وغیرہ جانور نیز عورات[۲] اور دیگر سب قسم کا مال و متاع اور گھی۔ تیل وغیرہ کے کپّے فتح کئے ہوں۔ وہی اس کو لیوے لیکن فوج کے آدمی فتح کی ہوئی چیزوں میں سے سولھواں حصہ راجا کو دیویں۔ اور راجا بھی اس دولت میں سے جو سب نے مل کر فتح کی ہو۔ سولھواں حصہ فوج کے سپاہیوں کو دیوے اور اگر کوئی لڑائی میں مر گیا ہو۔ تو اس کا حصہ اسکی عورت اور اس کی اولاد کو دیوے اور اس کی عورت اور نابالغ لڑکوں کی پرورش قرار واقعی کرے۔ جب اس کے لڑکے بالغ ہو جائیں۔ تو ان کو حسب لیاقت ملازمت دیوے۔ جو شخص اپنے راج کی ترقی نیکنامی اور فتح و ترقی و راحت کی خواہش رکھتا ہے۔ وہ اس ضابطہ کی خلاف ورزی کبھی نہ کرے (منو ۷۔ ۹۶۔ ۹۷)

---

[۱] فارسی میں اس کو چتر بولتے ہیں۔ اور یہ بادشاہوں کی شان و شوکت کے نشانات سے ایک ہے

[۲] فاضل مصنف نے اس شلوک سے اوپر کی تشریح میں جتلا دیا ہے۔ کہ عاجزوں اور بیماروں وغیرہ اشخاص پر ہاتھ نہ اٹھایا جاوے۔ بلکہ ان کو گرفتار کر لیا جاوے۔ نیز تحریر فرما چکے ہیں۔ کہ گرفتار شدہ لوگوں کے لڑکے بالوں کو بمثل اپنی اولاد کے پرورش کریں۔ اور عورتوں کو اپنی ماں بیٹیوں کے برابر سمجھیں وغیرہ پس نظر بہ ایں حالات فتح کی ہوئی چیزوں کے ہمراہ گرفتار شدہ عورتوں کا فتح کنندہ ملازم اور افسر کے ہاتھ آنا اس امر پر دال نہیں۔ کہ وہ لوگ گرفتار شدہ عورتوں کو بے حرمت کرنیکے مجاز ہونگے۔ نہ ویدک دھرم کی کتاب میں ایسا کہا ہے۔ البتہ انکی رہائی کیلئے فاتح لوگ لشکر مخالف سے ایک معقول اور مفید معاوضہ لینے کے مجاز ہو سکتے ہیں۔ یا فاتحین کی مستورات اپنے گھر کے مختلف کاموں پر بطور امداد کے انہیں اسوقت تک تعینات کر سکتی ہیں۔ جبتک کہ ملک مفتوحہ میں امن و امان قائم نہ ہو چکے جیسا کہ اس شلوک سے پیشتر کی تشریح میں کہا جا چکا ہے۔ کہ مفتوحین کو نہ چڑائیں اور نہ تکلیف دیں۔ بلکہ جو انکے لائق کام ہو۔ وہ ان سے لیویں اور امن و امان قائم ہونے پر جبکہ اندیشہ فساد نہ ہو انکو واپس کر دیا جاوے[۳] پس چیزوں کے شمار میں مستورات نہیں آ سکتیں اسلئے یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ عورات کو بھی تقسیم کیا جاوے۔ اگر مصنف کا منشا عورات کی تقسیم کا ہی ہوتا تو الفاظ فتح کی ہوئی چیزوں کا استعمال نہ کرتا۔ ہمارے اس مفہوم کی تائید شلوک ۷۔۹۳ کی تفسیر کنندہ رشی سے۔ صفحہ ۱۶۳

بلکہ بڑی ہوشیاری کے ساتھ اس سے اس طرح جنگ کرے جس سے اپنی فتح ہو (منو ۷۔۹۱) جو راجا لوگ میدان جنگ میں ایک دوسرے کو نیچا دکھانیکی خواہش میں پیٹھ نہ دکھاکر اپنی تمام طاقت سے جنگ کرتے ہیں۔ وہ راحت کو پاتے ہیں۔ اس سے کبھی ہٹنا نہیں چاہیئے۔ ہاں کبھی کبھی دشمنوں کو مغلوب کرنے کی غرض سے ان کے سامنے سے چھپ جانا واجب ہے کیونکہ جس ڈھنگ سے دشمن کو مغلوب کرسکیں۔ ویسے ہی کام کرنے چاہئیں۔ جیسے شیر غصہ میں آکر سامنے آتا ہے۔ اور ہتھیاروں کی آگ سے فوراً مارا جاتا ہے۔ ویسی ہی بیوقوفی کرکے نیست و نابود نہ ہو جائیں (منو ۷۔۹۰)

لڑائی میں تماشبین غیر مسلح وغیرہ اشخاص سے سلوک

۴۰۔ نیک لوگوں کے دھرم کو خیال میں رکھکر جنگی بہادر لڑائی کے وقت کبھی نہ تو ادھر اُدھر کھڑے ہوئے لوگوں کو نہ بزدل (ہیجڑے) آدمی کو نہ ہاتھ جوڑے ہوئے کو نہ اس کو جس کے سر کے بال کھل گئے ہوں۔ نہ بیٹھے ہوئے کو۔ نہ ایسے کو جو کہے۔ کہ میں تیری پناہ میں آیا ہوں۔ نہ سوتے ہوئے کو۔ نہ غشی میں آئے ہوئے کو۔ نہ ننگے کو اور نہ غیر مسلح کو۔ نہ تماشائیان جنگ کو۔ نہ دشمن کے ہمراہیوں کو (عورات و بال بچوں کو) نہ اسکو جو ہتھیار کے صدمے سے تکلیف میں ہو۔ نہ غمزدہ کو۔ نہ سخت زخمی کو۔ نہ ڈرے ہوئے کو اور نہ بھاگے ہوئے شخص کو ماریں۔ بلکہ انکو گرفتار کرکے قید خانہ میں رکھیں۔ اور حسب ضرورت ان کو خوراک پوشاک دیویں۔ جو زخمی ہوں انکا علاج معالجہ وغیرہ باقاعدہ کریں۔ انکو نہ چڑائیں اور نہ تکلیف دیں۔ بلکہ جو ان کے لائق کام ہو۔ ان سے لیویں۔ زیادہ اس بات پر دھیان رکھیں۔ کہ عورت۔ بچہ۔ بوڑھا۔ تکلیف زدہ اور غمگین آدمیوں پر ہرگز تلوار نہ چلاویں۔ ان کے لڑکے بالوں کی پرورش مثل اپنی اولاد کے کریں۔ اور عورتوں کی بھی پرورش کریں۔ انکو اپنی بہو بیٹی کے برابر سمجھیں کبھی شہوت کی نظر سے نہ دیکھیں جب اچھی طرح تسلط جم جاوے۔ تو جن کی نسبت دوبارہ آمادہ جنگ ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ ان کو باعزت رہا کرکے ان کے گھر یا وطن کو پہنچا دیوے۔ اور جن سے آئندہ فساد ہونیکی توقع ہو۔ ان کو ہمیشہ قید خانہ میں رکھے (منو ۷۔۹۱ تا ۹۳)

فراری کا حال

۴۱۔ مفرور یعنی ڈر کر بھاگا ہوا ملازم جو دشمنوں کے ہاتھ سے مارا جاتا ہے اس کو اپنے آقا کے گناہ لگ جاتے ہیں۔ اور وہ سزایاب ہے۔ نیز اسکی وہ عزت جس سے اسکو لوک پرلوک میں سکھ ہونے والا تھا۔ اسکا آقا لے لیتا ہے۔ یعنی مفرور مارا جائے تو اسکو کچھ بھی سکھ

न सुप्तं न विसन्नाहं न नग्नं न निरायुधम् ।
नायुध्यमानं पश्यन्तं न परेण समागतम् ॥ ७ ॥
नायुधव्यसनं प्राप्तं नार्त्तं नातिपरिक्षतम् ।
न भीतं न परावृत्तं सतां धर्ममनुस्मरन् ॥ ८ ॥
यस्तु भीतः परावृत्तः सङ्ग्रामे हन्यते परैः ।
भर्त्तुर्यद्दुष्कृतं किञ्चित्तत्सर्वं प्रतिपद्यते ॥ ९ ॥
यच्चास्य सुकृतं किञ्चिदमुत्रार्थमुपार्जितम् ।
भर्त्ता तत्सर्वमादत्ते परावृत्तहतस्य तु ॥ १० ॥
रथाश्वं हस्तिनं छत्रं धनं धान्यं पशून् स्त्रियः ।
सर्वद्रव्याणि कुप्यं च यो यज्जयति तस्य तत् ॥ ११ ॥
राज्ञश्च दद्युरुद्धारमित्येषा वैदिकी श्रुतिः ।
राज्ञा च सर्वयोधेभ्यो दातव्यमपृथग्जितम् ॥ १२ ॥

محصول اور اس کی وصولی ۲۶۔ سالانہ محصول کی وصولی راستی شعار لوگوں کی معرفت کرنی چاہیئے۔ اور جو میر مجلس یعنی راجا وغیرہ سرکردہ لوگ ہیں وہ یعنی تمام مجلس مطابق ہدایت وید کے "اربند" ہو کر رعایا کے ساتھ مثل باپ کے برتاؤ رکھیں (منو ۷۔ ۸۰)

افسران جائزہ کنندہ ۲۷۔ اس راج کے کاروبار میں سبھا مختلف اقسام کے افسران کو تعینات کرے۔ ان کا فرض یہ دیکھنا ہے۔ کہ جتنے جتنے سرکاری ملازم جس جس کام پر ہیں وہ حسب قواعد عمل کرکے بخوبی اپنا کام کرتے ہیں۔ یا نہیں۔ جو ٹھیک ٹھیک کام انجام دیں ان کو عزت دیجائے۔ اور جو اس کے برعکس کریں۔ ان کو مناسب تنبیہہ ہونی چاہیئے (منو ۷۔ ۸۱)

عالموں کی تعظیم ۲۸۔ راجاؤں کا جو دائمی لازوال خزانہ وید پرچار (اشتر پنج وید) کی صورت میں ہے۔ اس کے پھیلانے کیواسطے جب کوئی ٹھیک ٹھیک برہمچریہ سے وید وغیرہ علوم پڑھ کر گوروکل سے واپس آوے۔ تو راجا اور سبھا اس کی تعظیم قرار واقعی کریں اور نیز ان کی بھی جن کی تعلیم کی بدولت لوگ عالم بنیں (منو ۷۔ ۸۲) اس قسم کے عمل سے ملک میں علم کی ترقی ہو کر غائت درجہ کی بہتری ہوتی ہے۔

دشمن کا مقابلہ ۲۹۔ جب رعایا پرور راجا کو کوئی اپنے سے چھوٹا خواہ برابر خواہ بڑا جنگ کیلئے للکارے تو کھشتریوں کے دھرم کو یاد کر کے میدان جنگ میں جانے سے ہرگز پہلو تہی نہ کرے۔

ہر طرح شاداب سرسبز ہو۔ تمام موسموں میں آرام بخش اور سفید رنگت کا ہو۔ نیز جس میں سلطنت کے سب کاروبار انجام پا سکیں (منو، ۔ ۷۶)

صرف ایک عورت سے شادی کرے

۷۷۔ اس قدر کام کرنے یعنی برہمچریہ سے تحصیل علم کرنے اور یہاں تک راج کے کام کو انجام دینے کے بعد۔ خوبصورت۔ نیک اوصاف نہائت دلکش عالی خاندان۔ نیک خصال اپنے جیسے کھشتری گھرانے کی لڑکی سے جو علم وغیرہ اوصاف عمل اور مزاج میں اس کی مانند ہو۔ شادی کرے۔ اور ایسی ایک ہی عورت کے ساتھ شادی کرے۔ دیگر تمام عورتوں کو ممنوع صحبت سمجھ کر ان کیطرف آنکھ بھی نہ اٹھائے منو، ۷۷

پروہت کیسے مقرر ہوں؟

۷۸۔ پروہت اور یجنہ کرنیوالے تو اس واسطے مقرر کرنا چاہیئے۔ کہ وہ اگنی ہوتر اور پکش اینشٹی[1] یجنہ وغیرہ راجہ کے گھر کے کام کیا کریں۔ اور راجہ خود ہمیشہ سلطنت کے کاروبار میں معروف رہے۔ غرضیکہ یہی راجہ کا سندھیوپاسن وغیرہ ہے کہ رات دن کاروبار سلطنت میں لگا رہے۔ اور راج کے کسی کام کو بگڑنے نہ دیوے (منو، ۷۸)

सांवत्सरिकमाप्तैश्च राष्ट्रादाहारयेद्बलिम् ।
स्याच्चाम्नायपरो लोके वर्तेत पितृवन्नृषु ॥ १ ॥
अध्यक्षान् विविधान् कुर्यात् तत्र तत्र विपश्चितः
तेऽस्य सर्वाण्यवेक्षेरन्नृणां कार्याणि कुर्वताम् ॥ २ ॥
आवृत्तानां गुरुकुलाद्विप्राणां पूजको भवेत् ।
नृपाणामक्षयो ह्येष निधिर्ब्राह्मो विधीयते ॥ ३ ॥
समोत्तमाधमै राजा त्वाहूतः पालयन् प्रजाः ।
न निवर्तेत संग्रामात् क्षात्रं धर्ममनुस्मरन् ॥ ४ ॥
आहवेषु मिथोऽन्योन्यं जिघांसन्तो महीक्षितः ।
युध्यमानाः परं शक्त्या स्वर्गं यान्त्यपराङ्मुखाः ॥ ५ ॥
न च हन्यात्स्थलारूढं न क्लीबं न कृताञ्जलिम् ।
न मुक्तकेशं नासीनं न तवास्मीति वादिनम् ॥ ६ ॥

[1] پکش اینشٹی اندھیری اور چاندنی راتوں کے حساب سے پندرہ روزہ یجنہ کو کہتے ہیں۔ جو بمقابلہ ہر روزہ یجنہ کے کسی قدر خصوصیت کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

तस्यादायुधसम्पन्नं धनधान्येन वाहनैः ।
ब्राह्मणैः शिल्पिभिर्यन्त्रैर्यवसेनोदकेन च ॥ ६ ॥
तस्य मध्ये सुपर्याप्तं कारयेद्गृहमात्मनः ।
गुप्तं सर्वर्तुकं शुभ्रं जलवृक्षसमन्वितम् ॥ ७ ॥
तदध्यास्योद्वहेद्भार्यां सवर्णां लक्षणान्विताम् ।
कुले महति सम्भूतां हृद्यां रूपगुणान्विताम् ॥ ८ ॥
पुरोहितं प्रकुर्वीत वृणुयादेव चर्त्विजम् ।
तेऽस्य गृह्याणि कर्माणि कुर्युर्वैतानिकानि च ॥ ९ ॥

کاروبار سلطنت کی تقسیم ۲۱۔ افسر فوجداری کے زیر اہتمام سزاوہی کے علیحدہ قوانین ہونے چاہئیں۔ تاکہ ظالمانہ سزا نہ ہونے پائے۔ راجہ کے ماتحت خزانہ اور کاروبار ملک داری ہو۔ انجمن کے ماتحت تمام کام ہوں۔ صلح و جنگ کا اہتمام سفیر کے ہاتھ میں رکھا جائے (۶۵)

سفیر کی تعریف ۲۲۔ سفیر اس کو کہتے ہیں۔ جو نا اتفاقی میں اتفاق کرا دے۔ اور بد خواہوں کے جتھوں کو توڑ پھوڑ دیوے۔ سفیر کا عمل ایسا ہونا چاہیئے جس سے دشمنوں میں پھوٹ پڑ جائے (۶۶) ممبر مجلس و مجلس کے لوگ یا سفیر وغیرہ فریق مخالف کی حکومت کے منصوبوں کو قرار واقعی معلوم کر کے ایسی تجاویز عمل میں لائیں۔ کہ جن سے اپنی سلطنت کو نقصان نہ پہنچے منو (۷-۶۸)

شہر اور دار الخلافہ ۲۳۔ اس لئے عمدہ جنگل اور سامان رسد اور سرمایہ دولت سے مالامال ملک میں ایک قلعہ مسلح آدمیوں سے معمور مٹی سے بنا ہوا۔ اور چاروں طرف پانی سے گھرا ہوا جس کے چاروں طرف جنگل۔ فوج اور پہاڑ ہوں۔ اس کے درمیان شہر کو آباد کرنا چاہیئے (منو ۷-۷۰) شہر کے چاروں طرف شہر پناہ رکھنی چاہیئے کیونکہ اس پر قائم ہو کر ایک بہادر مسلح جوان سو کے ساتھ لڑ سکتا ہے۔ اور سو آدمی دس ہزار کے ساتھ جنگ کر سکتے ہیں اسلئے ضرور ہی شہر پناہ بنانا چاہیئے۔ منو (۷-۷۴)

قلعہ ہر قسم کے مارنے اور پھینکے جانیوالے ہتھیار دولت سامان رسد و باربرداری سے اور پڑھانے اور اپدیش کرنیوالے برہمنوں کاریگروں اور انواع و اقسام کی کلوں سبز چارہ گھاس اور پانی وغیرہ سے مالامال یعنی بھرپور ہونا چاہیئے (منو ۷-۷۵)

اس کے عین وسط میں اپنے لئے ایک ایسا محل بنائے۔ جو پانی درخت پھول وغیرہ سے

عالی وزیر ۱۹- اور اشخاص بھی جو پاکیزہ باطن عقلمند مستقل مزاج ہوں۔ چیزوں کے جمع کرنے میں از حد ہوشیار اور اچھی طرح آزمائے ہوئے مشیر سلطنت بنانے چاہئیں (منو ۷-۵۴)
جتنے آدمیوں سے کام چل سکے۔ اتنے ہی چیدہ آدمیوں کو اور ایسے اشخاص کو جو مستی سے بری جسم میں قوی اور ہوشیار ہوں عہدہ دار یعنی ملازم مقرر کرنا چاہئیے (منو ۷-۶۱)

سفیر
صفات ۲۰- جو نیک نام خاندان میں پیدا ہوا ہو۔ ہوشیار ہو۔ پاکیزہ مزاج ہو۔ وضع قیافہ اور حرکات کو دیکھکر دلی بات اور زمانہ آئندہ کے معاملات کو جان سکتا ہو۔ اور سب شاستروں میں فاضل اور ہوشیار ہو۔ ایسا سفیر بھی رکھنا چاہیئے۔ (منو ۷-۶۳)
وہ ایسا ہونا چاہیئے۔ کہ راج کے کاموں میں نہایت درجہ کا مستعد ہو۔ شوق سے کام کرنیوالا ہو۔ فریب سے الگ۔ پاکیزہ مزاج۔ ہوشیار۔ بہت مدّت کی بات کو نہ بھولنے والا ہو۔ وقت اور موقع مناسب کو دیکھکر برتاؤ کرنیوالا ہو۔ ہوشیار اور نڈر اور بڑا بولنے والا (گویا)[1] ہو۔ ایسا ہی آدمی سفیر شاہی ہونے کے شایاں ہوتا ہے (منو ۷-۶۴)

کس کس آدمی کو کیا کیا عہدہ دینا چاہیئے؟

अमात्ये दण्ड आयत्तो दण्डे वैनयिकी क्रिया ।
नृपतौ कोशराष्ट्रे च दूते सन्धिविपर्ययौ ॥ १ ॥
दूत एव हि संधत्ते भिनत्त्येव च संहतान् ।
दूतस्तत्कुरुते कर्म भिद्यन्ते येन वा न वा ॥ २ ॥
बुद्ध्वा च सर्वं तत्त्वेन परराजचिकीर्षितम् ।
तथा प्रयत्नमातिष्ठेद्यथात्मानं न पीडयेत् ॥ ३ ॥
धनुर्दुर्गं महीदुर्गमब्दुर्गं वार्क्षमेव वा ।
नृदुर्गं गिरिदुर्गं वा समाश्रित्य वसेत्पुरम् ॥ ४ ॥
एकः शतं योधयति प्राकारस्थो धनुर्धरः ।
शतं दश सहस्राणि तस्माद्दुर्गं विधीयते ॥ ५ ॥

---

[1] فن تقریر میں دسترس اعلےٰ درجہ کی رکھتا ہو۔

सम्यगर्थसमाहर्तॄनमात्यान्सुपरीक्षितान् ॥ ५ ॥
निवर्तेतास्य यावद्भिरितिकर्तव्यता नृभिः ।
तावतोऽतन्द्रितान् दक्षान् प्रकुर्वीत विचक्षणान् ॥ ६ ॥
तेषामर्थे नियुञ्जीत शूरान् दक्षान् कुलोद्गतान् ।
शुचीनाकरकर्मान्ते भीरूनन्तर्निवेशने ॥ ७ ॥
दूतं चैव प्रकुर्वीत सर्वशास्त्रविशारदम् ।
इङ्गिताकारचेष्टज्ञं शुचिं दक्षं कुलोद्गतम् ॥ ८ ॥
अनुरक्तः शुचिर्दक्षः स्मृतिमान् देशकालवित् ।
वपुष्मान्वीतभीर्वाग्मी दूतो राज्ञः प्रशस्यते ॥ ९ ॥
मनु० [७ ॥ ५४-५७ । ६०-६४]

منو ۷ - ۵۴ تا ۵۷ - ۶۰ تا ۶۴

وزیر کیسے ہوں؟ ۱۷۔ جو آدمی اپنے ہی راج اور ملک میں پیدا ہوئے ہوں۔ وید وغیرہ شاستروں کے جاننے والے اور بہادر ہوں۔ جن کا کوئی منصوبہ یا قصد خالی از نتیجہ نہ ہو۔ جو اچھے خاندانی ہوں۔ اور جن کی آزمایش بخوبی ہو چکی ہو۔ ایسے سات یا آٹھ ہوشیار اور دیانتدار وزیر مقرر کرنے چاہئیں (منو ۷-۵۴) کیونکہ بلا خاص امداد کے جو آسان کام ہے۔ وہ بھی ایک آدمی کے کرنے میں مشکل ہو جاتا ہے۔ جب ایسی صورت ہے۔ تو سلطنت جیسا بھاری کام کب ایک سے سرانجام پا سکتا ہے۔ اسلئے ایک ہی راجہ اور اسکی عقل پر سلطنت کے کاروبار کا دارومدار رکھنا بہت ہی برا کام ہے (منو ۷-۵۵)

معاملات خارجیہ ۱۸۔ پس سبھا پتی کو واجب ہے۔ کہ سلطنت کے کاروبار میں ہوشیار اور عالم وزراء سے روزمرہ صلاح و مشورہ ان چھ امور کی نسبت کیا کرے یعنی عام طور پر کسی سے صلح (۱) کسی سے لڑائی کرنا (۲) موقع شناسی کر کے خاموش رہنا یعنی اپنے راج کی حفاظت کر کے بیٹھے رہنا (۳) جب اپنا اقبال ترقی پر ہو۔ تب بد اندیش دشمن پر حملہ کرنا (۴) راج کی بنیاد فوج اور خزانہ وغیرہ کی حفاظت جو جو ملک ہاتھ آویں۔ ان میں امن قایم کرنا۔ اور فسادوں کو رفع کرنا (منو ۷-۵۶)

غور و فکر سے کام کرنا چاہیئے۔ یعنی اہل سبھا کا علیحدہ علیحدہ اور اپنا اپنا مشورہ اور رائے کو سنکر کثرت رائے سے جو کام کہ معاملات میں سے اپنے اور دوسروں کیلئے مفید مطلب ہو وہ کرنا چاہیئے منو (۷-۵۷)

چار عیب (۱) شراب وغیرہ یعنی نشہ کی چیزوں کا استعمال (۲) پاسہ وغیرہ سے جوا کھیلنا (۳) عورات کی بہت صحبت (۴) شکار کھیلنا - یہ چار بڑے سخت عیب ہیں (منو ۷ - ۵۰) اور غضب سے پیدا شدہ عیوب ہیں (۱) بلا قصور سزا دینا (۲) سخت کلامی کرنا (۳) دولت وغیرہ کا بے انصافی میں خرچ کرنا - یہ تین سخت تکلیف دہ نقص ہیں (منو ۷ - ۵۱)

ہر دو کام سے اور کرودھ سے پیدا شدہ نقائص میں سے جو یہ سات عیب بیان کئے ہیں - ان میں سے ہر عیب اپنے سے اگلے کی نسبت یعنی بیفائدہ خرچ کرنیکی نسبت سخت کلامی سخت کلامی کی نسبت بے انصافی اور بے انصافی سے سزا دینا - اس کی نسبت شکار کھیلنا - اسکی نسبت عورات کے ساتھ زیادہ صحبت اسکی نسبت قمار بازی کی شرطیں لگانا اور اس کی نسبت شراب وغیرہ کا استعمال زیادہ خراب عادت ہے (منو ۷ - ۵۲)

اس میں یہ یقینی بات ہے کہ عیبوں میں پھنس جانے کی نسبت مرجانا اچھا ہے کیونکہ جو بدچلن آدمی ہے - اگر وہ زیادہ زندہ رہیگا - تو زیادہ سے زیادہ گناہ کرکے نیچے گرتا جائیگا یعنی زیادہ سے زیادہ دکھ میں مبتلا ہوتا جائیگا - اور جو کسی عیب میں نہیں پھنسا وہ مر بھی جاوے گا - تو سکھ حاصل کرتا رہے گا - اسلئے راجہ کو خصوصاً اور سب آدمیوں کو عموماً واجب ہے کہ کبھی شکار اور شراب نوشی وغیرہ برے کاموں میں نہ پھنسیں - اور عادات بد سے الگ ہو کر نیک اوصاف اور عمل اور مزاج کا ہمیشہ برتاؤ رکھیں - اور اچھے اچھے کام کیا کریں (منو ۷ - ۵۳)

(راج سبھا کے ممبر اور وزرائے سلطنت کیسے ہونے چاہئیں)

मौलान् शास्त्रविदः शूरांल्लब्धलक्षान् कुलोद्गतान् ।
सचिवान्सप्त चाष्टौ वा प्रकुर्वीत परीक्षितान् ॥ १ ॥
अपि यत्सुकरं कर्म तदप्येकेन दुष्करम् ।
विशेषतोऽसहायेन किन्तु राज्यं महोदयम् ॥ २ ॥
तैः सार्द्धं चिन्तयेन्नित्यं सामान्यं सन्धिविग्रहम् ।
स्थानं समुदयं गुप्तिं लब्धप्रशमनानि च ॥ ३ ॥
तेषां स्वं स्वमभिप्रायमुपलभ्य पृथक् पृथक् ।
समस्तानाञ्च कार्येषु विदध्याद्धितमात्मनः ॥ ४ ॥
अन्यानपि प्रकुर्वीत शुचीन् प्राज्ञानवस्थितान् ।

کرنے کا طریق سیکھ کر اہل مجلس و میر مجلس بننے کے قابل ہوں (منو ۷ - ۴۳)

راجا اور سبھا سد غالب الحواس رہیں

۱۵- جملہ اہلیان مجلس و میر مجلس کو لازم ہے۔ کہ حواس کو مغلوب کر کے اپنے قابو میں رکھیں۔ اور ہمیشہ دھرم پر عمل کریں۔ اور ادھرم سے پرہیز رکھیں اور اس کے لئے رات اور دن کے مقررہ وقت میں یوگ کی مشق کرتے رہیں۔ کیونکہ اپنے حواس یعنی من۔ پران اور جسم پر قابو پانے کے بغیر (جو بمنزلہ اندرونی رعایا کے ہیں) کوئی شخص بیرونی رعایا کو قابو میں لانے کے قابل نہیں ہو سکتا۔ (منو ۷ - ۴۴)

کام۔ کرودھ سے پیدا شدہ عیبوں کو تیاگیں

۱۶- مضبوط دل ہو کر جو نفس پرستی سے (دس) اور غصہ سے ظہور میں آنے والے آٹھ عیبوں کو جن میں پھنسکر انسان بڑی مشکل سے نکلتا ہے) کوشش کر کے چھوڑ چھوڑا دینا چاہیئے۔ کیونکہ جو راجہ لذات نفسانی سے پیدا ہوئے دس عادات بد میں پھنستا ہے۔ وہ "ارتھ" یعنی حکومت و دولت وغیرہ سے اور دھرم سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور جو غصہ سے ظہور میں آنیوالے آٹھ عیبوں میں پھنستا ہے۔ وہ جسم سے بھی محروم ہو جاتا ہے (منو ۷ - ۴۶)

نفسانی لذتوں سے پیدا ہوئے عیبوں کا شمار سنئے (۱) شکار کھیلنا (۲) چوپڑ کھیلنا جوا بازی وغیرہ (۳) دن میں سونا (۴) شہوتی بات چیت یا دوسرے کی غیبت کرنا (۵) عورت کی بہت صحبت (۶) نشہ والی چیزوں یعنی شراب افیون۔ بھنگ۔ گانجہ چرس وغیرہ کا استعمال (۷) گانا (۸) بجانا (۹) ناچنا یا ناچ کرانا۔ سننا اور دیکھنا (۱۰) بے فائدہ ادھر ادھر گھومتے رہنا۔ یہ دس "کام" سے پیدا شدہ عیب ہیں (منو ۷ - ۴۷)

غضب سے پیدا شدہ عیبوں کا شمار یہ ہے (۱) چغلی کرنا (۲) بلا وچار اور بالجبر کسی کی عورت سے برا کام کرنا (۳) بغض رکھنا (۴) حسد یعنی دوسرے کی بڑائی یا ترقی دیکھکر جلتے رہنا (۵) عیبوں میں خوبی بتانا اور خوبیوں میں عیب ڈھونڈنا (۶) ادھرم سے ملے ہوئے برے کاموں میں دولت وغیرہ کا خرچ کرنا (۷) سخت کلامی کرنا (۸) بلا قصور سخت کلامی سے پیش آنا۔ زیادہ سزا دینا۔ یہ آٹھ نقص غضب سے پیدا ہوتے ہیں (منو ۷ - ۴۸)

سب عالم لوگ نفس امارہ اور غضب سے پیدا ہوئی برائیوں کی جڑ (جو کہ لوبھ یعنی حرص و طمع ہے) کو جانتے ہیں جس سے کہ یہ سب نقص آدمی میں آجاتے ہیں اس کو ہمت کر چھوڑ دینا چاہیئے منو ۷ - ۴۹

इन्द्रियाणां जये योगं समातिष्ठेद्दिवानिशम् ।
जितेन्द्रियो हि शक्नोति वशे स्थापयितुं प्रजाः ॥ २ ॥
दश कामसमुत्थानि तथाष्टौ क्रोधजानि च ।
व्यसनानि दुरन्तानि प्रयत्नेन विवर्जयेत् ॥ ३ ॥
कामजेषु प्रसक्तो हि व्यसनेषु महीपतिः ।
वियुज्यतेऽर्थधर्माभ्यां क्रोधजेष्वात्मनैव तु ॥ ४ ॥
मृगयाक्षो दिवास्वप्नः परीवादः स्त्रियो मदः ।
तौर्यत्रिकं वृथाट्या च कामजो दशको गणः ॥ ५ ॥
पैशुन्यं साहसं द्रोह ईर्ष्यासूयार्थदूषणम् ।
वाग्दण्डजं च पारुष्यं क्रोधजोऽपि गणोऽष्टकः ॥ ६ ॥
द्वयोरप्येतयोर्मूलं यं सर्वे कवयो विदुः ।
तं यत्नेन जयेल्लोभं तज्जावेतावुभौ गणौ ॥ ७ ॥
पानमक्षाः स्त्रियश्चैव मृगया च यथा क्रमम् ।
एतत्कष्टतमं विद्याच्चतुष्कं कामजे गणे ॥ ८ ॥
दण्डस्य पातनं चैव वाक्पारुष्यार्थदूषणे ।
क्रोधजेऽपि गणे विद्यात्कष्टमेतत्त्रिकं सदा ॥ ९ ॥
सप्तकस्यास्य वर्गस्य सर्वत्रैवानुषङ्गिणः ।
पूर्वं पूर्वं गुरुतरं विद्याद्व्यसनमात्मवान् ॥ १० ॥
व्यसनस्य च मृत्योश्च व्यसनं कष्टमुच्यते ।
व्यसन्यधोऽधो व्रजति स्वर्यात्यव्यसनी मृतः ॥ ११ ॥

[मनु० ७ । ४४-५३]

راجہ اور سبھا سد کی نامزدگی ودیا پڑھ چکنے کے بعد

اے راجہ اور راج سبھا کے رکن لوگ تب ہی ہو سکتے ہیں جبکہ وہ چاروں ویدوں کی تعلیم سے واقف ہوں (عمل عبادت اور معرفت کے جاننے والوں سے برہم علوم یعنی قدیم علم تعزیرات انصاف اور اخلاق (یعنی صفات وافعال وخاصہ ذات باری کو ٹھیک ٹھیک جاننے کے متعلق علم الٰہی اور عوام کیساتھ گفتگو

کا منصب نیز سررشتۂ تنفیذ کے تمام کاموں کی افسری اور سب پر حاوی سب پر حاکم یعنی رتبۂ سلطنت ان چاروں اقتداروں پر ایسے لوگوں کو مقرر کرنا چاہیئے۔ جو وید اور شاستر کے پورے ماہر عالم فاضل دھرماتما۔ غالب الحواس عمدہ اخلاق والے ہوں سپہ سالار اعظم وزیر اعظم عدالتہائے عالیہ کا افسر اعظم اور راجا۔ یہ چاروں سب علموں میں ماہر ہونے چاہئیں (منو ۱۲-۱۰۰)

کونسا دستور العمل قابل عمل ہے

۱۲۔ کم سے کم دس عالموں کی یا بہت ہی کم عالم ہوں تو تین عالموں کی انجمن جو آئین بنائے۔ کوئی انسان اس واجب التعمیل آئین سے انحراف نہ کرے (منو ۱۲-۱۱۰)

اس انجمن میں چاروں ویدوں کے عالم نیز منطق۔ نروکت (لغات وید) دھرم شاستر وغیرہ کے عالم فاضل ممبران انجمن ہوں لیکن اگر وہ برہمچاری (خانہ داری کے اختیار کرنے سے پیشتر کی حالت میں) گرہستی (خانہ دار) وان پرستھی (جو کہ خانہ داری کو ترک کر دیتے ہیں) ہوں۔ تو ایسی انجمن میں دس عالموں سے کم نہ ہونے چاہئیں۔ (منو ۱۲-۱۱۱) رگوید یجروید سام وید کے عالم اگر تین شخص بھی رکن انجمن ہو کر آئین باندھیں تو اس انجمن کی باندھی ہوئی آئین کا عدول بھی کوئی شخص نہ کرے (منو ۱۲-۱۱۲) تمام ویدوں کا جاننے والا دوجوں میں افضل سنیاسی بذات اکیلا ہی جس امر کی بابت قانون بنائے یا آئین باندھے وہی عمدہ واجب التعمیل ہے (منو ۱۲-۱۱۳) بے علم ہزاروں۔ لاکھوں کروڑوں مل کر بھی کوئی آئین باندھیں۔ تو اسے کبھی تسلیم نہ کرنا چاہیئے۔ (منو ۱۲-۱۱۴) کیونکہ جو لوگ بید ائیش ہی سے برہمچریہ اور ست گوئی وغیرہ کے عہد سے یا ویدوں کی تعلیم اور وچار سے محروم مثل شودر کے چلے آتے ہیں ایسے ہزاروں شخصوں کی جماعت بھی انجمن نہیں کہلاتی۔ (منو ۱۲-۱۱۵)

جاہلوں کا قانون نہ مانیں

۱۳۔ بے علم۔ بیوقوف۔ ویدوں کے نہ جاننے والے جو فرائض بتلائیں ان کو کبھی تسلیم نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ بے علموں کے بتائے ہوئے فرائض کے مطابق جو لوگ عمل کرتے ہیں ان کے پیچھے سینکڑوں برائیاں لگ جاتی ہیں اس لئے ودیا سبھا دھرم سبھا اور راج سبھا تینوں میں بیوقوفوں کو کبھی بھرتی نہیں کرنا چاہیئے بلکہ ہمیشہ صاحب علم اور دھرم پر چلنے والے لوگوں کو مقرر کرنا چاہیئے۔

त्रैविद्येभ्यस्त्रयीं विद्यां दण्डनीतिं च शाश्वतीम् ।

आन्वीक्षिकीं चात्मविद्यां वार्त्तारम्भांश्च लोकतः ॥ १ ॥

کرنیوالا عمل تعزیر پر گھوم رہا ہے۔ وہاں رعایا موہ (عدم تمیز نیک و بد) میں نہ پڑکر عیبوں سے پاک رہتی ہے۔ بشرطیکہ تعزیر کو کام میں لانیوالا۔ دُرو رعائت سے بَری عالم آدمی ہو (منو ۷-۲۵) عام لوگ اسی کو عامل تعزیر یا نتے ہیں۔ جو راست گو اور نیکو رکار روائی کرنیوالا ہو۔ عاقل ہو۔ دھرم دولت اور مطلب کی کامیابی حاصل کرنے میں دانشمند حاکم ہو (منو ۷-۲۶) جو بادشاہ تعزیر کو عمدگی سے کام میں لاتا ہے۔ وہ دھرم۔ دولت اور مقصود کی کامیابی کو بڑھاتا ہے۔ اور جو عیاش۔ کج مزاج۔ حاسد۔ تنگدل۔ کم عقل حکمران افسر عدالت ہے۔ وہ تعزیر ہی سے مارا جاتا ہے (منو ۷-۲۷) چونکہ عمل تعزیر از حد جلال والا ہے۔ اس لئے اس کو جاہل اور ادھرمی آدمی اختیار نہیں کر سکتا۔ اور یہ ظالم و بے انصاف حاکم کو برباد کر دیتا ہے (منو ۷-۲۸) کیونکہ جو انسان حق پرستوں کی مدد تعلیم اور نیک تربیت سے محروم نفسانی لذتوں میں پھنسا ہوا اور عقل سے بے نصیب ہے۔ وہ کبھی اس قابل نہیں ہو سکتا کہ انصاف کے ساتھ تعزیر کو کام میں لائے (منو ۷-۳۰) جو پاک دل۔ راستی شعار۔ راست بازوں کا ہمجلیس۔ ٹھیک اصول سیاست کے مطابق چلنے والا۔ نیک مردوں کی مدد پانیوالا عاقل آدمی ہے۔ وہی تعزیری عمل میں قادر ہوتا ہے (منو ۷-۳۱)

सैनापत्यं च राज्यं च दण्डनेतृत्वमेव च ।
सर्वलोकाधिपत्यं च वेदशास्त्रविदर्हति ॥ १ ॥
दशावरा वा परिषद्यं धर्मं परिकल्पयेत् ।
त्र्यवरा वापि वृत्तस्था तं धर्मं न विचालयेत् ॥ २ ॥
त्रैविद्यो हैतुकस्तर्की नैरुक्तो धर्मपाठकः ।
त्रयश्चाश्रमिणः पूर्वे परिषत्स्याद्दशावरा ॥ ३ ॥
ऋग्वेदविद्यजुर्विच्च सामवेदविदेव च ।
त्र्यवरा परिषज्ज्ञेया धर्मसंशयनिर्णये ॥ ४ ॥
एकोऽपि वेदविद्धर्मं यं व्यवस्येद् द्विजोत्तमः ।
स विज्ञेयः परो धर्मो नाज्ञानामुदितोऽयुतैः ॥ ५ ॥
अव्रतानाममन्त्राणां जातिमात्रोपजीविनाम् ।
सहस्रशः समेतानां परिषत्त्वं न विद्यते ॥ ६ ॥
यं वदन्ति तमोभूता मूर्खा धर्ममतद्विदः ।
तत्पापं शतधा भूत्वा तद्वक्तननुगच्छति ॥ ७ ॥

منو ۱۲ - ۱۰۰ - ۱۱۰ - ۱۱۵

چار اعلےٰ عہدوں کی تقسیم | ۱۱ - جملہ افواج کی افسری اور فوجی افسران پر شاہی اہتمام رکھنے

ڈنڈ یعنی تعزیر

۱۰۔ بادشاہ دراصل کون ہے؟

स राजा पुरुषो दण्डः स नेता शासिता च सः ।
चतुर्णामाश्रमाणां च धर्मस्य प्रतिभूः स्मृतः ॥ १ ॥
दण्डः शास्ति प्रजाः सर्वा दण्ड एवाभिरक्षति ।
दण्डः सुप्तेषु जागर्ति दण्डं धर्मं विदुर्बुधाः ॥ २ ॥
समीक्ष्य स धृतः सम्यक् सर्वा रञ्जयति प्रजाः ।
असमीक्ष्य प्रणीतस्तु विनाशयति सर्वतः ॥ ३ ॥
दुष्येयुः सर्ववर्णाश्च भिद्येरन्सर्वसेतवः ।
सर्वलोकप्रकोपश्च भवेद्दण्डस्य विभ्रमात् ॥ ४ ॥
यत्र श्यामो लोहिताक्षो दण्डश्चरति पापहा ।
प्रजास्तत्र न मुह्यन्ति नेता चे साधु पश्यति ॥ ५ ॥
तस्याहुः संप्रणेतारं राजानं सत्यवादिनम् ।
समीक्ष्य कारिणं प्राज्ञं धर्मकामार्थकोविदम् ॥ ६ ॥
तं राजा प्रणयन्सम्यक् त्रिवर्गेणाभिवर्द्धते ।
कामात्मा विषमः क्षुद्रो दण्डेनैव निहन्यते ॥ ७ ॥
दण्डो हि सुमहत्तेजो दुर्धरश्चाकृतात्मभिः ।
धर्माद्विचलितं हन्ति नृपमेव सबान्धवम् ॥ ८ ॥
सोऽसहायेन मूढेन लुब्धेनाकृतबुद्धिना ।
न शक्यो न्यायतो नेतुं सक्तेन विषयेषु च ॥ ९ ॥
शुचिना सत्यसन्धेन यथाशास्त्रानुसारिणा ।
प्रणेतुं शक्यते दण्डः सुसहायेन धीमता ॥ १० ॥

(منو ۷۔ ۱۷۔ تا ۱۹۔ ۲۴۔ ۲۸۔ ۲۶۔ ۳۰۔ ۳۱)

۱۔ جو تعزیر ہے۔ وہی پرش۔ راجا۔ وہی انصاف کو رواج دینے والا۔ سب پر حکومت کرنیوالا۔ وہی چاروں ورن اور چاروں آشرم کے فرائض کا کفیل (ضامن) ہے (منو ۷۔ ۱۷) وہی رعایا کا حاکم جملہ رعایا کا محافظ سوتے ہوئے اہل رعایا میں بیدار رہتا ہے۔ اس لئے عاقل لوگ تعزیر ہی کو دھرم کہتے ہیں (منو ۷۔ ۱۸) تعزیر کے عمل کو اگر اچھی طرح سوچ سمجھ کر اختیار کریں۔ تو وہ تمام رعایا کو دلشاد کر دیتا ہے اور اگر بلا سوچے سمجھے کام میں لائیں۔ تو بادشاہی کو تباہ کر ڈالتا ہے۔ (منو ۷۔ ۱۹) شک نہیں کہ بلا تعزیر سب ورن مذموم ہو جائیں اور انتظام سب درہم برہم ہو جائے۔ نیز تعزیر ٹھیک طور پر عمل میں نہ آوے۔ تو سب لوگوں میں جوش پھیل جاوے (منو ۷۔ ۲۴) جہاں سیاہ فام۔ سرخ چشم اور خوفناک آدمی کی طرح بداعمال کا نیست و نابود

مقرر کریں۔ دھرم دوست فاضلوں کو عہدیداران انجمن اشاعت دھرم بنائیں۔ اور لائق تعریف انصاف پسند اصحاب کو انجمن انتظام سلطنت میں منصب دیویں۔ اور ان سب میں جو عمدہ ترا وصاف عمل اور مزاج رکھنے والا عظیم الشان آدمی ہو۔ اس کو انجمن شاہی کا سرپرست مان کر سب طرح ترقی کریں۔ تینوں مجلسوں کی اتفاق رائے سے انتظام ملکی کے جو عمدہ قاعدے مرتب ہوں۔ سب ان پر کاربند ہوں۔ رفاہ عام کے کاموں میں اتفاق کریں۔ عوام الناس کی بہتری میں دوسروں کے تابع رہیں۔ اور دیگر نیک امور یعنی گھر کے کاموں میں خود مختار رہیں۔

इन्द्रानिलयमार्काणामग्नेश्च वरुणस्य च ।
चन्द्रवित्तेशयोश्चैव मात्रा निर्हृत्य शाश्वतीः ॥ १ ॥
तपत्यादित्यवच्चैव चक्षूंषि च मनांसि च ।
न चैनं भुवि शक्नोति कश्चिदप्यभिवीक्षितुम् ॥ २ ॥
सोऽग्निर्भवति वायुश्च सोऽर्कः सोमः स धर्मराट् ।
स कुबेरः स वरुणः स महेन्द्रः प्रभावतः ॥ ३ ॥

سبھاپتی کے اوصاف | ۹۔ مزید براں اس سبھاپتی کے اوصاف کیسے ہونے چاہئیں؟

وہ ممبر مجلس بادشاہ بجلی کی مانند نے الفور قابو پانیوالا ہو۔ مثل ہوا کے سب کو جان کی طرح پیارا ہو۔ دل کی باتوں کو جاننے والا۔ رُو رعایت سے بری۔ عادلانہ سلوک کرنے والا ہو دھرم اور علم کی روشنی پھیلانے کیلئے مثل آفتاب کے ہو۔ تاریکی یعنی جہالت کے دُور کرنیوالا ظلم اور بیداد کے انسداد کرنے والا۔ بدچلن لوگوں کو خاک کردینے کے لئے آگ جیسا ہو ورن یعنی باندھنے والے کیطرح (ایسے مادہ وغیرہ کی مانند جس میں باندھنے کی طاقت ہے) شریروں کو طرح طرح سے باندھنے (قید کرنے) والا ہو۔ چاند کی طرح لوگوں کو خوش رکھنے والا ہو۔ محافظ دولت کی طرح خزانوں کو پُر کرنے والا ہو (منو ۷۔۴)

جو سورج کی طرح جلال والا اور سب کے ظاہر و باطن پر اپنے جلال کی تاثیر سے اثر کرنیوالا ہو۔ جسکو سخت نگاہ سے دیکھنے کے لئے روئے زمین پر کسی کو بھی مجال نہ ہو منو ۷۔۶۔ جو بذات خود مثل آگ ہوا۔ سورج اور چاند کے ہو۔ دھرم پھیلانیوالا۔ دولت کو ترقی دینے والا۔ بدمعاشوں کو قید کرنیوالا۔ بڑی جاہ و حشمت والا ہو۔ وہی اس قابل ہے۔ کہ ممبر مجلس اور صاحب انجمن ہو (منو ۷۔۷)

اتھروید میں راجہ کے اوصاف | ۵۔ اے انسانو! جو شخص انسانوں میں سب سے زیادہ شان و شوکت والا ہو۔ جو دشمن کو جیت سکے۔ اور آپ ان سے مغلوب نہ ہوسکے جو بادشاہوں میں سب پر حاوی اور غالب ہو۔ پریذیڈنٹ (اعلیٰ افسر سبھا) ہونے کی پوری قابلیت رکھتا ہو۔ قابل تعریف اوصاف و افعال و عادات والا ہو۔ لائق تعظیم ہو۔ اس لیاقت کا ہو کہ لوگ اس کے پاس جائیں۔ اور پناہ لیں۔ جس کی سب آرزو کریں اس کو میر مجلس اور بادشاہ بنانا چاہیئے (اتھروید ۶-۱۰-۸-۹۰-۱)

इमं देवा असपत्नं सुवध्वं महते क्षत्राय महते ज्येष्ठ्याय महते जानराज्यायेन्द्रियाय ॥ यजु० अ० ६ । मं० ४० ॥

راجہ کیسے آدمی کو بناویں | ۶۔ اے ذی علم مدبران سلطنت و اہل رعایا۔ تم لوگ تمام روئے زمین کی ایک سلطنت ہونے کی غرض سے سب سے اعلیٰ رتبہ پانے کے منشا سے ایسی حکومت کے مدعا سے جس میں بڑے بڑے عالم و فاضل جمع ہوں نیز راجہ کو غایت درجہ کی جاہ و حشمت رکھنے والی سلطنت اور دولت کی ترقی کے لئے بالاتفاق اس قسم کے اعلےٰ عہدیدار سبھا یعنی راجہ کو جو ہر موقعہ پر رو رعایت سے بری۔ پورا عالم۔ با اخلاق اور سب کا دوست ہو۔ حاکم اعلےٰ تسلیم کرکے روئے زمین کو دشمنوں سے خالی کرو (یجر ۹۔ ۴۰)

स्थिरा वः सन्त्वायुधा पराणुदे वीळू उत प्रतिष्कभे । युष्माकमस्तु तविषी पनीयसी मा मर्त्यस्य मायिनः ॥ ऋ० ॥
मं० १ । सू० ३९ । मं० २ ॥　　(رگ ۱-۳۹-۲)

دھرماتما راجہ کی سلطنت بڑھتی رہتی ہے | ۷۔ ایشور ہدایت فرماتا ہے۔ کہ اے حاکم لوگو تمہارے آتشیں ہتھیار وغیرہ از قسم استر اور توپ۔ تفنگ تیر۔ تلوار وغیرہ۔ مخالفوں کو مغلوب کرنے اور ان کو روکنے کے لئے قابل تعریف اور مضبوط ہوں۔ تمہاری فوج تعریف کے لائق ہو۔ تاکہ تم لوگ ہمیشہ فتحیاب ہوتے رہو۔ لیکن جو شخص بُرے اور ظلم کے کام کرتا ہے۔ اس کو مذکورہ بالا چیزیں نصیب نہ ہوں۔ مطلب یہ ہے۔ کہ جب تک دھرم پر چلتے رہتے ہیں تبتک سلطنت بڑھتی رہتی ہے۔ اور جب بداعمال ہوجاتے ہیں تو راج نیست و نابود ہوجاتا ہے۔ (رگوید منڈل ۱۔ سوکت ۳۹ منتر ۲)

تینوں سبھاؤں کی تقسیم | ۸۔ بڑے بڑے ذی علموں کو مجلس اشاعت علم کے عہدیدار

सभ्य सभां मे पाहि ये च सभ्याः सभासदः ॥ २ ॥

अथर्व० कां० १९ । अनु० ७ । व० ५५ । मं० ६ ॥

راجہ اور سبھا کے لوگ ایک دوسرے کے ماتحت رہیں

(۲) ارتھ :- اس آئین سلطنت اور صیغہ جنگ کا انتظام کو یہ تینوں مجلس اور فوج ملکر کریں۔ (اتھروید کانڈ ۱۵ انواک ورگ ۹ - منتر ۲)

ارکین مجلس کے لئے لازمی ہے۔ کہ بادشاہ جملہ ممبران کو اس طرح مخاطب کرے کہ اے لائق اور سربرآوردہ ممبرو! میری مجلس کے آئین کو جو کہ دھرم سے وابستہ ہیں۔ عمل میں لاؤ۔ اسی طرح لائق ممبران کا بھی فرض ہے۔ کہ مجلس کے دستور العمل پر کاربند ہوں۔ اتھروید (۱۹ - ۵۵ - ۶) مدعا یہ ہے۔ کہ راجا کو خود مختاری کے طور پر سلطنت کے مکمل اختیارات نہ دیئے جائیں۔ بلکہ بادشاہ جو میر انجمن ہے۔ انجمن اس کی محتاج ہے۔ اور انجمن کا محتاج بادشاہ نیز بادشاہ اور انجمن محتاج رعایا کے ہوں اور رعایا محتاج بادشاہ اور انجمن کی۔

राष्ट्रमेव विश्याहन्ति तस्माद्राष्ट्री विशं घातुकः ।

विशमेव राष्ट्रायाद्यां करोति तस्माद्राष्ट्री विशमत्ति न पुष्टं पशु

راجہ کے مطلق العنان ہونے سے تباہی

(۴) - اگر ایسا نہ کرو گے۔ تو یہ نتیجہ نکلیگا کہ حکمران جماعت اگر خود مختار رہے گی۔ تو بلاشبہ وہ حکومت کے نشہ میں رعایا کو برباد کرتی رہیگی۔ کیونکہ اکیلا آزاد مطلق بادشاہ مستی میں آکر رعایا کو تباہ کرتا ہے۔ یعنی ایسا بادشاہ رعایا کو کھاتا چلا جاتا ہے۔ یعنی سخت تکلیف دیتا ہے۔ پس سلطنت میں کسی ایک کو قطعی اختیار والا نہیں کرنا چاہیئے۔ جس طرح ببر شیر و گوشت کھانیوالے جانور خوشدل اور موٹے تازے جانداروں کو مار کر کھا جاتے ہیں۔ اسی طرح خود مختار بادشاہ رعایا کو تباہ کرتا ہے۔ یعنی کسی کو اپنے سے بڑا نہیں ہونے دیتا۔ صاحب دولت کو لوٹ کھسوٹ کر اور جبراً تاوان لیکر اپنی ذاتی خواہشات کو پورا کرتا ہے۔ (شت پتھ برہمن کانڈ ۱۳ پرپاٹھک ۲ - ۳ - ۷ - ۸)

इन्द्रो जयाति न परा जयाता अधिराजो राजसु राजयातै ।

चर्कृत्य ईड्यः वन्द्यश्चोपसद्यो नमस्यो भवेह ॥ अथर्व० कां ६

چھٹا باب

راج دھرم یعنی قوانین سلطنت

राजधर्मान् प्रवक्ष्यामि यथावृत्तो भवेन्नृपः ।
संभवश्च यथा तस्य सिद्धिश्च परमा यथा ॥ १ ॥
ब्राह्मं प्राप्तेन संस्कारं क्षत्रियेण यथाविधि ।
सर्वस्यास्य यथान्यायं कर्त्तव्यं परिरक्षणम् ॥ २ ॥ [मनु० ७ । १-२]

منو کا قول کہ راجہ کیسا ہو؟

۱۔ منوجی مہاراج رشیوں کو فرماتے ہیں۔ کہ چاروں ورن اور چاروں آشرم کا دستور العمل بیان کرنے کے بعد اب راج دھرم (سیاست ملکی) کو بیان کریں گے۔ یعنی جو اوصاف کہ راجہ میں ہونے چاہئیں اور جس طریقے پر ان کا حاصل ہونا اور ان میں کمال حاصل ہونا ممکن ہے۔ اس کی تشریح کی جائیگی (منو ۷-۱)

کھشتری کو واجب ہے۔ کہ فاضل برہمن کی مانند عالم اور تربیت یافتہ ہو کر اپنی تمام سلطنت کی حفاظت انصاف سے ٹھیک طور پر کرے (منو ۷-۲)

त्रीणि राजाना विदथे पुरूणि परि विश्वानि भूषथः सदांसि
॥ ऋ० ॥ मं० ३ । सू० ३८ । मं० ६ ॥

ویدوں میں تین آریہ سبھا

۲۔ دستور العمل اس کا یہ ہے :- ایشور نصیحت کرتا ہے۔ کہ راجہ اور رعیت مل کر راحت اور علم و ہنر کی ترقی کے متعلق راجہ اور رعیت کے تعلقات کی شکل میں جو فرائض ہیں۔ ان کے لئے تین قسم کی مجلسیں یعنی (۱) آریہ ودیا سبھا (تعلیم یافتہ لوگوں کی مجلس برائے اشاعت تعلیم (۲) آریہ دھرم سبھا (دھرم اور اخلاق پھیلانے والی تعلیم یافتہ لوگوں کی مجلس) (۳) آریہ راج سبھا (انتظام سلطنت کے متعلق تعلیم یافتہ لوگوں کی مجلس) بنا کر تمام رعایا کو ہر طرح کے علم۔ آزادی۔ دھرم۔ نیک تربیت اور دولت وغیرہ سے آراستہ کریں (رگوید منڈل ۳ سوکت ۳۸ منتر ۶)

तं सभा च समितिश्च सेना च ॥ १ ॥

अथर्व० कां० १५ । अनु० २ । व० ६ । मं० २ ॥

کا علم دھرم یعنی سچا وعظ وغیرہ نہیں کرتے۔ وہ گرے ہوئے اور نرک گامی ہیں۔ اس لئے سنیاسیوں کو چاہیئے۔ کہ سچا وعظ شنکا سمادھان (اعتراضات کے جواب دے کر تسلی کرنا) وید وغیرہ سچے شاستروں کی تدریس اور وید وکت دھرم کی ترقی اور کوشش کے ساتھ دنیا کی اصلاح و بہبودی کریں۔

آج کل کے سادھو | ۱۷۔ سوال: سنیاسی کے علاوہ جو سادھو براگی۔ گوسائیں خاکی وغیرہ ہیں۔ وہ بھی سنیاس آشرم میں گنے جائیں گے یا نہیں؟

جواب:۔ نہیں۔ کیونکہ ان میں سنیاسی کی ایک بھی صفت نہیں۔ وہ وید کے خلاف اُلٹے راستہ پر عمل کر اپنے فرقہ کے بادیوں کے قول کو وید کی بجائے مانتے اور اپنے ہی مت کی تعریف کرتے ہیں۔ اور جھوٹے بکھیڑے میں پھنس کر اپنی خود غرضی کے لئے دوسروں کو اپنے اپنے مت میں پھنساتے ہیں۔ اصلاح کرنی تو دُور رہی۔ اس کی بجائے دُنیا کو بہکا کر ذلیل حالت میں پہنچاتے اور اپنی مطلب براری کرتے ہیں۔ اس لئے ان کو سنیاس آشرم میں نہیں گن سکتے۔ بلکہ یہ "سوارتھ آشرمی" (خود غرض) تو بیشک ہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں۔

سچے سنیاسی کون ہیں؟ | جو خود دھرم پر چل کر سب دُنیا کو چلاتے ہیں۔ جو اس لوک میں یعنی موجودہ جنم میں اور پرلوک میں راحت کا خود بھوگ کرتے اور سب دُنیا کو کراتے ہیں۔ وہی دھرماتما لوگ سنیاسی اور مہاتما ہیں۔

یہ مختصراً سنیاس آشرم کی ہدائیت لکھی ہے۔ اب اس کے آگے راج پرجا دھرم کا مضمون لکھا جائیگا۔

شریمد سوامی دیانند سرسوتی جی کی بنائی ہوئی
شستہ زبان سے آراستہ ستیارتھ
پرکاش کا پانچواں باب ختم ہوا۔

برہمچریہ آشرم سے سنیاس ۱۵۔ سوال :۔ جو برہمچریہ سے سنیاس ملیگا۔ اس کو نبھانا مشکل ہوگا۔ اور شہوت کا روکنا بھی نہائت مشکل ہے۔ اس لئے گرہستی آشرم میں رہ کر جب بوڑھا ہو جائے۔ تبھی سنیاس لے۔ تو اچھا ہے؟

جواب :۔ جو نبھا نہ سکے۔ سو اس کو قابو نہ کر سکے۔ وہ برہمچریہ سے سنیاس نہ لے لیکن جو روک سکے۔ وہ کیوں نہ لے۔ جس آدمی نے دشئے (نفس پرستی) کے عیب اور منی کی حفاظت کے فوائد جان لئے ہیں۔ وہ نفس پرست کبھی نہیں ہوتا۔ اور اس کی منی وچار (فکر و خوض) کی آگ کے اینڈھن کی مانند ہے۔ یعنی اسی میں صرف ہو جاتی ہے۔ جیسے حکیم اور دوا کی ضرورت بیمار کے لئے ہوتی ہے۔ ویسے تندرست کیلئے نہیں۔ اسی طرح جس مرد یا عورت کو علم۔ دھرم کی ترقی اور سب عالم کی بھلائی کرنی ہی مقصود ہو۔ وہ شادی نہ کرے۔ جیسے پنچ شکھا وغیرہ مرد اور گارگی وغیرہ عورتیں ہوئی تھیں۔ اس لئے سنیاسی ہونا اہلی آدمیوں کو واجب ہے۔ جو اس کی قابلیت رکھتے ہوں۔ اور جو اس قابل نہ ہوتے پر بھی سنیاس اختیار کریگا۔ وہ آپ ڈوبیگا اور دوسروں کو بھی ڈبائیگا۔ جیسے "سمراٹ" چکرورتی راجہ ہوتا ہے۔ ویسے ہی پری وراٹ سنیاسی ہوتا ہے۔ کیونکہ راجہ اپنے ملک یا اپنے رشتہ داروں میں عزت پاتا ہے۔ اور سنیاسی سب جگہ عزت پاتا ہے۔

विद्वत्वं च नृपत्वं च नैव तुल्यं कदाचन ।
स्वदेशे पूज्यते राजा विद्वान् सर्वत्र पूज्यते ॥ १ ॥

یہ چانکیہ نیتی شاستر کا شلوک ہے۔ کہ عالم اور راجہ کی کبھی برابری نہیں ہوسکتی کیونکہ راجہ اپنے راج ہی میں عزت و توقیر پاتا ہے۔ اور عالم سب جگہ عزت و تعظیم حاصل کرتا ہے۔

تمام آشرموں کا مقصد ۱۶۔ اس لئے علم پڑھنے۔ نیک ہدائت لینے اور زور آور ہونے وغیرہ کے لئے برہمچریہ۔ سب قسم کے اچھے کاروبار کی تکمیل کے لئے گرہستھ۔ وچار۔ دھیان اور گیان بڑھانے، ریاضت کرنے کے لئے بان پرستھ اور وید وغیرہ ست شاستروں کی اشاعت۔ دھرم کے کاروبار کے حصول اور بُرے کام کے ترک بیچی وعظ اور سب کے شکوک رفع کرنے وغیرہ کے لئے سنیاس آشرم ہے۔ لیکن جو اس سنیاس

विविधानि च रत्नानि विविक्तेषूपपादयेत् ॥

طرح طرح کے جواہرات سونا وغیرہ دولت رِدکت یعنی سنیاسیوں کو دیویں اور یہ شلوک بھی بے معنی ہے۔ کیونکہ سنیاسی کو سونا دینے سے یجمان نرک کو جاوے۔ تو چاندی۔ موتی۔ ہیرا وغیرہ دینے سے سورگ کو جائے گا۔

سوال:۔ یہ پنڈت جی اس کی عبارت پڑھنے میں بھول گئے۔ یہ ایسا ہے۔ کہ

यति हस्ते धनंदद्यात् ॥

یعنی جو سنیاسیوں کے ہاتھ میں دولت دیتا ہے۔ وہ نرک میں جاتا ہے؛

جواب:۔ یہ قول بھی کسی بے علم نے من گھڑت بنایا ہے۔ کیونکہ اگر ہاتھ میں دولت دینے سے دینے والا نرک کو جائے۔ تو کیا پاؤں پر دھر دینے یا گٹھڑی باندھ کر دینے سے سورگ کو جائیگا؟ اس لئے ایسی من گھڑت بات قابل تسلیم نہیں۔ ہاں یہ بات تو ہے۔ کہ اگر سنیاسی ضرورت سے زیادہ رکھیگا۔ تو چور وغیرہ کے ہاتھوں تکلیف میں پڑے گا۔ اور اس کی محبت میں پھنس جائیگا۔ لیکن جو عالم ہے۔ وہ تامنا سب کارروائی کبھی نہ کریگا۔ نہ محبت میں پھنسے گا۔ کیونکہ وہ پہلے گرہ آشرم میں یا برہمچریہ میں سب کچھ بھوگ یا دیکھ چکا ہے۔ اور جو برہمچریہ سے (سنیاسی) ہوتا ہے۔ وہ پورا ویراگی ہونے سے کبھی اور کہیں نہیں پھنستا۔

شرادھ میں سنیاسی کو بھوجن

سوال:۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ شرادھ میں سنیاسی آجائے۔ یا کھانا کھائے۔ تو اس کے پتر بھاگ جائیں۔ اور نرک میں گریں؛

جواب:۔ اوّل تو مرے ہوئے پتروں (بزرگوں) کا آنا۔ اور کیا ہوا شرادھ مرے ہوئے پتروں کو پہنچنا ناممکن اور وید اور دلیل کے خلاف ہونے کی وجہ سے جھوٹ ہے اور جب آتے ہی نہیں۔ تو بھاگ کون جائیں گے؟ جب اپنے گناہ و ثواب کے مطابق ایشور کے انتظام سے مرنے کے پیچھے جیو (روح) جنم لیتے ہیں۔ تو ان کا آنا کیسے ہوسکتا ہے؟ اس لئے یہ بات بھی خود غرض پورانکوں اور بیراگیوں کی جھوٹی گھڑی ہوئی ہے ہاں یہ تو ٹھیک ہے۔ کہ جہاں سنیاسی جائیں گے۔ وہاں یہ مُردے کا شرادھ کرنے کا پاکھنڈ وغیرہ شاستروں کے برخلاف ہونے سے دُور بھاگ جائے گا۔

گذارنے کی فرصت سنیاسی کو ملتی ہے۔ اُتنی گرہستھ (خانہ دار) برہمن وغیرہ کو کبھی نہیں مل سکتی۔ جب برہمن وید کے خلاف چلیں۔ تب ان کا انتظام کرنے والا سنیاسی ہوتا ہے۔ اس لئے سنیاس کا ہونا مناسب ہے۔ "एकरात्रिं वसेद् ग्रामे"

سنیاسی ایک جگہ کب تک قیام کرے | ۱۲۔ سوال:۔ ایسے قولوں سے سنیاسی کو ایک جگہ صرف ایک رات رہنا چاہیئے۔ زیادہ نہیں ٹھہرنا چاہیئے؟

جواب:۔ یہ بات کسی درجہ تک درست ہے۔ کیونکہ ایک جگہ رہنے سے دنیا کا بھلا زیادہ نہیں ہو سکتا۔ اور ایک جگہ رہنے سے غرور ہو جاتا ہے۔ محبت و نفرت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن ایک جگہ رہنے سے زیادہ بہتری ہوتی ہو۔ تو بیشک رہے جیسے جنک راجہ کے ہاں چار چار مہینے تک پنچ شکھا وغیرہ اور دیگر سنیاسی کتنے ہی برسوں تک ٹھہرتے تھے۔ "اور ایک جگہ نہ رہنا" یہ بات آج کل کے پاکھنڈی سمپردائیوں نے اس لئے بنائی ہے۔ کہ اگر سنیاسی ایک جگہ زیادہ رہے گا۔ تو ہمارا پاکھنڈ ٹوٹ کر زیادہ نہ بڑھ سکیگا۔

यतीनां काञ्चनं दद्यात्ताम्बूलं ब्रह्मचारिणाम् ।

चौराणामभयं दद्यात्स नरो नरकं व्रजेत् ।

سنیاسی کو دان | ۱۳۔ سوال:۔ کیا اس قسم کے قولوں کا مطلب یہ ہے۔ کہ سنیاسیوں کو جو سونا دان دے۔ تو دینے والا نرک کو حاصل کرے؟

جواب:۔ یہ بات بھی ورن آشرم کے مخالف فرقہ بند اور خود غرض پورانکوں کی گھڑی ہوئی ہے۔ کیونکہ (وہ جانتے ہیں) کہ اگر سنیاسیوں کو دولت ملیگی۔ تو وہ ہماری تردید زیادہ کریں گے۔ اور ہمارا نقصان ہوگا۔ نیز وہ ہمارے تابع بھی نہ رہیں گے اور جب بھکشا کا کام ہمارے ماتحت رہیگا۔ تو وہ ڈرتے رہیں گے۔ جب جاہل اور خود غرضوں کو دان دینا اچھا سمجھا جاتا ہے تو عالم اور فیض رساں سنیاسیوں کو دینے میں کچھ عیب نہیں ہو سکتا۔ دیکھو منو ۔ ۱۱ ۔ ۶۔

لہ یعنی یہ غرور ہو جاتا ہے۔ کہ ہم سادھو ہیں۔ سادھو کسی کے پاس جایا نہیں کرتے۔ بلکہ راجہ لوگ خود سادھوؤں کے پاس آکر قدمبوسی حاصل کرتے ہیں۔

جائے۔ تو منہ اور کان کا ہونا فضول ہے ویسے ہی جو سنیاسی سچا وعظ اور وید وغیرہ سچے شاستروں کا پرچار اور ان کی اشاعت نہیں کرتے۔ وہ بھی بیکار ہونے سے جگت میں بوجھ ہی ہیں۔ اور جو یہ لکھتے اور کہتے ہیں۔ کہ جہالت میں پھنسی ہوئی دنیا سے سر دردی کیوں کریں۔ ایسے وعظ کرنے والے ہی خود جھوٹے اور گناہ کے بڑھانے والے گنہگار ہیں۔ جو کچھ جسم وغیرہ سے کام کیا جاتا ہے۔ وہ سب آتما ہی کا ہے۔ اور اس کا نتیجہ بھوگنے والا بھی آتما ہے۔ جو روح کو خدا بتلاتے ہیں۔ وہ جہالت کی نیند میں سوتے ہیں کیونکہ روح محدود اور محدود علم والی ہے۔ اور خدا سب جگہ بذات خود موجود اور سب کا جاننے والا ہے۔ پرمیشور ازلی۔ پاک۔ عالم۔ مکت۔ سچا ؤ والا (آزاد مطلق) ہے۔ اور روح کبھی قید میں اور کبھی آزاد رہتی ہے۔ سب جگہ موجود اور ہمہ دان ہونے سے، پرمیشور کو غلط فہمی یا غلط علم کبھی نہیں ہو سکتا۔ اور روح کو کبھی صحیح اور کبھی غلط علم ہوتا ہے۔ پرمیشور پیدائش اور موت کی تکلیف میں کبھی نہیں پڑتا۔ اور روح پڑتی ہے۔ اس لئے ان کا یہ وعظ فضول ہے۔

سوال:۔ سنیاسی تمام کرموں سے چھوٹ جاتا ہے۔ اور آگ اور دھات کو نہیں چھوتا۔ یہ بات سچ ہے یا نہیں؟

جواب:۔ نہیں "सम्यङ् नित्यमास्तेयस्मिन्

यद्वा सम्यङ् न्यस्यन्ति दुःखानि कर्माणि येन स संन्यासः स प्रशस्तो विद्यते यस्य स संन्यासी'

جو برہم (عابد) اور جس سے برے کاموں کو ترک کیا جائے۔ ایسی نیک خصلت جس میں ہو۔ وہ سنیاسی کہلاتا ہے۔ اس لئے نیک کام کا فاعل اور برے کاموں کا ترک کرنے والا سنیاسی کہلاتا ہے۔

سنیاسی کا کام گرہستی نہیں کر سکتے	۱۱۔ سوال:۔ وعظ اور تبلیغ گرہستی کیا کرتے ہیں

پھر سنیاسی کو کیا غرض ہے؟

جواب:۔ سچا وعظ سب آشرم والے کریں۔ اور سنیں لیکن جتنی فرصت اور ناطرفداری سنیاسی کو ہوتی ہے۔ اتنی گرہستیوں کو نہیں۔ ہاں جو برہمن ہیں۔ ان کا یہی کام ہے۔ کہ مرد مردوں کو اور عورت عورتوں کو سچا وعظ کریں اور پڑھاویں۔ جتنی

यत्ने कृते यदि न सिध्यति कोऽत्र दोषः
تم یہ کہو۔ کہ

(یہ کسی شاعر کا قول ہے) (ترجمہ) جو کوشش کرنے سے بھی مطلب حاصل نہ ہو تو اس میں کرنے والے کا کیا قصور؟ اس لئے ہم تم سے پوچھتے ہیں۔ کہ خانہ داری سے بہت اولاد ہو کر آپس میں نفاق کر لڑ مریں۔ تو نقصان کتنا بڑا ہوتا ہے اختلاف رائے سے لڑائی بہت ہوتی ہے۔ جب سنیاسی ایک ویدوکت دھرم کے وعظ سے باہم محبت پیدا کریگا۔ تو لاکھوں انسانوں کو بچا دیگا۔ ہزاروں عیالداروں کی مانند انسانوں کی ترقی کریگا۔ اور سب انسان تو سنیاس حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ سب کی نفس پرستی کبھی نہیں چھوٹ سکے گی۔ جو جو لوگ سنیاسیوں کے وعظ سے دھارمک ہوں گے۔ وہ سب سنیاسی کی اولاد کے برابر سمجھے جائیں گے۔

سنیاسی کرم سے آزاد نہیں ہوجاتا

۱۰۔ سوال:۔ سنیاسی لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہم کو کچھ کرنا نہیں چاہیے۔ کھانے کو روٹی اور پہننے کو کپڑا لیکر مزہ میں رہنا۔ جہالت مجسم دنیا سے مغززنی کیوں کریں؟ اپنے خدا کو مان کر قانع رہنا۔ کوئی آکر پوچھے۔ تو اس کو بھی ویسی ہی ہدایت کرنا۔ کہ تو بھی خدا ہے۔ تجھ کو گناہ و ثواب نہیں لگتا۔ کیونکہ سردی گرمی جسم۔ بھوک پیاس پران اور رنج و راحت من کا خاصہ ہے۔ دنیا جھوٹی اور دنیا کے سب کاروبار بھی فرضی یعنی جھوٹے ہیں۔ اس لئے اس میں پھنسنا داناؤں کا کام نہیں۔ جو گناہ و ثواب ہوتا ہے۔ وہ جسم اور حواس کا خاصہ ہے۔ روح کا نہیں وغیرہ اس قسم کا وعظ کرتے ہیں۔ اور آپ نے کچھ عجیب ہی سنیاس کا دھرم کہا ہے۔ اب ہم کس کی سچی اور کس کی جھوٹی مانیں؟

वैदिकैश्चैव
جواب:۔ کیا ان کو اچھے کام بھی نہیں کرنے چاہئیں؟

कर्मभिः
منوجی نے ویدک کرم جو دھرم کے سچے کام ہیں۔ سنیاسیوں کو بھی ضرور کرنے لکھے ہیں۔ کیا کھانا پہننا وغیرہ وہ چھوڑ سکیں گے؟ جو یہ کام نہیں چھوٹ سکتے۔ تو کیا وہ نیک کام چھوڑنے سے ذلیل اور گنہگار نہیں ہوں گے۔ جب گرہستیوں سے روٹی اور کپڑا وغیرہ لیتے ہیں۔ اور اس کے عوض میں ان کی بھلائی کی کوشش نہیں کرتے تو کیا وہ بھاری گنہگار نہیں ہوں گے؟ جیسے آنکھ سے دیکھا نہ جائے۔ کان سے سنا نہ

एष योऽभिहितो धर्मो ब्राह्मणस्य चतुर्विधः ।
पुण्योऽक्षयफलः प्रेत्य राजधर्मान् निबोधत ॥ मनु० ६ । ९७ ॥

منو جی مہاراج کہتے ہیں۔ کہ اے رشیو! برہمچریہ گرہستھ بان پرستھ اور سنیاس ان چاروں آشرموں کا پالن کرنا برہمن کا دھرم ہے۔ یہاں موجودہ زمانہ میں ثواب اور جسم چھوڑنے کے پیچھے مکتی روپ اعلےٰ سرور کو دینے والا سنیاس دھرم ہے۔ اس سے آگے راجاؤں کا دھرم مجھ سے سنو ٦ - ٩٧

اس سے یہ ظاہر ہوا۔ کہ سنیاس لینے کا حق زیادہ تر برہمن کو حاصل ہے۔ اور کھشتری وغیرہ کا برہمچریہ آشرم ہے۔

سنیاس کی ضرورت

٩ - سوال۔ سنیاس لینے کی ضرورت کیا ہے؟

جواب:۔ جیسے جسم میں سر کی ضرورت ہے۔ ویسی ہی آشرموں میں سنیاس آشرم کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر علم و دھرم کبھی نہیں بڑھ سکتا۔ اور دوسرے آشرموں کو تحصیل علم۔ امور خانہ داری اور ریاضت وغیرہ میں مصروف ہونے کی وجہ سے فرصت بہت کم ملتی ہے۔ طرفداری چھوڑ کر برتاؤ کرنا دیگر آشرموں کیلئے مشکل ہے۔ جیسے سنیاسی سب طرف سے آزاد ہو کر دنیا کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ ویسا دوسرے آشرم والا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ سنیاسی کو سچے علم سے موجودات کے اعلےٰ علم کی ترقی کرنے کے لئے جتنی فرصت ملتی ہے۔ اتنی دوسرے آشرم والے کو نہیں مل سکتی۔ مگر برہمچریہ سے سنیاسی ہو کر دنیا کو سچی تعلیم و نصیحت حاصل کرنے والا جس قدر ترقی کر سکتا ہے۔ اتنی گرہستھ یا بان پرستھ آشرم کر کے سنیاس لینے والا نہیں کر سکتا۔

سوال:۔ سنیاس لینا ایشور کی منشا کے خلاف ہے۔ کیونکہ ایشور کا مدعا نسل انسان کی ترقی کا ہے۔ جب خانہ داری نہیں کریگا۔ تو اس سے اولاد ہی نہیں ہوگی۔ جب سنیاس آشرم ہی اعلےٰ ہے۔ اور سب انسان کرنے لگیں۔ تو انسانوں کی نسل قطع ہو جائے گی؟

جواب:۔ جبکہ بیاہ کر کے بھی بہت سے لوگوں کے اولاد نہیں ہوتی۔ یا ہو کر جلد مرجاتی ہے۔ پھر وہ بھی ایشور کے مدعا سے برخلاف کرنے والا ہوا۔ اگر

نفرت اور طرفداری چھوڑ کر اندرونی اور پانی مٹی وغیرہ کے ملنے سے بیرونی پاکیزگی رکھنی۔ چھٹی (اندریہ نگرہ) ادھرم کے کاموں سے روک کر اس کو دھرم ہی میں ہمیشہ لگانا۔ ساتویں (دھی) نشہ دار یا عقل کو ضایع کرنیوالی دیگر اشیا او بدوں کی صحبت سستی اور غفلت وغیرہ کو چھوڑ کر عمدہ چیزوں کا استعمال۔ نیک آدمیوں کی صحبت اور یوگ کی مشق سے عقل بڑھانا۔ آٹھویں (وِدیا) مٹی سے لے کر پرمیشور تک کا بخوبی علم اور ان سے مناسب فائدہ اٹھانا (ست) جیسا آتما میں ویسا دل میں۔ جیسا دل میں ویسا زبان پر۔ جیسا زبان پر ویسا فعل میں لانا۔ ودیا اور اس کے خلاف اودیا ہے نویں (ست) جو چیز جیسی ہو اس کو ویسا ہی سمجھنا۔ ویسا ہی کہنا اور ویسا ہی کرنا دسویں (اکرودھ) غصہ وغیرہ عیبوں کو چھوڑ کر ضبط یا قابو وغیرہ اوصاف کا حاصل کرنا۔ دھرم کی صفت ہے۔ ان دس صفات والے طرفداری سے الگ انصافاً عمل والے دھرم پر چاروں آشرم والے عمل کریں اور اسی وید و کت دھرم میں خود چلنا اور دوسروں کو سمجھا کر چلانا سنیاسیوں کا خاص دھرم ہے

(۱۵) اسی طرح سے آہستہ آہستہ تعلقات کے سب عیبوں کو چھوڑ کر خوشی غمی وغیرہ سب جفت یعنی دوہری باتوں سے آزاد ہو کر سنیاسی پرمیشور ہی میں قایم ہوتا ہے۔ سنیاسیوں کا افضل کام یہی ہے۔ کہ سب گرہست وغیرہ آشرموں کو سب قسم کے کاروبار کا سچا اعتقاد کرا ادھرم کے کاروبار چھڑا۔ سب شکوک رفع کر سچے دھرم کے کاروبار میں رغبت دلائیں ۔ ۱۶

برہمن ہی سنیاس لے سکتا ہے

۸۔ سوال :۔ سنیاس لینا برہمن ہی کا دھرم ہے۔ یا کھشتری وغیرہ کا بھی؟

جواب :۔ برہمن ہی کا حق ہے۔ کیونکہ جو سب ورنوں میں پورا عالم و دھرم پر چلنے والا اور سب کی بھلائی چاہنے والا ہے۔ اسی کو برہمن کہتے ہیں۔ پورے علم اور دھرم کے بنا اور پرمیشور کے یقین اور ویراگ کے بغیر سنیاس اختیار کرنے میں دنیا کی زیادہ بھلائی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے عام کہاوت ہے۔ کہ برہمن کو سنیاس کا حق ہے۔ غیر کو نہیں۔ اس بارہ میں منو کا حوالہ بھی ہے

دُور ہو جاتے ہیں۔ ۹۔ اس لئے سنیاسی ہر روز پرانایام سے آتما، انتہ کرن اور حواس کے عیبوں کی دھارنا[1] سے پاپ کو پرتیاہار[2] سے صحبت کے عیب کو اور دھیان[3] سے ایشور کی ذات کے خلاف گنوں یعنی رنج و خوشی اور جہالت وغیرہ عیبوں کو دُور کرے۔ ۱۰۔ اس دھیان یوگ سے جس کو یوگ سے ناواقف لوگ مشکل جان سکتے ہیں۔ ہر چھوٹی بڑی شئے میں پرمیشور کو موجود سمجھے۔ اور اپنے آتما اور سب کچھ جاننے والے پرمیشور کی قدرت کو دیکھے۔ ۱۱۔ سب جانداروں سے ترک دشمنی۔ حواس کے محسوسات کا ترک۔ ویدوں کے مطابق عمل اور بڑی سخت ریاضت سے اس دنیا میں موکھش کو مذکورہ بالا سنیاسی ہی حاصل کر اور کرا سکتے ہیں۔ دوسرے نہیں۔ تب سنیاسی سب بھاووں یعنی چیزوں میں بے غرض (خواہش سے آزاد) اور ہر ایک بیرونی اور اندرونی کاروبار میں بھاو (خیال) کرنے سے پاکیزہ ہوتا ہے۔ تب ہی اس جسم میں اور موت کے بعد دائمی خوشی حاصل کرتا ہے۔ ۱۳۔ اس لئے برہمچاری۔ گرہستھی اور بان پرستھی اور سنیاسی کو واجب ہے کہ کوشش سے دس لکشنوں والے مندرجہ ذیل دھرم پر عمل کریں۔

دھرم کے دس لکشن ۱۲ - پہلی صفت (دھرتی) ہمیشہ استقلال رکھنا۔ دوسری (کھشما) مذمت و تعریف۔ عزت و بے عزتی۔ نفع و نقصان وغیرہ تکلیفات میں بھی ثابت قدم رہنا۔ تیسری (دم) من کو ہمیشہ دھرم میں لگا کر ادھرم سے روک دینا۔ یعنی ادھرم کرنیکی خواہش تک نہ اُٹھنے دینا۔ چوتھی (استیہ) چوری کا چھوڑ دینا یعنی بدوں اجازت یا مکر و فریب۔ نقب زنی یا کسی بیوپار (دنیوی قاعدہ) اور وید کے حکم کے خلاف وعظ کر کے بیگانے مال کو لے لینا چوری اور اس کو چھوڑ دینا ساہوکاری کہلاتی ہے۔ پانچویں (شوچ) محبت

[1] دھارنا سے چت کو کسی ایک مقام میں قائم کرنا مراد ہے۔ (یوگ درشن ادھیائے ۳ پاد ۳ سوتر ۱)

[2] پرتیاہار جب اِندریاں (حواس) اپنے اپنے محسوسات سے الگ ہو کر چت کے مطابق یا قابو میں ہو جاتی ہیں۔ اس حالت کو پرتیاہار کہتے ہیں۔ یوگ درشن ادھیائے ۱ - پاد ۲ - سوتر ۵۴)

[3] دھیان دل کے قائم ہو جانے پر گیان کا ایک مرکز پر جمع ہو جانا دھیان کہلاتا ہے (یوگ درشن ادھیائے ۱ - پاد ۳ - سوتر ۲)

کپڑے وغیرہ نشان رکھنا۔ دھرم حاصل کرنے کے ذرائع نہیں ہیں۔ بلکہ کل انسانوں وغیرہ جانداروں کی اپنے سچے وعظ اور علم کے دان سے بہبودی کرنا سنیاسی کا فرض مقدم ہے۔ ۶۔ کیونکہ اگرچہ نرملی درخت کا پھل پیس کر گدلے پانی میں ڈالنے سے پانی صاف ہوجاتا ہے۔ تب بھی بغیر اس کے ڈالے۔ اس کا نام لینے یا محض نام سننے سے پانی صاف نہیں ہوسکتا۔ ۷۔ اس لئے برہمن یعنی پرمیشور کے جاننے والے سنیاسی کو واجب ہے کہ اوّل اوم اور اس کے ساتھ سات ویاہرتیوں[1] (اسماء اعظم) سے باقاعدہ پرانایام[2] ضبط دم جتنی طاقت ہو۔ اتنا کرے۔ لیکن تین سے کم پرانایام کبھی نہ کرے۔ سنیاسی کی یہی بڑی ریاضت ہے۔ کیونکہ جیسے آگ میں تپانے اور گلانے سے دھاتوں کی میل کٹ جاتی ہے۔ ویسے ہی پرانوں کے روکنے سے من وغیرہ حواس کے عیب

---

[1] سات ویاہرتیاں یہ ہیں۔ بھو۔ بھوا۔ سوا۔ مہا۔ جنہ۔ تپہ۔ ستیم یہ سب پرمیشور کے نام ہیں اور ان کے معنے ترتیب وار حسب ذیل ہیں: حیّ و قیوم۔ راحت مطلق۔ ہمہ جا موجود۔ بزرگ و عظیم خالق جہاں۔ علیم کل و عادل۔ لایزال۔

[2] پرانایام سے مراد اندر سے باہر اور باہر سے اندر آنیوالے سانس کو روکنے کی مشق کرنا ہے۔ یوگ کے مدارج میں سے یہ چوتھا درجہ ہے۔ یوگ شاستر میں چار قسم کے پرانایام گنائے ہیں۔ اوّل باہیہ یعنی سانس کو زور سے پھینک کر طاقت بھر باہر روکنا۔ دوسرا ابھینتر یعنی باہر سے پاک و صفا ہوا کو اندر کھینچ کر جہاں تک قوت ہو۔ اندر روکے رکھنا۔ تیسرے ستمبھ ورتی سانس کو جہاں کا تہاں روک دینا اور چوتھے باہیہ ابھینتر اکھشی۔ یہ سب سے زیادہ مشکل ہے۔ اور اعلےٰ درجہ کے یوگی ہی اس کو کر سکتے ہیں۔ اس میں اگر سانس باہر جاتا ہو۔ تو اس کو اور بھی باہر کی طرف نکالنا پڑتا ہے۔ اور اگر اندر آتا ہو۔ تو متواتر ہی کھینچتے رہتے ہیں۔ خانہ داروں کو پرانایام اکثر مضر ہو جاتا ہے۔ جس کی کئی وجوہات ہیں۔ (۱) اندریوں کا بس میں نہ رہنا (۲) چت کا ڈانواڈول رہنا (۳) بدھی کا سنسار میں پھنسے رہنا (۴) پاک و صاف ہوا کا نہ ملنا۔ علاوہ ازیں جب تک یوگ کے پہلے دو درجہ یعنی یم اور نیم طے نہ ہو جائیں۔ تب تک آگے ترقی نہیں ہوسکتی۔ یہ بھی واضح رہے کہ یوگ کی عملی باتیں کامل استاد کے بغیر نہیں آسکتیں۔ اور جو شخص اپنی عقل پر اس بارہ میں بھروسہ کرتا ہے۔ وہ خطا کرتا ہے۔ اور ضرور تکلیف اٹھائے گا۔

चतुर्भिरपि चैवैतैर्नित्यमाश्रमिभिर्द्विजैः ।
दशलक्षणको धर्मः सेवितव्यः प्रयत्नतः ॥ १४ ॥
धृतिः क्षमा दमोऽस्तेयं शौचमिन्द्रियनिग्रहः ।
धीर्विद्या सत्यमक्रोधो दशकं धर्मलक्षणम् ॥ १५ ॥
अनेन विधिना सर्वांस्त्यक्त्वा संगाञ् शनैः शनैः ।
सर्वद्वन्द्वविनिर्मुक्तो ब्रह्मण्येवावतिष्ठते ॥ १६ ॥
मनु० अ० ६ । [४६ । ४८ । ४९ । ५२ । ६० । ६६ । ६७ । ७० । ७३ । ७५ । ८० । ८५ । ९२ । ९४ ।

منو ۶-۴۶-۴۸-۴۹-۵۲-۶۰-۶۶-۶۷-۷۰-۷۳-۷۵-۸۰-۸۵-۹۱-۹۲

جب سنیاسی راستہ میں چلے۔ تب ادھر اُدھر نہ دیکھے۔ بلکہ نیچے زمین کی طرف نگاہ رکھکر چلے۔ ہمیشہ کپڑے سے چھان کر پانی پئے۔ ہمیشہ سچ ہی بولے۔ ہمیشہ دل سے سوچ کر سچائی کو قبول کرے۔ اور جھوٹ کو ترک کرے۔ اگر کوئی وعظ یا مباحثہ وغیرہ میں سنیاسی پر غصہ کرے۔ یا اس کی مذمت کرے۔ تو سنیاسی کو لازم ہے کہ اس پر آپ غصہ نہ کرے۔ بلکہ ہمیشہ اس کی بھلائی کے لئے نصیحت ہی کرے اور ایک منہ۔ دونوں نتھنوں۔ دونوں آنکھوں اور دونوں کانوں کے سوراخوں میں پھیلی ہوئی زبان سے کسی باعث سے بھی کبھی جھوٹ نہ بولے (۲) اپنے آتما اور پرمیشور پر قایم۔ اوروں سے بے پرواہ اور شراب اور گوشت سے پرہیز کر کے آتما کی مدد سے راحت کا طلبگار ہو کر اس دنیا میں دھرم اور علم کی ترقی کی خاطر وعظ کے لئے ہمیشہ گھومتا رہے (۳) سر کے بال و ناخن۔ داڑھی۔ مونچھ کو منڈوا ڈالے۔ ایک اچھا سا برتن۔ سوٹا اور کوسمبھ وغیرہ سے رنگے ہوئے کپڑوں کو پہن کر قایم مزاجی سے کسی جاندار کو ایذا نہ دے کر سب جگہ گھومے (۴) حواس کو ادھرم کے چلن سے روک۔ محبت و نفرت کو چھوڑ۔ سب جانداروں سے بغیر دشمنی کے برتاؤ کرتے ہوئے موکش کے لئے طاقت بڑھایا کرے (۵) کوئی دنیا میں اس کو بُرا یا بھلا کہے۔ تاہم جس آشرم کیساتھ سابقہ پڑے۔ وہ یعنی سنیاسی سب جانداروں کے ساتھ رورعایت یا تعصب کو چھوڑ کر خود دھرماتما رہے۔ اور دوسروں کو دھرماتما بنانے میں کوشش کرے۔ اور اپنے دل میں یہ یقین رکھے کہ یہ سوٹا کمنڈل اور گیروے

क्रुद्ध्यन्तं न प्रतिक्रुध्येदाक्रुष्टः कुशलं वदेत् ।
सप्तद्वारावकीर्णां च न वाचमनृतां वदेत् ॥ २ ॥
अध्यात्मरतिरासीनो निरपेक्षो निरामिषः ।
आत्मनैव सहायेन सुखार्थी विचरेदिह ॥ ३ ॥
क्लृप्तकेशनखश्मश्रुः पात्री दण्डी कुसुम्भवान् ।
विचरेन्नियतो नित्यं सर्वभूतान्यपीडयन् ॥ ४ ॥
इन्द्रियाणां निरोधेन रागद्वेषक्षयेण च ।
अहिंसया च भूतानाममृतत्वाय कल्पते ॥ ५ ॥
दूषितोऽपि चरेद्धर्मं यत्र तत्राश्रमे रतः ।
समः सर्वेषु भूतेषु न लिङ्गं धर्मकारणम् ॥ ६ ॥
फलं कतकवृक्षस्य यद्यप्यम्बुप्रसादकम् ।
न नामग्रहणादेव तस्य वारि प्रसीदति ॥ ७ ॥
प्राणायामा ब्राह्मणस्य त्रयोऽपि विधिवत्कृताः ।
व्याहृतिप्रणवैर्युक्ता विज्ञेयं परमं तपः ॥ ८ ॥
दह्यन्ते ध्मायमानानां धातूनां हि यथा मलाः ।
तथेन्द्रियाणां दह्यन्ते दोषाः प्राणस्य निग्रहात् ॥ ९ ॥
प्राणायामैर्दहेद्दोषान् धारणाभिश्च किल्बिषम् ।
प्रत्याहारेण संसर्गान् ध्यानेनानीश्वरान् गुणान् ॥ १० ॥
उच्चावचेषु भूतेषु दुर्ज्ञेयामकृतात्मभिः ।
ध्यानयोगेन संपश्येद् गतिमस्यान्तरात्मनः ॥ ११ ॥
अहिंसयेन्द्रियासङ्गैर्वैदिकैश्चैव कर्मभिः ।
तपश्चरणैश्चोग्रैस्साधयन्तीह तत्पदम् ॥ १२ ॥
यदा भावेन भवति सर्वभावेषु निःस्पृहः ।
तदा सुखमाप्नोति प्रेत्य चेह च शाश्वतम् ॥ १३ ॥

पुत्रैषणायाश्च वित्तैषणायाश्च लोकैषणायाश्च व्युत्थायाथ-
भिक्षाचर्यं चरन्ति । शत० कां० १४ । (प्र०५ । ब्रा० २ । कं० १

شت پتھ ۱۴ - ۵ - ۲ - ۱

دنیا کی شہرت یا فائدہ - دولت - عزت اور اولاد وغیرہ کی محبت سے الگ ہو کر سنیاسی لوگ فقیر ہو کر رات دن نجات کی تدبیر میں مشغول رہتے ہیں -

प्राजापत्यां निरूप्येष्टिं तस्या सर्ववेदसंहुत्वा ब्राह्मणः

प्रव्रजेत् ॥ १ ॥ यजुर्वेद ब्राह्मणे ॥

प्राजापत्यां निरूप्येष्टिं सर्ववेदसदक्षिणाम्

आत्मन्यग्नीन्समारोप्य ब्राह्मणःप्रव्रजेद् गृहात् ॥ २० ॥

यो दत्वा सर्वभूतेभ्यः प्रव्रजत्यभयं गृहात् ।

तस्य तेजोमया लोका भवन्ति ब्रह्मवादिनः ॥ ३ ॥

मनु० [६ । ३८ । ३९]

منو ۶ - ۳۸ - ۳۹

پانچ قسم کے یگ کی آگ کا چھوڑنا ۵ - پرجاپتی یعنی پرمیشور تک پہنچنے کے لیے اِشٹی یعنی یگ کر کے اس میں یگیوپویت چوٹی وغیرہ نشانوں کو چھوڑ آہونیہ وغیرہ پانچ قسم کی آگ کی بجائے پران - اپان - ویان - ادان اور سمان ان پانچ پرانوں کو مان کر براہمن پرمیشور کو جاننے والا گھر سے نکل کر سنیاسی ہوتا ہے - اس براہم واری یعنی پرمیشور کے الہام کئے ہوئے ویدوں کے مطابق دھرم وغیرہ علوم کو پھیلانے والے سنیاسی کو پرکاش مئے یعنی مکتی کا پُرراحت لوک (درجہ) حاصل ہوتا ہے -

سنیاسیوں کا دھرم ۶ - **سوال** :- سنیاسیوں کا کیا دھرم ہے ؟

جواب :- دھرم تو بے رُو رعایت انصاف پر عمل کرنا - راستی کو قبول اور ناراستی کو ترک کرنا وید میں بتلائے ہوئے پرمیشور کے حکم کی فرماں برداری - دوسروں کی بھلائی - راست گفتاری وغیرہ وصف سب آشرم والوں کا یعنی ہر ایک انسان کا ایک ہی ہے - لیکن سنیاسی کا خاص دھرم یہ ہے :-

दृष्टिपूतं न्यसेत्पादं वस्त्रपूतं जलं पिबेत्

सत्यपूतां वदेद्वाचं मनः पूतं समाचरेत् ॥ १ ॥

माना यथान्धाः ॥१॥ अविद्यायां बहुधा वर्त्तमाना वयं
कृतार्था इत्यभिमन्यन्ति बालाः । यत्कर्मिणो न प्रवेदयन्ति
रागात् तेनातुराः क्षीणलोकाश्च्यवन्ते ॥ २ ॥

मुण्ड० । खं० २ । मं० ८ । ६ ॥ منڈک ۲-۸-۹

جو جہالت میں پھنسے ہوئے اپنے آپ کو عقلمند اور پنڈت مانتے ہیں۔ وہ اونی حالت کو پانیوالے بیوقوف اس طرح دُکھ اُٹھاتے ہیں۔ جس طرح اندھے اندھے کے پیچھے چل کر خراب وخستہ ہوتے ہیں۔ گو بے علمی میں بہت زیادہ پھنسے ہوئے کم عقل یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم زندگی کا مقصد پا گئے ہیں۔ مگر محض کرم کرنیوالے دُنیا میں پھنسے رہنے کی وجہ سے نہ خود اس مقصد یا خدارسی کو جان سکتے ہیں۔ نہ اوروں کو بتا سکتے ہیں۔ اس لئے

वेदांतविज्ञानसुनिश्चितार्थाः संन्यासयोगाद्यतयः शुद्धसत्वाः ।
ते ब्रह्मलोकेषु परान्तकाले परामृतः परिमुच्यन्ति सर्वे ॥

मुण्ड० । खं० २ । मं० ६ ॥ منڈک ۲-۶

جو ویدانت یعنی پرمیشور کے بتائے ہوئے وید منتروں کے معنی جانتے اور نیک چلنی میں اعتقاد کے ساتھ قائم رہنے والے سنیاس یوگ سے پاک باطن سنیاسی ہوتے ہیں۔ وہ پرمیشور میں مکتی کا سُکھ حاصل کر کے اور اس کو بھوگ کر جب مکتی کے سُکھ کی میعاد پوری ہو جاتی ہے۔ تب وہاں سے واپس دنیا میں آتے ہیں۔ مکتی کے بغیر دکھ دُور نہیں ہوتا۔ کیونکہ:-

न वै सशरीरस्य सतः प्रियाप्रिययोरपहतिरस्त्यशरीरं
वावसन्तं न प्रियाप्रिये स्पृशतः । छान्दो० । प्र० ८ । खं० १२

چھاندوگیہ ۸-۱۲

جو جسم والا ہے۔ وہ رنج و راحت کے حصول سے جدا کبھی نہیں رہ سکتا۔ اور جو جسم کو چھوڑ کر جیو آتما مکتی میں ہمہ جا موجود پرمیشور کے ساتھ پاکیزہ ہو کر رہتا ہے۔ اس کو دنیوی رنج و راحت حاصل نہیں ہوتا۔ اس لئے

اس قسم کے پدوں (الفاظ) سے سنیاس کی ہدایت پائی جاتی ہے :-

नाविरतो दुश्चरितान्नाशान्तो नासमाहितः ॥

नाशान्त मानसो वापि प्रज्ञानेनैनमाप्नुयात् ॥

कठ० वल्ली । मं० २३ ॥ کٹھ ۲-۲۴

جس نے بدچلنی نہیں چھوڑی جس کو طبیعت کا قرار حاصل نہیں۔ جس کی آتما یوگ میں قائم نہیں ہوتی۔ اور جس کا دل یکسو یا قائم نہیں۔ وہ سنیاس لے کر بھی علم و معرفت سے پرمیشور کو حاصل نہیں کرسکتا۔ اس لئے

کٹھ ۳-۱۳ यच्छेद्वाङ् मनसी प्राज्ञस्तद्यच्छेद्ज्ञान आत्मनि ※

عقلمند سنیاسی زبان اور دل کو ادھرم سے روک کر ان کو علم معرفت اور آتما کے گیان میں لگائے۔ اور اس علم و معرفت اور اپنی آتما کو پرمیشور میں لگائے۔ اور اس وگیان (علم و معرفت) کو برقرار مطلق آتما (پرماتما) میں قائم کرے۔

परीक्ष्य लोकान् कर्मचितान् ब्राह्मणो निर्वेदमायान्नास्त्यकृतः कृतेन । तद्विज्ञानार्थं स गुरुमेवाभिगच्छेत् समित्पाणिः श्रोत्रियं ब्रह्मनिष्ठम् ॥ मुण्ड० । खं० २ । मं० १२ منڈک ۱۲-۲

یہ دیکھکر کہ تمام دنیوی عیش و راحت (کرم و اعمال) سے حاصل ہوتے ہیں برہمن یعنی سنیاسی وراگ اختیار کرے۔ کیونکہ اکرت پرمیشور (عقل و حواس سے بالاتر پرماتما) کرت یعنی محض عمل سے حاصل نہیں ہوتا۔ اس سے کچھ نذر کے طور پر ہاتھ میں لے کر وید کے ماہر اور پرمیشور کے جاننے والے گورو کے پاس علم و معرفت حاصل کرنے کے لئے جائے۔ اور وہاں جاکر تمام شکوک کو مٹا دے لیکن جن لوگوں کا ذکر نیچے کیا جاتا ہے۔ ان کی صحبت ترک کردے۔

अविद्यायामन्तरे वर्त्तमानाः स्वयं धीराः पण्डितम्मन्यमानाः । जङ्घन्यमानाः परियन्ति मूढा अन्धेनैव नीयमानाः

※ज्ञानमात्मनि महति नियच्छेत्तद्यच्छेच्छान्त आत्मनि ॥ कठ० । वल्ली ३ । मं० १३ ॥

کس عمر میں سنیاسی ہو

۳۔ اس طرح جنگل میں عمر کے تیسرے حصے یعنے پچاسویں برس سے پچھترویں برس تک بان پرستھ میں رہ کر اور عمر کے چوتھے حصے میں تعلقات کو چھوڑ کر پری وراٹ یعنی سنیاسی ہو جائے۔

سوال:۔ اگر کوئی گرہ آشرم اور بان پرستھ آشرم نہ کرکے سنیاس آشرم کو اختیار کرے۔ اس کو پاپ ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ ہوتا ہے۔ اور نہیں بھی ہوتا۔

سوال:۔ یہ دو قسم کی بات کیوں کہتے ہو؟

سنیاس کی شرائط عام

۴۔ جواب:۔ دو قسم کی نہیں۔ کیونکہ جو بچپن[1] میں دُنیا کو چھوڑ کر پھر دنیاوی مزوں میں پھنسے۔ وہ سخت پاپی ہوتا ہے۔ اور جو نہ پھنسے۔ وہ نہائت نیک سچا آدمی ہوتا ہے۔

यदहरेव विरजेत्तदहरेव प्रव्रजेद्वनाद्वा गृहाद्वा ब्रह्मचर्यादेव प्रव्रजेत ॥

یہ برہمن گرنتھ کا قول ہے۔ جس دن ویراگ[2] آجائے۔ اسی دن گھر (گرہستھ) یا جنگل (بان پرستھ آشرم) سے سنیاس لے لیوے۔

سنیاس کا طریق ترتیب سے پہلے لکھا گیا۔ اور اب یہاں وکلپ یعنی استثنائیں بیان کی جاتی ہیں۔ یعنے چاہے بان پرستھ آشرم سے سنیاس لیوے یا گرہستھ آشرم سے۔

اور تیسرا طریق یہ ہے۔ کہ جو پورا عالم ضابطہ الحواس۔ نفس پرستی کی خواہش سے آزاد اور سب کی بھلائی کرنے کی خواہش رکھنے والا آدمی ہو۔ وہ برہم چریہ آشرم ہی سے سنیاس لے لیوے۔ اور ویدوں میں بھی . . . .

[1] بچپن سے مراد برہم چریہ آشرم سے ہے سلے ویراگ سے پاپ کے کاموں سے نفرت ہو جانا مراد ہے۔ (مترجم) [2] यतय: سے اِندریوں (حواس) کو ضبط میں رکھنے والے یوگی یا سنیاسی مراد ہیں۔ ब्राह्मणस्य विजानत: کے معنے ایشور کے وگیان (علم و معرفت) سے بہرہ ور برہم گیانی برہمن ہیں۔

منڈک ۲۔۱۱۔ جو شانت ودوان[1] لوگ جنگل میں تپ (ریاضت) دھرم کی پابندی اور سچائی میں اعتقاد رکھتے ہوئے اور جو کچھ بھکشا (کھانے کی چیز) دیجاوے۔ اسی سے گذارہ کرتے ہوئے جنگل میں بستے ہیں۔ وہ لازوال۔ ہمہ جا موجود نفع و نقصان سے بری پرمیشور کو پاکیزہ ہونے پر پران دوار سے حاصل کر کے مسرور ہوتے ہیں۔

अभ्यादधामि समिधमग्ने व्रतपते त्वयि ।

व्रतञ्च श्रद्धां चोपैमीन्धे त्वा दीक्षितो अहम् ॥ १ ॥

یجروید ۲۰۔۲۴۔ بان پرستھی کو واجب ہے۔ کہ یہ خواہش کرے کہ میں آگ میں ہوم کرکے اور دیکشا[2] پا کر برت یعنی سچائی پر عمل اور یقین حاصل کروں۔ بان پرستھ ہووے۔ طرح طرح کی ریاضت نیک صحبت یوگ ابھیاس[3] اور سچے وچار سے علم اور پاکیزگی حاصل کرے۔

اس کے بعد جب سنیاس لینے کی خواہش ہو۔ تب عورت کو لڑکوں کے پاس بھیجدیوے۔ اور پھر سنیاس لیوے ؞

یہ مختصر طور پر بان پرستھ کا طریقہ لکھا گیا ہے ؞

سنیاس کا طریق

منو ۶۔۳۳

वनेषु च विहृत्यैवं तृतीयं भागमायुषः ।

चतुर्थमायुषो भागं त्यक्त्वा सङ्गान् परिव्रजेत् । मनु० ६।३३

---

[1] جن کی طبیعت میں اضطرابی نہ ہو۔ (از جانب مترجم)

[2] دیکشا سے ڈگری مراد ہے۔ کسی خاص آشرم میں داخل ہونے کی لیاقت تصدیق ہو کر دیکشا (سند) دیجاتی تھی ؞

[3] یوگ سے آتما کو پرمیشور کے دھیان میں لگانا اور ایشور کو پانا مراد ہے۔ لفظ ابھیاس کے معنی مشق کے ہیں۔ اس لئے یوگ ابھیاس سے وہ ریاضت یا مشق مراد ہے۔ جو ایشور کو پانے یا اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے کی جاتی ہے ؞

یعنی برہمن کھشتری اور ویش گرہ آشرم میں رہکر مستقل ارادہ کرکے اور حواس پر بخوبی غالب ہوکر جنگل میں جا رہے۔ مگر جب گرہستی کے سر کے بال سفید اور بدن کی کھال ڈھیلی پڑ جائے اور پوتا بھی ہو گیا ہو۔ تب جنگل میں جا کر رہے (۳) گاؤں کے کھانے پینے کا سامان اور پوشاک وغیرہ سب عمدہ عمدہ چیزیں ترک کرکے عورت کو لڑکوں کے پاس چھوڑ یا اپنے ساتھ لیکر بن میں قیام کرے (۳) اگنی ہوتر کا تمام سامان ساتھ لیکر گاؤں سے نکل حواس کو ضبط میں رکھتا ہوا۔ آرنیہ (جنگل) بن میں جا کر رہے (۴) ‡

بان پرستی کے لئے ہدایتیں

۲۔ طرح طرح کے ساما (سامک) وغیرہ اناج۔ اچھے اچھے ساگ۔ جڑیں پھول پھل۔ کند وغیرہ سے مذکورہ بالا پنچ مہایگیوں کو کرے۔ اور انہیں سے اتیتھی (مہمانوں) کی خدمت اور اپنا بھی گذارہ کرے (۵) ‡

स्वाध्याये नित्ययुक्तः स्याद्दान्तो मैत्रः समाहितः।

दाता नित्यमनादाता सर्वभूतानुकम्पकः ॥ १ ॥ منو ۶-۸-۲۶

अप्रयत्नः सुखार्थेषु ब्रह्मचारी धराशयः।

शरणेष्वममश्चैव वृक्षमूलनिकेतनः ॥ २ ॥ मनु० (६ । ८-२६)

سوادھیائے یعنی پڑھنے پڑھانے میں ہمیشہ مصروف رہے۔ اپنے آتما کو قابو میں رکھے اور سب کا دوست ضابطہ الحواس۔ علم وغیرہ کا دان دینے والا اور سب پر رحم کرنیوالا ہووے۔ کسی سے کچھ بھی نہ لیوے اور ہمیشہ ایسا ہی برتاؤ رکھے (۱) راحت جسمانی کے لئے حد سے زیادہ کوشش نہ کرے بلکہ برہمچاری رہے۔ یعنی اگرچہ اپنی عورت ساتھ ہو تو بھی اس کے ساتھ نفسانی حرکت کچھ نہ کرے زمین پر سوئے۔ اپنی جگہ یا اپنی چیزوں سے الفت (محبت) نہ کرے اور درخت کی جڑ میں قیام کرے ‡ (۲)

तपःश्रद्धे ये ह्युपवसन्त्यरण्ये शान्ता विद्वांसो भैक्षचर्यां चरन्तः। सूर्यद्वारेण ते विरजाः प्रयान्ति यत्रऽमृतः स पुरुषो ह्यव्ययात्मा ॥ १ ॥ मुण्डक० ॥ खंड २ । मं० ११ ॥

پانچواں باب

ब्रह्मचर्याश्रमं समाप्य गृही भवेत् गृही भूत्वा वनी भवेत् वनी भूत्वा प्रव्रजेत् ॥ शत० कां० १४ ॥

دربارۂ بان پرستھ اور سنیاس

شت پتھ کانڈ ۱۴

بان پرستھ کا وقت۔ انسانوں کو واجب ہے۔ کہ برہمچریہ آشرم کو پورا کرکے گرہستھ میں داخل ہوں۔ اور اس کے بعد بان پرست اختیار کریں۔ بعد ازاں سنیاسی ہو جائیں آشرموں کی ترتیب اسی طرح بیان کی گئی ہے منو ۶-۱ تا ۵

एवं गृहाश्रमे स्थित्वा विधिवत्स्नातको द्विजः ।
वने वसेत्तु नियतो यथावद्विजितेन्द्रियः ॥ १ ॥
गृहस्थस्तु यदा पश्येद्वलीपलितमात्मनः ।
अपत्यस्यैव चापत्यं तदारण्यं समाश्रयेत् ॥ २ ॥
संत्यज्य ग्राम्यमाहारं सर्वं चैव परिच्छदम् ।
पुत्रेषु भार्यां निःक्षिप्य वनं गच्छेत्सहैव वा ॥ ३ ॥
अग्निहोत्रं समादाय गृह्यं चाग्निपरिच्छदम् ।
ग्रामादरण्यं निःसृत्य निवसेन्नियतेन्द्रियः ॥ ४ ॥
मुन्यन्नैर्विविधैर्मेध्यैः शाकमूलफलेन वा ।
एतानेव महायज्ञान्निर्वपेद्विधिपूर्वकम् ॥ ५ ॥ मनु० (६ । १-५)

اسی طرح سناتک یعنی برہمچریہ آشرم کے بعد گرہستھ آشرم کو اختیار کرنے والا دوج

یہ مختصر طور پر سماورتن بیاہ اور گرہ آشرم کے بارہ میں ہدائیت لکھی گئی ہے۔ اس کے آگے بان پرستھ اور سنیاس کے بارہ میں لکھا جائے گا۔

شری سوامی دیانند سرسوتی کی شستہ عبارت
سے آراستہ تصنیف
ستیارتھ پرکاش
کا چوتھا باب دربیان گرہ آشرم
ختم ہوا۔

स संधार्यः प्रयत्नेन स्वर्गमक्षयमिच्छता ।
सुखं चेहेच्छता नित्यं योऽधार्यो दुर्बलेन्द्रियैः ॥ ४ ॥
(मनु० ३ । ७७—७९) منو ۳- ۷۷- ۷۸- ۷۹-

جیسے ندیاں اور بڑے بڑے دریا۔ تب تک چلتے رہتے ہیں۔ جب تک کہ سمندر میں پہنچ نہیں جاتے۔ ویسے گرہست ہی کے سہارے سے سب آشرم قائم رہتے ہیں۔ (منو ۶۔ ۹۰-

جس طرح تمام جاندار ہوا کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اسی طرح بغیر اس آشرم کے کسی آشرم کا کوئی کاروبار پورا نہیں ہوتا۔ چونکہ برہمچاری بان پرستھ اور سنیاسی تینوں آشرموں کو دان اور اناج وغیرہ دیکر ہر روز گرہست ہی سہارا دیتا ہے۔ اس لئے گرہست جیشٹھ (بڑا) آشرم ہے۔ یعنے سب کاروبار میں دھرندر (تمام آشرموں کا گزارہ کرانیوالا) ہے۔ (منو ۳۔ ۷۷، ۷۸-

اس لئے جو موکش اور دنیوی راحت کی خواہش کرتا ہو وہ پوری قابلیت سے گرہست آشرم میں داخل ہو۔ جو گرہست آشرم دربل اندریہ یعنی ڈرپوک اور کمزور آدمیوں کے حاصل کرنے کے لائق نہیں۔ اسکو قابلیت کے ساتھ اختیار کرنا چاہیئے۔ (منو ۳۔ ۷۹)

گرہ آشرم کی مذمت کرنیوالا ۱۵۲۔ جتنا کچھ کاروبار دنیا میں ہے۔ اس کا سہارا گرہ آشرم ہے۔ اگر یہ گرہ آشرم نہ ہوتا تو اولاد کے نہ ہونے سے برہمچریہ بان پرستھ اور سنیاس آشرم کہاں سے ہو سکتے؟ جو کوئی گرہ آشرم کی برائی کرتا ہے۔ وہی برا ہے۔ اور جو تعریف کرتا ہے۔ وہی قابل تعریف ہے۔ لیکن گرہ آشرم میں راحت تب ملتی ہے۔ جب عورت اور مرد دونو باہم خوش، عالم، محنتی اور سب کاموں سے واقف ہوں۔ اسی لئے گرہ آشرم کی راحت کا اصلی سبب برہمچریہ اور پیچھے بیان کیا ہوا سوئمبر بیاہ ہے۔

کرلے۔ اسی وقت بیاہتا خاوند آجائے۔ تو وہ کس کی عورت ہوگی؟ اگر کوئی کہے کہ بیاہے خاوند کی۔ تو ہم نے مانا۔ لیکن یہ انتظام پاراشری میں تو نہیں لکھا۔ کیا عورت کے پانچ ہی مصیبت کے مواقع ہیں؟ اگر بیمار پڑا ہو۔ یا لڑائی ہو گئی ہو۔ اس قسم کی مصیبت کے مواقع پانچ سے بھی زیادہ ہیں۔ اس لئے ایسے ایسے شلوکوں کو کبھی نہ ماننا چاہیئے۔

ویدکے خلاف کسی کتاب کو نہیں ماننا چاہیئے | ۱۵۱۔ سوال۔ کیوں جی تم پاراشر منی کے قول کو بھی نہیں مانتے؟

جواب۔ چاہے کسی کا قول ہو۔ لیکن وید کے برخلاف ہونے سے نہیں مانتے یہ تو پاراشر کا قول ہے بھی نہیں۔ کیونکہ بعض لوگ برہمو واچ (برہما بولا) وششٹھو واچ (وششٹھ بولا) رامو واچ (رام بولا) شِو واچ (شِو بولا) وشنو واچ (وشنو بولا) دیو واچ (دیوی بولی) اس طرح بڑے بڑے آدمیوں کے نام لکھ کر کتابوں کی تصنیف اس لئے کرتے ہیں۔ کہ سب کی تعظیم کے لائق آدمیوں کے نام سے انکو لوگ بنیا مان سے اور ہمارا کافی گذارہ بھی ہو جائے اس لئے لائعنی کہانیاں پُرکر کے کتابیں بناتے ہیں کچھ کچھ ملاوٹی شلوکوں کو چھوڑ کر منوسمرتی ہی وید کے مطابق ہے۔ اور کوئی سمرتی نہیں۔ ایسا ہی دیگر کتابوں کا حال سمجھ لو۔

گرہست آشرم کی فضیلت | ۱۵۲۔ گرہ آشرم سب سے چھوٹا ہے۔ یا بڑا؟

جواب۔ اپنے اپنے فرائض کے لحاظ سے سب بڑے ہیں لیکن

यथा नदीनदाः सर्वे सागरे यान्ति संस्थितिम् ।
तथैवाश्रमिणः सर्वे गृहस्थे यान्ति संस्थितम् ॥ १ ॥

منو ۶-۹۰

यथा वायुं समाश्रित्य वर्त्तन्ते सर्वजन्तवः ।
तथा गृहस्थमाश्रित्य वर्त्तन्ते सर्व आश्रमाः ॥ २ ॥
यस्मात्त्रयोप्याश्रमिणो दानेनान्नेन चान्वहम् ।
गृहस्थेनैव धार्य्यन्ते तस्माज्ज्येष्ठाश्रमो गृही ॥

ترجمہ :- بدمعاش دوج بھی اچھا ہے۔ نیک چلن شودر ہو۔ تو وہ بھی اچھا نہیں۔ کیونکہ دودھ نہ دینے والی گائے قابل قدر ہے۔ اور دودھ دینے والی گدھی قابل قدر نہیں۔ گھوڑے کو مار کر یگیہ میں ڈالنا۔ گائے کو مار کر ہون میں ڈالنا سنیاس لینا۔ ماس کا پنڈ۔ دیور سے اولاد پیدا کرنا کلجگ میں یہ پانچوں باتیں ممنوع ہیں۔ خاوند کے غائب ہو جانے پر۔ موت پر۔ سنیاسی ہونے پر۔ مخنث ہونے پر۔ خارج کئے جانے پر۔ عورتوں کو ان پانچ تکلیفات میں دوسرے خاوند کی اجازت ہے۔ (مترجم)

ان جعلی شلوکوں پر اعتراض ۱۵۰۔ اگر بدکار دوج کو نیک اور نیکو کار شودر کو ادنے مانیں۔ تو اس سے بڑھکر طرفداری بے انصافی اور ادھرم کیا ہوگا۔ کیا جیسے دودھ دینے والی یا نہ دینے والی گائے گوالوں کے پرورش کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ ویسے کمہار وغیرہ کے لئے گدہی کی پرورش نہیں ہوتی۔ مگر یہ مثال بھی صادق نہیں آتی۔ کیونکہ دوج اور شودر ایک ہی قسم کے انسان ہیں اور گائے اور گدہی علیحدہ قسم کے جانور ہیں۔ اگر بالفرض جنس حیوانی کے لحاظ سے اس مثال کا ایک جزو استدلال مل بھی جائے۔ تو بھی اسکا مطلب ٹھیک درست نہیں۔ اس واسطے یہ شلوک علمائے کے تسلیم کرنے کے لئے قابل کبھی نہیں ہو سکتے جبکہ اشوا لمیب یعنی گھوڑے کو مار کر گوا لمیب گائے کو مار کر ہوم کرنا ہی وید کی ہدایت کے مطابق جائز نہیں ہے۔ تو ان کی بابت کلجگ میں ممانعت کرنا وید کے خلاف کیوں نہیں۔؟

اگر کلجگ میں اس مذموم فعل کی ممانعت مانی جائے۔ تو ترتیا وغیرہ میں ہدایت سمجھی جائے گی۔ مگر ایسے خراب کام کا ست جگ وغیرہ نیک زمانہ میں ہونا بالکل ناممکن ہے۔ اور سنیاس کی وید وغیرہ شاستروں میں ہدایت ہے۔ تو اس کی ممانعت کرنا بے بنیاد ہے۔ جب گوشت کی ممانعت ہے۔ تو پختہ ہی ممانعت ہے۔ جب دیور سے اولاد پیدا کرنا ویدوں میں لکھا ہے۔ تو اس شلوک کا مصنف کیوں بکواس کرتا ہے۔

اگر نشٹے یعنے خاوند کسی دور دراز ملک کو چلا گیا ہو۔ گھر میں عورت نیوگ

مرد کی عورت مر جائے اور یوں ہی نہ رہا جائے۔ تو کسی سے نیوگ کر کے اُنکے لئے اولاد پیدا کرے لیکن رنڈی بازی یا زناکاری کبھی نہ کریں؛

چار قسم کا پُرشارتھ | ۱۴۷۔ جہاں تک ہو سکے غیر حاصل شدہ چیز کی خواہش حاصل کردہ کی حفاظت اور محفوظ کی ترقی۔ ترقی کردہ دولت کا خرچ ملک کی بہبودی میں کیا کریں۔

سب قسم کے یعنی اپنے اپنے ورن آشرم کے کاموں کو مذکورہ بالا طریق سے بڑے شوق کوشش کے ساتھ تن من دھن لگا کر ہمیشہ سب کی بھلائی کے خیال سے کیا کریں؛

گرہستی کے فرائض | ۱۴۸۔ اپنے ماں باپ۔ ساس سسر کی خدمت کریں۔ دوست ہمسایہ۔ راجا۔ فاضل۔ حکیم۔ اور نیک مردوں سے محبت رکھیں۔ اور جو بدمعاش ادھرمی ہوں۔ ان سے اُپیکشا یعنی کینہ چھوڑ کر اُن کی اصلاح کی کوشش کیا کریں۔

جہاں تک ہو سکے وہاں تک محبت سے اپنے بچوں کے عالم اور تربیت یافتہ بنانے میں دولت وغیرہ کو خرچ کر کے ان کو پورے عالم اور تربیت یافتہ بنا دیں اور دھرم کے کام کر کے موکش (نجات) کی تدابیر کیا کریں۔ کہ جس کے حاصل ہونے سے سرور اور راحت حاصل ہو۔

جعلی شلوک ناقابل تسلیم | ۱۴۹۔ ایسے ایسے شلوکوں کو ہرگز نہ مانیں جیسے

पतितोपि द्विजः श्रेष्ठो न च शूद्रो जितेन्द्रियः ।
निर्दुग्धा चापि गौः पूज्या न च दुग्धवती खरी ॥ १ ॥
अश्वालम्भं गवालम्भं संन्यासं पलपैतृकम् ।
देवराच्च सुतोत्पत्तिं कलौ पञ्च विवर्जयेत् ॥ २ ॥
नष्टे मृते प्रव्रजिते क्लीबे च पतिते पतौ ।
पञ्चस्वापत्सु नारीणां पतिरन्यो विधीयते ॥ ३ ॥

یہ من گھڑت پراشری کے شلوک ہیں؛

اے فرزند! تو عضو عضو سے پیدا ہوتے وید یہ سے اور دل سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے تو میرا آتما ہے۔ مجھ سے پہلے مت فوت ہو۔ بلکہ سو برس تک زندہ رہ۔

بدفعلی کرنا بھاری گناہ ہے ۱۴۴۔ جس سے ایسے ایسے نیک نہاد اور بلند خیال انسانوں کے جسم پیدا ہوتے ہیں۔ اسکو رنڈی وغیرہ بُرے کھیت میں بونا یا خراب بیج اچھے کھیت میں ڈالنا بڑا بھاری گناہ ہے۔

آزادانہ محبت کی تردید ۱۴۵۔ سوال۔ بیاہ کرنے سے فائدہ ہی کیا ہے۔ کیونکہ اس سے مرد۔ عورت کو بندش میں پڑ کر بہت تنگ ہونا اور دُکھ بھوگنا پڑتا ہے۔ اس لئے جس کے ساتھ جسکی محبت ہو۔ تب تک تعلق رکھیں۔ جب محبت چھوٹ جائے تو چھوڑ دیں۔

جواب۔ یہ حیوانوں پرندوں کا طریقہ ہے۔ انسانوں کا نہیں۔ اگر انسانوں میں بیاہ کا قاعدہ نہ ہے تو سب گرہست آشرم کے اچھے اچھے کام خراب ہو جائیں۔ کوئی کسی کی خدمت بھی نہ کرے۔ اور بھاری زناکاری بڑھکر سب بیمار۔ کمزور۔ اور کم عمر ہو کر جلد مر جائیں۔ کوئی کسی سے خوف یا شرم نہ کرے گا۔ بڑھاپے میں کوئی کسی کی خدمت نہیں کرے گا۔ اور بھاری زناکاری بڑھکر سب مریض کمزور اور کم عمر ہو کر خاندانوں کے خاندان تباہ ہو جائیں گے۔ کوئی کسی کی جائداد کا مالک یا وارث بھی نہ ہو سکیگا۔ اور نہ کسی کا کسی چیز پر دیر تک اختیار رہ سکیگا۔ اس قسم کی خرابیوں کے رفع کرنے کے لئے شادی کا ہونا جائز ہے۔

عورت کے حاملہ ہونے پر مرد کا نیوگ کرنا ۱۴۶۔ سوال۔ جب ایک بیاہ ہوگا۔ ایک مرد کے لئے ایک عورت اور عورت کے لئے ایک مرد رہے گا اسی عرصہ میں اگر عورت حاملہ۔ دائم المریض یا مرد دائم المریض ہو جائے اور دونوں کا عالم شباب ہو اور رہا نہ جائے۔ تو پھر کیا کریں۔

جواب۔ اس کا جواب نیوگ کے مضمون میں دے چکے ہیں۔ اگر حاملہ عورت سے ایک سال صحبت نہ کرنے کے عرصہ میں مرد سے یا دائم المریض

ہو جائے۔ ویسے ہی مرد کے لئے بھی قاعدہ ہے کہ

عورت بانجھ ہو تو آٹھویں برس) بیاہ سے آٹھ برس تک اگر عورت کو حمل نہ ٹھہرے (اولاد ہو کر مر جائے۔ تو دسویں برس جب جب اولاد ہو تب تب لڑکیاں ہی ہوں لڑکے نہ ہوں تو گیارہویں برس تک۔ اور جو بد کلام بولنے والی عورت ہو تو جلد ہی اس عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت سے نیوگ کر کے اولاد پیدا کرے۔ ۹۲

ویسے ہی اگر مرد تکلیف دہندہ ہو۔ تو عورت کو چاہیئے۔ کہ اسکو چھوڑ کر دوسرے مرد سے نیوگ کر کے اسی بیاہے خاوند کی وارث اولاد پیدا کرے

مذکرہ بالا حوالوں اور دلیلوں کے مطابق سوئمبر بیاہ اور نیوگ سے اپنے اپنے خاندان کی ترقی کریں۔

نیوگ سے پیدا شدہ لڑکا باپ کا وارث ہوتا ہے

۱۴۱۔ جیسا اورس یعنی بیاہا ہے۔ خاوند سے پیدا شدہ لڑکا باپ کی جائیداد کا مالک ہوتا ہے ویسے ہی کھشیترج" یعنی نیوگ سے پیدا ہوئے لڑکے بھی مرحوم باپ کے وارث ہوتے ہیں۔

ویریہ کو وبچار میں کھونے والا از حد جاہل ہے۔

۱۴۲۔ اب اس پر عورت اور مرد کو دھیان رکھنا چاہیئے کہ ویرج اور رج کو بے بہا سمجھیں۔ جو کوئی اس بیش قیمت چیز کو بیگانی عورت۔ رنڈی یا برے مردوں کی صحبت میں کھوتے ہیں۔ وہ بڑے بے عقل ہوتے ہیں۔ کیونکہ کسان یا مالی جاہل ہو کر بھی اپنے کھیت یا باغیچہ کے سوائے اور کہیں بیج نہیں بوتے۔ جبکہ معمولی بیج اور جاہل کا ایسا دستور ہے۔ تو جو شخص سب سے اعلےٰ انسانی جسم کے درخت کے بیج کو برے کھیت میں بوتا ہے۔ وہ بڑا ہی بیوقوف ہے۔ کیونکہ اس کا پھل اسکو نہیں ملتا۔ اور "आत्मा वै जायते पुत्रः"

بیٹا باپ کا آتما ہے

۱۴۳۔ یہ برہمن گرنتھوں کا قول ہے۔

نرکت ۳۔۴۔

अङ्गादङ्गात्सम्भवसि हृदयादधिजायसे ।
आत्मा वै पुत्रनामासि स जीव शरदः शतम् ॥ निरु० ३ । ४ ॥

अन्यमिच्छस्व सुभगे पतिं मत् ॥ ऋ० ॥ मं० १० । सू० १० ॥

رگ ۱۰-۱۰-۱۰

جب خاوند اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو۔ تب اپنی عورت کو اجازت دیوے کہ "اے نیک بخت اولاد کی خواہش کرنیوالی عورت! تو مجھ سے علاوہ دوسرے خاوند کی خواہش کر۔ کیونکہ اب مجھ سے تو اولاد نہ ہوسکے گی۔ تب عورت دوسرے کے ساتھ نیوگ کرکے اولاد پیدا کرلے۔ لیکن اس بیاہے عالی حوصلہ خاوند کی خدمت میں کمربستہ رہے۔ ویسے ہی عورت بھی جب بیماری وغیرہ میں پھنسکر اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو۔ تب اپنے خاوند کو اجازت دے کہ اے مالک! آپ اولاد کی امید مجھ سے چھوڑکر کسی دوسری بیوہ عورت سے نیوگ کرکے اولاد پیدا کیجئے ٭

تاریخی واقعات | ۱۳۹- جیسا کہ پانڈو راجا کی عورت کنتی اور مادری وغیرہ نے کیا۔ اور جیسا ویاس جی نے چترانگد اور وچتر ویرج کے مرجانے پر ان اپنے بھائیوں کی عورتوں سے نیوگ کرکے امبکا سے دھرت راشٹر اور امبالیکا سے پانڈو اور داسی سے ودُر کو پیدا کیا۔ اس قسم کے تاریخی واقعات بھی اس بارہ میں ثبوت ہیں ٭

प्रोषितो धर्मकार्यार्थं प्रतीक्ष्योऽष्टौ नरः समाः ।

विद्यार्थं षड् यशोऽर्थं वा कामार्थं त्रींस्तु वत्सरान् ॥ १ ॥

वन्ध्याष्टमेऽधिवेद्याब्दे दशमे तु मृतप्रजा ।

एकादशे स्त्रीजननी सद्यस्त्वप्रियवादिनी ॥ २ ॥

मनु० (९ । ७६ । ८१)

منوسمرتی کے شلوک | ۱۴۰- بیاہا خاوند دھرم کی غرض سے غیر ملک میں گیا ہو تو بیاہی عورت آٹھ برس، اگر علم و نیک نامی کے لئے گیا ہو تو چھ برس اور دولت وغیرہ مقصد کے لئے گیا ہو تو تین برس تک انتظار کرے۔ پھر نیوگ کرکے اولاد پیدا کرلے۔

جب شادی شدہ خاوند دوے۔ تب نیوگ شدہ خاوند سے قطع تعلق

देवराद्वा सपिण्डाद्वा स्त्रिया सम्यङ् नियुक्तया ।

प्रजेप्सिताधिगन्तव्या सन्तानस्य परिक्षये ॥ १ ॥

ज्येष्ठो यवीयसो भार्यां यवीयान्वाग्रजस्त्रियम् ।

पतितौ भवतो गत्वा नियुक्तावप्यनापदि ॥ २ ॥

औरसः क्षेत्रजश्चैव ॥ ३ ॥

منو ۹-۵۹-۵۸-۶۰-۳۹۰

منو کے تین پرمان | ۱۴۷- یہ سب منو جی نے لکھا ہے۔ کہ سپنڈ یعنے خاوند کی چھ پشتوں میں خاوند کے چھوٹے یا بڑے بھائی یا اپنی ذات والے نیز اپنے سے اعلیٰ ذات والے مرد سے بیوہ عورت کا نیوگ ہونا چاہیئے۔ بشرطیکہ وہ رنڈوا مرد یا بیوہ عورت اولاد پیدا کرنے کی خواہش کرتے ہوں۔ یا جب اولاد بالکل نہ ہو تب نیوگ ہو۔

اگر آپت کال یعنی پیدائش اولاد کی خواہش (ضرورت) کے بغیر بڑے بھائی کی عورت سے چھوٹے کا اور چھوٹے کی عورت سے بڑے بھائی کا نیوگ۔ اور نیز اولاد پیدا ہو جانے پر دوبارہ وہ نیوگ شدہ آپس میں صحبت کریں۔ تو اپنے دھرم سے گرے ہوئے سمجھے جائیں۔

مطلب یہ کہ ایک نیوگ میں دوسرے لڑکے کے حمل رہنے تک نیوگ کی حد ہے۔ اس کے پیچھے صحبت نہ کریں اور اگر دونوں کے لئے نیوگ ہوا ہو۔ تو چوتھے حمل تک۔

حاصل کلام مذکورہ بالا طریق سے دس اولاد تک ہو سکتے ہیں۔ پیچھے شہوت پرستی سمجھی جاتی ہے۔ اس سے پتت یعنی گرے ہوئے گنے جاتے ہیں۔

اگر بیاہی عورت مرد بھی دسویں حمل سے زیادہ صحبت کریں۔ تو شہوت پرست اور قابل مذمت ہوتے ہیں یعنی بیاہ یا نیوگ اولاد ہی کیلئے کئے جاتے ہیں۔ اندھا دھند شہوت رانی کے لئے نہیں۔

خاوند کی زندگی میں نیوگ | ۱۴۸- سوال نیوگ مرنے پیچھے ہی ہوتا ہے۔ یا خاوند کے جیتے جی ؟

جواب جیتے جی ہوتا ہے۔

اس کو عمل میں لانے والی ہو۔

तामनेन विधानेन निजो विन्देत देवरः ॥ मनु०

اسی بارہ میں منو کا پرمان	۱۳۵۔ اگر کنواری عورت بیوہ ہو جائے۔ تو خاوند کا حقیقی چھوٹا بھائی اس سے بیاہ کر سکتا ہے۔
نیوگ کی تعداد	۱۳۶۔ سوال۔ ایک عورت یا مرد کتنے نیوگ کر سکتے ہیں۔ اور بیاہ ہے اور نیوگ شدہ خاوندوں کے نام کیا ہوتے ہیں؟ (منو ۹۔ ۶۹)

सोमः प्रथमो विविदे गंधर्वो विविद उत्तरः ।

तृतीयो अग्निष्टे पतिस्तुरीयस्ते मनुष्यजाः ॥

ऋ० ॥ मं० १० । सू० ८५ । मं० ४० ॥ رگ ۱۰۔ ۸۵۔ ۴۰

اے عورت! تجھ کو جو پہلا بیاہا خاوند ملتا ہے۔ اس کا نام سوم ہے۔ اپن وغیرہ اوصاف والا ہونے سے سوم ہے۔ جو دوسرا نیوگ سے حاصل ہوتا ہے وہ گندھرو۔ جو دو کے پیچھے تیسرا خاوند ہوتا ہے۔ وہ بہت حرارت رکھنے والا اگنی نام والا ہے۔ جو تیسرے چوتھے سے لے کر گیارھویں تک نیوگ سے خاوند ہوتے ہیں۔ وہ منش نام سے موسوم ہوتے ہیں۔

اور جیسے **इमां त्वमिन्द्र** اس منتر سے گیارھویں مرد تک عورت نیوگ کر سکتی ہے۔ ویسے مرد بھی گیارھویں عورت تک نیوگ کر سکتا ہے۔

سوال۔ ایکادش لفظ سے دس لڑکے اور گیارھواں خاوند کیوں نہ شمار کریں۔

جواب۔ اگر ایسا ترجمہ کرو گے تو۔ **"विधवेव देवरम्"**

اور **"देवरः कस्माद् द्वितीयो वर उच्यते"** **"अरेबुद्धि"**

ان وید کے حوالجات سے الٹے معنے ہوں گے۔ کیونکہ تمہارے ترجمے سے دوسرے خاوند کا کرنا ہی نہیں ہو سکتا۔

کو حاصل کرکے بیوہ عورت بھی اولاد پیدا کرے

دیور لفظ کے معنی | ۱۲۲۔ سوال۔ اگر کسی کا چھوٹا بھائی ہی نہ ہو۔ تو بیوہ نیوگ کس کے ساتھ کرے۔؟

جواب۔ دیور کے ساتھ۔ لیکن "دیور" لفظ کے معنی جیسے تم سمجھتے ہو۔ ویسے نہیں دیکھو نروکت میں۔

देवरः कस्माद् द्वितीयो वर उच्यते ॥ निरु० अ० ३ । खं० १५ ॥

نروکت ص ۱۵۔

دیور اس کو کہتے ہیں۔ کہ جو بیوہ کا دوسرا خاوند ہوتا ہے۔ چاہے چھوٹا بھائی یا بڑا بھائی۔ یا اپنے ورن یا اپنے سے اونچے ورن والا ہو۔ جس سے نیوگ کرے۔ اسی کا نام دیور ہے۔

دوسرے منتر کے معنے | ۱۲۳۔ اے بیوہ عورت! تو اس مرے ہوئے خاوند کی امید چھوڑ کر باقی مردوں میں سے دوسرے زندہ خاوند کو حاصل کر اور اس بات کا خیال اور یقین رکھ کر اگر تجھ بیوہ کے دوبارہ پانی گرہن یعنے نیوگ کرنے والے خاوند کے لئے نیوگ ہوگا۔ تو پیدا شدہ بچہ اسی نیوگ کرنیوالے خاوند کا ہوگا۔ اور اگر تو اپنے لئے نیوگ کرے گی۔ تو یہ اولاد تیری ہوگی۔ اور نیوگ کرنے والا مرد بھی اسی اصول کی پابندی کرے۔

अदेवृघ्न्यपतिघ्नीहैधि शिवा पशुभ्यः सुयमाः सुवर्चाः ।
प्रजावती वीरसूर्देवृकामा स्योनेममग्निं गार्हपत्यं सपर्य ॥
अथर्व० ॥ कां० १४ । अनु० २ । मं० १८ ।

تیسرے منتر کا پرمان | ۱۲۴۔ اے پتی اور دیور کو دکھ نہ دینے والی عورت! اس گرہستھ آشرم میں تو جیوانوں کے ساتھ بھلائی کرنے والی اچھی طرح دھرم کے اصول پر عمل کرنیوالی۔ خوبصورت۔ تمام شاستروں کو جاننے والی اولاد پیدا کرنے والی بہادر لڑکوں کے جننے والی۔ دیور کی خواہش کرنیوالی۔ سکھ دینے والی۔ پتی یا دیور کو حاصل کرکے گرہستھ کے متعلق جو اگنی ہوتر ہے

نیوگ کی ضرورت کب ہو سکتی ہے

۱۲۸۔ جب بیاہ کئے ہوئے مرد کو کوئی کنواری لڑکی اور بیوہ عورت کو کوئی کنوارا مرد پسند نہ کرے گا۔ تب مرد اور عورت کو نیوگ کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اور یہی دھرم ہے کہ جیسے کے ساتھ ویسے کا ہی رشتہ ہونا چاہیئے۔

نیوگ میں پرمان

۱۲۹۔ سوال جیسے بیاہ کے لئے وید آدی شاستروں کی سند ہے۔ ویسے نیوگ میں سند ہے یا نہیں؟

جواب۔ اس بارہ میں بہت سی سندات ہیں۔ دیکھو اور سنو۔

कुहस्विद्दोषा कुह वस्तोरश्विना कुहाभिपित्वं करतः कुहोषतुः। को वां शयुत्रा विधवेव देवरं मर्यं न योषा कृणुते सधस्थ आ॥ ऋ०॥ मं० १०। सू० ४० मं० २॥

उदीर्ष्व नार्यभि जीवलोकं गतासुमेतमुप शेष एहि। हस्तग्राभस्य दिधिषोस्तवेदं पत्युर्जनित्वमभि सं बभूथ॥

ऋ०॥ मं० १०। सू० १८। मं० ८॥

پہلے منتر کے معنے

۱۳۰۔ اے عورت مرد! جیسے دیور کے ساتھ بیوہ یکجا ہوتی ہے اور بیاہی عورت اپنے خاوند سے ہمبستری کر کے اولاد کو بہتر طور پر پیدا کرتی ہے ویسے تم دونوں بیاہتا عورت مرد کہاں رات[1] اور کہاں[2] دن میں بسے تھے؟ کہاں[3] اشیاء کو حاصل کیا۔؟ اور کس وقت کہاں[4] رہتے رہے۔؟ تمہارے سونے کی جگہ (گھر) کہاں ہے؟ نیز کون ہو۔ یا کس ملک کے رہنے والے ہو؟

پہلے منتر کا نتیجہ

۱۳۱۔ اس سے یہ ثابت ہوا۔ کہ اپنے ملک یا غیر ملک میں شادی شدہ مرد عورت اکٹھے ہی رہیں۔ اور بیاہے خاوند کی مانند نیوگ شدہ خاوند

---

[1] رات کہاں بسر کرتے تھے یعنی گھر کہاں تھا۔

[2] یعنی دن میں کہاں رہا کرتے تھے۔ یعنی کہاں کاروبار کرتے تھے۔

[3] اب کس دیش یا مقام پر کاروبار کرتے ہو۔

[4] کس کس جگہ۔ اور کب کب اور کیا کیا کاروبار کرتے رہے ہو۔

بھی ہونی چاہیئے۔ یعنے جب عورت مرد کا نیوگ ہونا ہو۔ تب اپنے خاندان میں مرد عورتوں کے سامنے ظاہر کریں۔ کہ ہم دونوں اولاد پیدا کرنے کی غرض سے نیوگ کرتے ہیں۔ جب نیوگ کا مُدعا پورا ہو جائے گا۔ تب ہمارا قطع تعلق ہو گا۔ اگر اس کے برخلاف کریں۔ تو گنہگار۔ اور پنچایت یا راجا کی سزا کے مستوجب ہوں۔ مہینے میں ایک بار گربھادان کا کام کریں گے۔ حمل کے قیام کے ایک برس بعد تک جدا رہیں گے۔

نیوگ کس ورن سے ہو ۱۲۴۔ سوال۔ نیوگ اپنے ورن میں ہونا چاہیئے۔ یا دیگر ورنوں کے ساتھ بھی؟

جواب۔ اپنے ورن میں یا اپنے سے اونچے ورن والے مرد کے ساتھ یعنی ویش عورت۔ ویش کھشتری۔ اور براہمن مرد کے ساتھ کھشترانی۔ کھشتری اور براہمن کے ساتھ۔ اور براہمنی براہمن کے ساتھ نیوگ کر سکتی ہے۔

مذکورہ بالا طریق کا مُدعا ۱۲۵۔ اس کا مُدعا یہ ہے۔ کہ ویرج برابر یا افضل ورن کا ہونا چاہیئے اپنے سے ادنیٰ ورن کا نہیں۔

دھرمی اولاد کی پیدائش کا مُدعا ۱۲۶۔ عورت اور مرد کی پیدائش کا یہی مدعا ہے۔ کہ دھرم سے یعنی وید کے حکم کے مطابق بیاہ یا نیوگ سے اولاد پیدا کریں۔

دوجوں میں ایک ہی بار بیاہ ۱۲۷۔ سوال۔ مرد کو نیوگ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ کیونکہ وہ دوسرا بیاہ کر لے گا؟

جواب۔ ہم لکھ آئے ہیں کہ دوجوں میں عورت اور مرد کا ایک ہی بار بیاہ ہونا وید آدی شاستروں میں لکھا ہے دوسری بار نہیں۔

کنوارے اور کنواری ہی کے بیاہ ہونے میں انصاف اور بیوہ عورت کے ساتھ کنوارے مرد اور کنواری عورت کے ساتھ رنڈوے مرد کے بیاہ ہونے میں بے انصافی یعنی پاپ ہے۔ جیسے بیوہ عورت کے ساتھ کنوارا بیاہ نہیں کرنا چاہتا۔ ویسے ہی بیاہ شدہ یعنی عورت سے مجامعت کئے ہوئے مرد کے ساتھ کنواری بھی بیاہ کرنے کی خواہش نہ کرے گی۔

نہ ہونی چاہیئے۔ ہاں جو زناکار مرد یا عورت ہوتے ہیں۔ وہ بیاہ ہونے پر بھی بدفعلی سے نہیں بچتے +

نیوگ کے کرنے میں گناہ نہیں

۱۲۱۔ سوال۔ ہم کو نیوگ کی بات میں گناہ معلوم ہوتا ہے؟

جواب۔ اگر نیوگ کی بات میں گناہ مانتے ہو۔ تو بیاہ میں گناہ کیوں نہیں مانتے گناہ تو نیوگ کے روکنے میں ہے۔ کیونکہ ایشور کے قواعد پیدائش کے مطابق عورت و مرد کا فطرتی عمل رُک ہی نہیں سکتا۔ بجز تارک الدنیا عالم باکمال لوگیوں کے۔

کیا اسقاط حمل سے بچہ کشی اور بیوہ عورت اور رنڈوے مردوں کی سخت تکلیف کو گناہ نہیں گنتے ہو؟ کیونکہ جب تک وہ جوانی میں ہیں۔ دل میں اولاد کی پیدائش اور شہوت کی خواہش رکھنے والوں اور سرکار یا برادری کے قاعدہ سے رکاوٹ ہونے پر خفیہ خفیہ بدفعلی بدچلنیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اس زناکاری اور بدفعلی کے روکنے کی ایک ہی عمدہ تدبیر ہے۔ کہ اگر نفس پر قادر رہ سکیں یعنی بیاہ یا نیوگ بھی نہ کریں۔ تو ٹھیک ہے۔ لیکن جو ایسے نہیں ہیں۔ ان کا بیاہ اور آپت کال یعنی لاچاری کی حالتوں میں نیوگ ضرور ہونا چاہیئے +

نیوگ اور وواہ کے فوائد

۱۲۲۔ اس سے زناکاری کا کم ہونا۔ محبت سے عمدہ اولاد ہوکر انسانوں کی ترقی ہونا ممکن ہے۔ اور حمل کا اسقاط کرانا بالکل بند ہوجاتا ہے +

رذیل مردوں سے اعلیٰ عورت اور رنڈی وغیرہ رذیل عورتوں سے اعلیٰ مردوں کی زناکاری اعلیٰ خاندان کا کلنک اور نسل کا قطع ہونا۔ عورت مردوں کی تکلیف اور اسقاط حمل وغیرہ بدفعلیوں کا بیاہ اور نیوگ سے دفعیہ ہوجاتا ہے۔ اس لئے نیوگ کرنا چاہیئے +

نیوگ کی رسومات

۱۲۳۔ سوال۔ نیوگ میں کیا کیا بات ہونی چاہیئے؟

جواب۔ جیسے علانیہ بیاہ۔ ویسے علانیہ نیوگ۔ جس طرح بیاہ میں نیک اشخاص کی صلاح اور دولہا دولہن کی رضامندی ہوتی ہے۔ ویسے نیوگ

اولاد پیدا کرنے کی اجازت دید میں ہے۔

इमां त्वमिन्द्र मीढ्वः सुपुत्रां सुभगां कृणु ।
दशास्यां पुत्राना धेहि पतिमेकादशं कृधि ॥

ऋ० ॥ मं० १० । सू० ८५ । मं० ४५ ॥ رگ ۱۰-۸۵-۴۵

ویدمنتر کا پرمان

۱۱۸۔ اے ویریہ سینچنے کے قابل طاقتور مرد! اس بیاہی عورت یا بیوہ عورتوں کو نیک اولاد والی اور خوش نصیب کر۔ اس بیاہی عورت میں دس اولاد پیدا کر۔ اور گیارہویں عورت کو مان۔ اے عورت! تو بھی بیاہے مرد یا نیوگ شدہ مردوں سے دس بچے پیدا کر اور گیارہویں خاوند کو سمجھ +

زیادہ اولاد پیدا کرنے کی خرابیاں

۱۱۹۔ وید کے اس حکم کے مطابق براہمن کھشتری اور ویش ورن والی عورت اور مرد دس دس اولاد سے زیادہ پیدا نہ کریں۔ کیونکہ زیادہ کرنے سے اولاد کمزور۔ کم عقل۔ کم عمر ہوتی ہے۔ اور عورت و مرد بھی کمزور کم عمر اور بیمار ہو کر بڑھاپے میں بہت سا دکھ پاتے ہیں۔

نیوگ زناکاری نہیں ہے

۱۲۰۔ سوال۔ یہ نیوگ کی بات زناکاری کی مانند نظر آتی ہے؟

جواب۔ جیسے بغیر بیاہے لوگوں کی (مجامعت) زناکاری ہوتی ہے۔ ویسے جو نیوگ شدہ نہیں۔ ان کی زناکاری کہلاتی ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ جیسا قاعدے کے مطابق بیاہ ہونے پر زناکاری نہیں کہلاتی۔ تو باقاعدہ نیوگ ہونے پر زناکاری نہ کہی جائے گی۔ جیسے ایک کی لڑکی کا دوسرے کے کمار کے ساتھ شاستر کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق بیاہ ہونے پر مجامعت میں زناکاری یا گناہ یا شرم نہیں ہوتی ویسے ہی وید شاستروں کے فرمان کے مطابق نیوگ میں زناکاری گناہ اور شرم نہ ماننی چاہیئے +

سوال۔ ہے تو ٹھیک۔ لیکن یہ بیسوا کا سا کام نظر آتا ہے۔

جواب۔ نہیں کیونکہ رنڈی بازی میں کوئی مقرر آدمی یا کوئی قاعدہ نہیں ہے اور نیوگ میں بیاہ کی مانند قواعد ہیں۔ جیسے دوسرے کو لڑکی دینے اور بیاہ کے بعد دوسرے کے ساتھ مجامعت میں شرم نہیں ہوتی۔ ویسے ہی نیوگ میں بھی

میں کوشش کیا کرتے ہیں۔ اور نیوگ شدہ عورت مرد اپنے اپنے گھر کے کام کیا کرتے ہیں۔

پنر بواہ اور نیوگ کے قواعد ۱۱۲۔ سوال۔ بواہ اور نیوگ کے قواعد یکساں ہیں۔ یا مختلف؟

جواب۔ کچھ تھوڑا سا فرق ہے۔ جس قدر کہ اوپر کہہ آئے اور یہ (۶) کہ بیاہی عورت مرد ایک خاوند ایک ہی عورت ملکر دس اولاد پیدا کر سکتے ہیں۔

نیوگ سے اولاد ۱۱۳۔ مگر نیوگ شدہ عورت مرد دو یا چار سے زیادہ اولاد پیدا نہیں کر سکتے۔

کنواروں کا نیوگ منع ۱۱۴ (۷) ماسوا اس کے جیسے کنوارے اور کنواری کا بیاہ ہوتا ہے۔ ویسے جس کی عورت یا مرد مر جاتا ہے۔ انہی کا نیوگ ہوتا ہے۔ کنوارے کنواری کا نہیں۔

نیوگ شدہ مرد عورت سوائے رِتو دان کے اکٹھے نہیں ہو سکتے ۱۱۵۔ (۸) جس طرح بیاہی عورت مرد ہمیشہ اکٹھے رہتے ہیں۔ ویسے نیوگ شدہ عورت مرد کا برتاؤ نہیں۔ بلکہ بغیر رِتو دان[1] کے وقت کے اکٹھے نہ ہوں۔

دوسرے حمل کے ٹھیرنے کے بعد قطع تعلق ۱۱۶۔ (۹) اگر عورت اپنے لئے نیوگ کرے۔ تو جب حمل ٹھیر جائے۔ اسی دن سے عورت مرد کا تعلق قطع ہو جاتا ہے اور اگر مرد اپنے لئے کرے تو بھی حمل کے ٹھیرنے سے تعلق قطع ہو جاتا ہے۔ لیکن وہی نیوگ شدہ عورت دو تین برس تک اُن لڑکوں کی پرورش کر کے نیوگ شدہ مرد کو دے دیوے۔

نیوگ سے دس اولاد ۱۱۷۔ گویا ایک بیوہ عورت دو اولاد اپنے لئے اور دو دو دیگر چار نیوگ شدہ مردوں کے لئے پیدا کر سکتی ہے۔ اور ایک رنڈوا مرد بھی دو اولاد اپنے لئے اور دو اور دیگر چار بیوگان کے لئے پیدا کر سکتا ہے۔ اسی طرح ملکر دس

---

[1] رِتو دان یا گربھا دان وہ فعل ہے۔ جو محض اولاد پیدا کرنے کے لئے اس وقت کیا جاتا ہے۔ جب کہ عورت حیض کی حالت سے نہا دھو کر بالکل پاک ہو جائے۔ (مترجم)

نقصوں کے سبب دوجوں میں پُتر بواہ یا ایک سے زیادہ بواہ کبھی نہ ہونے چاہئیں +

سوال- جب قطع نسل ہو جائے تب بھی اس کا خاندان معدوم ہو جائیگا۔ اور عورت مرد زناکاری وغیرہ میں لگ کر اسقاط حمل وغیرہ بہت سی بدفعلیاں کرینگے۔ اس لئے پُتر بواہ ہونا اچھا ہے +

جواب- نہیں نہیں۔ کیونکہ اگر عورت مرد برہمچریہ میں قائم رہنا چاہیں تو کوئی بھی خرابی برپا نہ ہوگی۔ اور اگر خاندان کے سلسلہ کو جاری رکھنے کے لئے کسی اپنی ذات والے کا لڑکا گود لے لیں گے۔ تو اس سے خاندان چلے گا۔ اور زناکاری بھی نہ ہوگی۔ اور اگر برہمچریہ نہ رکھ سکیں۔ تو نیوگ کر کے اولاد پیدا کر لیں۔

پُتر وواہ اور نیوگ میں فرق

۱۱۱-سوال- پُتر وواہ اور نیوگ میں کیا فرق ہے؟

جواب- پہلا بیاہ کرنے میں لڑکی اپنے باپ کا گھر چھوڑ خاوند کے گھر جاتی ہے۔ اور اس کا باپ سے زیادہ تعلق نہیں رہتا۔ مگر نیوگ کی صورت میں عورت اسی بیاہے خاوند کے گھر میں رہتی ہے۔

دوسرا اسی بیاہی عورت کے لڑکے اسی بیاہے خاوند کے وارث ہوتے ہیں۔ مگر نیکتا عورت (جس نے نیوگ کیا ہو) کے لڑکے دیریہ داتا کے بیٹے کہلاتے ہیں۔ (چاہے عورت نے نیوگ اپنی اولاد کے لئے کیا ہو) نہ اس کا گوتر ہوتا ہے اور نہ اس کا اختیار اُن لڑکوں پر رہتا ہے۔ بلکہ دے متوفی خاوند کے بیٹے کہلاتے ہیں۔ اسی کا گوتر رہتا ہے۔ اور اسی کی جائداد کے وارث ہو کر اس گھر میں رہتے ہیں۔

تیسرا بیاہی عورت مرد کو باہم خدمت اور پرورش کرنی لازمی ہے۔ مگر نیکت (نیوگ شدہ) عورت مرد کا اس قسم کا کوئی تعلق نہیں رہتا۔

چوتھا بیاہی عورت مرد کا تعلق دونوں کی موت تک رہتا ہے۔ مگر نیوگ شدہ عورت مرد کا تعلق کاریہ کے بعد چھوٹ جاتا ہے۔

پانچواں بیاہی عورت مرد باہم گھر کے کاموں کو سرانجام دینے

جواب۔ ایک وقت میں نہیں +

سوال۔ کیا مختلف وقتوں میں ایک سے زیادہ بیاہ ہونے چاہئیں +

جواب۔ ہاں۔ جیسے۔

منو ۹-۱۷۶

सा चेदक्षतयोनिः स्याद्गतप्रत्यागतापि वा ।

पौनर्भवेन भर्त्रा सा पुनः संस्कारमर्हति ॥ म० [६ । ७६]

دوجوں میں عقدثانی

۱۰۹۔ جس عورت یا مرد کا پانی گرہن ماتر سنسکار ہوا ہو (محض رسومات شادی ادا ہوئی ہوں) اور میل نہ ہوا ہو یعنی جو اکھشت یونی استری (باکرہ عورت) اور اکھشت ویرج مرد ہو۔ ان کا دوسری عورت یا مرد کے ساتھ پُنر وواہ (مکرر ازدواج) ہونا چاہیئے +

اس سے کیا نتیجہ نکلا۔ کہ برہمن کھشتری ورنوں میں اکھشت یونی عورت اور اکھشت ویرج مرد (جن کی مجامعت ہو چکی ہو) کا پُنر وواہ (مکرر بیاہ) نہ ہونا چاہیئے +

۱۱۰۔ سوال۔ پُنر وواہ میں کیا نقص ہے +

جواب۔ پہلا عورت و مرد میں محبت کا کم ہونا۔ کیونکہ جب چاہے۔ تب مرد کو عورت اور عورت کو مرد چھوڑ کر دوسرے کے ساتھ تعلق پیدا کر لیں گے +

دوسرا جب عورت اپنے خاوند کے مرنے پر یا مرد اپنی عورت کے مرنے کے پیچھے دوسرا بیاہ کرنا چاہیں۔ تب پہلی عورت کی یا پہلے خاوند کی جائداد کو اڑا لیجانا اور اُن کے کنبہ والوں کا اُن سے جھگڑا کرنا +

تیسرا بہت سے اچھے خاندانوں کا نام و نشان مٹ کر ان کی جائداد کا برباد ہو جانا +

چوتھا۔ پتی برت[1] اور استری برت دھرموں کا برباد ہونا۔ اس قسم کے

[1] پتی برت سے خاوند کی حلف اور استری برت سے زوجہ کی حلف مراد ہے۔ مکرر وواہ سے یہ حلف ٹوٹ جاتی ہے۔ کیونکہ دونوں نے بیاہ کے وقت پرمیشور کو حاضر ناظر جان کر قسمیہ عہد کیا تھا کہ اپنی حین حیات تک کسی دوسرے کے ساتھ بیاہ نہیں کرینگے۔ (مترجم)

حفاظت ایسی کرنی کہ جس سے کوئی چیز تلف نہ ہونے پائے۔

شودروں کے خاص فرائض

۱۰۴۔ شودر سب خدمتوں میں ہوشیار۔ کھانا پکانے کے علم میں ماہر ہو۔ نہایت محبّت سے دُوجوں کی خدمت کو اُنہی سے اپنی روزی بسر کرے اور دُوج لوگ اس کے کھانے پینے۔ پوشاک۔ مکان بیاہ وغیرہ میں جو کچھ خرچ ہو۔ سب کچھ دیں۔ یا ماہوار تنخواہ دیا کریں +

چاروں ورنوں کا باہمی برتاؤ

۱۰۵۔ چاروں ورنوں کو باہم محبّت۔ فیض رسانی۔ نیک سلوک رنج وراحت نفع ونقصان میں ہم خیال ہو کر سلطنت اور رعیت کی ترقی میں دل وجان اور مال کو صرف کرتے رہنا چاہئے۔

عورت مرد کی جدائی کبھی نہ ہو

۱۰۶۔ عورت و مرد کا بچھوڑا کبھی نہ ہونا چاہئے کیونکہ

منو ۹-۱۳

पानं दुर्जनसंसर्गः पत्या च विरहोऽटनम् ।

स्वप्नोऽन्यगेहवासश्च नारीसंदूषणानि षट् ॥ मनु० [९ । १३

(۱) شراب۔ گوشت وغیرہ نشہ دار چیزوں کا پینا (۲) بُرے آدمیوں کی صحبت (۳) خاوند سے جُدائی (۴) اکیلی اِدھر اُدھر بے فائدہ یا پاکھنڈی وغیرہ کے درشن کے بہانہ سے پھرتے رہنا (۵) اور بیگانے گھر میں جاکر سونا (۶) یا بُود و باش اختیار کرنا۔ یہ چھ عیب عورت کو داغ لگانے والے ہیں۔ اور یہ مردوں کے لئے بھی ایسے ہی باعث ذلت ہیں +

خاوند اور عورت کی جُدائی دو قسم کی ہوتی ہے۔

استری پُرش کی جدائی

۱۰۷۔ اوّل کہیں کام کے لئے ممالک غیر میں جانا اور دُوسرے موت سے جُدائی ہو جانی۔

اِن میں سے اوّل کا علاج یہی ہے۔ کہ دور ملک میں سفر کے لئے جاوے تو عورت کو بھی ساتھ رکھے۔ اس کا مدعا یہ ہے۔ کہ بہت عرصہ تک جُدائی نہ رہنے پائے +

نیوگ دواہ اور نیوگ

۱۰۸۔ سوال۔ عورت اور مرد کے ایک سے زیادہ بیاہ ہونے چاہئیں یا نہیں؟

کو چھوڑ دے ۔

ایسے کئے بغیر علم کبھی نصیب نہیں ہوتا ۔ پس ۔

ایسے ہی شخص کو علم نصیب ہوتا ہے ۔ جو عیش و آرام کو چھوڑ دے ۔

सत्ये रतानां सततं दान्तानामूर्ध्वरेतसाम् ।

ब्रह्मचर्यं दहेद्राजन् सर्वपापान्युपासितम् ॥

حصول علم کے لئے مجرد رہنا

۱۰۰ ۔ ہمیشہ نیک چال پر چلنے والے نفس پر غالب اور جن کا ویرج کبھی نہیں خارج ہوتا ۔ انہی کا برہمچریہ سچا اور وہ ہی عالم ہوتے ہیں ۔

برہمن کے خاص فرائض

۱۰۱ ۔ اس لئے اُستاد اور طالب علموں کو نیک صفتوں والا ہونا چاہئے ۔ استاد ایسی کوشش کیا کریں ۔ کہ جس سے شاگرد سچ بولنے ماننے اور کرنے والے ۔ مہذب ۔ نفس پر غلبہ رکھنے والے نیک خصلت ۔ نیک چلن اور جسم اور آتما کی پوری طاقت بڑھا کر سارے وید وغیرہ شاستروں کے جاننے والے ہوں ۔ ہمیشہ اُن کی بد حرکات چھڑاتے اور علم پڑھانے میں کوشش کیا کریں ۔ اور طالب علم ہمیشہ نفس پر قادر ۔ شانت ۔ پڑھانے والوں سے محبت کرنے والے ۔ سوچنے کی عادت والے ۔ محنتی ہو کر ایسی کوشش کریں کہ جس سے پورا علم ۔ پوری عمر ۔ پورا دھرم اور کوشش کرنا آجائے وغیرہ ۔ یہ سب برہمن ورن کے کام ہیں ۔

کھشتریوں کے خاص فرائض

۱۰۲ ۔ کھشتریوں کا فرض راج دھرم میں کہیں گے ۔

ویشوں کے خاص فرائض

۱۰۳ ۔ ویشوں کے فرائض یہ ہیں ۔ کہ برہمچریہ وغیرہ سے وید وغیرہ ودیا پڑھ کر بیاہ کرنا ۔ ملکوں کی زبانیں سیکھنا ۔ کئی قسم کی تجارت کے طریقے ۔ اِن کے نرخ جاننا ۔ بیچنا ۔ خریدنا ۔ ممالک غیر میں جانا آنا ۔ فائدہ کے لئے کام کو شروع کرنا ۔ مویشیوں کی پرورش اور زراعت کی ترقی ہوشیاری سے کرنی کرانی ۔

دولت کا بڑھانا اور بڑھا کر علم اور دھرم کی ترقی میں خرچ کرنا ۔ راستگو ہو کر مکرو فریب چھوڑ کر ۔ سچائی کے ساتھ سب قسم کا بیوپار کرنا ۔ اور سب چیزوں کی

विदुर प्रजागर [अ० ३२]

یہ شلوک بھی مہابھارت اُدیوگ پرب وِدر پرجاگر باب ۳۲ کے ہیں۔

بیوقوف کی علامات

۹۸ ۔ (ارتھ) (۱) جس نے کوئی شاستر نہ پڑھا نہ سُنا۔ مگر نہایت مغرور مفلس ہوکر بڑے بڑے خیالی پلاؤ پکانے والا۔ بغیر کام کئے چیزوں کے ملنے کی خواہش کرنے والا ہو۔ اس کو عقلمند لوگ ابلہ یا موڑھ کہتے ہیں۔

(۲) جو بغیر بلائے مجلس یا کسی کے گھر میں داخل ہو۔ اعلیٰ مسند پر بیٹھنا چاہے۔ بغیر پوچھے مجلس میں بہت بولے۔ ناقابل اعتبار چیز یا انسان میں اعتقاد رکھے وہی ابلہ (بیوقوف) اور سب آدمیوں میں ادنےٰ کہاتا ہے۔

جہاں ایسے آدمی اُستاد۔ اُپدیشک۔ گورو۔ اور قابل عزّت مانے جاتے ہیں۔ وہاں جہالت۔ ادہرم۔ ناشائستگی۔ مخالفت اور پھوٹ بڑھ کر دُکھ بڑھ جاتا ہے +

اب طالب علموں کے علامات لکھتے ہیں۔

आलस्यं मदमोहौ च चापल्यं गोष्ठिरेव च ।
स्तब्धता चाभिमानित्वं तथाऽत्यागित्वमेव च ।
एते वै सप्त दोषाः स्युः सदा विद्यार्थिनां मताः ॥ १ ॥
सुखार्थिनः कुतो विद्या कुतो विद्यार्थिनः सुखम् ।
सुखार्थी वा त्यजेद्विद्यां विद्यार्थी वा त्यजेत्सुखम् ॥ २ ॥

یہ بھی وِدُر پرجاگر باب ۳۹ کے شلوک ہیں۔

طالب علم کیسے ہونے چاہئیں

۹۹ ۔ (۱) آلسیہ۔ جسم اور عقل میں سُستی۔ نشہ۔ موہ یعنی کسی چیز میں پھنسنا۔ چنچل ہونا۔ اور اِدھر اُدھر کی بیہودہ باتیں کرنا۔ سُننا۔ پڑھتے پڑھاتے رُک جانا۔ مغرور۔ غیر تارک ہونا۔ یہ سات عیب طالب علموں میں ہوتے ہیں۔ ا۔ جو ایسے ہیں ان کو علم حاصل نہیں ہوتا۔

(۲) آرام کی خواہش کرنے والے کو علم کہاں؟ اور علم پڑھنے والے کو آرام کہاں؟ کیونکہ عیش و آرام کا خواہشمند علم کو اور علم کا خواہشمند عیش و آرام

جس کے من کو عمدہ عمدہ چیزیں یعنی عیش کے سامان کشش نہ کر سکیں وہی پنڈت کہلاتا ہے۔

(۲) ہمیشہ دہرم کے کاموں پر عمل کرنے اور ادھرم کے کاموں کو ترک کرنے والا۔ پرمیشور وید اور نیک کاموں کی مذمت کرنے والا نہ ہو۔ اور پرمیشور وغیرہ میں پورا اعتقاد رکھتا ہو۔ یہی پنڈت کے کرنے اور نہ کرنے کے لائق کام ہیں۔

(۳) جو مشکل مضمون کو بھی جلد سمجھ سکے۔ بہت زمانہ تک شاستروں کو پڑھے سُنے اور سوچے۔ اور جو کچھ جانے اس کو عام کی بھلائی کے لئے لگائے خود غرضی کے لئے کوئی کام نہ کرے۔ بلا پوچھے یا بغیر مناسب موقع جانے۔ دوسرے کے معاملہ میں رائے نہ دے۔ یہی پہلی تمیز پنڈت کی ہونی چاہیئے +

(۴) جو نہ ملنے کے قابل چیز کی خواہش کبھی نہ کرے۔ ضائع یا گئی ہوئی چیز کا غم نہ کرے۔ مصیبت کے وقت موہ میں نہ پڑے۔ یعنی گھبرائے نہیں۔ وہی عقلمند پنڈت ہے +

(۵) جس کی زبان سب علموں اور سوال وجواب کے کرنے میں نہایت ہوشیار ہو جو عجیب وغریب شاستروں کے مضامین کا بیان کرنے والا ٹھیک ٹھیک دلیل دینے والا۔ اچھے حافظہ والا اور کتابوں کے صحیح معنوں کو فوراً بتانے والا ہو۔ وہی پنڈت کہلاتا ہے +

(۶) جس کی عقل سلیم سُنے ہوئے صحیح معنوں کے مطابق اور جس کی معلومات عقل کے مطابق ہوں۔ جو کبھی آریہ یعنی نیک دہارمک لوگوں کے قواعد کو نہ توڑے وہی پنڈت کے نام سے ممتاز ہو +

جہاں ایسے ایسے مرد اور عورت پڑھانے والے ہوتے ہیں۔ وہاں علم دہرم اور نیک چلنی کی ترقی ہو کر ہر روز خوشی ہی بڑھتی رہتی ہے +

پڑھانے میں نا قابل اور بیوقوف کی علامات۔

अश्रुतश्च समुन्नद्धो दरिद्रश्च महामनाः ।
अर्थांश्चाऽकर्मणा प्रेप्सुर्मूढ इत्युच्यते बुधैः ॥ १ ॥
अनाहूतः प्रविशति ह्यपृष्टो बहु भाषते ।
अविश्वस्ते विश्वसिति मूढचेता नराधमः ॥ २ ॥

کام ہیں۔ اِن کو چھوڑ کر اپنے خاوند کے ساتھ عورت اور عورت کے ساتھ خاوند ہمیشہ خوش رہیں۔

جو براہمن ورن کے ہوں۔ تو مرد لڑکوں کو پڑھاوے۔ نیز تعلیم یافتہ عورت لڑکیوں کو پڑھاوے۔ طرح طرح کے اُپدیش اور تقریر کرے۔ ان کو عالم و عالمہ بناویں عورت کا عزت کے لائق (دیوتا) خاوند اور خاوند کی پوجنیہ یعنی عزت کرنے کے لائق (دیوی) عورت ہے۔ جب تک گوروکل میں رہیں۔ تب تک ماں باپ کے مانند استادوں کو سمجھیں اور استاد اپنی اولاد کے برابر شاگردوں کو سمجھیں۔

پڑھانے والے اُستاد اور اُستانیاں کیسی ہونی چاہئیں۔

आत्मज्ञानं समारम्भस्तितिक्षा धर्मनित्यता ।
यमर्था नापकर्षन्ति स वै पण्डित उच्यते ॥ १ ॥
निषेवते प्रशस्तानि निन्दितानि न सेवते ।
अनास्तिकः श्रद्दधान एतत्पण्डितलक्षणम् ॥ २ ॥
क्षिप्रं विजानाति चिरं शृणोति,
विज्ञाय चार्थं भजते न कामात् ।
नासम्पृष्टो ह्युपयुङ्क्ते परार्थे,
तत्प्रज्ञानं प्रथमं पण्डितस्य ॥ ३ ॥
नाप्राप्यमभिवाञ्छन्ति नष्टं नेच्छन्ति शोचितुम् ।
आपत्सु च न मुह्यन्ति नराः पण्डितबुद्धयः ॥ ४ ॥
प्रवृत्तवाक् चित्रकथ ऊहवान् प्रतिभानवान् ।
आशु ग्रन्थस्य वक्ता च यः स पण्डित उच्यते ॥ ५ ॥
श्रुतं प्रज्ञानुगं यस्य प्रज्ञा चैव श्रुतानुगा ।
असंभिन्नार्यमर्यादः पण्डिताख्यां लभेत सः ॥ ६ ॥

یہ سب مہابھارت اُدیوگ پرب وِدُر پرجاگر ادھیائے ۳۲ کے شلوک ہیں۔

پنڈت کی پہچان ۹۷ - (ارتھ) ۱ - جو علم روحانی میں ماہر سمیک یعنی جو نکما سُست کبھی نہ رہے۔ راحت۔ رنج۔ نفع۔ نقصان۔ عزت۔ بے عزتی۔ مذمت تعریف میں خوشی یا غم کبھی نہ کرے۔ دھرم ہی پر ہمیشہ قائم رہے۔

دُور ہوتے ہیں۔ اس کی پابندی ہمیشہ کیا کرے کیونکہ۔

दुराचारो हि पुरुषो लोके भवति निन्दितः । منو ۴-۱۵۷

दुःखभागी च सततं व्याधितोऽल्पायुरेव च मनु० [४ । १५७]

۹۴- جو بدچلن آدمی ہے۔ وہ دُنیا میں بھلے آدمیوں کے درمیان مذمّت کو حاصل کرتا ہے۔ دُکھ بھوگ کر ہمیشہ بیمار رہ کر کم عمر والا بھی ہوتا ہے۔ اس لئے ایسی کوشش کرے کہ

यद्यत्परवशं कर्म तत्तद्यत्नेन वर्जयेत् ।

यद्यदात्मवशं तु स्यात्तत्तत्सेवेत यत्नतः ॥ १ ॥

सर्वं परवशं दुःखं सर्वमात्मवशं सुखम् ।

एतद्विद्यात्समासेन लक्षणं सुखदुःखयोः ॥ २ ॥ منو ۴-۱۵۹-۱۶۰

نتائج باغیرکام

۹۵- جو جو دوسروں کے ماتحت کام ہوں۔ ان کو کوشش سے اور جو جو خود مختاری کے کام ہوں۔ اُن پر کوشش سے عمل کرے۔ (۱) کیونکہ جو جو دُوسرے کی محتاجی ہے۔ وہ سب دُکھ اور جو جو خود مختاری ہے۔ وہ سب سُکھ یہی مختصر طور پر سُکھ دُکھ کے جاننے کا ذریعہ جاننا چاہیئے۔ (۲)

ماتحتی کے کام

۹۶- لیکن جو ایک دُوسرے کے ماتحت کام ہے۔ وہ ماتحتی ہی سے کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ عورت اور مرد کا ایک دُوسرے کے ماتحت کارویہ یعنی عورت مرد کا اور مرد عورت کا باہم محبّت کے ساتھ عمدہ سلوک کرنا زناکاری یا مخالفت کبھی نہ کرنا۔ گھر کے کام عورت کی زیر ہدایت۔ اور باہر کے کام مرد کے ماتحت رہنا بدفعلی میں پھنسنے سے ایک دُوسرے کو روکنا۔ مطلب یہ ہے۔ کہ یقین رکھنا چاہیئے کہ جب بیاہ ہوتا ہے۔ تب عورت کے ہاتھ مرد۔ اور مرد کے ہاتھ عورت بک جاتی ہے یعنی عورت اور مرد کا سب کچھ ناخن سے لیکر چوٹی تک جو کچھ ہیں۔ وہ ویرج وغیرہ ایک دُوسرے کے ماتحت ہو جاتے ہیں۔ عورت یا مرد بلا رضامندی ایک دُوسرے کے کوئی بھی کام نہ کریں۔ ان میں سے بڑی نفرت پیدا کرنے والے زناکاری یعنی رنڈی بازی اور غیر مرد کے ساتھ مجامعت وغیرہ

परलोकं नयत्याशु भास्वन्तं खशरीरिणम् ॥

मनु० [४ । २४२ । २४३]

منو ۴ - ۲۴۲ - ۲۴۳ -

دہرم ہی پرمیشور تک پہنچاتا ہے

۹۲ - اس وجہ سے پرلوک یعنی آئندہ جنم میں سکھ اور عمدہ جنم پانے کے لئے ہمیشہ دہرم کو آہستہ آہستہ اکٹھا کرتا جائے۔ کیونکہ دہرم ہی کی مدد سے بڑے مشکل دُکھ کے سمندر کو جیو پار کر سکتا ہے۔

جو انسان دہرم ہی کو افضل سمجھتا ہے۔ اور جو دہرم کا عادی ہو جانے سے آئندہ پاپ کرنے سے رُک جاتا ہے اس کو موجود بالذات اور آکاش جس کے جسم کی مانند ہے۔ اس کو پرلوک یعنی قابل دید پرمیشور کے پاس دہرم ہی جلد پہنچاتا ہے۔ اِس لئے

दृढकारी मृदुर्दान्तः क्रूराचारैरसंवसन् ।

अहिंस्रो दमदानाभ्यां जयेत्स्वर्गं तथाव्रतः ॥ १ ॥

वाच्यर्था नियताः सर्वे व.ङ्मूला वाग्विनिःसृताः

तान्तु यः स्तेनयेद्वाचं स सर्वस्तेयकृन्नरः ॥ २ ॥

आचाराल्लभते ह्यायुराचारादीप्सिताः प्रजाः ।

आचाराद्धनमक्षय्यमाचारो हन्त्यलक्षणम् ॥ ३ ॥

منو ۴ - ۲۴۶ - ۲۵۶ - ۱۵۶ -

عمدہ چال چلن سے رہنا چاہئے

۹۳ - ہمیشہ مستقل مزاجی سے کام کرنے والے حلیم طبع اپنے حواس پر قادر اور تکلیف دہ بدچلن آدمیوں سے جدا رہنے والے دھرماتما آدمی کو چاہئے۔ کہ من کو جیتے اور علم وغیرہ کے دان سے سکھ کو حاصل کرے۔

لیکن یہ بھی خیال رکھے۔ کہ کلام سے مطلب سمجھ میں آتا ہے۔ کلام ہی اس کی جڑ اور کلام ہی سے سب کاروبار پورے ہوتے ہیں۔ ایسے کلام کو جو چراتا یعنی جھوٹ بولتا ہے۔ وہ سب چوری وغیرہ گناہوں کا کرنے والا ہے

اس لئے دروغ گوئی وغیرہ پاپ کو چھوڑ۔ جس نیک چلنی یعنی برہمچریہ اور حواس پر قادر رہنے سے پوری عمر اور جس دہرم کے دستور العمل سے عمدہ اولاد اور لازوال دولت حاصل ہوتی ہے۔ اور جس دہرم کے دستور العمل سے بداوصاف

एकः पापानि कुरुते फलं भुंक्ते महाजनः ।
भोक्तारो विप्रमुच्यन्ते कर्त्ता दोषेण लिप्यते ॥ ४ ॥

منو ۴ - ۲۴۰ لغایت - ۲۴۲ -

(महाभारते उद्योग प० प्रजागरप० । अ० ३२)

मृतं शरीरमुत्सृज्य काष्ठलोष्ठसमं क्षितौ
विमुखा बान्धवा यान्ति धर्मस्तमनुगच्छति ॥ ५ ॥

مہابھارت پرجاگر پرب ادھیائے ۳۲

دہرم کی فضیلت

۹۱ - عورت اور مرد کو چاہئے - کہ جیسے پٹیکا یعنی دیمک بل کو بناتی ہے - ویسے کسی جاندار کو تکلیف نہ دے - بلکہ پرلوک یعنی پرجنم (آئندہ زندگی) کے سُکھ کے لئے آہستہ آہستہ دہرم کو جمع کریں - (۱)

کیونکہ پرلوک میں نہ ماں نہ باپ نہ لڑکا نہ عورت نہ اپنے گوتر والے مدد دے سکتے ہیں - بلکہ محض دہرم ہی مددگار ہوتا ہے - (۲)

دیکھئے اکیلا ہی جیو جنم (پیدائش) اور مرن (موت) کو حاصل ہوتا ہے - صرف دہرم کا ثمرہ جو سُکھ اور ادہرم کا مجسم ثمرہ جو دُکھ ہے - اس کو بھوگتا ہے - (۳)

یہ بھی سمجھ لو - کہ خاندان میں ایک آدمی گناہ کرکے چیزیں لاتا ہے - اور مہاجن یعنی سب خاندان اس کو بھوگتا ہے - بھوگنے والے گنہگار نہیں ہوتے بلکہ ادہرم کا کرنے والا ہی گنہگار ہوتا ہے - (۴)

جب کوئی کسی کا رشتہ دار مر جاتا ہے - اس کو مٹی کے ڈھیلے کی مانند زمین پر چھوڑ پیٹھ دے - دوست لوگ منہ پھیر کر چلے جاتے ہیں - کوئی اُس کے ساتھ جانے والا نہیں ہوتا - بلکہ صرف دہرم ہی اس کا ساتھی ہوتا ہے + (۵)

तस्माद्धर्मं सहायार्थं नित्यं सञ्चिनुयाच्छनैः ।
धर्म्मेण हि सहायेन तमस्तरति दुस्तरम् ॥ ६ ॥
धर्मप्रधानं पुरुषं तपसा हतकिल्बिषम् ।

पाखण्डियों के लक्षण

धर्मध्वजी सदालुब्धश्छाद्मिको लोकदम्भकः ।
बैडालव्रतिको ज्ञेयो हिंस्रः सर्वाभिसन्धकः ॥ १ ॥
अधोदृष्टिर्नैष्कृतिकः स्वार्थसाधनतत्परः ।
शठो मिथ्याविनीतश्च बकव्रतचरो द्विजः ॥ २ ॥

منو ۴-۱۹۵-۱۹۶

دھرم دھوجی (گندم نما جو فروش) دھرم کچھ نہ کرے۔ مگر دھرم کے نام سے لوگوں کو ٹھگے (حریص) ہمیشہ لالچ میں پھنسا ہؤا۔ فریبی۔ نشان۔ (رنگا گیدڑ) دُنیا داروں کے سامنے اپنی بڑائی کے گپوڑے مارنے والا (ایذا دہندہ) یا اوروں کے مارنے یا دُوسروں سے دشمنی رکھنے والا (سازشی) اچھے بڑوں سب سے ساز باز رکھنے والا۔ ان کو گربہ چشم یعنے بلّی کی مانند دغا باز اور کمینہ سمجھو۔

نیچی نگاہ رکھنے والا۔ تعریف کے لئے نیچی نگاہ رکھنے والا (کینہ ور) کسی نے پیسہ بھر قصور کیا ہو تو بدلے میں جان تک لینے پر مستعد (خود غرض) چاہے دھرم اور وعدہ شکنی بھی کیوں نہ ہو جائے۔ مگر مطلب نکالنے میں ہوشیار (ضدی) چاہے اپنی بات جھوٹ ہی کیوں نہ ہو۔ مگر ہٹھ نہ چھوڑنے والا (کجرپیہ) جھوٹ موٹ باہر سے نیک خصلت۔ صبر اور صاف دلی دکھانے والا۔ ان سب کو (بگلا بھگت) بگلے کی مانند کمینہ سمجھو۔

ایسی ایسی علامات والے گمراہ کُن ہوتے ہیں۔ ان کا اعتبار یا خدمت کبھی نہ کریں۔

[illegible]ः सञ्चिनुयाद्द वल्मीकमिव पुत्तिकाः ।
परलोकसहायार्थं सर्वभूतान्यपीडयन् ॥ १ ॥
नामुत्र हि सहायार्थं पिता माता च तिष्ठतः ।
न पुत्रदारं न ज्ञातिर्धर्मस्तिष्ठति केवलः ॥ २ ॥
एकः प्रजायते जन्तुरेक एव प्रलीयते ।
एकोनुभुंक्ते सुकृतमेक एव च दुष्कृतम् ॥ ३ ॥

وغیرہ رشتہ دار (باندھو) دوست (متّر) ماں (ماتا) باپ (پتا) بہن (بھگنی) بھائی (بھراتا) بھائی (بھاریا) عورت (دوہتا) بیٹی اور نوکروں سے وواد یعنی نا دا جب لڑائی بکھیڑا کبھی نہ کرے۔

अतपास्त्वनधीयानः प्रतिग्रहरुचिर्द्विजः

منو ۴-۱۹۰

अम्भस्यश्मप्लवेनेव सह तेनैव मज्जति।

کن کو دان دینا منع ہے

۸۸ - ایک (تپا) برہمچریہ- راست گفتاری وغیرہ ریاضت سے بے بہرہ دوسرا (ان دھی یان) ناتعلیمیافتہ (پرتی گرہ رچی) دھرم کے نام پر دوسروں سے بہت زیادہ خیرات لینے کی عادت والا یہ تینوں پتھر کے جہاز سے سمندر میں تیرنے والے کی طرح ہیں- وہ اپنے خراب کاموں کے ساتھ ہی دکھ کے سمندر میں ڈوبتے ہیں- وہ تو ڈوبتے ہی ہیں- لیکن خیرات دینے والوں کو بھی ساتھ ڈبا لیتے ہیں۔

त्रिष्वप्येतेषु दत्तं हि विधिनाप्यर्जितं धनम्।

منو ۴-۱۹۳

दातुर्भवत्यनर्थाय परत्रादातुरेव च॥

کپاتروں کو دان دینے کی سزا

۸۹ - جو دھرم سے حاصل کی ہوئی دولت مذکورہ بالا تینوں کو دیتا ہے- وہ دان دینے والے کی تباہی اس جنم (زندگی) میں اور لینے والے کی بربادی آئندہ جنم میں کرتا ہے۔

اگر وہ ایسے ہوں تو کیا ہوتا ہے +

منو ۴-۱۹۴-

यथा प्लवेनौपलेन निमज्जत्युदके तरन्।

तथा निमज्जतोऽधस्तादज्ञौ दातृप्रतीच्छकौ॥

جیسے پتھر کی کشتی میں بیٹھ کر پانی میں تیرنے والا ڈوب جاتا ہے- ویسے جاہل دینے والا اور لینے والا دونوں حالت سفلیہ یعنی دکھ میں مبتلا ہوتے ہیں۔

پاکھنڈیوں کی علامت

۹۰ - گمراہوں کی علامت +

ततः सपत्नाञ्जयति समूलस्तु विनश्यति ।

| پاپی کی تباہی | ۸۵- پاپی انسان - دھرم کی راہ چھوڑ (جیسے تالاب کے بند کو توڑنے سے پانی چاروں طرف پھیل جاتا ہے ویسے) جھوٹ بولنا - فریب پاکھنڈ اور حفاظت کرنے والے ویدوں کی تردید اور معاہدہ شکنی وغیرہ کاموں سے بیگانے مال مارکر اول بڑھتا ہے - بعد ازاں دولت وغیرہ مال و متاع سے کھانا - پینا - پوشاک - زیور - سواری - مکان - عزت - رتبہ کو حاصل کرتا ہے - بے انصافی سے دشمنوں کو بھی فتح کرتا ہے - اس کے پیچھے جلد تباہ ہو جاتا ہے - جیسے جڑ کٹا ہوا درخت تباہ ہو جاتا ہے - ویسے پاپی برباد ہو جاتا ہے ۔

منو ۴-۱۷۵-

सत्यधर्मार्यवृत्तेषु शौचे चैवारमेत्सदा ।

शिष्यांश्च शिष्याद्धर्मेण वाग्बाहूदरसंयतः ॥

| عالم کس طرح شاگرد کی تربیت کرے | ۸۶- عالم لوگ - ویدوں میں کہے ہوئے سچے دہرم یعنی بے رو رعایت سچائی کو قبول کرنا - اور جھوٹ کو چھوڑ دینا اور ویدوں کے بتائے ہوئے انصاف وغیرہ کے دہرم پر عمل کرتے ہوئے شخص کی مانند دہرم کے ساتھ شاگردوں کو تربیت کیا کریں -

منو ۴-۱۷۹- ۱۸۰

ऋत्विक्पुरोहिताचार्य्यैर्मातुलातिथिसंश्रितैः

बालवृद्धातुरैर्वैद्यैर्ज्ञातिसम्बन्धिबान्धवैः ॥ १ ॥

मातापितृभ्यां यामीभिर्भ्रात्रा पुत्रेण भार्यया ।

दुहित्रा दासवर्गेण विवादं न समाचरेत् ॥ २ ॥

| کن کے ساتھ دواد نہ کرے | ۸۷- (رتوک) یگ کا کرنے والا (پروہت) ہمیشہ نیک چال چلن کی ہدایت کرنے والا (آچاریہ) علم پڑھانے والا (ماتل) مہمان (اتی تھی) یعنی جس کی کوئی آنے جانے کی مقررہ تاریخ نہ ہو - (سنشرت) جس کا گذارہ اپنے پر ہو - یعنی (بال) بچے - بوڑھے - (آتر) مصیبت میں مبتلا (وید) حکمت اور طب کا فاضل (سجاتی) اپنے گوتر یا اپنے ورن والا (سمبندھی) خسر

قبول اور جھوٹ کو ترک کر کے آسودہ رہے گا۔ دوم شکر گزاری یعنی جیسی خدمت ماں باپ اور آچاریہ نے اولاد اور شاگردوں کی کی ہے اس کا عوض دینا مناسب ہی ہے۔ (۴) یہی دیشو دیو کا بھی پھل جو پہلے کہہ گئے ہیں۔ وہی ہے۔ (۵) جب تک اُتم اتتھی (واعظ) دنیا میں پیدا نہیں ہوتے۔ تب تک ترقی ہی نہیں ہوتی ان کے سب ملکوں میں گھومنے اور ست اُپدیش کرنے سے بدعت (مکاری) کی ترقی نہیں ہوتی۔ اور سب جگہ گرہستھیوں کو باسانی ست وگیان (علم معرفت) حاصل ہوتا رہتا ہے۔ اور سب انسانوں میں ایک ہی دھرم قائم رہتا ہے۔ بنا واعظوں کے شک رفع نہیں ہوتے۔ شک رفع ہونے کے بدوں پختہ اعتقاد بھی نہیں ہوتا۔ اعتقاد بغیر سُکھ کہاں ⁕

منو۴-

ब्राह्मे मुहूर्ते बुध्येत धर्मार्थौ चानुचिन्तयेत् ।
कायक्लेशांश्च तन्मूलान् वेदतत्त्वार्थमेव च ॥

سو کر کس وقت اُٹھے ۸۳ - رات کے چوتھے پہر یعنی چار گھڑی رات سے اُٹھے حاجات ضروری کو پورا کر کے دھرم اور ارتھ و جسمانی امراض کے موجبات پر غور کرے۔ اور پرمیشور کا دھیان کرے۔ کبھی ادھرم کا آچرن (عمل) نہ کرے کیونکہ

منو۴- ۱۷۲

नाधर्मश्चरितो लोके सद्यः फलति गौरिव ।
शनैरावर्त्यमानस्तु कर्तुर्मूलानि कृन्तति ॥

ادھرم کا نتیجہ ۸۴ - ادھرم (گناہ) کیا ہوا۔ نشپھل (بلا نتیجہ) نہیں۔ مگر جس وقت گناہ کرتا ہے۔ اُسی وقت نتیجہ بھی نہیں ملتا۔ اس لئے بے علم لوگ ادھرم کرنے سے نہیں ڈرتے۔ تاہم یقین جانو کہ ادھرم کا کام آہستہ آہستہ تمہارے سُکھ کی جڑوں کو کاٹتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح سے

منو۴-۱۷۲

अधर्मेणैधते तावत्ततो भद्राणि पश्यति ।

لہ ایسے سب مضمون زندوں کا ہی شرادھ ترپن ہیں یہ کرتے ہیں۔ (مترجم)

پاکھنڈیوں کی تواضع نہیں کرنی چاہئے

۸۰۔ پاکھنڈی یعنی وید کی مذمت کرنے والے اور وید کے برخلاف عمل کرنے والے (وکرمستھ) جو وید کے خلاف کرنے والے۔ جھوٹ وغیرہ کے عادی۔ جیسے بلا چھپ کر۔ جم کر۔ تاکتا تاکتا۔ جھپٹ سے چوہے وغیرہ جانداروں کو مار اپنا پیٹ بھرتا ہے۔ اس قسم کے لوگوں کا نام ویڈال درتک (ششٹھ) یعنی ہٹھ اور ضد کرنے والے مغرور جو آپ جانیں نہیں۔ اوروں کا کہا مانیں نہیں (ہیتک) لچر دلیلیں دینے والے۔ بے فائدہ بولنے والے جیسے کہ آجکل کے ویدانتی کہتے ہیں۔ کہ ہم خدا اور جہان جھوٹا ہے۔ وید وغیرہ شاستر اور ایشور بھی فرضی ہے۔ اس قسم کے گپوڑے ہانکنے والے (وک ورتی) جیسے بگلا ایک پیر اٹھا کر دھیان میں بیٹھے ہوئے کی مانند فوراً مچھلی کو دبوچ کر اپنی غرض پوری کرتا ہے۔ ایسے آج کل کے بیراگی اور خاکی وغیرہ ہٹھ اور ضد کرنے والے وید کے مخالف ہیں۔ ایسے لوگوں کی تواضع زبان سے بھی نہ کرنی چاہیئے۔

تواضع نہ کرنے کی وجہ

۸۱۔ کیونکہ اُن کی عزت کرنے سے وہ ترقی پاکر دُنیا کو ادہرم والا کرتے ہیں۔ آپ تو تنزل کے کام کرتے ہی ہیں۔ لیکن ساتھ ہی خدمت کرنے والے کو بھی بے علمی کے گہرے سمندر میں ڈبو دیتے ہیں +

پنج مہایگوں کے فوائد

۸۲۔ ان پانچ مہایگوں کا پھل یہ ہے۔ (۱) برہم یگ کرنے سے تعلیم۔ تربیت۔ دھرم۔ شائستگی وغیرہ عمدہ صفات کی ترقی (۲) اگنی ہوتر سے ہوا۔ بارش۔ پانی کی صفائی ہوکر بارش کے ذریعہ سے دُنیا کو آرام کا ملنا اور پاک ہوا کے سانس لینے اور چھونے سے اور پاکیزہ چیزوں کے کھانے سے صحت عقل۔ طاقت اور ہمت بڑھ کر دھرم۔ ارتھ۔ کام اور موکش واصل ہوتے ہیں۔ اسی لئے اس کو دیویگیہ کہتے ہیں۔ کہ یہ ہوا وغیرہ اشیاء کو پاک کر دیتا ہے۔ (۳) پتری یگ سے جب ماں باپ اور فاضل مہاتماؤں کی خدمت کریگا۔ تب اس کا علم بڑھے گا۔ اس کے ذریعہ سچ جھوٹ کا فیصلہ کر سچائی کو

" श्वभ्यो नमः, पतितेभ्यो नमः, श्वपग्भ्यो नमः, पापरोगिभ्यो नमः, वायसेभ्यो नमः, कृमिभ्यो नमः "

رکھ کر کسی دُکھی - بھوکے آدمی یا کتّے - کوّے وغیرہ کو دیوے ٭

نم لفظ کے معنے اناج ۷۶ - یہاں نم لفظ کے معنے اناج ہیں - یعنی کتّے - پاپی - چنڈال - پاپ روگی - (سخت بیمار) کوّے اور کرمی یعنے چیونٹی وغیرہ کا اناج دینا یہ منوسمرتی وغیرہ کی ہدایت ہے ٭

اس ہوم کا مدعا ۷۷ - ہوَن کہنے کا مدعا یہ ہے - کہ رسوئی خانہ کی ہوا صاف پاک ہو - اور جو بے خبری سے نظر نہ آنے والے جانداروں کو ایذا پہنچتی ہے - اس کے عوض میں بھلا کر دینا ٭

اتتھی یگ کا بیان ۷۸ - پانچویں اتتھی سیوا ہے ٭

اتتھی اس کو کہتے ہیں - کہ جس کی کوئی تتھی (تاریخ) مقررہ نہ ہو - یعنی دھارمک سچ کا وعظ کرنے والا - سب کی بھلائی کی خاطر سب جگہ گھومنے والا - عالم کامل پرم یوگی سنیاسی کسی گرہستی کے ہاں اچانک آوے - تو اس کو اوّل پادیہ[1] - ارگھ[2] اور آچمنیہ[3] تین پرکار کا جل دیوے - پھر آسن (مسند) پر عزّت سے بٹھا کر خورد و نوش وغیرہ عمدہ سے عمدہ چیزوں سے خدمت تواضع کر کے ان کو خوش کرے - پھر ست سنگ کر اُن سے گیان وگیان وغیرہ حاصل کرے - جن سے دھرم ارتھ - کام اور موکش کا حصول ہو - ایسے ایسے اُپدیش کو سُنے اور اپنا چال چلن بھی اُن کے سچّے اُپدیش کے مطابق بناوے ٭

اتتھی کے معنے ۷۹ - وقت پر گرہستی اور راجا وغیرہ بھی اتتھی کی طرح عزّت کرنے کے لائق ہیں ٭

पाषण्डिनो विकर्मस्थान् बैडालव्रतिकान् शठान्। منو ۴-۳۰
हैतुकान् बकवृत्तींश्च वाङ्मात्रेणापि नार्चयेत्॥ मनु० ४। ३०।

---

[1] پادیہ - پاؤں دھونے کے لئے پانی - [2] ارگھ - ہاتھ دھونے کے لئے پانی - [3] آچمنیہ کلی کرنے کے لئے پانی (مترجم)

होम करने के मन्त्र

ओं अग्नये स्वाहा। सोमाय स्वाहा। अग्नीषोमाभ्यां स्वाहा।
विश्वेभ्यो देवेभ्यः स्वाहा। धन्वन्तरये स्वाहा। कुह्वै स्वाहा।
अनुमत्यै स्वाहा। प्रजापतये स्वाहा। सह द्यावापृथिवीभ्यां
स्वाहा। स्विष्टकृते स्वाहा॥

گھی اور مٹھاس والے اناج سے آہوتیاں

۴۷- ان منتروں میں سے ہر ایک سے ایک ایک بار آہوتی جلتی آگ میں ڈالے۔

بعد ازاں تھالی یا زمین پر پتّہ رکھ کر سمت مشرق وغیرہ میں علے الترتیب ان منتروں سے حصّہ رکھے۔ لہ

ओं सानुगायेन्द्राय नमः। सानुगाय यमाय नमः। सानुगाय
वरुणाय नमः। सानुगाय सोमाय नमः। मरुद्भ्यो नमः।
अद्भ्यो नमः। वनस्पतिभ्यो नमः। श्रियै नमः। भद्रकाल्यै
नमः। ब्रह्मपतये नमः। वास्तुपतये नमः। विश्वेभ्यो देवेभ्यो
नमः। दिवाचरेभ्यो भूतेभ्यो नमः। नक्तंचारिभ्यो भूतेभ्यो
नमः। सर्वात्मभूतये नमः॥

مٹھاس والے اناج کے بھاگ

۴۸- ان حصّوں کو اگر کوئی اتتھی آوے۔ تو اس کو کھلا دے۔ ورنہ آگ میں ڈال دے۔

نمکین کھانے کے بھاگ

۴۹- اس کے بعد نمکین خوراک یعنی دال۔ بھات۔ ساگ۔ روٹی وغیرہ لے کر چھ حصّے زمین پر رکھے۔ اس میں حوالہ۔

शुनां च पतितानां च श्वपचां पापरोगिणाम्।
वायसानां कृमीणां च शनकैर्निर्वपेद्भुवि॥ منو ۳۔۹۲

اس طرح

لہ یہ آہوتیاں جو متذکرہ بالا منتروں کے نام یا موصوف کے نام سے کر ڈالی جاتی ہیں اس کا منشاء یہ ہے کہ متذکرہ بالا صفت کھانا کھانے سے پیشتر یاد رہیں۔ اگر موصوف بھی موجود ہوں تو ان کی بھی تواضع کرے۔

جن کا وقت اچھا یعنی دھرم کرنے اور شکھ پہنچانے میں گذرتا ہو۔ وہ شکالن ہیں۔

جو بدکاروں کو سزا دینے اور نیکوں کی پرورش کرنے والے عادل ہوں وہ یم ہیں۔

جو اولاد کو پیدا کرتا ہے۔ یا خوراک دینے اور بہبودی کرنے سے اِن کی حفاظت کرتا ہے وہ پِتا ہے۔

جو باپ کا باپ ہو وہ پتا مہا اور جو پِتا مہا کا باپ ہو۔ وہ پرپِتا مہا ہے۔

جو خوراک اور محبت سے بچوں کی خدمت کرے۔ وہ ماتا ہے۔

جو باپ کی ماں ہو وہ پِتا مہی اور جو دادا کی ماں ہو وہ پرپِتا مہی ہے۔

اپنی عورت نیز بہن۔ رشتہ دار اور ایک گوتر کے دیگر جو نیک آدمی یا بزرگ ہوں۔ ان سب کو نہایت شردھا سے عمدہ خوراک پوشاک۔ خوبصورت سواری وغیرہ دے کر اچھی طرح جو ترپت (سیر) کرنا یعنے جس جس کام سے اُن کی آتما خوش اور جسم تندرست رہے۔ اُس اُس کام سے محبت کے ساتھ اُن کی خدمت کرنی وہ شرادھ اور ترپن کہاتا ہے۔

ویشودیوگیہ	۷۰۔ چوتھا۔ ویشودیو۔ یعنی جب کھانا تیار ہو۔ تب جو کھانے

کیلئے بنے۔ اُس میں سے کھٹا۔ نمکین اور کھاری کو چھوڑ کر گھی مٹھاس والا اناج لے کر چولھے سے آگ الگ رکھ کر مندرجہ ذیل منتروں سے آہوتی دے۔ اور الگ الگ حصے رکھے۔

वैश्वदेवस्य सिद्धस्य गृह्येऽग्नौ विधिपूर्वकम् ।

आभ्यः कुर्याद्देवताभ्यो ब्राह्मणो होममन्वहम् ॥ मं० (३।८४

جو کچھ رسوئی خانہ میں کھانے کے لئے تیار ہو۔ اس کی عمدہ صفات حاصل کرنے کے لئے اسی چولھے کی آگ میں مندرجہ ذیل منتروں سے طریقہ معینہ کے مطابق ہمیشہ ہوم کرے۔ منو ۳۔ ۸۴

ہوم کے منتر	۷۱۔ ہوم کرنے کے منتر (یہ ہیں)

ओं सोमसदः पितरस्तृप्यन्ताम् । अग्निष्वात्ताः पितरस्तृप्य-
न्ताम् । बर्हिषदः पितरस्तृप्यन्ताम् । सोमपाः पितरस्तृप्य-
न्ताम् । हविर्भुजः पितरस्तृप्यन्ताम् । आज्यपाः पितरस्तृ-
प्यन्ताम् । (सुकालिनः पितरस्तृप्यन्ताम् ।) यमादिभ्यो नमः
यमादींस्तर्पयामि । पित्रे स्वधा नमः पितरं तर्पयामि ।
पितामहाय स्वधा नमः पितामहं तर्पयामि । (प्रपितामहाय
स्वधा नमः प्रपितामहं तर्पयामि ।) मात्रे स्वधा नमो मातरं
तर्पयामि । पितामह्यै स्वधा नमः पितामहीं तर्पयामि ।
(प्रपितामह्यै स्वधा नमः प्रपितामहीं तर्पयामि ।) स्वपत्न्यै
स्वधा नमः स्वपत्नीं तर्पयामि सम्बन्धिभ्यः स्वधा नमः
सम्बन्धिनस्तर्पयामि । सगोत्रेभ्यः स्वधा नमः सगो-
त्रांस्तर्पयामि ॥ अथ पितृतर्पणम्

پتری ترپن

۴۹- جو علم الہیات اور علم طبعیات جس سے خواص اشیا جانے جاتے ہیں۔ ان میں ماہر ہوں وہ سوم سد ہیں۔

جو اگنی یعنے بجلی وغیرہ اشیاء کے جاننے والے ہوں۔ وہ اگنی شوانا ہیں۔

جو عمدہ کام یعنی اشاعت تعلیم میں مصروف ہوں۔ وہ برہشد ہیں۔

جو دولت و حشمت کے محافظ اور اعلیٰ درجہ کے ادویات کے عرق پینے سے تندرست اور دوسروں کے جاہ و جلال کے محافظ۔ دوائیوں کے دینے سے بیماری کو رفع کرنے والے ہوں۔ وہ سوم پا ہیں۔

جو نشئی اور ضرر رساں اشیاء کو چھوڑ کر خوراک کھانے والے ہوں سو وہ ہور بھج ہیں۔

جو جاننے کے لائق شے کے محافظ اور گھی دودھ وغیرہ کھانے اور پینے والے ہوں۔ وہ آجیہ پا ہیں۔

"सत्यं दधाति यया क्रियया सा श्रद्धा श्रद्धया यत् क्रियते तच्छ्राद्धम्"

شرادھ کی تعریف

۶۵۔ جس فعل سے سچائی کو قبول کیا جاوے۔ اس کو شردھا اور جو شردھا سے کام کیا جاوے۔ اس کا نام شرادھ ہے اور

ترپن کی تعریف

۶۶۔ جس جس عمل سے ترپت یعنی زندہ ماں باپ وغیرہ بزرگ خوش ہوں۔ اور خوش کئے جائیں۔ اس کا نام ترپن ہے۔ لیکن وہ زندوں کے لئے ہے۔ مردوں کے لئے نہیں +

ओं ब्रह्मादयो देवास्तृप्यन्ताम् । ब्रह्मादिदेवपत्न्यस्तृप्यन्ताम् । ब्रह्मादिदेवसुतास्तृप्यन्ताम् । ब्रह्मादिदेवगणास्तृप्यन्ताम् ॥

इति देवतर्पणम्

دیو ترپن

۶۷۔ یہ شست پتھ برہمن کا مقولہ ہے۔ جو عالم ہیں۔ اُنہی کو دیو کہتے ہیں۔ انگ اور اپانگ کے ساتھ چاروں ویدوں کے جاننے والے جو ہوں۔ ان کا نام برہما ہے۔ اور نیز جو اُن سے کمتر ہوں۔ ان کا بھی نام دیو یعنی عالم ہے۔ ان کے مانند اُن کی عالمہ عورت براہمنی دیوی اور ان کے برابر جو لڑکے اور شاگرد ہیں۔ اور ان کے ملازم۔ اُن سب کی خدمت کرنا۔ اس کا نام شرادھ اور ترپن ہے۔

अथर्षितर्पणम्

ओं मरीच्यादय ऋषयस्तृप्यन्ताम् । मरीच्याद्यृषिपत्न्यस्तृप्यन्ताम् । मरीच्याद्यृषिसुतास्तृप्यन्ताम् । मरीच्याद्यृषिगणास्तृप्यन्ताम् ॥ इति ऋषितर्पणम्

رشی ترپن

۶۸۔ جو برہما کے پڑھتے پڑھتے مریچی کی طرح عالم ہو کر پڑھائیں۔ اور جو اُن کی مانند عالمہ اُن کی عورتیں لڑکیوں کو علم پڑھاویں۔ اور انہیں کی مانند لڑکے اور شاگرد ہوں۔ اور جو اُن کے ملازم ہوں۔ ان سب کی خدمت اور عزت کرنا یہ رشی ترپن ہے +

صبح اور شام کے ہوم کے فوائد

۶۰۔ جو شام کے وقت ہوم کیا جاتا ہے۔ وہ ہوم کی ہوئی چیزیں صبح تک ہوا کو پاک رکھنے سے آرام دہ ہوتی ہیں۔ اور جو ہوم صبح کے وقت اگنی میں ڈالا جاتا ہے۔ وہ ہوم کی چیزیں شام تک ہوا کو پاک رکھنے سے طاقت عقل اور صحت کے دینے والی ہوتی ہیں ۱-۲-

دو کال سندھیا

۶۱۔ اس لئے دن اور رات کے ملاپ میں یعنی طلوع اور غروب آفتاب کے وقت پرمیشور کا دھیان اور اگنی ہوتر ضرور کرنا چاہیئے۔ (۳)

سندھیا و ہوم نہ کرنیوالا شودر کی مانند ہے

۶۲۔ جو شخص یہ دونوں کام صبح شام کے وقت نہ کرے اس کو بھلے لوگ سب دوجوں کے کاموں سے باہر نکال دیں۔ یعنی اس کو شودر کی مانند سمجھیں۔ ۴۔

سندھیا دو ہی وقت ہے

۶۳۔ سوال ۔ تین وقت سندھیا کیوں نہیں کرنی چاہئے۔

جواب ۔ تین وقت میں سندھی (اتصال) نہیں ہوتی۔ روشنی اور تاریکی کا ملاپ بھی شام اور صبح دو ہی وقت ہوتا ہے جو اس کو نہ مان کر دوپہر کے وقت تیسری سندھیا مانے۔ وہ آدھی رات کو بھی سندھیو پاسن کیوں نہ کرے۔ جو آدھی رات میں بھی کرنا چاہے تو پہر پہر۔ گھڑی گھڑی۔ پل پل۔ اور کشن کشن کی بھی سندھی ہوتی ہیں۔ ان میں بھی سندھیو پاسن کیا کرے۔ اور اگر ایسا کرنا چاہے۔ تو ہو ہی نہیں سکتا۔ اور دوپہر کی سندھیا کا حوالہ کسی شاستر میں بھی نہیں۔ اس لئے دونوں وقت میں سندھیا اور اگنی ہوتر کرنا ٹھیک و مناسب ہے۔ تیسرے وقت میں نہیں۔ اور جو تین وقت ہوتے ہیں۔ وہ ماضی و مستقبل اور حال کے لحاظ سے ہیں۔ سندھیو پاسن کے لحاظ سے نہیں ؛

۶۴۔ تیسرا پتری یگ ہے یعنی جس فاضل رشی۔ پڑھنے پڑھانے والے بزرگ ماں باپ وغیرہ بوڑھے وگیانی اور پرم یوگیوں کی خدمت کرنی +

پتری یگ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک شرادھ دوسرا ترپن۔ شرادھ یعنی "شرت" سچ کا نام ہے +

بڑھتی رہتی ہے۔

پانچ مہا یگیہ ۵۸ - منو - ۴ - ۲۱

ऋषियज्ञं देवयज्ञं भूतयज्ञं च सर्वदा ।
नृयज्ञं पितृयज्ञं च यथाशक्ति न हापयेत् ॥ १ ॥

अध्यापनं ब्रह्मयज्ञः पितृयज्ञस्तु तर्पणम् ।
होमो दैवो बलिर्भौतो नृयज्ञोऽतिथिपूजनम् ॥ २ ॥ منو ۳-۷۰

स्वाध्यायेनार्चयेतर्षीन् होमैर्देवान् यथाविधि ।
पितॄन् श्राद्धैश्च नॄनन्नैर्भूतानि बलिकर्मणा ॥ ३ ॥ منو ۳-۸۱

برہم یگیہ اور دیو یگیہ ۵۹ - دو یگیہ (یگ) براہمچریہ میں لکھ آئے ہیں۔ ان میں سب سے اول برہم یگیہ یعنی وید آدی شاستروں کا پڑھنا پڑھانا۔ سندھیا اپاسنا (عبادت) یوگا بھیاس کرنا۔ دوسرا دیو یگیہ یعنی عالموں کی صحبت اور خدمت پاکیزگی۔ اعلیٰ اوصاف کا رکھنا۔ سخاوت۔ علم کی ترقی کرنا۔ یہ دونوں یگ صبح اور شام کرنے چاہئیں۔

सायं सायं गृहपतिर्नो अग्निः प्रातः प्रातः सौमनसस्य दाता ॥१॥
प्रातः प्रातर्गृहपतिर्नो अग्निः सायं सायं सौमनसस्य दाता ॥२॥
अ० कां० १९ । अनु० ७ मं० ३ । ४ ॥

तस्मादहोरात्रस्य संयोगे ब्राह्मणः सन्ध्यामुपासीत ।
उद्यन्तमस्तं यान्तमादित्यमभिध्यायन् ॥ ३ ॥
ब्राह्मणे (षड्विंशब्राह्मणे प्र० ४ । खं० ५)

न तिष्ठति तु यः पूर्वां नोपास्ते यस्तु पश्चिमाम् ।
स शूद्रवद्बहिष्कार्यः सर्वस्माद् द्विजकर्मणः ॥ ४ ॥
मनु० (२ । १०३)

[1] نیک اوصاف والا نہیں ہو سکتا۔

نندا کی ممانعت ۵۵۔ کبھی کسی کی نندا نہ کرنی چاہئے۔ یعنی نیک کو بد نہ کہے جیسے

गुणेषु दोषारोपणमसूया" "दोषेषु गुणारोपणमप्यसूया
गुणेषु गुणारोपणं दोषेषु दोषारोपणं च स्तुतिः"

ستتی اور نندا کسے کہتے ہیں ۵۶۔ خوبیوں کو عیب اور عیبوں کو خوبی بتلانا نندا (مذمت) اور خوبیوں کو خوبی اور عیبوں کو عیب بتلانا۔ ستتی (تعریف) کہلاتی ہے جھوٹ بولنے کا نام نندا اور سچ بولنے کا نام ستتی ہے۔

बुद्धिवृद्धिकराण्याशु धन्यानि च हितानि च ।
नित्यं शास्त्राण्यवेक्षेत निगमांश्चैव वैदिकान् ॥ १ ॥
यथा यथा हि पुरुषः शास्त्रं समधिगच्छति ।
तथा तथा विजानाति विज्ञानं चास्य रोचते ॥ २ ॥ منو ۴-۱۹-۲۰

گرہستی سوادھیائے کریں ۵۷۔ وید اور جو شاستر عقل دولت اور بھلائی کی جلد ترقی کرنے والے ہیں۔ اُن کو ہمیشہ سُنیں اور سُناویں۔ اور برہمچریہ آشرم میں جو کتابیں پڑھی ہوں۔ اُن کو عورت مرد ہمیشہ مطالعہ کریں۔ اور پڑھایا کریں۔

کیونکہ جیوں جیوں انسان شاستروں کو ٹھیک جانتا ہے۔ تیوں تیوں علم کی حقیقت اُس پر کھلتی جاتی ہے۔ اور اسی میں اس کی رغبت

---

[1] ترجمہ منجانب مترجم۔ رشی یگیہ دیو یگیہ۔ بھوت یگیہ۔ نریگیہ اور پتر یگیہ ان کو حتی الامکان کبھی نہ چھوڑے ہمیشہ کرتا رہے۔ منو ۴-۲۱۔ پڑھنا (برہم یگیہ) ترپن یعنی خوش کرنا۔ (پتر یگیہ) ہوم (دیو یگیہ) و پرورش متعلقین (بھوت یگیہ) و مہمان نوازی (اتتھی یگیہ) کہلاتی ہے۔ منو ۳-۷۰ مطالعہ سے رشیوں ہوم سے دیوتاؤں (ودوان یا بیجان چیزوں) اور خدمت سے بزرگوں کو کھلانے پلانے سے دوسرے لوگوں اور بلی کرم سے دوسرے جانداروں کی عزت کی جاوے۔ منو ۳-۸۱۔

سچائی - پاکیزگی - خوشگوئی اور طرح طرح کی شلپ ودیا یعنی کاریگری سب ملکوں نیز سب لوگوں سے حاصل کرے +

सत्यं ब्रूयात् प्रियं ब्रूयात् न ब्रूयात् सत्यमप्रियम्
प्रियं च नानृतं ब्रूयादेष धर्मः सनातनः ॥ १ ॥
भद्रं भद्रमिति ब्रूयाद्भद्रमित्येव वा वदेत् ।
शुष्कवैरं विवादं च न कुर्यात्केन चित्सह ॥ २ ॥

منو ۴ - ۱۳۸ - ۱۳۹

شیریں زبان سے ہمیشہ اچھا ہی بولے — ۵۲ - ہمیشہ میٹھی - سچی اور دوسرے کو فائدہ پہنچانے والی بات منہ سے نکالے - ناگوار سچی بات یعنی کاسنے کو کانا نہ بولے - انرت یعنی جھوٹ دوسرے کو خوش کرنے کیلئے (بھی) نہ بولے +

ہمیشہ بھدر یعنی سب کی بھلائی والے کلام نکالے - بلا وجہ دشمنی یعنی بغیر قصور کسی کے ساتھ دشمنی یا جھگڑا نہ کرے +

سچ کہنے سے کبھی گریز نہ کرے — ۵۳ - جو جو دوسرے کی بھلائی کہنے والے (کلام) ہوں - چاہے کوئی برا بھی مانے - تو کبھی کہے بغیر نہ رہے +

पुरुषा बहवो राजन् सततं प्रियवादिनः ।
अप्रियस्य तु पथ्यस्य वक्ता श्रोता च दुर्लभः ॥

उद्योगपर्व—विदुरनीति । (ودرنیتی ادیوگ پرب)

خوشامدی اور اصلی نیک مرد — ۵۴ - اے دھرت راشٹر! اس دنیا میں دوسرے کو خوش کرنے کے لئے شیریں زبان (تعریف کرنے والے) بہت ہیں - لیکن سننے میں تلخ معلوم ہو - مگر اصل میں فائدہ بخش کلام ہو - اس کو کہنے اور سننے والا انسان کم یاب ہے -

کیونکہ نیک مردوں کو مناسب ہے - کہ منہ پر دوسرے کے عیب کہنا اور اپنے عیب سننا - غیبت میں ہمیشہ دوسرے کی تعریف کرنا - اور بدوں کا یہ شیوہ ہے - کہ سامنے تعریف کرنا اور غیبت میں عیبوں کو ظاہر کرنا - جب تک انسان دوسرے سے اپنے عیب نہیں کہتا تب تک انسان عیبوں سے چھوٹ

نام پاتے ہیں۔ اور راحت سے رہتے ہیں۔ اور جس گھر میں عورتوں کی عزّت نہیں ہوتی۔ وہاں سب کام بگڑ جاتے ہیں ٭ (۲)

جس گھر یا خاندان میں عورتیں غم گین ہوکر تکلیف پاتی ہیں۔ وہ خاندان جلد تباہ و برباد ہوجاتا ہے۔ اور جس گھر یا خاندان میں عورتیں آنند سے پُر حوصلہ اور خوشی میں بھری رہتی ہیں۔ وہ خاندان ہمیشہ بڑھتا رہتا ہے۔ (۳)

اس لئے حشمت کی خواہش کرنے والے آدمیوں کو مناسب ہے کہ عزّت اور تیوہار کے موقع پر زیورات۔ پوشاک اور خوراک وغیرہ سے عورتوں کی ہمیشہ عزّت کیا کریں۔ (۴)

پوجا سے کیا مراد ہے

۴۹۔ یہ بات ہمیشہ خیال میں رکھنی چاہیئے۔ کہ لفظ پوجا کے معنے عزّت کے ہیں۔

پس دن رات میں جب جب پہلے پہل ملیں یا جُدا ہوں۔ تب تب ایک دُوسرے سے محبت سے "نمستے" کریں۔

منو ۵-۱۵۰

सदा प्रहृष्टया भाव्यं गृहकार्येषु दक्षया ।

सुसंस्कृतोपस्करया व्यये चामुक्तहस्तया ॥

عورت کے فرائض

۵۰۔ عورت کو چاہیئے۔ کہ بڑی خوشی سے گھر کے کاموں میں ہوشیاری سے رہے۔ سب چیزوں کو عمدگی سے بنا دے۔ گھر کی صفائی رکھے۔ اور خرچ میں بہت بے پرواہی نہ کرے۔ یعنی مناسب خرچ کرے۔ سب چیزیں صاف رکھے اور خوراک اس طرح بنائے کہ جو دوائی بن کر جسم یا روح میں بیماری کو نہ آنے دے جو جو خرچ ہو۔ اس کا حساب ٹھیک ٹھیک رکھ کر خاوند وغیرہ کو سُنا دیا کرے۔ گھر کے نوکر چاکروں سے مناسب کام لے۔ گھر کے کسی کام کو بگڑنے نہ دے ٭

منو ۲-۲۴۰

स्त्रियो रत्नान्यथो विद्या सत्यं शौचं सुभाषितम् ।

विविधानि च शिल्पानि समादेयानि सर्वतः ॥

یہ چیزیں جہاں سے ملیں۔ حاصل کرو

۵۱۔ عمدہ عورت۔ طرح طرح کے جواہرات علم

स्त्रियां तु रोचमानायां सर्वं तद्रोचते कुलम्।

منو ۳-۶۰ تا ۶۲

عورت کو خوش رکھنا چاہئے

۴۷- جس خاندان میں عورت سے خاوند اور خاوند سے عورت اچھی طرح خوش رہتی ہے۔ اسی خاندان میں خوش نصیبی اور اقبال مندی قیام کرتی ہے۔ جہاں فساد و شر رہتا ہے۔ وہاں بدبختی اور مفلسی رہا کرتی ہے۔ (۱)

جب عورت خاوند سے محبت نہیں رکھتی۔ اور اس کو خوش نہیں کرتی تو خاوند کے ناخوش ہونے سے اس میں (خاوند میں) اولاد کی خواہش پیدا نہیں ہوتی۔ (۲)

چونکہ عورت کی خوشی سے سب خاندان خوش رہتا ہے۔ اس لئے اس کی ناخوشی میں سب ناخوش رہتے اور تکلیف پاتے ہیں۔ (۳)

पितृभिर्भ्रातृभिश्चैताः पतिभिर्देवरैस्तथा।
पूज्या भूषयितव्याश्च बहुकल्याणमीप्सुभिः॥ १॥
यत्र नार्यस्तु पूज्यन्ते रमन्ते तत्र देवताः।
यत्रैतास्तु न पूज्यन्ते सर्वास्तत्राफलाः क्रियाः॥ २॥
शोचन्ति जामयो यत्र विनश्यत्याशु तत्कुलम्।
न शोचन्ति तु यत्रैता वर्धते तद्धि सर्वदा॥ ३॥
तस्मादेताः सदा पूज्या भूषणाच्छादनाशनैः।
भूतिकामैर्नरैर्नित्यं सत्कारेषूत्सवेषु च॥ ४॥

منو ۳-۵۵ لغایت ۵۹

عورتوں کی پوجا

۴۸- باپ بھائی۔ خاوند اور دیور ان کی (عورتوں کی) عزت کریں۔ اور زیور وغیرہ سے خوش رکھیں۔ جن کو بہت بہتری کی خواہش ہو۔ وہ ایسا کریں۔ (۱)

جس گھر میں عورتوں کی عزت ہوتی ہے۔ اس میں آدمی باعلم ہوکر دیوتا کا

اور اسی میں زچہ نیز بچہ کو رکھے۔ چھ دن تک ماں کا دُودھ پیئے۔ اور عورت بھی اپنے جسم کی طاقت کے لئے کئی قسم کی عمدہ خوراک کھائے۔ اور یونی سنکوچ وغیرہ بھی کرے۔ چھٹے دن عورت باہر نکلے۔ اور بچہ کے دُودھ پینے کے لئے کوئی دائی رکھے۔ اِس کو خورد و نوش عمدہ کرائے۔ وہ بچہ کو دُودھ پلایا کرے۔ اور پرورش بھی کرے۔ لیکن اس کی ماں بچہ پر پُوری نظر رکھے۔ کسی قسم کا نامناسب عمل اس کی پرورش میں نہ ہو۔ عورت دُودھ بند کرنے کے لئے پستان کے اگلے حصّہ پر ایسا لیپ کرے۔ کہ جس سے دُودھ نہ ٹپکے۔ (یہ طریق خاص ہے عام طریق سنسکار ودھی میں درج ہے) اسی طرح خورد و نوش کا بندوبست بھی ٹھیک رکھے۔ پھر نام کرن وغیرہ سنسکار "سنسکار ودھی" کے طریق سے مناسب وقت پر کرتا جائے۔ جب عورت پھر رجسلا ہو۔ تب پاک ہونے کے بعد اسی طرح رتودان دے +

ऋतुकालाभिगामी स्यात्स्वदारनिरतः सदा — منو ۳-۴۵

ब्रह्मचार्येव भवति यत्र तत्राश्रमे वसन् ॥ २

گرہستی برہمچاری کی مانند ۴۶ - جو اپنی ہی عورت سے خوش۔ ممنوع راتوں میں عورت سے الگ رہتا ہے۔ اور رتوگامی ہوتا ہے۔ وہ گرہستی بھی برہمچاری کی مانند ہے +

सन्तुष्टो भार्यया भर्त्ता भर्त्रा भार्या तथैव च ।

यस्मिन्नेव कुले नित्यं कल्याणं तत्र वै ध्रुवम् ॥ १ ॥

यदि हि स्त्री न रोचेत पुमांसं न प्रमोदयेत् ।

अप्रमोदात्पुनः पुंसः प्रजनं न प्रवर्त्तते ॥ २ ॥

---

[1] مہینے میں صرف اس وقت جبکہ عورت حیض سے پاک ہوتی ہے۔ تب اولاد کی خاطر عورت سے میل کرنے کو رتوگمن کہتے ہیں + (مترجم)

شونٹھی پاک پیشتر سے ہی تیار کر رکھے۔ اس وقت خوشبودار پانی سے جو قدرے گرم ہو عورت غسل کرے اور بچے کو بھی نہلا دے بعد ازاں ناڑی چھیدن اکریں (یعنی بچے کی ناف کی جڑ میں ایک ملائم سوت باندھ کر چار انگل چھوڑ کر اوپر سے کاٹ ڈالے اور اس کو ایسا باندھے جس سے خون کا ایک بھی قطرہ نہ جانے پائے۔ پھر اس مکان کو صاف کر کے اندر خوشبو والے گھی وغیرہ کا ہوم کرے۔ بعد ازاں بچے کے کان میں باپ "ویدوسی اِتی" یعنی تو وید (صاحب شعور یا چیتن) ہے کہہ کر اور شہد کو لے کر سونے کی سلائی سے زبان پر لفظ ओ३म् (اوم) لکھ کر شہد اور گھی کو اُسی سلائی سے چٹا دے۔ پھر بچہ ماں کو دے دے۔ اگر بچہ دودھ پینا چاہے تو اس کی ماں پلا دے۔ اگر اس کی ماں کا دودھ نہ ہو۔ تو کسی عورت کی آزمائش کر کے اس کا دودھ پلا دے۔ پھر دوسری صاف کوٹھڑی یا جہاں کی ہوا پاک ہو۔ اس میں خوشبودار گھی کا ہوم صبح اور شام کیا کرے

۱؎ (مترجم) راولپنڈی کے نواسی پنڈت سیتا رام جی شاستری وید سے سوبھاگیہ شونٹھی کا حسب ذیل نسخہ جو کہ چرک شاستر کے مطابق ہے۔ ہم نے دریافت کیا ہے۔

سونٹھ۔ مرچ کالی۔ پیپل۔ ہرڑ۔ بہیڑہ۔ آملہ۔ زیرہ سفید۔ الائچی کلاں۔ تیج پتر۔ دارچینی۔ ناگ کیسر۔ ونقا۔ جائفل۔ ستیل چینی۔ کباب چینی۔ دھنیا۔ لونگ۔ سونف۔ تالوکا۔ مین پھل۔ اجوائن۔ اجموده یا بن زیانی۔ دائی کے پھول۔ نشادر۔ تال مولی۔ لودھ۔ گج پیپل۔ چرونجی۔ سدا سولی (ثعلب مصری) کیلہ لال چندن۔ سفید چندن۔ ہر ایک دوائی ایک تولہ وزن میں لینی چاہیئے۔ اس کے علاوہ سونٹھ دو سیر گھی ۳۲ تولہ دودھ ۲ سیر۔ کھانڈ اڑھائی سیر لینی چاہیئے۔ پہلے سونٹھ کو کچھ بھوننا چاہیئے۔ بعد ازاں دیگر ادویات کو کوٹ کر بھون لو۔ پھر سونٹھ اور دیگر ادویات کو ملا لینا چاہیئے۔ پھر گھی گرم کر کے ان میں ڈال کر پکائیں۔ پھر دودھ ڈال کر پکائیں۔ پھر کھانڈ ڈال کر اتار لیں۔ پکانے بھوننے وغیرہ کے لئے مٹی کا برتن استعمال کرنا چاہیئے۔ خوراک ایک تولہ ہے۔ علی الصبح یہ دوائی کھائے۔ دوائی کھانے کے ایک گھنٹہ بعد یا دوائی کے ساتھ ہی بکری کا دودھ پینا چاہیئے۔ اعضاء کے درد۔ کھانسی کے لئے نہایت مفید ہے۔ اس سے پستان بھی طاقت پاتے ہیں۔ باقاعدہ استعمال کرنے والی عورت کو طاقت و توانائی دیتی ہے تیز نامناسب اشیاء سے پرہیز لازم ہے۔ کھانا دوائی ہضم ہونے کے بعد کھانا چاہیئے۔ (مترجم)

عورت ویریہ حاصل کرنیکے وقت اپان وایو کو اُوپر کھینچے۔ جائے مخصوص کو اکٹھا سکوڑ۔ ویریہ کو اُوپر کو کشش کرکے رحم میں ٹھیرا دے۔ پھر دونوں صاف پانی سے غسل کریں۔ حمل ٹھیر جانے کا بخوبی علم سمجھدار عورت کو تو اسی وقت ہو جاتا ہے لیکن اس کا یقین ایک مہینے کے پیچھے حیض نہ ہونے پر سب کو ہو جاتا ہے۔ سونٹھ کیسر۔ اسگندھ۔ الائچی خورد۔ اور تعلب مصری ڈال کر بہ نسان (صحبت کے بعد غسل) کرکے جو پیشتر ہی رکھا ہوا ٹھنڈا دُودھ ہے اس کو حسب خواہش دونوں پی کر الگ الگ اپنے اپنے پلنگ پر سو رہیں۔ یہی ترکیب جب جب گربھ دھارن کا فعل کریں۔ تب تب کرنی مناسب ہے۔ جب مہینے بھر میں حیض نہ آنے سے حمل ٹھیرنے کا یقین ہو جائے۔ تب سے ایک برس (یہ کم از کم میعاد ہے) تک عورت مرد ہرگز ہم بستر نہ ہوں۔ کیونکہ ایسا ہونے سے اولاد عمدہ اور دُوسری اولاد بھی ویسی ہی ہوتی ہے۔ ورنہ ویریہ ضائع ہوتا ہے۔ دونوں کی عمر گھٹ جاتی ہے۔ اور کئی قسم کے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اُوپر سے گفتگو وغیرہ یا محبت کا سلوک دونوں کو ضرور رکھنا چاہیئے۔ مرد ویریہ کو منضبط اور عورت حمل کی حفاظت کرے۔ خورد و نوش اس قسم کا کریں۔ کہ جس سے عورت اور مرد کا ویریہ خواب میں بھی ضائع نہ ہو۔ اور حمل میں بچے کا جسم بہت عمدہ شکل۔ خوبصورتی۔ مضبوطی۔ طاقت اور حوصلہ والا ہو کر دسویں مہینے میں پیدا ہو۔ اس کی زیادہ حفاظت چوتھے مہینے سے اور زیادہ تر آٹھویں مہینے سے آگے کرنی چاہیئے۔ حاملہ عورت دست آور خشک اور نشہ آور چیزیں جو عقل اور طاقت کو نقصان پہنچانے والی ہوں۔ کھانے وغیرہ کے کام میں نہ لائے۔ بلکہ گھی دُودھ۔ عمدہ چاول۔ گیہوں۔ مونگ اُرد وغیرہ اناج کا کھانا اختیار کرے۔ اور مقام اور وقت کا بھی لحاظ عقل سے کرے۔

ایام حمل میں سنسکار ۴۴۔ اثنائے حمل میں دو سنسکار ایک چوتھے مہینے میں پُنسون اور دُوسرا آٹھویں مہینے میں سیمنتونین بموجب طریق مقررہ کے کرے۔

جات کرم سنسکار ۴۵۔ جب اولاد پیدا ہو۔ تب عورت اور لڑکے کے جسم کی حفاظت بہت ہوشیاری سے کرے۔ (زچہ کے لئے) شونٹھی پاک یا سوبھاگیہ

اور کہیں۔ کہ اس میں جو تمہاری منشا ہو۔ سو ہم کو بتا دینا۔ جب ان دونوں کا پختہ ارادہ شادی کرنے کا ہو جائے۔ تب ان دونوں کا سماورتن (گورو کل سے واپسی) ایک ہی وقت میں ہونا چاہیئے۔ اگر وہ دونوں پڑھانے والوں کے سامنے بیاہ کرنا چاہیں۔ تو وہاں۔ نہیں تو لڑکی کے ماں باپ کے گھر میں بیاہ ہونا مناسب ہے۔ جب وہ سامنے ہوں۔ تب ان استادوں یا لڑکی کے ماں باپ وغیرہ نیک آدمیوں کے سامنے ان دونوں کی آپس میں بات چیت۔ شاستر ارتھ کرانا۔ اور جو کچھ پوشیدہ بات پوچھیں۔ وہ بھی مجلس میں لکھ کر ایک دوسرے کے ہاتھ میں دے کر سوال و جواب کر لیں۔ جب دونوں کی پوری رغبت بیاہ کرانے میں ہو جائے۔ تب ان کے خورد و نوش کا عمدہ انتظام ہونا چاہیئے۔ کہ جس سے ان کا جسم جو پہلے برہم چریہ اور علم حاصل کرنے کی ریاضت اور تکلیف میں کمزور ہوتا رہا ہے۔ چاند کی کلا کی مانند تھوڑے ہی دنوں میں بڑھ کر طاقتور ہو جائے۔ پھر جس دن لڑکی رجسولا (حیض والی) ہو کر جب نہا دھو لے۔ تب ویدی اور منڈپ بنا کر کئی خوشبودار چیزیں اور گھی وغیرہ کا ہوم۔ نیز اپنے (واقف کار) فاضل مرد۔ عورتوں کی مناسب عزت کریں۔

گربھادھان سنسکار (۱۳۴) ۔ پھر جس دن رتو دان دینا مناسب سمجھیں۔ اس دن سنسکار ودھی میں لکھے ہوئے طریق کے مطابق سب عمل کر کے آدھی رات یا دس بجے نہایت خوشی سے سب کے سامنے پانی گرہن سے بیاہ کے طریق کو پورا کرنے کے بعد خلوت میں چلے جائیں۔ مرد منی ڈالنے اور عورت منی کھینچنے کی ترکیب جو ہے۔ اسی کے مطابق دونوں کریں۔ جہاں تک بنے۔ وہاں تک برہم چریہ کے ویریہ کو فضول ضائع نہ کریں۔ کیونکہ اس ویریہ یا رج سے جو جسم پیدا ہوتا ہے۔ وہ بے نظیر عمدہ اولاد ہوتی ہے۔ جب ویریہ کے رحم میں گرنے کا وقت ہو۔ اس وقت عورت مرد دونوں بے حرکت ناک کے سامنے ناک۔ آنکھ کے سامنے آنکھ۔ یعنی سیدھا جسم رکھیں۔ اور نہائیت خوش دل رہیں۔ ہلیں نہیں۔ مرد اپنے جسم کو ڈھیلا چھوڑے اور

(۴) دونوں کا بیاہ دھرم کی ترقی کے لئے ہوتا پرجاپت (۵) دولھا اور دلہن کو کچھ دے کر بیاہ کرنا آسُر (۶) بے قاعدہ بے موقع کسی وجہ سے دولھا اور دلہن کا فرضی باہم میل ہونا گاندھرب (۷) لڑائی کر کے یعنی چھین جھپٹ یا فریب سے لڑکی کو حاصل کرنا راکشس (۸) سوئی ہوئی یا شراب وغیرہ پی کر بیہوش ہوئی ہوئی یا پاگل لڑکی سے بالجبر ہم بستر ہونا پیشاچ بیاہ کہلاتا ہے۔

ان سب بیاہوں میں براہم بیاہ سب سے افضل۔ دیو۔ آرش اور پرجاپت متوسط۔ آسُر اور گاندھرب ادنیٰ۔ راکشس مذموم اور پیشاچ نہایت مکروہ ہے۔

تردید کورٹ شپ اور انتخاب کا عمدہ طریق | ۲ لہ۔ اس لئے اس بات کا دھیان رکھنا چاہیئے کہ لڑکی اور لڑکے کا شادی سے پہلے اکیلی جگہ میں میل نہ ہو کیونکہ جوانی میں عورت مرد کا اکیلی جگہ میں ٹھہرنا موجب خرابی ہے۔ لیکن جب لڑکی یا لڑکے کی شادی کا دن ہو یعنی ایک برس یا چھ مہینے برہم چریہ آشرم اور تحصیل علم کے ختم ہونے میں باقی رہیں۔ تب ان لڑکی اور لڑکوں کا پرتی بمب یعنی عکس جس کو فوٹو کہتے ہیں۔ یا تصویر اتار کر لڑکیوں کی پڑھانے والیوں کے پاس کنوارے لڑکوں کی۔ لڑکوں کے استادوں کے پاس لڑکیوں کی تصاویر بھیج دیں۔ جس جس کا روپ مل جائے۔ اس اس کے اتہاس یعنی پیدائش سے لے کر اس دن تک جنم چرتر یعنی سوانح عمری کی کتاب کو۔ اس کو پڑھانے والے منگوا کر دیکھیں جب دونوں کے وصف۔ عمل۔ فطرت مطابق ہوں۔ تب جس جس کے ساتھ جس جس کا بیاہ ہونا مناسب سمجھیں۔ اس اس لڑکے اور لڑکی کی عکسی تصویر اور اتہاس لڑکی اور لڑکے کے ہاتھ میں دے دیں۔

"یہ بات مشتبہ ہے۔ کیونکہ آگے منوسمرتی میں تشدد کیا ہے۔ اور یکتی وردھ بھی ہے۔ اس لئے کچھ بھی نہ دے کر دونوں کی پرستا سے پانی گرہن ہونا آرش ودواہ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اصل عبارت میں لفظ "نہ" رہ گیا ہے۔ (مترجم)

مویشی کی پرورش وغیرہ کا کام ویشوں ہی کو ملنا مناسب ہے۔ کیونکہ وہ اس کام کو اچھی طرح کر سکتے ہیں۔

شودروں کو خدمت کا کام اس لئے دیا جاتا ہے۔ کہ وہ علم سے بے بہرہ و جاہل ہوتے ہیں۔ اور علم کے متعلق کچھ بھی کام نہیں کر سکتے۔ مگر جسم کے متعلق سب کام کر سکتے ہیں۔ اس طرح سب ورنوں کو اپنے اپنے کام میں لگائے رکھنا راجا وغیرہ اہل مجلس کا کام ہے۔

بواہ کی کیفیت

منو ۳-۲۱

ब्राह्मो दैवस्तथैवार्षः प्राजापत्यस्तथाऽऽसुरः । गान्धर्वो राक्षसश्चैव पैशाचश्चाष्टमोऽधमः ॥ मनु० (३ । २१)

بیاہ کی آٹھ قسمیں بیاہ (اولاد پیدا کرنے کا طریق) آٹھ قسم کا ہوتا ہے۔ ایک براہم دوسرا دیو۔ تیسرا آرش۔ چوتھا پرجاپت۔ پانچواں آسر۔ چھٹا گاندھرب۔ ساتواں راکشس۔ اور آٹھواں پیشاچ۔

ان بیاہوں کی تفصیل یہ ہے۔ (۱) دولھا دلہن دونوں کامل برہمچاری۔ پورے فاضل و دھارمک اور نیک سیرت ہوں۔ ان کا رضا مندی سے بیاہ ہونا۔ براہم کہلاتا ہے (۲) بڑے یگیہ میں عمدہ طور پر یگیہ کرتے ہوئے داماد کو زیور پہنی ہوئی لڑکی کا دینا۔ دیو (۳) دولھا سے کچھ لے کر وواہ ہونا آرش۔

۱۔ سبھیہ جن کا لفظی ترجمہ مہذب لوگ یا سبھا سد ہو سکتا ہے۔ یہاں مراد ارکین سلطنت یعنی ودیا سبھا اور راج سبھا کے ممبران سے معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ ان الفاظ کا تعلق راجا کے ساتھ اس فقرہ میں ہے اور پہلے فاضل مصنف لکھ آئے ہیں۔ کہ ورنوں کا انتظام ودیا سبھا اور راج سبھا کے ماتحت رہنا چاہیئے۔ دیکھو دفعہ ۴۳۔ (مترجم)

۲۔ سنسکار ودھی کے صفحہ ۱۱۱ پر اسی کے متعلق سوامی جی کا یہ نوٹ درج ہے۔

पशूनां रक्षणं दानमिज्याऽध्ययनमेव च। वणिक्पथं कुसीदं च वैश्यस्य कृषिमेव च॥ मनु० (१।९०) منو ۱۔ ۹

ویش کے فرائض | ۳۷۔ (۱) گائے وغیرہ حیوانوں کی پرورش و ترقی کرنا (۲) علم دھرم (اخلاق) کی ترقی کرنے کرانے کے لئے دولت وغیرہ کا خرچ کرنا (۳) اگنی ہوتر وغیرہ یگوں کا کرنا (۴) وید وغیرہ شاستروں کا پڑھنا (۵) سب قسم کی تجارت کرنا (۶) فی سینکڑہ چار۔ چھ۔ آٹھ۔ بارہ۔ سولہ یا بیس آنہ تک سُود لینا اور اصل رقم سے دُگنا یعنے ایک روپیہ دیا ہو۔ تو سو برس میں بھی دو روپے سے زیادہ نہ لینا اور نہ دینا (۷) کھیتی کرنا۔ یہ ویش کے اوصاف اور عمل ہیں۔

एकमेव तु शूद्रस्य प्रभुः कर्म समादिशत्। एतेषामेव वर्णानां शुश्रूषामनसूयया॥ मनु० (१।९१)

شودر کا کام | ۳۸۔ شودر کو چاہیئے۔ کہ مذمت۔ حسد۔ غرور وغیرہ عیبوں کو چھوڑ کر برہمن کھشتری اور ویشوں کی خدمت مناسب طور پر کرے۔ اور اسی سے اپنا ذریعہ معاش پیدا کرے۔ شودر کا یہی ایک وصف اور کام ہے۔

ورن ویوستھا کے فوائد | ۳۹۔ یہ مختصر طور پر ورنوں کے اوصاف اور اعمال لکھے ہیں۔ جس جس شخص کے جس جس ورن کے لائق اوصاف و کام ہوں۔ اس اس ورن کا اس کو حق دینا۔ ایسی آئین رکھنے سے سب لوگوں کا ترقی کی طرف میلان رہتا ہے۔ کیونکہ اعلےٰ ورنوں کو خوف ہوگا۔ کہ اگر ہماری اولاد جہالت وغیرہ عیب والی ہوگی۔ تو شودر ہو جائے گی۔ اور اولاد بھی ڈرتی رہیگی کہ اگر ہم مذکورہ بالا چال چلن اور علم والے نہ ہوں گے۔ تو شودر ہونا پڑے گا۔ اور نیچ ورنوں کا اعلےٰ ورنوں میں شامل ہونے کے لئے حوصلہ بڑھے گا۔

خلاصہ | ۴۰۔ ودیا اور دھرم کی اشاعت کا کام برہمنوں کو دینا چاہیئے۔ کیونکہ وہ پورے فاضل اور دھارمک ہوسکتے ہیں۔ اور اس کام کو ٹھیک طور پر پھیلا سکتے ہیں۔ کھشتریوں کو سلطنت کے کاروبار لگانے سے سلطنت کا زوال و نقصان نہیں ہوتا

علم - نیک صحبت - ماں باپ - آچاریہ اور مہمانوں کی خدمت کو نہ چھوڑنا - اور ان کی مذمت کبھی نہ کرنا - یہ پندرہ (۱۵) عمل اور وصف برہمن ورن کے آدمیوں میں ضرور ہونے چاہئیں -
منو ۱-۸۹ -

प्रजानां रक्षणं दानमिज्याऽध्ययनमेव च । विषयेष्वप्रसक्तिश्च क्षत्रियस्य समासतः । (मनु० १ । ८९) शौर्यं तेजो धृतिर्दाक्ष्यं युद्धे चाप्यपलायनम् । दानमीश्वरभावश्च क्षात्रं कर्म स्वभावजम् ॥ २ ॥ भ० गी० (अध्याय १८ । श्लोक ४३)

بھگوت گیتا ۱۸-۴۳

کھشتری کے فرائض | ۲ ۳ - انصاف و عدل سے رعیّت کی حفاظت یعنی نیکوں کی عزّت اور بدوں کی بے قدری کرنا - ہر طرح سے سب کی پرورش دان یعنی علم و اخلاق کے پھیلانے اور مستحق لوگوں کی خدمت کرنے میں دولت وغیرہ اشیاء کا خرچ کرنا - اگنی ہوتر وغیرہ یگیہ کرنا - تحصیل علم جیسے وید وغیرہ شاستروں کا پڑھنا - عیاشیوں میں نہ پھنس کر نفس پر قادر رہ کر ہمیشہ جسم اور روح کو طاقتور رکھنا (بہادری) سینکڑوں اور ہزاروں سے بھی جنگ کرنے میں اکیلے کو خوف نہ ہونا (خودداری) ہمیشہ تیجسوی یعنی عاجزی سے مبرّا - اپنے پر بھروسہ رکھنا - مستقل مزاج رہنا - (ہوشیاری) راجا اور رعیت کے متعلق کاروبار میں - اور سب شاستروں میں ہوشیار ہونا - (جنگ جوئی) جنگ میں بھی مضبوط - بے خوف رہ کر اس سے کبھی نہ ہٹنا - نہ بھاگنا یعنی اس طرح لڑنا کہ جس سے یقیناً فتح ہو - اپنی حفاظت کرنا - اگر بھاگنے سے یا دشمنوں کے ساتھ داؤ کھیلنے سے فتح ہوتی ہو - تو ایسا ہی کرنا - فیاضی - خیرات کرنے کی عادت رکھنا - آقا پنا - طرفداری کو چھوڑ کر سب کے ساتھ مناسب برتاؤ کرنا - سوچ کر دینا وعدہ کا پورا کرنا - اس کو کبھی نہ ٹوٹنے دینا - یہ گیارہ کھشتری ورن کے عمل اور اوصاف ہیں -

अध्यापनमध्ययनं यजनं याजनं तथा । दानं प्रतिग्रहश्चैव ब्राह्मणानामकल्पयत् ॥ १ ॥ मनु० (१ । ८८)

शमो दमस्तपः शौचं क्षान्तिरार्जवमेव च । ज्ञानं विज्ञानमास्तिक्यं ब्रह्मकर्म स्वभावजम् ॥ २ ॥

بھگوت گیتا۔ ۱۸-۴۲

برہمن کے فرائض

۳۵- برہمن کے پڑھنا۔ پڑھانا۔ یگ کرنا۔ کرانا۔ دان دینا اور لینا۔ یہ چھ کام ہیں۔ لیکن منوسمرتی کے مطابق لینا پنچ کام ہے (۱) شم یعنی سکون طبیعت یعنی دل سے بُرے کام کی خواہش بھی نہ کرنی۔ اور نہ اس کو ادھرم میں کبھی راغب ہونے دینا۔ دم حواس پر قدرت یعنی کان اور آنکھ وغیرہ حواس کو بے انصافی کے کام سے روک کر دھرم میں چلانا۔ ہمیشہ برہمچاری کی طرح نفس پر قادر ہوکر دھرم کے کام کرنا۔ پاکیزگی یعنے

अद्भिर्गात्राणि शुध्यन्ति मनः सत्येन शुध्यति । विद्यातपोभ्यां भूतात्मा बुद्धिर्ज्ञानेन शुध्यति ॥ मनु० (५ । १०६)

پانی سے باہر کے اعضا۔ راستی پر عمل کرنے سے دل۔ ودیا اور دھرم کے کام کرنے سے روح اور گیان سے عقل پاکیزہ ہوتی ہے۔ اندرونی عشق و نفرت وغیرہ عیب اور بیرونی غلاظتوں کو دور کر پاکیزہ رہنا یعنے سچ جھوٹ کی تمیز کرتے ہوئے سچائی کے قبول اور جھوٹ کے ترک سے اعتقاد پاک ہوتا ہے۔ ضبط۔ مذمت و تعریف۔ رنج و راحت۔ سردی گرمی۔ بھوک۔ پیاس۔ نفع و نقصان عزت بے عزتی وغیرہ ہیں۔ خوشی و غم چھوڑ کر دھرم میں مضبوط اعتقادی کا قائم رہنا۔ نرمی۔ انکساری۔ سادگی۔ سادہ طبیعت رکھنا۔ کجروی وغیرہ عیب چھوڑ دینا۔ علم روحانی سب وید وغیرہ شاستروں کو بمعہ انگ و اُپانگ کے پڑھکر پڑھانے کی طاقت۔ امتیاز۔ سچ کی تحقیق جو چیز جیسی ہو۔ یعنی غیر ذی روح کو غیر ذی رُوح اور ذی رُوح کو ذی رُوح جاننا یا ماننا۔ علم دنیاوی زمین سے لے کر پرمیشور تک سب اشیائے کو اچھی طرح جان کر ان سے مناسب فائدہ اُٹھانا۔ تسلیم فرائض۔ کبھی وید۔ پرمیشور۔ پورب جنم　　۔ دھرم

जातिपरिवृत्तौ ॥२॥

یہ آپستمب کے سوتر ہیں۔ دھرم پر چلنے سے ادنےٰ ورن ورن کو حاصل کرتا ہے۔ اور وہ اسی ورن میں گنا جائے۔ کہ جسکے لائق
ویسے ہی ادھرم پر چلنے سے اعلےٰ ورن والا انسان اپنے سے ورن کو حاصل کرتا ہے۔ اور اسی ورن میں گنا جانا چاہیئے۔ (۲)

جس طرح مرد ہر ایک ورن کے لائق ہوتا ہے۔ اسی طرح عورتوں کی بھی حالت سمجھنی چاہیئے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ اس طرح ہونے سے سب ورن اپنے اپنے وصف۔ عمل اور فطرت رکھتے ہوئے۔ پاکیزگی کے ساتھ رہتے ہیں۔ یعنی برہمن خاندان میں کوئی شخص جو کھشتری۔ ویش اور شودر کی مانند ہو۔ نہیں رہتا۔ اور کھشتری ویش نیز شودر ورن شدہ رہتے ہیں۔ یعنی ورنوں کی خلط ملط نہیں ہوگی۔ اس سے کسی ورن کی مذمت یا ناقابلیت بھی نہ ہوگی۔

ورن ہوسکتا کا خاص انتظام

۳۳۔ سوال:۔ اگر کسی کا ایک ہی لڑکا یا لڑکی ہو اور وہ دوسرے ورن میں داخل ہو جائے۔ تو اس کے ماں باپ کی خدمت کون کریگا۔ اور قطع نسل بھی ہو جائیگی۔ اس کا کیا انتظام ہونا چاہیئے؟

جواب:۔ نہ کسی کی خدمت میں ہرج اور نہ قطع نسل ہوگی۔ کیونکہ ان کو اپنے لڑکے لڑکیوں کے بدلے اپنے ورن کے مطابق دوسری اولاد ودیا سبھا اور راج سبھا کے انتظام سے ملیگی۔ اس لئے کچھ بھی بدانتظامی نہ ہوگی۔

ورن کا خطاب

۳۴۔ یہ اوصاف و اعمال کے مطابق ورنوں کی ہوسکتا لڑکیوں کی سولھویں برس اور مردوں کی پچیسویں برس کے امتحان میں مقرر کرنی چاہیئے۔ اور اسی طرح سے یعنی برہمن ورن کا برہمنی کھشتری ورن کا کھشترانی۔ ویش ورن کا ویش عورت اور شودر ورن کا شودر عورت کے ساتھ بیاہ ہونا چاہیئے تب ہی اپنے اپنے ورنوں کے کام اور باہم محبت بھی ٹھیک ٹھیک رہے گی۔ ان چاروں ورنوں کے فرائض اور اوصاف یہ ہیں:۔

۷- جب پرمیشور کے غیر مجسم ہونے سے اس کے منہ وغیرہ ہیں- تو منہ سے پیدا ہونا بھی ناممکن ہے- جیساکہ بانجھ عورت لڑکے کا بیاہ ہونا-

منہ سے پیدا نہیں ہوئے

۳۰- اور اگر منہ وغیرہ اعضاء سے براہمن پیدا ہوتے تو علت مادی کی مانند براہمن وغیرہ کی شکل ضرور ہوتی- جیسے منہ کی شکل گول مول ہے- ویسے ہی ان کے جسم کی شکل بھی منہ کی مانند گول مول ہونی چاہیئے تھی کھشتریوں کے جسم بازو کی مانند- ویشوں کے جسم ران کی مانند اور شودروں کے جسم پاؤں کی مانند شکل والے ہونے چاہئیں- مگر ایسا نہیں ہوتا- اگر کوئی تم سے سوال کرے- کہ جو جو منہ وغیرہ سے پیدا ہوئے تھے- ان کا نام برہمن وغیرہ ہوا- لیکن تمہارا نہیں- کیونکہ جیسے سب لوگ رحم سے پیدا ہوتے ہیں- ویسے تم بھی ہوتے ہو- تم منہ وغیرہ سے پیدا نہیں ہوئے پھر بھی برہمن وغیرہ نام کا گھمنڈ کرتے ہو- اسلئے تمہارے کئے ہوئے معنی فضول ہیں- اور جو ہم نے معنے کئے ہیں- وہی سچے ہیں-

۳۱- ایسا ہی منوسمرتی میں بھی کہا ہے- جیسے

منو- ۱۰- ۶۵

शूद्रो ब्राह्मणतामेति ब्राह्मणश्चैति शूद्रताम्। क्षत्रियाज्जातमे-
वन्तु विद्याद्वैश्यात्तथैव च॥ मनु० (१०।६५)

منوسمرتی اور ورن ہو سکتا

۳۲- شودر خاندان میں پیدا ہو کر اگر برہمن کھشتری کی مانند وصف- عمل اور فطرت والا ہو- تو وہ شودر برہمن- کھشتری اور ویش بن جاتا ہے- ویسے ہی جو براہمن- کھشتری اور ویش خاندان میں پیدا ہوا ہو- اور اس کے وصف عمل اور فطرت شودر کی مانند ہوں- تو وہ شودر بن جاتا ہے- اسی طرح جو شخص کھشتری یا ویش کے خاندان میں پیدا ہو کر برہمن یا شودر کی مانند وصف- عمل اور فطرت والا ہو- وہ برہمن یا شودر بھی ہو جاتا ہے- گویا چاروں ورنوں میں جس جس ورن کی مانند جو جو مرد یا عورت ہوں- وہ اسی اسی ورن میں گنے جائیں گے-

धर्मचर्य्यया जघन्यो वर्णः पूर्वं २ वर्णमापद्यते जातिपरिवृत्तौ
॥१॥ अधर्मचर्य्यया पूर्वो वर्णो जघन्यं जघन्यं वर्णमापद्यते

سوال :- یہ یجروید کے اکتیسویں ادھیاء کا گیارھواں منتر ہے۔ ہے۔ کہ براہمن ایشور کے منہ سے۔ کھشتری بازو سے۔ ویش ران سے اسے پیدا ہوئے ہیں۔ اس لئے جیسے نہ منہ بازو وغیرہ اور نہ بازو وغیرہ منہ اسی طرح نہ برہمن کھشتری وغیرہ اور نہ کھشتری براہمن وغیرہ ہوسکتے ہیں؟

جواب :- اس منتر کا ارتھ جو تم نے کیا۔ وہ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ یہاں پُرش یعنی غیر مجسم ہمہ جا موجود بالذات پرمیشور کا استدلال ہے۔ (اسی کا ذکر پیچھے سے چلا آرہا ہے) جب وہ غیر مجسم ہے۔ تو اس کے منہ وغیرہ اعضاء نہیں ہوسکتے۔ اگر منہ وغیرہ اعضاء والا ہو۔ تو وہ پُرش موجود کُل نہیں۔ اور جو موجود کل نہیں۔ وہ قادر مطلق دُنیا کو پیدا۔ قائم اور فنا کرنے والا۔ روحوں کے نیک و بد اعمال کی سزا جزا دینے والا۔ علیم کُل۔ خدا۔ غیر فانی اوصاف والا نہیں ہوسکتا۔ اس لئے اس کا یہ ارتھ ہے۔ کہ :-

<u>اصلی معنی</u> | جو موجود کل پرمیشور کی خلقت میں منہ کی مانند سب میں سردار۔ افضل ہو۔ وہ براہمن۔ شت پتھ براہمن کے حوالہ سے طاقت و توانائی کا نام باہو ہے یہ جس میں زیادہ ہو۔ وہ کھشتری۔ کمر کے نچلے حصہ اور زانو کے اُوپر کے حصہ کو ارُد کہتے ہیں۔ جو سب اشیاء اور سب ملکوں میں رانوں کی طاقت سے جاوے آوے سفر کرے۔ وہ ویش اور جو پاؤں یعنی نچلے عضو کی مانند بے عقلی وغیرہ اوصاف والا ہو۔ وہ شودر ہے۔

| شت پتھ براہمن میں اس منتر کے معنے |

۲۵- اور جگہ مثل شت پتھ براہمن وغیرہ میں بھی اس منتر کا ایسا ہی ارتھ کیا ہے۔ دیکھئے :-

यस्मादेते मुख्यास्तस्मान्मुखतो ह्यसृज्यन्त इत्यादि ।

چونکہ یہ مکھ (سردار) ہیں۔ اس لئے مکھ (منہ) سے پیدا ہوئے۔ یہ قول عین مطابق ہے۔ یعنی جیسے منہ سب اعضاء میں افضل ہے۔ ویسے پورے علم اور اعلےٰ وصف۔ عمل اور فطرات کے رکھنے کے باعث براہمن بنی نوع انسان

تقلید ہو | جس طریق پر اس کے باپ دادا گئے ہوں۔ اس طریق پر اولاد
ن جو راہِ راست پر چلنے والے باپ دادا ہوں۔ انہیں کے طریق پر
۔ اگر باپ دادا بد ہوں۔ تو ان کے طریق پر کبھی نہ چلیں۔ کیونکہ اچھے دھرماتما
کے طریق پر چلنے سے تکلیف کبھی نہیں ہوئی۔
اس کو تم مانتے ہو یا نہیں؟ ہاں ہاں مانتے ہیں۔

سناتن لفظ کے اصلی معنی | ۲۶ ۔ اور دیکھو۔ جو پرمیشور کا الہام ویدوں میں ہے وہی سناتن (قدیم) اور جو بات اس کے خلاف ہے۔ وہ کبھی قدیم نہیں ہو سکتی ایسا ہی سب لوگوں کو ماننا چاہیئے۔ یا نہیں؟ ضرور چاہیئے۔ اگر کوئی ایسا نہ مانے۔ تو اس سے پوچھنا چاہیئے۔ کہ اگر کسی کا باپ مفلس ہو۔ اور اس کا بیٹا دولتمند ہو۔ تو کیا وہ اپنے باپ کی مفلسی کے غرور سے دھن کو پھینک دے؟ کیا جس کا باپ اندھا ہو۔ اس کا لڑکا بھی اپنی آنکھوں کو پھوڑ ڈالے؟ جس کا باپ بدچلن ہو۔ اس کا لڑکا بھی بدچلنی ہی کرے؟ نہیں نہیں۔ بلکہ جو جو انسانوں کے اچھے کام ہوں۔ ان پر عمل کرنا اور بُرے کاموں کو ترک کر دینا سب کے لئے ضروری ہے۔

جنم سے ورن ماننے کے خلاف دلیل | ۲۷ ۔ اگر کوئی رج ویریہ (حیض و منی) کے میل (جنم) سے ورن آشرم ہو سکتا مانے۔ اور وصف و عمل کے مطابق نہ مانے تو اس سے پوچھنا چاہیئے۔ کہ اگر کوئی اپنے ورن کو چھوڑ کر نیچ۔ چنڈال یا عیسائی۔ مسلمان ہو گیا ہو۔ اس کو بھی برہمن کیوں نہیں مانتے؟ اس پر یہی کہو گے۔ کہ اس نے برہمن کے عمل چھوڑ دئے۔ اس لئے وہ برہمن نہیں ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ جو برہمن وغیرہ اچھے کام کرتے ہیں۔ وے ہی براہمن وغیرہ اور جو نیچ خاندان میں پیدا ہو کر بھی اعلےٰ ورن کے وصف عمل اور فطرت والا ہو۔ اس کو اعلےٰ ورن میں اور جو اعلےٰ ورن کا ہو کر نیچ کام کرے۔ تو اس کو نیچ ورن میں شمار کرنا چاہیئے۔

وید اور ورن ہو سکتا | ۲۸ ۔

ब्राह्मणोऽस्य मुखमासीद्बाहू राजन्यः कृतः। ऊरू तदस्य यद्वैश्यः पद्भ्यां शूद्रो अजायत॥

کو شبد (الفاظ) ارتھ (مفہومات) سمبندھ (تعلقات) سُوروں کے کے ساتھ پڑھنے پڑھانے۔ پورنماشی۔ اشٹی[1] وغیرہ جن کا ذکر ہے ان کے کرنے۔ دھرم سے اولاد پیدا کرنے۔ برہم یگ۔ دیو یگ۔ پتری یگ۔ ویشو دیو یگ۔ اور اتھتی یگ۔ جن کا ذکر پہلے آچکا ہے۔ اگنی شٹوم آدی یگ۔ فاضلوں کی صحبت و تعظیم۔ راست گفتاری۔ رفاہ عام وغیرہ نیک کام اور ہر قسم کی شلپ وِدیا[2] وغیرہ پڑھ کر بد چلنی چھوڑ۔ نیک چلنی سے یہ جسم برہمن کا بنتا ہے کیا اس شلوک کو تم نہیں مانتے؟ مانتے ہیں۔ پھر کیوں رَج ویریہ کے ملاپ (تناسل) سے ورن ہو سکتا مانتے ہو؟ میں اکیلا نہیں مانتا۔ بلکہ بہت سے لوگ زمانۂ قدیم سے ایسا ہی مانتے ہیں۔

پرم پرا کی تشریح | ۲۔ سوال :۔ کیا تم پرم پرا[3] کی بھی تردید کرو گے؟

جواب :۔ نہیں۔ لیکن تمہاری اُلٹی سمجھ کو نہیں مانتے۔ اور اس کی تردید بھی کرتے ہیں۔

سوال :۔ ہماری اُلٹی اور تمہاری سیدھی۔ اس میں کیا ثبوت ہے؟

جواب :۔ یہی ثبوت ہے۔ کہ تم پانچ سات پشتوں کے رواج کو قدیم رواج مانتے ہو۔ اور ہم وید و نیز دنیا کے ابتدا سے جو آج تک چلا آیا۔ اس کو پرم پرا مانتے ہیں۔ دیکھو جس کا باپ نیک۔ بیٹا بد۔ اور جس کا بیٹا نیک اس کا باپ بد۔ نیز کہیں دونوں نیک۔ یا دونوں بد۔ دیکھنے میں آتے ہیں۔ اس لئے تم لوگ وہم میں پڑے ہو۔ دیکھو منو جی مہاراج نے کیا کہا ہے :۔

منو ۴ - ۱۷۸

येनास्य पितरो याता येन माता पितामहाः । तेन
यायात्सतां मार्ग तेन गच्छन्न रिष्यते ॥ मनु० (४ । १७८)

---

[1] اشٹی ایک خاص قسم کا یگ ہوتا ہے (مترجم)

[2] شلپ ودیا۔ حرفت وصنعت اور کلوں وغیرہ کا بنانا اور ان سے کام لینا۔ (مترجم)

[3] پرم پرا بمعنی زمانۂ قدیم (مترجم)

تنزلی کی بنیاد ۲۱-جب تک اسی طرح سب رشی منی۔ راجہ مہاراجہ۔ رہم چریہ سے ودیا پڑھ کر ہی سوئمبر بیاہ کرتے تھے۔ تب تک اس ملک کی ترقی ہوتی تھی۔

جب سے برہم چریہ کے نہ کرنے اور ودیا کے نہ پڑھنے سے بچپن میں محتاج بالغیر یعنی ماں باپ کے اختیار سے ہی بیاہ ہونے لگا۔ تب سے رفتہ رفتہ آریہ ورت ملک کا زوال ہوتا چلا آیا ہے۔ اس لئے اس بُرے کام کو چھوڑ کر شریف لوگ مذکورہ الاطریق سے سوئمبر بیاہ کریں۔

بیاہ ورن کے مطابق کریں۔ اور ورن بھی سمجھا بھی وصف عمل اور فطرت کے مطابق ہونی چاہیئے +

ورن پیدائش سے نہیں ۲۲-سوال :-کیا جس کے ماں باپ برہمن ہوں۔ وہ برہمن ہوتا ہے۔ یا جس کے ماں باپ دوسرے ورن کے ہوں۔ وہ اولاد بھی برہمن ہو سکتی ہے ؟

جواب :- ہاں بہت سے ہو گئے ہوتے ہیں۔ اور ہوں گے بھی۔ جیسے چھاندو گیہ اُپنشد میں۔ جاوال رشی نامعلوم خاندان۔ مہابھارت میں وشوامتر۔ کھشتری ورن اور ماتنگ رشی چانڈال خاندان سے برہمن ہو گئے تھے۔ اب بھی جو عمدہ علم و عمل والا ہے۔ وہی برہمن ہونے کے لائق اور جاہل شودر کہلانے کے لائق ہوتا ہے۔ اور ایسا ہی آئندہ بھی ہوگا۔

برہمن کا جسم ویریہ سے نہیں بنتا ۲۳-سوال :- بھلا جو رج (خون) ویریہ (منی) سے جسم بنا ہے۔ وہ بدل کر دوسرے ورن کے لائق کیسے ہو سکتا ہے ؟

جواب :- رج - ویریہ کے ملاپ سے برہمن کا جسم نہیں ہوتا۔ بلکہ

منو - ۲۸

स्वाध्यायेन जपैहोमैस्त्रैविद्येनेज्यया सुतैः। महायज्ञैश्च यज्ञैश्च ब्राह्मीयं क्रियते तनुः॥

اس کا ارتھ پہلے کر آئے ہیں۔ اب یہاں بھی مختصراً لکھتے ہیں۔ پڑھنے پڑھانے وچار کرنے کرانے مختلف اقسام کے ہوم کے کرنے۔ سارے ویدوں

علم کی ترقی کی خواہش کرنے والے صاحب حوصلہ۔ عالم لوگ
راغب کر کے عزت بخشتے ہیں :۔(۱)

جو بغیر قایم رکھنے برہمچریہ کے۔ و بغیر حاصل کرنے علم کے اعلےٰ تر
یا صغیر سنی میں شادی کرتے ہیں۔ وہ مرد عورت خراب خستہ ہو کر عالموں کے و
عزت حاصل نہیں کرتے۔

جو گائیں کسی نے دوہی نہ ہوں۔ ان کی مانند (یعنی کنوارے) بچپن سے گذری ہو
سب قسم کے عمدہ کاروبار کو پورا کرنے والی۔ نابالغی کو طے کی ہوئی۔ تمئی۔ تعلیم
تربیت اور نوجوانی حاصل کرکے عالم شباب کے کمال کو پہنچی ہوئی عورتیں مثل
ان عالموں کے جنہوں نے باقاعدہ برہمچریہ پورا کیا ہے۔ لاثانی عقل سلیم یعنی
تعلیم و تربیت سے آراستہ عقل پائی ہوئی جوان خاوندوں کو حاصل کرکے گربھ دھار
(قیام حمل) کریں۔ کبھی بھول سے بھی لڑکپن میں مرد کا خیال دل میں نہ لاویں
کیونکہ یہی فعل موجودہ اور آئندہ جہان کی راحت کا دینے والا ہے۔ لڑکپن میں
بیاہ کرنے سے مرد کی نسبت عورت کو بہت زیادہ نقصان ہوتا ہے :۔ (۲)

جس طریق سے کہ کھینچنے سے نہایت محنت کرنے والے ویریہ (منی) کھینچنے کے
قابل پورے جوان مرد۔ ان عورات کو جو جوانوں کو پیاری ہیں۔ حاصل کرکے
پورے سو برس کی یا اس سے زیادہ عمر راحت سے بھوگتے ہیں۔ اور بیٹے
پوتوں والے ہوتے ہیں۔ اسی طریق سے عورت مرد ہمیشہ عمل کریں۔ جیسے گزشتہ
جاڑوں یا بڑھاپا پیدا کرنے والی صبحوں کو رات دن اور جسم کی طاقت و حسن کو
بہت بڑھاپا زایل کر دیتا ہے۔ ویسے عورت یا مرد اچھی طرح بذریعہ برہمچریہ
کے علم و تربیت اور جسم و آتما کی طاقت اور جوانی کو حاصل کرکے بیاہ کریں(۳)
اس کے خلاف عمل کرنا برخلاف وید کے ہے۔ اور کبھی راحت بخش نہیں
ہوتا +

لے گائے سے دودھ دوہنا مقصود ہوتا ہے۔ جو گائیں کسی نے نہیں دوہیں۔ ان سے
تعلق نہیں لیا گیا۔ ان کی مانند وہ عورتیں ہیں۔ جن کا کنوارا پن قایم ہے۔ اور جنہوں نے کسی سے
مباشرت نہیں کی۔ (مترجم)

جس خاندان میں عورت سے مرد اور مرد سے عورت ہمیشہ خوش رہتے ہیں۔ اسی خاندان میں راحت۔ دولت۔ اور نیک نامی قیام کرتی ہے۔ اور جہاں رنجیدگی اور شورش ہوتی ہے۔ وہاں مفلسی اور بدنامی رہا کرتی ہے۔

۱۹۔ اس لئے جو سوئمبر کا طریقہ آریہ ورت میں زمانہ قدیم سے چلا آتا ہے۔ وہی طریقہ افضل ہے۔

جب عورت مرد بیاہ کرنا چاہیں۔ تب۔ علم۔ انکساری۔ سیرت۔ شکل۔ عمر طاقت۔ خاندان۔ جسم کا اندازہ وغیرہ بطریق مناسب ہونا چاہیئے۔ جب تک ان کا میل نہیں ہوتا۔ تب تک بیاہ میں کچھ راحت نہیں ہوتی ہے۔ اور نہ ہی بچپن میں بیاہ کرنے سے راحت ہوتی ہے۔

युवा सुवासाः परिवीत आगात्स उ श्रेयान्भवति जायमानः
तं धीरासः कवय उन्नयन्ति स्वाध्यो मनसा देवयन्तः ॥१॥
ऋ० ॥ मं० ३ । सू० ८ । मं० ४ ॥ رگ وید منڈل ۳ سوکت ۸ منتر ۴

आधेनवो धुनयन्तामशिश्वीः शबर्दुघाः शशया अप्रदुग्धाः
नव्यानव्या युवतयो भवन्तीर्महद्देवानामसुरत्वमेकम् ॥ २ ॥
ऋ० ॥ मं० ३ । सू० ५५ । मं० १६ ॥ رگ ۳۔ ۵۵۔ ۱۶

पूर्वीरहं शरदः शश्रमाणा दोषावस्तोरुषसो जरयन्तीः ।
मिनाति श्रियं जरिमा तनूनामप्यनु पत्नीर्वृषणो जगम्युः ३
ऋ ॥ मं० १ । सू० १७९ । मं० १ ॥ رگ ۱۔ ۱۷۹۔ ۱

وید مقدس کی ہدایت (ارتھ) جو آدمی پورے طور پر بخوبی بذریعہ قائم رکھنے برہم چریہ کے اعلےٰ تربیت اور علم سے آراستہ۔ خوشنما پوشاک پہنے ہوئے برہمچاری ہے۔

اور پورا جوان ہو کر بعد تحصیل علم گرہ آشرم میں آتا ہے۔ وہی دوسرے جنم یعنی ودیا جنم (حالت طالب علمی) میں سے گذرا ہوا نہائت مبارک اور برکت پھیلانے والا ہوتا ہے۔ اسی آدمی کو اچھی طرح غور کرنے والے دل و جان سے

منو ۹۔ ۹۰ त्रीण्युदीक्षेत कुमार्यृतुमती सती ।

कालादेतस्माद्विन्देत सदृशं पतिम् ।

رجسولا ہونے کے تین برس بعد شادی ہو	حیض آنے سے تین برس بعد لڑکی خاوند تلاش کرے۔ اور جو لائق ہو۔ اس کو بیاہے +

جب ہر ماہ بعد حیض آتا ہے۔ تو تین برسوں میں چھتیس (۳۶) بار حیض ہو جانے کے پیچھے بیاہ کرنا مناسب ہے۔ اس سے پہلے نہیں۔

منو ۹۔ ۸۹ काममामरणात्तिष्ठेद् गृहे कन्यर्तुमत्यपि ।

न चैवैनां प्रयच्छेत्तु गुणहीनाय कर्हिचित् ॥ म०

کس حالت میں عمر بھر شادی نہ کریں	چاہے لڑکا لڑکی موت تک کنوارے رہیں۔ لیکن اس وصف جیسی باہم مخالف وصف عمل اور فطرت رکھنے والے کا بیاہ کبھی نہ

ہونا چاہیئے۔

اس سے ثابت ہوا۔ کہ مذکورہ بالا وقت سے پیشتر یا مخالف طبیعت والوں کا بیاہ ہونا مناسب نہیں۔

شادی کا اختیار	۱۷۔ سوال :۔ بیاہ ماں۔ باپ کے اختیار میں ہونا چاہیئے

یا لڑکے لڑکی کے اختیار میں ؟

جواب :۔ لڑکا لڑکی کے اختیار میں بیاہ کا ہونا افضل ہے۔ اگر ماں باپ بیاہ کرنا کبھی سوچیں۔ تو بھی لڑکا لڑکی کی رضامندی کے بغیر نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ایک دوسرے کی رضامندی سے بیاہ ہونے پر رنجیدگی کے بہت کم پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے اور اولاد بھی عمدہ ہوتی ہے۔ بلا فریقین کی رضامندی کے بیاہ میں ہمیشہ تکلیف رہتی ہے۔ بیاہ میں خاص تعلق لڑکے لڑکی کا ہے۔ ماں باپ کا نہیں۔ کیونکہ اگر ان میں باہم خوشی رہے۔ تو انہیں کو راحت اور رنجیدگی میں انہیں کو دکھ ہوتا ہے۔

منو ۳۔ ۶۰ सन्तुष्टो भार्यया भर्ता भर्त्रा भार्या तथैव च ।

यस्मिन्नेव कुले नित्यं कल्याणं तत्र वै ध्रुवम् ॥ म० (३।६०)

... رھانا ممکن ہے۔ ویسے ہی گوری۔ روہنی نام رکھنا بھی غیر مناسب

ہی (سفید رنگت والی) کنیا نہ ہو۔ بلکہ کالی ہو۔ تو اس کا نام گوری رکھ
ہے۔ اور گوری مہادیو کی زوجہ۔ روہنی وسودیو کی زوجہ تھی۔ ان کو تم پورانک
ل ماں کے برابر مانتے ہو۔ جب ہر ایک لڑکی میں گوری وغیرہ کی بھاؤنا (تصور)
رتے ہو۔ تو پھر ان سے بیاہ کرنا کیسے ممکن اور دھرم کے مطابق ہو سکتا ہے؟ اس
ئے تمہارے اور ہمارے شلوک جھوٹے ہیں۔ کیونکہ جیسا ہم نے برہمو وائچ کرکے
سلوک بنا لئے ہیں۔ ویسے انہوں نے بھی پاراشر وغیرہ کے نام سے بنا لئے ہیں
اس لئے ان سب کا پرمان یعنی سند چھوڑ کر ویدوں کے پرمان سے سب کام
کرو۔ دیکھو منو میں لکھا ہے:۔

ऊन षोडश वर्षायामप्राप्तः पंच विंशतिम् ।
यद्या घत्ते पुमान् गर्भं कुक्षिस्थः स विपद्यते ॥ १ ॥
जातो वा न चिरंजीवेज्जीवे द्वा दुर्बलेन्द्रियः ।
तस्मादत्यन्त बालायां गर्भाधानं न कारयेत् ॥ २ ॥
सुश्रुत शरीरस्थाने अ० १० । श्लोक ४७ । ४ ॥

سشرت شریرآ ستھان
ادھیائے ۱۰ شلوک ۴۷ - ۴۸

ارتھ:۔ سولہ برس سے کم عمر والی عورت میں پچیس برس سے کم عمر والا مرد اگر حمل کو ٹھیرا دے۔ تو اس کا اسقاط ہو جاتا ہے۔ یعنی پورے وقت تک رحم میں رہ کر پیدا نہیں ہوتا۔ یا پیدا ہو۔ تو بہت دیر تک زندہ نہیں رہتا۔ اگر زندہ رہے۔ تو کمزور اعضاء والا ہوتا ہے۔ اس واسطے صغیر سن عورت میں حمل نہ ٹھیرائے۔

ایسے ایسے شاستر کے بتائے ہوئے اصول اور قانون قدرت کو دیکھنے اور عقل سے سوچنے پر یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ سولہ برس سے کم عمر والی عورت اور پچیس برس سے کم عمر والا مرد کبھی حمل ٹھیرانے کے لائق نہیں ہوتے۔ ان اصولوں کے برخلاف جو چلتے ہیں وہ دکھ میں مبتلا ہوتے ہیں

माता पिता तथा भ्राता मातुलो भगिनी स्वका ।
सर्वेते नरकं यान्ति दृष्ट्वा कन्यां रजस्वलाम् ॥ २ ॥

جواب - یہ اِسی وقت کے بنائے ہوئے برہم پران کا مقولہ ہے - ارتھ - جتنے وقت میں پرمانو (ذرّہ) ایک پلٹا کھائے اتنے وقت کو کشن (لمحہ) کہتے ہیں - جب کنیا پیدا ہو - تب ایک کشن میں گوری دوسرے میں روہنی تیسرے میں کنیا اور چوتھے میں رجسلا ہو جاتی ہے (۱) اس رجسلا کو دیکھ کر اُس کے ماں - باپ - بھائی - ماموں اور بہن سب نرک کو جاتے ہیں -

سوال - یہ شلوک پرمان (مستند) نہیں -

جواب - کیوں مستند نہیں - اگر برہماجی کے شلوک مستند نہیں - تو تمہارے بھی مستند نہیں ہو سکتے +

سوال - واہ! واہ - پاراشر اور کاشی ناتھ کو پرمان نہیں مانتے +

جواب - واہ اجی واہ! کیا تم برہماجی کا پرمان نہیں مانتے - پاراشر و کاشی ناتھ سے برہماجی بڑے نہیں ہیں؟ اگر تم برہماجی کے شلوکوں کو نہیں مانتے - تو ہم بھی پاراشر اور کاشی ناتھ کے شلوکوں کو نہیں مانتے +

سوال - تمہارے شلوک ناممکن ہیں - اسواسطے ماننے کے لائق نہیں کیونکہ ہزاروں کشن (لمحہ) پیدا ہوتے ہی گذر جاتے ہیں - تو بیاہ کیسے ہو سکتا ہے - اور اسوقت بیاہ کرنے کا کچھ فائدہ بھی نظر نہیں آتا -

جواب - اگر ہمارے شلوک ناممکن ہیں - تو تمہارے بھی ناممکن ہیں - کیونکہ آٹھ نو اور دسویں برس میں بھی بیاہ کرنا بے فائدہ ہے کیونکہ سولہویں برس بعد چوبیسویں برس تک بیاہ کیا جاوے - تو عورت کا رحم پورا اور جسم طاقتور ہوگا اور طاقتور مرد کے پختہ نطفہ سے اولاد عمدہ پیدا ہوگی - جیسے آٹھ برس کی لڑکی سے

---

(۱) مناسب وقت سے کم عمر والی عورت و مرد کو حمل ٹھیرانا مُنی ورز فاضل) دھنونتری جی سشرت میں منع کرتے ہیں + بقیہ نوٹ صفحہ ۱۴۵ پر ملاحظہ ہو -

چال ہو۔ جس کا رونگٹا چھوٹا اور ملائم ہو۔ سر کے بال اور دانت باریک ہوں اور جس کے دیگر سب اعضا ملائم ہوں۔ ایسی عورت کے ساتھ بیاہ کرنا چاہیئے۔

بیاہ کی عمر

۱۲۔ سوال۔ بیاہ کس عمر میں اور کس طور پر ہونا چاہیئے؟

جواب۔ سولہویں برس سے لیکر چوبیسویں برس تک لڑکی اور پچیسویں برس سے لیکر اڑتالیسویں برس تک مرد کی شادی کا وقت اچھا ہے۔ ان میں سے اگر ۱۶ برس یا پچیسویں برس میں بیاہ کرے تو ادنٰے درجہ کا۔ اگر اٹھارہ برس یا بائیس برس کی عورت اور تیس بتیس یا چالیس برس کا مرد ہو تو درمیانہ درجہ کا۔ اگر چوبیس برس کی عورت اور اڑتالیس برس کے مرد کا بیاہ ہو۔ تو وُہ اعلےٰ درجہ کا بیاہ ہے۔

ملکی ترقی و تنزل کا جزو اعظم

۱۳۔ جس ملک میں بیاہ کا طریق ایسا عمدہ (جیسا کہ اُوپر درج کیا گیا ہے) اور برہمچریہ و تعلیم کی کثرت ہوتی ہے۔ وُہ خوشحال اور جس ملک میں برہمچریہ و تحصیل علم سے محروم کم سن اور ناقابل شخصوں کی شادی ہوتی ہے وُہ مہا دُکھ (تکالیف) میں ڈوب جاتا ہے۔

گویا برہمچریہ اور تحصیل علم کے بعد ہی بیاہ ہونا چاہیئے۔ اسی سُدھار سے سب باتوں کا سُدھار اور اسی کے بگڑنے سے بگاڑ ہوتا ہے۔

अष्टवर्षाभवेद् गौरी नववर्षा च रोहिणी ।

दशवर्षा भवेत्कन्या तत ऊर्ध्वं रजस्वला ॥ १ ॥

माता चैव पिता तस्या ज्येष्ठो भ्राता तथैव च ।

त्रयस्ते नरकं यान्ति दृष्ट्वा कन्यां रजस्वलाम् ॥ २ ॥

صغیر سنی کی شادی

۱۴۔ سوال۔ یہ شلوک پاراشری اور شیگر بودھ میں لکھے ہیں ارتھ یہ ہے کہ لڑکی کا آٹھویں برس گوری۔ نویں برس روہنی۔ دسویں برس کنیا اور اس کے بعد رجسلا (حیض والی) نام ہوتا ہے۔ دسویں برس تک بیاہ نہ کرکے رجسلا لڑکی کو ماں باپ اور اس کا بڑا بھائی یہ تینوں دیکھ کر نرک میں گرتے ہیں۔

एकक्षणा भवेद् गौरी द्विक्षणेयन्तु रोहिणी ।

त्रिक्षणा सा भवेत्कन्या ह्यत ऊर्ध्वं रजस्वला ॥ १ ॥

کی لڑکی یا لڑکے کے ساتھ بیاہ نہ ہونا چاہیئے +
کیونکہ یہ سب عیب اور بیماریاں بیاہ کرنیوالے کے خاندان میں بھی آجاتی ہیں اس لئے شریف اور تندرست خاندان کے لڑکے اور لڑکیوں کا ہی آپس میں بیاہ ہونا چاہیئے

नोद्वहेत्कपिलां कन्यां नाऽधिकाङ्गीं न रोगिणीम् ।
नालोमिकां नातिलोमां न वाचाटान्न पिङ्गलाम् ॥ منو ۳-۸

کس قسم کی عورت سے شادی نہ کرنی چاہیئے | زرد رنگ والی - ادھک انگی (مرد سے زیادہ لمبی چوڑی یا زیادہ طاقتور) بیمار - جسکے جسم پر بالکل بال نہ ہوں - بہت بال والی بکواس کرنے والی اور بھوری آنکھ والی عورت سے ہرگز شادی نہیں کرنی چاہیئے -

नर्क्षवृक्षनदीनाम्नीं नान्त्यपर्वतनामिकाम् ।
न पक्ष्यहिप्रेष्यनाम्नीं न च भीषणनामिकाम् । منو ۳-۹

رکش یعنی اشونی - بھرنی - روہنی دیئی - ریوتی بائی - چتری وغیرہ ستاروں کے نام والی - تلسیا - گیندا - گلابی - چمپہ - چنبیلی وغیرہ پودوں کے نام والی - گنگا - جمنا ندی نام والی وغیرہ - چانڈالی وغیرہ نیچ نام والی - بندھیا - ہمالیہ - پاربتی وغیرہ پہاڑ نام والی کوکلا - مینا وغیرہ پرند نام والی - ناگی بھجنگا وغیرہ سانپ نام والی - مادھو داسی میراں داسی وغیرہ خدمتگار نام والی اور بھیم کماری - چنڈ کا کالی وغیرہ ڈراونے نام والی لڑکیوں کے ساتھ شادی نہ کرنی چاہیئے - کیونکہ یہ نام خراب اور دیگر اشیاء کے بھی ہیں -

अव्यङ्गाङ्गीं सौम्यनाम्नीं हंसवारणगामिनीम् ।
तनुलोमकेशदशनां मृद्वङ्गीं मुद्वहेत्स्त्रियम् ॥ منو ۳-۱۰

کس قسم کی لڑکی سے بیاہ کرے | جس کے اعضا صاف سیدھے ہوں یعنی پسندیدہ ہوں - اور جس کا نام عمدہ جیسے سکھدا - یشودھا وغیرہ ہو اور ہنس اور ہتھنی جیسی جسکی

لہ یعنی جب تک منحوس نام بدل نہ لے - شادی نہ کرے - منوجی مہاراج کی ہدایت کا یہی منشا معلوم ہوتا ہے - کہ والدین ایسے معیوب نام اپنی لڑکیوں کے نہ رکھا کریں -

میں نہیں - اور جیسا دُور جگہوں کے رہنے والوں میں دُور دُور تک محبت کا رشتہ بڑھ جاتا ہے - ایسا نزدیک کے رہنے والوں کے بیاہ میں نہیں -

(ششم) دُور دراز ملک کے حالات اور اشیا بھی دُور رشتہ ہونے میں باہمی امداد سے مل سکتی ہیں - نزدیک کے بیاہ ہونے میں نہیں - کیونکہ

हिता दुहिता दूरेहिता भवतीति ॥ نروکت ۳-۴

لڑکی کا نام دوہتا (دُختر) اس سبب سے ہے - کہ اس کا بیاہ دُور مُلک میں ہونے سے فائدہ بخش ہوتا ہے - نزدیک ہونے میں نہیں -

(ہفتم) لڑکی کے باپ کے خاندان میں مفلسی کا ہونا بھی ممکن ہے - کیونکہ جب لڑکی باپ کے خاندان میں آئے گی - تب اس کو کچھ نہ کچھ دینا ہی ہوگا -

(ہشتم) نزدیک ہونے سے ایک دُوسرے کو اپنے اپنے باپ کے خاندان کی مدد کا گھمنڈ ہوگا - اور جب کچھ بھی دونوں میں ناراضگی ہوگی - تب عورت فوراً ہی باپ کے خاندان میں چلی جائے گی - اس طرح سے ایک دُوسرے کی مذمت زیادہ ہوگی اور رنجش بھی - کیونکہ اکثر عورتوں کا مزاج تیز اور نرم (جلد اثر پذیر) ہوتا ہے +

ایسی ہی وجوہات سے باپ کے ایک گوتر - ماں کی چھ پشتوں میں اور نزدیک جگہ رشتہ کرنا اچھا نہیں ہے -

महान्त्यपि समृद्धानि गोऽजाविधनधान्यतः ।

स्त्रीसम्बन्धे दशैतानि कुलानि परिवर्जयेत् ॥ منو ۳-۶

چند خاندان جن میں شادی منع ہے

چاہے یہ خاندان کتنی ہی دولت - اجناس - گائے - بکری - ہاتھی - گھوڑے - حکومت - زر وغیرہ سے مالا مال ہوں - تو بھی شادی کرنے میں مندرجہ ذیل دس خاندانوں کو ترک کر دینا چاہئے -

हीनक्रियं निष्पुरुषं निश्छन्दो रोमशार्शसम् । منو ۳-۷

क्षय्यामयाव्यपस्मारिश्वित्रिकुष्ठिकुलानि च ॥

جو خاندان نیک عمل سے گرا ہو - نیک آدمی جس میں نہ ہوں - جس میں ویدک تعلیم کے برخلاف عمل ہوتا ہو - جسم پر بڑے بڑے بال یا جن میں بواسیر - تپ دق - دمہ کھانسی - امراض معدہ - مرگی - جذام یعنے سفید یا گلت کوڑھ ہوں - اُن خاندانوں

सा प्रशस्ता द्विजातीनां दारकर्मणि मैथुने

لڑکی کا خاندان اور گوتر

جو لڑکی کہ ماں کے خاندان کی چھ پشتوں میں اور باپ کے گوتر (نسب) کی نہ ہو۔ اس سے شادی کرنی چاہئے۔ کیونکہ۔

परोक्षप्रिया इव हि देवाः प्रत्यक्षद्विषः ॥ शतपथ० ॥

یہ تحقیق شدہ بات ہے کہ غیر موجود چیز سے جو محبت ہوتی ہے۔ وہ پاس کی چیز سے نہیں ہوتی۔ جیسے کسی نے مصری کی تعریف سُنی ہو۔ مگر کھائی نہ ہو۔ تو اُس کا دل اُسی کو چاہتا رہتا ہے (پس) جس وجہ سے کہ کسی غائب النظر چیز کی تعریف سُنکر اِس کو حاصل کرنے کی زبردست خواہش ہوتی ہے۔ اُسی وجہ سے دور جگہ یعنی جو اپنے نسب اور ماں کے خاندان پدری میں نزدیک کے رشتہ کی نہ ہو۔ اُسی لڑکی سے لڑکے کا بیاہ ہونا چاہئے۔

نزدیکی ملک و رشتہ میں شادی

۲۔ نزدیک اور دُور کے بیاہ کرنیکے یہ نتیجے ہیں۔

(اوّل) جو بچے بچپن سے نزدیک رہتے ہیں۔ باہم کھیل۔ لڑائی اور محبت کرتے اور ایک دُوسرے کی خوبی نقص۔ عادت یا بچپن کی بدچلنی کو جانتے ہیں۔ اور ننگے بھی ایک دُوسرے کو دیکھتے ہیں۔ اُن کی باہم شادی ہونے سے محبت کبھی نہیں ہو سکتی۔

(دوئم) جیسے پانی میں پانی ملنے سے نرالی صفت پیدا نہیں ہوتی۔ ویسے ہی ایک گوتر ماں یا باپ کے خاندان میں شادی ہونے سے دھاتوؤں کا ادل بدل نہ ہونے سے ترقی نہیں ہوتی۔

(سوئم) جیسے دودھ میں مصری یا سونٹھ وغیرہ دوائیوں کے میلاپ سے عمدگی ہوتی ہے۔ ویسے ہی مختلف گوتر والے یعنی جن کے ماں باپ مختلف خاندان سے ہوں۔ ایسے مرد و عورت کا بیاہ ہونا افضل ہے۔

(چہارم) جیسے اگر کوئی ایک مُلک میں مریض ہو۔ وُہ دوسرے ملک میں ہوا اور کھانے پینے کی تبدیلی سے تندرست ہوتا ہے ویسے ہی دُور ملکوں کے رہنے والوں کے بیاہ ہونے میں بھی عمدگی ہے

(پنجم) نزدیک رشتہ کرنے میں ایک دُوسرے کے نزدیک ہونے سے خوشی غمی کا معلوم ہونا اور باہمی رنجیدگی کا ہو جانا بھی ممکن ہے۔ دُور مُلک کے رہنے والوں

چوتھا باب

واپسی از گوروکل شادی اور خانہ داری کا بیان

वेदानधीत्य वेदौ वा वेदं वापि यथाक्रमम्।
अविप्लुतब्रह्मचर्यो गृहस्थाश्रममाविशेत्॥ मनु० (३।२।) منو

گرہ آشرم میں پرویش ٹھیک طور پر برہمچریہ آشرم میں دھرم کے مطابق آچاریہ (استاد) کی ہدایت پر چلکر چاروں۔ تین۔ دو یا ایک وید کو بمعہ انگوں یا اپانگوں کے پڑھ کر جس کا برہمچریہ ٹوٹا نہ ہو۔ گرہ آشرم (خانہ داری) میں پرویش کرے۔

तं प्रतीतं स्वधर्मेण ब्रह्मदायहरं पितुः।
स्रग्विणं तल्प आसीनमर्हयेत्प्रथमं गवा।मनु० (३।३।) منو

گئو دان سے تعظیم اتالیق (استاد) اور شاگرد کے ٹھیک ٹھیک فرائض سے واقف کار باپ یا استاد سے علم کا ورثہ حاصل کرنے اور مالا کے پہننے والے پلنگ پر بیٹھے ہوئے برہمچاری کے پتا (گرو) کی اول گئو دان سے تعظیم کرے ایسے اوصاف رکھنے والی برہمچارنی (لڑکی) کا باپ بھی لڑکی کی عزت کرے۔

गुरुणानुमतः स्नात्वा समावृत्तो यथाविधि। منو ۳-۴
उद्वहेत द्विजो भार्यां सवर्णां लक्षणान्विताम्॥

بیاہ کے لئے اجازت (استاد) گورو کی اجازت سے اشنان کر اور گوروکل سے حسب قاعدہ واپس آ۔ برہمن کھشتری اور ویش اپنے اپنے ورن کے مطابق عمدہ صفات والی لڑکی سے شادی کرے۔

असपिण्डा च या मातुरसगोत्रा च या पितुः। منو ۳-۵

[मनु० ४। २३३]

सर्वेषामेव दानानां ब्रह्मदानं विशिष्यते । -۱۲۲
वार्यन्नगोमहीवासस्तिलकाञ्चनसर्पिषाम् ॥

علم کی خیرات سب خیراتوں سے افضل ہے

اس دنیا میں جتنی قسم کی خیرات (دان) ہے۔ مثلاً پانی۔ اناج۔ گائے وغیرہ جانور۔ زمین۔ کپڑا۔ تل۔ سونا۔ گھی وغیرہ ان میں سے وید کی تعلیم کا دان سب سے افضل ہے۔(منو۴۔۲۳۳) اس واسطے جتنا ہوسکے اتنی کوشش۔ تن من دھن سے ترقئے تعلیم میں کرنی چاہیئے۔ جس ملک میں برہمچریہ علم اور ویدک دھرم کا چرچا۔ جیسا کہ چاہیئے رہتا ہے۔ وُہی مُلک خوش نصیب ہوتا ہے۔

یہ مختصر بیان برہمچریہ آشرم کی تربیت کا لکھا ہے۔ اس کے آگے چوتھے باب میں "سماورتن" (رسم ختم التعلیم) اور گرہ آشرم (خانہ داری) کے ادب و تادیب کا بیان لکھا جاوے گا۔

شُستہ عبارت سے آراستہ شریمد سوامی دیانند سرسوتی کی تصنیف ستیارتھ پرکاش کا تیسرا باب دربیان تعلیم ختم ہُوا۔

کرنا۔ اِن کی پرورش کرکے بڑا کرنا اور ادب سکھانا۔ گھر کے کاروبار کو جیسا چاہیئے۔ ویسا کرنا کرانا اور بموجب اُصول طب صحت بخش خوراک کا بنانا یا بنوانا نہیں کرسکتیں۔ جس سے گھر میں کبھی بیماری پیدا نہ ہو۔ اور سب اہل خاندان خوش وخورم رہیں۔ اگر علم صنعت وحرفت سے واقف نہ ہوگی۔ تو گھر کی تعمیر و مرمت کی نگرانی اور پوشاک وزیورات وغیرہ کے بنانے یا بنوانے وغیرہ کا اہتمام اس سے نہ ہوسکیگا۔ اگر حساب نہ جانتی ہو۔ تو کسی کا حساب سمجھ سمجھا نہ سکے گی۔ اور اگر وید وغیرہ شاستروں کی تعلیم سے بے بہرہ ہوگی۔ تو پرمیشور اور دھرم کی پہچان سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے کبھی ادہرم سے نہ بچ سکے گی۔

علم کی فضیلت

۱۲۰۔ اس لئے وہی لوگ لائق مبارکباد اور اپنے فرائض ادا کرنے میں کامیاب گنے جاتے ہیں۔ جو برہمچریہ اعلےٰ تربیت اور علم کے ذریعہ اپنی اولاد کے جسم اور آتما کی طاقتوں کو پورے طور پر بڑھاتے ہیں۔ تاکہ وہ ماں باپ شوہر خُسر راجا رعیت پڑوسی عزیزوں دوستوں اور اولاد وغیرہ سے بحفظ مراتب دھرم کا برتاؤ رکھیں۔ یہی خزانہ لازوال ہے۔ اس کو جسقدر خرچ کرو۔ اُسی قدر بڑھتا ہے۔ باقی سب خزانے خرچ کرنے سے گھٹتے ہیں۔ مگر علم کے خزانہ کا نہ کوئی چور اور نہ کوئی شریک ہوسکتا ہے۔ اس خزانے کی حفاظت کرنے والا اور اس کو ترقی دینے والا خصوصاً راجہ ہے۔ گو رعایا بھی ہے۔

علم کی حفاظت و ترقی

۱۲۱۔ कन्यानां सम्प्रदानं च कुमाराणां च रक्षणम् ॥ मनु० [७।१५२] منو ۷ - ۱۵۲

راجا کو واجب ہے۔ کہ سب لڑکوں اور لڑکیوں کو وقت مقررہ سے وقت مقررہ تک برہمچریہ یعنی طالب علمی کی حالت میں رکھ کر اُن کو صاحب علم بناوے۔ جو کوئی اس حکم کی خلاف ورزی کرے۔ اس کے والدین کو سزا دیوے۔ یعنی راجا کا حکم ہونا چاہیئے۔ کہ کوئی شخص آٹھ برس کی عمر کے بعد اپنے لڑکے یا لڑکی کو گھر میں نہ رکھے۔ بلکہ وُہ آچاریہ کل (اتالیق خانہ) میں رہیں۔ اور جب تک "سماورتن" (یعنے رسم ختم التعلیم) کا وقت نہ آوے۔ تب تک اُن کی شادی نہ ہونے پائے۔

رکھنا اور علم حاصل کرنا ضروری ہے۔

عورتوں کا تعلیم یافتہ ہونا ضروری ہے۔

۱۱۷۔ سوال۔ کیا عورتیں بھی وید پڑھیں؟

جواب۔ بلا شک دیکھو شروت سُوتر وغیرہ میں آیا ہے۔ کہ इमं मन्त्रं पत्नी पठेत् یعنی یگ میں بیوی اس منتر کو پڑھے۔ اگر وید وغیرہ شاستر نہ پڑھی ہوگی۔ تو یگ میں سوروں کے ساتھ منتروں کو کس طرح ادا کر سکے گی اور سنسکرت کیسے بول سکے گی۔

بھارت ورش کی عورتوں کی زینت گارگی وغیرہ وید اور دیگر شاستروں کو پڑھ کر کامل علم کو پہنچی تھیں۔ چنانچہ شت پتھ برہمن میں اس بات کا ذکر صاف لکھا ہے ÷

بھلا اگر مرد صاحب علم ہو اور عورت جاہل یا عالمہ ہو۔ اور مرد جاہل۔ تو گھر میں ہمیشہ علم و جہالت کا جنگ مچا رہے گا۔ پھر خوشی کہاں سے آوے گی۔ علاوہ ازیں اگر عورتیں نہ پڑھیں۔ تو لڑکیوں کے مدرسے میں اُستانیاں کیونکر پیدا ہوں۔ نیز ریاست کے متعلق انصاف دکاروبار خانگی (گرہ آشرم) جو بیوی کو شوہر کا اور شوہر کو بیوی کا خوش رکھنا اور گھر کے دیگر کاموں کو عورت کے اختیار میں دینا وغیرہ۔ اِس قسم کے کام بلا علم کے کبھی اچھی طرح سر انجام نہیں پا سکتے ÷

پُرانے زمانے میں عورتیں فن جنگ بھی جانتی تھیں

۱۱۸۔ دیکھو آریہ ورت کے راج پُرشوں (حاکمان) کی عورتیں فن جنگ بھی اچھی طرح جانتی تھیں۔ اگر نہ جانتیں تو کیکئی وغیرہ کیوں کر دشرتھ وغیرہ کے ساتھ میدان جنگ میں جا سکتیں اور لڑائی کر سکتیں ÷

استریوں کو کون سے علم جاننے ضروری ہیں

۱۱۹۔ اس لئے براہمنی اور کشترانی کو تو سب قسم کے علوم ویش عورت کو بیوپار (سوداگری کا علم) اور شودر عورت کو کھانا پکانا وغیرہ خدمت کا علم ضرور ہی پڑھنا چاہیئے۔ جیسے مردوں کو کم از کم ویاکرن دھرم اور اپنے کاروبار کے متعلق ضرور پڑھنا لازم ہے۔ ایسے ہی عورتوں کو بھی ویاکرن۔ دھرم طب حساب اور دستکاری تو ضرور سیکھنی چاہیئے۔ کیونکہ بجز اُن کے سیکھنے کے سچ اور جھوٹ کی پہچان۔ اپنے شوہر وغیرہ سے مناسب برتاؤ کرنا۔ مناسب اولاد کا پیدا

آپ کی بات مانیں یا پرمیشور کی؟ بہرحال پرمیشور کی بات لازمی طور پر لائق تسلیم ہے اور اب بھی اگر کوئی شخص اس کو نہیں مانے گا۔ تو وہ ناستک یعنی مُنکر کہلائیگا۔ کیونکہ لکھا ہے کہ:-

नास्तिको वेदनिन्दकः

ویدوں کی بُرائی کرنے والا اور ان کو نہ ماننے والا ناستک کہلاتا ہے۔ یعنی کیا پرمیشور شودروں کا بھلا کرنا نہیں چاہتا کیا وہ طرفداری کرنیوالا ہے کہ شودروں کیواسطے تو ویدوں کے پڑھنے پڑھانے کی ممانعت کرے اور دوجوں (زنار پوشوں) کے واسطے اجازت دیوے۔ اگر پرمیشور کا منشا شودر وغیرہ آدمیوں کے پڑھانے سنانے کا نہ ہوتا تو اِن کے جسم میں بولنے اور سُننے کے حواس کیوں پیدا کرتا۔ جیسے پرماتما نے زمین۔ آگ۔ پانی۔ ہوا۔ چاند۔ سُورج اور اناج وغیرہ اشیاء سب کے واسطے بنائی ہیں۔ اسی طرح وید بھی سب کے واسطے ظاہر فرمائے ہیں۔ اور جہاں کہیں ممانعت بھی کی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جس شخص کو باوجود پڑھنے پڑھانے کے کچھ بھی حاصل نہ ہو۔ وُہ بوجہ بے عقل اور جاہل ہونے کے شودر کہلاتا ہے۔ اس کا پڑھنا پڑھانا بے سُود ہے۔

عورتوں کے پڑھنے وغیرہ کا ثبوت

۱۱۶- اور جو تم عورتوں کے پڑھنے کی ممانعت بتلاتے ہو یہ تمہاری جہالت خود غرضی اور بے عقلی کا نتیجہ ہے۔ دیکھو وید میں لڑکیوں کے پڑھنے کا ثبوت موجود ہے

ब्रह्मचर्येण कन्या युवानं विन्दते पतिम्

अथर्व० (कां ११ । प्र० २४ । अ० ३ । मं० १८

اتھرو ۱۱-۲۴-۳-۱۸-

इमं मन्त्रं पत्नी पठेत् ॥

(لفظی ترجمہ۔ برہمچریہ کرکے لڑکی جوان پتی کو حاصل کرے۔ مترجم)

جسطرح لڑکے بذریعہ قائم رکھنے برہمچریہ کے کامل علم اور تربیت کو حاصل کرکے جوان فاضلہ موافق طبیعت یعنی مرغوب خاطر اور اپنی ہم اوصاف عورتوں کے ساتھ شادی کرتے ہیں۔ ویسے ہی لڑکیوں کو بھی چاہئیے کہ بذریعہ قائم رکھنے برہمچریہ وغیرہ شاستروں کو پڑھیں اور کامل علم اور اعلےٰ تربیت حاصل کریں۔ اور جوان ہوکر جب پوری بالغہ ہوجاویں تو اپنے ہم اوصاف مرغوب خاطر صاحب علم اور پوری جوانی کو پہنچے ہوئے مرد کے ساتھ شادی کریں۔ پس عورتوں کیلئے بھی برہمچریہ قائم

بتانے میں تن من دھن سے کوشش کریں۔

استری اور شودر کو وید پڑھنے کا ادھیکار

۱۱۵- سوال- کیا عورت اور شودر بھی وید پڑھیں؟ جو یہ پڑھینگے۔ تو پھر ہم کیا کرینگے؟ علاوہ ازیں اِن کے پڑھنے میں کوئی دلیل و اجازت نہیں پائی جاتی۔ جیسا کہ ممانعت موجود ہے

स्त्रीशूद्रौ नाधीयातामिति श्रुतेः ।

یعنی عورت اور شودر نہ پڑھیں - یہ شُرتی ہے

جواب- سب زن) و مرد یعنی نوع انسان کو پڑھنے کا حق ہے۔ تم کنوئیں میں گرو اور تمہاری یہ شرتی طبع زاد ہے۔ کسی معتبر کتاب کی نہیں ہے۔ تمام نوع انسان کے وید وغیرہ شاستر پڑھنے اور سننے کے مستحق ہونے کی تصدیق تو یجر وید کے چھبیسویں ادھیائے کے دُوسرے منتر میں موجُود ہے۔

यथेमां वाचं कल्याणीमावदानि जनेभ्यः ।
ब्रह्मराजन्याभ्यां शूद्राय चार्याय च स्वाय चारणाय ।
(यजु० अ० २६)

پرمیشور فرماتا ہے کہ جیسے میں سب جن یعنی انسان کی خاطر اس راحت بخش یعنے دُنیا اور نجات کی مسرت بخش رگ وغیرہ چاروں ویدوں کے کلام کی ہدایت کرتا ہوں- ویسے تم بھی کیا کرو (یجو ۲۶-۲) اور اگر اس موقعہ پر کوئی شخص یہ سوال کرے کہ جن لفظ سے مراد دوجوں (زنار پوشوں) سے لینی چاہیئے- بدیں وجہ کہ سمرتی وغیرہ کتابوں میں برہمن وکھشتری و ویش ہی کو ویدوں کے پڑھنے کا حق لکھا ہے- مگر عورت و شودر وغیرہ ذاتوں کو نہیں- تو جواب یہ ہے- کہ اس منتر میں الفاظ **ब्रह्मराजन्याभ्याम्** وغیرہ کو دیکھو- پرمیشور خود فرماتا ہے- کہ ہم نے برہمن کشتری **चार्याय** ویش **शूद्राय** شودر اور **स्वाय** ملازم اور عورت وغیرہ اور **अरणाय** نیچ سے نیچ درجہ کے شودر وغیرہ لوگوں کے واسطے بھی ویدوں کا ظہور کیا ہے مطلب یہ ہے- کہ تمام انسان پڑھ پڑھا کر و سن سنا کر اپنے علم کو بڑھاویں- اور اچھی باتوں کو اختیار کر کے بُری باتوں سے پرہیز رکھیں تاکہ تکلیفات سے چھوٹ کر راحت کو حاصل کریں فرمایئے

برہمچریہ کا نہ ہونا۔ راجہ اور ماں باپ اور عالموں کا وید مقدس وغیرہ شاستروں کی اشاعت میں میلان نہ ہونا۔ حد سے زیادہ کھانا اور سونا جاگنا۔ پڑھنے اور پڑھانے امتحانات لینے اور دینے میں سستی اور فریب کرنا۔ علم جیسی اعلےٰ چیز کا فائدہ نہ سمجھنا۔ برہمچریہ کو طاقت و عقل و شجاعت و صحت و ترقی دولت حکومت کا ذریعہ نہ ماننا۔ پرمیشور کے دھیان کو چھوڑ کر پتھر وغیرہ بے جان بتوں کی زیارت اور پرستش میں بے فائدہ وقت کھونا۔ ماں باپ اور اتتھی (مہمان) اور استاد اور فاضل لوگوں کو اصلی قابل عزت نہ مان کر ان کی خدمت اور صحبت میں نہ رہنا۔ ورن آشرم کے فرائض چھوڑ کر اوردھو پنڈری* تری پونڈری تلک لگانے اور کنٹھی مالا پہننے۔ اکادشی تر ودشی وغیرہ برت کے رکھنے کاشی وغیرہ تیرتھ کرنے اور رام کرشن۔ نارائن۔ شو بھگوتی گنیش وغیرہ کے نام جپنے سے پاپوں کے دور ہونے کا اعتقاد رکھنا۔ پاکھنڈیوں کی باتوں کو سنکر علم وغیرہ پڑھنے کی پرواہ نہ کرنا۔ علم دھرم یوگ اور پرمیشور کی عبادت کی بجائے بھاگوت وغیرہ جھوٹے برائے نام پوران مثل بھاگوت وغیرہ کی کتھا وغیرہ سے مکتی ماننا لالچ سے دولت وغیرہ میں پھنسکر علم میں شوق نہ رکھنا۔ ادھر ادھر آوارہ گردی کرتے رہنا وغیرہ وغیرہ غلط رویوں میں پھنسکر برہمچریہ اور علم کے فوائد سے محروم ہو کر مریض اور جاہل بنے رہتے ہیں۔

برہمن کیوں کشتری وغیرہ کی تعلیم کے خلاف ہیں

۱۱۴۔ آجکل کے فرقہ بند خود غرض برہمن وغیرہ جو دوسروں کو علم اور نیک صحبت سے ہٹا کر اپنے جال میں پھنساتے ہیں اور ان کے تن من دھن کو برباد کرتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ اگر کشتری وغیرہ ورن کے لوگ پڑھ کر صاحب علم ہو جاوینگے۔ تو ہمارے گمراہ کرنے والے جال سے چھوٹ اور ہماری چالاکی کو جان کر ہماری بے عزتی کرینگے ان سب رکاوٹوں کو راجہ اور رعایا رفع کریں۔ اور اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو صاحب علم

---

* اوردھو پنڈری اس شکل کا تلک (قشقہ) ہوتا ہے (U) جو ویشنو مت کے لوگ پیشانی پر لگاتے ہیں۔ تری پنڈری اس شکل کے تلک یعنی قشقہ کو کہتے ہیں ☰ جو شیو اور شاکت مت کے لوگ اپنے ماتھے پر لگایا کرتے ہیں۔ مترجم +

جگت کی پیدائش کا ذکر صریح نہیں آیا (دوم) ان میں اختلاف بھی نہیں کیونکہ تم کو اختلاف اور مطابقت کا علم نہیں۔ میں تم سے پوچھتا ہوں کہ اختلاف کس موقعہ پر ہوتا ہے؟ آیا ایک مضمون میں یا جدا جدا مضامین میں؟ بہرحال جواب یہی دوگے کہ اگر ایک مضمون میں زیادہ ایک آدمیوں کا ایک دوسرے سے مخالف بیان ہو۔ تو اس کو اختلاف کہتے ہیں۔ یہاں ایک ہی مضمون پیدائش کا ہے پس ہم پوچھتے ہیں کہ علم ایک ہے یا دو؟ اگر جواب یہ ہو کہ ایک۔ تو صرف و نحو۔ طب۔ علم ہیئت کا باہم مختلف مضمون کیوں ہے؟ پس جیسا کہ محض علم کے نام میں علم کی کئی ایک شاخوں کا بیان ایک دوسرے سے مختلف کیا جاتا ہے۔ ویسے ہی علم پیدائش عالم کے مختلف چھ حصوں کا چھ شاستروں میں بیان ایک دوسرے کا مخالف نہیں ہو سکتا۔ جیسے ایک گھڑے کے بنانے میں فعل۔ زمان۔ مٹی۔ علم۔ میل وجدائی وغیرہ کا عمل) مادے کے خواص اور کمہار علت ہیں۔ ویسے ہی بوقت پیدائش کائنات میں کرم یعنی فعل جو ایک علت ہے۔ اس کا میمانسا میں۔ زمان کا ویشیشک میں۔ علت مادی کا نیائے میں کوشش کا یوگ میں۔ تتوں کے سلسلہ وار شمار کا سانکھیہ میں اور علت فاعلی جو پرمیشور ہے۔ اس کا بیان ویدانت شاستر میں درج ہے۔ پس اس میں کچھ بھی اختلاف باہمی نہیں۔

جیسے علم طب (حکمت) میں تشخیص مرض۔ علاج۔ ادویہ۔ دان یعنے دوائیوں کا دینا اور پرہیز کے مضامین علیحدہ علیحدہ بیان کئے گئے ہیں۔ مگر سب کا مدعا رفع مرض ہے۔ ویسے ہی پیدائش عالم کی چھ علتیں ہیں۔ اور ان میں سے ایک ایک کی تشریح ایک ایک شاستر کے مصنف نے کی ہے۔ اس لئے ان میں کچھ بھی باہمی اختلاف نہیں۔ چنانچہ اس کی زیادہ تفصیل پیدائش کے بیان میں کی جاوے گی۔

عیب جو حصول علم میں سد راہ ہیں

۱۱۳۔ علم کے پڑھنے پڑھانے میں جو جو روکاوٹیں ہیں۔ ان کو دور کرنا چاہئے۔ مثلاً بدصحبت یعنی بداعمال اور نفس پرست آدمیوں کی صحبت۔ بدعادات جیسا شراب وغیرہ کا استعمال۔ رنڈی بازی وغیرہ۔ بچپن کی شادی یعنی مرد کا پچیسویں اور عورت کا سولہویں سال سے پہلے شادی کرنا یعنی

کے اپنے گھر کا ہے۔ وید وغیرہ ست شاستروں کی تعلیم میں سب سچائی تسلیم ہو جاتی ہے۔ مگر جو کوئی اِن باطل کتابوں سے سچائی حاصل کرنا چاہے۔ تو جھوٹ بھی اُس کے گلے پڑ جاتا ہے اس لئے کہا گیا ہے "असत्यमिश्रं सत्यं दूरतस्त्याज्यमिति"

"جھوٹ سے ملی ہوئی راستی بھی قابلِ ترک ہے یعنی ایسی راستی جو دروغ آمیز کتابوں میں ہے اس کو ویسے ہی ترک کرنا چاہئے۔ جیسے زہر آلودہ کھانے کی چیزیں ترک کر دینی چاہئیں[۵]"

ویدمت تمام نوعِ انسان کے لئے قابلِ تسلیم

۱۱۱۔ سوال۔ تمہارا اعتقاد کیا ہے؟

جواب۔ "وید" یعنی جس جس امر کی ہدایت ویدوں میں ہدایت کرنے یا چھوڑنے کی کی گئی ہے۔ ہم اسی کو ٹھیک ٹھیک عمل میں لانا یا ترک کرنا چاہتے ہیں۔ اور چونکہ وید ہی ہم کو قابلِ تسلیم ہے۔ اسواسطے ہمارا اعتقاد وید ہے۔ سب آدمیوں کو خاصکر آریوں کو ایسا مان کر ایک مت ہو کر رہنا چاہئیے۔

چھہ درشن آپس میں مطابق

۱۱۲۔ سوال۔ جس طرح سچ جھوٹ اور باہمی اختلاف دوسری کتابوں میں ہے۔ اسی طرح اور شاستروں میں بھی پایا جاتا ہے۔ مثلاً پیدائش دُنیا کے متعلق چھ شاستروں میں اختلاف ہے۔ یعنی میمانسا کرم یعنی فعل سے ویشیشک کال یعنی زمان سے نیائے پرمانو یعنی مادہ سے یوگ کوشش سے۔ سانکھیہ پرکرتی یعنی علت مادی سے اور ویدانت برہم یعنی خالق سے جگت کی پیدائش مانتے ہیں۔ کیا یہ اختلاف نہیں ہے۔

جواب۔ اوّل تو بجز سانکھیہ اور ویدانت درشن کے باقی چار شاستروں میں

---

[۵] سنسکرت میں رشیوں کی تصانیف سے بڑھ کر کوئی کتاب نہیں ہے جیسا کہ صرف نحو کے بارہ میں اشٹادھیائی دمہابھاشیہ وغیرہ سے بڑھ کر ہیں جن مضامین کا علم رشیوں کی تصانیف سے ممکن ہے اُن کیلئے ایسی دیگر کتابوں کا پڑھنا پڑھانا جن میں وہ مضامین ویسی عمدگی اور وسعت سے بیان نہیں ہوئے محض تضیع اوقات ہے بلکہ کئی جھوٹے اور ناقص مضمونوں کی وجہ سے وہ طالب علموں کیلئے مضر بھی ہیں۔ مترجم

(۸) سب تنتر گرنتھ - پران - اُپ پران - بھاشا رامائن مصنفہ تلسی داس رکمنی منگل وغیرہ اور دیگر سب بھاشا گرنتھ یہ سب طبع زاد اور باطل کتابیں ہیں -
سوال - کیا ان کتابوں میں کچھ بھی سچ نہیں ہے ؟
جواب - تھوڑا سا سچ تو ہے - لیکن بہت سا جھوٹ بھی ملا ہوا ہے
جیسا کہ "विषसम्पृक्तान्नवत् त्याज्याः"

یعنی عمدہ سے عمدہ کھانے کی چیز بھی اگر زہر آلودہ ہو - تو لائق پھینک دینے کے ہے - ویسے ہی یہ کتابیں ہیں -

پران اور اتی ہاس

۱۰۹- سوال - کیا آپ پران اور اتی ہاس کو نہیں مانتے
جواب - مانتے ہیں - لیکن سچ کو مانتے ہیں - جھوٹ کو نہیں مانتے -
سوال - کون سچا ہے اور کون جھوٹا ؟
جواب -

"ब्राह्मणानीतिहासान् पुराणानि कल्पान् गाथा नाराशंसीरिति"

(برہمن گرنتھ - اتہاس - پوران - کلپ - گاتھا و ناراشنسی ہیں - مترجم)
یہ مقولہ گرھیہ سوتر وغیرہ میں آیا ہے - مطلب اس کا یہ ہے - کہ ایتریہ شت پتھ وغیرہ برہمن گرنتھ جن کا ذکر اوپر آچکا ہے - انہیں کے اتہاس پوران - کلپ گاتھا اور ناراشنسی پانچ نام ہیں - شریمد بھاگوت وغیرہ کا نام پوران نہیں ہے ؀

ناقابل تسلیم کتابوں میں بیان شدہ سچائی مثل زہر آلودہ خوراک ہے

۱۱۰- سوال - ناقابل تسلیم کتابوں میں جو سچائی ہے اُس کو تم کیوں تسلیم نہیں کرتے ؟
جواب - جو جو سچائی ہیں پائی جاتی ہے - وہ سب وید وغیرہ ست شاستروں کی ہے - اور جو جو جھوٹ ان میں لکھا ہے - وہ اِن

۸- مراد ان کتابوں سے ہے - جو بھاشا میں بہت سی باطل کتابوں کے خیالات پر مبنی موجود ہیں (مترجم)

منزہ من الخطا اور ثابت بالذات ہیں۔ یعنی وید کا ثبوت وید ہی ہوتا ہے۔ مگر برہمن وغیرہ کتابیں محتاج ثبوت ہیں۔ یعنے اُن کے ثبوت کا حصہ ویدوں پر ہے ویدوں کی مزید توضیح کتاب موسومۂ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا" میں دیکھ لیجئے۔ اور اِس کتاب میں آگے لکھا جائے گا۔

کون کون کتاب ناقابل تسلیم ہے

۱۰۸۔ اب اُن کتابوں کا مختصراً ذکر کیا جاتا ہے۔ جو ناقابل تسلیم ہیں۔ یعنی جو جو کتاب ذیل میں لکھی جاوینگی۔ اس کو دھوکے کی ٹٹی سمجھنا چاہئے۔

(الف) ویاکرن یعنی صرف ونحو میں سے کاتنتر۔ سارسوت۔ چندرکا۔ مگدھ بودھ کومدی۔ شیکھر۔ منورما وغیرہ۔

(ب) لغت میں امرکوش وغیرہ۔

(ج) چھند گرنتھ (علم عروض) میں ورت رتناکر وغیرہ۔

(د) شکشا میں وہ کتاب جس میں ایسا لکھا ہوا ہو۔ کہ میں پانی کے مسلمہ اصول کے مطابق شکشا کا بیان کرونگا۔ وغیرہ۔

(ھ) جوتش یعنی علم ہیئت میں شیگھر بودھ۔ مہورت چنتامنی وغیرہ۔

(و) کاویہ یعنی نظم میں نایکہ بھید۔ کو ولیانند۔ رگھو ونش۔ ماگھ۔ کراتار جونیہ وغیرہ +

(ز) میمانسا میں دھرم سندھو۔ ورتارک وغیرہ +

(ح) ویشیشک میں ترک سنگرہ وغیرہ +

(ط) نیائے میں جاگدیشی وغیرہ +

(ی) یوگ میں ہٹھ پردیپکا وغیرہ +

(ک) سانکھ میں سانکھیہ تتو کومدی وغیرہ +

(ل) ویدانت میں یوگ وششٹھ پنچ دشی وغیرہ :

(م) ویدک میں سار نگدھر وغیرہ +

(ن) سمرتیوں میں سوائے ایک منوسمرتی کے باقی سب سمرتیاں اور منوسمرتی میں بھی تحریف شدہ شلوک۔

اس طریق تعلیم سے وقت کی بچت

۱۰۴۔ اُستاد و شاگرد ایسی کوشش کریں۔ کہ بیس اکیس سال کے اندر تمام علم اور اعلےٰ درجہ کی تربیت حاصل ہو جائے۔ اور انسان کامیاب ہو کر ہمیشہ راحت میں رہیں۔ اس طریقہ سے جتنا علم بیس یا اکیس سال میں حاصل ہو سکتا ہے۔ کسی دوسرے طریقہ سے اتنا سو سال میں بھی نہیں ہو سکتا۔

غیر از رشیوں کی تصانیف نہ پڑھیں

۱۰۵۔ رشیوں کی تصانیف کو اس لیے پڑھنا چاہیئے۔ کہ وہ بڑے صاحب علم سب شاستروں میں ماہر اور دھرماتما تھے۔ مگر جو رشی نہیں ہوتے۔ یعنی جو محض خفیف علم پڑھے ہوں۔ اور جن کا آتما تعصب سے بھرا ہو۔ ان کی تصانیف بھی ویسی ہی ہوتی ہے۔ اسی لئے ان کی تصانیف کا مطالعہ نہیں کرنا چاہیئے۔

درشنوں کی صحیح شرح

۱۰۶۔ پُوروَمیمانسا پر ویاس منی جی کی۔ ویشیشک پر گوتم منی جی کی۔ نیائے سوتروں پر واتسائین منی جی کی۔ پتنجلی منی جی کے سوتروں پر ویاس منی جی کی۔ کپل منی جی کے سانکھیہ سوتروں پر بھاگوری منی جی کی ویاس منی کے ویدانت سوتر پر واتسائین منی جی کی یا بودھائن منی جی کی تفسیریں با معنی و با تشریح پڑھنی پڑھانی چاہئیں۔ سُوترہائے مذکورہ بالا کو کلپ انگ میں بھی شمار کرنا چاہیئے۔

ہوں وید ثابت بالذات دیگر گرنتھ محتاج ثبوت

۱۰۷۔ جیسا کہ رگ۔ یجر۔ سام اور اتھرو چاروں وید پرمیشور کا الہام ہیں۔ ویسے ہی ایتریہ۔ شت پتھ۔ سام اور گوپتھ چاروں برہمن۔ شکھشا۔ کلپ۔ ویاکرن۔ نگھنٹو۔ نرکت۔ چھند۔ اور جوتش چھ وید انگ میمانسا وغیرہ چھ شاستر ویدوں کے اُپانگ۔ آیوروید۔ دھنروید گاندھرووید اور ارتھ وید یہ چاروں ویدوں کے اُپ وید وغیرہ سب رشی منیوں کی تصانیف ہیں۔ ان میں جو جو بات ویدوں کے مخالف پائی جائے۔ اس کو ترک کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ
وید تو بوجہ پرمیشور کا
الہام ہونے کے

۱؎ کلپ یعنی کتب متعلقہ سمیات اور یگیہ وغیرہ کا نام ہے۔ جنکو وید کا انگ کہا گیا ہے۔

علاج تشخیص مرض۔ دواؤں کا پرہیز۔ بدن۔ وقت۔ مقام اور اشیاء کے خواص کا علم ہو جائے۔

دھنروید (علم سیاست ملکی) کی تعلیم

۱۰۱۔ بعد ازاں علم سیاست یعنی جو راج کے متعلق کا ہے۔ اس کے دو حصے ہیں۔ ایک متعلق ملازمان شاہی اور دوسرا متعلق رعایا کے۔ راج کے کاروبار میں سب سپاہ کے ناظم پھینکنے اور مارنے والے اسلحہ کا علم اور مختلف قسم کی صف آرائی کی مشق جس کو آج کل قواعد کہتے ہیں۔ یعنی جو دشمنوں سے لڑائی کرنے کی وقت حرکت کرنی ہوتی ہے۔ ان سب کو بطریق واجب سیکھیں اور جو جو طریقے رعایا کی پرورش اور ترقی کے ہیں۔ ان کو سیکھ کر تمام رعایا کو عدل و انصاف کے ساتھ خوش و خرم رکھیں بدمعاشوں کو مناسب سزا دینے اور نیک معاشوں کی پرورش کرنے کے طریق کو بھی بہمہ وجوہ سیکھ لیں۔ اس علم سیاست کو دو سال میں ختم کریں۔

گاندھروید (علم موسیقی) کی تعلیم

۱۰۲۔ گاندھروید جس کو علم موسیقی کہتے ہیں۔ اس میں سُر۔ راگ۔ راگنی۔ سم۔ تال۔ گرام۔ تان۔ ساز۔ بجانا۔ ناچنا اور گیت وغیرہ کو قرار واقعی سیکھنا چاہیئے لیکن سب سے مقدم سام وید کو باجہ اور ساز کے ساتھ گانا سیکھنا چاہیئے اور نارد سنگھتا وغیرہ جو جو رشیوں کی تصانیف ہیں۔ ان کو پڑھیں لیکن ڈوم (طوائف اور شہوت انگیز یا ویراگیوں کے آواز خر) کی طرح بے فائدہ الاپ نہ کریں۔

ارتھ وید یعنی علم طبعیات و صنعت و حرفت

۱۰۳۔ ارتھ وید جسکو حرفت و تجارت کہتے ہیں علم خواص الاشیا و تجربات عملی و ہنر و مختلف اقسام کی چیزوں کی ساخت اور پرتھوی سے لے کر آکاش تک کے علم کو ٹھیک ٹھیک سیکھیں۔ تاکہ ارتھ ودیا یعنی جس علم سے حشمت و عظمت بڑھتی ہے۔ وہ حاصل ہو جائے۔ دو سال کے اندر علم ریاضی کی کتب شوریہ سدھانت وغیرہ جس میں جبر و مقابلہ۔ حساب۔ علم جغرافیہ و ہیئت علم طبقات الارض وغیرہ شامل ہیں۔ قرار واقعی سیکھیں۔ بعد ازاں سب قسم کی دستکاری اور کلوں وغیرہ کی ساخت کو سیکھیں لیکن جتنی کتابوں میں سیارات (گرہوں) نکشتروں جنم پتر (زائچہ) راشی (بروج) مہورت (نیک و بد ساعت وغیرہ) کے پھل کا بیان ہے ان کو جھوٹ سمجھ کر کبھی نہیں پڑھنا پڑھانا چاہیئے۔

راحت حاصل کرتا ہے۔ اور علم کے طفیل گناہوں کو چھوڑ کر پاکیزہ اور نیک اطوار ہونے کی برکت سے مرنے کے بعد فرحت پاتا ہے۔

उत त्वः पश्यन्न ददर्श वाचमुत त्वः शृण्वन्न शृणोत्येनाम्। उतो त्वस्मै तन्वं वि सस्रे जायेव पत्य उशती सुवासाः॥
ऋ० १। मं० १०। सू० ७१। मं० ४॥

رگوید منڈل ۱۰۔ ۷۱۔ ۴

عالم ہی علم کلام سے حظ اُٹھا سکتے ہیں

جو بے علم ہیں۔ وہ سنتے ہوئے بھی نہیں سنتے۔ دیکھتے ہوئے بھی نہیں دیکھتے۔ بولتے ہوئے بھی نہیں بولتے۔ یعنی جاہل لوگ اس علم کلام کے راز کو نہیں جان سکتے۔ لیکن جو شخص الفاظ و ان کے معنے اور تعلقات کو جانتا ہے۔ ایسے عالم شخص کے لئے جسطرح شوہر کی خواہش کرنے والی بیوی خوبصورت لباس اور زیور پہن کر اپنے جسم اور خوبصورتی کا اظہار شوہر کے آگے کرتی ہے ویسے علم ہی علمیت اپنے جلوہ کا اظہار کرتی ہے۔ بے علموں کے واسطے نہیں

ऋचो अक्षरे परमे व्योमन् यस्मिन्देवा अधि विश्वे निषेदुः। यस्तन्न वेद किमृचा करिष्यति य इत्तद्विदुस्त इमे समासते॥
ऋ० १। सू० १६४। मं० ३९॥

رگ وید ۱۔ ۱۶۴۔ ۳۹

ویدوں کو با معنی پڑھنے پڑھانے سے معرفت الٰہی

جس (ہر جگہ موجود۔ غیر فانی۔ اعلے ترین) پرمیشور میں کل عالم اور زمین۔ سورج وغیرہ سب کرّہ قایم ہیں۔ جس کا جتلانا سب ویدوں کا خاص مدعا ہے۔ جو شخص اس برہم کو نہیں جانتا۔ وہ رگوید وغیرہ سے کیا راحت حاصل کر سکتا ہے۔ کچھ بھی نہیں۔ لیکن جو شخص ویدوں کو پڑھکر دھرماتما یوگی ہو کر اس برہم کو جانتے ہیں۔ وہ سب پرمیشور میں قایم ہو کر اعلے راحت۔ مکتی (نجات) کو حاصل کرتے ہیں۔ اس لئے جو کچھ پڑھنا پڑھانا ہو۔ وہ سب با معنی ہونا چاہیئے۔

آیور وید (علم طب اور جراحی کی تعلیم)

۱۰۰۔ اسی طرح سب ویدوں کو پڑھ کر علم طب یعنی جو رشیوں۔ منیوں کی تصنیف کردہ چرک سشرت وغیرہ طبی کتب ہیں۔ ان کو چار سال میں اس طریقہ سے پڑھیں اور پڑھاویں کہ جس سے ان کے معنے اور دوائیوں کے تیار کرنے کی ترکیب اوزاروں کا استعمال۔ چیر پھاڑ۔ (جراحی) لیپ (مرہم۔ پٹی)

کی ترکیب اور تقطیع چار ماہ میں پڑھ پڑھا کر سیکھی جا سکتی ہے۔ مگر ورت رتناکر وغیرہ کتابوں میں جو کم علم آدمیوں کی تصنیف شدہ ہیں۔ بہت سے سال ضائع نہ کریں۔

منوسمرتی وغیرہ کے انتخابات

۹۶۔ بعد ازاں منوسمرتی والمیکی رامائن اور مہابھارت کے اُدیوگ پرب میں جو وِدُر نیتی وغیرہ اچھے اچھے مضامین ہیں۔ کہ جن کے پڑھنے سے بد عادتیں دور اور خوبی اور تہذیب حاصل ہو۔ ان کو بطریقۂ نظم پڑھیں یعنی لفظوں کی تقسیم۔ ان کے معنے۔ ان کی ترتیب صفت موصوف اور مطلب استاد سمجھاویں۔ اور طالب علم سمجھتے جائیں۔ ان کو ایک سال کے اندر پڑھ لینا چاہیئے۔

چھ درشن اور دس اُپنشد کی تعلیم

۹۷۔ اس کے بعد پورو میمانسا۔ ویشیشک۔ نیائے۔ یوگ سانکھیہ اور ویدانت ۶ درشن پڑھیں۔ مگر جہاں تک ہو سکے۔ ان کو یا تو رشیوں کی تفسیروں یا فاضل آدمیوں کی شرح کے ساتھ پڑھیں اور پڑھاویں۔ لیکن ویدانت سوتروں کے شروع کرنے سے پہلے دس اُپنشد یعنے ایش۔ کین۔ کٹھ۔ پرشن۔ منڈک۔ مانڈوکیہ اَئی تریہ۔ تیتی تریہ۔ چھاندوگیہ۔ برہدارنیک کو پڑھ لینا چاہیئے۔ چھ شاستروں کو معہ ان کی تفسیر کے دو سال کے اندر پڑھیں اور پڑھاویں۔

چاروں ویدوں اور برہمن گرنتھوں کی تعلیم

۹۸۔ بعد ازاں ۶ سال کے اندر ائی تریہ شت پتھ۔ شام اور گوپتھ ان چار برہمن گرنتھوں کے ساتھ چاروں ویدوں کو معہ اُن کے سُور الفاظ اور معنی کے باہمی تعلقات اور موقع استعمال (کریا) کے پڑھنا واجب ہے۔

اس کے متعلق پرمان ذیل میں لکھا جاتا ہے

स्थाणुरयं भारहारः किलाभूदधीत्य वेदं न विजानाति योऽर्थम्।
योऽर्थज्ञ इत्सकलं भद्रमश्नुते नाकमेति ज्ञानविधूतपाप्मा॥

نرکت ادھیائے ۱۔ ۱۸

(निरुक्त १। १८)

ویدوں کو با معنی پڑھیں

۹۹۔ یہ منتر نرکت میں آیا ہے جس کا مطلب یہ ہے۔ جو شخص ویدوں کے محض سُروں اور منتروں کو پڑھ کے معنی نہیں جانتا۔ وہ ایسا بوجھ اُٹھانے والا ہے۔ جیسے درخت کی ڈالی پتے۔ پھل کو یا کوئی جانور اناج وغیرہ کا بوجھ اُٹھاتا ہے۔ مگر جو شخص وید پڑھتا ہے۔ اور ان کے معنے ٹھیک طور پر جانتا ہے۔ وہی شخص پوری

دھاتو کے بعد اُنادی ...... پاٹھ پڑھانا چاہیئے۔ اس میں سوترت [illegible] کا سبب بیان اچھی طرح سمجھانا چاہیئے۔ بعد ازاں دوبارہ اشٹا دھیائی اس طرح پڑھانی چاہیئے کہ جو جو شکوک پیدا ہوں۔ ان کو رفع کیا جائے۔ اور وارتک کارکا پری بھاشا سوتروں کا جیسے جیسے تعلق ہو۔ وہ بتلانا چاہیئے۔ اور پھر مہا بھاشیہ پڑھانا چاہیئے۔ خلاصہ اسکا یہ ہے کہ اگر فہمیدہ (سمجھدار) اور محنتی آدمی جن کے دل میں کوئی فریب نہ ہو۔ اور ترقی علم کے خواہشمند ہوں۔ پڑھیں پڑھاویں۔ تو ڈیڑھ سال میں اشٹا دھیائی اور ڈیڑھ سال میں مہا بھاشیہ ختم کر کے تین سال کے اندر پورے ویاکرنی (علم صرف نحو کے ماہر) ہو کر ویدک اور لوکک (اصطلاحات وید اور اصطلاحات زبان عام کے متعلق) الفاظ کو بذریعہ ویاکرن کے جان کر دیگر شاستروں کو جلدی اور سہولت سے پڑھ پڑھا سکتے ہیں۔ بھاری محنت جسقدر کہ ویاکرن میں کرنی پڑتی ہے۔ ویسی دوسرے شاستروں میں نہیں کرنی پڑتی۔ اور اُن کے پڑھنے سے جسقدر سمجھ تین سالوں میں ہوتی ہے۔ اتنی سمجھ بے اصولی کتب بمثل سارسوت۔ چندرکا کومدی منورما آدی کے پڑھنے سے پچاس برس میں بھی نہیں ہو سکتی۔ جیسا اعلےٰ مقصد والے مہرشی لوگوں نے دقیق مضامین کو اپنی کتابوں میں بڑے آسان طریقہ پر ظاہر کیا ہے ویسا ان تنگدل آدمیوں کی بنائی ہوئی کتابوں میں ہونا کیونکر ممکن ہے۔ مہرشی لوگوں کا مطلب جہاں تک ہو سکے۔ وہاں تک سلیس اور ایسا ہوتا ہے۔ کہ جس کے حاصل کرنے میں تھوڑا وقت صرف ہو۔ برخلاف اس کے تنگخیال لوگوں کا یہ منشا ہوتا ہے۔ کہ جہاں تک بنے۔ وہاں تک اپنی تصنیف کو مشکل کریں۔ جس کو سخت محنت سے پڑھ کر بھی تھوڑا فائدہ اُٹھا سکیں جیسے پہاڑ کو کھودنا اور کوڑی ملنا۔ اور رشیوں کی کتابوں کا پڑھنا ایسا ہے۔ جیسے ایک غوطہ کے لگانے سے بیش بہا موتی پانا۔

نرکت اور نگھنٹو کی تعلیم ۹۴۔ ویاکرن کو پڑھ کے یاسک منی جی کی تصنیف نگھنٹو اور نرکت ۶ سے ۸ ماہ تک باعمنے پڑھی پڑھائی جا سکتی ہیں۔ مگر ناستکوں (ادھرمیوں) کی تصنیف بمثل امرکوش وغیرہ میں کئی ایک سال ضایع نہ کریں۔

علم عروض کی تعلیم ۹۵۔ اس کے بعد پنگل آچاریہ کی تصنیف متعلقہ علم عروض پڑھیں جس سے ویدک (متعلق وید) لوکک (دنیاوی) چھندوں یعنی نظم کا علم۔ نئے شعر اشعار بنانے کا طریق بھی جیسا کہ چاہیئے۔ سیکھیں۔ اس کتاب کی تعلیم اور شعر اشعار

ل جانے کے باعث [illegible] + [illegible] ہوا۔ اب [illegible] حذف ہوا۔ اور [illegible] کی تبدیلی [illegible] میں ہوکر [illegible] حذف ہوا اور [illegible] رہا۔ اب [illegible] کی جگہ : وسرگ ہوکر صورت لفظ کی [illegible] ثابت ہوئی۔

اسٹادھیائی کے بعد دھاتو پاٹھ یا معنی پڑھانا

جس جس سوتر سے جو جو عمل ہوتا ہے۔ اس کو پڑھ پڑھا کر اور لکھوا کر عمل کرانا چاہیئے۔ اس طرح پڑھنے پڑھانے سے بہت جلدی پختہ واقفیت ہوجاتی ہے۔ ایک دفعہ تو اسی طرح اشٹادھیائی پڑھا کے دھاتو پاٹھ (مصادر) یا معنی اور دس لکاروں (زبان وحالت) کے صیغہ اور جدا جدا ابواب (پرکریا) پڑھانے چاہئیں۔

اطلاق عام اور قاعدہ کلیہ میں آنے والے سوتر

سوتروں میں سے اُتسرگ یعنے قاعدہ کلیہ والے سوتر کون ہیں۔ جیسے [illegible] جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جس کسی دھاتو کے پہلے کوئی لفظ یعنی مفعول آوے۔ تو اس کو علامت [illegible] لگائی جاتی ہے مثلاً [illegible]

سوتر اطلاق خاص والے یعنی مستثنیات

بعد ازاں اپواد (مستثنیات) کے سوتر جیسے [illegible] جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر کسی دھاتو کے ماقبل کوئی لفظ بمعنی مفعول لگا ہو۔ جس کے پہلے کوئی اپسرگ نہ ہو۔ تو جو دھاتو [illegible] آخر میں رکھتا ہو اس کے بعد [illegible] (ک) علامت آتی ہے۔ کثرت اطلاق قاعدہ کی یہ ہے۔ کہ اگر کوئی لفظ بمعنی مفعول دھاتو کے پہلے لگا ہو۔ تو سب دھاتوؤں پر [illegible] لگتا ہے۔ اس سے خاص یعنی قلت اطلاق یہ ہے۔ کہ اسی پہلے سوتر کے قاعدہ میں سے ایسے دھاتو کو جس کے آخیر میں [illegible] آوے۔ [illegible] علامت نے مستثنیٰ کرلیا۔ جیسے سوتر قاعدہ کلیہ کے اطلاق میں سوتر مستثنیات داخل ہیں۔ ویسے سوتر مستثنیات کے اطلاق میں سوتر قاعدہ کلیہ والے داخل نہیں ہیں۔ جس طرح شہنشاہ روئے زمین کی حکومت میں مختص المقام بادشاہ اور صوبہ کے امیر شامل ہوتے ہیں۔ مگر شہنشاہ روئے زمین ان کے دائرہ حکومت میں نہیں ہوتا۔

اسٹادھیائی اور مہا بھاشیہ ختم کرکے سنسکرت زبان سیکھنا

مہرشی پانینی جی نے اسی طرح ایک ہزار شلوک کے اندر تمام الفاظ ان کے معنی اور تعلقات کے علم کو بیان کیا ہے

اس جگہ نہیں ہونے سے یہ بات لازم آتی ہے کہ इत् [illegible] اور [illegible] وردھی کی ،
اصطلاح میں داخل نہیں ہے۔

مثالیں: भाग (بھاگ) لفظ مصدر भज् اور علامت घञ् سے بنا ہے
घ اور ञ् بوجہ حذف کی اصطلاح میں آنے ہونے کے محذوف ہو گئے تو
भज् + अ رہا ज کے ماقبل اور भ کے بعد جو अ آیا۔ اس کی تبدیل आ
میں جس کو اصطلاح میں وردھی کہتے ہیں۔ ہو کر भाज् ہوا۔ پھر ज بدل کر
ग ہوا۔ اور अ کے ساتھ ملکر भाग لفظ بنا۔

अध्याय (ادھیایہ) یہاں इङ् مصدر جس کے ماقبل لفظ अधि
آیا ہے۔ اس پر घञ् علامت لگانے کے باعث چھوٹی इ کی وردھی ہو کر
ऐ ہو گئی۔ اور پھر ऐ کا आय بنا۔ اور وہ مل کر अध्याय ہو گیا

نائک | नायक نائک میں مصدر णीञ् کی ई کی جگہ
بوجہ ण्वुल् علامت لگانے سے ऐ وردھی ہوئی۔ وہ بدل کر आय
ہو گیا۔ چنانچہ مل کر नायक ہوا۔

स्तावक (ستاوک) میں مصدر ष्टुञ् کو علامت ण्वुल् جو
لگائی گئی۔ اس کے باعث उ کی جگہ औ وردھی ہو کر اس کی جگہ आव् قائمقام
ہوا۔ اور अक में ملکر स्तावक بن گیا۔

कारक (کارک) ڈکرञ् مصدر کے بعد ण्वुल् کی علامت لگائی۔
ण् اصطلاح حذف میں شمار ہونے کی وجہ سے محذوف ہو گیا اور वु
کی جگہ अक قائم مقام ہوا۔ ऋ کی جگہ وردھی ہو کر आर् آیا۔ تو कारक ثابت ہوا

سلیٹ یا تختی پر لفظ بنا کر دکھانا | جو جو سوتر آگے پیچھے کی ترکیب میں لگیں۔ ان کا عمل
سب کے ساتھ ساتھ بتلانا چاہیئے۔ سلیٹ یا لکڑی کی تختی پر لفظوں کی عام صورت
بنا کر دکھلا دینی چاہیئے۔

جیسے भज् + घञ् لکھ کر اول घ اور پھر ञ् محذوف ہوئے
تو صورت یہ ہوئی भज् + अ۔ پھر अ की تبدیلی आ میں اور
ज کی تبدیلی ग میں ہونے سے भा + ग बना۔ پھر भाग ہیں

خواص الاشیاء (مثلاً جوہر تقوی ہے۔ اس میں گندھ کی خاصیت ہے۔ اور پرتکیش پران (ثبوت عین الیقین) وغیرہ سے صحیح اور غلط کی اور پدارتھوں کی تنقیح ہو سکتی ہے۔ اس کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔

پڑھنے پڑھانے کا دستور العمل

اب پڑھنے پڑھانے کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے

حروف تہجی | ۹۲ - اول پانینی منی کی تصنیف شکھشا جولطور سُوتروں کے ہے اس کا طریق مثلاً اس حرف کا یہ ستھان (مخرج) یہ پریتن (حرکت) یہ کرن (زبان کو خاص خاص موقعہ پر لگانا) جیسے حرف (پ) کا مخرج لب ہے۔ پریتن[1] سپرشٹ ہے۔ سانس اور زبان کی حرکت کو کرن کہتے ہیں۔ ماں باپ اُستاد کو چاہیئے۔ کہ اسی طرح مناسب طور پر تمام حروف کا تلفظ سکھاویں۔

ویاکران یعنے صرف نحو پڑھانا | ۹۳ - بعد ازاں ویاکرن۔

یعنی پہلے تو اشٹادھیائی کے سُوتروں کا پاٹھ یعنے قرأت جیسے वृद्धिरादैच् بعد ازاں پدچھید یعنی تقسیم لفظی جیسے वृद्धिः, आत्. ऐच् चः आदैच् پھر سماس (ترکیب لفظی) جیسے आत्‌ ऐच्च आदैच्

وردھی | اور پھر معنی جیسے आदैचां वृद्धिसंज्ञा क्रियते یعنی आ اور ऐ اور औ کو اصطلاح میں وردھی کہتے ہیں۔ دیگر جیسے

तः परो यस्मात्स तपरस्तादपि परस्तपरः।

یعنی جس کے بعد حرف (ت) آوے یا جو حرف (ت) کے بعد آوے - اس کو اصطلاح میں तकार (تپر) کہتے ہیں۔ اس سے یہ مطلب نکلتا ہے۔ کہ جو अ کے بعد त ہے - اور ऐच के بعد त ہے - یہ دونوں تپر اور तपर

[1] یعنی حرکت لرزش بولنے کے لئے دونوں لبوں کا باہم ملنا ہے۔

کی جاوے) یا محض ایک ہو (جس سے ثابت ہوسکے) اس کو ویاپتی کہتے ہیں (ساتھ رہنے والی یقینی صفت کا نام ویاپتی ہے)

بعض آچاریہ (حکما) قوت ذاتی سے ظہور میں آنا ویاپتی مانتے ہیں۔

جو چیز کسی کے سہارے ہو۔ اس کے ظہور کو جبکہ وہ ظہور سہارہ رکھنے والی چیز کی ہمراہی بغیر پایا جائے۔ پنچ شکھا آچاریہ ویاپتی مانتے ہیں۔ مترجم)

ویاپتی کی عام تعریف قابل ثبوت اور ثبوت کنندہ دونوں کی یا محض ثبوت کے ساتھ رہنے والی یقینی صفت کو ویاپتی کہتے ہیں۔ جیسے دھوآں اور آگ اکٹھے رہتے ہیں۔ (دھوآں اور آگ میں اکٹھا رہنے کی یقینی صفت ہے)۔ ۲۹

ویاپتی کی تعریف بموجب آچاریوں کے اور دھوآں جو ایک پھیلنے والی (محیط) شے ہے۔ وہ اس کی اپنی ذاتی قوت سے ظاہر معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ جب دھوآں دور دراز مقام پر جاتا ہے۔ تو وہ خود بجز آگ کے ملاپ کے بغیر بھی رہتا ہے۔ اسی کا نام ویاپتی ہے۔ بدیں وجہ کہ پانی وغیرہ کے اجزاء آگ کی منتشر کرنیوالی طاقت سے دھوئیں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ ۳۱

ویاپتی کی تعریف بموجب پنچ شکھا آچاریہ جیسے عناصر (مادہ لطیف درجہ دوم) وغیرہ میں پرکرتی (مادہ لطیف درجہ اوّل) وغیرہ محیط اور مہت تتو وغیرہ کے محاط ہونے کی صفت کے تعلق کا نام ویاپتی ہے۔ اور جیسے طاقت میں مظروف اور صاحب طاقت میں ظرف کا تعلق ہے۔ ۳۲

پڑھنے نہ پڑھنے کے لائق کتابوں کی جانچ ۹۱۔ شاستروں کے ایسے دلائل وغیرہ سے امتحان کرکے پڑھنا پڑھانا چاہیئے۔ ورنہ طلبا پر راستی کی حقیقت کبھی نہیں کھلتی جس جس کتاب کو پڑھانا ہو اس کی تحقیق حسب طریقہ متذکرہ بالا کئے جانے پر جو سچی کتاب معلوم ہو۔ وہ پڑھانی چاہیئے۔ اور جو تحقیق سے غلط ثابت ہو۔ اس کو نہ خود پڑھنا چاہیئے۔ اور نہ دوسروں کو پڑھانا چاہیئے۔ کیونکہ * [illegible]

۱؎ پوشیدہ آگ کی ہستی کو دھوئیں کے وجود سے ثابت کیا جاتا ہے۔ نیز دھوئیں کا آگ سے پیدا ہونا امر مسلمہ ہے۔ پس آگ اور دھوئیں کا باہم ایک دوسرے سے وابستہ ہونا دونوں کی یقینی صفت ہے جس کو سنسکرت میں ویاپتی کہتے ہیں۔

सदकारणवन्नित्यम् ॥ वै० । अ० ४ । आ० १ । सू० १ ॥

لفظی ترجمہ:- ہو بلا علت وہ نت ہے (مترجم) ویشیشک ۴-۱-۱

جو وجود رکھتا ہو - اور جس کی علت کوئی بھی نہ ہو۔ وہ نت (ابدی) پس جو علت رکھنے والی صفتیں بصورت معلول ہیں- ان کو انت (عارضی) کہتے ہیں

۸۹- | لینگک گیان یعنی استدلالی علم

अस्येदं कार्यं कारणं संयोगि विरोधि समवायि चेति लैङ्गिकम् ॥ वै० । अ० ९ । आ० २ । सू० १ ॥

ویشیشک ۹-۲-۱

لفظی ترجمہ:- اس کا یہ کاریہ- کارن- سنیوگی- ورودھی- سموائی ہے- ایسا گیان لینگک ہے (مترجم)

اس کا یہ معلول یا علت ہے وغیرہ سموائی- سنیوگی- ایک آرتھ سموائی اور وِرودھی یہ چار قسم کا لینگک (استدلالی) علم ہوتا ہے- یعنی وہ علم جو دلیل و مدلول کے تعلق سے پیدا ہو-

استدلال کی تمثیلیں | سموائی (دائمی ظرفی تعلق) جیسے آکاش محدود والا ہے[لہ]- سنیوگی (ترکیبی) جیسے جسم چمڑا رکھتا ہے[شہ]- وغیرہ وغیرہ کا تعلق دائمی ہے-

ایک ارتھ سموائی (کسی ایک موصوف میں ایک صفت کا دوسری صفت کی دلیل جیسے ہر ایک معلول میں شکل- لامسہ پر بھی دلالت کرتی ہے- ایک جوہر میں دو لازم و ملزوم صفات کا رہنا)

وِرودھی (متضاد) جیسے بارش جو ہوئی- ہونے والی بارش کی متضاد دلیل ہے

۹۰ | ویاپتی

नियतधर्मसाहित्यमुभयोरेकतरस्य वा व्याप्तिः ॥

निजशक्त्युद्भवमित्याचार्याः ॥

आधेयशक्तियोग इति पञ्चशिखः ॥

(جو یقینی صفت کا لازم ملزوم ہے- خواہ دونوں شے (قابل ثبوت اور جس سے ثابت

لہ آکاش کو محدود کہنا- آکاش کا محدود شے کے ساتھ تعلق کی دلیل ہے-

شہ جسم چمڑے کی دلیل ہے-

ویشیشک ۹-۱-۱۰

(گھڑا گھر میں نہیں ہے۔ یعنی گھڑے کے وجود کا گھر کے ساتھ تعلق نہیں)

گھر میں گھڑا نہیں۔ یعنی کسی دوسری جگہ ہے۔ مگر گھر کے ساتھ گھڑے کا تعلق نہیں ہے۔ یہ پانچ ابھاؤ (عدم) کہلاتے ہیں

اودیا اُتپتی

۸۴ - इन्द्रियदोषात्संस्कारदोषाच्चाविद्या ॥

ویشیشک ۹-۲-۱۰

اِندریوں اور سنسکار (مختلف تعلقات سے پیدا شدہ دماغی تاثیرات) کے نقص سے اودیا (جہالت) پیدا ہوتی ہے۔

اودیا کیا ہے؟

۸۵ - तद्दुष्टज्ञानम् ॥ वै० । अ० ९ । आ० २ ।

ویشیشک ۹-۲-۱۱

جو ناقص یعنی علم برعکس ہے۔ اس کو اودیا کہتے ہیں۔

ودیا کیا ہے؟

۸۶ - अदुष्टं विद्या ॥ वै० । अ० ९ । आ० २

ویشیشک ۹-۲-۱۲

جو غیر ناقص یعنی صحیح علم ہے۔ اس کو ودیا کہتے ہیں۔

صفات حادث اور صفات ابدی

۸۷ - पृथिव्यादिरूपरसगन्धस्पर्शा द्रव्यानित्यत्वादनित्याश्च ॥

वै० । अ० ७ । आ० १ सू० २

لفظی ترجمہ:- معلول جوہروں مثل زمین وغیرہ کے حادث ہونے سے زمین وغیرہ کے صفات۔ روپ رس۔ گندھ اور سپرش بھی حادث ہیں۔ اس سے ابدی جوہروں میں ابدیت بھی بیان ہو گئی۔ (مترجم) ویشیشک ۷-۱-۲-۳

زمین وغیرہ مرکب جوہروں کے حادث ہونے کی وجہ سے زمین وغیرہ سب معلول چیزیں اور ان کی صفات۔ شکل۔ بو۔ ذائقہ۔ لامسہ وغیرہ بھی حادث ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے۔ کہ بحالت علت خاک وغیرہ جوہر اور انکی بو وغیرہ صفات بھی ابدی ہیں

نت یعنی ابدی اور انت (عارضی)

۸۸ - एतेन नित्येषु नित्यत्वमुक्तम्

ابھاو | ۹۸ - اوپر جو سلسلہ بیان ہوا۔ وہ ان جوہروں کا ہے۔ جو فی نفسہٖ (ہستی والے) موجود ہیں۔ اور جو عدم (نہ ہونا) ہے۔ وہ پانچ قسم کا ہے۔

(۱) پراگ ابھاو | क्रियागुणव्यपदेशाभावात्प्रागसत् ॥ वै० अ० ९ ।

ویشیشک ۹-۱-۱

لفظی ترجمہ :- فعل اور صفت کے واقع نہ ہونے سے جو عدم ہے۔ اس کو پراگ اَست کہتے ہیں۔ (مترجم)

فعل اور خاصیت کے خاص تعلقات کے ظہور میں آنے سے پہلے جس کا وجود نہ تھا جیسے گھڑا و کپڑا وغیرہ ساخت کے پہلے نہیں تھے۔ اس موجود نہ ہونے کا نام "پراگ ابھاو" (عدم ماقبل) ہے۔

सदसत् ॥ वै० । अ० ९ । आ० १ सू० २ ॥

(۲) پردھونس ابھاو | ویشیشک ۹-۱-۲

(لفظی ترجمہ) جو ہوکر نہ رہے (مترجم)

جو موجود ہوکے نہ رہے۔ جیسے گھڑا وجود میں آکر معدوم ہو جائے اس کو "پردھونس ابھاو" (عدم مابعد) کہتے ہیں۔

(۳) انیونیہ ابھاو | [illegible]सत् ॥ वै० । अ० ९ । आ० १ [illegible]

(لفظی ترجمہ) ہو اور نہ ہو۔ (مترجم) ویشیشک ۹-۱-۴

جس کا وجود ہو۔ اور نہ بھی ہو۔ جیسے یہ گھوڑا گائے نہیں۔ اور گائے گھوڑا نہیں۔ یعنی گھوڑے میں گائے پن اور گائے میں گھوڑا پن موجود نہیں ہے۔ مگر گائے میں گائے پن اور گھوڑے میں گھوڑا پن موجود ہے۔ اس کو "انیونیہ ابھاو" (عدم موجودیت بہ نفس غیر) کہتے ہیں۔

(۴) اتینت ابھاو | [illegible]दसदतस्तदसत् ॥ वै० । अ० ९ ।

ویشیشک ۹-۱-۵

لفظی ترجمہ :- جو اس سے علاوہ اَست (نہ ہونا) ہے۔ وہ ایک اَست ہے (مترجم)

جو مذکورہ بالا تینوں عدموں کے علاوہ ہے۔ اس کو "اتینت ابھاو" (عدم مطلق) کہتے ہیں۔ جیسے آدمی کا سینگ۔ آکاش کا پھول۔ بانجھ کا بیٹا وغیرہ وغیرہ۔

(۵) سنسرگ ابھاو | [illegible]स्ति घटो गेह इति … [illegible] गेहसंसर्ग [illegible]

कारणगुणपूर्वकः कार्यगुणो दृष्टः

معلول میں علت والے ہی اوصاف ہوتے ہیں

वै० । अ० २ । आ० १ । सू० २४ — ویشیشک ۲-۱-۲۴

جیسے علت میں اوصاف ہوں۔ ویسے معلول میں ہوتے ہیں[1]

۱۰- پریمان کی دو قسمیں ہیں :-

अणुमहदिति तस्मिन् विशेषभावा-

द्विशेषाभावाच्च — ویشیشک ۷-۱-۱۱

لفظی ترجمہ :- چھوٹا۔ بڑا۔ اس میں زیادتی کے ہونے سے اور زیادتی کے نہ ہونے سے (مترجم)

(۱) अणु چھوٹا اور (۲) महत् بڑا جیسے ترسرینو۔ تکہشا سے چھوٹا اور دوینک سے بڑا ہوتا ہے۔ ویسے ہی پہاڑ زمین سے چھوٹا اور درختوں سے بڑا ہوتا ہے۔

सदिति यतो द्रव्यगुणकर्मसु सा सत्ता

ستا یعنے کسی چیز کی موجودیت

वै० । अ० १ । आ० २ । सू० ७ ॥ — ویشیشک ۱-۲-۷

لفظی ترجمہ :- جوہر صفت اور فعل میں جس سے ہونیکا اطلاق آوے۔ وہ ستا ہے۔ (مترجم)

جوہر صفت اور فعل میں لفظ "ہے" کا ارتباط ہمیشہ رہتا ہے۔ یعنی مثلاً جوہر ہے۔ صفت ہے فعل ہے۔ مطلب یہ کہ اس لفظ صیغۂ حال کا اطلاق سب کے ساتھ برابر رہتا ہے

भावोऽनुवृत्तेरेव हेतुत्वात्सामान्यमेव ॥

موجودیت یعنی ہستی تعمیم اعلیٰ ہے

वै० । अ० १ । आ० २ । सू० ४ ॥ — ویشیشک ۱-۲-۴

لفظی ترجمہ :- ہستی ایک سامانیہ یدارتھ ہے۔ کیونکہ اس میں محض انوورتی پائی جاتی ہے ہستی بوجہ اس کے کہ سب کے ساتھ اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ مہاسامانیہ (تعمیم اعلیٰ) کہلاتی ہے

---

[1] مثلاً مادہ کے اوصاف غیر نفسیت وغیرہ اس کے معلول میں بھی قائم رہتے ہیں۔ نیز واضح رہے کہ اگر کوئی چیز ایک ہی جوہر کا معلول ہو۔ تو اس میں علت کے اوصاف علانیہ طور پر نمایاں رہتے ہیں لیکن جب کئی جوہر آپس میں مل جائیں۔ تو ان کی جدا جدا شناخت مشکل ہو جاتی ہے۔ الّا پھر بھی غیر نفسیت وغیرہ اس کی مخصوص صفتیں معدوم نہیں ہو سکتیں۔

[2] انو = ۶۰ پرمانو + ترسرینو = ۳۶۰ پرمانو + دوینک = ۲۰ پرمانو
تکہشا = ۴ ترسرینو

علّت یعنی اجزا سے کُل کا فعل سے فاعل کا۔ صفت سے موصوف کا۔ جنس سے افراد کا معلول سے علّت کا حصص سے مجموعہ کا جو دائمی تعلق ہے۔ اس کو سمواے (التزام) کہتے ہیں۔ اور جو جو جوہروں کا دوسرا تعلق آپس میں ہوتا ہے۔ وہ سنیوگ یعنی عارضی تعلق ہے

ساد ھرمیہ کی تعریف | ۷۴ - द्रव्यगुणयोः सजातीयारम्भकत्वं साधर्म्यम् वै० । अ० १ । आ० १ ।

وستیشک ۱-۱-۹

لفظی ترجمہ :- جوہر اور صفت میں جو ہم جنس پیدا کرنے کا مادہ ہے۔ اس کو سادھرمیہ کہتے ہیں۔ (مترجم)

جوہر اور صفت میں ہم جنس پیدا کرنے کے خاصہ کو سادھرمیہ کہتے ہیں۔ جیسے مٹی میں بیجان ہونے کی خاصیت اور اپنے ہم جنس گھڑا وغیرہ میں معلوم پیدا کرنے کی صفت ہے ویسے ہی پانی میں بھی بے جان ہونے اور اپنا ہم جنس برف وغیرہ پیدا کرنے کا خاصہ ہے پس مٹی پانی کیساتھ اور پانی مٹی کے ساتھ اس خاصہ میں مساوی صفت رکھتا ہے۔

ودی دھرمیہ یعنی صفت مخالف ذات | ۷۵ - تشریح بالا سے حسب ذیل نتیجہ نکلتا ہے۔

"द्रव्यगुणयोर्विजातीयारम्भकत्वं वैधर्म्यम्

لفظی ترجمہ :- جوہر اور صفت میں غیر جنس پیدا ہونا ودی دھرمیہ ہے۔ (مترجم)

کسی جوہر اور صفت کے مخالف خاصہ اور معلول جو پیدا ہوتا ہے۔ اس کو ودی دھرمیہ (صفت مخالفت) کہتے ہیں۔ جیسے مٹی میں سختی خشکی اور بُو کا ہونا خواص آب (جل) سے مختلف ہیں۔ اور پانی کے بہنے نرمی اور ذائقہ کی صفتیں مٹی کے خواص سے مختلف ہیں

معلول کیواسطے علت لازمی ہے | ۷۶ - कारणभावात्कार्यभावः

॥ वै० । अ० ४ । आ० १ । सू० ३ ॥

ویشیشک ۴-۱-۳

علت کے ہونے سے ہی معلول ہوتا ہے۔

معلول علت کیلئے لازمی نہیں | ۷۷ - न तु कार्याभावात्कारणाभावः ॥

वै० । अ० १ । आ० २ सू० ।

ویشیشک ۱-۲-۲

معلول کے نہ ہونے سے علت کا عدم نہیں ہوتا۔

कारणाऽभावात्कार्याऽभावः ॥ वै० । अ० १ । आ० २ सू० १ ॥

۷۸ - علت کے نہ ہونے سے معلول نہیں ہوتا۔ ویشیشک ۱-۲-۱

ویشیشک ۱-۱-۱۸ वै० अ० १ । आ० १ । सू० १८

لفظی ترجمہ :- دردیہ۔ گن اور کرم تینوں وردیہ سامانیہ کارن ہے۔ (مترجم)

معلول صفت اور فعل تینوں میں عام علت (مشترکہ سبب) جوہر ہے۔ گویا جوہر اس بات میں ان تینوں سے تعمیم یعنی یکساں نسبت رکھتا ہے۔

۷۹ - معلول جوہروں میں تعمیم یعنی یکسانیت

द्रव्याणां द्रव्यं कार्यं सामान्यम् ॥ वै० । अ० १ । आ० १ । सू० २३ ॥

چونکہ جوہر بصورت معلول چند جوہروں کا معلول ہے۔ پس معلولیت کے لحاظ سے سب معلولوں میں تعمیم یعنی یکسانیت پائی جاتی ہے۔ ویشیشک ۱-۱-۲۳

۸۰ - سامانیہ اور وشیش

द्रव्यत्वं गुणत्वं कर्मत्वञ्च सामान्यानि विशेषाश्च ॥ वै० ॥ अ० १ । आ० २ सू० ५ ॥ ویشیشک ۱-۲-۵

لفظی ترجمہ :- دروّیہ پن۔ گن پن اور کرم پن سامانیہ اور وشیش ہیں (مترجم)

جوہروں میں جوہریت۔ صفتوں میں صفت پن۔ افعال میں فعلیت کو تعمیم اور تخصیص کہتے ہیں۔ کیونکہ جوہروں میں جوہر پن تعمیم ہے۔ مگر وصف اور فعلیت کے مقابلہ میں وہی جوہریت تخصیص ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اور بھی سب سمجھ لو۔

۸۱ - تعمیم اور تخصیص کی تمیز

सामान्यं विशेष इति बुद्ध्यपेक्षम् ॥ वै० अ० १ । आ० २ । सू० ३ ॥ ویشیشک ۱-۲-۳

لفظی ترجمہ :- تعمیم اور تخصیص بلحاظ عقل کے ہیں۔ (مترجم)

تعمیم اور تخصیص بلحاظ عقل کے جاتی ہیں۔ مثلاً انسانیت ہر فرد انسان میں تعمیم ہے مگر بخیال حیوانیت وغیرہ کے تخصیص ہے۔ اسی طرح نر و مادہ میں برہمن پن کھشتری پن ویش پن اور شودر پن بھی تخصیص ہیں۔ برہمن پن برہمنوں میں فرداً فرداً تعمیم ہے۔ مگر کشتریوں وغیرہ کی نسبت تخصیص علےٰ ہذا القیاس۔ ہر جگہ ایسا سمجھو۔

۸۲ - سمواے کی تعریف

इहेदमिति यतः कार्यकारणयोः स समवायः ॥ वै० । अ० ७ । आ० २ । २६ ॥ ویشیشک ۷-۲-۲۶

لفظی ترجمہ :- معلول اور علت میں جہاں یہ محاورہ اطلاق پاوے۔ کہ یہ اس میں ہے اس کو سمواے کہتے ہیں۔ (مترجم)

بھاری پن کو وزن کہتے ہیں۔
پگھل جانا۔ دروتو (مائعیت) ہے۔[19]
محبت اور چکناہٹ کا نام سنیہہ ہے۔[20]
دوسرے شے کے اتصال سے جو تاثرات پیدا ہوتی ہیں۔ ان کو سنسکار (نقش) کہتے ہیں۔[21]
انصاف کی خصلت اور چیزوں کی سختی وغیرہ ذاتی صفت کا نام دھرم ہے۔[22]
بے انصافی کی خصلت اور چیزوں کی ذاتی صفت کے برعکس یعنی ان کی سختی وغیرہ کے خلاف نرمی وغیرہ ادھرم ہے۔[23]

تیسرا پدارتھ کرم

[illegible] राकुञ्चनं प्रसारणं
गमनमिति कर्माणि वै० । अ० १ । सू० ७ ۔ ۶۶

ویشیشک ۱۔۱۔۷

لفظی ترجمہ:۔ اُت کشیپن[1]۔ اوکشیپن[2]۔ آکنچن[3]۔ پرسارن[4] اور گمن[5] یہ کرم ہیں۔ (مترجم) (۱) اوپر کو حرکت کرنا (۲) نیچے کو حرکت کرنا (۳) سکڑنا (۴) پھیلنا (۵) آنا جانا۔ گھومنا وغیرہ ان پانچ قسم کی حرکت کو کرم۔ حرکت یا فعل کہتے ہیں۔

۶۷۔ اب کرم کا لکشن بیان کیا جاتا ہے۔

एकद्रव्यमगुणं
[illegible] कर्मलक्षणम्
वै० । अ० १ । आ० १ । सू० १७ ॥

ویشیشک ۱۔۱۔۱۷

ترجمہ:۔ ایک "دروبہ"۔ "اگن"۔ سنیوگ وبھاگ میں اپیکشا رہت کارن یہ کرم کے لکشن ہیں۔ (مترجم) (تشریح) ایک "دروبہ" اس کو کہتے ہیں جس کا سہارا کوئی ایک جوہر ہو۔ "اگن" وہ ہے جس کی یا جس میں کوئی صفت نہ ہو۔ اپیکشا رہت کارن وہ ہے جو ترکیب و تقسیم میں علت بلا احتیاج غیرے ہو۔

پس یہی حرکت یا فعل کی کیفیت ہے۔ یا یوں کہو۔ کہ کرم وہ ہے جو کیا جاوے اور لکشن وہ ہے۔ جس سے کسی چیز کی کیفیت معلوم ہو۔ پس کرم کا لکشن وہ ہوا۔ جس سے حرکت (فعل) کی کیفیت معلوم ہو۔

اس تشریح سے کرم کی تعریف کا اخذ　|　جو کسی جوہر میں رہے۔ خود خالی از صفات ہو [illegible] ترکیب اور تقسیم ہونے میں علت بلا احتیاج غیرے ہو۔ اس کو کرم (حرکت یا [illegible]) کہتے ہیں۔

[illegible] द्रव्यगुण [illegible] द्रव्यं [illegible] सामान्यम् ۶۸　|　دروبہ گن اور کرم سامانیہ ہیں

ترکیب اور تفریق کرنے میں علت نہ ہو اور نہ دوسری صفت کی احتیاج رکھتا ہو

گن کی تعریف

श्रोत्रोपलब्धिर्बुद्धिनिर्ग्राह्यः प्रयोगेणाऽभिज्वलित
आकाश-देशः शब्दः ॥ महाभाष्ये ॥

(ترجمہ) جو کانوں سے سُنا جاوے۔ عقل سے مفہوم ہونے کے قابل ہو۔ تلفظ سے ظہور میں آوے اور آکاش (یعنی خلا) جس کا مسکن ہو۔ اُس کو شبدؔ[1] کہتے ہیں۔

جو آنکھوں سے دکھائی دیتا ہے اس کو روپ یعنی صورت کہتے ہیں۔

زبان سے جس کا علم ہوتا ہے۔ اس کو رس (ذائقہ) کہتے ہیں۔

جس کا ناک سے ادراک ہوتا ہے اُسکو گندھ (بُو) کہتے ہیں۔

قوّت لامسہ (چھونے) سے جس کا فہم ہو اس کو سپرش (حس) کہتے ہیں۔

جس میں ایک دو وغیرہ کی گنتی ہو اس کو سنکھیا (شمار) کہتے ہیں۔

جس سے تول یعنی ہلکا بھاری ظاہر ہو۔ اُس کو پریمان (کمیت) کہتے ہیں۔

ایک دوسرے سے الگ ہونے کو پرتھک تو (تفریق یا جدائی) کہتے ہیں۔

ایک دوسرے کے ساتھ ملنا سنیوگ (ترکیب) کہلاتا ہے۔

جو ایک دوسرے سے ملا ہُوا ہو۔ اُس کے کئی ایک ٹکڑے کرنے کو دبھاگ (تقسیم) کہتے ہیں۔

پرتو (دوری۔فاصلہ) یہ ہے کہ مثلاً فلاں چیز فلاں سے دُور ہے۔

اپرتو یعنی قرب یہ ہے کہ ایک چیز دوسرے سے نزدیک ہو۔

جس سے اچھے بُرے کی پہچان ہوتی ہے اسکو بُدھی یعنی عقل یا علم کہتے ہیں۔

خوشی کا نام سکھ (راحت) ہے +

تکلیف کا نام دُکھ (رنج) ہے +

اِچھا کے معنی خواہش کے ہیں +

دویش کے معنی تنفر (نفرت۔مخالفت) کے ہیں +

مختلف قسم کی طاقت کو ہمت اور پریتن کہتے ہیں +

[1] ضمن ۲۴ میں شبد کا لفظ ۲۴ نمبر پر ہے۔ مگر ہندی ستیارتھ پرکاش میں اُس کی تعریف سب سے پہلے کی ہے۔ اس لئے یہاں بھی نمبر ۲۴ کو اوّل رکھا ہے +

انتروکار۔ سکھ۔ دُکھ۔ اچھا۔ دویش۔ پرتین۔ آتما کے لِنگ ہیں (مترجم)

پران (دم اندر لینا) اپان (دم باہر نکالنا) نمیش (پلک سے آنکھ بند کرنا) انمیش (پلک اٹھا کر آنکھ کھولنا) جیون (زندگی قائم رکھنا) من (وچار یعنی گیان) گتی (حرکت اختیاری) اندریہ (حواس کو اشیا میں رجوع کرنا اور اُنکے محسوسات بیان کرنا) انتروکار۔ (بھوک۔ پیاس۔ بخار۔ درد وغیرہ عارضوں کا ہونا) سُکھ (راحت) دُکھ (رنج) اِچھا (خواہش) دویش (تنفر) اور پرتین (جدوجہد) سب آتما کے لِنگ یعنی افعال اور اوصاف ہیں۔

युगपज्ज्ञानानुत्पत्तिर्मनसो लिङ्गम् ॥

نیائے ۱-۱-۱۶

| من کی تعریف | جس سے ایک وقت میں دو چیزوں کے سمجھنے کا علم نہیں ہوتا۔ اسکو من (جوہر اور اکیہ) کہتے ہیں۔

| گُن | ۴۶۔ دروّیہ کی ماہیت اور خاصیت اوپر بیان ہو چکی ہے۔ اب گنوں یعنی صفات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

रूपरसगन्धस्पर्शाः संख्यापरिमाणानि पृथक्त्वं संयोगवि-
भागौ परत्वाऽपरत्वे बुद्धयः सुखदुःखे इच्छाद्वेषौ प्रयत्नाश्च

ویشیشک ۱-۱-۶

| اس کی ۲۴ اقسام ہیں | صورت[1]۔ ذائقہ[2]۔ بو[3]۔ لمس[4]۔ شمار[5]۔ مقدار[6]۔ جدائی[7]۔ ملاپ[8]۔ تقسیم[9]۔ نزدیکی[10]۔ فاصلہ[11]۔ عقل[12]۔ راحت[13]۔ رنج[14]۔ خواہش[15]۔ نفرت[16]۔ کوشش[17]۔ وزن[18]۔ رقیق پنا[19]۔ (چکناہٹ[20]) محبت[21] آثر[22] دہرم[23] (انصاف نرمی وغیرہ) ادھرم[24] (ظلم و سختی) اور آواز[25] یہ چوبیس گن یعنی صفات کہلاتی ہیں۔

गुणाः ॥ द्रव्याश्रय्यगुणवान् संयोगविभागेष्वकारणमनपेक्ष इति

ویشیشک ۱-۲-۱۶

गुणलक्षणम् ॥ वै० । अ० १ ।

لفظی ترجمہ۔ گُن کی خاصیت یہ ہے کہ دروّیہ (جوہر) میں رہے۔ جو گُن نہ رکھتا ہو۔ سنیوگ وبھاگ کرنے میں کارن نہ ہو۔ یعنی دوسرے کی اُپیکشا نہ رکھتا ہو (مترجم)

مطلب۔ گُن اسکو کہتے ہیں کہ کسی جوہر میں رہے۔ مگر خود کوئی صفت نہ رکھتا ہو۔

جس میں یہ محاورہ استعمال ہو۔ کہ یہاں سے یہ چیز مشرق۔ جنوب مغرب شمال اور اوپر نیچے ہے۔ اسکو دِشا (سمت) کہتے ہیں۔

आदित्यसंयोगाद्भूतपूर्वाद्भविष्यतो भूताच्च प्राची

ویشیشک ۲-۲-۱۴

لفظی ترجمہ (پہلے سوریہ کا ظہور جس طرف ہُوا۔ یا ہوتا ہے یا ہوگا۔ وہ سمت مشرق ہے۔ (مترجم)

سمتوں کی پہچان جس سمت میں پہلے سورج کا طلوع ہوا۔ یا ہوتا ہے یا ہوگا۔ اُسکو سمت مشرق کہتے ہیں اور جہاں چھُپے اُس کو مغرب کہتے ہیں۔ جو شخص رو بطرف مشرق رکھتا ہو۔ اُس کے دہنی سمت کو جنوب اور بائیں سمت کو شمال ہوتا ہے۔

एतेन दिगन्तरालानि व्याख्यातानि ॥

ویشیشک ۲-۲-۱۶

لفظی ترجمہ۔ (اس سے سمتوں کے درمیانی کونے بیان ہوگئے ہیں۔ (مترجم)

سمتوں کے درمیانی کونے علیٰ ہذالقیاس مشرق اور جنوب کے درمیانی سمت کو آگنئے یی (جنوب مشرق) جنوب اور مغرب کے درمیان کو نیئرتی (جنوب مغرب) مغرب اور شمال کے درمیان کو وایوی (شمال مغرب) شمال اور مشرق کے درمیان کو ایشانی (شمال مشرق) کہتے ہیں۔

آتما کی تعریف इच्छाद्वेषप्रयत्नसुखदुःखज्ञानान्यात्मनो लिङ्गमिति ॥

نیائے ۱-۱-۱۰

لفظی ترجمہ (اچھا۔ دویش۔ پریتن۔ سکھ۔ دکھ اور گیان آتما کے لِنگ ہیں (مترجم)

جس میں اچھا (خواہش) دویش (نفرت) پریتن (فعل) سکھ (راحت) دکھ (رنج) گیان (علم) پائے جائیں۔ اُس کو جیو آتما کہتے ہیں۔

مگر ویشیشک شاستر میں اس سے زیادہ علامات بیان کی گئی ہیں۔

प्राणापाननिमेषोन्मेषजीवनमनोगतीन्द्रियान्तरविकाराः

सुखदुःखेच्छाद्वेषप्रयत्नाश्चात्मनो लिङ्गानि ॥

ویشیشک ۳-۲-۴

لفظی ترجمہ (پران۔ اپان۔ نمیش۔ انمیش۔ جیون۔ من۔ گتی۔ اِندریہ

والیو کی تعریف	سپرش کی صفت والا درویّہ والیو (باد یا ہوا) ہے۔ لیکن اس میں بھی حرارت اور خنکی۔ تیج اور جل کی آمیزش سے ہوتی ہیں۔

त आकाशे न विद्यन्ते ॥ वै० [अ० २, आ० १ । सू० ५]

آکاش کی تعریف	آکاش میں رُوپ۔ رس۔ گندھ نہیں ہوتے۔ بلکہ شبد ہی اُس کی صفت ہے۔ ویشیشک ۱-۱-۵

निष्क्रमणं प्रवेशनमित्याकाशस्य लिङ्गम् ॥

ویشیشک ۲-۱-۲۰

آکاش کی علامت	جس میں داخل ہونا اور نکلنا ہوتا ہے۔ اُسے آکاش کہتے ہیں۔

कार्यान्तराप्रादुर्भावाच्च शब्दः स्पर्शवतामगुणः ॥

ویشیشک ۲-۱-۲۹

شبد آکاش ہی کا گن کیوں ہے؟	چونکہ بجز "آکاش" کے باقی پرتھوی وغیرہ معلومات سے شبد نمودار نہیں ہوتا۔ اس واسطے وہ پرتھوی وغیرہ سپرش والے درویوں کا گن نہیں ہے۔ بلکہ شبد محض آکاش کا گن ہے۔

अपरस्मिन्नपरं युगपच्चिरं क्षिप्रमिति काललिङ्गानि ॥

ویشیشک ۲-۲-۶

کال کی تعریف	جس میں پہلے پیچھے۔ یکبار۔ جلد۔ دیر وغیرہ وغیرہ کا اطلاق ہو۔ اُس کو کال (وقت یا زمان) کہتے ہیں۔

नित्येष्वभावादनित्येषु भावात्कारणे कालाख्येति ॥

ویشیشک ۲-۲-۹

کال علت ہے معلول نہیں ہوتا	چونکہ وقت یا زمانہ قدیم کے پدارتھوں میں اطلاق نہیں پاتا اور حادث پدارتھوں میں اطلاق پاتا ہے۔ اس لئے کال محض علت میں شمار ہوتا ہے
دِشا کیا ہے؟	इत इदमिति यतस्तद्दिश्यं लिङ्गम् ॥

ویشیشک ۲-۲-۱۰

لفظی ترجمہ۔ یہاں سے یہ فلاں طرف ہے۔ جس میں یہ اطلاق پاوے۔ وہ دِشا کا لِنگ ہے۔ (مترجم)

سموائی کارن | ۶۱- سموائی وہ ہے جس کی عادت ملنے یا ترکیب پانے کی ہو اور کارن وہ ہے جس کا وجود پہلے ہو۔ پس سموائی کارن وہ ہے جس کا وجود پہلے ہو اور ملنے اور ترکیب پانے کی خاصیت رکھتا ہو۔

لکشن کی تعریف | ۶۲- لکشن وہ ہے جس سے شے معرف پہچانی جاوے۔

دردیہ کی مزید تشریح | ۶۳- جس علت کی خاصیت ترکیب پانے کی ہو اور زمان میں معلول سے پہلے ہو۔ اس کو دردیہ یعنی جوہر کہتے ہیں۔

ویشیشک ۲-۱-۱

रूपरसगन्धस्पर्शवती पृथिवी ॥

پرتھوی کی تعریف | پرتھوی (خاک) وہ جوہر ہے جو روپ (صورت) رس (ذائقہ) گندھ (بُو) اور سپرش (لمس) رکھتا ہو۔ مگر اس میں رُوپ اگنی (آتش) کی آمیزش سے ہے رس جل (آب۔ پانی) کی آمیزش سے اور سپرش وایو (باد۔ ہوا) کی آمیزش سے ہے۔

ویشیشک ۲-۲-۲

व्यवस्थितः पृथिव्यां गन्धः ॥

جس طرح پرتھوی میں گندھ کی صفت طبعی ہے۔ اسی طرح جل میں رس۔ اگنی میں رُوپ وایو میں سپرش اور آکاش میں شبد (آواز) طبعی ہیں۔

रूपरसस्पर्शवत्य आपो द्रवाः स्निग्धाः ॥ वै० अ० २। आ० १

ویشیشک ۲-۱-۲

جل کی تعریف | وہ مائع (بہنے والا) اور رقیق جوہر جو روپ (شکل) رس (ذائقہ) اور سپرش (لمس) والا ہے جل کہلاتا ہے۔ لیکن ان میں سے رس جل کی طبعی صفت ہے۔ اور رُوپ اور سپرش اگنی اور وایو کی آمیزش سے پائے جاتے ہیں۔

अप्सु शीतता ॥ वै० । अ० २ । आ० २ सू० ५ ॥

خنکی یعنی سردی بھی جل میں طبعی صفت ہے

तेजो रूपस्पर्शवत् ॥ वै० अ० २ आ० १ ॥

ویشیشک ۲-۱-۳

اگنی کی تعریف | تیج (آتش) وہ دردیہ ہے جو رُوپ اور سپرش رکھتا ہے۔ لیکن رُوپ تو اس میں طبعی ہے۔ اور سپرش وایو کی آمیزش سے پایا جاتا ہے ٭

स्पर्शवान् वायुः ॥ वै० । अ० २ । आ० १ । सू० ४ ॥

کر سکتا ہے اور کسی طرح نہیں۔ वैशेषिक । अ० १ । आ० १ । सू० ४ ॥

धर्मविशेषप्रसूताद् द्रव्यगुणकर्मसामान्यविशेषसमवायानां पदार्थानां साधर्म्यवैधर्म्याभ्यां तत्वज्ञानान्निःश्रेयसम् ॥

لفظی ترجمہ - دہرم پر عمل کرنے سے من پاک ہو جانے پر - درویہ - گن - کرم - سامانیہ وشیش اور سمواۓ جو چھ پدارتھ ہیں - اُن کے "سادھرمیہ" دَیٔ دھرمیہ کے صحیح علم سے مکتی ہوتی ہے۔ (مترجم)

تحقیق اور تمیز کے معاون چند علمی اصول

۵۸ - جب آدمی دہرم پر قرار واقعی عمل کرنے سے پوتر ہو جاتا ہے اور جو چھ پدارتھ درویہ (جوہر) گن (عرض اوصاف) کرم (فعل یا حرکت) سامانیہ (تعمیم) وشیش (تخصیص) اور سمواۓ (لازم ملزومیت) ہیں اُن کی ماہیت کو بذریعہ اُن کے سادھرمیہ یعنی صفات متشابہ کے (جیسے پرتھوی غیر ذی نفس ہے اور جل بھی غیر ذی نفس) اور وی دھرمیہ یعنی صفات غیر متشابہ کے جیسے پرتھوی سخت اور جل نرم ہے) جان لیتا ہے تب ہی مکتی حاصل کرتا ہے۔

पृथिव्यापस्तेजो वायुराकाशं कालो दिगात्मा मन इति द्रव्याणि ॥ वै० । अ० १ । आ० १ । सू० ५ ॥

درویہ یعنی جوہر

۵۹ - پرتھوی (خاک) جل (پانی آب) تیج (آتش) وایو (ہوا) آکاش (خلا) کال (زمان) دِشا (وسعت) آتما (روح) اور من (جوہر دراکہ) یہ نو درویہ یعنی جوہر ہیں۔

क्रियागुणवत्समवायिकारणमिति द्रव्यलक्षणम् ।

ویشیشک ۱-۱-۱۵

لفظی ترجمہ - کریہ والا (حرکت والا) گن والا (صفت والا) وسمواۓ کارن ہونا درویہ کا لکشن ہے۔ (مترجم)

درویہ کی تعریف

۶۰ - جس میں حرکت وصفات یا محض صفات رہیں - اس کو درّویہ کہتے ہیں - اِن میں سے چھ درّویہ پرتھوی (ارض) جل (آب) تیج (آتش) وایو (باد - ہوا) من اور آتما تو حرکت اور صفات والے ہیں - اور تین درویہ آکاش (خلا) کال (زمان) اور دِشا (وسعت) خالی از حرکت مگر صفات والے ہیں۔

۴- اتیہیہ (جیون یا تاریخ)

न चतुष्ट्वमैतिह्यार्थापत्तिसम्भवाभावप्रामाण्यात्॥

न्या० । अ० २ । आ० २ । सू० १

نیائے ۲-۲-۱

لفظی ترجمہ - اتیہیہ - ارتھاپتی - سنبھو - ابھاؤ کے پرمان ہونے سے صرف مذکورہ بالا چار پرمان نہیں ہیں۔

اتیہیہ کی تعریف مثلاً فلاں آدمی اس قسم کا تھا - اس نے اس قسم کا کام کیا۔ یعنی کسی کی سوانحعمری (تاریخ) کا نام اتیہیہ ہے۔

ارتھاپتی کی تعریف (۶) ارتھاپتی کے معنی یہ ہیں کہ جس میں ایک مطلب سے دوسرا مطلب نکلے۔ مثلاً کسی نے کسی سے کہا کہ بادل کے ہونے سے بارش اور علت کے ہونے سے معلول پیدا ہوتا ہے۔ اس قول سے بلا مزید ذکر کرنے کے دوسری بات یہ جانی جاتی ہے کہ سوائے بادل کے بارش اور سوائے علت کے معلول کبھی نہیں ہو سکتا۔

سنبھو کی تعریف (۷) سنبھو وہ ہے کہ جس میں کسی بات کا ہونا ممکن ہو نہ کہ اس کے خلاف مثلاً کوئی شخص بیان کرے کہ ماں باپ کے بغیر اولاد پیدا ہوئی۔ کسی نے مُردوں کو زندہ کیا۔ پہاڑ اٹھائے سمندر میں پتھر ترائے۔ چاند کے ٹکڑے کئے۔ پرمیشور کا اوتار ہوا۔ انسان کے سینگ دیکھے۔ بانجھ عورت کے بیٹے بیٹی کی شادی کی وغیرہ وغیرہ۔ تو سب ناممکن باتیں ہیں کیونکہ قانون قدرت کے خلاف ہیں۔ اسلئے جو باتیں قانون قدرت کے مطابق ہوں وہی سنبھو (ممکن) ہے۔

ابھاؤ کی تعریف (۸) ابھاؤ اسکو کہتے ہیں۔ جس میں شے ہونا پایا جاوے۔ مثلاً کسی شخص نے کسی سے کہا کہ ہاتھی لے آ۔ وہ اسجگہ ہاتھی کی عدم موجودگی دیکھ کر جہاں ہاتھی موجود تھا وہاں سے لے آیا۔[1]

کس طرح صرف چار پرمان شمار ہو سکتے ہیں آٹھ پرمان مذکورہ بالا میں سے اتیہیہ کو شبد پرمان میں اور ارتھاپتی سنبھو اور ابھاؤ کو انومان میں شمار کیا جائے۔ تو صرف چار پرمان باقی رہ جاتے ہیں۔

سچ اور جھوٹ کی تمیز کیونکر ہو ۵۷- انسان سچ جھوٹ کی تمیز[2] پانچ قسم کی پریکشاؤں (معیار)

---

[1] مطلب یہ ہے کہ اس طرح کی عدم موجودگی سے دلیل کا پیدا ہونا ابھاؤ پرمان کہلاتا ہے۔

[2] یعنی (الف) پرمیشور کے اوصاف اور ویدوں کی مطابقت سے (ب) قانون قدرت کی مطابقت سے (ج) آپت پُرشوں کی شہادت سے (د) اپنے آتما کی تمیز اور باطن کی پاکیزگی سے (ہ) پرتیکش انومان وغیرہ تمام دلائل سے

کسی قسم کی مشابہت رکھتے ہوں۔ مثلاً کوئی شخص بلا چلنے کے خود دوسرے کے مکان میں نہیں جا سکتا۔ ویسے ہی دوسرے لوگوں کا بھی بلا چلنے کے دوسرے مکان میں جانا نہیں ہو سکتا۔

لفظ انومان کے معنی — انومان لفظ کے معنے یہ ہیں کہ جو پرتیکش کے بعد پیدا ہو۔ جیسے دھوئیں کے پرتیکش دیکھنے کے بغیر غائب از نظر آگ کا علم کبھی نہیں ہو سکتا۔

۳- اُپمان (تشبیہ)

प्रसिद्धसाधर्म्यात्साध्यसाधनमुपमानम् ॥

نیائے ۱-۱-۶-

پرسدّھ کے سادھرمیہ سے سادھیہ کے سادھن کو اُپمان کہتے ہیں (مترجم ۱-۱-۶) ایک صریح پرتیکش چیز کی مشابہہ صفت اگر کسی مقصود کے ثبوت کی دلیل ہو۔ تو اس کو اُپمان کہتے ہیں۔ اُپمان کے لفظی معنی یہ ہیں۔ کہ جس سے تشبیہہ دی جاوے۔ مثلاً کسی شخص نے اپنے نوکر سے کہا کہ وشنومتر جو دیودت کی مانند ہے اُس کو بُلالا۔ اُس نے جواب دیا کہ میں نے تو اُس کو کبھی نہیں دیکھا۔ مالک نے کہا کہ جیسا یہ دیودت ہے ویسا ہی وشنومتر ہے کسی کو کہا گیا کہ جیسے یہ گئے ہے ویسی ہی نیل گائے ہوتی ہے بس اسکا نوکر جب اس جگہ پہنچا تو اس شخص کو دیودت کی مانند پاکر یقین کیا کہ یہی وشنومتر ہے اور اسکو لے آیا۔ یا کسی جنگل میں جاکر جس جانور کو گائے کی مانند دیکھا یقین کیا کہ اسی کا نام نیل گائے ہے

۴- شبد (وید اور ستیہ اُپدیش)

आप्तोपदेशः शब्दः ॥ न्या० । अ० १ । आ० १ । सू० ७ ॥

آپت کا اُپدیش شبد پرمان ہے۔ (مترجم) نیائے ۱-۱-۷

جو شخص "آپت" ہو۔ یعنی عالم۔ فاضل۔ دہرماتما سب کی بہبودی چاہنے والا استبازی باہمت حواس پر غائب ہو۔ جیسے اپنے آتما میں جانتا ہو۔ اور جس بات سے خود سکھ پایا ہو۔ اُسکو منہ سے بولنے کی خواہش رکھتا ہو۔ انسانوں کے فائدے کی خاطر اُپدیش کرنے والا ہو۔ پرتھوی سے لیکر ایشور تک جتنے پدارتھ ہیں۔ ان کا علم حاصل کرکے اپدیش کرتا ہو۔ ایسے شخصوں کے اُپدیش اور نیز کامل آپت "پرمیشور" کے اپدیش وید کو شبد پرمان سمجھنا چاہئے

جس سے پہلے پرتیکش کا وجود ہو یعنی جس پدارتھ کا جزو یا کُل کسی وقت یا جگہ پرتیکش ہُوا ہو۔ اُس کے ساتھ رہنے والے جزو کے دور سے مشاہدہ ہونے کی صورت میں اس غائب از نظر کے علم ہونے کو انومان کہتے ہیں۔ جیسا کہ بیٹے کو دیکھ کر باپ کا۔ پہاڑ وغیرہ میں دُھواں دیکھ کر آگ کا۔ دُنیا میں سُکھ دُکھ دیکھکر سابقہ جنم کا علم ہوتا ہے۔

انومان کی تین قسمیں

انومان پرمان تین قسم کا ہے (الف) "پوروَوت" (علت سے معلول) جیسے بادلوں کو دیکھکر بارش کا۔ وواہ یعنی شادی کو دیکھکر اولاد پیدا ہونے کا۔ پڑھتے ہوئے طالب علموں کو دیکھکر علم سیکھ جانے کا یقین ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔
جہاں کہیں علت دیکھ کر معلول کا علم ہو۔ اس کو پوروَوت (پہلے کیطرح جیسا سابق) کہتے ہیں +

شیش وت

(ب) شیش وت (معلول سے علت) یعنی جہاں معلول کو دیکھ کر علت کا علم ہو۔ جیسے دریا کے بہاؤ کی زیادتی کو دیکھکر اوپر کی طرف بارش ہونے کا۔ بیٹے کو دیکھ کر باپ کا۔ جگت کو دیکھ کر قدیمی علت مادی اور فاعل حقیقی خداوند تعالیٰ کا[1] سُکھ دکھ کو دیکھ کر نیک اور بد اعمال کا علم ہوتا ہے۔ اُسی کو شیش وت کہتے ہیں۔
(ج) ساماینتو درشٹ (متشابہ) جو کسی کی علت معلول تو نہ ہوں۔ مگر ایک دوسرے سے

[1] اگر سوال یہ ہو کہ قبل از انومان فاعل حقیقی خداوند تعالےٰ کا پرتیکش ہونا بھی اسکے انومان کئے جانے کیلئے حسب تعریف انومان ضروری ہے پس خداوند تعالےٰ پرتیکش کسطرح سے ہے؟ تو بجواب اسکے معلوم رہے۔ کہ حسب تعریف پرتیکش جس چیز کا علم حواس ظاہری اور باطنی اور آتما کے باہمی تعلق سے ہو۔ اس چیز کو پرتیکش کہا جاتا ہے۔ سو پرتیکش کے ہمیشہ اوصاف ہی پرتیکش ہوا کرتے ہیں۔ اور ہمیشہ اوصاف کے پرتیکش ہونے پر ہی (موصوف کو پرتیکش کہتے ہیں) مثلاً پرتھوی کا جب علم ہوتا ہے تو لمس شکل۔ ذائقہ۔ بو وغیرہ اسکے اوصاف ہی پرتیکش ہوتے ہیں۔ اور محض ان اوصاف کے پرتیکش ہونے پر ہی پرتھوی آتما سے ملے ہوئے من کیساتھ پرتیکش ہوتی ہے پس اسی طرح زیر مشاہدہ عالمگیر پر قدرت صفت علم انتظام وغیرہ اوصاف کے پرتیکش ہونے پر اُن کا موصوف فاعل حقیقی خداوند تعالےٰ پرتیکش کیوں نہیں؟ شکل لمس ذائقہ بو وغیرہ کے ذریعہ سے اسکے پرتیکش نہ ہونے کا عذر کوئی معقول عذر نہیں۔ کیونکہ وہ کوئی پرتھوی کا ہمجنس نہیں ہے نہ کبھی ایسا ہو سکتا ہے بلکہ جہاں تک غور کیا جائے۔ وہ روح اعظم پرماتما بے شکل لطیف۔ سرُوپا پی چیتن وغیرہ ہی ہو سکتا ہے فقط (از باب نمبر ۷) وہ از روئے اوصاف ہمہ تن اور محیط عالم کی حیثیت میں پرتیکش ہے اور روح یا محیط عالم کی کبھی شکل وغیرہ نہیں ہو سکتی۔ (مترجم)

اندریہ اور ارتھ کے ملاپ سے جوگیان خالی از ویپدیش-خالی از وبھچار نشچے آتمک ہو اس کو پرتیکش کہتے ہیں (مترجم) نیائے ۱-۱-۴

پرتیکش یعنی ثبوت عین الیقین کی تعریف کان-چمڑہ-آنکھ-زبان-ناک کا براہ راست تعلق جب آواز لمس-شکل-ذائقہ اور بُو کے ساتھ ہو اور من (جوہر دراکہ) کا حواس کیساتھ اور آتما کا من کے ساتھ تو ایسے تعلق سے جوگیان پیدا ہوتا ہے-اس کو پرتیکش (بدیہی) کہتے ہیں۔

اَوْیپدیش یعنی علم بالمشافہ جو علم کہ اسم اور موسوم (نام اور نام والی چیز) کے رشتہ کا ہوتا ہے۔ وہ پرتیکش نہیں۔ مثلاً کسی نے کسی سے کہا تو جل لے آ-اور اس نے لاکر اسکے آگے رکھا اور کہا کہ یہ جل ہے۔ اس جگہ لانیوالا اور منگانیوالا دونو دو حروف سے مرکب اسم جل کو نہیں دیکھ سکتے-کیونکہ الفاظ آنکھ کا وشہ نہیں۔ بلکہ صرف شے کو جس کا نام یہاں جل کہا گیا دیکھتے ہیں۔ لفظ سے جو علم پیدا ہوتا ہے-وہ شبد پرمان سے متعلق[1] ہے۔

خالی از وبھچار یعنی غیر فاسد خالی از وبھچار (غیر فاسد) کسی شخص نے رات کے وقت ایک ستون دیکھکر یقین کیا کہ آدمی ہے۔ مگر جب دن کیوقت دیکھا-تو جو آدمی کا علم رات کیوقت پیدا ہوا تھا وہ جاتا رہا اور ستون کا علم قائم ہوا-ایسے علم کو وبھچاری (فاسد) کہتے ہیں پرتیکش نہیں کہتے۔

نشچے آتمک نشچے آتمک (یقینی) کسی شخص نے دور سے دریا کی ریت کو دیکھکر کہا-کہ وہاں تو کپڑے سوکھ رہے ہیں یا پانی یا کوئی اور چیز ہے-وہ دیودت کھڑا ہے یا یگیہ دت۔ جب تک ایک بات کا یقین نہ ہو جائے-تب تک وہ علم پرتیکش نہیں ہے۔

پس جو علم کہ بالمشافہ اصل شے کا غیر فاسد اور یقینی ہو-اُسکو پرتیکش (عین الیقین) کہتے ہیں

(۲) انومان (قیاس یا ثبوت التزامی)

अथ तत्पूर्वकं त्रिविधमनुमानं पूर्ववच्छेषवत्सामान्यतो दृष्टं च ।

نیائے ۱-۱-۵

[1] اس مثال میں جس میں کہ جل منگایا گیا ہے محض اسقدر کہ دینے سے کہ "جل لاؤ" اصل شے جل کا پرتیکش نہیں ہوتا نہ اسم جل کا جب جل سامنے آگیا-اسوقت محض اصل شے جل کا پرتیکش ہوا کیونکہ جل زبان اور آنکھ کا وشہ ہے اور الفاظ "جل" محض کان کا وشہ ہے۔

و خود غرضی نہیں کر سکتے اور جب سب ورنوں میں علم اور نیک تربیت ہوتی ہے۔ تو کوئی بھی پاکھنڈ اور ادہرم اور جھوٹ کی کارروائی کو نہیں چلا سکتا گویا کشتری وغیرہ لوگوں کو نیم میں چلانے والے برہمن اور سنیاسی ہیں اور برہمن اور سنیاسی کو نیم میں ٹھیک چلانیوالے کشتری وغیرہ لوگ ہوتے ہیں۔ پس سب ورنوں کے عورت مردوں میں علم اور دہرم کی اشاعت ضرور ہونی چاہیئے۔

تحقیق کرنیکے پانچ طریقے

۵۵۔ اب جو جو پڑھنا پڑھانا ہو واجب ہے کہ وہ اچھی طرح سے تحقیق شدہ ہو۔ تحقیق پانچ قسم کی ہوتی ہے۔

علا پرمیشور کے اوصاف اور ویدوں کیمطابق ہو

اول۔ جو جو پرمیشور کی صفت کام۔ عادت اور ویدوں کے مطابق ہو وہ سچ اور اس کے برخلاف سب جھوٹ ہے۔

علا سلسلہ کائنات کے مطابق ہو

دوم۔ جو قانون قدرت کے مطابق ہے۔ وہ سچ اور جو قدرت کے خلاف ہے وہ سب باطل ہے۔ مثلاً کوئی کہے۔ کہ ماں باپ کے وصل کے بغیر لڑکا پیدا ہوا تو یہ قانون قدرت کے خلاف ہونے سے غلط ہے۔

علا آپت لوگوں کے مطابق ہو

سوم۔ جو آپت یعنی دہرماتما۔ عالم راستگو۔ مکر نہ کرنیوالے آدمیوں کی سچی ہدایت کے مطابق ہے۔ وہ قابل تسلیم اور جو خلاف ہو وہ ناقابل تسلیم ہے۔

علا اپنی تمیز کے مطابق ہو

چہارم۔ اپنے آتما کی پاکیزگی علم کے مطابق ہو۔ مثلاً اپنے آپ کو خوشی پسند اور رنج ناپسند ہے۔ ویسے ہی ہر حالت میں سمجھنا چاہیئے۔ کہ اگر میں کسی کو تکلیف یا خوشی پہنچاؤنگا۔ تو وہ بھی رنجیدہ یا خوش ہوگا۔

علا آٹھ پرمانوں کے مطابق ہو

پنجم۔ آٹھ قسم کے پرمان (ثبوت) یعنی (۱) پرتیکش (۲) انومان (۳) اُپمان (۴) شبد (۵) اے تہیہ (۶) ارتھاپتی (۷) سنبھو (۸) ابھاؤ (ان کی تشریح آگے درج ہے)

پرمانوں کی مفصل تشریح

۵۶۔ ان میں سے پرتیکش وغیرہ کی تعریف میں جو جو سوتر ذیل میں لکھے جاوینگے وہ "سب نیائے شاستر (کتاب منطق مصنفہ مہرشی گوتم) کے اول و دوم ادھیائے کے سمجھو۔

ا۔ پرتیکش (ثبوت عین الیقین)

इन्द्रियार्थसन्निकर्षोत्पन्नं ज्ञानमव्यपदेश्यमव्यभिचारि
व्यवसायात्मकं प्रत्यक्षम् ॥ अ० १ । आह्निक १ । सू० ४ ॥

وغیرہ شاستر نیک لوگوں کا چلن جو قدیمی یعنی دید کے ذریعہ پرمیشور کے بتلائے ہوئے کام ہیں اور جو آتما کو پسند ہے یعنی جسکو آتما چاہتا ہے مثلاً راستگوئی یہ چار دھرم کے معیار ہیں۔ یعنی انہیں کے ذریعہ دہرم اور ادہرم کی تحقیق کیجاتی ہے۔ جو روزعایت چھوڑ منصفانہ یعنی حق کو قبول جھوٹ کو بالکل ترک کر دینے کا رویہ ہے۔ اسکا نام دہرم اور اسکے خلاف جو طرفداری سے بھرا ہے انصافانہ رویہ یعنی حق کو ترک اور باطل کو قبول کرنے کا فعل ہے۔ اسی کو ادھرم کہتے ہیں۔

अर्थकामेष्वसक्तानां धर्मज्ञानं विधीयते ।

धर्मं जिज्ञासमानानां प्रमाणं परमं श्रुतिः ॥ मनु० (२।१३)

دہرم کی تحقیق اور وید شاستر کا پڑھنا

۵۴۔ جو لوگ ارتھ (زر) یعنی سونا وغیرہ جواہرات اور کام یعنی عورتوں کی صحبت وغیرہ میں نہیں پھنستے۔ انہیں کو دہرم کی واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ جو دہرم کو جاننے کی خواہش کریں وہ بذریعہ ویدوں کے دہرم کی تحقیق کریں۔ کیونکہ دہرم اور ادھرم کی تحقیق سوائے ویدوں کے ٹھیک ٹھیک نہیں ہو سکتی۔

اسطرح استاد اپنے شاگرد کو نصیحت کرے اور خاصکر راجاؤں کو چاہئے۔ کہ دیگر کشتری دیش اور اعلیٰ شودروں کو بھی ضرور تحصیل علم کراویں۔ کیونکہ جو برہمن ہے اگر وہ محض تحصیل علم کریں۔ اور کشتری وغیرہ نہ کریں۔ تو علم دہرم۔ راج اور دولت وغیرہ کی ترقی کبھی نہیں ہو سکتی کیونکہ برہمن تو محض پڑھنے پڑھانے اور کشتری وغیرہ سے گذارا پانے پر زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ تو اُن کے روزی سے محتاج ہونے اور پھر کشتری وغیرہ کیلئے ہدایت کرنے والے ہونے سے اور سر پر ٹھیک ٹھیک پڑتال کر کے سزا دینے والے کے نہ ہونے سے برہمن وغیرہ سب ورن جال میں پھنس جاتے ہیں۔ اور جبکہ کشتری وغیرہ لوگ صاحب علم ہوتے ہیں تو برہمن بھی زیادہ تر تحصیل علم کرتے اور دہرم کے راستہ پر چلتے ہیں۔ اور ان کشتری عالموں کے سامنے پاکھنڈ یعنی جھوٹی کارروائی نہیں کر سکتے۔ بخلاف اس کے جب کشتری وغیرہ لوگ بے علم ہوتے ہیں۔ تو جیسا اپنے دل میں آتا ہے۔ ویسا ہی کرتے کراتے ہیں۔ اس لئے اگر برہمن اپنا بھلا چاہیں۔ تو کشتری وغیرہ لوگوں کو وید وغیرہ سچے شاستر کی تعلیم خوب محنت سے دیں۔ کیونکہ کشتری وغیرہ لوگ ہی علم۔ دہرم۔ راج اور دولت کو ترقی دینے والے ہیں وہ کبھی دوسروں سے گذارہ نہیں مانگتے۔ اس لئے علم کے معاملہ میں طرفداری

تیتری اُپنشد - پرپاٹھک ۷ - انوواک ۱۱ - ک ۱ تا ۴ -

अकामस्य क्रिया काचिद् दृश्यते नेह कर्हिचित् ।

यद्यद्धि कुरुते किञ्चित् तत्तत्कामस्य चेष्टितम् ॥

ہر حرکت کیلئے خواہش ضروری ہے

۵۰ - آدمیوں کو یقین کرنا چاہئے کہ جس شخص میں کوئی خواہش نہ ہو اس کی آنکھ کا کھُلنا یا بند ہونا بھی ناممکن ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آدمی جاہے کچھ ہی حرکت کرتا ہو - وہ بلا خواہش کے نہیں ہوتی - منو ۲ - ۴

आचारः परमो धर्मः श्रुत्युक्तः स्मार्त एव च ।

तस्मादस्मिन्सदा युक्तो नित्यं स्यादात्मवान् द्विजः ॥१॥

आचाराद्विच्युतो विप्रो न वेदफलमश्नुते ।

आचारेण तु संयुक्तः सम्पूर्णफलभाग्भवेत् ॥२॥

منو ۱ - ۱۰۸ - ۱۰۹

پڑھنے پڑھانے کا پھل

۵۱ - کہنے سُننے - سُنانے - پڑھنے پڑھانے کا پھل یہی ہے - کہ جو دھرم ویدوں اور وید کےمطابق سمرتیوں میں بیان کیا گیا ہے - اس پر عملدرآمد کیا جاوے اسلئے دھرم کے مطابق عمل کرتے رہنا چاہئے - کیونکہ جس کا دھرم کے مطابق چال چلن نہیں ہے - وہ اس راحت کے پھل کو جو ویدوں کے بیان کئے ہوئے دھرم پر چلنے سے پیدا ہوتا ہے - حاصل نہیں کر سکتا - اور جو علم پڑھ کر دھرم کا چلن رکھتا ہے - وہ پوری راحت حاصل کرتا ہے - منو ۱ - ۱۰۸ - ۱۰۹

योऽवमन्येत ते मूले हेतुशास्त्राश्रयाद् द्विजः ।

स साधुभिर्बहिष्कार्यो नास्तिको वेदनिन्दकः ॥ मनु० (२।११)

ویدوں کی مذمت کرنے والے کے لئے سزا

۵۲ - جو شخص وید اور عابد لوگوں کی وید کے مطابق بنائی ہوئی کتابوں کی بے عزتی کرتا ہے - اس وید کی بُرائی کرنیوالے منکر کو ذات - جماعت اور ملک سے نکال دینا چاہئے - منو ۲ - ۱۱

वेदः स्मृतिः सदाचारः स्वस्य च प्रियमात्मनः ।

एतच्चतुर्विधं प्राहुः साक्षाद्धर्मस्य लक्षणम् ॥ मनु० [illegible]

دھرم کے معیار چار ہیں

۵۳ - وید سمرتی ویدوں کے مطابق ویدوں کے بنائے ہوئے منوسمرتی

त्वयोपास्यानि नो इतराणि । ये के चास्मच्छ्रेयांसो ब्राह्म-
णास्तेषां त्वयासनेन प्रश्वसितव्यम् । श्रद्धया देयम् । अश्रद्धयाऽ-
देयम् । श्रिया देयम् । ह्रिया देयम् । संविदा देयम् । अथ यदि ते
कर्मविचिकित्सा वा वृत्तविचिकित्सा वा स्यात् । ये तत्र ब्राह्मणाः
सम्मर्शिनो युक्ता आयुक्ता अलूक्षा धर्मकामाः स्युर्यथा ते तत्र
वर्तेरन् तथा तत्र वर्तेथाः । एष आदेश एष उपदेश एषा वेदो-
पनिषत् । एतदनुशासनम् । एवमुपासितव्यम् । एवमु चैतदुपा-
स्यम् ॥ तैत्तिरीय० (प्रपा० ७ । अनु० ११ । क० १ । २ । ३ । ४)

اتالیق کی شاگردوں کو نصیحت

۴۹۔ اتالیق اپنے شاگردوں (لڑکے اور لڑکیوں) کو اس قسم کی نصیحت کرے کہ ہمیشہ سچ بول۔ چال چلن مطابق دہرم کے بنا۔ غفلت چھوڑ کر پڑھ اور پڑھا۔ مکمل برہمچریہ سے تمام علوم کو حاصل کر اور اتالیق کو دلپسند نذرانہ دینے کے بعد شادی کر کے اولاد پیدا کر۔ غفلت سے راستی کو کبھی مت چھوڑ۔ غفلت سے دہرم کبھی مت چھوڑ۔ غفلت سے صحت و چترائی کو مت چھوڑ۔ غفلت سے پڑھنے پڑھانیکو کبھی مت چھوڑ۔ دیو یعنی علماء اور والدین وغیرہ کی خدمت کرنے میں غفلت مت کر جیسے عالم کی تعظیم کی جاتی ہے۔ اسی طرح والدین اور اتتھیوں کی خدمت ہمیشہ کیا کر۔ جو بے عیب اور دہرم کے کام ہیں مثلاً راستگوئی وغیرہ ان کو کیا کر۔ انکے خلاف دروغگوئی وغیرہ کبھی مت کر۔ جو نیک افعال یعنی دہرم کے کام ہوں۔ انکو قبول کر اور جو گناہ آلودہ افعال ہوں۔ اُنکو کبھی مت کر۔ ہمارے جو اعلےٰ درجہ کے فاضل اور دہرماتما برہمن ہیں۔ انہیں کے پاس بیٹھ اور انہیں کا اعتبار کیا کر۔ شردھا سے دینا اشردھا سے دینا۔ شوبھا سے دینا شرم کھا کر دینا۔ ڈر سے دینا۔ نیز اقرار کے مطابق بھی دینا چاہئے جب کبھی تجھکو کسی کام یا اخلاق خواہ طریق تعلیم یا عبادت کے متعلق کسی قسم کا شک پیدا ہو۔ تو جو سب میں دور اندیش بے رو رعایت ہوگی۔ خواہ غیر ہوگی۔ نرم طبیعت دہرم کے متلاشی اور دہرماتما آدمی ہوں جیسے وہ دہرم کے راستہ پر چلیں تو بھی چلا کر۔ یہی حکم یعنی فرمان یہی نصیحت یہی وید کا راز اور یہی تعلیم ہے اسیطرح پر برتاؤ رکھنا اور اپنے چالچلن کو سُدھارنا چاہئے۔

वर्जयेन्मधु मांसं च गन्धं माल्यं रसान् स्त्रियः ।
शुक्तानि यानि सर्वाणि प्राणिनां चैव हिंसनम् ॥ १ ॥
अभ्यङ्गमञ्जनं चाक्ष्णोरुपानच्छत्रधारणम् ।
कामं क्रोधं च लोभं च नर्तनं गीतवादनम् ॥ २ ॥
द्यूतं च जनवादं च परिवादं तथाऽनृतम् ।
स्त्रीणां च प्रेक्षणालम्भमुपघातं परस्य च ॥ ३ ॥
एकः शयीत सर्वत्र न रेतः स्कन्दयेत्क्वचित् ।
कामाद्धि स्कन्दयन्रेतो हिनस्ति व्रतमात्मनः ॥ ४ ॥

(मनु० २। १७७-१८०)

منو ۲-۱۸۰

برہمچاری کن باتوں کا پرہیز رکھیں

۴۸- برہمچاری (لڑکا اور لڑکی) شراب۔ گوشت۔ خوشبو۔ بدبو مالا۔ زیور عیش زن و مرد کی باہمی صحبت۔ کھٹائی۔ جانوروں کا مارنا اعضا کی مالش کرنا۔ بلا سبب عضو تناسل کا چھونا۔ آنکھوں میں سرمہ لگانا۔ جوتا پہننا اور چھاتا لگانا۔ شہوت۔ غصہ۔ لالچ۔ عشق۔ خوف۔ حسد۔ غم۔ عداوت۔ ناچنا۔ گانا اور باجا بجانا۔ قمار بازی۔ ہر کسی کا ذکر اذکار۔ مذمت۔ دروغگوئی۔ عورتوں کا دیکھنا اور اُن کا قرب دوسرے کو نقصان پہنچانا وغیرہ بدافعال سے ہمیشہ پرہیز رکھیں۔

ہمیشہ تنہا سوویں۔ ویریہ یعنی منی کا انزال بالکل نہ کریں۔ جو خواہش سے انزال منی کرتا ہے۔ سمجھو کہ اس نے اپنے برہمچریہ کے عہد کو توڑ دیا

वेदमनूच्याचार्योऽन्तेवासिनमनुशास्ति । सत्यं वद । धर्मं चर । स्वाध्यायान्मा प्रमदः । आचार्याय प्रियं धनमाहृत्य प्रजातन्तुं मा व्यवच्छेत्सीः । सत्यान्न प्रमदितव्यम् । धर्मान्न प्रमदितव्यम् । कुशलान्न प्रमदितव्यम् । भूत्यै न प्रमदितव्यम् । स्वाध्यायप्रवचनाभ्यां न प्रमदितव्यम् । देवपितृकार्याभ्यां न प्रमदितव्यम् । मातृदेवो भव । पितृदेवो भव । आचार्यदेवो भव । अतिथिदेवो भव । यान्यनवद्यानि कर्माणि तानि सेवितव्यानि नो इतराणि । यान्यस्माकं सुचरितानि ...

جو ہمیشہ منکسر و نیک مزاج رہتا ہے۔ عالم اور بزرگوں کی خدمت کرتا ہے اس کی عمر، علم، نیک نامی اور طاقت یہ چار چیزیں ہمیشہ بڑھتی ہیں۔ اور جو ایسا نہیں کرتے اُن کی عمر وغیرہ چار چیزیں نہیں بڑھتیں۔ منو ۲-۱۲۱

अहिंसयैव भूतानां कार्यं श्रेयोऽनुशासनम् ।

वाक् चैव मधुरा श्लक्ष्णा प्रयोज्या धर्ममिच्छता ॥

यस्य वाङ्मनसी शुद्धे सम्यग्गुप्ते च सर्वदा ।

स वै सर्वमवाप्नोति वेदान्तोपगतं फलम् ॥ २ ॥

ہر ایک کو نیک نصیحت کرنی چاہئے

۴۵۔ عالموں اور طالب علموں کو واجب ہے کہ عداوت کے خیال کو چھوڑ کر سب کو راہ عافیت کی نصیحت کریں۔ ناصح ہمیشہ شیریں اور مہذب کلام بولیں۔ جو دھرم کی ترقی چاہے وہ ہمیشہ راستی پر چلے اور راستی ہی کی نصیحت کرے۔ منو ۲-۱۰۹۔

جس آدمی کی زبان اور دل پاک اور قابو میں رہتے ہیں۔ ویدوں کی علت غائی یعنی سب ویدوں کے اصل منشا کو وہی پاتا ہے۔ منو ۲-۱۶۰

सम्मानाद् ब्राह्मणो नित्यमुद्विजेत विषादिव ।

अमृतस्येव चाकाङ्क्षेदवमानस्य सर्वदा ॥ मनु० (२।१६२

صاحب علم شہرت کی خواہش نہ رکھیں

۴۶۔ وہی برہمن سب ویدوں اور پرمیشور کو جانتا ہے جو بڑائی سے ہمیشہ بمثل زہر کے ڈرتا ہے اور تحقیر کی خواہش مثل آبحیات کے کیا کرتا ہے۔ منو

अनेन क्रमयोगेन संस्कृतात्मा द्विजः शनैः ।

गुरौ वसन् सञ्चिनुयाद् ब्रह्माधिगमिकं तपः ।

ہمیشہ ویدوں کے معنی سمجھنے میں مشغول رہنا چاہئے

۴۷۔ اسی طرح جینو والے دِوج خواہ برہمچاری لڑکا ہو یا برہمچارنی لڑکی۔ رفتہ رفتہ وید کے معنی سمجھنے کی اعلیٰ ریاضت کو بڑھاتے جاویں

योऽनधीत्य द्विजो वेदमन्यत्र कुरुते श्रमम् ।

स जीवन्नेव शूद्रत्वमाशु गच्छति सान्वयः ॥ म० (२।१६८)

جو وید کو نہ پڑھ کر دیگر کوشش میں رہتا ہے۔ وہ بمعہ اپنے بیٹے اور پوتوں کے جلدی شودر ہو جاتا ہے۔ منو ۲-۱۶۸

من کو وشیوں میں نہیں پھنسانا چاہئے

۴۲- منو ۲-۸۸ من اور آتما کو بُرے کاموں کی طرف کھینچنے والے حواس جو محسوسات میں لگے ہوئے ہوں اُن کے روکنے میں ہر طرح سے کوشش کرے۔ جیسا کہ ہنرمند گاڑیبان گھوڑوں کو قابو میں رکھنے کیلئے کرتا ہے۔ کیونکہ

इन्द्रियाणां प्रसङ्गेन दोषमृच्छत्यसंशयम्।
सन्नियम्य तु तान्येव ततः सिद्धिं नियच्छति॥ मनु० (२।९३)

مطلب جیو آتما حواس کے قابو میں آکر یقیناً بُرے بُرے عیبوں میں مبتلا ہوتا ہے اور جب حواس کو اپنے قابو میں کرتا ہے تبھی کامیابی کو حاصل کرتا ہے۔ منو ۲-۹۳

वेदास्त्यागश्च यज्ञाश्च नियमाश्च तपांसि च।
न विप्रदुष्टभावस्य सिद्धिं गच्छन्ति कर्हिचित्॥

مغلوب الحواس کامیاب نہیں ہوتا

۴۳- جو بدچلن مغلوب الحواس آدمی ہے۔ اس کا وید پڑھنا ترک دُنیا کرنا۔ یگیہ۔ نیم۔ ریاضت اور دیگر اچھے کام کبھی کامیابی کا منہ نہیں دیکھتے منو ۲-۹۷-

वेदोपकरणे चैव स्वाध्याये चैव नैत्यके।
नानुरोधोऽस्त्यनध्याये होममन्त्रेषु चैव हि॥ २॥
नैत्यके नास्त्यनध्यायो ब्रह्मसत्रं हि तत्स्मृतम्।
ब्रह्माहुतिहुतं पुण्यमनध्यायवषट्कृतम्॥ २॥

मनु० [२।१०५।१०६]

نیک کام میں کبھی ناغہ نہ ہو

۴۴- وید کے پڑھنے پڑھانے۔ سندھیوپاسن وغیرہ پانچ مہایگیوں کے کرنے اور ہوم منتروں کے یاد کرنے میں تعطیل جائز نہیں ہے۔ کیونکہ فرائض روزانہ میں تعطیل نہیں ہوتی۔ جیسے سانس پر سانس برابر لیا جاتا ہے۔ بند نہیں کیا جا سکتا۔ ویسے ہی روزانہ فرائض ہر روز ادا کرنے چاہئیں۔ کبھی چھوڑنے نہیں چاہئیں۔ کیونکہ تعطیل میں بھی اگنی ہوتر وغیرہ عمدہ کام کیا جانا باعث ثواب ہوتا ہے۔ جیسے جھوٹ بولنے میں ہمیشہ گناہ اور سچ بولنے میں ہمیشہ ثواب ہوتا ہے۔ ویسے ہی بُرے کام کرنے میں ہمیشہ تعطیل اور اچھے کام کرنے میں ہمیشہ شغل ہی ہونا چاہئے۔ منو ۲-۱۰۵-۱۰۶

[illegible] रोहत्व [illegible] हुतोममान्न।
[illegible] अर्द्धस्ते [illegible] यथो घनम्

[illegible]।१६१

باکل بے پرواہ ہوکر بلاکوشش کے پڑے رہنا قناعت نہیں۔ بلکہ جسقدر کوشش ہوسکے۔ اسقدر کرنا۔ نفع نقصان میں خوشی یا غم نہ کرنا۔ تپ (ریاضت) یعنی باوجود تکلیف برداشت کرنے کے بھی دھرم کے کام کرنا۔ سوادھیائے (مطالعہ کتب بینی) پڑھنا پڑھانا ایشور پرنی دھان (عبادت الٰہی) پرمیشور کی خاص عبادت میں آتما کو لگائے رکھنا۔ یہ پانچ نیم کہلاتے ہیں۔

محض نیموں پر چلنے سے فائدہ نہیں

۳۹۔ یموں کے بغیر محض نیموں کو اختیار نہ کرے۔ بلکہ دونوں پر عمل کیا کرے۔ جو شخص یموں پر عمل کرنا چھوڑ کر محض نیموں پر عمل کرتا ہے وہ ترقی حاصل نہیں کرتا۔ بلکہ تنزل یعنی دنیا میں گرا رہتا ہے۔

कामात्मता न प्रशस्ता न चैवेहास्त्यकामता ।
काम्यो हि वेदाधिगमः कर्मयोगश्च वैदिकः ॥ मनु० अ० २।२

خواہش میں افراط تفریط مناسب نہیں

۴۰۔ مطلب۔ غایت درجہ کی خواہش اور عدم خواہش کسی کیلئے بھی اچھی نہیں۔ کیونکہ اگر خواہش نہ کی جائے۔ تو ویدوں کا گیان اور ویدوں کے فرمودہ نیک افعال وغیرہ کسی سے نہ ہوسکیں (صفحہ ۳-۱۰)

स्वाध्यायेन व्रतैर्होमैस्त्रैविद्येनेज्यया सुतैः
महायज्ञैश्च यज्ञैश्च ब्राह्मीयं क्रियते तनुः ॥ (मनु० अ० २।२८)

برہمن کے اوصاف

۴۱۔ مطلب (۱) تمام علوم کے پڑھنے پڑھانے (۲) برہمچریہ راستگوئی وغیرہ اصول پر عمل کرنے (۳) اگنی ہوتر وغیرہ ہوم۔ راستی کو حاصل اور ناراستی کو ترک کرنے اور سچے علوم کی خیرات دینے (۴) ویدوں کے کرم۔ اُپاسنا اور گیان ودیا کے حاصل کرنے (۵) پکشیشٹی وغیرہ ہوم کرنے (۶) نیک اولاد پیدا کرنے (۷) برہم۔ دیو۔ پتری۔ ایشو دیو اور اتتھیوں کی خدمت جو پانچ مہایگیہ کہلاتے ہیں۔ ان کے کرنے (۸) اگنی شٹوم وغیرہ اور نیز علوم حرفت کاری وغیرہ یگیوں کے عملدرآمد کرنے سے یہ بدن برہمی یعنے برہمن کا جسم بنتا ہے۔ جو وید اور پرمیشور کی عبادت کا مسکن ہے۔ بغیر اتنی باتوں کے برہمن کا جسم نہیں بن سکتا۔ (منو ۲-۲۸)۔

इन्द्रियाणां [illegible] तां विपर्ययेनाय [illegible] ।
[illegible] ततो [illegible] [illegible] ॥

(۸) اتتھیوں (مقدس مہمانوں) کی خدمت کرتے ہوئے پڑھیں پڑھاویں۔
(۹) انسانوں کے متعلق جو کاروبار ہیں۔ ان کو مناسب طور پر کرتے ہوئے پڑھتے پڑھاتے جاویں۔
(۱۰) اولاد اور رعایا کی پرورش کرتے ہوئے پڑھتے پڑھاتے جاویں۔
(۱۱) "ویدیہ" کی حفاظت اور ترقی کرتے ہوئے پڑھتے پڑھاتے جاویں۔
(۱۲) اپنی اولاد و شاگردوں کی پرورش کرتے ہوئے پڑھتے پڑھاتے جاویں۔

यमान् सेवेत सततं न नियमान् केवलान् बुधः ।
यमान्पतत्यकुर्वाणो न नियमान् केवलान् भजन् ॥

دانا آدمی یموں (ترک کرنے کے قابل باتوں) کو ہمیشہ اختیار کرے۔ نہ محض نیموں (اختیار کرنے کے قابل باتوں) کو کیونکہ یموں (ترک کرنے کے قابل باتوں) کو نہ کرتا ہوا گر جاتا ہے (مترجم) منو۴

यम ۳۷۔ یم پانچ ہیں۔

अहिंसासत्यास्तेयब्रह्मचर्यापरिग्रहा यमाः ॥ योग० साधनपादे सू० ३०

یوگ۔ درشن۔ سادھن پاد۔ سوتر ۳۰

ان میں اہنسا۔ ستیہ۔ استیہ۔ برہمچریہ۔ اپری گرہ یم کہلاتے ہیں (مترجم)

معنی (اہنسا) ترک دشمنی (ستیہ) سچ ماننا۔ سچ بولنا۔ اور سچ ہی کرنا (استیہ) یعنی من قول اور فعل سے چوری کا ترک کرنا (برہمچریہ) یعنی عضو تناسل کا ضبط (اپری گرہ) غایت درجہ کی حرص اور خود بینی (غرور) کا ترک کرنا ان پانچ یموں پر ہمیشہ عمل کریں۔

نیم ۳۸۔ نیم پانچ ہیں

शौचसन्तोषतपः स्वाध्यायेश्वरप्रणिधानानि नियमाः ॥ योग०
[साधनपादे सू० ३२]

یوگ درشن سادھن پاد۔ سوتر ۳۲

(شوچ) سنتوش۔ تپ۔ سوادھیائے ایشور پرنی دھان نیم کہلاتے ہیں (مترجم)

(شوچ) (طہارت) یعنی غسل نہانے دھونے سے صفائی رکھنا سنتوش (قناعت)

* لفظ اہنسا کا نام ترک دشمنی اس کے زیادہ تر وسیع معنوں میں آیا ہے۔ رشیوں کا مسدلہ نشا یہ ہے کہ خونریزی یا ایذا رسانی کی نیت یا اس کا خیال تک بھی دل میں نہ آنا چاہئے۔ چونکہ اس درجہ تک بجاؤ بلا ترک دشمنی کے ناممکن ہے۔ اس لئے اہنسا۔ ترک دشمنی کہا گیا ہے ۔

جواب ۔ نہیں اگر پچیس سال تک مرد برہمچریہ کرے ۔ تو سولہ سال تک لڑکی اگر مرد تیس سال تک برہمچاری رہے ۔ تو عورت ۱۷ برس تک اگر مرد چھتیس سال تک رہے تو عورت ۱۸ برس تک اگر مرد چالیس سال تک برہمچریہ کرے تو عورت بیس برس تک اگر مرد ۴۴ سال تک برہمچریہ کرے تو عورت ۲۲ برس تک اگر مرد ۴۸ برس تک برہمچریہ کرے تو عورت ۲۴ برس تک برہمچریہ رکھے یعنی ۴۸ سال سے آگے مرد اور چوبیس سال سے آگے عورت کو برہمچریہ نہ رکھنا چاہیئے لیکن یہ قاعدہ شادی کرنیوالے مرد اور عورتوں کا ہے ۔ اور جو شادی کرنا ہی نہ چاہیں ۔ وہ مرنے تک برہمچاری رہ سکیں تو اچھا ہے مگر یہ کام فاضل اجل غالب الحواس اور بے عیب یوگی عورت اور مرد کا ہے یہ بڑا مشکل کام ہے ۔ کہ کوئی شہوت کی تیزی کو تھام کر حواس کو قابو میں رکھے ۔

ऋतं च स्वाध्यायप्रवचने च । सत्यं च स्वाध्यायप्रवचने
च तपश्च स्वाध्यायप्रवचने च । दमश्च स्वाध्यायप्रवचने
शमश्च स्वाध्यायप्रवचने च । अग्नयश्च स्वाध्यायप्रवचने च ।
अग्निहोत्रं च स्वाध्यायप्रवचने च । अतिथयश्च स्वाध्यायप्रव-
चने च । मानुषं च स्वाध्यायप्रवचने च । प्रजा च स्वाध्याय-
प्रवचने । प्रजनश्च स्वाध्यायप्रवचने च । प्रजातिश्च स्वा-
ध्यायप्रवचने च ।

پڑھنے پڑھانے والوں کو ہدایات

۳۶ - یہ تیتریہ اپنشد پر پاٹھک ہے ۔ [illegible] ہوں ہے پڑھنے پڑھانے والوں کے قواعد یہ ہیں ۔

(۱) درست چلن رکھ کے پڑھیں اور پڑھاویں ۔
(۲) راستی کا چلن رکھ کے سچے علوم کو پڑھیں اور پڑھاویں ۔
(۳) راضت یعنی دھرم کے کام کرتے ہوئے وید وغیرہ شاستروں کو پڑھیں اور پڑھاویں ۔
(۴) حواس بیرونی کو بدچلنیوں سے روک کر پڑھتے پڑھاتے جاویں ۔
(۵) دلی جذبات کو سب قسم کے عیبوں سے ہٹا کر پڑھتے پڑھاتے جاویں ۔
(۶) آہونیہ وغیرہ اگنی اور بجلی وغیرہ کی خاصیتوں کو جان کر پڑھتے پڑھاتے جاویں ۔
(۷) اگنی ہوتر کرتے ہوئے پڑھیں پڑھاویں ۔

चतस्रोऽवस्थाः शरीरस्य वृद्धिर्यौवनं सम्पूर्णता कि-ञ्चित्परिहाणिश्चेति। आषोडशाद्वृद्धिः। आपञ्चविंशतेर्यौवनम्। आचत्वारिंशतः सम्पूर्णता। ततः किञ्चित्परिहाणिश्चेति॥ पञ्चविंशे ततो वर्षे पुमान् नारी तु षोडशे। समत्वागतवीर्यौ तौ जानीयात्कुशलो भिषक्॥

سشرت کے بموجب بدن کی چار حالتیں۔اول بالیدگی

۳۱-یہ سشرت کے سوتر ستھان ۳۵ ادھیائے کا قول ہے اِس جسم کی چار حالتیں ہیں۔ایک وردھی (بالیدگی) جس میں سولہویں برس سے لیکر پچیسویں برس تک تمام دھاتو بڑھتی رہتی ہیں۔

دوم آغاز شباب

۳۲-دوسری یوون (شباب) جو پچیسویں سال سے لیکر چالیسویں کے شروع میں جوانی کا آغاز ہوتا ہے۔

سوم تکمیل شباب

۳۳-تیسرے سمپورنتا (تکمیل) جو پچیسویں سال سے لے کر چالیسویں سال تک تمام دھاتوؤں کی پختگی ہوتی ہے۔

چہارم زوال

۳۴-چوتھی "کنچت پری ہانی" (زوال) جب ہر ایک پہلو سے جسم کی تمام دھاتوئیں پختہ ہو کر تکمیل حاصل کرتی ہیں۔تب بعد اس کے جو ویرج جسم کا وہ بدن میں نہیں رہتی بلکہ خواب اور پسینہ وغیرہ ذریعہ خارج ہو جاتی ہے وہی چالیس سال عمدہ وقت شادی کرنے کا ہے۔بلکہ اڑتالیسویں سال میں سال میں شادی کرنا عمدہ سے عمدہ ہے۔

قوت کب تک برہمچریہ رکھے

۳۵-سوال۔کیا برہمچریہ کا قاعدہ عورت اور مرد دونوں کیلئے مساوی ہے

۱؎ کتاب سشرت کے ایک حصہ کا نام ہے۔ویدک طب کے مطابق۔خون چربی۔گوشت مجی۔ہڈی وغیرہ سات چیزوں کا نام دھاتو ہے نیز اس سے مطابق سولہویں سال میں جسم کی بناوٹ ختم ہوتی ہے۔بناوٹ کے اختتام کے بعد دھاتوؤں میں ترقی شروع ہوتی ہے جو ۲۵ سال کی عمر تک ہوتی رہتی ہے اگر اس اثنا میں نوجوان لوگ سنبھلے نہ رہیں۔تو دھاتوؤں کی ترقی میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ ۲۵ سال کی عمر سے پہلے شادی نہیں کرنی چاہیے پچیسویں سال کے بعد چالیسویں سال تک دھاتو پختہ ہو کر جسم کا جزو بنتا رہتا ہے بشرطیکہ برہمچریہ کی ہدایات کے مطابق عمل کیا جائے۔اور جتنا جتنا کہ ۳۰-۳۱یا ۴۰ سال کی عمر تک شخص ان ہدایات پر عمل کرے اسکے اسقدر قوائے جسمی اور دماغی میں عمدہ ترقی ہوتی ہے (مترجم)

دل نشیں رکھے (اور برہمچریہ کے عہد سے باز رکھنے والوں کو متنبہ کرے) کہ اگر میں پہلی عمر میں ٹھیک ٹھیک برہمچریہ رکھوں گا۔ تو میرا جسم اور آتما مضبوط اور امراض سے بری رہیگا۔ اور میرے پران عمدہ خصلتیں پیدا کرنیوالے ہونگے۔ اے لوگو! تم سُکھ کو اسطرح پھیلاؤ کہ میں برہمچریہ کو نہ گراؤں اور ۲۴ سال کے بعد گرہ آشرم (خانہ داری) کو اختیار کروں۔ کیونکہ اسطرح پر میں فی الواقع امراض سے بچا ہونگا۔ اور میری عمر ۷۰۔ ۸۰ سال کی ہوگی۔

اوسط درجہ کا برہمچریہ

۲۸۔ اوسط درجہ کا برہمچریہ یہ ہے۔ کہ جو آدمی ۴۴ برس تک برہمچاری رہ کر ویدوں کی تعلیم پاتا ہے۔ اس کے پران۔ حواس۔ قوائے باطنی اور آتما سب طاقتور ہوکر بد لوگوں کو رُلانیوالے اور نیکوں کی پرورش کرنیوالے ہوتے ہیں لہٰذا اسلئے ہمیشہ ویدوں کا کلام آچاریہ اور دیگر لوگوں کے حضور میں ہونا چاہئے۔ کہ اگر میں اس اوائل عمر میں جیسا کہ آپ کہتے ہیں۔ ریاضت کرونگا۔ تو میرا یہ اوسط درجہ کا برہمچریہ جس کے پران رُدر (بد لوگوں کو رلانیوالے ہیں۔ پورا ہوگا۔ اے برہمچاری لوگو! تم اس برہمچریہ کو ترقی دو جیسا کہ میں اس برہمچریہ کو تمام ختم کرکے یگیہ روپ (ہمہ تن اوصاف نیک کا مجموعہ) بنتا اور اس آچاریہ کل سے تربیت پاکر بری از امراض ہوتا ہوں۔ نیز اے لوگو! جیسا یہ برہمچاری نیک کام کرتا ہے۔ ویسا تم بھی کرو۔

اعلیٰ درجہ کا برہمچریہ

۲۶۔ اعلیٰ درجہ کا برہمچریہ ۴۸ برس کی ہوتا ہے۔ جیسے ۴۸ حرفوں کا جگتی چھند (بحر موسوم جگتی) ہے۔ ویسے ہی جو آدمی ۴۸ برس تک ٹھیک ٹھیک برہمچریہ رکھتا ہے۔ اسکے پران اس کی مرضی کے تابع ہوکر تمام علوم کو حاصل کراتے ہیں۔

۴۸ سال تک برہمچریہ رکھنے سے ۴۰۰ سال کی عمر

۳۰۔ اتالیق اور ماں باپ بچوں کو پہلی عمر میں علم اور خوبیوں کے حصول کیلئے ریاضت کش بنائیں۔ اور اسطرح کی نصیحتیں کریں کہ تیجے از خود اگھنڈ (لا تنزلزل) برہمچریہ رکھ کر اور تیسرا اعلیٰ درجہ کا برہمچریہ کر کے مکمل یعنی چار سو سال تک) عمر کو بڑھائیں (اور لوگوں[1] کو ترغیب دلائیں کہ) تم بھی اس کو ویسے ہی ترقی دو۔ کیونکہ جو آدمی اس برہمچریہ کو دھارن کرکے اس کو چھوڑتے نہیں ہیں۔ وہ ہر قسم کے امراض سے چھوٹ کر دہرم۔ ارتھ۔ کام اور موکش کو پراپت ہوتے ہیں۔

---

[1] خطوط وحدانی کے الفاظ ناظرین کو عبارت کا مطلب سمجھانے کیلئے ترجمہ میں اسی توضیح کے مطابق ایزاد کئے گئے ہیں جو سوامی جی نے اسی قول کے معنوں میں سنسکار ودہی میں بیان کیا ہے۔ [2] بشرح ایضاً [3] بشرح حاشیہ ملا صفحہ ۴ دہرم۔ ارتھ یعنی دولت [4] کام یعنی خواہش دنیاوی [5] ...

अथ यानि चतुश्चत्वारिंशद्वर्षाणि तन्माध्यन्दिनं सवनं चतुश्चत्वारिंशदक्षरा त्रिष्टुप् त्रैष्टुभं माध्यन्दिनं सवनं तदस्य रुद्रा अन्वायत्ताः प्राणा वाव रुद्रा एते हीदं सर्वं रोदयन्ति ॥ ३ ॥

तं चेदेतस्मिन्वयसि किञ्चिदुपतपेत्स ब्रूयात्प्राणा रुद्रा इदं मे माध्यन्दिनं सवनं यज्ञो विलोप्सीयेत्युद्धैव तत एत्यगदो ह भवति ॥ ४ ॥

अथ यान्यष्टाचत्वारिंशद्वर्षाणि तत्तृतीयसवनमष्टाचत्वारिंशदक्षरा जगती जागतं तृतीयसवनं तदस्यादित्या अन्वायत्ताः प्राणा वावादित्या एते हीदं सर्वमाददते ॥ ५ ॥

तं चेदेतस्मिन्वयसि किञ्चिदुपतपेत्स ब्रूयात् प्राणा आदित्या इदं मे तृतीयसवनमायुरनुसंतनुतेति माहं प्राणानामादित्यानां मध्ये यज्ञो विलोप्सीयेत्युद्धैव तत एत्यगदो हैव भवति ॥

برہمچریہ کی اقسام بموجب چھاندوگیہ اُپنشد

۲۷- یہ چھاندوگیہ اُپنشد پرپاٹھک ۳ کھنڈ ۱۶ کا قول ہے۔ برہمچریہ تین قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) ادنےٰ (۲) متوسط (۳) اعلیٰ۔

۱- ادنےٰ- "پُرش جو پوری" یعنی غذا کے جوہر سے تیار شدہ جسم اور "شین" یعنی جسم میں آرام کرنیوالے جیو آتما کا ایک مجموعہ ہے یہ ایک یگیہ یعنے نہایت ہی مبارک صفتوں کے حاصل کرنے اور سچے کرم کرنیکے قابل ہے۔ اس کو ضروری ہے کہ ۲۴ برس تک غالب الحواس یعنی برہمچاری رہ کر وید وغیرہ علم اور نیک تربیت کو حاصل کرے اور شادی کرکے بھی شہوت پرست نہ ہو۔ اس طور پر اس کے پران قوت پاکر وسو یعنی مبارک اوصاف کو جسم میں بسانیوالے ہوتے ہیں۔ اس لئے پہلی عمر میں تحصیل علم کے لئے اس کو اپنے آپ کو ریاضت میں مصروف کرے اور آچاریہ برہمچاری کو ایسی ہی ہدایت کرے اور برہمچاری بھی

یعنی (۱) برہم یگیہ - جو پڑھنا پڑھانا سندھیا اُپاسن پرمیشور کی اُستتی پرارتھنا اور اُپاسنا کرنا (۲) دیویگیہ جو اگنی ہوتر سے لیکر اشومیدھ تک یگیہ اور عالموں کی صحبت اور خدمت کرنا ہے طالب علمی میں محض یہ دو ہی کرنے پڑتے ہیں - یعنی برہم یگیہ اور اگنی ہوتر -

ब्राह्मणस्त्रयाणां वर्णानामुपनयनं कर्त्तुमर्हति। राजन्यो द्वयस्य वैश्यो वैश्यस्यैवेति। शूद्रमपि कुलगुणसम्पन्नं मन्त्रवर्जमनुपनीतमध्यापयेदित्येके॥

سشرت کا مقولہ کہ کون کس کس ورن کو پڑھائے

۲۵ - یہ سشرت کے سوتر ستھان کے دوسرے ادھیائے کا مقولہ ہے برہمن تینوں ورن یعنی برہمن کھتری اور ویش کا کھتری کھتری اور ویش کا اور ویش صرف ویش ورن کا یگیوپویت کرا کے پڑھا سکتا ہے اور جو خاندانی نیک چلن شودر ہو - تو اس کو منتر سنگھتا چھوڑ کر سب شاستر پڑھائے - اور شودر پڑھے - لیکن اس کا اُپنین نہیں کرنا چاہئے - یہ رائے کئی ایک آچاریوں کی ہے

طالب علمی کی میعاد

۲۶ - بعد ازاں پانچویں یا آٹھویں سال سے لڑکے لڑکوں کے مدرسہ میں اور لڑکیاں لڑکیوں کے مدرسہ میں جاویں اور اصول مندرجہ ذیل کیمطابق پڑھنا شروع کریں

षट्त्रिंशदाब्दिकं चर्यं गुरौ त्रैवेदिकं व्रतम्। तदर्धिकं पादिकं वा ग्रहणान्तिकमेव वा। मनु० (अ० ३।१)

مطلب - آٹھویں سال سے آگے چھتیسویں سال تک یعنی ایک ایک وید کو معہ اس کے انگوں اور اُپانگوں کے پڑھنے میں بارہ بارہ سال ملکر چھتیس اور آٹھ ملکے چوالیس خواہ اٹھارہ سال کا برہمچریہ اور آٹھ سابق ملکر چھبیس یا نو سال یا جب تک پوری تعلیم حاصل نہ کر لیوے تب تک برہمچریہ رکھے۔

पुरुषो वाव यज्ञस्तस्य यानि चतुर्विंशति वर्षाणि तत्प्रातःसवनं चतुर्विंशत्यक्षरा गायत्री गायत्रं प्रातःसवनं तदस्य वसवोऽन्वायत्ताः प्राणा वाव वसव एते हीदं सर्वं वासयन्ति ॥ १ ॥

तं चेदेतस्मिन्वयसि किञ्चिदुपतपेत्स ब्रूयात्प्राणा वसव इदं मे प्रातःसवनं माध्यन्दिनं सवनमनुसन्तनुतेति माहं प्राणानां वसूनां मध्ये यज्ञो विलोप्सीयेत्युद्धैव तत एत्यगदो ह भवति ॥ २ ॥

ہوا کو اندر داخل کر سکے۔ کیونکہ اس میں منتشر کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ یہ صرف آگ ہی کی طاقت ہے۔ کہ اس ہوا اور بدبو دار چیزوں کو منتشر اور ہلکا کرکے باہر نکال دیتی ہے۔ اور صاف ہوا کو اندر داخل کرتی ہے۔

ہون کے وقت منتروں کے پڑھنے کے فوائد

۱۹۔ سوال۔ تو منتر پڑھکر ہون کرنے کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔ منتروں میں وہ ہدایت موجود ہے کہ جس سے ہون کرنے کے فوائد ظاہر ہو جاویں اور بوجہ دہرائے جانے کے منتر حفظ رہیں۔ ویدوں کا پڑھنا پڑھانا اور اُن کی حفاظت بھی ہو۔

ہون نہ کرنے سے پاپ ہوتا ہے

۲۰۔ سوال۔ کیا ہون کرنے کے بغیر پاپ ہوتا ہے؟

جواب۔ ہاں! کیونکہ جس آدمی کے بدن سے جتنی بدبو پیدا ہو کر ہوا اور پانی کو بگاڑتی ہے۔ اور بیماری پیدا کرنے کا باعث ہونے سے جانداروں کو دُکھ پہنچاتی ہے۔ اتنا ہی پاپ اُس آدمی کو ہوتا ہے۔ اِس لئے اس پاپ کو رفع کرنے کی غرض سے ہوا اور پانی میں اُس قدر یا اُس سے زیادہ خوشبو پھیلانی چاہیئے۔

ہون سے کھلانے پلانے کی نسبت زیادہ فائدہ

۲۱۔ کھلانے پلانے سے اُسی ایک کھانے پینے والے فرد خاص کو سکھ ہوتا ہے۔ جتنا گھی اور خوشبو وغیرہ ایک آدمی کھاتا ہے۔ اتنی چیزوں کے ہون سے لاکھوں آدمیوں کو فیض پہنچتا ہے۔ لیکن اگر آدمی گھی وغیرہ عمدہ چیزیں نہ کھاویں۔ تو ان کی جسمانی اور رُوحانی طاقت کی ترقی نہ ہو سکے گی۔ اس واسطے عمدہ اشیا بھی کھلانی پلانی چاہئیں۔ لیکن اِس سے بڑھ کر ہون کرنا واجب ہے۔ اِس لئے ہون کرنا نہایت ضروری ہے۔

ہون کا اندازہ

۲۲۔ سوال۔ ہر ایک آدمی کتنی آہوتی کرے اور ایک ایک آہوتی کا اندازہ کتنا ہے؟

جواب۔ ہر ایک آدمی کو سولہ سولہ آہوتی اور چھ چھ ماشہ گھی وغیرہ ہر ایک آہوتی کا اندازہ کم از کم ہونا چاہیئے۔ اور جو اس سے زیادہ کرے بہت اچھا ہے۔

زمانہ قدیم میں ہون یگیہ کا رواج

۲۳۔ اسی واسطے بڑے بڑے افضل و سرتاج آریہ۔ رشی مہرشی۔ راجہ مہاراجہ بہت سے یگیہ کرتے اور کراتے تھے۔ جب تک ہون کا رواج رہا۔ تب تک آریہ ورت دیش بیماریوں سے محفوظ اور آسائشوں سے بھرپور تھا اب بھی رواج ہو تو ویسا ہی ہو جائے۔

طالب علمی کے وقت محض برہم یگیہ اور اگنی ہوتر کرنا فرض ہے

۲۴۔ یہ وہ پہلے روزانہ یگیہ ہیں۔

ہاتھ دھونے کے واسطے پانی لینا آسان ہے۔ بعد ازاں اس گھی کو اچھی طرح سے دیکھ لیوے اور پھر ان منتروں سے ہوم کرے۔

ओं भूरग्नये प्राणाय स्वाहा । भुवर्वायवेऽपानाय स्वाहा । स्वरादित्याय व्यानाय स्वाहा । भूर्भुवः स्वरग्निवाय्वादित्येभ्यः प्राणापानव्यानेभ्यः स्वाहा ॥

ایسے ایسے اگنی ہوتر کے ہر ایک منتر کو پڑھ کو ایک ایک آہوتی دیوے اور جو زیادہ آہوتی دینی ہوں تو

विश्वानि देव सवितर्दुरितानि परासुव ।

منتر کا ارتھ | اس منتر اور گایتری منتر مذکورہ سے آہوتی دیوے اوم "بھو" اور "پران" وغیرہ سب پرمیشور کے نام ہیں۔ اُن کے معنی بیان کر چکے ہیں۔ "سوواہا" لفظ کے معنے ہیں۔ کہ جیسا گیان آتما میں ہو۔ ویسا ہی زبان سے بولے اُلٹ نہیں۔ جیسا پرمیشور نے سب جانداروں کی راحت کی خاطر اس دُنیا کی نعمتوں کو پیدا کیا ہے۔ ویسے ہی انسان کو بھی دُوسروں کی بہتری کے کام کرنے چاہئیں *

ہَوَن کرنے کے فوائد | ۱۶-سوال- ہَوَن کرنے سے کیا کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب- سب لوگ جانتے ہیں۔ کہ بدبودار ہوا اور پانی سے بیماری۔ بیماری سے جانداروں کو تکلیف۔ اور خوشبودار ہوا اور پانی سے تندرستی اور بیماری کے رفع ہونے سے راحت ہوتی ہے؛

ہَوَن پر اعتراض | ۱۷-سوال- چندن وغیرہ گھِس کر کسی کو لگایا جاوے۔ یا گھی وغیرہ کھانے کو دیویں۔ تو بڑا اُپکار ہو۔ آگ میں ڈال کر بے فائدہ ضائع کرنا عقلمندوں کا کام نہیں۔

جواب- جو تم علم خواص الاشیا جانتے تو کبھی ایسی بات نہ کہتے۔ کیونکہ کوئی جوہر فنا نہیں ہوتا۔ دیکھو جس جگہ ہوم ہوتا ہے وہاں سے دُور جگہ پر بیٹھے آدمی کی ناک کو خوشبو محسوس ہوتی ہے۔ ویسے بدبو بھی۔ اتنے ہی سے سمجھ لو کہ آگ میں ڈالی ہوئی چیز لطیف ہو کر پھیلتی ہے۔ اور ہوا کے ساتھ دُور جا کر بدبو کو رفع کرتی ہے۔

دوسرا اعتراض | ۱۸-سوال- جب ایسا ہی ہے۔ تو کیسر۔ کستوری۔ خوشبودار پھول اور عطر وغیرہ کے گھر رکھنے سے ہوا خوشبودار ہو کر راحت بخش ہو جاوے گی؟

جواب- اس خوشبو میں یہ طاقت نہیں ہے کہ گھر کی گندی ہوا کو باہر نکال کر صفا

لہ ہَوَن کے وقت جو گھی یا سامگری اگنی میں چمچہ کے ذریعہ یا ہاتھ سے ڈالی جاتی ہے۔ اس کو آہوتی کہتے

یہ منوسمرتی کا قول ہے جنگل یا تنہا جگہ میں جاکر قائم مزاجی سے پانی کے نزدیک بیٹھ کر نت کرم (متذکرہ بالا ہدایت کے مطابق) کرنے کے بعد ساوتری یعنی گایتری منتر کو پڑھے اور معنے کو سمجھ کر اس مطابق اپنے چال چلن[1] کو بنا وے۔ لیکن پیدائش سے ایسا کرنا بہت ہی اچھا ہے۔

اگنی ہوتر ۱ ۵ ۱ ۔ دوسرا دیو یگ۔ جو اگنی ہوتر اور عالموں کی صحبت اور خدمت وغیرہ سے ہوتا ہے۔ سندھیا اور اگنی ہوتر صبح و شام دو ہی وقت میں کرے۔ رات اور دن کے ملنے کے دو ہی وقت ہیں۔ تیسرا کوئی نہیں کم از کم ایک گھنٹہ ضرور دھیان کرے جیسے میں یوگی لوگ پرماتما کا تصوّر باندھتے ہیں۔ ویسے ہی سندھیا اپاسن بھی کیا کرے۔ ایسا ہی سورج نکلنے کے بعد اور اس کے چھپنے سے پہلے اگنی ہوتر کرنے کا وقت بھی ہے۔ اُسکے واسطے کسی دھات یا مٹی کی ایک [2]ویدی جو اوپر سے ۱۲ یا ۱۶۔ انگل چوکون ہو اور اتنی ہی گہری اور نیچے تین یا چار انگل اندازہ کی ہو۔ اس نمونہ کی بنا دے یعنی اوپر جتنی چوڑی

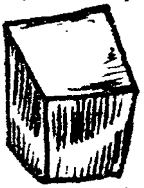

ہو اس کی چوتھائی نیچے چوڑی رہے۔ اس میں چندن [3]پلاش یا آم وغیرہ عمدہ لکڑیوں کے ٹکڑے اسی ویدی کے انداز سے بڑے چھوٹے کر کے رکھے اس کے درمیان میں آگ رکھکر پھر اس پر لکڑیاں رکھدیں۔ ایک پروکھشنی [4]پاتر اس نمونے کا اور تیسرا پرنیتا پاتر اسی نمونہ کا 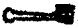 اور ایک آجیہ ستھالی اس نمونہ کی یعنی گھی رکھنے کا برتن اور چمچہ اس نمونہ کا سونے چاندی کا یا لکڑی کا بنوا لینا چاہیئے۔ پرنیتا اور پروکھشنی میں پانی اور گھی کے برتن میں گھی رکھے۔ اور گھی کو گرم کر لیوے۔ پرنیتا پانی رکھنے کے واسطے ہے اور پروکھشنی اس لئے ہے۔ کہ اس سے

[1] چال چلن کا سدھار [2] اگنی ہوتر کے لئے جو گڑھا کھودا جاوے یا برتن بنایا جاوے۔ اس کو ویدی کہتے ہیں۔ نیز ہون کنڈ بھی اس کا نام ہے۔

[3] پلاش اس درخت کا نام ہے جس میں "ٹیسو" کے پھول پیدا ہوتے ہیں۔ ممالک مغربی و شمالی میں اس کو ڈھاک اور پنجاب میں چھچھرا کہتے ہیں [4] پانی کے استعمال کیلئے ایک ایسا برتن ہے جو چمچہ کا کام دیتا ہے جیسا کہ ارگھا [5] اگنی ہوتر کے وقت پانی رکھنے کا کسی قدر عمیق برتن ہے۔ [6] ایک عمیق برتن بطور طشت کے ہے۔

وہاں حسب طاقت دم کو روک دینا۔

چوتھا "باہیا بھینترا کشیپی" یعنی جب دم اندر سے باہر نکلنے لگے۔ تب اس کے برعکس اس کو نہ نکلنے دینے کے لئے باہر سے اندر لیوے اور جب باہر سے اندر آنے لگے۔ تب اندر سے باہر کی طرف دم کو دھکا دے کر روکتا جائے۔

اگر اسی طرح ایک دوسرے کے خلاف عمل کیا جائے۔ تو دونو کی حرکت رک جاتی ہے۔ اور دم اپنے اختیار میں ہو جانے کی وجہ سے من اور حواس بھی اپنے قابو میں ہو جاتے ہیں طاقت اور ہمت بڑھ کر عقل تیز اور لطیف ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ نہایت مشکل اور دقیق مسئلہ کو بہت جلد قبول کر لیتی ہے۔ اس کی بدولت انسان کے جسم میں دیریہ بڑھکر طاقت اور ہمت اور حواس پر غلبہ حاصل ہوگا۔ اور تمام شاستروں کو تھوڑے عرصہ میں سمجھ کر ذوک زباں کر لیگا۔ عورت بھی اسی طرح یوگ کی مشق کرے۔

بچوں کو مزید ہدایت | ۱۳۔ خوراک۔ پوشاک۔ نشست برخاست۔ بول چال چھوٹے بڑے سے مناسب برتاؤ کی ہدایت کرنی چاہیئے۔

سندھیا اُپاسنا جس کو برہم یگ بھی کہتے ہیں۔

سندھیا کرنے کا طریق | ۱۴۔ آچمن ہتھیلی میں اسقدر پانی لیوے کہ وہ پانی حلق سے نیچے ہردے تک پہنچے۔ پانی نہ اس سے کم ہو اور نہ زیادہ پھر ہتھیلی کے کنارے اور اس کی درمیانی جگہ کو ہونٹ سے لگا کر آچمن کرے اس سے حلق کا بلغم اور صفرا کسی قدر دفع ہوتے ہیں۔ بعد ازاں مارجن کرے یعنی درمیانی اور انامکا انگلی کی نوک سے آنکھوں وغیرہ اعضا پر پانی چھڑکے۔ اس سے سستی دور ہوتی ہے۔ اگر سستی اور پانی نہ ہو تو نہ کرے۔ بعد ازاں منتروں کو جپ کرتے ہوئے "پرانا یام" "منسا پر کرمن" اور "اُپستھان" کے بعد پرمیشور کی ستتی پرارتھنا اور اُپاسنا کا طریق سکھلانا چاہیئے۔ بعد ازاں "اگھمرشن" جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ گناہ کرنے کی خواہش کبھی نہ کرے۔

یہ سندھیا اُپاسنا تنہا جگہ میں توجہ کو ایک طرف لگا کر کرنی چاہیئے

... नपसो नैत्यकं विधिमास्थितः । सावित्रीमप्य
धी ... गत्वारण्यं समाहितः ॥ (मनु० अ० २ । १०१)

جلن سے من علم و جفاکشی یعنی سب قسم کی تکلیف بھی برداشت کرکے دھرم پر ہی عمل کرنے سے جیوآتما اور گیان یعنی زمین سے لیکر پرمیشور تک موجودوں کی ماہیت جاننے سے عقل یقیناً پوتر ہو جاتی ہے۔ لہٰذا کھانے سے پہلے ضرور اشنان کرنا چاہئے۔

پرانایام ۱۰۔ دوسرا پرانایام (ضبط دم) ہے اس کا ثبوت۔

योगाङ्गानुष्ठानादशुद्धिक्षये ज्ञानदीप्तिराविवेकख्यातेः ॥ (योग० साधनपादे सू० २८)

یہ یوگ شاستر سادھن پاد کا سوتر ہے جب انسان پرانایام کرتا ہے۔ تو ہر لمحہ ساعت بساعت سلسلہ وار ناپاکی دور اور عرفان کا ظہور ہوتا چلا جاتا ہے۔ جب تک مکتی نہ ہو تب تک آتما میں عرفان برابر بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔

दह्यन्ते ध्मायमानानां धातूनां हि यथा मलाः । तथेन्द्रियाणां दह्यन्ते दोषाः प्राणस्य निग्रहात् ॥ (मनु० अ० ६ । ७२

یہ منوسمرتی ادھیائے ۶ کا ۷۱ شلوک ہے۔ جیسے آگ میں تپانے سے سونا وغیرہ دھاتیں کھوٹ دور ہوکر خالص ہو جاتی ہیں۔ ویسے ہی "پرانایام" کے عمل سے من وغیرہ حواس کے نقص رفع ہو جانے سے وہ پاک صاف ہو جاتے ہیں۔

प्रच्छर्दनविधारणाभ्यां वा प्राणस्य ॥ योग० (समाधिपादे सू० ३४

"پرانایام" کا طریق عمل ۱۱۔ یوگ شاستر سادھن پاد سوتر ۳۴ جیسے سخت زور سے قے ہوکر کھایا پیا باہر نکل جاتا ہے۔ ویسے ہی دم کو زور سے باہر نکالکر حسب طاقت باہر ہی روک دینا چاہئے۔ لیکن جب دم باہر نکالنا ہو۔ تو مُول اِندریہ کو اسوقت تک کھینچ رکھنا چاہئے۔ جب تک کہ دم باہر رہتا ہے۔ اسی طریق سے دم باہر زیادہ ٹھیر سکتا ہے جب گھبراہٹ ہو تب آہستہ آہستہ ہوا کو اندر لے کر پھر بھی جسقدر طاقت اور خواہش ہو۔ ویسے ہی کرتا جائے اور من میں اوم کا جپ کرتا جائے۔ اسطرح عمل کرنے سے آتما اور من کو پاکیزگی اور قیام ہوتا ہے۔

پرانایام کی قسمیں اور اس کا فائدہ ۱۲۔ ایک "باہیہ وشئے" یعنی باہر ہی زیادہ روکنا۔ دوسرا "ابھنتر" یعنی اندر جتنا دم روکا جائے۔ اتنا روکنا۔ تیسرا "ستمبھ ورتی" یعنی یکبارگی جہاں ہو

گایتری منتر کے بامحاورہ معنی

۷۔ اے پرمیشور سچدانند سروپ۔ دائماً پاک علیم۔ غیر مقید۔ غیر پیدا شدہ۔ بے عیب۔ غیر متبدل۔ ضابطۃ القلوب۔ سب کا سہارا۔ مالک۔ کائنات و سب دُنیا کا پیدا کنندہ۔ قدیم۔ سب کی پرورش کرنے والا۔ محیط کل۔ بحر رحمت۔ تجھ پیدا کنندہ اور راحت بخشندہ کو آدم "بھور" "بھوہ" "سوہ" "ودھیم" اور "بھرگو" ناموں سے ہم دل میں جگہ دیویں یا دھیان میں رکھیں۔ اس لئے کہ اے بھگوان! آپ جو پیدا کنندہ اور راحت بخشندہ پرمیشور ہیں۔ ہماری عقلوں کو یہ ہدایت کریں۔ کہ آپ ہی ہمارے معبود حاصل کرنے کے لائق مطلوب حقیقی ہیں۔ آپ کے سوائے کسی دوسرے کو آپ کے برابر اور آپ سے بڑھ کر ہم کبھی تسلیم نہ کریں۔

گایتری منتر کی مزید تشریح

۸۔ اے انسانو! جو سب قادروں میں قادر۔ سچدانند سروپ اور بیحد دائماً پاک علیم مطلق۔ ہمیشہ بالطبع آزاد۔ رحم کا سمندر۔ سچا منصف۔ پیدائش اور موت وغیرہ کی تکلیفوں سے بری۔ صورت و شکل نہ رکھنے والا۔ سب کے دل کی باتوں کو جاننے والا۔ سب کا سہارا۔ پتا۔ پیدا کنندہ۔ اناج وغیرہ سے سب کی پرورش کرنے والا۔ حشمت و جلال والا۔ دُنیا کو بنانے والا۔ پاکیزہ وجود اور حاصل کرنے کے لائق ہے۔ ایسے پرماتما کی پاکیزہ اور علیم مطلق ذات کو ہم دل میں جگہ دیں۔ بدیں غرض کہ وہ پرمیشور جو ہماری آتما اور عقل کو ضبط میں رکھنے والا ہے۔ ہم کو بد اعمال یعنی ادھرم کی راہ سے ہٹا کر نیک اعمال یعنی راہ راست پر چلائے۔ اُس کو چھوڑ کر ہم لوگ دوسری کسی چیز کا خیال نہ کریں۔ کیونکہ نہ تو اس کے کوئی برابر ہے اور نہ اُس سے زیادہ۔ وہی ہمارا پتا۔ راجہ۔ حاکم اور تمام راحتوں کا بخشنے والا ہے۔

اسی طرح گایتری منتر کا اپدیش (تلقین یا ہدایت) کر کے سندھیا اُپاسنا (روزانہ دو دفعہ عبادت) کی جو کارروائی "اشنان" "آچمن" اور "پرانایام" وغیرہ کی ہے وہ سکھلانی چاہیئے۔

شُدھی کا اپدیش

۹۔ اوّل اشنان یعنی غسل اس لئے کیا جاتا ہے کہ اِس سے جسم کے بیرونی حصوں کی صفائی اور تندرستی وغیرہ ہوتی ہے۔

अद्भिर्गात्राणि शुध्यन्ति मनः सत्येन शुध्यति । — منو ادھیائے ۵
विद्यातपोभ्यां भूतात्मा बुद्धिर्ज्ञानेन शुध्यति ॥ — اشلوک نمبر ۱۰۹

یہ منوسمرتی ادھیائے ۵ کا ۱۰۹ اشلوک ہے۔ پانی سے جسم کے بیرونی حصے راستی سے جال

धियो यो नः प्रचोदयात् ॥ (यजु॰ अ॰ ३६ ३)

گایتری منتر کے لفظی معنے ۔ اس منتر میں پہلا لفظ جو ओ३म् ہے اس کے معنی پہلے باب میں کر دیئے ہیں۔ وہاں سے دیکھ لیجئے۔ اب تین "مہا ویاہرتیوں" (اسمائے اعظم) کے معنے مختصراً لکھے جاتے ہیں۔

भूरिति वै प्राणः

प्राणयति चराऽचरं जगत् स भूः स्वयम्भूरीश्वरः ।

"بھو" کے معنے پران ہیں۔ یعنی جو تمام عالم کی زندگی کا سہارا اور پران سے بھی عزیز اور قائم بالذات ہے۔ اس مفہوم سے "بھو" پرمیشور کا نام ہے۔

भुवरित्यपानः यः सर्वं दुःखमपानयति सः ।

"بھوہ" کے معنے اپان ہیں یعنی جو تمام دکھوں سے بری اور جس کے ملنے سے جو سب دکھوں سے چھوٹ جاتے ہیں۔ اس لئے اس پرمیشور کا نام "بھوہ" ہے۔

स्वरिति व्यानः । यो विविधं जगत् व्यानयति व्याप्नोति स स्वः ।

"سوہ" کے معنی ویان ہیں یعنی گوناگوں جگت میں موجود رہ کر سب کو سہارا دے رہا ہے۔ اس لئے اس پرمیشور کا نام "سوہ" ہے۔

یہ تینوں قول تیتریہ آرنیک پرپاٹھک ۷۔ انوواک ۵ کے ہیں۔

सविता सूयतेऽप्युत्पादयति सर्वं जगत् स सविता तस्य ।

सवितुः "سوتو" جو تمام دنیا کا پیدا کنندہ اور تمام نعمتوں کا بخشنے والا ہے۔

देवस्य यो दीव्यति दीव्यते वा स देवः

देवस्य "دیوسیہ" جو تمام راحتوں کا دینے والا اور جس کے ملنے کی آرزو سب کرتے ہیں۔

(वरेण्यम्) اس پرماتما کی جو "وریم" ہے۔ یعنی افضل اور قبول کرنے کے لائق پاک اور پاک کرنے والی ذی شعور ہستی ہے۔

"تت" اسی پرماتما کی ذات کو ہم لوگ धीमहि "دھی مہی" دل میں جگہ دیویں۔ کس غرض کیسے لئے؟ کہ (यः) جو "دیو" پرماتما سب کا پیدا کرنیوالا پرمیشور (नः) "نہ" ہماری (धियः) "دھیہ" عقلوں کو (प्रचोदयात्) "پرچودیات" راہبری کرے۔ یعنی برے کاموں سے چھڑا کر بھلے کاموں میں لگا وے۔

تعلیم و تربیت کرنے کے قابل ہیں۔ دوُج (کھشتری اور ویش) اپنے گھر لڑکوں کا یگیو پویت (رسم جنیو) اور لڑکیوں کا بھی مناسب طریق پر یگیو پویت سنسکار کر کے (جیسا کہ دوسرے باب میں لکھا جا چکا ہے) جداگانہ گورو کل میں بھیجدیں۔

زنانہ تعلیم کے متعلق ضروری امور

۴۔ تعلیم گاہ کسی تنہا جگہ پر ہونی چاہئے۔ لڑکے اور لڑکیوں کے مدرسے ایک دوسرے سے (کم از کم) دو کوس کے فاصلہ پر ہوں۔ جو استاد اور استانیاں اور نوکر چاکر ہوں۔ اُن میں سے لڑکیوں کے مدرسہ میں عورتیں اور لڑکوں کے مدرسہ میں مرد ہونے چاہئیں۔ زنانہ مدرسہ میں پانچ برس کا لڑکا اور مردانہ میں پانچ برس کی لڑکی بھی نہ جانے پائے یعنی جب تک کہ برہمچاری (طالب علم) اور برہمچارنی (طالب علم) رہیں تب تک عورت و مرد کا دوچار ہونا یا چھونا۔ تنہائی کی گفتگو۔ عشقیہ باتیں باہمی کھیل کود۔ شہوانی خیالات وصحبت۔ اِن آٹھ قسم کی جذبہ انگیز حرکتوں سے الگ رہیں۔ اور استاد اُنکو ان باتوں سے بچائیں۔ تاکہ اعلیٰ تعلیم و تربیت عمدہ و نیک خصلت اور جسمانی و روحانی طاقت پاکر ہمیشہ راحت بڑھا سکیں۔ مدرسوں سے چار کوس کے فاصلہ پر گاؤں یا شہر رہنے چاہئیں سب کو یکساں پوشاک کھانا پینا اور بستر دئے جائیں۔ خواہ شہزادے شہزادیاں ہوں یا غریب زادے سب کو جفاکش ہونا چاہئے۔ ماں باپ اپنی اولاد سے اور بچے اپنے ماں باپ سے نہ مل سکیں اور نہ باہمی کسی قسم کی خط و کتابت کر سکیں۔ تاکہ دنیاوی فکروں سے الگ رہ کر محض ترقی علم کا فکر رکھیں جب سیر کو جائیں۔ اُستاد ساتھ رہیں۔ تاکہ کسی قسم کی بدعنوانی نہ کر سکیں اور نہ سستی یا غفلت کریں۔

कन्यानां सम्प्रदानं च कुमाराणां च रक्षणम् । मनु०

(अ० ७ श्लोक० १५२)

سرکاری اور برادری کی طرف سے لازمی تعلیم

۵۔ اس کا منشا یہ ہے کہ سرکار اور برادری کا یہ قانون ہونا چاہئے کہ پانچ یا آٹھ برس سے زیادہ عمر کے لڑکے لڑکیوں کو گھر میں نہ رکھ سکے۔ مدرسہ میں ضرور داخل کرا دے۔ اگر کوئی نہ بھیجے۔ تو سزا کے قابل سمجھا جائے اوّل لڑکوں کا یگیو پویت گھر میں ہو۔ دوم مدرسہ میں یعنی گورو کل میں ہو۔ ماں باپ یا معلم اپنے لڑکے لڑکیوں کو بامعنی گایتری منتر سکھا دیں۔ وہ منتر یہ ہے

[illegible] वरेण्यं भर्गो देवस्य धीमहि

تیسرا باب

تعلیم

تعلیم کی فضیلت

۱- اب تیسرے باب میں پڑھنے پڑھانے کا طریق لکھا جاتا ہے ÷ بچوں کو اعلیٰ تعلیم و تربیت اور عمدہ اوصاف و افعال و عادات کا زیور پہنانا- ماں باپ اُستاد اور رشتہ داروں کا فرضِ اوّل ہے- سونے- چاندی- مانک موتی اور مونگے وغیرہ کے جڑاؤ گہنے پہننے سے انسان کی رُوح کو کوئی خوبصورتی حاصل نہیں ہوتی- کیونکہ زیور پہننے سے جسمانی غرور- جذباتِ نفسانی کی غلامی اور چور وغیرہ کا خوف حتیٰ کہ موت تک کا اندیشہ رہتا ہے- یہ عام طور پر دیکھا جاتا ہے- کہ زیورات کی وجہ سے بچے وغیرہ بدمعاشوں کے ہاتھ سے رور مارے جاتے ہیں ÷

विद्याविलासमनसो धृतशीलशिक्षाः, सत्यव्रता रहितमान- मलापहाराः। संसारदुःखदलनेन सुभूषिता ये, धन्या नराः विहितपरोपकाराः॥

کون لوگ دُنیا میں مبارک ہیں؟

۲- جن کا دِل علمی شغل میں لگا رہتا ہے- جو نیک اور متحمل مزاج و راست گوئی وغیرہ عمدہ اصولوں کے پابند اور غرور اور ناپاکی سے الگ رہ کر دوسروں کی ناپاکی دُور کرنیوالے ہیں اور راستی کی ہدایت علم کی خیرات سے دنیاداروں کی تکلیفات دور کرنے میں لگے رہتے ہیں- اور ویدوں کے مطابق افعال سے دوسروں کی بھلائی کرتے رہتے ہیں- ایسے لوگوں (مرد و عورت) کا وجود مبارک ہے ÷

بچوں کا گورو کل پر ورش

۳- اسلئے آٹھ سال کی عمر میں لڑکوں کو لڑکوں کے اور لڑکیوں کو لڑکیوں کے مدرسہ میں بھیجیں- جو اُستاد یا اُستانیاں بدچلن ہوں- اُن سے تعلیم نہ دلائیں کیونکہ جو کامل ودوان (فاضل) اور دھرماتما (نیک شعار) ہوں- وُہی

غیر معلوم گہرے پانی دار جگہ میں داخل ہوکر غسل نہ کریں +

दृष्टिपूतं न्यसेत्पादं, वस्त्रपूतं जलं पिबेत्। شلوک ۴۶-۶

सत्यपूतां वदेद्वाचं मनः पूतं समाचरेत्॥ मनु० (अ० ६।४६)

چلنا بولنا وغیرہ

۲۸-(معنی) نیچے نظر رکھ کر نشیب فراز کو دیکھ کر چلے۔ کپڑے سے چھان کر پانی پیئے۔ کلام کو راستی سے صاف کرکے بولے۔ من سے غور کرکے عملدرآمد کرے +

माता शत्रुः पिता वैरी येन बालो न पाठितः।

न शोभते सभामध्ये हंसमध्ये बको यथा॥

चाणक्यनीति अध्या० २। श्लो० ११

اولاد کو عالم وغیرہ بنانا والدین کا فرض اول ہے

۲۹- یہ چانکیہ نیتی میں کسی شاعر کا قول ہے (معنی) وہ ماں باپ اپنی اولاد کے پکے دشمن ہیں۔ جنہوں نے تحصیل علم میں نہ لگایا۔ وہ فاضلوں کی مجلس میں ایسے ذلیل اور بدنما ہیں۔ جیسے کہ ہنسوں کے درمیان بگلہ +

ماں باپ کا اعلیٰ فرض۔ پرم دھرم اور نیک نامی کا کام یہی ہے۔ کہ اپنی اولاد کو تن من سے عالم۔ دھرم پر چلنے والا۔ مہذب اور اعلیٰ تربیت والا بنادیں +

بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق یہ تھوڑا سا لکھا ہے۔ اتنے ہی سے دانا لوگ بہت کچھ سمجھ لینگے +

شُستہ زبان سے مزیّن ستیارتھ پرکاش مصنف سوامی دیانند سرسوتی جی کا دُوسرا باب بچوں کی تربیت کے بارہ میں ختم ہُوا +

ہو۔ اور جہاں سے کہ کوئی دوسرا نہ اُٹھا سکے۔ دُشمنی کسی سے نہ کرے۔ مستعد ہو کر خوبیوں کے حاصل کرنے اور عیبوں کے چھوڑنے میں مصروف رہے نیکوں سے ملے اور بدوں سے بچے اپنے ماں باپ اور اُستاد کی خدمت تن من اور دھن سے اور عمدہ اشیاء وغیرہ سے عین دلی عقیدت کے ساتھ کرے +

यान्यस्माकं सुचरितानि तानि त्वयोपास्यानि नो इतराणि ॥

तैत्ति० (प्रपा० ७ । अनु० ११)

والدین اور اُستاد اولاد اور شاگردوں میں اپنے نقص نہ جانے دیں۔

۲۲۔ یہ بھی تریہ براہمن پرپاٹھک ۷۔ انوواک ۱۱ کا قول ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ماں باپ اور استاد اپنی اولاد اور شاگردوں کو ہمیشہ سچی ہدایت کریں اور یہ بھی کہیں کہ جو جو ہمارے نیک عمل ہیں۔ ان کو ہی قبول کرو۔ اور جو خراب عمل ہوں ان کو چھوڑ دیا کرو۔ یا جو صحیح معلومات سمجھیں۔ وہی بتائیں اور سمجھائیں +

والدین اور اتالیق کی فرمانبرداری

۲۳۔ بچے کسی پاکھنڈی۔ بدچلن آدمی کا یقین نہ کریں اور جس جس نیک عمل کیلئے ماں باپ اور اتالیق حکم دیں۔ اُس کی خاطر خواہ تعمیل کریں +

معلم ان وید منتروں وغیرہ کا مطلب سمجھا دیں جو بچوں نے حفظ یاد کر رکھے ہوں

۲۴۔ ماں باپ نے جو دھرم ودیا اور نیک چلنی کے متعلق شلوک نگھنٹو۔ نروکت۔ اشٹادھیائی یا دیگر سوتر اور وید منتر حفظ کرائے ہوں۔ انکا مطلب دوبارہ طالب علموں پر ظاہر کر دیا جائے۔

پرمیشور کی اُپاسنا

۲۵۔ پرمیشور (کے اوصاف) کی تشریح جیسے کہ پہلے باب میں کیگئی ہے ویسے ہی مان کر اُس کی عبادت کیا کریں +

شراب اور گوشت کا استعمال نہ کریں

۲۶۔ جس طور پر کہ صحت۔ علم اور طاقت میسر ہو سکے اسی طور پر خوراک اور پوشش اور برتاؤ کو اختیار کریں۔ اور اختیار کرا دیں یعنی جتنی بھوک ہو اس سے کچھ کم بھوجن کریں۔ شراب گوشت وغیرہ کے استعمال سے پرہیز کریں +

نہ معلوم گہرے پانی میں نہ نہائیں

۲۷۔ غیر معلوم گہرے پانی میں پاؤں نہ ڈالیں۔ کیونکہ آبی جانور یا کسی شے سے ایذا پہنچ سکتی ہے۔ نیز تیراک نہ ہو۔ تو ڈوب بھی سکتا ہے +

یہ منو کا قول ہے :- **"नाविज्ञाते जलाशय"**

وہ گویا اپنی اولاد اور شاگردوں کو اپنے ہاتھ سے آبِ حیات پلا رہے ہیں! اور جو اولاد یا شاگردوں سے لاڈ کرتے ہیں۔ وُہ (گویا) اپنی اولاد کو اور شاگردوں کو زہر پلا کر تباہ و برباد کر رہے ہیں۔ کیونکہ لاڈ کرنے سے اولاد اور شاگرد بگڑ جاتے ہیں۔ اور تنبیہ سے خوبیاں حاصل کرتے ہیں۔ اولاد اور شاگردوں کو بھی چاہئیے۔ کہ تنبیہ سے خوش اور لاڈ سے ہمیشہ ناخوش رہا کریں۔ لیکن ماں باپ اور اُستاد کسی کد و کاوش سے سزا نہ دیں۔ بلکہ ظاہری طور پر دھمکا دیں۔ اور دل سے شفقت ہی رکھیں ÷

نیک چلنی وغیرہ کی بھی تربیت کرنی چاہئیے

۲۱۔ جیسے دیگر امور کی تربیت دیں ویسے ہی چوری۔ زناکاری۔ سُستی غفلت۔ منشی اشیا۔ دروغگوئی۔ ایذا رسانی۔ ظلم۔ حسد۔ کینہ۔ محبت کی بے اعتدالی وغیرہ خرابیوں کے چھوڑنے اور نیک چلن بننے کی ہدایت بھی کرتے رہیں۔ کیونکہ جس آدمی نے کسی کے سامنے ایک بار بھی چوری۔ زناکاری یا دروغگوئی وغیرہ فعل کئے اُسکی عزت اُس کے سامنے عمر بھر نہیں ہوتی۔ جس قدر نقصان وعدہ خلاف آدمی کو پہنچتا ہے۔ اس قدر کسی اور کو نہیں پہنچتا۔ اسلئے جس کے ساتھ جو وعدہ کریں۔ اُس کیساتھ اس کا ایفا کرنا بھی ضروری ہے۔ جیسے کسی نے کسی سے کہا۔ کہ میں تم کو فلاں وقت میں ملونگا۔ یا تم مجھ سے فلاں وقت پر ملنا۔ یا فلاں چیز فلاں وقت میں تم کو میں دونگا۔ اس کو ویسے ہی پورا کرے۔ نہیں تو اُس کا اعتبار کوئی بھی نہ کریگا۔ اس لئے ہمیشہ سچ بولنا اور سچا وعدہ سب کو کرنا چاہئیے ÷

کسی کو غرور نہ کرنا چاہئیے۔ چھل فریب یا ناشکرگزاری سے جبکہ انسان کی خود اپنی ہی طبیعت تکلیف پاتی ہے۔ تو اس سے دوسروں کی تکلیف کا کیا کہنا ہے چھل اور کپٹ اس کو کہتے ہیں کہ ظاہر میں کچھ اور دل میں کچھ اور رکھ کر دوسرے کو فریب دیا جائے۔ اس کے نقصان کا خیال نہ کرکے اپنی مطلب براری کی جائے ÷

"کرتگھنتا" (ناشکرگذاری) یہ ہے۔ کہ کسی کے کئے ہوئے اچھے سلوک کو نہ مانا جائے غصہ وغیرہ سخت کلامی کو چھوڑ کر سنجیدہ اور شیریں کلام بولے۔ بہت بکواس نہ کرے جتنا بولنا چاہیے اُس سے کم و بیش نہ بولے۔ بزرگوں کا ادب کرے۔ جب وہ سامنے آئیں اُٹھ کر اور اُن کے پاس جاکر اُن کو تعظیم دے اور اعلیٰ جگہ پر بٹھلائے اول خود "نمستے" کرے۔ اُن کے سامنے اعلیٰ مسند پر خود نہ بیٹھے۔ مجلس میں ایسی جگہ بیٹھے جہاں پر وہ بیٹھنے کے لائق

ہے۔ اسکی صحت، عقل۔ طاقت اور ہمّت ترقی پاکر اس کی راحت کا باعث ہوتی ہیں ویریہ کی حفاظت کرنیکا طریقہ یہ ہے۔ کہ عیاشی کی کہانیوں۔ عیاشوں کی صحبت سے گندے خیالات کو دل میں جگہ دینے سے۔ کسی عورت کو دیکھنے سے کسی عورت کیساتھ تنہا بیٹھنے سے اس سے بات چیت کرنے سے اُسکے ساتھ چھُونے وغیرہ کی حرکات سے باز رہ کر برہمچاری لوگ۔ نیک تربیت اور علمی کمال حاصل کریں۔ جس کے جسم میں ویریہ نہیں ہوتا۔ وُہ مخنّث۔ پرلے درجے کا منحوس۔ مرض پرمیہ میں مُبتلا۔ کمزور بے رعب۔ بے عقل اور بے ہمّت ہُوا کرتا ہے اور حوصلہ اور ثابت قدمی اور طاقت اور توانائی سے بے بہرہ ہونے کے باعث تباہ ہوجاتا ہے۔ اگر تم نیک تربیت تحصیل علم اور ویریہ کی حفاظت کرنے سے اس موقعہ پر چوک جاؤگے۔ تو دوبارہ اس زندگی میں تم کو یہ بے بہا وقت نہیں مل سکیگا۔ پس جب تک ہم خانہ داری کے کاموں کو انجام دینے والے زندہ ہیں۔ تب تک تم کو تحصیل علم کرنا اور جسمانی طاقت بڑھانا چاہیئے ٭

اسی قسم کی دیگر ہدایتیں بھی ماں باپ کرتے رہیں۔ اِسی غرض سے "ماتری مان پتری مان" الفاظ مذکورہ بالا قول میں درج ہیں ٭

پہلے ماں اور پھر باپ بچہ کی تربیّت کرے

۱۸۔ بچوں کی پیدائش سے لے کر پانچویں برس تک ماں اور چھٹے برس سے آٹھویں تک باپ تربیت کرے ٭

اولاد کا گوروکل بھیجنا

۱۹۔ نویں برس کے شروع میں دوج (براہمن کشتری ویش) اپنی اولاد کا اُپنین (رسم زنار بندی) کرکے آچاریہ کُل میں جہاں اُستاد پورے عالم اور اتالیقہ کاملہ اور فاضلہ تعلیم و تربیت کرنے والی ہوں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کو بھیج دیں۔ شودر وغیرہ ورن اُپنین کئے بغیر ہی تحصیل علم کیلئے گوروکل میں بھیجدیں (چونکہ شودروں میں اُپنین کی رسم نہیں ہوتی۔ اسلئے یہ رسم گوروکل میں جاکر ادا ہوسکتی ہے۔ (مترجم)

اولاد اور شاگردوں کو سزا

۲۰۔ اُنہی لوگوں کی اولاد عالم۔ مہذب اور تربیّت یافتہ ہوتی ہے۔ جو کہ تعلیم کے معاملات میں اولاد کیساتھ لاڈ کبھی نہیں کرتے۔ بلکہ تنبیہ ہی کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ویاکرن مہابھاشیہ کا مقولہ ہے کہ

सामृतैः पाणिभिघ्नन्ति गुरवो न विषोक्षितैः लालनाश्रयिणो दोषास्ताडनाश्रयिणो गुणाः ॥

[अ० ८।१।८]

(معنی) جو ماں باپ اور اتالیق اولاد او شاگردوں کو تنبیہ کرتے ہیں ٭

اِس موقعہ پر کارروائی یہ ہونی چاہیئے کہ جب اُن کے جب پاٹھ سے کچھ نہ ہو۔ تو دُگنے تگنے روپے ان شریروں سے لے لئے جائیں اور بچ جانے پر بھی لے لئے جائیں کیونکہ جس طور پر نجومیوں نے کہا ہے کہ "اِس کے کرم (اعمال) اور پرمیشور کے قانون کو توڑنے کی طاقت کسی کو نہیں" ویسے ہی گرہستی بھی کہے۔ کہ یہ اپنے کرم (اعمال) اور پرمیشور کے قانون سے بچا ہے۔ تمہاری کوشش سے نہیں۔

لالچی گورو

۱۴۔ گرو وغیرہ جو پُن دان کرا کر آپ لے لیتے ہیں۔ اُن کو بھی وہی دینا چاہیئے۔ جو نجومیوں کو دیا تھا۔

شیتلا منتر۔ تنتر۔ وغیرہ کی تردید

۱۵۔ اب رہ گئی شیتلا اور منتر تنتر جنتر وغیرہ یہ بھی ایسے ہی مکاروں کے فریب ہیں۔ کوئی کہتا ہے۔ کہ "اگر ہم منتر پڑھ کر ڈورا یا جنتر بنا دیویں تو ہمارے دیوتا اور پیر اس منتر جنتر کے طفیل اس کو کوئی تکلیف نہیں ہونے دیتے۔" ان کو بھی وہی جواب دینا مناسب ہے کہ کیا تم موت پرمیشور کے قانون اور کرم پھل (نتیجۂ اعمال) سے بھی بچا سکو گے؟ تمہارے ایسا کرنے پر بھی کتنے ہی لڑکے مرجاتے ہیں۔ نیز تمہارے اپنے گھر میں بھی مرجاتے ہیں۔ اور کیا تم خود مرنے سے بچ سکو گے؟ اِس وقت وہ کچھ بھی نہیں کہہ سکتے اور وہ شریر جان لیتے ہیں۔ کہ یہاں ہماری دال نہیں گلیگی۔ اس لئے اِن سب جھوٹی کارروائیوں کو چھوڑ کر دھرم پر چلنے والے۔ ملک کے فیض رساں۔ بغیر چھل بل کے سب کو علم بخشنے والے نیک عالموں کی مہربانیوں کا معاوضہ دینا چاہیئے۔ یعنی جیسا کہ وہ خلق اللہ کا بھلا کرتے ہیں۔ اس کام کو کبھی نہ چھوڑنا چاہیئے۔

رسائن۔ مارن۔ موہن اچاٹن۔ بسی کرن

۱۶۔ جتنی لیلا۔ رسائن[1]۔ مارن[2]۔ موہن اچاٹن۔ بشی کرن وغیرہ کی ہے۔ اس کو بھی غایت درجہ کی بیہودگی ہی سمجھنا چاہیئے۔ نیز بچپن سے ہی سمجھا کر ایسی باتوں کا نادرست ہونا۔ بچوں کے ذہن نشین کردیں۔ تاکہ اولاد توہمات کے جال میں پھنس کر دُکھ نہ اُٹھاوے۔

ویریہ رکھشا

۱۷۔ ساتھ ہی ان کے دل پر نقش کردینا چاہیئے۔ کہ ویریہ کی حفاظت میں سکھ اور اُسکے برباد کرنے میں دُکھ ہوتا ہے۔ مثلاً دیکھئے۔ جسکے جسم میں ویریہ محفوظ رہتا

[1] رسائن۔ سے کیمیا گری یعنی لوہے۔ تانبے سے چاندی سونا وغیرہ بنانا مراد ہے۔ [2] مارن مار ڈالنا۔ موہن دامِ محبت میں اسیر کرنا اور اچاٹن دل برداشتہ کرنا۔ بشی کرن۔ قابو میں کرلینا۔

کیونکہ جب اولاد پیدا ہوتی ہے تب سب کو خوشی ہوتی ہے۔ لیکن وُہ خوشی تب تک رہتی ہے۔ جب تک جنم پتر بن کر تیار نہ ہو اور گرہوں کا پھل (ثمرہ) نہ سُنیں ❊

جب پروہت جنم پتر بنانے کو کہتا ہے تب بچے کے ماں باپ پروہت سے کہتے ہیں "مہاراج! بہت اچھا جنم پتر بنائیے"۔ اگر آدمی دولتمند ہو۔ تو بہت سے لال پیلے خطوں سے رنگا ہُوا اور غریب ہو تو معمولی طور سے جنم پتر بنا کر نجومی سُنانے کو لے آتا ہے۔ تب اس کے ماں باپ جوتشی[1] جی کے سامنے بیٹھ کر کہتے ہیں "اِس کا جنم پتر تو اچھا ہے؟" جوتشی کہتا ہے جیسا ہے سُنائے دیتا ہوں"۔ اس کے جنم گرہ[2] بہت اچھے اور متر[3] گرہ بھی بہت اچھے ہیں۔ جن کا پھل یہ ہوگا۔ کہ دولت اور عزت پائیگا۔ کسی مجلس میں جا کر بیٹھیگا تب سب پر اس کا رعب داب پڑیگا۔ تندرست رہیگا اور راج دربار سے عزت پائیگا ❊

اِس قسم کی باتیں سُنکر ماں باپ بولتے ہیں "واہ! واہ جوتشی جی آپ بہت اچھے ہیں"۔ نجومی صاحب سمجھتے ہیں۔ کہ ان باتوں سے مطلب براری نہیں ہوتی۔ تب کہتے ہیں۔ کہ یہ گرہ تو بہت اچھے ہیں۔ لیکن فلاں گرہ کرُور (سخت) ہیں یعنی فلاں فلاں گرہ کے ملاپ سے آٹھویں برس میں اس کی موت ہونی لکھی ہے۔ اسکو سُنکر ماں باپ بیٹے کی پیدائش کی خوشی کو چھوڑ کر غم کے سمندر میں ڈوب کر نجومی صاحب سے کہتے ہیں کہ مہاراج جی! اب ہم کیا کریں۔ تب جوتشی جی کہتے ہیں تدبیر کرو۔ گرہستی کہتا ہے کیا تدبیر کریں۔ جوتشی جی تشریح کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ "ایسا ایسا دان کرو۔ گرہ کے منتر کا جاپ[4] کراؤ۔ اور ہمیشہ براہمنوں کو بھوجن کراؤ گے۔ تو اغلب ہے۔ کہ نوگرہوں[5] کے آفات دُور ہو جائیں" اغلب اسلئے کہا۔ کہ اگر مر جائیگا تو کہیں گے۔ کہ ہم کیا کریں۔ پرمیشور سے کوئی بڑا نہیں ہے۔ ہم نے بہت سی کوشش کی اور تم نے کرائی۔ اسکے کرم ہی ایسے تھے اور جو بچ جائے تو کہتے ہیں۔ کہ دیکھو ہمارے منتر دیوتا اور براہمنوں کی کیسی شکتی ہے تمہارے لڑکے کو بچا دیا ❊

[1] نجومی پنڈت کو جوتشی کہتے ہیں ❊

[2] سورج چاند وغیرہ ستارے بالک کی پیدائش کے وقت جن جن مقامات پر ہوں۔ ان کو جنم گرہ کہتے ہیں (جنم بمعنی پیدائش۔ گرہ بمعنی گھر) [3] متر یعنی رفیق و گرہ بمعنی گھر ❊

[4] جاپ بمعنی ورد [5] جوتشیوں کی اصطلاح میں سیارگان کے نو مقامات مخصوص ہیں جن کو اُردو کے محاورہ میں نو بُرج کہتے ہیں۔ سنسکرت میں ان کا نام نوگرہ رکھا گیا ہے ❊

ڈھول تالی لیکر اُسکے سامنے گاتے بجاتے ہیں اور ان میں سے ایک پاکھنڈی پاگل بن ناچ کُود کر کہتا ہے "میں اِسکی جان ہی لے لونگا" تب وہ اندھے اس بھنگی چمار وغیرہ۔ نیچ کے پاؤں پڑ کر کہتے ہیں۔ آپ جو چاہیں لیجیے۔ مگر اسکو بچائیے۔ تب وہ دغاباز بولتا ہے "میں ہنومان ہوں" لاؤ پکی مٹھائی۔ تیل۔ سیندور۔ سوامن[۱] کا روٹ اور لال لنگوٹ" "میں دیوی یا بھیرو ہوں" لاؤ پانچ بوتل شراب۔ بیس مُرغی۔ پانچ بکرے مٹھائی اور کپڑے" جب وہ کہتے ہیں کہ "جو چاہو سو لو" تب وہ پاگل بہت ناچنے کُودنے لگتا ہے۔ لیکن اگر کوئی دانشمند اُنکی خدمت پانچ جُوتے۔ ڈنڈے۔ طمانچے اور لاتیں مارنے سے کرے۔ تو اُسکے ہنومان۔ دیوی اور بھیرو جھٹ خوش ہوکر بھاگ جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ اُن کا صرف دولت وغیرہ ٹھگنے اور اپنی غرض پُورا کرنے کے لئے فریب ہی ہوتا ہے۔

جھوٹے نجومیوں کا جاہلوں کو ٹھگنا اور ڈرانا۔

۱۳۔ جب (وہ) کسی گرہ گرست۔ گرہ مجسم۔ غائشی نجومی کے پاس جا کر کہتے ہیں کہ اے مہاراج! اسکو کیا ہے؟ تب وُہ کہتا ہے کہ اس پر سُورج وغیرہ سخت گرہ چڑھے ہُوئے ہیں جو تم اُن کے دفع کرنے کیلئے پاٹھ پُوجا خیرات کراؤ تو اسکو آرام ہو جائے نہیں تو بہت دُکھ میں مبتلا ہو کر مر بھی جائے تو عجب نہیں +

جواب۔ کہئے نجومی صاحب! جیسے یہ زمین بیجان ہے۔ ویسے ہی سُورج وغیرہ گرہ ہیں وُہ تپش اور روشنی وغیرہ کے علاوہ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ کیا ذی شعور ہیں جو خفا ہو کر تکلیف اور خوش ہو کر راحت دے سکتے ہیں؟

سوال۔ کیا دنیا میں جو راجا رعیت سُکھی دُکھی ہو رہے ہیں۔ یہ گرہوں کا پھل نہیں ہے؟

جواب۔ نہیں یہ سب اچھے بُرے کرموں کا پھل ہے۔

سوال۔ تو کیا جوتش شاستر (علم ہیئت) جھُوٹا ہے؟

جواب۔ نہیں۔ اس میں جو علم ہندسہ۔ جبر مقابلہ (اقلیدس) اور علم ریاضی ہے۔ وُہ تمام صحیح ہے۔ لیکن جو پھل (ثمرہ) کی کارستانی ہے۔ وہ سب جھُوٹی ہے۔

سوال۔ کیا یہ جو جنم پتر ہے۔ وہ فضول ہے؟

جواب۔ ہاں وہ جنم پتر نہیں۔ بلکہ اس کا نام "شوک پتر" (ماتمی کاغذ) رکھنا چاہئے۔

---

[۱] سوامن کی بہت بڑی خستہ روٹی ہے۔ اس کو بصیغہ مذکر روٹ بولتے ہیں (مترجم)

بھوت پریت وغیرہ کی تردید

۱۲- برہما سے لیکر آج تک عالم لوگ ایسا ہی مانتے آئے ہیں۔ لیکن جس کا دل مشکوک، صحبت بُری اور دل پر بُرے اثرات ہوں اسکو ذریعہ بدگمانی بھوت۔ پریت۔ شاکنی۔ ڈاکنی وغیرہ بیشمار وہموں کی شکل میں تکلیف دیتے ہیں۔ دیکھو جب کوئی شخص مرتا ہے۔ تب اُسکی رُوح بُرے بھلے کرموں کے مطابق پرمیشور کے انتظام سے رنج و راحت کا پھل بھوگنے کے لئے دوسرا جسم اختیار کرتی ہے ٭

کیا پرمیشور کے اس لازوال انتظام کو کوئی توڑ سکتا ہے؟ جاہل لوگ طبابت اور طبیعات کے پڑھنے سُننے اور سوچنے سے بے بہرہ ہونیکے باعث سرسام بخار وغیرہ جسمانی عارضوں اور پاگل پن وغیرہ دماغی مرضوں کا نام بھوت پریت رکھتے ہیں ٭

لوگ دوائی کا استعمال اور پرہیز وغیرہ مناسب کارروائی نہ کرکے مکاروں یا پاکھنڈیوں پرلے درجے کے جاہلوں۔ بدچلن۔ خودغرض بھنگی چمار شودر ملیچھ وغیرہ کے بھی معتقد ہوکر طرح طرح کے مکروفریب اور عیاریوں میں مبتلا ہوتے۔ جُوٹھ کھاتے۔ ڈورا۔ دھاگا وغیرہ جھوٹے منتر جنتر باندھتے بندھواتے پھرتے ہیں۔ اپنی دولت کو برباد اور اولاد وغیرہ کی بُری حالت کرتے ہیں اور امراض کو بڑھا کر دُکھ بھوگتے پھرتے ہیں ٭

جب آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے اُن بدعقل اور بدشعار خودغرضوں کے پاس جاکر پوچھتے ہیں۔ کہ مہاراج! اِس لڑکے لڑکی۔ مرد یا عورت کو نہ جانے کیا ہوگیا ہے؟ تب وہ بولتے ہیں۔ کہ اس کے جسم میں ایک بڑا بھوت۔ پریت۔ بھیرو شیتلا وغیرہ دیوی آگئی ہے۔ جب تک اس کی تدبیر نہ کروگے۔ نہ چھوڑیں گے۔ حتیٰ کہ جان بھی لے لینگے۔ جو تم ملیدہ یا اتنی بھینٹ دو۔ تو ہم منتر جپ پرشچرن[۱] سے جھاڑ کر اس کو نکالدینگے۔ تب وہ بے عقل اور ان کے رشتہ دار بولتے ہیں۔ کہ مہاراج چاہے ہمارا سب کچھ لگ جائے۔ لیکن ان کو اچھا کردیجئے۔ تب تو اُن کی بن پڑتی ہے۔ وہ شریر کہتے ہیں۔ "اچھا لاؤ اتنا سامان۔ اتنی دکشنا۔ دیوتا کا نذرانہ اور گرہ دان[۲] کراؤ" نیز جھانجھ۔ مردنگ

---

[۱] کسی قسم کے افسون منتر جاپ وغیرہ پر جو کارروائیاں آج کل کی جاتی ہیں۔ اُن کو لوگ پرشچرن کہتے ہیں ٭

[۲]- فی زمانہ منحوس سیارگان کے اثر نحوست دور کرنے کے نام سے جو مختلف اشخاص کو کچھ نقد و جنس وغیرہ دینا مروج ہے۔ اس کو گرہ دان کہتے ہیں ٭

علیحدہ سنائی دیں جب بچہ کچھ بولنے اور سمجھنے لگے۔ تو ماں شیریں کلامی اور بڑے چھوٹے بزرگ۔ ماں باپ۔ راجا اور عالموں وغیرہ سے گفتگو کرنے کے طریق اور برتاؤ کی اور اُن کے پاس بیٹھنے اُٹھنے وغیرہ کے ڈھنگ کی بھی تعلیم دے۔ تاکہ بچہ سے کسی جگہ کبھی نامناسب حرکت نہ ہو اور ہر جگہ اُس کی عزت ہوا کرے +

ایسی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ کہ جس سے اولاد کے دل میں حواس کو قابو رکھنے علم سے محبت کرنے اور نیک صحبت میں رہنے کا شوق پیدا ہو جائے۔ فضول کھیل۔ رونے ہنسنے۔ لڑائی۔ خوشی اور کسی چیز میں حد سے زیادہ محبت نیز حسد اور عداوت وغیرہ سے باز رہیں۔ چونکہ عضوِ تناسل کے چھونے اور ملنے سے ویریہ کی بربادی ہوتی ہے۔ عضو ناکارہ ہو جاتا ہے اور ہاتھ میں بد بو آ جاتی ہے اسلئے نہ چھوئے ہمیشہ راستگوئی شجاعت استقلال اور خندہ پیشانی رہنے کی عادت وغیرہ اوصاف جسطرح ہو سکے۔ حاصل کرائیں +

تعلیم ۱۰۔ جب لڑکا یا لڑکی پانچ برس کی ہو۔ تب دیوناگری اور غیر ممالک کی زبانوں کے حروف کی بھی مشق کرائیں۔ بعد ازاں وہ منتر۔ شلوک سوتر۔ نظم۔ نثر بمعہ معنوں کے جن سے اعلیٰ اخلاق علم۔ دھرم اور پرمیشور کے متعلق ہدایات اور ماں باپ اُستاد فاضل واعظ راجا۔ رعیت۔ اہل خاندان بھائی۔ بہن اور خدمت گار وغیرہ سے سلوک کرنے کے طریق کی تعلیم ملتی ہے۔ حفظ کرا دیں۔ تاکہ اولاد کسی بدچلن کے بہکانے میں نہ آئے۔ علیٰ ہذا القیاس۔ جو جو باتیں علم اور دھرم کے برخلاف وہموں میں پھنسانیوالی ہیں۔ اُن کی بابت بھی خبردار کریں۔ تاکہ بھوت پریت وغیرہ فرضی باتوں پر یقین نہ لائیں +

गुरोः प्रेतस्य शिष्यस्तु पितृमेधं समाचरन् ।

प्रेतहारैः समं तत्र दशरात्रेण शुध्यति ॥

پریت اور بھوت کی تعریف ۱۱۔ جب اُستاد مرے۔ تب لاش (جس کا نام پریت ہے) کو جلانے والا طالب علم پریت ہاروں یعنی لاش کو اُٹھانے والوں کے ساتھ دسویں[1] دن شدھ ہوتا ہے (منو ۵ - ۶۵) جب لاش جل چکے۔ تب اس کا نام بھوت یعنی گذرا ہوا ہوتا ہے۔ مثلاً کہا جاتا ہے۔ کہ فلاں نام کا شخص تھا۔ اب گذر گیا ہے۔ جو لوگ پیدا ہو کر زمانہ حال میں رہیں وہ زمانۂ گذشتہ میں داخل ہیں۔ اور اسی لئے وہ بھوت یعنی گذرے ہوئے کہلاتے ہیں +

[1] یہ بات پورانک گپ ہے اور یہ شلوک صرف موجودہ منوسمرتی کی رُو سے پریت کے بارے میں حق کھانیکو لکھا ہے ؛

جہاں کی ہوا صاف ہو۔ جہاں دایہ گائے بکری وغیرہ کا دودھ نہ مل سکے وہاں جیسا مناسب سمجھیں ویسا عمل کریں۔ چونکہ بچّہ کا جسم زچّہ کے جسم کے اجزا سے بنا ہوتا ہے جسکی وجہ سے عورت بچّہ جننے کے وقت کمزور ہو جاتی ہے۔ اس لئے زچّہ دودھ نہ پلائے۔ دودھ روکنے کے لئے پستان کے منہ پر ایسی دوا لگائیں۔ جس سے دودھ نکلنا بند ہو جائے۔ اس طریق پر عمل کرنے سے دوسرے مہینے میں عورت دوبارہ جوان ہو جاتی ہے ÷

ان قواعد پر عمل کرنے سے عمدہ اولاد پیدا ہوگی

۸۔ اس اثنا میں مرد مجرد رہ کر ویریہ کو ضبط رکھے۔ جو عورت مرد اس طریقہ پر عمل کرینگے۔ اُن کی اولاد عمدہ ہوگی۔ اور اُنکی عمر دراز اور طاقت و توانائی کی ترقی ہوتی رہیگی۔ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ کُل نسل عمدہ۔ طاقتور۔ باہمت دراز عمر اور دھرم پر چلنے والی ہوگی۔ عورت یونی سنکوچ[1] اور شودھن کرے اور مرد ویریہ کو ضبط رکھے۔ پھر اولاد جتنی ہوگی۔ سب افضل ہی ہوگی ÷

ماں بچوں کو تربیت کرے۔ اور وہ طریق گفتگو وغیرہ سکھائے

۹۔ بچّوں کو ماں ہمیشہ اعلیٰ تربیت کرے۔ جس سے بچے مہذب ہوں اور کسی عضو سے مذموم حرکت نہ کرنے پائیں۔ جب بچّہ بولنے لگے۔ تب اسکی ماں ایسی تدبیریں کرے جس سے بچّہ کی زبان نرم ہو۔ اور وہ صاف صاف بول سکے۔ جس حرف کا جو ستھان (مخرج) اور پرتین[2] ہو (اس کا خیال رکھے) جیسے پ (प) کا ستھان ہونٹ اور سپرشٹ[3] پرتین ہے۔ دونو ہونٹ ملا کر بولنا[4] ہرسو۔ دیرگھ پلت حرف کا ٹھیک ٹھیک بولنا سکھائے تاکہ لہجہ شیریں اور وقار ہو۔ اور حروف اعراب[5] کلمے جملے۔ اور وقفے[6] بولتے وقت علیحدہ

---

[1] یونی یعنی رحم سنکوچ یعنی سُکڑنا اور شودھن بمعنی صاف ہونے کے ہیں جمل کیوقت رحم میں بچّہ ہونیکی وجہ سے وہ پھول جاتا ہے۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو عورت کی صحتیابی کا عمدہ نشان یہ گنا جاتا ہے کہ رحم سے غلاظت نکلتی رہے اور رحم سُکڑتے سکڑتے اپنی اصلی حالت پر آجائے طبیب اور رشتہ داروں کو سب سے زیادہ خبرداری اسی بات کی کرنی چاہیئے۔ کہ رحم کی صفائی اور اصلی جگہ پر آنا بند نہ ہو۔ ورنہ عورت کی جان کا اندیشہ ہوتا ہے۔ (مترجم) ÷

[2] (مترجم) حروف کے بولنے میں جو زبان وغیرہ کی مناسب حرکت کی جاتی ہے۔ اس کو پرتین کہتے ہیں ÷

[3] سپرشٹ کہتے ہیں چھُونے کو چونکہ حرف پ (प) کے بولنے میں دونو لب باہم ملتے ہیں۔ اس لئے اس کے بولنے کی ترکیب کو سپرشٹ کہتے ہیں

[4] अ (ا) وغیرہ حروف تین طرح سے بولے جاتے ہیں۔ ہرسو۔ دیرگھ اور پلت۔ اڑی کے ایک وقت چلنے میں جتنا وقت لگے۔ اتنے عرصہ میں ہرسو بولا جاتا ہے اس سے دُگنے عرصہ میں دیرگھ۔ تگنے میں پلت بولا جاتا ہے ÷

[5] اعراب سنسکرت میں جو علامات کہ زیر پیش زبر وغیرہ کا کام دیتی ہیں۔ ان کو ماترا کہتے ہیں ÷

[6] کلام یا جملوں کے اختتام کو وقفہ کہتے ہیں ÷

دن سے لے کر سولہویں دن تک ان بارہ دنوں میں سے گیارہویں اور تیرھویں رات کو چھوڑ کر باقی دس راتوں میں عمل متعلقہ حمل درست ہے ؏

حیض کے نمودار ہونے کے دن سے سولھویں رات کے بعد ہمبستری نہیں کرنی چاہئے اور جب تک کہ دوبارہ وقت معیّنہ ہمبستری کا جیسا کہ بیان کیا گیا ہے نہ آ جائے۔ تب تک نیز حمل ٹھیر جانے کے بعد ایک برس تک صحبت نہ کریں۔ جب دونو کی جسمانی صحت ٹھیک ہو دل خوش ہو۔ اور کسی قسم کا غم نہ ہو (تب صحبت کریں) ؏

خوراک حسب ہدایت علم طب کھادیں اور خوش رہیں

۴۔ جس طرح چرک اور سشرت میں خوراک اور لباس کا بیان اور منو سمرتی میں مرد و عورت کے خوش و خرّم رہنے کا طریق لکھا ہے۔ اس کے مطابق عمل کریں ؏

حاملہ ہونے کے بعد مزید احتیاط

۵۔ حمل ٹھیر جانے کے بعد عورت کو بہت احتیاط سے خوراک و پوشاک کا استعمال کرنا چاہئے۔ بعد وضع حمل ایک برس تک مرد سے عورت ہمبستر نہ ہو اور جب تک اولاد پیدا نہ ہو۔ عورت۔ عقل۔ طاقت۔ خوبصورتی۔ صحت ہمت۔ طمانیت وغیرہ اوصاف بڑھانیوالی اشیا ہی استعمال کرتی رہے ؏

بچّہ کے پیدا ہونے پر کیا کیا کرنا چاہئے۔

۶۔ جب بچّہ پیدا ہو تب اُسے اچھے خوشبودار پانی سے نہلانا اور نال کاٹنا اور اس کے بعد خوشبودار گھی وغیرہ کا ہوم اور زچہ کے غسل اور خوراک کا مناسب انتظام کرنا چاہئے تاکہ بچّہ اور زچّہ کا جسم آہستہ آہستہ صحت و طاقت حاصل کرتا رہے[1] ؏

بچّے کے دودھ پلانے کے متعلق ہدایات

۷۔ بچّہ کی ماں یا دایہ خوراک ایسی کھائے۔ جس سے کہ دودھ میں بھی عمدہ خاصیتیں پیدا ہو جائیں ؏

زچّہ کا دودھ چھ دن تک بچّہ کو پلانا چاہئے۔ بعد ازاں دایہ پلایا کرے لیکن دایہ کو بچّہ کے ماں باپ عمدہ اشیا کھلاتے پلاتے رہیں۔ اگر کوئی مفلس ہو اور دایہ نہ رکھ سکے۔ تو وہ گائے یا بکری کے دُودھ میں ایسی ادویات جو عقل ہمت صحت بڑھانیوالی ہوں۔ صاف پانی میں بھگو کر جوش دینے کے بعد چھان کر اور دُودھ میں ہموزن ملا کر بچّہ کو پلائے ؏

پیدائش کے بعد بچّہ یا اسکی ماں کو کسی دوسری جگہ میں جہاں کی ہوا پاکیزہ ہو رکھیں وہاں خوشبودار اور خوشنما اشیا بھی رکھیں۔ اور ایسے مقام کی سیر کرانا مناسب ہے کہ

[1] بالک کے پیدا ہونیکے وقت جات کرم سنسکار ہوتا ہے۔ اُس میں ہوّن وغیرہ وید وکت کرتے ہیں اُن کا مفصل بیان سنسکار ودہی میں لکھا ہے ؏

دُوسرا باب

اَولاد کی تربیّت

मातृमान् पितृमानाचार्यवान् पुरुषो वेद

انسان عالم کس طرح ہوسکتا ہے

۱- یہ شت پتھ برہمن کا مقولہ ہے (اس کا مطلب یہ ہے) کہ جب تین کامل ادیب (تعلیم دینے والے) یعنی ایک ماں۔ دوسرا باپ تیسرا اُستاد مُیسّر ہوں۔ تبھی انسان ذی علم ہو سکتا ہے۔ مبارک ہے وہ خاندان! اور خوش نصیب ہے وہ اولاد جس کے سرپرد دھرم پر چلنے والے اور عالم ماں باپ ہوں۔ ماں سے جس قدر ہدایت اور فیض اولاد کو پہنچتے ہیں۔ اُس قدر کسی اور سے نہیں۔ کیونکہ ماں اولاد سے جس قدر محبت کرتی ہے۔ اور اُن کی جس قدر بہبودی کرنا چاہتی ہے۔ اُتنا کوئی اور نہیں کرسکتا۔ اسلئے "ماتری مان" وہ شخص ہے جس کی ماں قابل تعریف اور دھرم پر چلنے والی ہو۔ مبارک ہے۔ وہ ماں جو روزِ حمل سے لے کر جب تک کہ پوری تعلیم نہ ہو جائے۔ اولاد کو نیک سیرتی کی ہدایت کرے +

ماں باپ کو خوراک کے متعلق ہدایت

۲- ماں اور باپ کو ازبس لازم ہے۔ کہ حمل سے پہلے نیز اس کے دوران میں اور اُسکے بعد بھی نشیلی اشیا یعنی شراب اور بدبودار خشک اور مضر عقل چیزوں کو ترک کریں۔ گھی دُودھ میٹھا۔ اور خورد و نوش کی دیگر چیزیں۔ جو طمانیّت صحت۔ طاقت عقل۔ ہمت۔ نیک سیرتی اور شائستگی کو بڑھانے والی ہوں۔ اُن کا استعمال کرتے رہیں۔ تاکہ رجس[1] اور ویریہ[2] جملہ خرابیوں سے پاک ہو کر نہایت عمدہ اوصاف والا ہو +

رتوگمن کا قاعدہ

۳- جیسے رتوگمن[3] کا قاعدہ ہے یعنی حیض کے نمودار ہونیکے پانچویں

---

[1] رجس عورت کے مادۂ تولید کو کہتے ہیں [2] ویریہ مرد کے مادۂ تولید کو کہتے ہیں +
[3] اوقات امکان حمل پر صحبت کرنے کو رتوگمن کہتے ہیں (نرائن کشن مترجم) +

یہ سوتر دیا کرن مہا بھاشیہ سے لیا گیا ہے۔ اس جگہ لفظ "اتھ" سے آغاز ہونیکے معنے سمجھے جاتے ہیں۔ "अथातो धर्मजिज्ञासा" یہ پوروَ میمانسا کا پہلا سوتر ہے اس جگہ لفظ "اتھ" مابعد کے معنے میں آیا ہے یعنی وید کے پڑھنے کے بعد۔ वेदाध्ययनानन्तरम्

"अथातो धर्मं व्याख्यास्यामः" یہ ویشیشک درشن کا پہلا سوتر ہے۔ اور بیان کرنے دھرم کے دھرم کی مفصل تشریح لکھی جاتی ہے अथ योगानुशासनम् یہ یوگ شاستر کا پہلا سوتر ہے۔ اس جگہ بھی "اتھ" یعنی آغاز ہونیکے آتا ہے۔

"अथ त्रिविधदुःखात्यन्तनिवृत्तिरत्यन्तपुरुषार्थः"

یہ سانکھیہ درشن کا پہلا سوتر ہے۔ دُنیوی محسوسات کو بھوگنے کے بعد تین قسم کے دُکھوں کو غایت درجہ دُور کرنے کے واسطے کوشش کرنی چاہیئے۔

अथातो ब्रह्मजिज्ञासा " یہ ویدانت درشن کا پہلا سوتر ہے۔

" ओमित्येतदक्षरमिदं सर्वं " یہ چھاندوگیہ اُپنشد کا پہلا سوتر ہے۔

तस्योपव्याख्यानम् " یہ مانڈوکیہ اُپنشد کے آغاز کا فقرہ ہے۔ یہ سب ان کتابوں کے آغاز کے فقرے ہیں۔

اسی طرح دوسرے رشی مُنیوں کی کتابوں کے آغاز میں لفظ "اوم" اور "اتھ" لکھا ہے۔ جیسے "अग्न इद्, अग्न आ, ये त्रिषप्ताः परियन्ति" "اگنی" "اِٹ" "اگنی" "یے تری سپتا" الفاظ چاروں ویدوں کے شروع میں لکھے ہیں۔ "شری گنیشایہ نمہ" وغیرہ عبارت کسی جگہ نہیں پائی جاتی۔ اور ویدک لوگ جو وید کے شروع لفظ "سری اوم" لکھتے اور پڑھتے ہیں۔ یہ بات اُنہوں نے پورانک اور تانترک لوگوں کی جھوٹی بناوٹ سے سیکھی ہے۔ وید وغیرہ شاستروں کے آغاز میں "سری" شبد کہیں نہیں۔ اسواسطے کتاب کے شروع میں لفظ "اوم" یا "اتھ" ہی لکھنا مناسب ہے۔

یہ تھوڑا سا مضمون ایشور کے متعلق لکھا گیا ہے۔ اس کے آگے تعلیم و تربیت کا مضمون لکھا جائیگا۔

شری مید سوامی دیانند سرسوتی کی شُستہ عبارت سے آراستہ تصنیف ستیارتھ پرکاش کا پہلا باب دربیان اسمائے الٰہی ختم ہوا

کریگا۔ تو اس کتاب کے آغاز درمیان اور اختتام کے بیچ میں جو کچھ لکھا ہوگا۔ وہ منگل ہی ہوگا چنانچہ سانکھیہ درشن ادھیائے ۵ کا پہلا سوتر ہے کہ مङ्गलाचरणं शिष्टाचारात् फलदर्शनात् श्रुतितश्चेति" جو پرمیشور کی منصفانہ بلا رعایت سچی اور ویدوں میں لکھی ہوئی ہدایت ہے۔ اس پر ہر وقت اور ہر جگہ عمل کرنیکو منگل آچرن کہتے ہیں۔ کتاب کے آغاز سے لیکر انجام تک بیچ بیچ لکھنا ہی منگلاچرن ہے۔ نہ یہ کہ ایک جگہ پر منگل ہو اور دوسری جگہ پر امنگل لکھا جاوے۔ "یانیانودیانی کرمانی" "यान्यनवद्यानि कर्माणि तानि सेवितव्यानि नो इतराणि" بزرگ رشیوں کی تحریروں کا ملاحظہ کیجئے یہ قول تیتریہ اپنشد پرپاٹھک ۷ انوواک ۱۱ کا ہے۔

> ۷۔ ست شاستروں میں اوم یا اتھ سے آغاز

اے بچو! جو مذمت سے خالی یعنی دھرم کے کام ہیں۔ وہی تم کو کرنے چاہئیں۔ ادھرم کے کام ہرگز نہیں۔ اس لئے جو مورخین کی کتابوں میں۔

"श्री गणेशाय नमः"	شری گنیش کو نمسکار
"सीतारामाभ्यां नमः"	سیتارام کو نمسکار
"राधाकृष्णाभ्यां नमः"	رادھا کشن کو نمسکار
"श्री गुरुचरण भ्यां नमः"	شری گورو کے چرن کو نمسکار
"हनुमते नमः"	ہنومان کو نمسکار
"दुर्गायै नमः"	درگا کو نمسکار
"बटुकाय नमः"	بٹک کو نمسکار
"भैरवाय नमः"	بھیرو کو نمسکار
"शिवाय नमः"	شو کو نمسکار
"सरस्वत्यै नमः"	سرسوتی کو نمسکار
"नारायणाय नमः"	نارائن کو نمسکار

ایسی ایسی تحریریں دیکھنے میں آتی ہیں۔ ان کو عقلمند لوگ وید اور شاستروں کے خلاف ہونے کی وجہ سے غلط ہی سمجھتے ہیں۔ کیونکہ وید اور رشیوں کی کتابوں میں کسی جگہ اس قسم کا منگلاچرن دیکھنے میں نہیں آتا۔ البتہ رشیوں کی کتابوں میں لفظ "اوم" اور "اتھ" دیکھنے میں آتے ہیں۔ دیکھئے "अथ शब्दानुशासनम्" अथेत्ययं

۹۸-پریہ — प्रीञ तर्पणे कान्तौ च مصدر ”پری“ (بمعنی سیری (خواہش) سے لفظ پریہ بنتا ہے - جو سیری بخشے اور پیارا لگے - وہ پریہ ہے - چونکہ وہ تمام دھرماتماؤں اور مکتی کی خواہش کرنیوالوں اور نیک آدمیوں کو خوشی بخشتا ہے - اور سب کے واسطے قابل محبت ہے - اس لئے اُس پرمیشور کا نام ”پریہ“ ہے ٭

۹۹-سویمبھو — भू सत्तायाम् مصدر ”بھو“ (بمعنی) ہونا کے ماقبل لفظ سویم کے لگانے سے لفظ سویمبھو مشتق ہوتا ہے - وہ ”سویمبھو“ ایشور ہے - یعنی چونکہ وہ آپ سے آپ ہی ہے - کسی نے اُس کو پیدا نہیں کیا - اس لئے اس پرماتما کا نام ”سویمبھو“ ہے ٭

۱۰۰-کوی — कु शब्दे مصدر ”کو“ (بمعنی آواز) سے لفظ ”کوی“ بنتا ہے - جو تمام علوم کی ہدایت کرتا ہے - وہ ایشور ”کوی“ ہے - چونکہ وہ ویدوں کے ذریعہ تمام علموں کی ہدایت کرنیوالا اور جاننے والا ہے - اس لئے پرمیشور کا نام ”کوی“ ہے ٭

دیکھو لفظ نمبر ۱۱ شو — शिवु कल्याणे مصدر شِو بمعنی عافیت سے لفظ ”شو“ بنتا ہے - اِس مقولہ ” बहुलमेतन्निदर्शनम् “ سے لفظ ”شو“ مصدر مانا گیا ہے - چونکہ عین عافیت اور عافیت بخشنے والا ہے - اسلئے پرمیشور کا نام ”شو“ ہے ٭

علاوہ سونام مذکورہ بالا کے اور بھی بے شمار نام پرمیشور کے ہیں — ۵ - پرمیشور کے سو نام اُوپر لکھے گئے ہیں - ان کے علاوہ اور بھی پرماتما کے بیشمار نام ہیں - کیونکہ جس طرح پرمیشور کی صفات فعل اور خاصیتیں بیشمار ہیں - اسی طرح اسکے نام بھی بے انتہا ہیں - اُن میں سے ہر ایک صفت فعل اور فطرت کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ نام ہے - پس میں نے جو نام لکھے ہیں - وہ سمندر کے مقابلہ میں ایک بوند کی مانند ہیں - کیونکہ وید وغیرہ شاستروں میں پرماتما کے صفات فعل اور فطرت (خاصہ طبعی) بیشمار بیان کئے گئے ہیں - انکے پڑھنے پڑھانے سے واقفیت ہو سکتی ہے اور دوسری اشیا کا علم بھی انہیں لوگوں کو پُورا پُورا ہو سکتا ہے جو وید وغیرہ شاستروں کو پڑھتے ہیں ٭

منگلاچرن شروع کتاب میں نہ ہونے کی وجہ — ۶ - سوال - جس طرح دوسرے مصنف لوگ شروع درمیان اور خاتمہ پر منگل آچرن (حمد و ثنا) لکھتے ہیں - آپ نے نہ کچھ لکھا ہے - اور نہ کچھ کیا ہے ؟

جواب - ہم کو ایسا کرنا واجب نہیں - کیونکہ اگر کوئی آغاز درمیان اور اختتام پر منگل

ہے جو جاننے یا جانا جاوے - وہ "منو" ہے - چونکہ وہ "منو" یعنی بالطبع علیم اور جاننے کے لائق ہے - اس لئے اس پرمیشور کا نام "منو" ہے ❊

۹۱ - پُرش | पॄ पालनपूरणयोः : مصدر "پری" بمعنی پرورش و بھرپور رہنا سے لفظ "پُرش" بنتا ہے - ہر جگہ موجود ہونے کی وجہ سے جو متحرک و غیر متحرک دنیا میں بھرپور ہو کر پرورش کر رہا ہے وہ "پُرش" ہے - چونکہ وہ دنیا میں بھرپور ہو رہا ہے اس لئے اس پرمیشور کو پُرش کہتے ہیں ❊

۹۲ - وشوبھر | डुभृञ् धारणपोषणयोः : مصدر "بھری" (بمعنی قیام و پرورش کے) ماقبل لفظ "وشو" لگا دینے سے "وشوبھر" مشتق ہوتا ہے - جو دنیا کو قائم رکھتا ہے اور پرورش کرتا ہے - وہ "جگدیشور" "وشوبھر" ہے چونکہ وہ دنیا کو قائم رکھنے والا اور پرورش کرنے والا ہے اسلئے پرمیشور کا نام "وشوبھر" ہے ❊

۹۳ - کال | कल संख्याने مصدر "کل" (بمعنی گنتی) سے لفظ "کال" بنتا ہے جو تمام وجودوں کو شمار کرتا ہے - وہ "کال" ہے - چونکہ وہ دنیا کے تمام جیووں اور اشیاء کا شمار کرتا ہے - اس لئے اس پرمیشور کا نام "کال" ہے ❊

۹۴ - شیش | शिष्लृ विशेषणे اس دھاتو سے لفظ "شیش" بنتا ہے جو باقی رہے - اس کو شیش کہتے ہیں - چونکہ وہ پیدائش اور فنا سے باقی ہے یعنی بچ رہتا ہے - اس لئے پرماتما کا نام "شیش" ہے ❊

۹۵ - آپت | आप्लृ व्याप्तौ مصدر "آپ" بمعنی محیط ہونے سے لفظ "آپت" بنتا ہے جو تمام دھرماتماؤں کو ملتا ہے یا تمام دھرماتماؤں سے حاصل کیا جاتا ہے - اور فریب وغیرہ سے آزاد ہے - وہ "آپت" کہلاتا ہے - چونکہ سچی ہدایت کرنیوالا اور علیم کل ہے - اور تمام دھرماتماؤں کو ملتا ہے اور دھرماتماؤں کیلئے حاصل کرنے کے لائق ہے - اور دغا فریب سے آزاد ہے - اس لئے اس پرماتما کا نام "آپت" ہے ❊

۹۶ - شنکر | (डुकृञ् करणे) مصدر "کری" (بمعنی کرنا) کے ماقبل لفظ "شم" کے لگانے سے لفظ "شنکر" مشتق ہوتا ہے - جو "شم" یعنی سُکھ کا دینے والا ہو - وہ "شنکر" ہے - چونکہ وہ "کامیابی" یعنی "سُکھ" کا دینے والا ہے - اس لئے اُس پرمیشور کا نام "شنکر" ہے ❊

۹۷ - مہادیو | لفظ دیو کے ماقبل لفظ "مہت" کے لگانے سے لفظ "مہادیو" بنتا ہے چونکہ مہان (بزرگ) دیووں کا "دیو" یعنی عالموں کا بھی عالم اور سورج وغیرہ کا روشن کرنیوالا ہے - اس لئے اس پرماتما کا نام "مہادیو" ہے ❊

وکلفت جس قدر جیو کے گُن ہیں۔ ان سب سے جدا ہے اسلئے پرماتما کا نام "نرگن" ہے۔
اس میں "अशब्दमस्पर्शमरूपमव्ययम्" وغیرہ اُپنشدوں کا پرمان ہے۔
یعنی وہ آواز جسم اور صورت وغیرہ صفات سے آزاد ہے اسلئے وہ "نرگن" کہلاتا ہے۔

۸۶ سگن | جس میں گُن ہوں۔ وہ "سگن" ہے۔ چونکہ کامل علم۔ کامل راحت۔ پاکیزگی۔ بیحد طاقت وغیرہ صفتیں رکھتا ہے اسلئے پرمیشور کا نام "سگن" ہے جسطرح خاک۔ بُو وغیرہ صفات رکھنے سے "سگن" اور خواہش وغیرہ صفات کے نہ رکھنے سے "نرگن" ہے۔ اسی طرح جگت اور جیو کی صفتوں سے الگ رہنے کی وجہ سے پرمیشور "نرگن" اور عالم کل وغیرہ صفات رکھنے سے "سگن" ہے۔ غرضیکہ ایسی کوئی بھی شے نہیں ہے جو "سگن" اور "نرگن" نہ ہو۔ جیسے چیتن کے صفات نہ رکھنے سے بیجان چیز "نرگن" اور اپنی ذاتی صفات رکھنے سے "سگن" ہے۔ اسی طرح جڑھ بے علم وغیرہ صفات کے نہ ہونے سے جیو "نرگن" اور اپنی ذاتی صفات مثل خواہش وغیرہ رکھنے سے "سگن" ہے اسی طرح پرمیشور کی بابت بھی سمجھنا چاہیئے۔

۸۷۔ انتریامی | جس کا خاصہ انضباط باطن (دلوں کو ضبط میں رکھنا ہو) وہ "انتریامی" ہے۔ چونکہ وہ کل سانس لینے والی اور نہ لینے والی دُنیا کے اندر موجود رہ کر سب کو انتظام میں چلانے والا ہے۔ اس لئے اس پرمیشور کا نام "انتریامی" ہے۔

۸۸۔ دہرم راج | جو دہرم میں چمک رہا ہو۔ وہ "دہرم راج" ہے۔ چونکہ وہ دہرم ہی میں جلوہ گر ہے اور ادہرم سے خالی ہے اور دہرم ہی کا جلوہ دے رہا ہے اس لئے اس پرمیشور کا نام "دہرم راج" ہے۔

۸۹ یم | यमु उपरमे مصدر "یم" (باز رہنا یا باز رکھنا) سے لفظ "یم" بنتا ہے۔ جو تمام جانداروں کو انتظام میں رکھے۔ وہ "یم" ہے۔ چونکہ وہ تمام جانداروں کو اُن کے افعال کے مطابق نتیجہ دینے کے قانون میں چلاتا ہے۔ اور تمام بے انصافیوں سے الگ رہتا ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام "یم" ہے۔

۹۰۔ بھگوان | भज सेवायाम् مصدر "بھج" (خدمت و پرستش) سے لفظ "بھگ" بنا ہے اور اس پر علامت "متپ" لگانے سے لفظ بھگوان مشتق ہے۔ جو تمام جلال و حشمت رکھتا ہو یا جس کی خدمت کی جاوے وہ "بھگوان" ہے۔ چونکہ وہ تمام جلال و حشمت رکھتا ہے اور قابل پرستش ہے۔ اس لئے اس ایشور کا نام بھگوان ہے۔

دیکھو لفظ نمبر ۵۔ منو | मन ज्ञाने مصدر "من" (بمعنی جاننا) سے لفظ "منو" بنتا

حرکت۔ علم۔ حصول۔ حفاظت۔ ضرر۔ لینا) سے لفظ "دیا" بنتا ہے۔ جس کے ذریعہ کوئی دیوے جانے۔ حفاظت کرے۔ ضرر پہنچاوے۔ وہ "دیا" ہے۔ جس میں بہت دیا ہو۔ وہ "دیالو" پرمیشور ہے ÷

چونکہ وہ سب خوشی کا بخشنے والا۔ سچ جھوٹ اور تمام علموں کا جاننے والا تمام نیکوکاروں کی حفاظت کرنے اور بدکاروں کو مناسب سزا دینے والا ہے۔ اس لئے پرماتما کا نام "دیو" ہے ÷

۸۴۔ **ادویت** دو کا ہونا "دویتا" اور دو اجزا سے مشتمل ہونا۔ ان کو "دویت" کہتے ہیں۔ جسمیں "دویت" یعنی دوسرے ایشور کا ہونا نہ ہو۔ وہ "ادویت" ہے۔ بر ہم ہمجنس و غیر جنس کا یا اپنی ذات کا کوئی فرق نہیں رکھتا یعنی چونکہ وہ "دویت" یعنی دو ہونے اور دو حصوں پر مشتمل ہونے سے آزاد ہے۔ نیز ہم جنسیت سے جیسے آدمی کا ہم جنس دوسرا آدمی ہوتا ہے و غیر جنسیت سے جیسے انسان سے علیحدہ جنس درخت پتھر وغیرہ ہیں اور فرق ذاتی سے جیسے جسم میں آنکھ۔ ناک۔ کان وغیرہ اجزا کا فرق ہے۔ وہ بری ہے۔ چنانچہ اس طور پر کوئی دوسرا اس کا ہم جنس ایشور یا غیر جنس ایشور نہیں[۱] نیز وہ اپنی ذات میں مختلف چیزوں سے بری یکتا پرمیشور[۲] ہے۔ اس لئے پرماتما کا نام "ادویت" ہے ÷

۸۵۔ **نرگن** جو گنے جاویں۔ وہ گن ہیں۔ یا جن سے گنتی کی جاوے وہ گن ہیں۔ جو گنوں سے آزاد ہے۔ وہ ایشور نرگن ہے۔ جتنے ستو[۳] رجس تمس صورت ذائقہ لمس۔ بو وغیرہ بیجان چیزوں کی صفات ہیں۔ اور نقص علم (کم علمی) رغبت نفرت۔ و علم معکوس (اگیان)

[۱] یعنی جس طرح مختلف جنس بیل وغیرہ باہم گو غیر جنس ہونے پر بھی حیوانیت سے خالی نہیں ہیں اسی طرح ایشور کے مقابلہ میں کوئی ایسا نہیں ہے جس میں کسی دوسرے طریقہ پر ایشور پن ہو ÷

[۲] یعنی اس کے وجود میں مختلف چیزیں آنکھ۔ ناک۔ کان۔ دل۔ دماغ۔ وغیرہ کی طرح نہیں ہیں ÷

[۳] مادی اجزا کی تعریف میں لفظ ستوگن کے معنی حالت لطیف۔ رجوگن کے معنے حالت جوش تموگن کے معنے حالت کثیف ہوتے ہیں اگر روح کیلئے ان الفاظ کا استعمال ہو تو حسب ذیل معنے ہوتے ہیں

(الف) ستوگن۔ سچائی۔ انصاف۔ پاکیزگی۔ محبت۔ پراپکار۔ وغیرہ۔

(ب) رجوگن۔ تیز مزاجی۔ غصہ۔ جوش نفسانی ÷

(ج) تموگن۔ تیرہ باطنی۔ جہل۔ غفلت وغیرہ (مترجم) ÷

بنتا ہے۔ چونکہ تمام دُنیا۔ عالم۔ ویوگی لوگ اس کی عبادت کرتے ہیں۔ اس لئے اس پرمیشور کا نام "شری" ہے +

۷۹۔ لکشمی | लक्ष दर्शनाङ्कनयोः مصدر "لکش" (بمعنی دیکھنا اور شکل ونقش بنانا۔ نشان لگانا (حد بندی کرنا) سے لفظ "لکشمی" بنتا ہے۔ جو متحرک وغیر متحرک دنیا کو دیکھ رہا ہے یا انکی شکلیں بنا رہا ہے یا حد بندی کر رہا ہے اور بذریعہ وید آیت اور یوگیوں سے دیکھا جاتا ہے وُہ سب کا پیارا ایشور لکشمی ہے۔ چونکہ متحرک غیر متحرک دُنیا کو دیکھتا اور اُن کو دیکھنے کے لائق بناتا ہے۔ جیسے جسم کی آنکھ۔ ناک اور درخت کے پتے۔ پھول پھل جڑ۔ پرتھوی اور جل کے سیاہ سُرخ وسفید رنگ اور مٹی و پتھر چاند و سُورج وغیرہ نشانات بناتا اور سب کو دیکھتا ہے اور تمام آرائشوں کی آرائش ہے اور وید وغیرہ شاستر یا دھارمک عالم یوگیوں کا نشانہ یعنی دیکھنے (دھیان لگانے) کے قابل ہے اس لئے پرمیشور کا نام "لکشمی" ہے +

۸۰۔ سرسوتی | सृ गतौ مصدر "سری" سے لفظ "سرس" اور اس پر علامت मतुप् "متپ" لگانے سے لفظ "سرسوتی" مشتق ہوتا ہے جس ذی شعور میں انواع واقسام کا علم ہو وہ "سرسوتی" ہے۔ چونکہ اس کو بہت قسم کا علم یعنی الفاظ معانی۔ اُنکا باہمی تعلق اور اُنکے استعمال کا ٹھیک ٹھیک علم ہے۔ اِس لئے پرمیشور کا نام "سرسوتی" ہے +

۸۱۔ سرو شکتی مان | جس میں کامل طاقتیں موجود ہوں۔ وہ "سرو شکتی مان" ایشور ہے۔ چونکہ وہ اپنے کاموں کے کرنے میں کسی اور کی امداد نہیں چاہتا۔ اپنی ہی طاقت سے اپنے تمام کام پُورے کرتا ہے۔ اِس لئے پرماتما کا نام "سرو شکتی مان" ہے +

۸۲۔ نیائے کاری | णीञ् प्रापणे مصدر "نی" (بمعنی لیجانا) سے لفظ نیائے مشتق ہوتا ہے۔ "प्रमाणैरर्थपरीक्षणं न्यायः" بذریعہ ثبوت چیزوں کے امتحان کو نیائے (انصاف) کہتے ہیں۔ یہ قول نیائے سُوتروں کی شرح (مترجمہ واتسائن مُنی) کا ہے +

طرفداری چھوڑ کر کارروائی کرنا "نیائے" ہے یعنی جو پرتیکش وغیرہ ثبوتوں کی جانچ سے سچ سچ ثابت ہو۔ یا جو تعصب چھوڑ کر دھرم پر عمل کرنا ہے۔ وہ "نیائے" کہلاتا ہے اور جسکی عادت نیائے (انصاف) کرنیکی ہو۔ وہ "نیائے کاری" ایشور ہے۔ چونکہ اسکی خصلت ہی انصاف کرنے یعنی بلا طرفداری کارروائی کرنیکی ہے اِس لئے اس ایشور کا نام "نیائے کاری" ہے

۸۳۔ دیالو | (दय दानगतिरक्षणहिंसादानेषु) مصدر "دیہ" بمعنی دینا۔

لگانے سے لفظ "نراکار" بنتا ہے۔ جو شکل و صورت والا نہ ہو۔ وہ "نراکار" ہے۔ چونکہ اس کی شکل کوئی نہیں اور نہ کبھی جسم کو اختیار کرتا ہے۔ اسلئے پرمیشور کا نام "نراکار" ہے۔

۷۲۔ نرنجن (अञ्जू व्यक्तिम्रक्षणकान्तिगतिषु) مصدر "انج" (ظاہر، لیپ خواہش، حرکت، علم، حصول) سے لفظ "انجن" اور اس کے ماقبل حرف "نر" کے ملانے سے لفظ "نرنجن" بنتا ہے۔ جو "انجن" یعنی شکل بد خواہش رکھنے اور حواس سے محسوس ہونے والا نہ ہو۔ وہ "نرنجن" ہے۔ چونکہ بدشکل، بھول جیسے چلن، بُری خواہش اور آنکھ وغیرہ حواس سے محسوسات (دُنیا) کی طرف جانے سے مبرا ہے۔ اسلئے پرمیشور کا نام "نرنجن" ہے۔

۷۳۔ گنیش۔ گنپتی مصدر "گن" गण संख्याने (شمار) سے لفظ "گن" بنتا ہے اور اسکے بعد لفظ "ایش یا پتی" (مالک، پرورش کنندہ) لگانے سے "گنیش اور گنپتی" لفظ بنتے ہیں۔ یعنی جو مادہ وغیرہ جڑھ اور جیو شمار میں آتے ہیں۔ اُن کا مالک یا پرورش کرنیوالا ہے۔ اسلئے اس ایشور کا نام "گنیش" و "گنپتی" ہے۔

۷۴۔ وشویشور "यो विश्वमीष्टे स विश्वेश्वरः" جو دُنیا پر حکومت کرنے والا ہے۔ وہ "وشویشور" ہے۔ چونکہ وہ دُنیا کا حاکم ہے۔ اسلئے اس پرمیشور کا نام "وشویشور" ہے۔

۷۵۔ کوٹستھ "यः कूटेऽनेकविधव्यवहारे स्वस्वरूपेणैव तिष्ठति स कूटस्थः परमेश्वरः" جو مختلف قسم کے کاروبار میں اور اپنی ذات و صفات میں قائم و برقرار ہے۔ وہ پرمیشور "کوٹستھ" ہے۔ چونکہ وہ باوجود تمام کاروبار میں رہنے اور تمام کاروبار کا سہارا ہونے کے کبھی کسی کاروبار میں اپنے سروپ کو نہیں بدلتا۔ اس لئے پرمیشور کا نام "کوٹستھ" ہے۔

۷۶۔ دیوی جس قدر معنے لفظ دیو کے لکھے گئے ہیں۔ اُسی قدر لفظ "دیوی" کے بھی ہیں۔

پرمیشور کے نام مذکر مؤنث اور نپُنسک تینوں صیغوں کے ہیں

پرمیشور کے نام تینوں لنگوں (صیغوں) میں آتے ہیں۔ جیسے برہم چت اور ایشور۔ جب ایشور کی صفت ہوگی۔ تب دیو کہلائیگا اور جب چت کی صفت ہوگی۔ تب "دیوی"۔ اسلئے ایشور کا نام "دیوی" ہے۔

۷۷۔ شکتی مصدر "شک" शक्लृ शक्तौ (بمعنی طاقت) سے لفظ "شکتی" بنتا ہے چونکہ وہ تمام دُنیا کے بنانیکی طاقت رکھتا ہے اسلئے اس پرمیشور کا نام "شکتی" ہے۔

۷۸۔ شری مصدر "شری" श्रिञ् सेवायाम् (بمعنی خدمت) سے لفظ "شری"

جو تینوں زمانوں میں یکساں رہے اور جس کے ہونے میں قید یا شرط نہیں۔ وہ برہم "ست" ہے۔ جو ہمیشہ موجود یعنی ماضی مستقبل۔ حال تینوں زمانوں میں زوال پذیر نہ ہو۔ اس پرمیشور کو "ست" کہتے ہیں۔

۶۴۔ چت | चिती संज्ञाने : مصدر "چت" (بمعنی عقل) سے لفظ "چت" بنتا ہے۔ جو تمام نیکوکار یوگیوں کو گیان دے رہا ہے۔ اس پرم برہم کو "چت" کہتے ہیں۔ چونکہ وہ علم بالذات ہے۔ اور تمام جیوؤں کو علم دیتا ہے۔ اور سچ جھوٹ جتلانے والا ہے۔ اس لئے اس پرماتما کا نام "چت" ہے۔

۶۵۔ سچدانند سروپ | ان تینوں لفظوں کے مفہوم صفات سے موصوف ہونے کے باعث پرمیشور کو "سچدانند سروپ" کہتے ہیں۔

۶۶۔ نتیہ | "यो नित्यध्रुवोऽचलोऽविनाशी स नित्यः" جو ہمیشہ قائم ہے۔ یعنی ہلتا نہیں۔ بلکہ غیر فانی ہے۔ وہ "نتیہ" کہلاتا ہے۔ چونکہ وہ قائم بالذات غیر فانی ہے۔ اس لئے لفظ "نتیہ" ایشور کا نام ہے۔

۶۷۔ شدھ | शुन्ध शुद्धौ مصدر "شدھ" (بمعنی پاکیزگی) سے لفظ "شدھ" بنا ہے۔ جو پاکیزہ ہو۔ اور سب کو پاکیزہ کرے۔ وہ "شدھ" ہے۔ چونکہ وہ خود پاک اور تمام ناپاکیوں سے الگ اور سب کو پاک کرنے والا ہے اس لئے اس ایشور کا نام "شدھ" ہے۔

۶۸۔ بدھ | बुध अवगमने مصدر "بدھ" (جاننا) پر علامت "کت" لگانے سے لفظ "بدھ" کا بننا ثابت ہوتا ہے۔ جو ہمیشہ علم والا (علیم) اور سب کو علم دینے والا ہے وہ جگدیشور "بدھ" ہے۔ چونکہ وہ ہمیشہ سب کو جاننے والا ہے۔ اسلئے ایشور کا نام "بدھ" ہے۔

۶۹۔ مکت | मुच्लृ मोचने مصدر "مچ" (رہائی پانا) سے لفظ "مکت" بنتا ہے۔ جو آزاد ہے۔ نجات تلاش کرنے والوں کو نجات (چھٹکارا) دیتا ہے۔ وہ جگدیشور "مکت" ہے۔ چونکہ وہ ہمیشہ ناپاکیوں سے الگ اور تمام طالبانِ نجات کو تکلیفوں سے چھڑا دیتا ہے۔ اس لئے اس پرماتما کا نام "مکت" ہے۔

۷۰۔ نتیہ شدھ بدھ مکت سوبھاؤ | اسی واسطے پرمیشور "نتیہ شدھ بدھ مکت سوبھاؤ" یعنے (ہمیشہ) قائم پاک۔ علیم (عالم) اور آزاد بالخاصہ ہے۔

۷۱۔ نراکار | डुकृञ् करणे مصدر "کری" (کرنا) کے ماقبل "نر" اور "آ"

جیوؤں کا تعلق پیدا کر کے اُن کو جنم دیتا ہے مگر خود کبھی جنم نہیں لیتا! اسلئے ایشور کا نام "اج" ہے۔

دیکھو لفظ نمبر ۸ برہما | बृह बृहि वृद्धौ : مصدر "بریہہ" (بمعنی بڑھنا) سے لفظ "برہما" مشتق ہوتا ہے۔ جو تمام دُنیا کو بنا کر بڑھائے۔ وہ برہما ہے۔ چونکہ پرمیشور تمام دُنیا کو پیدا کر کے بڑھاتا ہے۔ اِس لئے اُس کا نام "برہما" ہے۔

۵۸۔ ستیہ | ۵۹۔ گیان | ۶۰۔ اننت | دیکھو لفظ نمبر ۳ برہم۔

" सत्यं ज्ञानमनन्तं ब्रह्म " برہم ستیہ۔ گیان۔ اننت ہے۔ یہ تیتری اُپنشد کا قول ہے جو پدارتھ ہیں اُن کو ست کہتے ہیں۔ جو اُن میں بھی افضل ہو۔ اس کو "ستیہ" کہتے ہیں۔ جو متحرک و غیر متحرک دُنیا کو جانتا ہے۔ وہ "گیان" کہلاتا ہے۔ جس کا کوئی انجام کوئی معیار اور کوئی حد نہ ہو۔ وہ "اننت" کہلاتا ہے۔ سب سے بڑا ہونے پر "برہم" کہلاتا ہے ؞

جو اشیا ہوں یعنی ہستی رکھتی ہیں۔ اُن کو "ست" کہتے ہیں۔ اُن میں کامل ہونے کی وجہ سے پرمیشور کا نام "ستیہ" ہے ؞

چونکہ وہ جاننے والا ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام "گیان" ہے ؞

چونکہ اس کا کوئی انجام۔ معیار یا حد نہیں۔ یعنی اس میں اس طرح کا پیمانہ نہیں لگ سکتا۔ کہ وہ اتنا لمبا چوڑا چھوٹا بڑا ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام "اننت" ہے ؞

۶۱۔ انادی | डुदाञ् दाने مصدر "دا" (بمعنی دُنیا) کے ماقبل आङ् "آ" لگانے سے لفظ "آدی" اور اس کے ماقبل नञ् "نہ" آنے سے لفظ "انادی" مشتق ہوتا ہے جس کے ماقبل کچھ نہیں۔ مگر مابعد ہے۔ اس کو "آدی" کہتے ہیں۔ اور جس کی ابتدائی علت وغیرہ کوئی بھی نہ ہو۔ وہ "انادی" ایشور ہے۔ یعنی یہ کہ جس کی ہستی پہلے سے نہیں۔ مگر پیچھے سے ہے۔ وہ "آدی" کہلاتا ہے۔ چونکہ پرمیشور کی علت کوئی نہیں۔ اس واسطے اس کا نام "انادی" ہے۔

۶۲۔ آنند | टुनदि समृद्धौ : مصدر "نند" (بمعنی عروج) کے ماقبل आङ् "آ" آنے سے لفظ آنند بنتا ہے۔ جس میں تمام مکت آنند (راحت) پاتے ہیں۔ یا جو سب جیوؤں کو آنند دیتا ہے۔ وہ "آنند" ہے۔ چونکہ وہ بالذات آنند ہے۔ اور اس میں تمام مکت جیو آنند پاتے ہیں۔ یعنی تمام دھرماتما جیوؤں کو آنند بخشتا ہے! اسلئے ایشور کا نام "آنند" ہے۔

۶۳۔ ست | अस भुवि مصدر "اس" (بمعنی ہونا) سے لفظ "ست" بنتا ہے۔

حفاظت کرے وہ پتا ہے۔ چونکہ وہ سب کا محافظ ہے۔ جس طرح باپ اپنی اولاد پر ہمیشہ مہربان ہوکر اُن کی بہتری چاہتا ہے۔ اسی طرح پرمیشور بھی سب جیووں کی بہتری چاہتا ہے۔ اس لئے اس کا نام "پتا" ہے ❊

۵۲- پتامہ | جو پتاؤں کا پتا ہے۔ وہ "پتامہ" ہے۔ چونکہ وہ پتاؤں کا بھی پتا ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام پتامہ ہے ❊

۵۳- پرپتامہ | جو دادا کا باپ ہو وہ پرپتامہ (پردادا) ہے۔ چونکہ وہ پتاؤں کے پتاؤں کا بھی پتا ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام "پرپتامہ" ہے ❊

۵۴- ماتا | "جو تمام جیووں کی بہتری چاہے۔ وہ ماتا ہے"۔ جس طرح ازحد مہربانی اور محبت کرنیوالی ماں اپنے بچوں کا سُکھ اور بہتری چاہتی ہے۔ اسی طرح پرمیشور بھی تمام جیووں کی بہتری چاہتا ہے۔ اس لئے اس کا نام "ماتا" ہے ❊

۵۵- آچاریہ | चर गति भक्षणयोः مصدر "چر" (حرکت، علم، حصول اور کھانا) کے پہلے حرف आङ् کے لگانیسے لفظ "آچاریہ" بنتا ہے۔ جو نیک چلنی سکھلاوے اور تمام وِدیا (علم) حاصل کرائے وہ "آچاریہ" ہے۔ چونکہ نیک چلنی کا سکھانیوالا اور تمام علموں کے حاصل ہونیکا باعث ہوکر ہر طرح کا علم سکھانیوالا ہے اسلئے پرمیشور کا نام آچاریہ ہے۔

۵۶- گورو | गृ शब्दे مصدر "گری" (بمعنی بولنا) سے لفظ "گرو" بنتا ہے۔ جو دھرم کی باتوں کی ہدایت کرے وہ گورو ہے۔ स पूर्वेषामपि गुरुः कालेनानवच्छेदात् ॥ योगसमाधिपादे सू० २६॥ - یوگ سمادہی پاد ۲۶ (زمانہ سے محدود نہ ہونے کی وجہ سے تمام متقدمین کا گرو ہے)۔

چونکہ پرمیشور ویدوں کا اُپدیش کرنیوالا ہے جو کہ سچے دھرم کے بیان کرنیوالے اور تمام علوم کے مخزن ہیں۔ نیز دُنیا کے ابتدا میں اگنی، وایو، آدتیہ، انگرا اور برہما وغیرہ جملہ گرووں کا بھی گورو ہے۔ اور کبھی فنا نہیں ہوتا۔ اس لئے اُس پرمیشور کا نام "گرو" ہے ❊

۵۷- اج | अज गतिक्षेपणयोः। जनी प्रादुर्भावे ۔ مصادر "اج" (بمعنی حرکت، علم، حصول اور پھینکنا) اور جن (بمعنی نمودار ہونا) سے لفظ "اج" بنتا ہے۔ جو مادہ کے اجزا کو دُنیا بنانے کی غرض سے ملاتا یا اُن کا علم رکھتا ہے یا جو کبھی پیدا نہیں ہوتا وہ "اج" ہے چونکہ وہ مادہ کے تمام اجزا آکاش وغیرہ عناصر اور ذرات کو منا سب طریقہ پر ملاتا ہے جسم کے ساتھ

چونکہ وہ ذاتِ واحد ہے یعنی اس کے وجود میں کسی دُوسری شے کی شمولیت نہیں ہے۔ اور وہ بُزدل کو ترک کرنے والا۔ اور دوسروں کو اُن سے چھڑانے والا ہے۔ اس لئے اُس پرمیشور کا نام "سراہو" ہے ÷

۴۷۔ کیتو | कित निवासे रोगापनयने च مصدر "کت" (بمعنی قیام اور رفع مرض) سے لفظ "کیتو" بنتا ہے کیونکہ وہ دُنیا کا جائے قیام اور روگوں (بیماریوں) سے بری ہے یا بیماریوں کو دُور کرنے والا ہے۔ اس لئے وہ کیتو ہے۔ اور نجات کے طلبگاروں کو مکتی میں تمام مرضوں سے رہائی بخشتا ہے۔ اسواسطے بھی پرمیشور کا نام "کیتو" ہے ÷

۴۸۔ یجنہ | यज देवपूजासङ्गतिकरणदानेषु مصدر "یج" (ایشور پوجا۔ ملاپ۔ خیرات) سے لفظ "یجنہ" بنا ہے۔ यज्ञो वै विष्णुः "یجنہ" وشنو" ہے۔ یہ برہمن گرنتھ کا قول ہے۔ جو تمام جگت کی چیزوں کو ترتیب دے رہا ہے یا جس کی عالم لوگ عزت کرتے ہیں۔ وہ "یجنہ" ہے۔ چونکہ وہ ساری دُنیا کی چیزوں کو ملاتا ہے۔ اور تمام عالموں کے لئے قابلِ تعظیم ہے اور برہما سے لے کر سب رِشی مُنیوں کے لئے قابلِ تعظیم تھا۔ ہے اور رہیگا۔ اس لئے اُس پرماتما کا نام "یجنہ" ہے۔ کیونکہ وہ ہر جگہ موجود ہے ÷

۴۹۔ ہوتا | हु दानादनयोः आदाने चेत्येके مصدر "ہُو" (دینا۔ کھانا و بقول بعض لینا) سے لفظ "ہوتا" بنتا ہے۔ جو ہون کرے وہ "ہوتا" ہے۔ چونکہ وہ جیووں کو دینے کے لائق چیزوں کا دینے والا ہے۔ اور لینے کے لائق چیزوں کو لیتا ہے۔ اس لئے اس ایشور کا نام "ہوتا" ہے ÷

۵۰۔ بندھو | [illegible] "بندھ" (باندھنا) سے لفظ "بندھو" ہوتا ہے۔ جو اپنے اندر متحرک وغیر متحرک دُنیا کو باندھ رہا ہے۔ عزیزوں کی طرح دھرماتماؤں کو سُکھ پہنچانے کیلئے مدد دے رہا ہے۔ وہ ایشور "بندھو" ہے۔ یعنی چونکہ اس نے اپنے اندر تمام "لوکوں" (نظاموں) کو قانونِ قدرت سے ضبط میں کر رکھا ہے۔ اور بھائیوں کی طرح مددگار ہے۔ اسی وجہ سے وہ اپنے اپنے دائرے اور قانون کو نہیں توڑ سکتے اور جس طرح کہ بھائیوں کا مددگار بھائی ہوتا ہے۔ اسی طرح پرمیشور بھی زمین وغیرہ کو قائم اور محفوظ رکھتا ہے اور سُکھ کا دینے والا ہے۔ اس لئے اس کا نام "بندھو" ہے ÷

۵۱۔ پتا | पा रक्षणे مصدر "پا" (حفاظت) سے لفظ "پتا" بنا ہے۔ جو سب کی

نتیجہ کہلاتے ہیں۔ تب بنتے ہیں اور اسطرح ایشور انکو رلاتا ہے اسلئے پرمیشور کا نام "رودر" ہے

आपो नारा इति प्रोक्ता आपो वै नर सूनवः

तायदस्यायनं पूर्वं तेन नारायणः स्मृतः ॥ منو ادھیائے ۱ شلوک ۱۰ ॥

۴۰۔ نارائن | پانی اور جیوؤں کا نام "نارا" ہے۔ چونکہ وہ اس کے "اَین" یعنی جائے قیام ہیں۔ اس لئے سب جیوؤں میں جو محیط پرماتما ہے۔ اس کا نام "نارائن" ہے ॥

۴۱۔ چندر | "چد" (بمعنی فرحت) چد مصدر चदि आह्लादे سے لفظ "چندر" مشتق ہوا ہے۔ جو فرحت میں ہو یا فرحت پہنچاوے۔ وہ "چندر" ہے۔ چونکہ ایشور آنند مطلق ہے اور سب کو آنند بخشنے والا ہے۔ اس لئے ایشور کا نام "چندر" ہے ॥

۴۲۔ منگل | "منگ" (بمعنی حرکت و علم و حصول) मगु مصدر मगि गत्यर्थक سے ازروئے قاعدہ ویاکرن اس سوتر मङ्गेरलच سے لفظ "منگل" مشتق ہوا ہے۔ جو شادمان (خوش) ہو یا شادمانی بخشے وہ منگل ہے۔ چونکہ خود خوشی یا سرور بالذات ہے اور تمام جیووں کی شادمانی کا باعث ہے اسلئے اس پرمیشور کا نام "منگل" ہے۔

۴۳۔ بُدھ | "بُدھ" (سمجھنا) बुध مصدر बुध अवगमने سے لفظ "بُدھ" مشتق ہوا ہے۔ جو سمجھتا ہے یا سمجھاتا ہے۔ وُہ "بُدھ" ہے۔ چونکہ خود علم بالذات ہے۔ اور جیوؤں کے علم کا باعث ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام "بُدھ" ہے۔

دیکھو لفظ نمبر ۲۱ برہسپتی | لفظ बृहस्पति کے معنی پہلے لکھ چکے ہیں۔

۴۴۔ شُکر | "شُچ" (پاکیزگی) शुचृ مصدر ईशुचिर् पूतीभावे سے لفظ "شُکر" بنا ہے۔ جو پاک ہے یا پاک کرتا ہے۔ وہ "شُکر" ہے۔ چونکہ وہ خود نہایت پاک ہے اور اس کی صحبت سے جیو بھی پاک ہو جاتا ہے اسلئے ایشور کا نام "شُکر" ہے ॥

۴۵۔ سنیچر | "چر" (حرکت۔ علم۔ حصول۔ کھانا) चर مصدر चर गति भक्षणयोः کے ساتھ حرف "شنیس" शनैस् کے لگانے سے لفظ "سنیچر" بنا ہے۔ جو آسانی سے ملتا ہے۔ وہ سنیچر ہے۔ چونکہ وہ سب میں موجود بالذات اور مستقل مزاج ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام "سنیچر" ہے۔

۴۶۔ راہو | "رہ" (چھوڑنا) रह مصدر रह त्यागे سے لفظ "راہو" بنتا ہے۔ جو دُشٹوں کو ترک کر دیتا ہے۔ یا جو دُشٹوں سے چھڑاتا ہے وہ ایشور راہو ہے

(لفظی ترجمہ۔ جو قبول کیا جاتا ہے۔ اور تمام وجودوں کو اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس کو اَنّ کہتے ہیں۔ مترجم) ÷

{مَیں اَنّ (اندر رکھنے والا) ہوں۔ مَیں اَنّ ہوں۔ مَیں اَنّ ہوں ÷}

{مَیں اَنّاد (اَنّ بمعنی جگت سے تسلیم کے قابل) ہوں۔ مَیں اَنّاد ہوں۔ مَیں اَنّاد ہوں ÷} (تیتری اُپنشد انوواک ۲۔ منتر ۱۰)

{متحرک و ساکن کو قابو میں رکھنے کے باعث اَنّاد (قابو میں رکھنے والا) کہلاتا ہے ÷

یہ دیاس منی کی تصنیف "شاریرک سُوتر" ہے۔ چونکہ پرمیشور سب کو اپنے اندر رکھتا ہے۔ سب کیواسطے قابل قبولیت ہے اور متحرک و غیر متحرک جہان کو اپنے قابو میں رکھنے والا ہے۔ اس لئے اِس ایشور کے (علی الترتیب) اَنّ۔ اَنّاد۔ اور اَنّا نام ہیں۔ اور جو اِس موقعہ پر تین دفعہ ایک عبارت آئی ہے۔ وہ تعظیم کی غرض سے ہے۔ جس طرح گُولر کے پھل میں کیڑے پیدا ہو کر اُسی میں رہتے اور فنا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح پرمیشور کے اندر تمام جہان کی حالت ہے ÷

۳۹۔ وشو | مصدر "वस निवासे" "وس" (بمعنی بسنا) سے لفظ "وشو" بنتا ہے۔ چونکہ اُس میں تمام "آکاش" وغیرہ وجود بستے ہیں۔ اور وہ سب میں بس رہا ہے۔ اس لئے اُس پرمیشور کا نام "وشو" ہے ÷

دیکھو لفظ نمبر ۱۲ رُودر | "रुदिर् अश्रुविमोचने" "رُودر" (بمعنی رونا) پر علامت "णिच" "نچ" لگانے سے لفظ "رُودر" مشتق ہوتا ہے۔ جو ناانصافی کرنے والے لوگوں کو رُلاتا ہے۔ وہ "رُودر" ہے۔ چونکہ ایشور بدکرداروں کو رُلاتا ہے۔ اس لئے اس پرمیشور کا نام "رُودر" ہے ÷

بدکرداروں رُلانیسے مُراد | यन्मनसा ध्याति तद्वाचा वदति यद्वाचा वदति तत्कर्मणा करोति यत् कर्मणा करोति तदभिसम्पद्यते ॥

یہ یجروید کے براہمن گرنتھ کا قول ہے۔ جیو جس بات کا من سے خیال کرتا ہے اس کو زبان سے بولتا ہے اور جو زبان سے بولتا ہے۔ اس کے مطابق عمل کرتا ہے۔ اور جو عمل کرتا ہے۔ اس کو پاتا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہُوا۔ کہ جیو جس طرح کا فعل کرتا ہے ایسی طرح کا نتیجہ پاتا ہے جب بُرے اعمال کرنیوالے جیو ایشور کے انصافانہ آئین سے دُکھ کے

سُلاتا ہے ⁂

۹-جس کے سب مقصد حقیقی ہیں- یا جس کی خواہش کی جائے- یعنی جس سے ملنے کی آرزو سب نیک آدمی کرتے ہیں- وہ دیو ہے-

۱۰-جو حاصل ہے یا جس کو حاصل کریں- وہ دیو ہے یعنی ہر جگہ موجود اور جاننے کے لائق ہے ان وجوہات سے اس پرمیشور کا نام "دیو" ہے ⁂

۳۲-کُوبیر | कुवि مصدر कुवि आच्छादने (ڈھانکنا) سے لفظ کُوبیر بنتا ہے- جو محیط ہو کر سب کو ڈھانک رہا ہے- وہ "کُوبیر" جگدیشور ہے- چونکہ اپنی موجودگی سے سب کو ڈھانک رہا ہے- اس لئے اِس پرمیشور کا نام "کُوبیر" ہے-

۳۳-پرتھوی مصدر प्रथ "پرتھ" (بمعنی پھیلاؤ) प्रथ विस्तारे سے "پرتھوی" مشتق ہوتا ہے- جو تمام دُنیا کو پھیلا رہا ہے- وہ پرتھوی ہے- چونکہ وہ تمام وسیع دُنیا کو وسعت دینے والا ہے- اِس لئے اِس پرمیشور کا نام "پرتھوی" ہے-

۳۴-جل | जल घातने مصدر जल "جل" (بمعنی ہلاک کرنا و البستہ کرنا) سے لفظ "جل" مشتق ہوتا ہے- جو بدکرداروں کو ہلاک کرتا ہے- اور علّت مفردات یعنے ذرّوں کو ملاتا ہے- وہ برہم "جل" ہے- یعنی جو دُشٹوں کو سزا دیتا ہے- اور مفرد ذرّات کو آپس میں ترکیب دیتا ہے- یا مرکب کو لطیف کرتا ہے- وہ پرماتما "جل" کہلاتا ہے-

۳۵-آکاش | काशृ दीप्तौ مصدر काश "کاش" (بمعنی اظہار) سے لفظ آکاش مشتق ہوتا ہے- جو تمام دُنیا کو ہر جگہ نمودار کر رہا ہے- وہ آکاش ہے چونکہ پرماتما تمام اطراف سے دُنیا کو نمودار کرنے والا ہے اسلئے اُس پرماتما کا نام آکاش ہے

۳۶-ان | ۳۷-اناد | ۳۸-انا | अद भक्षणे مصدر अद "اد" (بمعنی کھانا) سے لفظ ان مشتق ہوتا ہے ⁂

अहमन्नमहमन्नमहमन्नम् । अहमन्नादोऽहमन्नादोऽहमन्नादः ॥२॥ तैत्ति० (उपनि० अनुवाक २।१०) अत्ता चराचरग्रहणात् (वेदान्तदर्शने अ० १। पा० २। सू० ६)

ویدانت درشن ادھیائے ۱- پاٹھک ۲- سوکت ۹ ⁂

अद्यतेऽत्ति च भूतानि तस्मादन्नं तदुच्यते

۳۰۔ سوِتا

"شُن" षुञ्. षूञ अभिषवषूङ प्राणि गर्भ विमोचने (ست نکالنا؛ ज़नना) षुञ् شوِن (جننا) سے لفظ "سوِتا" بنتا ہے۔ ست نکالنا و جننا ہر دو کے معنے پیدا کرنا ہے۔ جو متحرک اور ساکن دُنیا کو پیدا کرتا ہے۔ وہ "سوِتا" پرمیشور ہے۔ چونکہ وہ تمام دُنیا کا پیدا کرنے والا ہے۔ اِس لئے پرمیشور کا نام "سوِتا" ہے ❊

दिवु क्रीडा विजिगीषा व्यवहार द्युतिस्तुतिमोद मद स्वप्न कान्ति गतिषु ॥

۳۱۔ لفظ "دِیوُ" کے دس معنے اور اس کا پرمیشور کے معنی میں آنا

مصدر दिवु "دِوُ" (کھیلنا۔ جیتنے کی خواہش۔ کاروبار۔ روشنی۔ تعریف۔ راحت۔ مستی۔ نیند۔ تمنّا۔ و بہیج و حرکت علم حصول) سے لفظ "دِیو" देव बना ہے۔ چونکہ شُدّھ (پاک یا لطیف) جگت کو بآسانی حرکت میں لانیوالا۔ و ہار رکھ لوگوں کی جیت چاہنے والا۔ سب طرح کی حرکات کیلئے ذرائع و سامان بہم پہنچانیوالا۔ تجلّی بالذّات اور سب کو روشنی دینے والا۔ تعریف (حمد و ثنا) کے لائق۔ سرور بالذّات۔ و سب کو راحت دینے والا۔ بدمست کو تنبیہ کرنے والا۔ سب کے سونے کیلئے رات اور پرلے کرنیوالا۔ تمنّا کئے جانے کے قابل اور علیم مطلق ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام دیو ہے یا (۱) جو اپنے سروپ میں آنند ہے۔ آپ ہی کھیل کر رہا ہے۔ بآسانی حرکت دینے والا ہے۔ یا کھیل کی طرح عادتاً یا بآسانی تمام بلا امداد غیرے تمام دُنیا کو بناتا ہے اور تمام کھیلوں کا سہارا ہے۔

۲۔ جو سب کو جیتنے والا ہے۔ وہ دیو ہے یعنی سب پر غلبہ پانیوالا اور خود غیر مغلوب ہے

۳۔ جو انصاف و بے انصافی کے معاملات کو جتانیوالا اور ہدایت کرنیوالا ہے۔

۴۔ جو متحرک اور ساکن دُنیا کو وجود میں لانیوالا۔ روشن کرنے والا۔ یعنی ظاہر کرنیوالا ہے۔

۵۔ جو سب لوگوں سے تعریف کے لائق ہے۔ اور لائق مذمت نہیں۔

۶۔ جو راحت بخشتا ہے۔ وہ دیو ہے۔ یعنی جو راحت بالذّات ہے۔ اور دوسروں کو راحت بخشتا ہے۔ اور جس کو ذرا بھی دُکھ نہیں ہوتا ہے ❊

۷۔ جو مسرور ہے۔ وہ دیو ہے یعنی جو خود ہمیشہ سرور میں رہنے والا اور رنج سے آزاد ہے۔ اور دوسروں کو خوشی دینے والا اور دُکھوں سے چھڑانے والا ہے ❊

۸۔ جو سُلاتا ہے وہ دیو ہے۔ یعنی جو پرلے کے وقت عِلّت مادی کے اندر جیووُں کو

ओं शान्तिः शान्तिः शान्तिः اوم شانتی! شانتی!! شانتی!!! اس میں تین دفعہ لفظ شانتی کے آنے سے یہ مراد ہے کہ تکالیف ثلاثہ یعنی اس دنیا میں جو تین قسم کے دُکھ ہیں یعنی اول "ادھیاتمک" آتما (روح) اور جسم میں لاعلمی رغبت۔ نفرت۔ حماقت اور بخار وغیرہ بیماریوں سے تکلیف۔ دوم "آدی بھوتک" (دُشمن۔ شیر۔ سانپ وغیرہ سے جو ضرر پہنچتا ہے) سوم "آدی دیوک" (جو دکھ کہ کثرت بارش۔ سخت سردی اور سخت گرمی اور من اور حواس کی بے قراری سے ہوتا ہے)۔ ان تینوں قسم کی تکلیفوں سے آپ ہم لوگوں کو محفوظ کر کے راحت بخش کاموں میں ہمیشہ لگائے رکھئے کیونکہ آپ ہی سرور و عافیت مجسم ہیں۔ اور تمام دنیا کا انجام بخیر کرنے والے اور نیک چلن طلبگاروں کو عافیت (نجات) دینے والے ہیں۔ اسلئے آپ اپنی رحمت سے از خود سب کے دلوں میں اپنا جلوہ دکھائیے تاکہ سب دھرم پر چلکر اور ادھرم کو چھوڑ کر کامل راحت حاصل کریں۔ اور دُکھوں سے الگ رہیں ؛

۲۶- سُوریہ | یجر ۱۳-۴۶ : सूर्य आत्मा जगतस्तस्थुषश्च یجروید کے اس منتر کے مطابق دنیا میں جس قدر سانس لینے والے ذی روح و حرکت کرنے یعنی چلنے پھرنے والے جاندار ہیں۔ اور غیر متنفس یعنی بے جان اشیاء مثل زمین وغیرہ ہیں۔ چونکہ ایشور اُن سب کے اندر رہنے والا اور روشن بالذات اور سب کا روشن کرنے والا ہے۔ اس لئے اس کا نام سوریہ ہے۔

۲۷- آتما | अत सातत्यगमने "ات" (بلا مزاحمت گزر) سے لفظ آتما بنتا ہے جو (اندر) موجود ہووے۔ وہ آتما ہے۔ یعنی جو تمام ذی روح وغیرہ جگت میں بلافاصلہ موجود ہو رہا ہے ؛

۲۸- پرماتما | تمام جیوؤں کا عالم القلوب ہونے سے آتماؤں (بمعنی جیوؤں) و لطیف چیزوں سے بھی "پرم سوکھشم" (بدرجہ غایت لطیف) ہے۔ وہ پرماتما ہے۔ چونکہ وہ تمام جیوؤں سے افضل اور جیو پرکرتی و آکاش سے بھی بہت ہی لطیف ہے۔ اسلئے ایشور کا نام پرماتما ہے ؛

۲۹- پرمیشور | قدرت والے کو ایشور کہتے ہیں۔ جو قادروں میں "پرم" یعنی افضل ہے۔ وہ "پرمیشور" ہے۔ یعنی جو قدرت والوں سے بھی زیادہ قدرت والا ہے۔ جس کے برابر کوئی بھی نہیں۔ اس کا نام پرمیشور ہے ؛

منتر شنو مترہ میں شنّو لفظیت اُروکرم کے معنے

جو پرماتما لاانتہا طاقتوں والا۔ سب کا دوست (رفیق) خوشی و راحت کا دینے والا سب سے افضل۔ راحت بالذّات سکھ کی تعلیم دینے والا۔ کامل جلال و حشمت والا۔ اور اُس کے بخشنے والا ہے۔ وہ سب کا حاکم علم کا بخشنے والا اور سب میں وجود بالذّات پرمیشور ہے۔ وہ ہم کو امن و امان دینے والا ہو÷

منتر کے باقی حصّے کے معنے

नमो ब्रह्मणे नमस्ते वायो ارتھات: कायोस्ते ब्रह्मणे नमोस्ते

اِس میں वृह वृहि (वृद्धौ) مصادر برہ۔ برہیہ۔ بردھو (بالیدگی بڑھنا) سے لفظ ब्रह्म بنا ہے۔ جو سب پر حاکم۔ سب سے بڑا۔ اور لاانتہا طاقت رکھنے والا پرماتما ہے۔ اُس برہم کو ہم نمسکار کرتے ہیں۔

त्वमेव प्रत्यक्षम ब्रह्मासि: اے پرمیشور آپ ہی عالم القلوب (انتریامی) ہونے سے بالتحقیق "برہم" ہیں۔

त्वामेव प्रत्यक्षम् ब्रह्म वदिष्यामि میں آپ ہی کو پرتیکش برہم کہوں۔ کیونکہ آپ ہر جگہ موجود ہونے کی وجہ سے سب کے لئے قابل حصول ہیں÷

ऋतं वदिष्यामि جو آپ کا صحیح حکم ویدوں میں ہے۔ میں سب کو اِسی کا اپدیش کرونگا۔ اور خود بھی اسی پر عمل کرونگا÷

सत्यं वदिष्यामि سچ بولونگا۔ سچ مانونگا۔ اور سچ ہی عمل میں لاؤنگا۔

तन्मामवतु: پس آپ میری حفاظت کیجئے۔

तद्वक्तारमवतु آپ مجھ آپت۔ راست گو کی حفاظت کیجئے۔ تاکہ میری عقل آپ کے فرمانوں میں رہ کر اُلٹی کبھی نہ ہو۔ کیونکہ جو آپ کا فرمان ہے وہی دھرم اور جو اُس کے برعکس ہے۔ وہی ادھرم ہے۔

अवतु मामवतु वक्तारम میری حفاظت کیجئے۔ مجھ راست گو کی حفاظت کیجئے۔ یہ عبارت دوبارہ تاکیدی معنوں میں ہے۔ جیسے کوئی کسی کو کہے کہ تو گاؤں کو جا۔ جا۔ اُس میں دوبارہ فعل کے کہنے سے یہ مطلب نکلتا ہے۔ کہ تو گاؤں کو جلدی جا۔ اِسی طرح اِس موقعہ پر یہ مطلب ہے۔ کہ ضرور میری حفاظت کیجئے۔ یعنی میں ہمیشہ دھرم پر صحیح الاعتقاد اور ادھرم سے متنفر ہوں۔ مجھ پر ایسی مہربانی کیجئے۔ میں آپ کا بڑا اُپکار (احسان) مانونگا +

دہرماتماؤں کو قبول کرتا ہے۔ یا اُن سے قبول کیا جاتا ہے۔ اُس ایشور کا نام "ورن" ہے۔ یا علاوہ ازیں "ورن" نام افضل کا بھی ہے۔ چونکہ پرمیشور سب سے افضل ہے۔ اِس لئے اس کا نام "ورن" ہے ٭

۲۲۔ "اریما" गति प्रापणयोः مصدر ऋ (بمعنی حرکت و وصال) پر علامت यत् لگانے سے لفظ "اریہ" مشتق ہوتا ہے۔ اور مصدر माङ् माने بمعنی تعظیم کے ماقبل لفظ "اریہ" آکر اس پر علامت कनिन् لگانے سے اریما کا اشتقاق ہوتا ہے۔ جو "سوامی" یعنی انصاف کرنے والوں کو عزت بخشتا ہے۔ اس کو "اریما" کہا گیا ہے ٭

چونکہ پرمیشور سچے انصاف کرنے والے آدمیوں کو عزت بخشتا ہے۔ اور گناہ اور ثواب کرنے والوں کیلئے گناہ اور ثواب کے صحیح صحیح نتائج کا بطریق مناسب انتظام کرتا ہے اس لئے اُس پرمیشور کا نام "اریما" ہے ٭

دیکھو لفظ نمبر ۱- اندر۔ मصدر इदि परमैश्वर्ये مصدر: इदि "ادی" (جاہ و حشمت) پر علامت "رن" لگانے سے لفظ اندر مشتق ہوتا ہے۔ چونکہ کامل جاہ و حشمت رکھنے والا پرمیشور ہی ہے۔ اِس لئے اس کو اندر بھی کہتے ہیں ٭

۲۳۔ برہسپتی۔ مصدر पा रक्षणे "پا" (حفاظت و پرورش) کے پہلے لفظ बृहत् برہت آکر اس پر علامت डति : اتی لگاکر "برہت" کے "ت" کا حذف ہوا سُڈ "ایزاد ہونے سے لفظ "برہسپتی" بنتا ہے۔ جو بڑی بڑی چیزوں یعنی آکاش وغیرہ کا "پتی" مالک اور حفاظت و پرورش کرنے والا ہے۔ وہ "برہسپتی" کہلاتا ہے۔ چونکہ پرمیشور بڑوں سے بھی بڑا اور بڑی بڑی چیزوں مثل آکاش وغیرہ برہمانڈوں کا مالک ہے۔ اِس لئے اس کا نام "برہسپتی" ہے ٭

۲۴۔ وشنو۔ विष्लृ व्याप्तौ مصدر: विष् "وشلری" (سب جگہ موجود ہے) پر نُ علامت "نو" لگانے سے لفظ "وشنو" مشتق ہوا ہے۔ جو متحرک و ساکن عالم میں سب جگہ موجود ہے۔ وہ وشنو ہے چونکہ پرماتما متحرک و غیر متحرک دُنیا میں ہر جگہ موجود ہے۔ اِس لئے اُس کا نام "وشنو" ہے ٭

۲۵۔ اُرُوکرم۔ उरु "اُرُو" (عظیم) क्रम "کرم" (طاقت) جو عظیم طاقت والا ہے وہ "اُروکرم" ہے۔ پس بے انتہا طاقتوں والا ہونے سے پرماتما کا نام "اُروکرم" ہے ٭

ہوا نہ ہے اور نہ ہوگا۔ جب برابر نہیں۔ تو بڑا کیونکر کوئی ہو سکتا ہے۔ جیسے پرمیشور کی سچائی انصاف رحم کامل قدرت اور کامل علم وغیرہ بے شمار صفتیں ہیں۔ ویسی دیگر کسی بیجان یا جاندار کی نہیں ہیں۔ جو چیز سچ ہے۔ اس کے صفت فعل اور خواص بھی سچ ہوتے ہیں۔ اس واسطے انسانوں کو واجب ہے کہ محض پرمیشور کی ثنا ر مناجات اور عبادت کریں۔ اس سے غیر کی کبھی نہ کریں۔ کیونکہ برہما وشنو مہادیو نامی۔ پچھلے نیک نہاد فاضل اور دیت دانو وغیرہ ادنیٰ لوگ اور دیگر عام لوگوں نے بھی پرمیشور ہی میں اعتقاد رکھ کے اسی کی ثناء مناجات اور عبادت کی ہے۔ اس سے غیر کی نہیں کی۔ ویسا ہی ہم سب کو عمل میں لانا واجب ہے۔ اس پر مزید غور مکتی اور اُپاسنا کے بیان میں کیا جائے گا ؂

سوال۔ مِتر وغیرہ ناموں سے دوست اور اِندر وغیرہ دیوتاؤں کا عام اطلاق دیکھے جانے کے باعث انہیں کے معنے لینے چاہئیں ؂

جواب۔ اس موقعہ پر ان کو مفہوم سمجھنا واجب نہیں۔ کیونکہ جو آدمی کسی کا دوست ہے، وہی دوسرے کا دشمن اور کسی سے بے تعلق بھی دیکھا جاتا ہے۔ اس وجہ سے لغوی معنوں میں دوست وغیرہ مفہوم نہیں ہو سکتے۔ مگر چونکہ پرمیشور تمام دُنیا کا یقیناً دوست ہے۔ اور وہ نہ تو کسی کا دشمن ہے اور نہ کسی سے بے تعلق ہے۔ نیز اس سے غیر کوئی جیو بھی ہرگز ہرگز اس قسم کا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس موقعہ پر پرماتما ہی مفہوم ہوتا ہے۔ البتہ اصطلاحی یا مرادی معنوں میں مِتر وغیرہ الفاظ سے دوست وغیرہ آدمیوں کی مراد لی جاتی ہے ؂

۲۰۔ "مِتر" ञिमिदा स्नेहने "مِدا" بمعنی محبت وچکناہٹ پر "انادی" علامت क्त्र پرتیہ کے لگانے سے لفظ مِتر مشتق ہوتا ہے چونکہ وہ سب سے محبت کرکے۔ اور سب کے لئے محبت کے لائق ہے۔ اس لئے اس پرمیشور کا نام "مِتر" ہے ؂

۲۱۔ ورن वृञ् वरणे ईप्सायाम् مصادر "وری" بمعنی قبول کرنا اور "ور" بمعنی خواہش حصول پر "انادی" علامت उनन् "اونم" کے لگانے سے لفظ "ورُن" کا اشتقاق ہوتا ہے جو سب نیکوکار مکتی کی خواہش رکھنے والے دھرماتماؤں کو قبول کرتا ہے۔ جن کے حصول کی خواہش نیکوکار مکتی کی خواہش رکھنے والے دھرماتما کرتے ہیں۔ اس پرمیشور کو "ورُن" کہتے ہیں۔ پس جو آتما سے وصال پائے ہوئے عالم نیکوکار مکتی کی خواہش کرنیوالے۔ مکت یافتہ اور

वा गति गन्धनयोः مصدر "وا" بمعنی گتی (حرکت ۔ علم ۔ حصول و اگندھنم) فنا سے لفظ "وایو" مشتق ہے۔ چونکہ وہ متحرک اور ساکن جہان کو قائم اور زندہ رکھتا اور فنا کرتا ہے اور تمام قادروں سے قادر ہے۔ اس لئے اس پرمیشور کا نام "وایو" ہے ؛

तिज निशाने مصدر "تج" بمعنی جلال سے لفظ "تیجہ" اور اس پر حروف تدھت لگانے سے لفظ "تیجس" مشتق ہے۔ جو تجلّی بالذّات اور سورج وغیرہ روشن دنیاؤں کا روشن یا اظہار کرنے والا ہے۔ اس ایشور کا نام "تیجس" ہے۔ ایسے ایسے نام حرف उ (اُ) سے مفہوم ہوتے ہیں ؛

ईश ऐश्वर्ये مصدر ایش (شوکت و حشمت) سے لفظ "ایشور" مشتق ہوا ہے

ج म سے جو "ایشور" وغیرہ مراد ہے اُنکے معنے

स ईष्टे स ऐश्वर्य वान् वर्तते स ईश्वरः جو تمام شوکت و حشمت کے ساتھ موجود ہو۔ اس کو ایشور کہتے ہیں۔ چونکہ اس کا علم سچا۔ بے خطا اور اس کا جلال و حشمت لا انتہا ہے۔ اس وجہ سے اس پرماتما کا نام ایشور ہے

दो अव खंडी مصدر "دو" بمعنی شکست سے अदिति "ادتی" اور اس پر حرف تدھت لگانے سے आदित्य "آدتیہ" مشتق ہوتا ہے۔ جس کا ناش نہیں ہوتا۔ وہ "ادتی" ہے۔ ادتی پر अ ایزاد کرنے سے "آدتیہ" ہوا۔ جو کبھی فنا نہ ہو۔ اس ایشور کا نام آدتیہ ہے

ज्ञा अवबोधने مصدر ज्ञा جیا بمعنی جاننا کے پہلے प्र "پر" آنے سے प्राज्ञ پراجیہ لفظ مشتق ہوا ہے جو متحرک اور ساکن دنیا کے بیوہار کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہے۔ وہ "پرجنیہ" اور اس پر (ا) حرف زاید لگا کر "پراجنیہ" بنتا ہے۔ چونکہ وہ بے خطا علم سے متحرک و ساکن جگت کے بیوہار کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہے۔ اس وجہ سے ایشور کا نام "پراجنیہ" ہے۔ ایسے ایسے ناموں کے معنی म "م" سے مفہوم ہوتے ہیں۔ جیسے اس جگہ (اوم) کے ایک ایک حرف سے تین تین معنوں کی تشریح کی گئی ہے۔ ویسے ہی اس سے ایشور کے دیگر ناموں کے معنی بھی پیدا ہوتے ہیں ؛

منتر کے دیگر لفظوں سے بھی پرمیشور مراد ہے نہ کہ دیوتا

۴۔ शन्नो मित्रः "شنو مترہ" الخ میں مترو غیرہ پرمیشور کے نام ہیں۔ کیونکہ حمد و ثنا مناجات اور عبادت افضل کی ہی کی جاتی ہے۔ اور افضل ان کو کہتے ہیں۔ جو اوصاف فعل ۔ خواص ۔ اور سچائی میں سب سے برتر ہوں۔ اور ان میں بھی جو سب سے اعلیٰ ہے اس کو پرمیشور کہتے ہیں۔ جس کے برابر نہ کوئی

۴) "کوپ" कूप لگنے سے لفظ "وراٹ" مشتق ہوتا ہے۔ بوقلموں یعنی بہت اقسام کی دُنیا کو روشن کرنیکے باعث لفظ "وراٹ" سے پرمیشور مفہوم ہوتا ہے

अञ्चु गतिपूजनयोः "اینچو" بمعنی گتی اور پوجن کے ہیں۔ अग, اگ अगि, اگ इण् गत्यर्थ "ان" یہ گتی کے معنی والے مصدر ہیں۔ ان سے لفظ اگنی مشتق ہوتا ہے ٭

गतेस्त्रयोऽर्थाः گتی کے تین معنی ہیں (۱) علم (۲) حرکت (۳) حصول اور پوجن کے معنی ستکار و پرستش کے ہیں۔ اس لئے علم مطلق۔ ہمہ دان۔ جاننے۔ حاصل کرنے۔ اور پرستش کے قابل ہونے کی وجہ سے پرمیشور کا نام "اگنی" ہے ٭

(विश प्रवेशने) وِش کے معنی دخول کے ہیں اس مصدر विश से "وشو" لفظ مشتق ہوتا ہے جس میں فلک وغیرہ سب موجودات داخل ہو رہے ہیں یا جو ان سب میں موجود ہونیکے باعث داخل ہے اس بنا پر وہ "وشو" کہلاتا ہے

ایسے ایسے نام حرف अकार "ا" سے مفہوم ہوتے ہیں ٭ ज्योतिर्वै

हिरण्यं तेजो वै हिरण्यमित्यैतरेये शतपथे च ब्राह्मणे॥

(ب) ق سے جو ہرنیہ گربھ "سوالو" وغیرہ مراد ہے انکے معنی	ارتھ۔ ہرنیہ روشنی ہے۔ ہرنیہ تجلی ہے ٭ یہ ایتری اور شت پتھ برہمن کا قول ہے ٭

ترجمہ۔ (جو "ہرنیوں" یعنی آفتاب وغیرہ تجلی چیزوں کا "گربھ" یعنی علت فاعلی اور سہارا ہے وہ ہرنیہ گربھ ہے) جس میں آفتاب وغیرہ روشن کرتے پیدا ہوکر اس کے سہارے رہتے ہیں۔ یا جو آفتاب وغیرہ روشن چیزوں کا بطور رحم یعنی جائے پیدائش و قیام ہے۔ اس وجہ سے اس پرمیشور کا نام "ہرنیہ گربھ" ہے۔ اس میں یجر وید کے منتر کا حوالہ دیا جاتا ہے۔

हिरण्यगर्भः समवर्त्तताग्रे भूतस्य जातः पतिरेक आसीत्
स दाधार पृथिवीं द्यामुतेमां कस्मै देवाय हविषा विधेम॥
यजु॰ अ॰ १३ मं॰ ४

یجو ۱۳ - ۴

(جو اپنے آپ کو خود ظاہر کرنیوالا اور جو سورج و چاند وغیرہ کو پیدا کرکے قائم رکھنے والا۔ اور جو تمام مخلوقات کا ایک ہی مالک اعلیٰ تھا۔ جو سب جگت کے پیدا ہونیسے پہلے موجود تھا۔ وُہی ان روشن وغیر روشن کُروں کو سہارا دیئے ہوئے ہے۔ ہم لوگ اس سرور بالذات۔ پاک حاصل کرنے کے قابل پرمیشور کی یوگ اور پریم (ریاضت و محبت) سے عبادت (بھگتی) کریں۔

(مترجم) ایسے موقعوں پر ہرنیہ گربھ سے پرمیشور کا ہی مفہوم ہوتا ہے"

۱۴ - یعنی جہاں کہیں حمد و ثنا و مناجات (عبادت) کا ذکر ہو - یا عالم کل - موجود کل - پاک قدیم - خالق کل وغیرہ صفتوں کا بیان آئے - وہاں ان ناموں سے پرمیشور کے معنی لئے جاتے ہیں اور جہاں ایسی عبادت آئے

ورات - وغیرہ نام شاستروں میں دنیوی چیزوں کے لئے

ततो विराडजायत विराजो अधि पूरुषः श्रोत्राद्वायुश्च प्राणश्च मुखादग्निरजायत । तेन देवा अयजन्त । पद्भ्यां भूमिरथो पुरः ॥ यजुः अ० ३१ ॥

तस्माद्वा एतस्मादात्मन आकाशः सम्भूतः आकाशा-द्वायुः । वायोरग्निः । अग्नेरापः अद्भ्यः पृथिवी । पृथिव्या ओषधयः । ओषधिभ्योऽन्नम् । अन्नाद्रेतः । रेतसः पुरुषः । स वा एष पुरुषोऽन्नरसमयः ॥ [ब्रह्मा० वल्ली अ० १]

یہ تیتریہ اپنشد برہمانند ولی انوواک اول کا قول ہے - ایسے حوالہ جات میں "ورات" "پرش" "دیو" "آکاش" "وایو" "اگنی" "جل" "بھومی" وغیرہ نام دنیوی چیزوں کے آتے ہیں کیونکہ جہاں موقعہ پر پیدائش قیام فنا کا ذکر ہو - یا کم علم - بیجان دکھائی دینے والے وغیرہ اوصاف بھی لکھے ہوں - وہاں پرمیشور کے معنی نہیں لئے جاتے وہ پیدا ہونے وغیرہ کی قید سے بری ہے اور مندرجہ بالا منتروں میں پیدائش وغیرہ پائی جاتی ہے - اس وجہ سے یہاں "ورات" وغیرہ ناموں سے پرماتما مفہوم نہیں ہوتا - بلکہ دنیوی اشیا مفہوم ہوتی ہیں - پس جس جس موقعہ پر ہمہ دانی وغیرہ کے اوصاف پائے جاویں - اس اس موقعہ پر پرماتما - اور جہاں خواہش - نفرت - جدوجہد - راحت - رنج اور ناقص العلم وغیرہ کے اوصاف ہوں - وہاں جیو (روح) کے معنی لئے جاتے ہیں - ایسا ہی ہر جگہ سمجھنا چاہیئے - کیونکہ پرمیشور نہ کبھی جنم لیتا ہے اور نہ مرتا ہے - اس لئے ورات وغیرہ ناموں سے بسبب پیدائش وغیرہ اوصاف کے دنیا کی بیجان اور جیو وغیرہ اشیا کے معنے لئے جانے واجب ہیں - نہ کہ پرمیشور کے ۞

اب جس طریق پر "ورات" وغیرہ ناموں سے پرمیشور مفہوم ہوتا ہے - وہ طریق ذیل کے حوالوں سے بتایا جاتا ہے ۞

لفظ "اوم" کی تشریح ۳۷ سے جو "ورات" وغیرہ مراد لی جاتی ہے - ان کے معنے "اوم" کے معنی - مصدر राजृ दीप्तौ "راجری" بمعنی روشن پر جس کے ماقبل حرف वि "وی" آیا ہے علامت क्विप

مراقبہ (یوگ سمادھی) میں قائم شدہ عقل سے جاننے کے لائق ہے۔ اس کو "پرم پُرش" جاننا چاہیئے (منو ۱۲-۱۲۲) ؛

۴۔ اگنی ۵۔ منو ۶۔ اِندر ۷۔ پران

۶۔ روشن بالذات ہونے سے "اگنی" علم بالذات ہونے سے "منو" سب کی پرورش کرنے اور سب سے اعلیٰ شوکت و حشمت والا ہونیکے باعث "اندر" سب کی زندگی کی بُنیاد ہونیکے باعث "پران" اور سب جگہ یکساں موجود ہونیکے باعث "برہم" پرمیشور کا نام ہے (منو ۱۲-۱۲۳)

۸۔ برہما۔ ۹۔ اکھشر ۱۰۔ وشنو۔ ۱۱ سوراٹ ۱۲۔ رُدر ۱۳۔ کال اگنی ۱۴۔ شو

۷۔ تمام جہان کے بنانیکے باعث "برہما" ہر جگہ موجود ہونیکے باعث "وشنو" بدچلنوں کو سزا دیکر رُلانے کے باعث "رُدر" سرور بالذات اور سب کا انجام بخیر کرنیوالا ہونیکے باعث "شو" پرمیشور کا نام ہے) ؛

अक्षर "اکھشر" یعنی ہر جگہ موجود بذاتہ و غیر فانی स्वराट् "سوراٹ" یعنی تجلی بالذات कालाग्नि "پرلے" (خاتمہ دُنیا) پر سب کا فنا کرنیوالا بلکہ زمانہ کا بھی خاتمہ کرنیوالا ہے اسلئے پرمیشور کا نام "کال اگنی" ہے इन्द्र मित्र جو ایک لاثانی ذات واجب الوجود "برہم" ہے "اِندر" وغیرہ سب نام اُسی کے ہیں (کیولیہ اُپنشد)

۱۵۔ دِویہ ۱۶۔ سوپرن ۱۷۔ گرتمان ۱۸۔ ماتر شوا

दिव्य دِویہ جو مادہ وغیرہ موجودات میں موجود ہے सुपर्णो "سپرن" جس کے پرورش کرنا اور مکمل کرنا کام ہیں गुरुत्मान "گرتمان" جو بذاتِ خود عظیم الشان ہے मातरिश्वा "ماترشوا" یعنی جو "وایو" کی طرح بیحد طاقتور ہے اسیواسطے "دِویہ" "سوپرن" "گرتمان" اور "ماترشوا" پرماتما کے نام ہیں۔ باقی ناموں کے معنی آگے لکھے جائیں گے (رگوید منڈل ۱۔ انوواک ۲۲۔ سوکت ۱۶۴ منتر ۴۶) ؛

۱۹۔ بھومی

भूमिरसि ۰ اس (پرمیشور) میں تمام جاندار و نکے قائم ہونیکی وجہ سے پرمیشور کا نام "بھومی" ہے ؛

(۱۰) इन्द्रो मह्ना ۰ اس منتر میں "اندر" پرمیشور کا ہی نام ہے۔ اسیواسطے یہ حوالہ لکھا گیا ہے ؛

(۱۱) प्राणाय جیسے "پران" کے اختیار میں تمام جسم اور حواس ہوتے ہیں۔ ویسے پرمیشور کے قابو میں تمام جہان رہتا ہے ایسے ایسے حوالوں کے ٹھیک معنے جاننے پر ان ناموں سے پرمیشور ہی مفہوم ہوتا ہے۔ کیونکہ "اوم" اور "اگنی" وغیرہ ناموں کے مقدم معنی سے پرمیشور ہی مفہوم ہوتا ہے چنانچہ ویاکرن۔ نرکت۔ برہمن گرنتھ۔ سوتر وغیرہ رشی منیوں کی شرحوں سے پرمیشور کا مفہوم ہونا پایا جاتا ہے۔ سب کو یہی مراد لینی واجب ہے۔ مگر واضح ہو کہ "اوم" تو فقط پرماتما ہی کا نام ہے اور اگنی وغیرہ سے پرمیشور کے معنی سلسلہ مضمون اور بیان کی ہوئی صفتوں کے لحاظ سے لئے جاتے ہیں ؛

भूरसि भूमिरस्यदितिरसि विश्वस्य भुवनस्य धर्त्री।
पृथिवीं यच्छ पृथिवीं दृंहपृथिवीं मा हिंसीः ॥ ९ ॥

इन्द्रो मह्ना रोदसी पप्रथच्छव इन्द्रः सूर्यमरोचयत्।
इन्द्रे ह विश्वा भुवनानि येमिर इन्द्रे स्वानास इन्दवः ॥१०
प्राणाय नमो यस्य सर्वमिदं वशे। यो भूतः सर्वस्येश्वरो
यस्मिन्त्सर्वं प्रतिष्ठितम् ॥ ११ ॥ अथ० का० ११ । अ० २ । सू०
४ । मं० १ ॥

پرمیشور کے صفاتی ناموں میں سے ایک سَو ناموں کی تشریح

ترجمہ - اس موقعہ پر ان حوالوں کے لکھنے کا مقصد یہی ہے کہ جو ایسے ایسے موقعوں پر لفظ "اوم" وغیرہ ناموں سے پرماتما مفہوم ہوتا ہے وہ دکھایا جائے۔ نیز یہ کہ پرمیشور کا کوئی بھی نام بے معنی نہیں ہے۔ جیسے کہ دنیا میں مفلس وغیرہ کے نام دھن پتی وغیرہ ہوتے ہیں۔ گویا یہ نام کسی موقعہ پر گُن کہیں کرم اور کہیں سبھاؤ کے لحاظ سے آتے ہیں۔ یعنی "اوم" وغیرہ نام بامعنی ہوتے ہیں ٭

(۱) اوم (۲) کھم (۳) برہم

(۱) حفاظت کرنے کے باعث "اوم" مثلِ خلاء محیط ہونیکے باعث "کھم" اور سب سے بڑا ہونیکے باعث "برہم" نام ایشور کا ہے (یجر وید - ۴۰ - ۱۷)

اوم پرمیشور کا نام ہے اس کے لئے سب شاستروں کے حوالے

(۲) "اوم" جس کا نام ہے اور جو کبھی فنا نہیں ہوتا۔ اسی کی عبادت کرنی واجب ہے۔ اور کسی کی نہیں (چھاندوگیہ اُپنشد) ٭

(۳) سب وید وغیرہ شاستروں میں پرمیشور کا افضل اور ذاتی نام "اوم" کہا گیا ہے۔ اور سب نام صفاتی ہیں (مانڈوکیہ اُپنشد منتر ۱) ٭

(۴) کیونکہ سب وید اور دھرم پر چلنے کی ریاضتیں جس کا ذکر اور تعظیم کرتی ہیں اور جسکے حاصل کرنے کی خاطر برہم چریہ آشرم کیا جاتا ہے۔ اس کا نام "اوم" ہے (کٹھ اُپنشد ولی ۲ منتر ۱۵)

(۵) جو سب کا ہدایت کرنیوالا لطیف سے لطیف تجلّی بالذات (ظاہر بالذات) اور

اس کا مالک اس پر خفا ہو کر کہیگا۔ کہ تو بے عقل آدمی ہے۔ سیر کے وقت نمک اور کھانے کے وقت گھوڑا لانیسے کیا مطلب تھا۔ تو منشا اور موقع کو نہیں سمجھتا۔ ورنہ جس موقعہ پر جو چیز لانی چاہیئے تھی۔ اسی کو لاتا۔ منشائے کلام کو سمجھنا لازمی تھا۔ جو تو نے نہیں کیا تو بیوقوف ہے۔ میرے پاس سے نکل جا۔ اس سے ثابت ہوا کہ جہاں جس معنی کو لینا واجب ہو وہاں اسی کو لینا چاہیئے۔ ایسی حالتوں میں ہم کو اور آپ سب کو ایسا ہی ماننا اور عمل میں لانا چاہیئے ؞

اوم پرمیشور کے معنوں میں

ओ३म् खम्ब्रह्म ॥ १ ॥ यजुः अ० ४० मं० १७ ॥

یجر وید ادھیائے ۴۰ منتر ۱۷

دیکھئے ویدوں میں ایسے ایسے موقعوں پر "اوم" وغیرہ پرمیشور کے نام آتے ہیں۔

چھاندوگیہ اپنشد منتر ۱

ओमित्येतदक्षरमुद्गीथमुपासीत ॥ २ ॥ छान्दोग्य उपनिषत् ओमित्येतदक्षरमिदं सर्वं तस्योपव्याख्यानम् ॥ ३ ॥ माण्डूक्य सर्वे वेदा यत्पदमामनन्ति तपांसि सर्वाणि च यद्वदन्ति । यदिच्छन्तो ब्रह्मचर्यं चरन्ति तत्ते पदं संग्रहेण ब्रवीम्योमित्येतत् ॥ ४ ॥ कठोपनिषद् (वल्ली २ । मं० १५)

प्रशासितारं सर्वेषामणीयांसमणोरपि ।
रुक्माभं स्वप्नधीगम्यं विद्यात्तं पुरुषं परम् ॥ ५ ॥
एतमेके वदन्त्यग्निं मनुमन्ये प्रजापतिम् ।
इन्द्रमेके परे प्राणमपरे ब्रह्म शाश्वतम् ॥ ६ ॥

मनु० अ० १२ [श्लो० १२२ । १२३]

स ब्रह्मा स विष्णुः स रुद्रस्स शिवस्सोऽक्षरस्स परमः स्वराट् । स इन्द्रस्स कालाग्निस्स चन्द्रमा ॥ ७ ॥ कैवल्य उपनिषत् ॥ इन्द्रं मित्रं वरुणमग्निमाहुरथो दिव्यस्स सुपर्णो गरुत्मान् । एकं सद्विप्रा बहुधा वदन्त्यग्निं यमं मातरिश्वानमाहुः ॥ ८ ॥ ऋ० मं० १ । सू० १६४ । मं० ४६ ॥

سیاق کلام اور صفات مبینہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ فلاں نام سے مراد پرمیشور ہے یا کچھ اور

سوال۔ "ورات" وغیرہ نام پرمیشور کے سوا اور چیزوں کے بتانے والے کیوں نہیں؟ کائنات مثل "خاک" وغیرہ عناصر اِندر وغیرہ دیوتا اور علم طب (حکمت) میں سونٹھ وغیرہ دواؤں کے بھی یہ نام ہیں یا نہیں؟

جواب۔ ہیں۔ لیکن پرمیشور کے بھی ہیں۔

سوال۔ ان ناموں سے محض دیوتا وغیرہ مراد لیتے ہو یا نہیں؟

جواب۔ ایسی مراد لینے کے لئے آپ کے پاس کیا ثبوت ہے؟

سوال۔ سب دیوتا مشہور و معروف ہیں۔ اور فضیلت رکھنے والے بھی ہیں۔ اس لئے ان کے معنے لیتا ہوں۔

جواب۔ کیا پرمیشور غیر مشہور ہے۔ اور کیا اس سے زیادہ بھی کوئی فضیلت رکھتا ہے۔ پھر پرمیشور کے بھی یہ نام کیوں نہیں مانتے؟ جب پرمیشور غیر مشہور نہیں اور نہ کوئی اسکے برابر ہے۔ تو اس سے زیادہ فضیلت کوئی کیونکر رکھ سکیگا۔ اِسلئے آپ کا یہ قول درست نہیں کیونکہ آپ کے اس قول میں بہت سے نقص موجود ہیں۔ مثلاً

"उपस्थितं परित्यज्यानुपस्थितं याचत इति बाधितन्यायः

حاصل کو چھوڑ کر غیر حاصل کی آرزو کرنا جہالت ہے (مترجم)

کسی نے کسی کے سامنے کھانا رکھ کر کے کہا کہ آپ کھانا کھایئے۔ اگر وہ اس کو چھوڑ کر غیر میسّر خوراک کیواسطے جہاں تہاں پھرے تو اس کو عقلمند نہیں جاننا چاہیئے کیونکہ وہ موجود یعنی حاصل شدہ چیز کو چھوڑ کر غیر موجود یعنی غیر میسّر چیز کے لئے کوشش کرتا ہے پس جیسے وہ شخص عقلمند نہیں۔ ویسا ہی آپکا قول ٹھیرا۔ کیونکہ آپ جو ان "ورات" وغیرہ ناموں سے مشہور اور مختلف پرمانوں (ثبوتوں) سے ثابت شدہ پرمیشور اور برہمانڈ وغیرہ موجودات کو چھوڑ کر ناممکن اور غیر موجود دیوتا وغیرہ کے معنے لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس میں کوئی بھی ثبوت یا دلیل نہیں اگر آپ ایسا کہیں کہ . . . . جہاں جس کا مضمون ہے وہاں اسی کے معنے لینے واجب ہیں مثلاً کسی نے کسی سے کہا "हे भृत्य ! त्वं सैन्धवमानय" یعنی "اے نوکر! تو سیندھو لے آ"۔ تو اس کو وقت اور منشا کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ "سیندھو" دو چیزوں کا نام ہے۔ ایک گھوڑے کا اور دوسرا نمک کا۔ اگر مالک کی روانگی (سیر وغیرہ) کا وقت ہو تو گھوڑا۔ اور اگر کھانے کا وقت ہو تو نمک لانا واجب ہے۔ لیکن اگر سیر کے وقت نمک اور کھانے کے وقت گھوڑا لاوے۔ تو

اوم

ستیارتھ پرکاش

پہلا باب

پرماتما کے نام

ओ३म् शन्नो मित्रः शं वरुणः शन्नो भवत्वर्यमा । शन्न
इन्द्रो बृहस्पतिः शन्नो विष्णुरुरुक्रमः ॥ नमो ब्रह्मणे नमस्ते
वायो त्वमेव प्रत्यक्षं ब्रह्मासि । त्वमेव प्रत्यक्षं ब्रह्म वदिष्यामि
ऋतं वदिष्यामि सत्यं वदिष्यामि तन्मामवतु तद्वक्तारमवतु ।
अवतु मामवतु वक्तारम् ॥ ओ३म् शान्तिश्शान्तिश्शान्तिः ॥१॥

تیتری اپنشد انو واک پہلا

اوم کی تشریح ओ३म ‎یہ لفظ "اوم" پرمیشور کا سب سے اعلیٰ نام ہے کیونکہ اسمیں (ا) अ (اُ) उ (م) म تین حروف ملکر جو "اوم" بنا ہے اس ایک نام میں پرمیشور کے بہت نام آجاتے ہیں مثلاً अ (ا) سے "وراٹ" "اگنی" اور "وشو" وغیرہ उ (اُ) سے "ہرنیہ گربھ" "وایو" اور "تیجس" وغیرہ म (م) سے "ایشور" "آدتیہ" اور "پراجنہ" وغیرہ ناموں کا مفہوم ہوتا ہے اس کی وید وغیرہ ست شاستروں میں اس طرح صاف صاف تشریح کی گئی ہے کہ سلسلہ مضمون کے لحاظ سے یہ سب نام پرمیشور ہی کے ہیں ۔

۲۔ یوگیتا (قابلیت و مناسبت) وہ ہوتی ہے۔ جس سے جو ہو سکے۔ جیسے پانی سے سینچنا۔
۳۔ آستی (اجزائے کلام کا باہمی تعلق) یعنی جس لفظ اور فقرہ کے ساتھ جس کا تعلق ہو۔ اس کو اس کے نزدیک بولنا یا لکھنا۔
۴۔ تات پریہ (نفس کلام یا مدعا) متکلم کا کلام۔ یا اس کی تحریر جس سے متعلق ہو۔ اس قول یا تحریر کو اسی پر لگانا۔

سچ کی تحقیق میں روک
۱۸۔ بہت سے لوگ ایسے ضدی اور متمرد ہوتے ہیں کہ خود متکلم کے منشا کے خلاف تاویل کیا کرتے ہیں۔ خاصکر اہل مذاہب۔ کیونکہ مذہب کی حمایت میں انکی عقل تاریکی میں پھنسکر جاتی رہتی ہے۔ اسلئے جیسا میں پران جینیوں کی کتابوں۔ انجیل اور قرآن کو پہلے ہی بری نظر سے نہ دیکھ کر ان کی خوبی کو مانتا۔ نقصوں کو ترک کرتا۔ اور دیگر سب لوگوں کی بہتری کے لئے کوشش کرتا ہوں۔ ویسا ہی سب کو کرنا واجب ہے۔

مذہب کے نقص بیان کرنے سے غرض
۱۹۔ ان مذہبوں کے تھوڑے تھوڑے ہی نقص ظاہر کئے ہیں۔ جنکو دیکھ کر لوگ حق و ناحق کی تحقیقات کر سکیں۔ اور سچ کو اختیار کرنے اور جھوٹ کو چھوڑنے چھڑانے پر قادر ہوں۔ کیونکہ بہکا کر انسانوں میں اختلاف ڈالنا اور ایک دوسرے کو دشمن بنا کر لڑانا عالموں کی عادت سے بعید ہے۔

عقلمند مصنف کا منشا سمجھ لیں گے
۲۰۔ اگرچہ (اغلب ہے کہ) اس کتاب کو دیکھ کر بے علم لوگ الٹا ہی خیال کرینگے۔ تاہم عقلمند اس کا مطلب ٹھیک ٹھیک سمجھیں گے۔ اس لئے میں اپنی محنت کو بارآور سمجھتا ہوں۔ اور اپنے خیالات سب صاحبان کے روبرو پیش کرتا ہوں وہ اس کو دیکھ دکھا کر میری محنت کو سپھل کریں۔ کیونکہ تعصب کو چھوڑ سچائی کو ظاہر کرنا میرا اور سب صاحبوں کا عین فرض ہے۔

ہمہ جا موجود۔ سب کو جاننے والا۔ سچدانند پرماتما اپنی رحمت سے اس منشا کو عام لوگوں میں پھیلائے۔ اور ہمیشہ کے لئے قائم رکھے۔ معزز عقلمندوں کے روبرو زیادہ طوالت کی ضرورت نہیں۔

تمہید ختم ہوئی

(سوامی) دیانند سرسوتی
مقام مہارانا جی کا اودے پور
ماہ بھادوں شکل پکش سمت ۱۹۳۹

کی مشرح تحقیقات بارہویں باب میں دیکھ لیجئے ؂

جینی اپنی کتابیں ظاہر نہیں کرتے

۱۳۔ جینیوں کی کتابوں میں لاکھوں نقص اس قسم کے ہیں۔ کہ جن کو بار بار دُہرایا گیا ہے۔ ان کی یہ بھی عادت ہے کہ جو اپنی کتاب دُوسرے مت والے کے پاس ہو یا چھپ گئی ہو۔ تو بعض اس کو غیر مستند کہہ دیتے ہیں۔ یہ بات ان کی فضول ہے کیونکہ جس کو کوئی مانے اور کوئی نہ مانے۔ وہ کتاب جین مت سے باہر نہیں ہوسکتی۔ البتہ جس کو کوئی بھی نہ مانے اور نہ کبھی کسی جینی نے مانی ہو۔ وہ قابل تسلیم نہیں ہوسکتی لیکن ایسی کوئی کتاب نہیں ہے کہ جسکو کوئی بھی جینی نہ مانتا ہو۔ اس لئے جس کتاب کو جو مانتا ہوگا اس کتاب کے مضمون کے متعلق تردید یا تائید بھی اسی کیلئے سمجھی جائیگی لیکن کتنے ہی آدمی ایسے بھی ہیں کہ کتاب کو مانتے اور جانتے تو ہیں۔ مگر پھر بھی سبھا اور مباحثہ میں بدل جاتے ہیں اسی وجہ سے جین لوگ اپنی کتابوں کو چھپا کر رکھتے ہیں۔ نہ دوسرے مذہب والے کو دیتے ہیں۔ نہ سُناتے اور نہ پڑھاتے ہیں۔ کیونکہ ان میں ایسی ایسی ناممکن باتیں بھری پڑی ہیں۔ کہ جن کا جواب جینیوں میں سے کوئی بھی نہیں دے سکتا۔ جھوٹ بات کو چھوڑ دینا ہی جواب ہے ؂

تیرہویں باب میں عیسائیت

۱۴۔ تیرہویں باب میں عیسائیوں کے مت کا بیان ہے یہ لوگ بائیبل کو اپنی مذہبی کتاب مانتے ہیں۔ ان کے مفصل حالات اسی تیرہویں باب میں دیکھئے ؂

چودہویں باب میں اسلام

۱۵۔ چودہویں باب میں مسلمانوں کے مت کا ذکر ہے یہ لوگ قرآن کو اپنے مذہب کی بنیادی کتاب مانتے ہیں۔ ان کا حال بھی چودہویں باب میں دیکھئے ؂

اخیر میں ویدک سدھانت

۱۶۔ اس کے بعد ویدک دھرم کے بارے میں لکھا ہے ؂

منشا کلام سمجھنا

۱۷۔ جو شخص (اس کتاب کو) مصنف کے متذکرہ بالا منشا کے خلاف منصوبوں سے دیکھیگا۔ اس کو مطلب حاصل نہ ہوگا۔ کیونکہ منشا کلام سمجھنے کیلئے یہ چار باتیں ضروری ہیں۔ نمبر۱۔ آکانکشا۔ نمبر۲۔ یوگیتا۔ نمبر۳۔ آستی۔ اور نمبر۴ تات پریہ۔ جو شخص ان چاروں باتوں کو مدِنظر رکھکر کتاب کو دیکھتا ہے۔ اسی کو اصل مدعا حاصل ہوتا ہے ؂

(۱) آکانکشا (مطالبہ) (منشا کو پورے طور پر ظاہر کرنے کیلئے کسی لفظ وغیرہ کے مطالبہ کو آکانکشا کہتے ہیں) کسی مضمون میں متکلم اور کلام کے اجزا میں جو باہمی تعلق ہوتا ہے۔ اس کو ظاہر کرنے کے لئے بعض لفظوں کی ایک گونہ ضرورت ہوتی ہے۔ اس کو آکانکشا یا مطالبہ کہتے ہیں ؂

ہے۔ صرف تھوڑا سا فرق ہے جس کی وجہ سے جینیوں کی جدا شاخ گنی جاتی ہے۔ یہ بات بھی بارہویں باب میں دکھائی گئی ہے اور ٹھیک ٹھیک وہیں سے سمجھ لیجئے گا۔ غرضیکہ جو جو فرق ان میں ہے۔ وہ سب اس باب میں دکھایا گیا ہے اور بودھ اور جین مت کا بیان بھی دیا گیا ہے ؛

بودھوں کی مذہبی کتابیں

۱۱۔ ان ہر سہ مذاہب میں سے بودھوں کی دیپ ونش وغیرہ پرانی کتابوں میں "بودھ مت سنگرہ" اور "سرو درشن سنگرہ" میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ اسجگہ لکھا گیا ہے ؛

جینیوں کی مذہبی کتابوں کی تفصیل اور نام

۱۲۔ جینیوں کے مت کی کتابیں یہ ہیں۔ چار مول سوتر مثلاً (۱) آودیشک سوتر (۲) وشیش آودیشک سوتر (۳) دش ویکالک سوتر (۴) پاکشک سوتر

گیارہ انگ مثلاً (۱) آچارانگ سوتر (۲) سگڑہ انگ سوتر (۳) ٹھانانگ سوتر (۴) سمواینگ سوتر (۵) بھگوتی سوتر (۶) گیاتا دھرم کتھا سوتر (۷) اُپاسک دشا سوتر (۸) انت گڑ دشا سوتر (۹) انوتر دوائی سوتر (۱۰) وپاک سوتر (۱۱) پرشن ویاکرن سوتر ؛

بارہ اُپ انگ مثلاً (۱) اُپوائی سوتر (۲) رائے پسینی سوتر (۳) جیوابھیگم سوتر (۴) پنّونا سوتر (۵) جمبودیپ پنتی سوتر (۶) چند پنتی سوتر (۷) سور پنتی سوتر (۸) نرياولی سوتر (۹) کپیا سوتر (۱۰) کپ بڑی سیا سوتر (۱۱) پُوشپیا سوتر (۱۲) پُھپیہ چولیا سوتر ؛

پانچ کلپ سوتر مثلاً (۱) اتراد ھین سوتر (۲) نشیتھ سوتر (۳) کلپ سوتر (۴) ویوہار سوتر (۵) جیت کلپ سوتر ؛

چھ چھید مثلاً (۱) مہانشیتھ برہد واچنا سوتر (۲) مہانشیتھ لگھو واچنا سوتر (۳) مدھیم واچنا سوتر (۴) پنڈ نروکتی سوتر (۵) اوگھ نروکتی سوتر (۶) پریوشنا سوتر ؛

دس پینّا سوتر یعنی (۱) چتس سرن سوتر (۲) پنچ کھان سوتر (۳) تندل بے بالک سوتر (۴) بھگتی پری گیان سوتر (۵) مہا پرتیا کھیان سوتر (۶) چند وجے سوتر (۷) اگنی وجے سوتر (۸) مرن سمادھی سوتر (۹) دیویندر ستمن سوتر (۱۰) اور سنسار سوتر کے علاوہ "نندی سوتر" "یوگو دھار سوتر" کو بھی مستند مانتے ہیں ؛

پانچ انگ یعنی (۱) تمام مذکورہ بالا کتابوں کی شرح (۲) نروکتی (۳) چرنی (۴) بھاشیہ یہ چار ادیا (فروعات) اور سب مول (اصل) ملکر پنچ انگ کہلاتے ہیں۔ ان میں ڈھونڈیا فرقہ والے ادیوں (فروعات) کو نہیں مانتے ؛

ان کے سوائے اور بہت سی کتابیں ہیں جن کو جین لوگ مانتے ہیں اُن کے عقیدوں

دیا ہے۔ کہ آپس میں وچار کرکے پریم سے ایک سچے راستہ پر قایم ہو جائیں ؛

مذہبی تحقیقات میں کسی طرفداری نہیں کی گئی

۷۔ گو میں ملک آریہ ورت میں پیدا ہوا ہوں۔ اور اسی میں رہتا ہوں۔ مگر جس طرح کہ یہاں کے مختلف فرقوں کی جھوٹی باتوں کی طرفداری نہ کر کے انہیں جیوں کا تیوں ظاہر کر دیتا ہوں۔ ویسے ہی دُوسرے ملک والوں یا مذہب پھیلانیوالوں کیساتھ بھی سلوک کرتا ہوں۔ جیسا اپنے ملک والوں کیساتھ بہبودیٔ عامہ کے متعلق برتتا ہوں ویسا ہی غیر ملک والوں کیساتھ بھی۔ ایسا ہی سب حق پسند لوگوں کا فرض ہے۔ کیونکہ اگر میں بھی کسی ایک مت کا طرفدار ہوتا۔ تو جیسے آجکل اپنے اپنے مت کی تعریف تائید اور اشاعت کرتے ہیں اور دوسرے مذہب کی برائی کرکے اُسکو نقصان پہنچانے اور اس کی مزاحمت کرنے پر تیار رہتے ہیں ویسا ہی میں بھی کرتا۔ لیکن ایسی باتیں انسانیت سے بعید ہیں۔ کیونکہ جیسے حیوان طاقتور ہوکر کمزوروں کو دُکھ دیتے اور مار بھی ڈالتے ہیں۔ اگر انسانی جسم پاکر بھی کوئی ویسا ہی کام کرے تو انسانی خصلت نہیں رکھتا۔ بلکہ حیوان کی مانند ہے اور جو طاقتور ہوکر کمزوروں کی حفاظت کرتا ہے وہی انسان کہلاتا ہے۔ اور جو شخص خود غرضی میں پھنسکر دوسروں کو محض نقصان ہی پہنچاتا رہتا ہے۔ سمجھ لیجئے۔ کہ وہ حیوان سے بھی بڑھ کر ہے ؛

پہلے گیارہ بابوں میں آریہ ورت کے مختلف مذاہب کا بیان

۸۔ واضح ہو کہ آریہ ورت والوں کے متعلق میں نے گیارہویں باب تک خصوصیت سے لکھا ہے۔ ان بابوں میں جو صحیح عقیدے بیان کئے گئے ہیں۔ ان کو ویدوں کے مطابق ہونے سے بالکل صحیح مانتا ہوں۔ اور جدید پرانوں اور تنتروں وغیرہ کی جن باتوں کو رد کیا ہے۔ وہ چھوڑنے کے قابل ہیں ؛

بارہویں باب میں ناستک فرقے (الف) چارواک

۹۔ بارہویں باب میں جو چارواک کے مت کا بیان ہے۔ وہ اگرچہ اس وقت ردی اور کمزور حالت میں ہے مگر وہ ایشور کے انکار وغیرہ میں بودھ اور جین لوگوں سے بہت لگاؤ رکھتا ہے اور سب سے بڑا ناستک (ملحد) ہے اس لئے اس کی اشاعت کا رد کرنا ضروری ہے کیونکہ اگر جھوٹی بات روکی نہ جائے تو دُنیا میں بہت سی خرابیاں پھیل جائیں۔ اس لئے چارواک نیز بودھ اور جینیوں کے متوں (عقیدوں) کا ذکر بارہویں باب میں اختصار کے ساتھ درج کیا گیا ہے ؛

(ب) بودھ اور جین

۱۰۔ بودھ اور جینیوں کا چارواک مت کے ساتھ میل ہے۔ اور کچھ تھوڑا سا اختلاف بھی ہے۔ اور جین مت بھی بودھوں اور چارواک کیساتھ بہت باتوں میں ملتا جلتا

ناظرین سے التجا ۴۔ اس کتاب میں اگر بھول چوک یا درست کرنے اور چھاپنے میں کوئی غلطی رہ گئی ہو۔ تو اس کے معلوم ہونے پر جسطرح صحیح ہو گا۔ کردیا جائیگا۔ لیکن اگر کوئی تعصب سے بیجا اعتراض تردید وتائید کریگا۔ تو اس پر توجہ نہ کی جائیگی۔ ہاں جو شخص بنظر عام انسانی ہمدردی کچھ جتائیگا۔ اس کے سچ ثابت ہونے پر اس کی رائے منظور کی جائے گی ⁂

سچائی کی مخالفت اور نتیجہ ۵۔ آجکل بہت سے فاضل ہر ایک مذہب میں موجود ہیں۔ اگر وہ تعصب کو چھوڑ کر عالمگیر اصولوں کو جو سب کے لئے مفید اور سب میں سچ ہوں۔ اختیار کریں اور ایکدوسرے کےخلاف باتوں کو چھوڑ کر آپس میں محبت کے ساتھ برتاؤ رکھیں۔ تو دنیا کو پورا فائدہ پہنچے۔ کیونکہ عالموں کی مخالفت سے بےعلم لوگوں میں دشمنی بڑھ کر طرح طرح کی تکلیفوں کی زیادتی اور سکھ کی کمی ہوتی ہے۔ اس نقصان نے جو خودغرضوں کو پسند ہے سب کو دکھ کے سمندر میں ڈبو دیا ہے۔ ان میں سے اگر کوئی خلائق عامہ کی بہتری کے منشا سے کام شروع کرتا ہے۔ تو خودغرض اس کی مخالفت پر کمر باندھ کر کئی طرح سے رخنہ اندازی کرتے ہیں۔ مگر بقول

सत्यमेव जयते नानृतं सत्येन पन्था विततो देवयानः।

ہمیشہ سچ ہی کی فتح ہوتی ہے۔ جھوٹ کی نہیں اور سچ ہی سے عالموں کا مارگ (طریق) پھیلتا ہے۔ اس مضبوط یقین سے حق پرست لوگ رفاہ عام کے کام سے ہمیشہ دل برداشتہ ہو کر اظہار حق سے کبھی باز نہیں رہتے۔ یہ بالکل یقینی بات ہے کہ

यत्तदग्रे विषमिव परिणामेऽमृतोपमम्।

یہ گیتا کا قول ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو جو ودیا اور دھرم (علم و اخلاق) حاصل کرنیکے متعلق کام ہیں۔ وہ شروع میں زہر جیسے اور بعد میں امرت (آبحیات) جیسے ہوتے ہیں ایسے خیالات کو مدنظر رکھ کر میں نے یہ کتاب بنائی ہے۔ پڑھنے اور سننے والے بھی شوق سے اول اس کتاب کے صحیح منشا کو جان لیں۔ پھر جیسا پسند ہو کریں ⁂

ہر مذہب کی سچی باتیں قابل تسلیم ہیں ۶۔ اس کتاب میں یہ امر مدنظر رکھا گیا ہے کہ سب متوں میں جو جو باتیں سچی ہیں۔ ان میں کسی کا بھی اختلاف رائے نہ ہونے سے ان کو مان کر جو جھوٹی باتیں ہیں۔ ان کی تردید کی گئی ہے اور یہ بھی مدنظر رکھا گیا ہے کہ مختلف متوں کی پوشیدہ اور ظاہری بری باتوں کو ظاہر کر کے عالم و کم علم عوام الناس کے سامنے اس لئے رکھ

پانچویں باب میں بان پرستھ اور سنیاس آشرم کے متعلق ہدایات ۞
چھٹے باب میں راج دہرم (سیاسیات)
ساتویں باب میں وید اور ایشور کا بیان ۞
آٹھویں باب میں جگت کی پیدائش۔ قیام و فنا ۞
نویں باب میں ودیا۔ اودیا۔ بندھ اور موکش (نجات) کی تشریح ۞
دسویں باب میں آچار۔ اناچار اور حرام و حلال کا بیان ۞
گیارہویں باب میں آریہ ورت کے مختلف مذاہب کی تردید و تائید ۞
بارہویں باب میں چارواک۔ بودھ اور جین مت کا بیان ۞
تیرھویں باب میں عیسائی مذہب کا بیان ۞
چودہویں باب میں مسلمانوں کے مذہب کا بیان ۞

اور چودہ بابوں کے بعد محض آریوں کے قدیم ویدک عقیدوں کی تشریح کی گئی ہے جس کو میں بھی جیوں کا تیوں مانتا ہوں ۞

کتاب کی تصنیف سے اصل مدعا

۳۔ اس کتاب کی تصنیف سے میرا مقصدِ اعظم صحیح صحیح باتوں کے ظاہر کرنیکا ہے یعنی جو حق ہے۔ اسکو حق اور جو جھوٹ ہے اسکو جھوٹ بتلانا اظہارِ حق سمجھا ہے۔ سچ یہ نہیں کہلاتا کہ راستی کی بجائے ناراستی اور ناراستی کی جگہ راستی دکھائی جائے۔ بلکہ جو چیز جیسی ہے اُسے ویسا ہی کہنا۔ لکھنا اور ماننا سچ کہلاتا ہے۔ جو شخص متعصب ہوتا ہے وہ اپنے جھوٹ کو بھی سچ اور دوسرے (مخالف مذہب والے) کے سچ کو بھی جھوٹ ثابت کرنے لگتا ہے اس لئے وہ سچائی کو نہیں پا سکتا۔ پس عالم و فاضل شخصوں کا اعلیٰ فرض یہی ہے کہ تحریر اور تقریر کے ذریعہ سچ اور جھوٹ کا نقشہ سب کے سامنے رکھ دیں۔ تاکہ وہ خود اپنے لئے مفید اور غیر مفید کو سوچ سمجھ کر سچ کو اختیار اور جھوٹ کو چھوڑ کر ہمیشہ آنند میں رہیں۔ گو انسانی ضمیر سچ اور جھوٹ میں تمیز کر سکتی ہے۔ مگر مطلب براری۔ ضد۔ ہٹ دھرمی اور بے علمی وغیرہ عیبوں سے بجائے سچ کے جھوٹ کی طرف جھک جاتی ہے۔ یہ کتاب اس قسم کی باتوں سے پاک رکھی گئی ہے۔ نہ اس سے کسی کی دلآزاری یا نقصان رسانی مقصود ہے بلکہ (منشا یہ ہے کہ) انسانوں کی ترقی اور رفاہیت ہو۔ اور لوگ حق و ناحق کو پہچان کر سچ کو قبول اور جھوٹ کو ترک کریں۔ کیونکہ ست اپدیش (تلقین حق) کے سوائے انسانی ترقی کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے ۞

ओ३म्

سچدانند ایشور کو نمسکار ہو! نمسکار ہو!

سچدانند = ست (حق بالذات) + چت (علم بالذات) + آنند (سرور بالذات)

دیباچہ

طبع اوّل کی غلطیوں کی وجہ

۱۔ جب میں نے یہ کتاب ستیارتھ پرکاش بنائی تھی۔ اسوقت اور اس سے پہلے سنسکرت میں گفتگو کرنے اور پڑھنے پڑھانے میں سنسکرت ہی بولنے اور مادری زبان گجراتی ہونے کی وجہ سے مجھے اس (آریہ بھاشا) زبان سے زیادہ واقفیت نہ تھی۔ اس لئے عبارت غلط ہو گئی تھی۔ اب بھاشا (آریہ بھاشا) بولنے اور لکھنے کا ربط ہو گیا ہے۔ اس لئے اس کتاب کو گرامر کے مطابق درست کر کے دوسری دفعہ چھپوایا ہے۔ اس مرتبہ کہیں کہیں الفاظ۔ فقرات اور عبارت میں فرق ہوا ہے۔ جو مناسب تھا۔ کیونکہ اس کے بدوں عبارت کی ترتیب میں درستی مشکل تھی۔ مگر مفہوم میں فرق نہیں آیا ہے۔ البتّہ اس کو واضح ضرور کر دیا گیا ہے۔ نیز پہلی دفعہ چھپنے میں جو بعض جگہ غلطی رہ گئی تھی۔ وہ بھی درست کر دی گئی ہے۔

کتاب کے دو حصے اور چودہ باب

۲۔ یہ کتاب چودہ بابوں میں تقسیم کی گئی ہے جن میں سے دس باب بطور حصہ اوّل اور چار بطور حصہ دوم ہیں۔ لیکن بار اوّل میں دو آخری باب اور ذاتی عقائد کسی وجہ سے پہلے چھپ نہ سکے تھے۔ اب وہ بھی چھپوا دیئے گئے ہیں۔

پہلے باب میں ایشور کے "اوم" وغیرہ ناموں کی تشریح ہے۔

دوسرے باب میں اولاد کی تربیت۔

تیسرے باب میں برہمچریہ۔ درس تدریس کا دستور العمل اور راست و ناراست کتابوں کے نام اور طریقہ تعلیم۔

چوتھے باب میں بیاہ اور طریق خانہ داری۔

۸ ویوہار بھانو۔ (دنیا میں کس طرح باہمی سلوک کیا جائے)
۹ گوکرنا ندھی۔ (گئورکھشا کا طریقہ)
۱۰ آریہ اُدیش رتن مالا۔ پُن پاپ۔ سورگ۔ نرک وغیرہ ایک سو نا موں کی تشریح ۞
۱۱ بھرموچھیدن (پورانک تلقیدوں کی تردید)
۱۲ بھرانتی نوارن۔ وید بھاشیہ پر کئے اعتراضات کا جواب
۱۳ ویدورُدھ مت کھنڈن۔ (ولبھ آچاریہ مت کا کھنڈن)
۱۴ سوامی نارائن مت کھنڈن
۱۵ ویدانت وصوانت نوارن (نویں ویدانتیوں کی تردید)
۱۶ شاستر ارتھ فیروز آباد۔
۱۷ شاستر ارتھ کاشی
۱۸ ستیہ دھرم وچار (عیسائی اور مسلمانوں سے شاستر ارتھ کا حال
۱۹ ویدانگ پرکاش ۔ ۱۴ حصوں میں (ویدوں کی ویاکرن)
یہ سب کتابیں آپ کو آریہ بھاشہ (ہندی) میں پڑھنی چاہئیں۔ کسی دوسری زبان میں پڑھنے سے مصنف کا پورا مدعا حاصل نہیں ہو سکتا۔

رشی دیانند
کی
دیگر تصانیف

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا تصنیف کردہ ستیارتھ پرکاش آپکے ہاتھ میں ہے۔ مہاراج اپنی زندگی میں اگر کوئی کام نہ بھی کرتے۔ تو ستیارتھ پرکاش کی تصنیف ہی اتنا بڑا کام تھا۔ کہ آریہ جاتی ان کے اپکار کو نہ بھولتی۔ لیکن انہوں نے اپنے جیون میں آریہ جاتی کو چاہ ذلالت سے نکالنے کے لئے ہزاروں ویاکھیان دیئے۔ سینکڑوں شاستر ارتھ کئے۔ اور ان کے علاوہ مندرجہ ذیل بیش بہا کتابیں لکھیں۔ جن کو دیکھ کر رشی کی لاثانی قابلیت اور منش ماتر کے لئے ان کے اگادھ پریم کا پتہ چلتا ہے ۔

۱ ۔ رگ وید کا بھاشیہ (گو مکمل نہیں ہو سکا)
۲ ۔ یجر وید بھاشیہ (مکمل)
۳ ۔ رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا ۔ جس میں مختصر طور پر چاروں ویدوں کے مضامین کی فہرست اور مغربی عالموں کے اعتراضات کے جواب دیئے گئے ہیں۔
۴ ۔ سنسکار ودھی ۔ (انسانی زندگی کا مفصل پروگرام)
۵ ۔ پنچ مہایگیہ ودھی (روزانہ فرائض کا طریقہ)
۶ ۔ آریہ بھونئے (پرارتھنا پستک)
۷ ۔ سنسکرت واکیہ پربودھ ۔ سنسکرت جملوں کے متعلق واقفیت ۔

ستیارتھ پرکاش

میں کن کن گرنتھوں (کتب) کے حوالجات آئے ہیں

(۱) رگوید (۲) یجروید (۳) سام وید (۴) اتھرووید (۵) تیتریہ سنگھتا (۶) شت
پتھ برہمن (۷) نروکت یاسک کرت (۸) مانڈوکیہ اپنشد۔ (۹) کین اپنشد (۱۰) کٹھ
اپنشد (۱۱) تیتریہ اپنشد (۱۲) چھاندوگیہ اپنشد (۱۳) منڈک اپنشد (۱۴) شوتیاشوتر
اپنشد۔ (۱۵) میترک اپنشد۔ (۱۶) ویدانت درشن (۱۷) پاتنجل درشن (۱۸) پورو
میمانسا۔ (۱۹) ویشیشک درشن (۲۰) سانکھیہ درشن (۲۱) نیائے درشن (۲۲)
منوسمرتی (۲۳) آپستمب دھرم سوتر (۲۴) کاتیاین شروت سوتر (۲۵) دیاکرن مہابھاشیہ
(۲۶) پانینی اشٹادھیائی (۲۷) پاتنجل مہابھاشیہ (۲۸) بھگوت گیتا (۲۹) گوڑپاد
کارکا (۳۰) مہابھارت شانتی پرب (۳۱) مہابھارت ادیوگ پرب (۳۲) بھرتری
ہری کرت شتک (۳۳) ودر نیتی (۳۴) چانک نیتی (۳۵) سشرت (۳۶)
شریمد بھاگوت (۳۷) کالی تنتر (۳۸) کلاجر و تنتر (۳۹) مہانروان تنتر (۴۰)
گیان سنکلنی تنتر۔ (۴۱) رودریہ مت تنتر (۴۲) ابھاشنک شادک (۴۳) کام رتن
تنتر (۴۴) جپ جی (۴۵) شکھ منی (۴۶) سنت داس جی کی بانی (۴۷) گوپال سہسرنام
(۴۸) چارواک گرنتھ (۴۹) بودھ گرنتھ (۵۰) ششٹی شتک (۵۱) جیندت
سوری کا وچن (۵۲) نیتک سار (۵۳) دوبیک سار (۵۴) پرکرن رتناکر (۵۵)
رتن سار (۵۶) قرآن (۵۷) بائیبل ان انڈیا جیکالیٹ کرت (۵۸) اتہاس
تمرناشک (۵۹) بھوج کرت سنجیون نامک اتہاس (۶۰) ہریشچندر چندرکا۔
(۶۱) موہن چندرکا ⁂

شری بھرتری ہری نے کہا ہے
"مہاتماؤں کی من۔ بانی میں اور کرم میں مطابقت ہوتی ہے"۔
یہ قول رشی دیانند کے مہتو کا خلاصہ ہے

امر دیانند آج صرف ہندوستان ہی نہیں۔ بلکہ دھارمک ساماجک اور راج نیتک دُنیا پر رشی دیانند کا سکہ جما ہے۔ مذاہب نے اپنے مقاصد بدل لئے ہیں۔ دھرم پستکوں کے ارتھوں کا سنشودھن کیا ہے۔ مہاپرشوں کی سوانح عمریوں میں تبدیلی کی ہے۔ رشی کا جیون ان زندگیوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ رشی مرا نہیں کرتے۔ اپنے بادھوں کے روپ میں جیتے ہیں۔ دلت اُدھار کا پران کون ہے۔ پتت پاون دیانند۔ سماج کے سُدھار کی جان کون ہے۔ آدرش سدھارک دیانند۔ شِکھشا پرچار کی پریرنا کہاں سے آتی ہے۔ گورُو دیانند کے آچرن سے۔ ویدک دھرم کا جھنڈا کون پکارتا ہے۔ برہم رشی دیانند۔ دیویوں کی عزت کا رستہ کون دکھاتا ہے۔ دیوی پوجک دیانند۔ برہم چریہ کا آدرش کون ہے بال برہم چاری دیانند۔ گورکھشا کے بہانے سے سب جانداروں پر رحم کرنے کا بیڑا کون اٹھاتا ہے۔ کرونا ندھی (رحم کا خزانہ) دیانند۔ آؤ! ہم آپ کو رشی کے رنگ میں دیکھیں۔ ہمارا وچار رشی کا وچار ہو۔ ہمارا آچار رشی کا آچار ہو۔ ہمارا پرچار رشی کا پرچار ہو۔ ہماری ہر ایک چیشٹا (حرکت یا عمل) رشی کی چیشٹا ہو۔ ناڑی ناڑی سے یہ گونج اُٹھے

"رشی دیانند کی جے"

(چموپتی ایم۔ اے)

کہ اس درد شدید میں رشی کیسے صبر سے جی رہے ہیں۔ یہ رشی کا چمتکار تھا۔

شریر تیاگ جودھ پور سے آبو اور آبو سے اجمیر گئے۔ دیوالی کی شام کو جب کہ گھر۔ باہر۔ کوچہ و بازار میں چراغ جگائے گئے۔ یہ ماتا کل ویپک۔ سنسار سمندر کی روشنی کے ستون دیکھتے دیکھتے جگمگاتی چکا چوند سے اندھیری رات میں انتر دھیان ہو گئے۔

دیکھنے والوں نے دیکھا کہ بجھتے چراغ نے سمبھالا لیا۔ موت کا وقت نزدیک دیکھ کر خود رشی سجیت ہوئے۔ حجامت کروائی۔ بدن پونچھوایا۔ جھنوں کا رس لیا۔ پربھو بھجن، منتروں کا پاٹھ کرتے رہے۔ انت میں

پرمیشور آپ نے اچھی لیلا کی۔ تیری اچھا پورن ہو!

یہ شبد کہے اور بڑے آنند سے پران تیاگ دیئے۔

جسم کو چھوڑتے وقت رشی کے چہرہ پر ایک عجیب نور تھا۔ فرائض کو پورا کیا۔ اسی سنتوش سے دل کو ابھارے ہوئے تھے۔ پرم پتا جگدیشور کی گود میں اس کا پیارا پتر بڑی خوشی سے واپس جا رہا تھا۔ پتا کی آگیا کا پالن کیا ہے یہ خوشی تھی۔ یہ شانتی تھی۔ یہ سنتوش تھا۔

نگاہِ اکسیر تمام زندگی پرچار کے بھینٹ ہوئی۔ موت بھی پرچار کا ذریعہ بنی۔ گورودت ایم۔ اے پنجاب یونیورسٹی میں اوّل رہے تھے ان کی رشی سے پہلی ملاقات تھی۔ بات چیت نہیں ہوئی۔ شکوک کا حل نہیں ہوا۔ سوال وجواب کا موقعہ نہیں ملا۔ لیکن چنچل۔ شکوک کا اوتار۔ دلیل مجسم گورودت رشی پر مفتون ہے۔ اسے اب کوئی شک نہیں۔ آخر کے چند لمحوں میں اس کی کایا پلٹ گئی۔ ایک ہی نظر نے اسے کچھ کا کچھ کر دیا۔

رشی کی نگاہ اکسیر تھی۔ آؤ۔ اس نگاہ کے درشن کرو۔ کھوٹا سکّہ ہے لاؤ! کھرا سونا ہو جائیگا۔ رشی کے مطالعہ سے شکھشا لابھ کرو۔ اس کی تصنیف شدہ ستیارتھ پرکاش کو پڑھو۔ ان کے جیون کا مقابلہ ان کی تحریروں سے کرو۔

چرنوں میں سر جھکا چکے تھے۔ کتنے راجپوت راج شِشْ بن چکے تھے۔ جودھ پور میں بھی مہاراج نے بلایا تھا۔ چرن سیوکوں نے عرض کی۔ کہ "وہاں کے لوگ ہٹ رُخے ہیں۔ آپ کی شِکھشا کا مہتو (بزرگی) نہیں سمجھ سکیں گے۔ ممکن ہے۔ کہ جان کے دشمن ہو جائیں۔" دیا بیر مہرشی نے جواب دیا۔ کہ "اسی لئے تو میں وہاں جاتا ہوں۔ کہ بگڑے ہوؤں کے سُدھار کی بہت ضرورت ہے۔ رہی میری جان کشی کی بات۔ وہ تو اگر میری انگلی انگلی سے بتی کا کام لیا جاوے۔ تو میرے جیون کا مقصد اسی بات سے پورا ہو گا"۔

کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ رشی کے پہنچتے ہی راجہ شری چرنوں کا بھگت ہو گیا۔ پرجا (رعیّت) ان سے محبت کرنے لگی۔ ہر روز آنند کی بارش ہونے لگی۔

بے خوفی ایک دن راجہ نے سوامی جی مہاراج کو اپنے ڈیرے پر بلایا۔ رشی بغیر اطلاع دیئے وہاں جا پہنچے۔ راجہ کے دربار میں اس کی پیاری ویشیا ننھی جان آئی ہوئی تھی۔ راجہ نے کھسیانے ہوئے اسے پالکی میں بٹھا کر اٹھوا تو دیا۔ مگر رشی سے چار آنکھ نہ ہو سکی۔ رشی کا چہرہ یہ نظارہ دیکھ کر سُرخ ہو گیا۔ اور گرج کر بولے۔ "سنگھوں کی گود میں کتیوں کا کیا کام"۔

دیا کا آدرش یہ بے خوفی رشی کے لئے زہر قاتل ثابت ہوئی۔ دشمنوں نے جتھا بنا لیا۔ تھوڑے ہی دنوں میں جگن ناتھ رسویا کو لالچ دے کر ویت راگ (تارک خواہشات) یوگی راج کو زہر دلوا دیا۔ رشی نے اس وقت بھی اپنی قدرتی دیا سے کام لیا۔ جگن ناتھ نے خود مانا۔ کہ ہے رشی ور! یہ اپرادھ مجھ سے ہوا ہے۔ رشی نے اسے کرایہ کے لئے روپیہ دیا۔ اور زور سے کہا۔ کہ جلدی اس راجیہ سے باہر ہو جاؤ۔ تاکہ تمہاری جان آفت میں نہ پڑے۔

زہر کا اثر آہستہ آہستہ ہوا۔ دست آنے لگے۔ پیٹ کا درد بڑھتا گیا بار بار بے ہوشی ہونے لگی۔ ایک مہینہ تک یہ تکلیف رہی ویدھ حیران تھے

آج کل ملکانہ شدھی کی چرچا ہے۔ معلوم بھی ہے۔ کہ پہلا ملکانہ رستم سنگھ کن پوتر ہاتھوں سے پوتر یگیو پویت سے سجایا گیا تھا۔ رشی دیانند کی دیا کی بلوان بھجاؤں نے اسے اچھوتتا کی گہری گپھا (تاریک غار) سے باہر نکال کر آریتو (آریہ دھرم) کی پوتر چوٹی پر بٹھا دیا ٭

گئو رکھشا رشی کے رحم کا دائرہ بنی نوع انسان تک ہی محدود نہ تھا بلکہ تمام جاندار اس کی دیا کے مستحق تھے۔ رشی نے گئو رکھشا کے لئے ایک نویدن پتر (میموریل) پر ہندو مسلمان۔ عیسائی سب کے دستخط کرائے۔ کہ گئو کشی شاہی حکم سے بند کی جاوے۔ جتنا ان سے ہو سکا۔ کوشش کی ٭

رشی نے اپنے نام کو سپھل کیا۔ جب داناپور کے باہر سڑک پر جاتے ہوئے ایک بیل گاڑی کیچڑ میں دھنسی ہوئی دیکھی۔ گاڑیبان کا اور بس کچھ نہیں چلتا تھا۔ بیلوں پر ڈنڈوں کی بارش کرتا چلا جاتا تھا۔ بیلوں نے بہتیری گردنیں ہلائیں۔ کندھوں پر بہتیرا زور ڈالا۔ لیکن گاڑی کیچڑ میں سے نہ نکل سکی۔ گاڑیبان ہار کر رہ گیا۔ رشی کو زیادہ دیا گاڑیبان پر آئی یا بیلوں پر۔ یہ کہنا مشکل ہے۔ دونوں کے دل۔ یعنی گاڑیبان اور بیلوں کے شکر گذاری کے بوجھ سے آبھاری تھے۔ جب کہ راجے مہاراجوں کے گورو۔ سب سے عزت کے لائق رشی دیانند نے خود کیچڑ میں اتر بیلوں کا جوآ اپنی گردن پر رکھا۔ اور جو بوجھ دو بیلوں سے نہ کھینچا گیا تھا۔ اکیلے رشی نے اپنی بھجا بل (طاقت بازو) سے جوہڑ سے باہر نکال دیا۔ رشی کی لیلا ہو یکشی تھی۔ جس پہلو پر نظر ڈالو۔ وہی کہتا ہے میں سب سے بہتر ہوں۔ دراصل گڑ جہاں سے کھاؤ۔ وہیں سے میٹھا ہے۔ اس لیلا کی سماپتی میں بھی وہ مہتو (بزرگی) ہے۔ کہ جو اور انسانوں کے جیون میں نہیں ٭

پرچار کی دھن رشی دیانند نے آخری سفر جودھ پور کا کیا۔ اسوقت رشی نے بیسیوں آریہ سماجیں قائم کر لی تھیں۔ پنجاب، ہندوستان کا مغرب و شمالی حصہ، راجپوتانہ، یہ سب مقام آپ کے

توڑنا ہے۔ بندھن ڈالنا نہیں ۔

بال برہم چاری کا بل رشی جس دھرم کا پرچار کرنا چاہتے تھے۔ وہ ان کے جیون میں مجسم طور سے موجود تھا۔ رشی دیانند کا سب سے بڑا بل برہمچریہ بل تھا۔ بال برہم چاری کو ادھیکار تھا۔ کہ وبھچاریوں کو ڈانٹے۔ وکرم سنگھ نے برہم چریہ بل کا ثبوت چاہا۔ رشی نے ان کی دو گھوڑوں کی گاڑی ہاتھ سے پکڑ کر ٹھہرا دی۔ گاڑیبان کوشش کرتا ہے۔ گھوڑے زور لگاتے ہیں۔ لیکن گاڑی ہلنے میں نہیں آتی۔ جسم سے نور برستا ہے۔ چہرے کا نور ٹکٹکی لگا کر دیکھا نہیں جاتا۔

دیوی پوجا برہم چاری ہے اور دیویوں (استریوں) کی عزت کرتا ہے ایک ننھی لڑکی لڑکیوں کے ساتھ کھیل رہی ہے۔ رشی اسے دیکھتے ہی سر جھکا دیتے ہیں۔ دیکھنے والوں کو دھوکا لگتا ہے۔ کہ سامنے کھڑے درخت کو پرنام کیا ہے۔ دیوتاؤں کی نندا کرنے والے کو دیوتا کی پردکش شکتی (دیبی طاقت) نے دیوتا پوجک بنایا ہے۔ یہ سنا ہی تھا۔ کہ رشی بولے"۔ وہ دیکھو! وہ ننھی لڑکی ماتری شکتی کا سروپ ہے"۔ بس سب کی زبان سے نکلا" دھن دھن! دیویوں کی عزت کرنے والے بال برہمچاری دیانند دھن"۔ اس ایک واقعہ میں دیویوں کے لئے رشی دیانند کے تمام بھاوؤں کی تصویر کھینچی گئی ہے۔ دیویوں کی تعلیم ہو۔ اور تعلیم کے ساتھ ان کی پوجا (عزت) ہو۔ دیویوں کے متعلق یہ دو باتیں رشی کے سدھانت کا خلاصہ ہیں۔

اچھوت کوئی نہیں سوامی دیانند کی نظر میں اچھوت کوئی نہیں تھا۔ امیدا حجام (نائی) کھانا لایا۔ اسے بھری سبھا میں قبول کیا۔ بھگت کی بھاونا گیہوں کے آٹے میں گندھی تھی۔ جو بھگت وتسل کی نظر میں لاکھ جنم کا ابھیمان کرنے والوں کی نسبت زیادہ تر عزت کی لائق تھی۔ قصائی (مذہبی سکھ) کو کسی نے دیاکھیان سبھا سے اٹھا دیا۔ رشی نے کہا۔" نہیں میرا دیاکھیان قصائیوں کے لئے ہے"۔

پرچار کے پہلے یہ حال تھا۔ کہ غیر ہندو (مسلمان عیسائی وغیرہ) ہندوؤں کا کھنڈن کرتے اور ہندو خاموش رہ کر برداشت کیے جاتے تھے۔ آریہ دھرم آٹے کا چراغ تھا۔ کچا دھاگا تھا۔ رشی نے اس وہم کو مٹایا۔ تین دن تک مباحثہ ہونا قرار پایا تھا۔ جس میں مولویوں اور پادریوں کے خلاف رشی نے آریہ دھرم کا پکش لینا منظور کیا تھا۔ ایک ہی دن میں رشی نے آریہ دھرم کی ستھاپنا ایسی مضبوطی سے کی۔ کہ دوسرے دن وہاں غیر مت والوں کا نام و نشان بھی نظر نہ آیا۔ آریہ دھرم کی یہ فتح دھرم کے اتہاس میں سونے کے حروف میں لکھنے کے لائق ہے ٭

غیر مت والوں پر مہربانی رشی نے عیسائیوں کو چیلنج دیا۔ (دعوت دی) مسلمانوں کو مدعو کیا۔ کہ آریہ دھرم کو پرکھو۔ اور قبول کرو۔ اس دعوت میں آکرشن شکتی (مقناطیسی طاقت) تھی۔ مسلمانوں کے سر سید احمد خان رشی کے چرنوں میں آئے۔ پادری سکاٹ نے رشی کے درشن کئے۔ پادری کو رشی "بھگت سکاٹ" کے نام سے پکارتے۔ بھگت کی بے مثل پدوی کسی آریہ سماجی کو نہ ملی۔ ایک عیسائی رشی بھگتی کا یہ اپور و پرساد لے گیا۔ محمد عمر پیدائش سے مسلمان تھا۔ اس کو رشی نے اپنے ہاتھوں آریہ بنایا۔ "اوم الکھ دھاری" نام رکھا۔ موجودہ زمانہ میں دنیا کے لئے آریہ دھرم کا دروازہ کھولنا رشی دیانند کا ہی کام تھا۔ کرنل الکاٹ اور میڈم بلیوٹسکی امریکہ سے چل کر رشی دیانند کے چرنوں میں آ گئے۔ اپنے خطوط میں وہ رشی کو گورو دیو کہہ کر پکارتے تھے ٭

بندھن کاٹنے والا ایک دن ایک برہمن نے پان کا بیڑا پیش کیا۔ چبانے سے معلوم ہوا۔ کہ اس میں زہر ہے رشی بیٹھے گنگا نزدیک تھی۔ وہاں جا کر نیولی کرم کیا۔ اور زہر اُگل دیا۔ سید محمد تحصیلدار تھا۔ اس نے زہر دینے والے پاپی کو پکڑ منگوایا۔ اور رشی دیانند کے دربار میں حاضر کیا۔ رشی سے یہ برداشت نہیں ہو سکا۔ کہ کسی کو ان کے باعث قید میں ڈالا جائے۔ کیسا رحم بھرا جواب دیا۔ کہ میرا کام تو بندھن (قیود)

بل ان میں کہاں۔ خود بھاگیرتھ آئیں تو بھی نہ روک سکیں۔

تپسیا کی حد رشی گرج گرج کر ہار گئے۔ گنگا بہتی گئی۔ اور اس کے ساتھ ہندوؤں کی توہمات کا پردہ (دور) بھی بہتا گیا۔ رشی نے ڈیرا ڈنڈا اُٹھایا۔ اور جنگل کی راہ لی۔ پورن ویت راگ (مکمل تارک خواہشات) ہونے کے لئے۔ برت دھارن (عہد) کیا۔ کہ کوپین کے سوا اور کوئی چیز پاس نہیں رکھیں گے۔ مہابھاشیہ کی ایک پستک پاس تھی۔ وہ بھی گورو کے پاس بھیج دی۔ اسی کوپین (لنگوٹ) میں سوامی دیانند سوتے۔ اسی میں پھرتے۔ نہا کر سوکھنے کے لئے ڈال دیتے۔ اور آپ پدم آسن لگا کر بیٹھ رہتے۔ برف سے لدے نالوں میں کیا اور جلتی ہوئی ریت میں کیا۔ سوامی دیانند کا یہ ہی لباس تھا۔

شاستر ارتھ قریباً دو برس رشی دیانند نے اسی طرح تپسیا (ریاضت) میں گذارے۔ بعد ازاں پرچار میں مصروف ہوئے۔ شاستر ارتھ پر شاستر ارتھ کرتے چلے گئے۔ ہیرا بلبھ نامی ایک فاضل پنڈت سے ہفتہ بھر سنسکرت میں شاستر ارتھ کیا۔ اس کا دعویٰ تھا۔ کہ رشی سے مورتی کو بھوگ لگوا کر اٹھوں گا۔ جب رشی کا مت سنا۔ تو ٹھاکر جی (مورتی) کو اٹھا کر گنگا میں بہا دیا۔ اور زبان حال سے تسلیم کر لیا۔ کہ مورتی پوجا شاستر کے خلاف ہے۔

رشی کے اپدیش میں جادو تھا۔ کنٹھیاں اتروا دیں۔ مورتیاں پھنکوا دیں۔ تلک چھاپ کی رسم مٹا دی۔ گایتری کا پرچار کیا۔ سندھیا لکھ لکھ کر بانٹی۔ استریوں کو منتر جپ کا ادھیکار دیا۔ جاٹوں۔ راجپوتوں کو یگیوپویت پہنائے۔

آریہ دھرم کی فتح چاندا پور کے شاستر ارتھ میں رشی نے آریہ جاتی کے اتہاس (تاریخ) میں نئے یگ (ست یگ) کا بیج بویا۔ آریہ آریہ تو آپس میں بحث مباحثہ کرتے ہی تھے۔ لیکن مسلمانوں اور عیسائیوں سے ان کی کبھی نہ لگی تھی۔ اس سے پیشتر یعنی سوامی دیانند کے

زندگی بسر کی ۔

گورُو ورجانند کے چرنوں میں چھتیس برس سے زیادہ عمر کے تھے جب ڈنڈی سوامی ورجانند کے دروازے پر حصُولِ علم کے لئے بھکاری ہوئے۔ وہاں پہلی بھینٹ (نذر) یہ دھرنی پڑی۔ کہ جو پستک پڑھے ہیں۔ وہ سب جمنا (دریائے جمنا) کے ارپن (نذر) کرو۔ دستی لکھے پُستک بڑی مشکل سے ہاتھ آئے تھے۔ لیکن گورُو مُکھ کا اپدیش بھی تو بآسانی حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔ دل کو سخت کیا اور گرُو کا حکم مانا۔ آدرش شِشْ آدرش گورو کے چرنوں میں آدرش شکھشا پا رہا ہے۔ ہر روز گورو کو جمنا کے جل سے سنان کراتے۔ کُٹیا میں جھاڑو دیتے۔ اور گورُو کی سیوا کرتے۔ گورُو نے ایک روز ڈنڈے سے تاڑنا کی۔ یتی ور نے گورو کی بزرگی کا خیال کر کے اسے بطور ایک پرساد (متبرّک) سمجھ کر برداشت کیا۔ آخر شکھشا سماپتی (تعلیم کے اختتام) کا وقت آیا۔ نردھن برہمچاری گورو دکھشنا کے لئے لوگوں کی بھکشا مانگ لایا۔ مگر یہ بھینٹ منظور نہ ہوئی ۔

شاگرد ۔ اور کیا بھینٹ دھروں؟

گورو ۔ جو تمہارے پاس ہو ۔

شِشْ ۔ میرے پاس اپنے سوا کچھ نہیں ۔

گورُو ۔ تو اپنی بھینٹ دھرو ۔

بھینٹ دھری گئی۔ گورو نے منظور کی۔ اپنے آپ کی یہ بھینٹ گویا آریہ سماج کی قائمی کا پہلا بیج تھا۔ دیانند ورجانند کے ہوئے۔ اور ان کے ذریعے سنسار کے ہوئے

پاکھنڈ کھنڈنی پتاکا اب پُشکر کے میلے پر سوامی دیانند پہنچے ہیں۔ کُمبھ کے میلے پر سوامی دیانند گرجتے ہیں۔ وید کے خلاف چلنے والے ویدک دھرمیوں کو وید کے مارگ پر لانا چاہتے ہیں۔ ایک طرف تمام گمراہ آریہ جاتی ہے۔ دُوسری طرف اکیلے ڈنڈ دھاری سوامی دیانند۔ پاکھنڈ کھنڈنی پتاکا کے نیچے کھڑے کوپین دھاری (لنگوٹ بند) برہمچاری آتے جاتے یاتریوں کے لئے ایک عجوبہ ہیں۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ گنگا کے بہاؤ کو روکنے کا

جاگتا ہے"۔ (ادھیائے ۲ شلوک ۶۹)

شیوراتری ان کے دل میں بھگتی کا نیا پرکاش ہوا تھا۔ وہ چاہتے تھے۔ کہ اسی رات شیوجی کو خوش کریں۔ نیند تو آتی تھی۔ لیکن پانی کے چھینٹوں سے دور کرتے تھے۔ اتنے میں ایک چوہے نے انہیں چوکنا کیا۔ اس چھوٹے سے جانور کو حیوانات کے سب سے بڑے مالک (شیو مورتی) کے آگے کودتا دیکھ کر سوچنے لگے۔ ہو نہ ہو یہ شیو نہیں۔ اوروں کا برت بھنگ نیند نے کیا۔ مگر ان کا ترک (دلیل) نے۔ دلیل زندگی کی ابتدا ہے۔ اور نیند موت کا آغاز۔

موت کے نظارے شیوراتری گذر گئی۔ مگر شیوراتری کا یہ واقعہ دل میں گھر کر گیا۔ مول شنکر کی بڑھتی جوانی میں دوسری چوٹ ان کے چچا اور بہن کی موت سے لگی۔ وہ چچا کے اتنے لاڈلے تھے۔ کہ ان کی جدائی برداشت نہیں ہو سکتی تھی۔ بہن کو ہیضہ نے مارا۔ ان دونوں موتوں کا اثر یکساں نہیں ہوا۔ پہلی موت پر حیران اور متعجب رہے۔ اور پتھر کی طرح سخت دل ہو گئے اور دوسری موت پر زار زار روئے۔

تعلیم اور گھر سے روانگی مول شنکر کی تعلیم کا انتظام بچپن ہی میں کیا گیا تھا۔ انہیں یجروید حفظ تھا۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت کچھ پڑھا لکھا کرتے تھے۔ پتا کو معلوم ہوا کہ لڑکے کے سر پر ویراگ کا بھوت چڑھ رہا ہے۔ مہاتما بدھ کے پتا کی طرح انہوں نے انہیں شادی کے جال میں پھنسانے کی ٹھانی۔ لیکن عین شادی کی رات سے پہلے مول جی گھر سے گم ہو گئے۔

بن یاترا مول جی کی بن یاترا (جنگل در جنگل پھرنے) کی کہانی بہت لمبی ہے۔ پہلے تو کسی نے انہیں ٹھگ لیا۔ انہیں شدھ چیتن نام دے کر برہمچاری بنایا۔ پھر سنیاسی ہوئے اور "دیانند" نام پایا۔ یوگیوں۔ تپسویوں کے پاس یوگ سادھن سیکھتے رہے۔ سمادھی کا آنند حاصل کیا۔ پہاڑوں کی گپھاؤں (غاروں) میں گھنٹے صرف کئے۔ کتابوں کو بڑی سرگردانی سے ڈھونڈا۔ ان کو پڑھا۔ میدانوں میں سوئے۔ درختوں کی شاخوں کے نیچے آرام کیا۔ پھول پتے کھا کر بھوک مٹائی۔ مختصر یہ کہ پورے بن باسی کی طرح

رشی جیون

تمہید۔ جتنے عوام کی بھلائی کے وسائل ہیں۔ اتنے ہی رشی دیانند کی زندگی کے پہلو ہیں۔ دیش بھگت (حُبِّ وطن) کو دیانند دیش بھگتی کا آدرش معلوم ہوتا ہے۔ دھرم بھگت کے لئے وہ دھرم بھگتی کی ہر پہلو سے خوبصورت مثال ہے۔ سماج سدھار۔ آچرن سدھار۔ دونوں ہی پہلو بہ پہلو سوامی دیانند کے لکش تھے۔ (۱) تعلیم کیسے حاصل کی جاوے۔ (۲) اور کیسے دی جاوے (۳) جسم کیسے مضبوط بنایا جاوے۔ (۴) اور وہ کس طرح استعمال میں لایا جاوے (۵) سداچار کا سنگٹھن کیسے ہو؟ (۶) اور اس کی شِکھشا کیسے؟ (۷) ودیا کون کون سی اور (۸) کس ڈھنگ سے حاصل کی جاوے؟ ان تمام سوالات کا حل رشی کے گرنتھوں اور ان کے جیون میں ملتا ہے۔ ہر ایک ایسے شخص کے لئے جو روحانی اور ملکی ترقی کا خواہاں ہے۔ رشی کے جیون کا مطالعہ نہایت مفید ہوگا۔ اس لئے رشی کی اس مشہور تصنیف ستیارتھ پرکاش سے پہلے ان کی مختصر سوانح عمری دی جاتی ہے۔ تاکہ ناظرین اس کی روشنی میں اس کا مطالعہ کر سکیں۔

پیدائش رشی دیانند کی جائے پیدائش ہونے کا فخر صوبہ گجرات کو ہے۔ ان کے پتا جنم کے برہمن تھے۔ زمینداری اور جمعداری کا کام کرتے تھے اور شوجی کے بڑے بھگت تھے۔ شوراتری کے روز لڑکے کو مندر میں لے گئے۔ اور دن بھر برت رکھوا کر رات کو جاگنے کا حکم دیا۔ جب بڑے بڑے شو بھگت سو گئے۔ تو یہ بھاوی (آئندہ ہونے والے) رشی خاص کوشش سے جاگتے رہے بھگوت گیتا کے قول کے مطابق:-

" جو سب جیوؤں کی رات ہے۔ اس میں سنیمی : ابھیاسی پرش

کتاب کو صحیح چھاپنے کی کوشش کی ہے ۔

(۱) اس کا سائز پہلے $\frac{۲۰×۲۶}{۸}$ تھا۔ مگر اب کتابی سائز $\frac{۲۰×۳۰}{۱۶}$ کر دیا گیا ہے اس صورت میں اگرچہ قلم باریک ہوگئی ہے۔ مگر سائز خوبصورت ہے۔ ہم کوشش کریں گے۔ کہ اگلے ایڈیشن میں کتاب کو موجودہ سائز پر رکھتے ہوئے قلم موٹی کر دی جائے ۔

(۲) اس کتاب کے ساتھ سوامی جی مہاراج کا مختصر جیون چرتر شامل کیا گیا ہے۔ جو ضروری چیز ہے ۔

(۳) ان کتابوں کی فہرست دی گئی ہے۔ جن کے آدھار پر ستیارتھ پرکاش لکھی گئی ہے ۔

(۴) ستیارتھ پرکاش کے علاوہ سوامی جی مہاراج نے اور جو کتب تصنیف کیں۔ اُردو داں اصحاب کی واقفیت کے لئے ان کی فہرست معہ مضامین درج کی گئی ہیں ۔

(۵) جہاں پہلے ستیارتھ پرکاش کی قیمت دو اور ڈیڑھ روپیہ تھی۔ وہاں اب لاگت سے بھی کم یعنی صرف دس آنہ رکھی گئی ہے۔ تاکہ ہزاروں کی تعداد میں اس کا پرچار ہو سکے ۔

(۶) پچھلے ایڈیشن میں تصویر نہ تھی۔ اب اس کمی کو پورا کر دیا گیا ہے ۔

امید ہے کہ ناظرین فروگذاشتوں کو نظر انداز کر کے کتاب کی اشاعت میں مدد دیں گے ۔

آریہ پستکالیہ لاہور

یکم اپریل سنہ ۱۹۳۰ء

راجپال اینڈ سنز

پبلشرز

ساتویں ایڈیشن کو طبع کرانے کا سوال جب سبھا کے سامنے پیش ہوا۔ تو فیصلہ کیا گیا۔ کہ آریہ سماج کے مختلف وِدوانوں سے نظر ثانی کرانے کے بعد اگلا ایڈیشن شائع کرایا جائے۔ چنانچہ سبھا کی طرف سے ستیارتھ پرکاش کے مختلف سملاس مختلف وِدوانوں کے پاس پڑتال کے لئے بھیجے گئے۔ اُن میں سے بعض نے تو عدیم الفرصتی کی وجہ سے بغیر پڑتال کے ہی واپس کر دیئے۔ اور بعض نے اپنا قیمتی وقت دے کر غلطیوں کو درست کر دیا۔ اور اردو ترجمہ اصل کتاب کے ساتھ مقابلہ کر کے نفس مضمون کو زیادہ واضح کر دیا۔ شریمان پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے نے باوجود سخت عدیم الفرصتی کے کتاب کے کچھ حصّہ پر نظر ثانی کی۔ اور اس کے لئے سوامی دیانند سرسوتی جی کا مختصر مگر نہایت موثر جیون چرتر لکھا۔ آریہ سماج کے مشہور مناظر پنڈت دھرم بھکشو جی نے بھی ایک سملاس کی پڑتال کی۔ ایکی دفعہ بھی اسے صحیح شائع کرنے کے لئے جو بھی احتیاط ہو سکتی تھی۔ کی گئی ہے۔ مگر باوجود اس کے نہ سبھا کا نہ پبلشرز کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش کا یہ ترجمہ بالکل مکمل اور صحیح ہے۔ جہاں تک سوامی دیانند سرسوتی جی کی رائے کا تعلق ہے۔ یہ ترجمہ مستند تصور نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ان کی رائے کی سند ان کی اپنی اصلی تصنیف آریہ بھاشا (ہندی) کا ستیارتھ پرکاش ہے۔ شک اور تنازعہ کی صورت میں اسی کا حوالہ ہونا چاہیئے۔ ترجمہ ترجمہ ہے۔ اور اصل اصل۔ ترجمہ اصل نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ترجمہ میں مصنّف کے پورے جذبات واضح ہو سکتے ہیں۔ اس اُردو ترجمہ کی غرض یہ ہے۔ کہ جو اصحاب آریہ بھاشا نہیں جانتے۔ وہ اس کے مضمون کو دیکھ کر اصل کتاب کے پڑھنے کی لیاقت حاصل کریں۔ اور دیگر مذاہب کے لوگ سوامی جی مہاراج کے اس بڑے بہا رتن سے مستفید ہو سکیں؛

ستیارتھ پرکاش کا یہ موجودہ ترجمہ اچھا ہے یا بُرا۔ آپ کے سامنے ہے۔ شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے یہی ترجمہ ہے۔ اس کے علاوہ اور کسی ترجمہ کے لئے آریہ سماج ذمہ وار نہیں۔ بہ حیثیت پبلشرز ہم یہ صاف طور پر لکھ دینا چاہتے ہیں۔ کہ باوجود احتیاط کے اگر اس میں چھاپہ یا پروف ریڈنگ کی کچھ غلطیاں رہ گئی ہوں۔ تو وہ ہماری ناقابلیت اور کم احتیاطی کی وجہ سے ہیں۔ سبھا یا لائق مترجم اصحاب اس کے لئے جوابدہ نہیں ہو سکتے۔ جہاں تک ہو سکا۔ ہم نے

دسویں بار کا دیباچہ

ستیارتھ پرکاش کو اُردو زبان میں شایع کرنے کا خیال سب سے پہلے شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ۱۸۹۰ء میں آیا۔ اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سورگباشی رائے پیڑا رام جی دھون اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے زیر نگرانی ایک سب کمیٹی بنائی گئی۔ اور سورگباشی پنڈت رمل جی و ماسٹر آتما رام جی امرتسری کے سپرد ترجمہ کا کام کیا گیا۔ جو نہ صرف سنسکرت کے اچھے وِدوان تھے۔ نہ صرف انگریزی میں کافی لیاقت رکھتے تھے۔ بلکہ اُردو اور فارسی میں بھی جن کی لیاقت مسلمہ تھی۔ اور جو اس زمانہ میں اپنے منطقی مباحثوں کے لئے خاص طور پر مشہور رہے تھے۔ ان دونوں وِدوانوں نے اپنی لگاتار محنت سے ترجمہ کو مکمل کیا۔ مگر سبھا کو معلوم تھا۔ کہ ترجمہ کا کام کتنا مشکل ہے۔ اس لئے اس کی پڑتال کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب کی ایک کمیٹی مقرر کی ۔

شریمان مہاتما منشی رام (بعد سوامی شردھانند جی) لالہ رلا رام جی۔ لالہ نرائن کرشن جی۔ رائے ٹھاکر دت جی دھون۔ بابو نہال سنگھ جی اور لالہ جے چند جی۔ ان اصحاب نے اپنے حالات کے مطابق وقت دے کر ترجمہ کی پڑتال کی۔ آخر اگست ۱۸۹۹ء میں پہلی مرتبہ ستیارتھ پرکاش کا اُردو ترجمہ سبھا کی طرف سے شایع ہوا ۔

اس کتاب کے نو ایڈیشن آریہ پستکالیہ لاہور کی زیر نگرانی شایع ہو چکے ہیں ان ایڈیشنوں میں جہاں تک ہو سکا۔ مختلف وِدوانوں کی امداد سے کتاب کو غلطیوں سے پاک رکھنے کی کوشش کی۔ سنسکرت اور عربی زبانوں کے فاضلوں کو دکھلائی گئی۔ چھاپہ کی فرو گذاشتوں کو دُور کیا گیا۔ باوجود اس احتیاط کے جب کتاب چھپ کر تیار ہوئی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ "جائے اُستاد خالی است" والا معاملہ ہے ۔

مضامین	نمبر صفحہ	مضامین	نمبر صفحہ
سورۃ روم	۷۵۶	سورۃ انفطار	۷۷۸
سورۃ لقمان	۷۵۷	سورۃ البروج	۷۷۹
سورۃ سجدہ	۷۵۷	سورۃ طارق	۷۷۹
سورۃ احزاب	۷۵۸	سورۃ فجر	۷۷۹
سورۃ فاطر	۷۶۲	سورۃ الشمس	۷۷۹
سورۃ یٰسین	۷۶۲	سورۃ علق	۷۸۰
سورۃ صافات	۷۶۳	سورۃ قدر	۷۸۰
سورۃ صٓ	۷۶۴	الوپ اُپنشد	۷۸۲
سورۃ زمر	۷۶۶	ویدک دھرم	۷۸۵
سورۃ مومن	۷۶۶	منشاء کلام	۷۹۴
سورۃ حم السجدۃ	۷۶۷	ایشور پرارتھنا	۷۹۴
سورۃ الشوریٰ	۷۶۸		
سورۃ زخرف	۷۶۹		
سورۃ دخان	۷۶۹		
سورۃ محمدؐ	۷۶۹		
سورۃ واقعہ	۷۷۰		
سورۃ الصّف	۷۷۲		
سورۃ حاقہ	۷۷۴		
سورۃ معارج	۷۷۵		
سورۃ نوح	۷۷۶		
سورۃ جن	۷۷۶		
سورۃ قیامت	۷۷۷		
سورۃ النبأ	۷۷۸		
سورۃ تکویر	۷۷۸		

تمام شد

فہرست مضامین

مضامین	نمبر صفحہ	مضامین	نمبر صفحہ
دیباچہ ضمنی متعلقہ باب ۱۳		سورۃ النساء	۷۲۶
تیرھواں باب		سورۃ مائدہ	۷۳۰
(دین عیسوی کا بیان)		سورۃ انفال	۷۳۴
دین عیسوی	۶۴۳	سورۃ توبہ	۷۳۷
پیدائش کی کتاب	۶۴۳	سورۃ یونس	۷۴۰
خروج کی کتاب	۶۶۱	سورۃ ہود	۷۴۱
احبار کی کتاب	۶۶۶	سورۃ یوسف	۷۴۱
گنتی کی کتاب	۶۶۸	سورۃ رعد	۷۴۲
سلاطین کی دوسری کتاب	۶۶۹	سورۃ ابراہیم	۷۴۳
سموایل کی دوسری کتاب	۶۶۹	سورۃ الحجر	۷۴۳
تواریخ کی پہلی کتاب	۶۷۰	سورۃ النحل	۷۴۴
ایوب کی کتاب	۶۷۰	سورۃ بنی اسرائیل	۷۴۵
وعظ کی کتاب	۶۷۱	سورۃ کہف	۷۴۶
متی کی انجیل	۶۷۱	سورۃ مریم	۷۴۸
مرقس کی انجیل	۶۸۶	سورۃ طحی	۷۴۹
لوقا "	۶۸۶	سورۃ الانبیاء	۷۴۹
یوحنا "	۶۸۷	سورۃ الحج	۷۵۰
یوحنا کی عجیب وغریب باتیں	۶۸۸	سورۃ المومنون	۷۵۱
(دیباچہ ضمنی متعلقہ باب ۱۴)		سورۃ نور	۷۵۱
چودھواں باب		سورۃ الفرقان	۷۵۲
(دربارہ تحقیق مذہب اسلام)	۷۰۳	سورۃ الشعرا	۷۵۳
سورۃ فاتحہ	۷۰۳	سورۃ النمل	۷۵۴
سورۃ بقر	۷۰۵	سورۃ القصص	۷۵۵
سورۃ العمران	۷۲۳	سورۃ العنکبوت	۷۵۵

مضامین	نمبر صفحہ	مضامین	نمبر صفحہ
جینیوں کی دیا کی پڑتال	۵۹۱	پارسنو ناتھ کی مورتی	۶۱۴
" " بیرحمی کی مثال	۵۹۱	جینیوں کے سادھوؤں کی لیلا	۶۱۴
" کے وسائل مکتی	۵۹۲	جینیوں کے عقائد کے مطابق کرشن جی کا نرک میں گرنا	۶۱۵
جینیوں کی مذمت کرنیکی عادت	۵۹۳		
جین مذہب کی خود سرائی	۵۹۵	تیرتھوں کی نسبت فتویٰ	۶۱۶
جینیوں کا کمینہ پن	۵۹۷	جینیوں کی مکتی کا پُر مبالغہ بیان	۶۱۶
" " غلط خیال	۵۹۸	چند اور مبالغہ آمیز باتیں	۶۱۷
کیا صرف جینیوں ہی کی مکتی ہوگی	۶۰۰	اب جینیوں کے سادھوؤں کا بیان سنئے	۶۲۰
اپنی تعریف اپنی ہی زبان سے	۶۰۱		
کیا کھیتی بیوپار نرک میں لے جانے والے ہیں	۶۰۴	منہ پر پٹی باندھنے کی بیہودگی	۶۲۱
		سرگوشی میں ہاتھ یا پلے کی آڑ	۶۲۴
جینیوں کی سستی مکتی	۶۰۵	والو کا یہ وغیرہ جیو دکھ محسوس نہیں کرتے	۶۲۵
مکتی پانے کا آسان نسخہ	۶۰۶		
جینیوں کی اندھی عقل	۶۰۶	سبزی کھانے سے جیووں کو دکھ نہیں ہوتا	۶۲۶
کیا جینیوں کے علاوہ اور سب بدنصیب ہیں	۶۰۷	کس حالت میں رحم نہیں کرنا چاہیئے	۶۲۸
مورتی پوجا کے آغاز کی جڑ جین دھرم ہے	۶۰۸	جینیوں کی چند ناممکن باتیں	۶۲۹
		تیرتھنکروں کے قد اور عمریں	۶۲۹
جینیوں کی کتابوں میں مورتی پوجا کے حوالے	۶۰۸	جینیوں کے حساب سے زمین کی پیمائش	۶۳۳
جینیوں کی مورتی پوجا کے پھل	۶۰۹	تین کوس لمبے جسم والے انسان	۶۳۶
شو وغیرہ کی مورتی پوجنے سے نرک	۶۱۱	جینیوں کی مکتی کا مقام	۶۳۷
مورتی کا فرضی اثر	۶۱۲	کوروکشیتر میں ۸۴ ہزار دریاؤں کی تردید	۶۳۹
جینیوں کا گورو منتر اور اسکے معنی	۶۱۲		

مضامین	نمبر صفحہ
سوَرگ اور نرک	۵۵۰
چارواک کی گمراہ کُن تعلیم	۵۵۳
بودھ دھرم کا آغاز	۵۵۴
مختلف شاخوں کے مختلف عقائد	۵۵۵
ہر ایک کی جُدا جُدا تردید	۵۵۶
چار قسم کی بھاونا کی تردید	۵۵۶
عقل کی پانچ حالتیں	۵۵۷
تیرتھنکروں کی بیجا عزّت	۵۵۸
بودھ کیوں گمراہ ہوئے	۵۶۰
بُدھ مذہب کے عقائد اور اُن کی تردید	۵۶۱
جین دھرم	۵۶۳
بودھوں اور جینیوں کے چھ جوہر	۵۶۴
سات قسم کے بھنگ	۵۶۵
جیو کی سپت بھنگی	۵۶۶
جینیوں کے ذاتی عقائد	۵۶۷
جین اور بُدھ مت کی مطابقت	۵۶۷
تیرتھنکروں کو ایشور ماننا	۵۶۸
ایشور کی ہستی پر اعتراض	۵۶۹
مندرجہ بالا کی تردید	۵۷۰
جیو ایشور نہیں ہو سکتا	۵۷۰
آستک اور ناستک کا مباحثہ	۵۷۲
کرم کرتا نہیں ہو سکتا	۵۷۳
ایشو فعل سے مبرا نہیں	۵۷۳
ایشور محیط اور بے لوث ہے	۵۷۴

مضامین	نمبر صفحہ
ترکیب پیدائش عالم	۵۷۴
دُنیا کا انتظام اور ایشور	۵۷۵
ایشور ہمیشہ آزاد ہے	۵۷۵
کرم کا پھل خود کرم نہیں دے سکتے	۵۷۶
دنیا خود بخود ظہور میں نہیں آ سکتی	۵۷۶
ایشور میں نہ ویراگ ہے نہ موہ	۵۷۷
" دُنیا کا پابند نہیں ہے	۵۷۷
جینیوں کی بیہودہ فلاسفی	۵۷۸
" کا " حساب	۵۸۰
بے حِس جیوؤں کی عُمر	۵۸۰
حِس والے جیوؤں کی عُمر	۵۸۰
حیرتناک جانور	۵۸۱
جینیوں کا نرالا جغرافیہ	۵۸۱
" کا پوشیدہ لٹریچر	۵۸۳
جینیوں کا پُن اور پاپ	۵۸۴
جیو کی دائمی مکتی نہیں ہے	۵۸۵
جیو پاک ہے	۵۸۶
کرم خود بخود پھل نہیں دیتے	۵۸۷
پھل کا ملنا عادت پر منحصر نہیں	۵۸۷
کرم کا بندھن	۵۸۸
جیو اور ایشور میں فرق	۵۸۸
جیو موٹا پتلا نہیں ہو سکتا	۵۸۸
جین دھرم کا بیان	۵۸۹
جینیوں کی چار اعلیٰ چیزیں	۵۸۹

مضامین	نمبر صفحہ	مضامین	نمبر صفحہ
نوین اور اصل پُوران	۴۶۷	ان کی تردید	۵۰۳
مارکنڈے اور بھاگوت		ولبھ سمپردائے	۵۰۵
پُران کے گپوڑے	۴۷۰	گوسائیوں کا خود غرض مذہب	۵۰۹
گرہوں کا پھل	۴۷۷	خاموشی جاہلوں کی	۵۱۰
جوتش اور گرہ کا پھل	۴۷۸	طاقت ہے	
گرڑ پوران کی گپیں	۴۸۰	سوامی نرائن مت کھنڈن	۵۱۴
پورانکوں کا سورگ	۴۸۲	مادہومت کی حقیقت	۵۱۹
جیو مرکر کہاں جاتا ہے	۴۸۳	لنگانکت مت کا انکشاف	۵۱۹
سُپاتر اور کُپاتر	۴۸۳	برہم سماج کی تعلیم	۵۲۰
اعلیٰ سخی کی پہچان	۴۸۴	عالمگیر سچا دھرم	۵۲۷
خیرات کا پھل دینے والا	۴۸۵	نقلی برہمچاری اور سنیاسی	۵۳۴
گرڑ پوران وید انوکول ہیں	۴۸۵	آوارہ گرد گوسائیں	۵۳۴
ویدوں کی کوئی شاخ گم نہیں ہوئی	۴۸۷	مٹھ دھاریوں کی لیلا	۵۳۵
مورتی پوجا سے بزرگوں کی توہین	۴۸۹	عیسائیوں اور مسلمانوں کو	۵۳۶
وام مارگیوں کا زہریلا اُپدیش	۴۹۰	آریہ دھرم میں ملاؤ	
چولی مارگی اور بیج مارگی	۴۹۱	لڑکے دینے والے سادہو	۵۳۶
شیومت کا طریق پرستش	۴۹۲	آریہ ورت کے راجاؤں کا	۵۴۰
ویشنوؤں کی لیلا	۴۹۳	شجرہ نسب	
جھوٹے سادہوؤں کی لیلا	۴۹۵	**بارہواں باب**	
ان کے منتروں کا بیان	۴۹۷	(چارواک بُدھ اور جین مت کا کھنڈن منڈن)	
کبیر پنتھ	۴۹۸	برہسپتی کے عقائد	۵۴۵
نانک پنتھ	۴۹۹	کیا پُرشارتھ عیاشی ہے؟	۵۴۵
دادو پنتھ	۵۰۱	مباشرت پُرشارتھ کا پھل نہیں	۵۴۶
اسنیہی پنتھ	۵۰۲	چارواک اور اس کے مذہبی عقائد	۵۴۷

مضامین	نمبر صفحہ	مضامین	نمبر صفحہ
نوین ویدانتیوں کی تردید	۴۱۷	ویدوں میں بُت پرستی کی اجازت نہیں	۴۴۲
ویاس اور جیو اور برہم	۴۲۵	تنتر گرنتھ کی زہریلی تعلیم	۴۴۳
بکرماجیت۔ بھرتری ہری اور کالیداس	۴۲۸	بُت پرستی گناہ ہے	۴۴۵
شیومت کا آغاز	۴۲۸	بُت پرستی پرمیشور کے حصول کی سیڑھی نہیں ہے	۴۴۵
رُدراکش اور بھسّم دھارن کرنے والوں کا بیان	۴۲۹	بُت پرستی کے سولہ عیب	۴۴۷
مارکنڈے اور شیو پران کی ایجاد راجہ بھوج کے عہد میں ہوئی	۴۳۰	پنچ تنتر پوجا	۴۴۹
ہوا میں چلنے والے گھوڑے اور پنکھے۔	۴۳۱	بتوں کے معجزے	۴۵۱
بُت خانوں کی تعمیر	۴۳۱	گیا میں مُردوں کے شرادھ	۴۵۲
ویشنومت کا آغاز	۴۳۱	کلکتہ میں کالی دیوی	۴۵۲
ویشنو پران اور دیوی بھاگوت کی کہانی کا پول	۴۳۲	جگن ناتھ کا معجزہ	۴۵۳
رُدراکش اور بھسّم پر مزید روشنی	۴۳۳	رامیشور کا مندر	۴۵۵
وشنو اور شیومت ویدانکول نہیں	۴۳۴	کالیاکنت کا حقّہ	۴۵۶
مذاہب کے جھگڑے	۴۳۴	ڈاکور جی کا معجزہ	۴۵۶
چکرانکت ویشنو کی لیلا	۴۳۵	سوم ناتھ کا معجزہ	۴۵۶
مورتی پوجا کا آغاز اور اُس کا کھنڈن	۴۳۸	نرسی مہتہ کی ہُنڈی	۴۵۷
پورانک اور ویدک نام سمرن میں تمیز	۴۴۰	جوالامکھی اور ہنگ لاج	۴۵۸
ایشور جنم مرن سے رہت ہے	۴۴۰	امرتسر۔ امرناتھ وغیرہ	۴۵۸
بُت میں ایشور کا تصوّر نہیں ہوسکتا	۴۴۱	ہردوار وغیرہ تیرتھوں کا مہاتم	۴۵۹
		پریاگ۔ اجودھیا متھرا کی زیارت	۴۶۰
		سچے تیرتھ	۴۶۳
		گورو ڈم کی تردید	۴۶۴
		پُران اور اُن کا مصنّف	۴۶۵

مضامین	نمبر صفحہ
اعمال کے مطابق سکھ دکھ ہوتا ہے	۳۷۰
جیو مختلف قالبوں میں آتا جاتا ہے	۳۷۰
جیو اور مکتی	۳۷۱
سورگ اور نرک کی تعریف	۳۷۲
اعمال اور اُن کی تاثیر	۳۷۴
دسواں باب	
(حلال و حرام)	
بھکشیہ اور ابھکشیہ کی تعریف	۳۸۱
دھرم کے چار معیار	۳۸۲
بزرگی عمر سے نہیں بلکہ علم سے ہے	۳۸۵
غیر ملکوں میں جانا ہر پہلو سے مفید ہے	۳۸۶
زمانہ قدیم میں سیاحت غیر ملکی	۳۸۷
غیر ملکوں میں آنے جانے سے آچار نہیں بگڑتا	۳۸۸
کھان پان کے متعلق ہدایات	۳۸۹
آپس میں پھوٹ کا نتیجہ	۳۹۱
ناپاک اشیاء از روئے شاستر	۳۹۲
گائے وغیرہ مفید جانوروں کے فوائد	۳۹۲
مفید جانوروں کی ہلاکت کا نتیجہ	۳۹۳
اشیاء ناپاک از روئے حکمت	۳۹۴
بھکشیہ و ابھکشیہ کی مزید تشریح	۳۹۴
.مانہ قدیم میں دنیا بھر میں ویدک دھرم ور غیر ممالک میں آریونکے بیاہ	۳۹۷

مضامین	نمبر صفحہ
کتاب کے حصہ اوّل کا خاتمہ	۳۹۸
ستیارتھ پرکاش کا دوسرا حصہ	
گیارہواں باب	
(مت متانتروں کی تردید و تائید)	
آریہ ورت کی عظمت	۴۰۰
آریوں کا چکرورتی راج	۴۰۰
زوال کے بواعث	۴۰۱
زمانہ قدیم میں توپ بندوق وغیرہ ہتھیاروں کا استعمال	۴۰۲
تمام علوم کا گھر آریہ ورت	۴۰۳
علم ہیئت اور کاشی کا مان مندر	۴۰۴
جنگ مہابھارت سے مُلک کی تباہی	۴۰۴
پوپ کی تشریح	۴۰۶
وام مارگ کا ظہور	۴۰۸
وام مارگیوں کی گندی تعلیم	۴۰۹
اشومیدھ یگیہ کی تعریف	۴۱۳
قربانی سے بہشت نہیں ملتا	۴۱۳
وید میں حیوانوں کی قربانی ممنوع قرار دی گئی ہے	۴۱۳
بُدھ اور جین مت کا آغاز	۴۱۴
جین مت اور بُت پرستی	۴۱۴
سوامی شنکر آچاریہ کا ظہور	۴۱۵
نوین ویدانتیوں کی تردید	۴۱۷

مضامین	نمبر صفحہ	مضامین	نمبر صفحہ
ناستکوں کا کھنڈن	۳۲۵	مکتی کی تعریف	۳۵۲
کرموں کا پھل	۳۲۶	حصول مکتی کے وسائل	۳۵۲
معلول کو ازلی ماننے والے	۳۲۸	مکتی میں جیو کی ہستی	۳۵۳
ابھاو روپ کے ماننے والے	۳۲۸	مکتی میں سُکھ	۳۵۳
دُنیا کی پیدائش فطرت ہی سے ہے	۳۲۸	از روئے ویدانت درشن	۳۵۴
یوگی ایشور نہیں ہوسکتا	۳۲۹	از روئے اُپنشد	۳۵۴
ہر کلپ میں دُنیا ایک سی بنتی ہے	۳۳۰	دُکھ کے بالکل دور ہوجانیکا مطلب	۳۵۷
پیدائش عالم بروئے شاستر	۳۳۱	مکتی کی معیاد	۳۵۷
ابتدائی پیدائش	۳۳۷	مکتی کے محدود ہونے میں آٹھ دلائل	۳۵۸
آریہ ورت نام کی وجہ تسمیہ	۳۳۷		
" " کا حدود اربعہ	۳۳۷	چار قسم کا وویک	۳۶۰
دُنیا کب پیدا ہوئی	۳۴۰	پانچ غلاف کی تمیز	۳۶۰
گردش زمین	۳۴۲	تین اوستھاؤں کی تشریح	۳۶۰
سورج چاند وغیرہ میں آبادی	۳۴۴	تین جسموں کا امتیاز	۳۶۱
جیو اور مادی اشیاء پرمیشور کے ماتحت ہیں	۲۴۵	حصول علم الٰہی کی چار منزلیں	۳۶۳
		پانچ قسم کا دُکھ	۳۶۴
نواں باب		مکتی کے متعلق خیالات	۳۶۴
(ودیا-اودیا)		مسئلہ تناسخ	۳۶۶
ودیا کی اور اودیا کی ماہیت	۳۴۷	گذشتہ واقعات کو بھول جانا سُکھ کا باعث ہے	۳۶۷
ودیا کی تشریح	۳۴۷		
بندھ اور مکتی عارضی ہیں	۳۴۸	انسان گذشتہ اعمال سے بے خبر نہیں ہے	۳۶۷
ودیا اور اودیا کے معنی	۳۴۸		
جیو اور نتیجہ اعمال	۳۴۵	ایشور کا انصاف	۳۶۸
دین ویدانتیوں کے اعتراض اور اُن کا جواب	۳۴۹	مسئلہ قضا و قدر	۳۶۸

مضامین	نمبر صفحہ
ساتواں باب	
(وید اور ایشور)	
شکھوں کا داتا پرمیشور	۲۷۳
پرمیشور ایک ہے	۲۷۴
دیوتاؤں کی اقسام اور ان کی تعریف	۲۷۴
ایشور کی تعریف	۲۷۵
ایشور غیر مجسم ہے	۲۷۹
ایشور سرو شکتیمان ہے	۲۷۹
پرمیشور کی ستتی اور اپاسنا	۲۸۰
پرارتھنا کی تشریح اور اسکا پھل	۲۸۱
محنت کرنا انسان کا فرض ہے	۲۸۴
اپاسنا کے معنی اور اس کے انگ	۲۸۶
طریق اپاسنا اور اس کے نتائج	۲۸۷
پرمیشور بغیر حواسوں کے اپنی طاقت سے تمام کام کرتا ہے	۲۸۸
پرمیشور فعل و صفات سے خالی نہیں	۲۸۸
پرمیشور کا گیان کامل ہے	۲۸۹
ایشور کی ہستی اور سانکھیہ درشن	۲۸۹
ایشور اوتار نہیں لیتا	۲۹۱
معاف نہیں کرتا	۲۹۳
...ر غیر خود مختار ہونا	۲۹۳
...فرق	۲۹۵
...ربہ ہم	۲۹۷

مضامین	نمبر صفحہ
وید ایشور وکت ہیں	۳۰۷
نراکار پرمیشور سے وید کا پرکاش	۳۰۷
وید کس طرح ظاہر ہوئے؟	۳۰۸
وید سنسکرت میں کیوں ظاہر ہوئے	۳۰۹
تمام علوم کا منبع وید	۳۱۰
ویدوں کے رشی	۳۱۱
وید صرف چار سنگھتاؤں کا نام ہے	۳۱۱
براہمن گرنتھ ویدوں میں شامل نہیں ہیں	۳۱۱
وید ازلی اور ابدی ہیں	۳۱۳
آٹھواں باب	
(کائنات کی پیدائش قیام اور فنا)	
تین پدارتھوں کے ازلی ابدی ہونے کا ثبوت	۳۱۶
پرکرتی کی تعریف	۳۱۷
نوین ویدانتیوں کے مسئلہ کی تردید	۳۱۸
نوین ویدانتیوں کا پرمیشور	۳۲۱
دنیا کیوں بنائی گئی	۳۲۲
پہلے علت ہے یا معلول	۳۲۳
قادر مطلق سے کیا مراد ہے؟	۳۲۳
پرمیشور غیر مجسم ہے	۳۲۴
دنیا کی علت فاعلی	۳۲۴
نیستی سے ہستی ناممکن ہے	۳۲۴

مضامین	نمبر صفحہ	مضامین	نمبر صفحہ
نیوگ کے متعلق وید کا فرمان	۱۹۴	انتظام ضلع بندی	۲۴۴
گرہستی کے فرائض	۲۰۱	محکمہ خبر رسانی	۲۴۵
گرہست آشرم کی فضیلت	۲۰۳	بحالی امن کے لئے چند تدابیر	۲۴۶
پانچواں باب		محصول	۲۴۷
(بان پرستھ اور سنیاس)		راجہ کے روزانہ فرائض	۲۴۸
بان پرستھ آشرم	۲۰۶	غیر سلطنتوں کے ساتھ تعلقات	۲۵۰
سنیاس آشرم	۲۰۸	دو طرح کی صلح	۲۵۰
دھرم کے دس لکشن	۲۱۶	دو قسم کی جنگ	۲۵۰
سنیاس کی ضرورت	۲۱۸	دو قسم کا کوچ	۲۵۰
آج کل کے سادھو		دو قسم کا قیام	۲۵۰
چھٹا باب		دو قسم کی پناہ	۲۵۱
(راج دھرم)		دشمن کی سرکوبی	۲۵۲
راجہ کی تعریف	۲۲۵	جنگ کی تیاری	۲۵۳
تین آریہ سبھائیں	۲۲۵	دشمن پر فتح حاصل کرنے کی تدبیر	۲۵۵
راجہ کے اوصاف از روئے وید	۲۲۷	مغلوب سے سلوک	۲۵۶
تینوں سبھاؤں کے عہدیدار اور ان کے فرائض	۲۲۷	دوست کی تعریف	۲۵۷
دنڈ دار اور دیگر ممبران کا تقرر	۲۳۴	رعایا سے محصول یعنی ٹیکس لینے کا طریق	۲۵۸
کس کس کو کیا کیا عہدہ دینا چاہئے	۲۳۶	باہمی تنازعات اور ان کا تصفیہ شاستروں کی رو سے	۲۶۰
جنگ کا دستور العمل	۲۳۹		
مزید ہدایات متعلقہ جنگ	۲۴۰	گواہ اور شہادت	
لڑائی میں حاصل شدہ چیزیں	۲۴۱	ہدایات متعلقہ سزا	
راجہ کے فرائض	۲۴۳	غیر ممالک کی اشیا پر	
راجہ کی سستی کا نتیجہ	۲۴۴	راج نیتی کی تشریح	